UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224806
UNIVERSAL
LIBRARY

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط

رُوداد

اجلاس دوازدہم ندوۃ العلماء

منعقدہ

۱۰ ۱۵ ۱۶ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

روز شنبہ یک شنبہ دوشنبہ واقع شہر دھلی

حسب الیماے

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء

مولوی رشید احمد انصاری مالک مطبع کے اہتمام سے

مطبع حمدی علی گڑھ میں چھاپی گئی

(دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ سے شائع ہوئی)

روداد ہائے سنین گزشتہ

دفتر ندوۃ العلما میں جلسہ ہائے گزشتہ کی روادیں موجود ہیں جن کے پڑھنے سے اس مذہبی انجمن کے مقاصد، اغراض، اور عظمت کا اندازہ ہوسکتا ہے، ہم اُن کی فہرست مع قیمت درج کرتے ہیں، ناظرین دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ سے اُن کو طلب فرما سکتے ہیں۔

(۱) روداد سال اول حصہ اول جلسہ کانپور ..... عہ/

(۲) روداد سال اول حصہ دوم جلسہ کانپور ۶/

(۳) روداد سال دوم جلسہ لکھنؤ ۱۴/

(۴) روداد سال سوم جلسہ بریلی ۱۲/

(۵) روداد سال چہارم جلسہ میرٹھ ۱۴/

(۶) روداد سال پنجم جلسہ کانپور ۴/

(۷) روداد سال ششم جلسہ شاہجہانپور ..... عہ/

(۸) روداد سال ہفتم جلسہ پٹنہ ..... صہ/

(۹) روداد سال ہشتم حصہ اول جلسہ کلکتہ ۸/

(۱۰) " " " دوم " ۸/

(۱۱) روداد سال نہم جلسہ مدراس ۱۲/

(۱۲) روداد جلسہ عطائے سند لکھنؤ ۸/

المعلن عبدالحی معتمد دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد والہ وعلی من نصر دینہ وحماہ۔

چند سال سے اگرچہ ندوۃ العلماء کی تدریجی ترقیوں نے، اُسکے تنزل کا افسانہ ختم کردیا اور اُسکی نوحہ خوانی کی وہ صدائیں پست ہوگئیں، جو اُسکے ہواخواہونکے دردمندلوں سے نکل نکل کر مذہبی دنیا میں بلند ہوتی تھیں، لیکن جو نگاہیں ندوۃ العلماء کے گذشتہ جلسونکی پراثر کیفیت، اور شاندار منظر کو دیکھ چکی تھیں، وہ ایک دوسرے جلوے کی منتظر تھیں، عام قیاس یہ تھا کہ جلسہ سنگ بنیاد نے، جو ندوۃ العلماء کی تاریخ کا دیباچہ زریں تھا، اُنکی ان دیرینہ آرزوؤنکو پورا کردیا ہوگا، لیکن اُنکے دلوں کے ٹٹولنے سے معلوم ہوا کہ اس سے اُنکی آتش شوق اور بھی بھڑک اٹھی، اور اب جب تک ندوۃ العلماء کے ابتدائی زمانہ کی طرح ہر سال اس قسم کے مناظر پیش نظر نہوں، اُنکو سیری نہیں ہوسکتی، اس بنا پر اراکین ندوۃ العلماء کی تمام تر توجہ انعقاد جلسہ سالانہ کی طرف مبذول تھی، تاکہ ندوۃ العلماء کی مجموعی ترقیوں کا مرقع قوم کے پیش نظر کردیا جاے، ندوۃ العلما کا اثر جس وسعت کے ساتھ ملک میں پھیلتا جاتا ہے اُسکے لحاظ سے اگرچہ اب جلسہ سالانہ کی تحریک ایک

آسان چیز ہوگئی ہے، اور جو لوگ اسلام، اور علوم اسلام کے دل سے حامی ہیں، وہ ندوۃ العلماء کے خیر مقدم کے لیے آمادہ نظر آتے ہیں، تاہم ندوۃ العلماء کے جلسوں میں جن خصوصیات کا ہمیشہ لحاظ رکھا جاتا ہے اُسی بنا پر جلسہ کے لیے ایک عمدہ مقام کا انتخاب لازمی ہوگیا تھا، ندوۃ العلما ترقی کی رفتار میں دین و دنیا کو پہلو بہ پہلو اور دوش بدوش دیکھنا چاہتا ہے، جلسہ سنگ بنیاد نے اُسکے دنیوی پہلو کو نمایاں کردیا تھا۔ اس بنا پر جنیک علما و مشائخ کا ایک ایسا مجمع نہوتا، جو اُسکے دینی پہلو کو روشن کردیتا مذہبی گروہ کو تسکین نہیں ہوسکتی تھی، ہندوستان میں اگرچہ مختلف مقامات نے مذہبی، اور علمی حیثیت قائم کرلی ہے، لیکن دہلی کو ان تمام مقامات پر متعدد حیثیتوں سے امتیاز اور تفوق حاصل ہے ہندوستان میں دہلی ہی ایک ایسا مقام ہے، جہاں سے علم حدیث، اور علم اسرار سنت کی شعاعیں پھیلیں، اسی خاک نے شاہ ولی اللہ جیسے حکیم الملۃ پیدا کرکے پھر اپنے آغوش میں لے لئے، آج اگرچہ دہلی مٹ گئی ہے، تاہم اُس کے کنکر، اُن علماء فقراء اور صوفیہ کا مدفن ہیں جنکی خاک اہل بصیرت کی آنکھ کا سرمہ ہے، چنانچہ ان قدیم خصوصیات کا اثر ابتک دہلی میں قائم ہے، مدارس عربی کی کثرت، طلباء اور علماء کا مجمع عام لوگوں کے دلوں میں جوش مذہب، وضع و لباس میں شعار اسلامی کی پابندی، غرض جو چیزیں، مذہبی جذبات کی معبر ہوسکتی ہیں اُنکا منظر دہلی کے کوچہ و بازار میں صاف نظر آتا ہے، مذہبی حیثیت کو چھوڑ کر دنیوی حیثیت سے دہلی، ہندوستان کے تمام شہروں کا مرکز ہے، یہاں اگر ایک طرف جامع مسجد کے بلند مینارے، مذہبی جذبات کو اُبھار رہے ہیں، تو دوسری طرف قلعہ معلی کی برجیاں، سلاطین تیموریہ کی شان و شوکت کا افسانہ سنا رہی ہیں، الغرض ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کا حقیقی منظر، اگر کوئی مقام ہوسکتا تھا تو وہ دہلی تھا اس بنا پر لنگاہ انتخاب بار بار اسی قدیم شہر کے سواد پر پڑتی تھی، چنانچہ اوائل جنوری سنہ ۱۹۱۰ء میں مولانا شبلی نعمانی مسئلہ وقف علی الاولاد

اور مقاصد ندوۃ العلما، کی اشاعت کی غرض سے دہلی تشریف لے گئے، اور جلسہ سالانہ کے تحریک کی ابتدا اگرچہ ایک محدود حلقہ میں ہوئی تاہم مقاصد ندوۃ العلما، کے لحاظ سے دہلی کی موزونیت، اسقدر بدیہی اور عام طور پر مسلم تھی کہ تمام قومی اخباروں نے اراکین ندوۃ العلما کے اس حسن انتخاب کی داد دی، اور اہل دہلی کو اپنی قدیم روایات اور خصوصیات کے قائم رکھنے پر آمادہ کیا، چنانچہ ابھی تک یہ تجویز صیغہ راز میں تھی کہ وکیل اخبار امرتسر نے جو ندوۃ العلما، کا ہمیشہ ہی خواہ اور معاون رہا ہے، اسکے متعلق ایک مختصر نوٹ لکھا، اسکے بعد تمام قومی اخباروں میں اسکا غلغلہ بلند ہوگیا، لیکن دہلی کی قدامت اور عظمت نے جس وسیع پیمانے پر ملک و قوم کے سامنے اس تحریک کو پیش کیا تھا، اُس سے زیادہ موانع سدراہ تھے، جس زمانہ میں یہ تحریک شروع ہوئی، اُس سے پہلے اہل دہلی آل انڈیا مسلم لیگ کو مدعو کر چکے تھے، اور تمام طاقتیں اُسکے کامیاب بنانے میں صرف ہو رہی تھیں، اس بنا پر اراکین کو انعقاد جلسہ کی طرف سے بالکل مایوسی کے سامان نظر آتے تھے، اس بنا پر اُنھوں نے اسکے قطعی فیصلہ کے لیے مولانا غلام محمد صاحب شملوی کو اعیان دہلی کی خدمت میں روانہ کیا، دہلی میں اگرچہ اس تحریک کے ساتھ مخالفت بھی جو ابتدا ہی سے جلسہ سالانہ ندوۃ العلما، کے لیے ایک لازمی چیز ہوگئی ہے شروع ہوگئی تھی تاہم تمام اکابر و اعیان کو ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض سے اتفاق عام تھا، اور قوم کی وہ خوشگوار اُمیدیں اُنکے پیش نظر تھیں جو اس تحریک نے پیدا کردی تھیں اس بنا پر اُنھوں نے تمام قوم کو مایوس کرنا گوارا نہیں کیا، چنانچہ مولوی سید عبدالسلام صاحب مالک مطبع فاروقی کی کوششوں سے جو تحریک جلسہ کے ابتدائی معاونین میں سے تھے، دعوت نامہ جسپر اکثر تجار، اعیان، علما و مشائخ کے دستخط ثبت تھے، مرتب کرکے دفتر ندوۃ العلما، میں روانہ کیا گیا، اور اراکین نے جلسہ انتظامیہ میں باتفاق دعوت قبول کرنے کی منظوری دی، منظوری دعوت کے بعد اراکین ندوۃ العلما کی طرف سے اخباروں میں اعلان عام کیا گیا،

اور علماء و مشائخ، و اعیان و اکابر کو ندوۃ العلماء کی طرف سے شرکت کی دعوت دی گئی، چونکہ منظوری دعوت کے پہلے ملک کے خیالات و توقعات کی بنا پر یہ صحیح طور پر معلوم ہو گیا تھا، کہ دہلی کی کشش ہندوستان کے اکثر افراد کو اس جلسہ میں کھینچ لائیگی، اس بنا پر اہل دہلی نے نہایت مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ جلسہ کی تیاریاں شروع کیں، چنانچہ انتظامی امور پر غور کرنے کے لیے، ابتداء میں انجمن خادم المسلمین کے متعدد جلسے ہوئے، لیکن اسکے بعد باقاعدہ اور منتظم طور پر کام کرنے کے لیے، جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب، و جناب مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی کی سرپرستی اور جناب مولوی عبد الماجد صاحب خان بہادر کی صدارت میں منتخب اصحاب کی ایک استقبالی کمیٹی قائم کی گئی جسکے، جلسے حاجی حافظ محمد یعقوب صاحب سوداگر پائی والے کے مکان پر منعقد ہوتے تھے، اور جناب حافظ صاحب، اور اُنکے فرزند رشید حافظ محمد یوسف صاحب تمام شرکاء جلسہ کے خاطر و مدارات بذات خود فرماتے تھے جلسہ کا زمانہ جسقدر قریب ہوتا جاتا تھا۔ اسیقدر ممبران کمیٹی کی سرگرمی اور مستعدی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تھی، چنانچہ اخیر میں اس جوش و خلوص کی یہ نوبت پہونچی کہ کمیٹی کے روزانہ جلسے ہونے لگے، اور اس میں وہ حضرات بھی بلا ناغہ شرکت کرتے تھے، جنکے تمام اوقات کثرت مشاغل سے معمور تھے، چنانچہ کمیٹی کے عہدہ داروں اور پرجوش ممبروں کے نام حسب ذیل ہیں

(۱) جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب	سرپرست
(۲) جناب مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی	〃
(۳) جناب حکیم امجد علیصاحب امام مسجد کشن گنج دہلی	سکرٹری
(۴) جناب مولوی عبد الحامد صاحب خان بہادر آنریری مجسٹریٹ درجہ اول دہلی۔	پریسیڈنٹ
(۵) جناب حاجی مرزا واود بیگ صاحب دہلی	وائس 〃

(۶) جناب حاجی عبدالرزاق صاحب دہلی — وائس پریسیڈنٹ

(۷) جناب مولوی سید عبدالسلام صاحب نبیرہ مولانا نذیر حسین صاحب مرحوم محدث دہلوی — ممبر

(۸) جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی — ممبر

(۹) جناب نواب فیض احمد خاں صاحب رئیس دہلی — ممبر

(۱۰) جناب حاجی عبدالغفار صاحب مالک کوٹھی حاجی علی جان مرحوم — ممبر

(۱۱) جناب سید مظفر علیصاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ — ممبر

(۱۲) جناب مولوی سید عبدالسلام صاحب جائنٹ سکرٹری انجمن خادم المسلمین دہلی — ممبر

(۱۳) جناب حاجی محمد صدیق صاحب خلف حاجی احمد صاحب مرحوم سوداگر دہلی — ممبر

(۱۴) جناب حاجی محمد یوسف صاحب خلف حاجی محمد یعقوب صاحب پائی والا دہلی — ممبر

ان اصحاب کے علاوہ اور بھی متعدد حضرات کمیٹی کے ممبر تھے جنہوں نے نہایت سرگرمی کیساتھ اپنے فرائض ادا کیے چنانچہ اُنکا نام اُنکی خدمات کے سلسلہ میں آئیگا، استقبالی کمیٹی نے تقسیم عمل اور انتظام کی آسانی کے لحاظ سے ممبروں اور اُنکے کاموں کے مختلف حصے کردیے تھے، چنانچہ اُنکی تفصیل حسب ذیل ہے،

۱- انتظام طعام

جناب حافظ نورالدین صاحب،

جناب حاجی احمد حسین صاحب سوداگر،

جناب حاجی امجد علیصاحب سکرٹری،

جناب حاجی عبدالغفار صاحب

جناب مولوی سید عبدالسلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری

جناب نواب فیض احمد خاں صاحب ،
جناب مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی ،
جناب مولوی سید عبد اللطیف صاحب خلف مولوی عبد الاحد صاحب ،
جناب سید محمد میاں صاحب مالک مطبع نظامی ،
جناب منشی محمد دین صاحب سوداگر ،
جناب منشی عطاء اللہ صاحب مینجر یتیم خانہ دہلی ،
جناب انوار الحق صاحب خلف خان بہادر مولوی عبد الحامد صاحب ،
جناب سید سجاد حسین صاحب اڈیٹر دہلی گزٹ ،
جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی ،

۲- تیاری پنڈال

جناب شیخ کرم الٰہی صاحب سوداگر ،
جناب حاجی مرزا داؤد بیگ صاحب ،
جناب عبد الرشید خاں صاحب ،
جناب حاجی ابو الخیر صاحب سوداگر ،
جناب سید سلطان خاں صاحب ،
جناب حاجی عبد الرزاق صاحب ،

۳- انتظام فرودگاہ

جناب مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی ،
جناب حاجی عبد الغفار صاحب مالک کوٹھی حاجی علی جان مرحوم ،
جناب حافظ نور الدین صاحب ،

جناب حاجی محمد یامین صاحب سوداگر،
جناب مولوی سید عبدالسلام صاحب جائنٹ سکرٹری انجمن خادم المسلمین دہلی ۔
جناب شیخ اعزاز الدین صاحب سوداگر دہلی ۔
جناب مولا بخش صاحب سوداگر پٹنہ ،
جناب حاجی امجد علیصاحب ناظم معین الندوہ ،
جناب شیخ احمد جان صاحب سوداگر ،
جناب مرزا داؤد بیگ صاحب نبیرہ جناب مولانا مولوی قطب الدین صاحب مرحوم
جناب مسٹر فضل الدین صاحب ہیڈ ماسٹر عربک اسکول دہلی ،
جناب مولوی محمد حسین صاحب سوداگر ،

۴- انتظام تقسیم ٹکٹ شرکت جلسہ

حاجی حافظ محمد یعقوب صاحب سوداگر پائی والے دہلی ،
حاجی حافظ محمد رشید صاحب ،
جناب مولوی سید عبدالسلام صاحب جائنٹ سکرٹری ،

۵- انتظام صحت و دواخانہ

جناب حکیم مقصود علیخاں صاحب سند یافتہ مدرسہ طبیہ دہلی ،

۶- انتظام استقبال مہمانان

جناب قاضی عبدالرؤف صاحب ،
جناب سید محمد میاں صاحب مالک مطبع نظامی ،

طلباے مدرسہ طبیہ دہلی ،

۷۔ انتظام مزاج پرسی مہمانان

جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی ،
جناب نواب فیض احمد خاں صاحب ،
جناب مولوی عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی ،
جناب مولوی سید عبدالسلام صاحب نائب سکرٹری ،

۸۔ انتظام روشنی

جناب مولوی سید عبدالسّلام صاحب ،
جناب حاجی ابوالخیر صاحب ،

۹۔ انتظام دارالمعلومات

جناب پیرجی سید مظفر علیصاحب ،
جناب سید صفدر علیصاحب ،
جناب سید افتخار علیصاحب ،
جناب سید سجاد حسین صاحب ،
جناب انوار الحق صاحب خلف خان بہادر مولوی عبدالحامد صاحب ،

ان تمام حضرات نے اپنے اپنے فرائض، جس خلوص، جوش اور جانفشانی کے ساتھ ادا کیے، اُس کی داد دہلی میں تو زبان خاموشی کے ساتھ دی گئی، یعنی اس زمانہ میں اگرچہ قومی مذاق عام ہوگیا ہے، ہر شہر میں کسی نہ کسی انجمن کے جلسے ہو چکے ہیں، جو لوگ عموماً جلسوں میں

شریک ہوتے رہتے ہیں، انکو انتظامی مشکلات کا بخربہ ہو چکا ہے، اس بنا پر قیاس تو یہ تھا کہ ہر شخص انتظامی شکایت کے وقت اپنے گذشتہ تجربات کو پیش نظر رکھیگا، لیکن افراد قوم کی حالت یہ ہے کہ عمدہ سے عمدہ انتظام، مستعد سے مستعد منتظم عام جلسوں کے موقعوں پر خورد گیری سے نہیں بچتے: لیکن امسال یہ شرف صرف دہلی ہی کو حاصل ہوا کہ باوجود مختلف المذاق مہمانوں کے اجتماع کے ایک زبان بھی حرف شکایت سے آلودہ نہیں ہوئی، اس بنا پر یہ خاموشی کی داد اہل دہلی کے فخر کے لیے کیا کم تھی، لیکن اہل دہلی نے حسن انتظام کے جو وسائل اختیار کیے، اور اسکے ساتھ انکو جن مشکلات سے دوچار ہونا پڑا، اُسکے لحاظ سے ضرورت ہے کہ اُنکو علانیہ داد دی جاے۔

ہندوستان اور دیگر ممالک اسلامیہ میں آج جو انجمنیں قائم ہیں وہ اگرچہ مختلف الاغراض والمقاصد ہیں، تاہم اُن سب کا مشترک اور عام مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں باہم رشتہ اخوت واتحاد کو ترقی اور استحکام حاصل ہو، اس مقصد کے پورا کرنیکا آسان ذریعہ یہ ہے کہ مہمانوں کے قیام کا ایسا انتظام کیا جاے کہ ہر شخص کو تبادلہ خیالات، اور تعارف باہمی کا موقع حاصل ہو،

یہ مقصد اگرچہ ابتدا ہی سے اہل دہلی کے پیش نظر تھا، تاہم مقامی حالات کچھ ایسے پیچیدہ واقع ہوے تھے کہ اسکا پورا ہونا مشکل نظر آتا تھا تاہم مولوی عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی کے مساعی جمیلہ سے یہ مشکل ایک ایسی آسان اور موزوں صورت میں حل ہوئی، جس نے انتظام کے تمام سلسلوں کو باہم مربوط کر دیا، دہلی میں عربک اسکول کی خوشنما، اور عظیم الشان عمارت تمام مہمانوں کے قیام، آسائش، اور ہر ضروریات کی کفیل ہو سکتی تھی، لیکن اولاً تو یہ عمارت اب گورنمنٹ کے ہاتھ میں آگئی ہے، دوسرے یہ مسلم لیگ کے جلسے کے زمانہ میں یہ عمارت اس کام میں آچکی تھی، اس بنا پر اسقدر جلد اسکا دستیاب ہونا متعذر تھا، لیکن باوجود ان موانع کے مولوی عبد الاحد صاحب

کی کوشش اس مشکل پر غالب آئیں چنانچہ انھوں نے مینجنگ کمیٹی کے تمام ممبروں کے دستخط سے ایک درخواست مرتب کرکے صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں پیش کی، اور ہمکو صاحب موصوف کا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ انھوں نے اس متفقہ کوشش کو ناکام نہیں کیا، اس عمارت کے حاصل ہونے سے علاوہ مہمانوں کے قیام کے ایک دوسری مشکل بھی آسان ہوگئی، اس عمارت کے حاصل ہونے کے پہلے، مہمانوں کے قیام کے لیے تو جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب نے متعدد وسیع مکانات متعین کردیے تھے، لیکن جلسہ گاہ اور پنڈال کے لیے کوئی موزوں مقام اب تک منتخب نہیں ہوا تھا، نواب صاحب دوجانہ کے مکان واقع مٹیا محل کے وسیع میدان پر اکثر لوگوں کی نگاہ انتخاب پڑتی تھی، لیکن عربک اسکول کے شمالی جانب میں جو وسیع میدان ہے، وہ اس سے زیادہ موزوں، اور مہمانوں کی فرودگاہ سے بہت زیادہ قریب تھا، اس بنا پر بالاتفاق اسی مقام پر پنڈال بنانے کی تجویز قرار پائی، لیکن یہ عمارت جلسہ کے چند ہی روز پیشتر حاصل ہوئی تھی، اس بنا پر پنڈال بنانے کے لیے نہایت قلیل زمانہ کی مدت ملی، تاہم کمیٹی نے اس مشکل کام کے انجام دینے کے لیے، حاجی مرزا واو دیگر صاحب، وحاجی ابوالخیر صاحب، وحاجی عبدالرزاق بیگ صاحب جیسے مستعد، اور پرجوش ممبر منتخب کیے تھے، جنکی سرگرمی اور جانفشانی سے تین روز میں ایک لمبا وسیع، اور موزوں پنڈال تیار ہوگیا، جس میں ایکہزار کرسیاں نہایت آسانی کے ساتھ آسکتی تھیں۔

اس عمارت کے حاصل ہوجانے اور مہمانوں کے یکجائی قیام سے اگرچہ، فرودگاہ، جلسہ گاہ، دواخانہ، روشنی، مزاج پرسی، اور دارالمعلومات کا انتظام آسان ہوگیا تھا، تاہم جن حضرات نے انتظام طعام، اور استقبال کا کام اپنے ذمہ لیا تھا، انکی مشکلات اب تک قایم تھیں، اور جلسہ کے پورے زمانہ تک قایم رہیں، دہلی میں اور غالباً ہر شہر میں ہر شتماہی پر

گاڑیوں کی مرمت اور رنگ سازی ہوتی ہے، سو اتفاق سے اسی شش ماہی میں جلسہ کا زمانہ تھا، اس بنا پر مہمانوں کے استقبال کے لیے گاڑیوں کا مہیا کرنا دقت سے خالی نہ تھا۔ انتظام طعام کے لیے اس سے بھی زیادہ دشواریاں تھیں، جلسہ ہی کے زمانہ میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کا عرس تھا اور عام قاعدہ یہ ہے کہ اس موقع پر شہر کے اکثر نان پز دہاں پہلے جاتے ہیں، اور شہر میں عام طور پر تنور گرم نہیں ہوتے، لیکن باوجود ان تمام مشکلات، اور موانع کے کسی مہمان کو ان مشکلات کا احساس تک نہوا، مہمانوں کو اسٹیشن سے فرودگاہ تک آنے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی، اور کھانا تو باوجود مختلف الایوان، اور خوش ذائقہ ہونے کے وقت سے پیشتر تیار ہوجاتا تھا، ان تمام باتوں کے ساتھ ہر موقع پر کفایت شعاری کا پہلو بھی ملحوظ رہتا تھا، لیکن اس موقع پر سب سے زیادہ مستحق شکریہ وہ اہل ہمت بزرگ ہیں، جنھوں چندہ ضیافت سے تمام مالی مشکلات کا خاتمہ کردیا تھا،

الغرض ۲۵ مارچ کی شام تک جلسہ کے تمام ضروری سامان مہیا ہو گئے تھے، اور اہل دہلی مہمانوں کی تشریف آوری کے انتظار میں چشم براہ تھے، ندوۃ العلماء کے عام اثر اور اُن تجاویز کی اہمیت کی بنا پر جو جلسہ سے پہلے تمام قومی اخبارات میں شائع ہوچکی تھیں، اگرچہ یہ توقع تھی کہ ملک کے ہر گوشہ سے بکثرت مہمان، علماء مشائخ اور ڈلیگیٹ شریک ہونگے، لیکن اسکے ساتھ شرکت کے متعدد موانع بھی موجود تھے، جلسہ کی تاریخیں ایسٹر کی تعطیلوں میں مقرر کی گئی تھیں، یہ ایک ایسا زمانہ تھا جس میں متعدد انجمنوں کے جلسے منعقد ہونیوالے تھے، انجمن حمایت الاسلام لاہور، اور اولڈ بوائز ایسوسی ایشن علیگڈھ کا جلسہ تو عموماً اسی مہینے اور انھیں تاریخوں میں ہوتا ہے، لیکن انکے ساتھ امسال انجمن راجپوتان پنجاب، اردو کانفرنس بدایون وغیرہ کے جلسے بھی اسی تعطیل میں ہونیوالے تھے، اس بنا پر شرکاء جلسہ کی جماعت

متعدد حصوں میں تقسیم ہو گئی تھی، لیکن با اینہمہ ندوۃ العلماء کی کشش ملک کے مختلف گوشوں سے اپنے ہواخواہوں کو کھینچ لائی تھے، پنجاب، اور ممالک متحدہ کے علاوہ صوبہ بمبئی، اور کشمیر کے ڈیلیگیٹ شریک جلسہ ہوئے تھے پنجاب سے اعیان ریاست بہاول پور جن میں مولوی محمد الدین صاحب بی اے چیف جج ریاست بھاول پور، ڈاکٹر محمد دین صاحب افسر خزانہ، ملک محمد الدین صاحب کا نام شرکاء جلسہ میں امتیاز کے ساتھ لیا جا سکتا ہے علیگڈھ سے جناب نواب وقار الملک بہادر، مولوی عبدالحق صاحب حقی بغدادی، تشریف لائے تھے، صوبہ متحدہ سے نواب سید علی حسن خاں صاحب بہادر، اور آنریبل مولوی محمد تسلیم صاحب وکیل ہائی کورٹ شریک جلسہ تھے، اکثر اسلامی اخباروں نے اپنے رپورٹر روانہ کیے تھے، اور بعض معزز اخباروں کے اڈیٹر بذات خود موجود تھے، ہز ہائنس سر آغا خاں، ہز ہائنس نواب صاحب رام پور، سر کریم فضل بھائی کی شرکت کا فخر اگرچہ جلسہ کو نہ حاصل ہو سکا تاہم انکے ہمدردی آمیز خطوط اور تار جنکو ہم اجلاس اول کی کارروائی کے سلسلہ میں نقل کرینگے، انکی شرکت کے قائم مقام تھے،

الغرض ہر صوبہ کے معزز طبقہ اور علماء و مشائخ کی شرکت کے لحاظ سے یہ جلسہ ہندوستان کی اسلامی جماعت کا صحیح قائم مقام تھا۔

کارروائی جلسہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

اجلاس اول

۲۷ - مارچ کی صبح سے عربک اسکول کے احاطہ میں قومی چہل پہل، اور زندہ دلی کے آثار نظر آنے لگے، مہمانوں کی آمد کا سلسلہ اگرچہ ۲۵ مارچ سے شروع ہو گیا تھا۔ لیکن ۲۷ کی صبح تک قیام گاہ کے اکثر کمرے مہمانوں سے بھر چکے تھے، ۱۰ بجے جلسہ کا وقت مقرر تھا

لیکن شوق کی یہ حالت تھی کہ ۹ بجے سے شرکا پنڈال میں جمع ہونا شروع ہو گئے، ٹھیک دس بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی، اور سب سے پہلے ندوۃ العلماء کے عام قاعدہ کے موافق، جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی نے قرآن مجید کی چند آیتیں نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کیں، تلاوت کے وقت تمام حاضرین جلسہ نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ سر و قد کھڑے رہے، ان پر اثر آیتوں کی تلاوت کے بعد جلسہ کی اصلی کارروائی شروع ہوئی، اور جناب خان بہادر مولوی عبدالحامد خاں صاحب صدر انجمن استقبالی کمیٹی نے مہمانوں کی خیر مقدم میں ایک مطبوعہ تقریر بیان فرمائی جس میں خیر مقدم کے ساتھ ندوۃ العلماء کی اصلی حقیقت، اور اُسکے اغراض ومقاصد پر کافی روشنی ڈالی گئی تھی، چنانچہ وہ تقریر حسب ذیل ہے۔

تقریر خان بہادر مولوی عبدالحامد صاحب پریسیڈنٹ استقبالی کمیٹی دہلی

علمائے کرام مشائخ عظام و دیگر حضرات!

۱۔ میں ندوۃ العلماء کی استقبالی کمیٹی دہلی کی طرف سے آپ حضرات کا نہایت جوش مسرت اور تپاک قلب کیساتھ خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور ہندوستان کے اس قدیم دارالسلطنت میں دینی مقاصد سے آپکے ورود فرما ہونے پر اہل اسلام دہلی کی جانب سے آپ کی خدمت میں تبریک اور تہنیت پیش کرنیکی اجازت چاہتا ہوں۔

۲۔ حضرات! ندوۃ العلماء کی دعوت ومہمانداری کا ایک مدت سے مسلمانان دہلی کو ارمان تھا۔ کئی مرتبہ یہ ارمان دلولہ خیز ہوا لیکن شاید ہمارے قومی ارمانوں کی تعریف ہی یہ ہے کہ دل میں آئیں اور دل سے نکلنے نہ پائیں۔ مگر الحمدللہ آج یہ دیرینہ آرزو پوری ہوتی ہے! موجودہ سال میں ندوۃ العلماء کی مہمانداری ہمارے لیے زیادہ مسرت انگیز ہے۔ کیونکہ اسی سال میں اہل اسلام دہلی کو تمام مسلمانان ہند کی قائم مقام دینی جماعت یعنی

مسلم لیگ کی خدمت و تواضع کی عزت نصیب ہوئی اور اسی سال دینی پیشواؤں کی محترم جماعت ہمارے شہر میں تشریف لائی - اور ہمیں اُسکی خدمت و مدارات کا افتخار حاصل ہوا

۳- حضرات! اس محترم اور باوقار مجمع کے سبب جسکا آج اس ہال میں اجتماع ہی- ایک نہایت دلکش منظر نمایاں ہی- اور میں اس نظارہ کی عظمت کو محسوس کرتا ہوں- جبکہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ اس مجمع کا غایۃ المقصود فلاح ملت ہی- اور یہ اجتماع اُس شہر میں ہی جو ہندوستان کا قدیمی دارالسلطنت ہی- اور جسکے نام سے مسلمانان ہند کی گذشتہ عظمت و جلالت وابستہ ہے- !!

حضرات! یہ وہ سرزمین ہے جو مدتوں تک ہمارے سطوت و اقبال کا گہوارہ رہی ہی- یہ وہ خاکِ پاک ہی جسنے حضرت شاہ ولی اللہ جیسے حکیم الامت اور فخر ملت کو پیدا کیا ہی- یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سلطان الاولیا محبوب الٰہی قدس سرہٗ جیسے آسمان تصوف کے آفتاب و ماہتاب پنہاں ہیں- یہ وہ مقام ہی- جہاں صدہا علماے صوفیہ اور بہت سے ولی کامل آسودۂ خواب راحت ہیں- اور جن کی وجہ سے یہ شہر "بائیس خواجہ کی چوکھٹ" کہلاتا ہے، یہ وہ زمین ہے جسکے نیچے مسلمانوں کے بڑے بڑے مدبر بڑے بڑے اہل سیف و اہل قلم- بڑے بڑے فقیہ و محدث ہمیشہ کی نیند سو رہے ہیں- یہ وہ شہر ہی جو ہمارے جاہ و اقبال کا مدفن ہی- اور گو اسوقت یہ خاک ایک ڈھیر ہے تاہم آج بھی کچھ عظمت رکھتا ہی- آج بھی اس میں کچھ خیر و برکت ہی آج بھی قطب مینار اور قلعہ معلےٰ کے کنگورے اور مسجد جامع کے در و بام زبان گویا کھتے ہیں- اور اس زبان گویا کے پیغام میں آج بھی کچھ کشش ہی کہ دنیا کے ہر مہذب حصہ سے اسکے سننے والے کھنچے چلے آتے ہیں اور وہ کچھ سنتے ہیں کہ ہمارے اسلاف کی عظمت و جبروت کے نقش دلپر لے کے جاتے ہیں-

حضرات! حضرات دو سو برس پہلے دلی کی اسلامی عظمت کا تمام ہندوستان میں ایک غلغلہ بلند تھا۔ اور غلغلہ بھی کیسا یسبح الرعد بحمدہ والملئکۃ من خیفتہ، مگر کلیین الذباب اولد دی الغل۔ اُس غلغلہ جلالت کی ایک ضعیف صدا رہ گئی ہے۔ مشرق میں جو آسودگان خوابِ تنزل کی ایک مدت سے خوابگاہ چلا آتا ہے، یورپ نے بیداری اور ترقی کے لیے ایک ہل چل ڈال دی ہے۔ خود ہندوستان میں انگریزوں نے کرشمہ دکھایا ہے اور اس وسیع براعظم میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ بیداری کی عالمگیر رَو ہندوستان اور ہندوستان سے دلی میں بھی آئی اور رحمت کے بادل اس فضا پر بھی محیط ہوئے۔ مگر آہ! دلی کے مسلمانوں کو ابھی تک محرومی قسمت کا گلا ہے۔ ترقی کی ایک پیش پا افتادہ تدبیر تعلیم ہے۔ مگر ہماری تعلیمی حالت یہ ہے کہ تعلیم جدید کا صرف ایک اسکول ہے۔ گو وہ مزید برآں کا خواستگار ہے (خدا گورنمنٹ کا بھلا کرے۔ کہ اُسنے اس مدرسہ کو معقول گرانٹ دیکر سنبھالا۔ اور اس چراغ کی مدھم روشنی میں نئی چمک پیدا ہوئی ورنہ چراغ گورغریباں کا مردہ چراغ ہونے کو تھا) تعلیم جدید کے اس مدرسہ کے علاوہ (جس کی اشد ضرورتیں ابھی تک باقی ہیں) تین چار مدارس عربیہ اور ہیں جن میں پرانا نظامیہ نصاب داخل درس ہے۔ اور جہاں اکثر پنجاب اور پورب کے طلاب تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان مدرسوں کا چند و بیش گذران ہے۔ البتہ ان میں سے مدرسہ فتحپوری کی حالت قابل اطمینان ہے کہ اسکی آمدنی کرایہ دکاکین متعلقہ مسجد سے حاصل ہوتی ہے مسلمانانِ دہلی کی تعلیمی کوششوں میں قابلِ ذکر مدرسہ طبیہ ہے۔ جو یونانی میڈیکل اسکول ہے۔ اور ایک زنانہ طبیہ مدرسہ اور شفاخانہ ہے جس سے نہ صرف دہلی بلکہ تمام ہندوستان کی اہم طبی ضرورتیں وابستہ ہیں۔ ان تین مدارس عربیہ کے علاوہ کہیں کہیں اپنے طور پر درس قرآن ہوتا ہے اور کہیں کہیں اپنے طور پر درس حدیث و فقہ۔ وعظ بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ اور مذہبی مناظرات آریوں کے ساتھ اکثر میسر آیا ہیں کیسا تھ کمتر۔ کہ میں انکو بھی ایک طرح کی تعلیم سمجھتا ہوں۔

تعلیم نسواں بھی پردہ کے ضروری التزام کے ساتھ شرفا کے گھروں میں ہورہی ہو مگر صرف قرآن خوانی تک۔

حضرات! مسلمانان دہلی کی تعلیمی حالت کا مینے بر سبیل حکایت یہ تذکرہ نہیں کیا۔ بلکہ مینے یہ دکھانا چاہا ہے کہ دلی کے مسلمان تعلیم سے غافل نہیں ہیں اور اس محرومی قسمت پر بھی انھوں نے کچھ نہ کچھ کیا ہے۔ معتدبہ نتائج اسپر اسلیے مترتب نہیں ہوتے کہ یہ کوششیں ایک ارادہ کی محکوم نہیں یعنی وحدت فی الکثرت نہیں جسکا ہونا حسن انتظام کے لیے ضروری ہے۔

حضرات! گو یہ قافلہ لٹ چکا لیکن پھر بھی یہ جہاں آباد ہے۔ اور تمام اسلامی ہند میں مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔ تیرہویں صدی میں بھی (جو مسلمانوں کے عالمگیر تنزل سے منسوب ہو) اس جواہر سے وہ گوہر درخشاں پیدا ہوئے ہیں جنھوں نے مسلمان ہند کی نئی ترقی کی داغ بیل ڈالی ہو اور جنکے نام اور کام دونوں شہرت کے فلک الافلاک پر تاباں ہیں!

بزرگان محترم! دلی کی یہ عظمت و جلالت استحقاق رکھتی تھی کہ ندوۃ العلما اسکو اپنا مستقر قرار دیتا۔ میں ارکان ندوۃ العلما کا شکر گزار ہوں کہ سب سے پہلے دہلی کی طرف انکے گوشۂ چشم التفات کو توجہ ہوئی اور وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہوجاتے۔ اگر دہلی کی نسبت انکا یہ عزم زیادہ مستقل رہتا۔ اور دہلی انکے ارادے کا کافی خیر مقدم کرتی لیکن لکھنؤ اور دہلی کے قدیمی عزیزانہ تعلقات کی وجہ سے ہمیں اسکی شکایت نہیں ہو۔ کہ ندوۃ العلما کا مستقر لکھنؤ قرار دیا گیا۔ اگر کسی اور مقام کو منتخب کیا جاتا۔ تو اصولاً جب بھی ہمیں کوئی گلہ نہوتا کیونکہ جس کام کی غرض و غایت ترقی اسلام و اہل اسلام ہو۔ اور خواہ کسی مقام کو اسکا مستقر بنایا جاے۔ وہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی یکساں ہمدردی اور اعانت کا مستحق ہو۔ بہرحال ہماری آرزو ہو کہ ندوۃ العلما کا دارالعلوم پہلے اور پھولے

اور ندوۃ العلما کو اپنے مقاصد میں پوری کامیابی حاصل ہو۔

حضرات! ندوۃ العلماء کے مقاصد کی اہمیت سے اختلاف محال ہے۔ علماء کو اُنکے فرائض کی طرف متوجہ کرنا۔ علماء میں اتحاد و یگانگت کو ترقی دینا مسلمانوں کی ترقی کے لیے آئیڈیل علماء کے روبرو پیش کرنا۔ تونہال دارالعلوم سے متکلم۔ محدث۔ فقیہ اور کامل الفن علما پیدا کرنا۔ ندوۃ العلماء کے یہ مقاصد ہر مسلمان کے لیے دل کش ہیں۔ اور جسقدر دلکش ہیں اسیقدر مفید بھی۔

بزرگان محترم! میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ آپ مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے جو کچھ کرانا چاہتے ہیں روشن خیال اور ضروریات زمانہ سے باخبر مسلمان اُس کام کی تحسین و تصویب کرتے ہیں اور آپکو ہمیشہ اُنکی اعانت حاصل ہوتی رہیگی۔

کون مسلمان ہے جو یہ نہیں چاہتا کہ مسلمانوں میں نفاق و شقاق کا خاتمہ ہو۔ اور مسلمانوں میں قدیمی اخلاق و عادات پیدا ہوں کس مسلمان کی یہ خواہش نہیں ہے کہ جہالت جسنے قوم کی اخلاقی اور ذہنی قوتوں کو خاک میں ملا رکھا ہے۔ دور ہو اور قوم میں علم کی روشنی پھیلے۔ رسوم جاہلانہ جنھوں نے مسلمانوں کو تباہ کر دیا ہے۔ غارت ہوں۔ اور نہ صرف پرانی وضع کے مسلمان بلکہ نئی روشنی کے نوجوان جس اسراف و تبذیر میں مبتلا ہیں۔ اور جسکے سبب قومی ثروت و دولت گھٹتی چلی جاتی ہے اُس سے اُنکو مخلصی حاصل ہو کونسا مسلمان ہے جو علماء کی ہمت و استقلال علما کے احسان اور علماء کے عملی جوش کے ذریعے سے مسلمانوں کی اس قسم کی بہت سی خرابیوں کے انسداد کا امکان یاور نہ کرتا ہو۔ کون مسلمان انکار کر سکتا ہے کہ نکاح و طلاق اور وراثت کی نزاعات میں علما کے تلقین و ارشاد سے فائدہ اٹھانا مسلمانوں کے لیے خیر و برکت نہیں ہے اور کس مسلمان کو عذر ہو سکتا ہے کہ علماء کے اثر اور رسوخ کو ترقی ہو اور قوم دینی پیشواؤں کے شرعی ارشادات پر عمل کرے۔ کون مسلمان الحاد و بے دینی کی ہستی کا قائل نہیں اور

کون باخبر مسلمان ہی جو یہ نہیں جانتا کہ ملک میں دہریت و الحاد کا ایک سیلاب اُمنڈ آیا ہے اور مسلمان ایک جدید علم کلام کے بغیر اس فتنۂ عظیم سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اور اس جدید علم کلام کو پیدا کرنے کا علماء کے سوا کوئی دوسرا گروہ ذمہ دار نہیں ہی اسلئے مجھے امید ہے کہ کوئی مسلمان اسکو جائز نہیں رکھیگا کہ اگر علماء اپنے فرائض کی طرف متوجہ ہیں تو اُنکو اس کام سے باز رکھے۔

حضرات "تقسیم عمل" کا اصول اسکو ضروری قرار دیتا ہی۔ کہ قوم کی تمام دینی ضرورتوں کا انتظام علماء کو سپرد کردیا جائے۔ قوم متفقہ طور پر علماء کو مدد دے تاکہ وہ اپنے منصبی کام کو کامیابی سے انجام دیتے رہیں

۴۔ لیکن حضرات علمائے کرام۔ جبکہ آپ پر قوم کو اعتماد ہی اور آپ قوم کی دینی ضرورتوں کے سرانجام کا ذمہ لیتے ہیں۔ تو یقیناً آپکو غیر معمولی محنت۔ غیر معمولی مشکلات۔ غیر معمولی نفس کشی کا تحمل کرنا ہوگا۔ قوم خطرات میں مبتلا ہے۔ اور اُسکی ضرورتوں کا یہ حال ہے کہ ایک ضرورت پوری نہیں ہونے پاتی۔ کہ دوسری اُس سے زیادہ شدید ضرورت پیدا ہو جاتی ہی۔ امید ہی کہ آپ اس اجلاس میں یہ اعلان کرینگے کہ ان روز افزوں ضرورتوں کے اقتضاء اور قوم کی نازک حالت کے اعتبار سے آپنے اپنے لیے کیا طریق عمل قرار دیا؟ اور آپ اپنے آیندہ سال کو کن امور میں مصروف اور پرشغل رکھنا چاہتے ہیں۔

بزرگان محترم!۔ اب ہمارا ورد اس حد سے گذر چکا ہی کہ صرف شاندار جلسے اسکی وداہو جائیں۔ اب ہمیں تجویزوں اور تقریروں کی ہنگامہ آرائی کو موقوف اور اپنے جلسوں کو بالکل عملی بنانا ہوگا یقین ہی کہ یہ اجلاس مسلمانوں کی نازک حالت کو محسوس کرکے یہ قرار دیگا۔ کہ ہمارے دینی پیشواؤں اور دوسرے بزرگان قوم کو اس اجلاس کا ممبر ہونیکی حیثیت سے کیا؟ اور کس طریق عمل کو اختیار کرنا چاہئے۔ جس سے ضروریات کا کوئی معتدبہ حصہ پورا ہو۔ اور سال آیندہ کے ہر ایک کام کا اندازہ ہوسکے۔ اور جسکے

طریق عمل میں کوئی نقص معلوم ہو اُسکی اصلاح ہو جاے۔

۵۔ حضرات! نئی دینی ضرورتوں کے سلسلہ میں ایک سب سے زیادہ اہم ضرورت فی زمانہ اشاعتِ اسلام ہے۔ چند سال سے ہمارے مخالفین اس کوشش میں سرگرم ہیں کہ ہندوستان کے دیہات میں جسقدر نومسلم راجپوت اور جسقدر نومسلم اقوام ہیں اُنکو مرتد بناویں میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس درجہ تک پہنچا جاتا ہے کہ اسکو ہندوستان میں ہماری فنا و بقا کا مسئلہ قرار دیا جاے۔ قوم نے اس خطرہ کو کچھ محسوس کیا ہے۔ اور گزشتہ ایام میں جبکہ ارتداد کی صنعت اُٹھاوہ میں ایک عظیم واردات ہوئی۔ دفعتاً قوم میں ایک جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ افسوس ہے کہ ندوۃ العلما اس موقع پر اشاعت اسلام کی ایک باقاعدہ مشن قائم نہ کر سکا۔ ورنہ آج اسطرف سے مسلمانوں کو معتدبہ اطمینان و فراغ حاصل ہوتا یہ دین کی خدمت ہے۔ اور ندوہ علماے دین کا مرکز۔ تو کیا یہ واجبی بات نہیں ہے کہ دینی کام کا مرکز علما کا مرکز ہو۔ ندوۃ العلما اگر اس کام کی طرف سے تامل روا رکھنا چاہے تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ اُسے اپنے ایک بہت بڑے فرض کا احساس نہیں ہوا۔ ندوہ کا کام اس غرض سے نہیں ہو سکتا۔ کہ مسلمانوں کے کسی فوری جوش سے فائدہ اُٹھائے کیونکہ ایسی ضرورت ندوہ کو اسوقت پیش آسکتی تھی۔ جبکہ ندوہ کا منشا یہ ہوتا کہ وہ کسی شخص خاص کے اغراض کو پورا کرنے یا اُسے شہرت دینے کی غرض سے قائم ہوا ہے ندوہ ایک جماعت سے عبارت ہے اور اس جماعت کا کام جس خلوص اور جس صداقت سے انجام پذیر ہو رہا ہے وہ خلوص و صداقت اب اور آیندہ اُسکی کامیابی کی پوری ضمانت ہے۔ امید ہے کہ ندوۃ العلما اپنی ذمہ داری کو محسوس کریگا۔ اور یہ اجلاس اس نازک مسئلہ پر غور کریگا۔ کہ آیا مخالفین اسلام کی سرگرم کوششوں کے مقابلہ میں یہ قرین مصلحت ہے کہ اشاعت اسلام کے کام کو مہتم بالشان اسلوب۔ باقاعدہ اور مفید شکل میں شروع نہ کیا جاے۔

حضرات! مجھے اُمید ہی کہ آپ کے دل میں درد اسلام ہی۔ آپ مخالفین کی اُن کارگر اور مؤثر کوششوں کا علم رکھتے ہیں۔ جنکا منشا یہ ہی کہ اسلام کو ہندوستان میں خدانخواستہ فنا کرایا جاے۔ آپ اس راز کے سمجھنے میں بھی قاصر نہیں ہیں کہ ایسے لوگونکے مقابلہ پر جنھوں نے اپنی زندگی کو آئیڈیل کے لیے وقف کردیا ہی۔ کس قسم کے لوگ کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ اور کس طریقے پر عمل کرنیسے کامیاب ہوسکتے ہیں؟۔

حضرات! اگر اشاعت اسلام کی طرف سے غفلت اختیار کی گئی تو خدانخواستہ جلد وہ وقت آنیوالا ہی کہ لاکھوں نومسلمونکی جماعتیں ہمارے قبضے سے نکل چکی ہونگی۔ اور چارہ کار حسرت وپشیمانی کے سوا کچھ نہوگا۔ تمام شخصی اغراض۔ اور تمام شخصی خواہشات کو قربان کرنیکے بعد کوئی دینی کام کامیاب ہوسکتا ہے۔ صاحبان! اگر آپ کو یہ منظور ہے۔ کہ قوم کی خطرہ سے حفاظت ہو تو اسلام کی محبت میں ترک اغراض اور ترک لذات کیجئے۔ تاکہ یہ کام منتظم۔ باضابطہ۔ اور مفید شکل میں شروع ہو۔

حضرات! امید ہے کہ آپ اس اجلاس میں سیرت نبوی یعنی جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائف کے مسئلہ پر بھی غور کرینگے۔ اور اسلام کی اس مہتم بالشان خدمت کو اعلیٰ پیمانہ پر انجام دینے کا انتظام کرینگے۔

۸۔ حضرات اراکین ندوۃ العلماء! آپ کی قیمتی خدمات کے سلسلہ میں وہ موثر اور مفید تحریک سزاوار تحسین ہی جو مسئلہ وقف علی الاولاد کا صحیح منشا ظاہر کرنیکو آپ نے اختیار کی ہی شاہی کونسل کے اجلاس منعقدہ مارچ ۱۹۱۳ء میں آنریبل مسٹر محمد علی جینا (قایم مقام مسلمانان بمبی) نے وقف علی الاولاد کی نسبت سوال پیش کیا ہی۔ اور گورنمنٹ نے اس سوال کے جواب میں غایت لطف وکرم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایسی تجویز پر جو تمام مسلمانوں کے اتفاق رائے سے وقف علی الاولاد کی نسبت قرار دیجائے غور کریگی لیکن صرف خاص خاص خاندانوں کی حفاظت مسئلہ وقف کی صحیح تعبیر نہیں ہی۔ جس کی آنریبل

مسٹر جینا کے جواب میں آنریبل ہوم ممبر نے صراحت کی ہے۔ **وقف** بالعموم تمام مسلمانوں کے لیے ہے نہ مخصوص خاندان کے لیے۔ بہرحال امید ہے کہ یہ اجلاس نہایت دقتِ نظر سے نہایت سنجیدگی سے اور نہایت محفوظ شکل میں اس مسئلہ پر غور کریگا اور مسلمانوں کو اس مسئلہ کے لیے صحیح طریق عمل بتائیگا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وقف علی الاولاد کی اصلی تعبیر ثابت کرنیکے لیے مسلمانوں کو جدّ و جہد کی ضرورت ہوئی تو وہ ہمیشہ ادب اور وفاداری کے لہجہ میں عرض مدعا کرینگے اور اپنے اس مخصوص قومی امتیاز کو روشن رکھیں گے مجھے اسپر کامل وثوق ہے کہ یہ دینی مجلس وقف علی الاولاد کے صحیح شرعی تعبیر مطلب سے زیادہ کوئی خواہش نہیں رکھتی۔ اور اسکا مطالبہ بالکل وہی حیثیت رکھتا ہے۔ جو حیثیت "عقدبیوگاں ہنود" کے مطالبہ کی تھی جسے گورنمنٹ نے پورا کیا۔ اور عقد بیوگاں کے لیے ایک قانون بنا دیا۔ ہمیں بھی اسی مہربانی کا گورنمنٹ سے متوقع رہنا چاہئے۔ کیونکہ **یونین جیک** کا سایہ سب کی جائز مذہبی آزادی کا محافظ ہے۔ اور گورنمنٹ کل اقوام کے جائز حقوق کے مطالبہ کو اور تمام اہالیانِ مذاہب کی حقیقی مذہبی خواہشوں کو پورا کرتی ہے۔ اور کسی کے مذہبی معاملات میں نہ تصرف روا رکھتی ہے۔ اور نہ کسیکو اس شکایت کا موقع دیتی ہے۔ کہ اُس کی واقعی مذہبی معاملات کو محکوم بنایا گیا!

بزرگانِ ندوۃ! اس مہتم بالشان تحریک اور اُسکے متعلق آپ کی خدمات کا اعتراف کرنے کے علاوہ میں آپکے اس **مقصد اعظم** کی جلالت قدر کو محسوس کرتا ہوں۔ جسکا منشا یہ ہے کہ آپ ندوۃ العلماء کے دارالعلوم میں اس پایہ کے عالم پیدا کریں جو مسلمانوں کے قدیم علمی تفوق و امتیاز کی شان ظاہر کردیں اور جو اسلام کے مرتبہ اور مسلمانوں کے علمی اعزاز کے لحاظ اس قابل ہوں کہ قوم کے دینی پیشوا بنیں۔ حقیقت میں آپ نے عربی اور دینی تعلیم کی مشکل کو حل کردیا ہے۔ اور وہ کامیابی حاصل کرلی ہے جو ازہر کو ابھی تک حاصل نہیں ہوئی۔ آپ کا دارالعلوم فی الواقع تمام دنیائے اسلام میں ایک لاثانی

چیز ہے اور اس کی ہستی نہ صرف ہندوستان بلکہ کل اسلامی دنیا کے لیے فخر و مسرت کا سبب ہو سکتی ہے۔ آپنے ایک مبارک علمی انقلاب کی بنیاد رکھدی ہے اور اگر دار العلوم کا آئیڈیل آپ پورا کر سکیں تو یہ اسلام کی نہایت مہتم بالشان خدمت ہو گی مجھے امید ہے کہ آپ اس جلسہ کو اس درسگاہ کے طلاب سے تعارف کرائینگے اور اُسے موقع دینگے۔ کہ وہ ان ہونہار بچونکی لیاقت کا صحیح معیار دریافت کرکے خوشی حاصل کرے لیکن حضرات ہمیں لیاقت اور لیاقت کیساتھ کریکٹر کی ضرورت ہے دار العلوم سے اس قسم کے عالم پیدا کیجیے۔ جو نہ صرف اس قابل ہوں کہ سائنس کی روشنی میں اسلام کی صداقت کو ثابت کر سکیں بلکہ ان میں احساس ہو عملی جوش ہو۔ ایثار ہو۔ اسلام سے فدائیانہ محبت ہو۔ اور یہ حوصلہ ہو کہ اپنی تمام زندگی آئیڈیل پر قربان کرکے بھی دل شاد رہیں اور کبھی قوم سے صلہ ستایش کے خواستگار نہوں۔ اور دل۔ دماغ۔ لیاقت اور سرمایہ زندگی قوم کی خدمت پر صرف کرنیکے بعد بھی اُنھیں اس سے عذر نہو کہ اگر اُنکو تحسین کے بدلے تحقیق اور شماتت انعام دیجاے تو اُسے شکریہ کا دامن پھیلا کر قبول کرلیں۔ یہی لوگ نصرت الہی کے حقدار ہونگے۔ اور انھیں کو بقاے دوام اور حیات جاودانی عطا ہو گی۔

بزرگان ندوہ میں دوبارہ اس درخواست کو پیش کرنیکی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ موجودہ اجلاس میں مسلمانانِ ہند کی اہم دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے مناسب تدابیر اختیار کیجائیں اور اس اجلاس کے کام کو زیادہ عملی اور مؤثر بنایا جاے جیسا کہ مجھے اُمید ہے کہ آپ سب کی آرزو ہے۔

حضرات! آپ مسلمانوں میں اور مسلمانونکے تمام دینی کاموں میں ہیئتِ اجتماعی کی شان پیدا کرنی چاہتے ہیں۔ اور حواب ترقی کی صحیح تعبیر کا نقشہ دکھا دینا چاہتے ہیں۔ جو کثرتِ تعبیر سے پریشان رہا اور ابتک پریشان ہے۔ آپکا یہ ارادہ جسقدر مبارک و محمود ہے اسیقدر عسیر الحصول بھی۔ لیکن اگر آپکا یہ مہتم بالشان مقصد عسیر الحصول نہوتا۔ تو آپکی

طرف تمام مسلمانِ ہند کی نگاہیں کیوں اُٹھتیں۔

حضرات! آپنے قدم رنجہ فرمایا۔ ہمارے سر آنکھوں پر۔ ہمنے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اسی تعظیم و تکریم کے ساتھ جسکے آپ مستحق ہیں۔ جناب حاذق الملک نے اپنی وجاہت سے آپ کی مدارات کے لیے نقد و موعود چندہ بھی کرا دیا۔ اور دوران قیام میں آپ کی خدمت و تواضع کو ہم نے اپنا فخر سمجھا۔ اور آپنے بھی اس دینی جلسہ کے لیے زحمت سفر کو گوارا کیا۔ اور ہمیں اپنا احسانمند بنایا۔ لیکن ہم اپنے لیے اس احسان و ورود کی یادگار کے علاوہ کوئی اور یادگار چاہتے ہیں اور ہماری اے پیشوایان دین آپ سے یہ استدعا ہے کہ آپ اپنی علمی قوتوں سے فلاح ملت کا کچھ بہتر سامان کیجیے اور نہ اپنے لیے بلکہ خدا کے لیے مسلمانوں کی ضعیفی اور بیچارگی کا مداوا کیجیے۔ اے حاملان شریعت! اسی شریعت غرا نے ہمکو خاکِ مذلت سے اٹھاکر اوجِ رفعت پر چمکایا تھا۔ اب پھر وہی خاک مذلت ہے اور وہی ہم ہیں تو کیا وہ اکسیر اب اس جانِ ناتواں کے لیے تاب و توان نہیں پیدا کر سکتی؟ نہیں قرآن اب بھی وہی ہے۔ اسلام اب بھی وہی ہے۔ خدا اب بھی وہی اور خدا کی رحمت اب بھی وہی ہے۔ ہاں ہم میں اہلیت اب وہ نہیں ہے اور یہی دوا ہم آپ سے مانگتے ہیں۔ کارسیجائی کیجیگا اگر یہ اہلیت آپ ہم میں پیدا کردیں۔!

حضرات! مجھے اندیشہ ہے۔ کہ میں نے آپ کا زیادہ قیمتی وقت لیلیا ہے اسلئے میں اس اڈریس کو ختم کرتا ہوں۔ آخر میں میں انجمن خادم المسلمین کی طرف سے جس کا میں پریسیڈنٹ ہوں اور جسکے پرجوش اراکین نے معین الندوہ کی شکل میں آپ کی مہمانی کے لیے خدمات انجام دی ہیں آپ کا خیر مقدم ادا کرتا ہوں۔ اور اُس قادرِ کریم کی درگاہ میں جو رحمت و فضل۔ اور توفیق کا سرچشمہ ہے استدعا کرتا ہوں کہ آپکی توفیق آپکی مددگار ہو اُسکا فضل آپ کی رہنمائی کرے۔ اور اُس کی رحمت آپ کو

اور آپ کی کامونکو برکت دے۔ آمین

محمد عبدالحامد

دہلی۔ ۲۶ مارچ ۱۹۱۰ء

جب خان بہادر مولوی عبدالحامد خاں صاحب اپنی مبسوط تقریر ختم فرما چکے، تو صدارت کا انتخاب ہوا۔ ندوۃ العلما کے جلسے کی صدارت کے لیے جن بزرگوں پر نگاہِ انتخاب پڑتی ہے، اُنکے لیے صرف یہی ضروری نہیں ہے، کہ ملک میں عام اثر رکھتے ہوں۔ ذی جاہ ہوں، روشن خیال ہوں بلکہ اسکے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ وہ اسلام اور علوم اسلام کے بہت بڑے حامی ہوں، کسی معزز اور قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ جلسہ میں اگرچہ اس قسم کے بزرگ، بالخصوص علماء و مشائخ نہایت کثرت سے موجود تھے۔ جن میں یہ تمام اوصاف مجتمع تھے، لیکن مقامی حالات، اور اہل دہلی کی خواہشوں کے لحاظ سے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب سے زیادہ کوئی شخص کرسی صدارت کے لیے موزوں نہ تھا اس بنا پر جناب حکیم صاحب موصوف باتفاق جلسہ کے صدر انجمن منتخب ہوے، اور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوکر ایک نہایت مبسوط مفصل اور پرمغز تقریر کی جسمیں ندوۃ العلما کی تاریخ، اُسکے مقاصد و اغراض، کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ تقریر حسب ذیل ہے۔

تقریر افتتاحی جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایھا السادۃ الکرام!

سب سے پہلے میرا فرض ہے کہ میں معزز ارکان ندوہ کے اس حسن ظن کا جو وہ میرے متعلق رکھتے ہیں اور جسنے اُنکے مقدس دلوں میں میرے انتخاب کے خیال کو پیدا کیا شکریہ ادا کروں اور صاف دلی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کروں کہ انھوں نے جو بوجھ میرے اوپر رکھا ہے درحقیقت وہ میری تاب و تواں سے زیادہ ہے۔

حضرات! میری خوش قسمتی ہے کہ آج مجھے اس برگزیدہ دینی مجلس میں اپنے ناچیز خیالات کے ظاہر کرنیکا موقع ملا ہے۔ گو عرصہ دراز سے میری دلی تمنا تھی کہ "میں ندوۃ العلما کے کسی سالانہ جلسہ میں شرکت کی عزت حاصل کروں۔ مگر افسوس ہے کہ اس سے پہلے میری یہ دیرینہ آرزو پوری نہوسکی۔

ندوۃ العلماء کے قیام کی ضرورت

قبل اسکے کہ میں ندوۃ العلماء کے مقاصد کو بیان کروں یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اُسکے قیام کی ضرورت کو ظاہر کروں۔ غدر ۱۸۵۷ء کے بعد سے مسلمانوں کی جو حالت رہی وہ کسی صاحب سے پوشیدہ نہیں ہے۔ اُن میں جہالت اُسیقدر تھی جسقدر کہ افلاس تھا اور افلاس اتنا ہی تھا جتنا کہ بغض و عناد تھا غرض اُنکی ٹھیک وہی حالت تھی جو اوج سے حضیض اور بلندی سے پستی کی طرف جانیوالی قوم کی ہوتی ہے۔ اُنکی یہ حالت عرصہ تک قایم رہی وہ اپنے علوم سے بے بہرہ ہوتے گئے اور موجودہ "علوم مغربیہ" سے کوئی فائدہ حاصل نہ کرسکے۔ البتہ مذہب سے اُنھوں نے یہ کام لیا کہ مسلمانوں کو گروہوں پر تقسیم کرکے اُنکی رہی سہی اجتماعی حالت کو بھی درہم و برہم اور اُنکے شیرازہ جمعیت جیسا کچھ بھی وہ تھا پراگندہ کردیا۔ اسکے علاوہ اُن لوگوں کو جو خداوند تعالیٰ کو ایک جاننے والے اور "رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام" کی رسالت پر ایمان رکھنے والے تھے اُس دائرہ اسلام سے نکالنا شروع کردیا جس میں دوسری قوموں کو داخل کرنے کیلئے

وہ مکلف تھے گو میں ٹھیک طور پر نہیں بتا سکتا لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے غدر ۱۸۵۷ء تک جسقدر تکفیر کے فتوے لکھے گئے ہیں اگر انھیں ایک جلد میں جمع کیا جائے تو ہرگز اس جلد کی ضخامت اُس جلد کی برابر نہ ہوسکے گی جو ۱۸۵۷ء سے لیکر آجتک کے کفر کے فتووں کی جمع کیجائے - یہ وبائے تکفیر صرف اشخاص تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ اُنسے ترقی کرکے گروہوں تک بھی متعدی ہوگئی اور یہانتک نوبت پہنچی کہ شیعہ سینوںکو - اور سنی شیعوںکو - مقلدین اہل حدیث کو - اہل حدیث مقلدین کو دھڑلّے سے جبراً کافر بنانے لگے اسکا نتیجہ یہ ہوا اور ہونا بھی چاہیئے تھا کہ غیر مذہب والے ہندوستان کے مسلمانوں کی نسبت کہنے لگے کہ ان میں بقول انکے سرگروہ ہونے کوئی بھی مسلمان نہیں ہے - گو سب علما کی یہ حالت نہیں تھی ان میں بہت سے نفوس قدسیہ ایسے بھی تھے - اور اب بھی بعض بعض ایسے ہیں کہ اُنکی ذات پر اسلام اور مسلمان صحیح طور پر فخر کرسکتے ہیں (کثر اللہ امثالھم) لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ عام طور پر ایسی حالت نہیں تھی - اس تکفیر نے باہمی مسلمانوں میں منافرت پیدا کردی جس سے ہمیں بے انتہا نقصانات پہنچے - اُدھر لکھنؤ میں کئی مرتبہ شیعہ اور سنیوںکے درمیان شرمناک فتنے پیش آئے تو ادھر دہلی میں بھی مقلدین اور اہل حدیث نے کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی بلکہ دہلی لکھنؤ پر شرف لے گئی کہ یہاں صرف ولا الضالین اور آمین بالجہر پر پولیس کی رشتہ داریاں منقطع ہوگئیں - روپیہ عدالتوں میں برباد ہوا - اور سب سے زیادہ اسلام اور مسلمانوںکی رسوائی ہوئی یہ ہمارے خواص کی حالت تھی - اور اسی سے عوام کا اندازہ صحیح طور پر کیا جاسکتا ہے -

جہانتک میرا خیال ہے تقریباً ربع صدی سے مسلمانوں میں تعلیم کی طرف میلان پیدا ہوا اور تدریج کے ساتھ اس میں ترقی ہوتی گئی - گو پہلے بھی علوم مشرقیہ کی تعلیم کے کچھ مدارس تھے - لیکن اس عرصہ میں ان میں نمایاں ترقی ہوئی - باوجود مدارس کی تعداد بڑھنے کے نصاب تعلیم کو بہتر کرنے کی کوشش نہیں کی گئی - ان مدارس میں اب بھی بعض علوم

کی ایسی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جو مشکل پسند طبیعتوں کے لیے ممکن ہو کہ مناسب ہوں مگر عام طور پر طلبہ کے دماغوں پر اُنکے مطالعہ کا بے ضرورت بار پڑتا ہو (جیسے کہ نحو میں کافیہ) اور بعض ایسی بھی کتابیں درس میں داخل ہیں جو ایک مخصوص فن میں لکھی گئی ہیں۔ لیکن اُن میں دوسرے فن کی چاشنی بھی دی گئی ہو جو طلبہ کے اذہان پر اچھا اثر نہیں ڈالتی۔ بلکہ انکے دماغوں میں اس فن کا صحیح مذاق پیدا ہونے نہیں دیتی (جیسے کہ اسی فن نحو میں (فوائد ضیائیہ) بعض کتابیں ایسی بھی نصاب تعلیم میں داخل ہیں۔ جن کی نسبت اساتذہ اچھا خیال نہیں رکھتے اور پڑھاتے وقت اُنکے عیوب بھی ظاہر کرتے جاتے ہیں۔ لیکن انھیں نصاب تعلیم سے خارج نہیں کرتے (جیسے کہ ملا حسن منطق میں) اسکے علاوہ بعض فنون جنپر ایک مسلمان طالب علم کو عبور ہونا چاہیئے بالکل درس سے خارج کر دیے گئے ہیں۔ حالانکہ وہ خاص اہمیت رکھتے ہیں جیسا کہ علم تاریخ ہو گو وہ دقیق فن نہیں ہو۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر ایک طالب علم دوسرے فنون سے واقف ہو کر اس علم کو بطور مطالعہ کے حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن یہ دیکھا گیا ہے کہ جو فن نصاب تعلیم میں داخل نہیں ہوتا انفراغ تعلیم کے بعد اُس کی طرف کوئی شخص بھی توجہ نہیں کرتا۔ طب میں اسی غلط خیال کی وجہ سے علم الادویہ نہیں پڑھایا جاتا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بڑے بڑے اطبائے ماہرین علم الادویہ سے علی العموم کم بہرہ ور ہوتے ہیں۔

ہمارے نصاب تعلیم میں جہاں یہ عیب ہو کہ بعض ضروری فنون درس سے خارج کر دیے گئے ہیں وہاں یہ نقصان بھی ہو کہ بعض علوم کی ضرورت سے زیادہ کتابیں پڑھائی جاتی ہیں اور بعض اہم علوم کی مفید کتابیں ضرورت سے بہت ہی کم داخل نصاب کیجاتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ کوئی عالم اس سے انکار نہیں کریگا کہ منطق کی کتابیں جسقدر پڑھائی جاتی ہیں وہ اس نسبت سے زیادہ ہیں جو باہمی ان علوم کی کتابوں میں ہونی چاہیے۔ نہ کوئی فاضل اس سے انکار کر سکتا ہو کہ تفسیر جیسے ضروری علم کی صرف دو تین کتابیں ناقص طور پر پڑھائی

اس اہم علم سے اُسکے طالب علم کو بے نیاز کرسکتی ہیں غرض یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی فروگذاشتیں ہمارے نصاب تعلیم میں پائی جاتی تھیں اور اب بھی برابر پائی جاتی ہیں۔

ہماری عام غفلتوں نے جہاں ہم میں یہ سب خرابیاں پیدا کردیں وہاں ایک سب سے بڑی خرابی یہ پیدا کردی کہ ہم اپنے اُس فرض سے غافل ہوگئے جو اسلامی احکام میں ہمیشہ سب سے زیادہ امتیاز رکھتا ہے۔ اور جس کی تعمیل کے لیے اکثر آیات میں خداوند تعالےٰ نے سخت تاکید فرمائی ہے منجملہ اُن آیتوں کے جیسا کہ آپ سب یا اکثر حضرات کو معلوم ہوگا۔ یہ آیت بھی ہے۔ یٰاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ ط۔ اس آیۃ شریفہ کے الفاظ اس بات کی کامل شہادت دے رہے ہیں کہ تبلیغ اسلام کیسا ضروری رکن ہے۔ اسلام میں یہ سب سے پہلا اور سب سے بڑا رکن ہے۔ مگر ہم نے اسکے متعلق کیا کیا؟ اسکا جواب میں کچھ بھی نہیں دینا چاہتا۔ جو کچھ اس کے متعلق کیا گیا ہے وہ سب ہماری آنکھوں کے سامنے ہی ہم نے اپنی آنکھوں پر وہ عینکیں لگائی ہیں جو ہمیشہ آپس کے فسادوں کو قریب اور ایسے مقدس اور ضروری احکام کو دور دکھایا کرتی ہیں۔ یہ اعلیٰ اور برگزیدہ فرض ہم میں سے جن لوگوں نے بھی ادا کیا ہے افسوس ہے کہ بطور ایک پیشہ کے ادا کیا ہے۔ ہمیں اعتراف کرنا چاہیے کہ ہم نے اس پاک مقصد کے حاصل کرنے کے لیے کبھی کوئی کوشش نہیں کی۔

حضرات! یہ مضمون بہت وسیع ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اسے تفصیل کے ساتھ بیان کروں۔ لیکن مجھے اور چند ضروری باتیں بھی عرض کرنی ہیں۔ اسلیئے میں اتنا اور کہتا ہوں کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مسلمانوں پر ایسے حملے شروع ہونے والے ہیں کہ ہمکو تبلیغ اسلام تو درکنار حفاظت اسلام کے بھی لالے پڑجائینگے اور چاروں طرف سے ہمارے اوپر وہ تیر برسائے جائینگے جنکا روکنا ہمارے حیطہ امکان سے باہر ہوگا

ولو کان سہما واحدا لاتقیتہ ٭ ولکنہ سہم وثان وثالث

یہی وہ بڑی بڑی ضرورتیں ہیں جنکے پورا کرنیکا ارادہ ہمارے علمار کی ایک مقدس جماعت نے کیا ہے ادھر یہ بزرگ کار خیر کے لیے کھڑے ہوے۔ اور اُدھر اُن بزرگوں نے جو ہمیشہ تکفیر کی کمین گاہوں میں منتظر رہتے ہیں۔ ندوۃ العلمار کی طرف تیز نگاہوں سے دیکھنا شروع کیا اسکے بانیوں پر وہابیت[1] نیچریت[2] کے الزام لگاے۔ انھیں کافر کہا اور کہہ رہے ہیں۔ بلکہ جو ان کے جلسوں میں شریک ہو اور جو اُنکی امداد کرے۔ اُسکا نام بھی اسی دفتر میں لکھا جاتا ہے ؛

ندوۃ العلمار کی مخالفت

ندوۃ العلمار کے ساتھ اس وجہ سے مخالفت اور بھی زیادہ تھی کہ وہ آپس کے جھگڑوں کو مٹانا چاہتا تھا۔ اسکا مقصد تھا (اور ہے) کہ شیعہ۔ سنی۔ مقلد اہل حدیث سب ایک جگہ بیٹھکر اپنی صلاح و فلاح کے متعلق تدابیر اختیار کریں اور اختلافی مسائل میں کوئی جھگڑا نہ کریں۔ یہ مقصد اگر کم بینی کی وجہ سے بُرا سمجھا جا سکتا ہے تو تمام اسلامی فرقوں کو علی التساوی اسے بُرا سمجھنا چاہیئے۔ لیکن جہانتک مجھے علم ہے ندوہ کی مخالفت کرنیوالے اور اُسکے ہر ایک اجلاس کو برہم کرنیکی عملی کوشش کرنیوالے صرف سنی علمار ہی ہیں گو خدا کا شکر ہے کہ یہ مخالفت اب روز بروز کم ہوتی جاتی ہے مگر ابھی تک اسکے جراثیم بعض بعض مقاموں میں پائے جاتے ہیں۔

میں نہایت ادب سے اُن بزرگوں کی خدمت میں جو ندوۃ العلمار کی حق پرستی یا نفس پرستی کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں۔ یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اسلام پر رحم کریں۔ آپ اس درخت پر تیر نہ ماریں جسپر آپ خود بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اگر واقعی ندوہ کے مقاصد کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں تو آپ ندوہ میں شریک ہو کر اسکی اصلاح کریں۔ آپ حامل دین محمدی ہیں اسلئے مخالفت کے وقت آپ کو ہمیشہ

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس" پر عمل کرنا چاہئے۔ اگر اس سے گزر کر مجادلہ کی نوبت آئے تو وجادلھم بالتی ھی احسن" کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ آپ خود بھی واقف ہیں کہ ہمارے رسول کریم (ارو احنافداہ) دوسری قوموں کے ساتھ کس طرح برفق مدارا پیش آتے تھے۔ مگر افسوس ہو کہ آپ علمائے اسلام کے ساتھ بھی رفق اور نرمی سے پیش نہیں آتے۔ آپکو محمدی اخلاق کا نمونہ بنکے دنیا کو اسلام کی خوبیوں کا شیدا بنانا چاہیئے لیکن آپ معاف کریں اگر میں یہ کہوں کہ آپ دنیا کے سامنے وہ نمونے پیش نہیں کرتے جو آپ کے سلف نے پیش کیے تھے۔ اگر آپ ندوہ کے اغراض ومقاصد کے ساتھ اسکی بدقسمتی کی وجہ سے اتفاق نہیں کرسکتے تو کم سے کم آپ کو شریک ندوہ ہوکر اسکی اصلاح کرنی چاہیئے۔ ارکان ندوہ کو اپنے دوستانہ اور قیمتی ارشادات سے فوائد حاصل کرنیکے مواقع دینے چاہئیں۔ اگر یہ بھی نہیں ہوسکتا تو اس شور وشر کے زمانہ میں خاموشی ہی اختیار کیجئے۔ آپکو معلوم ہو کہ رسول مقبول نے مومن کی علامت میں ارشاد فرمایا ہے المومن من سلم المسلمون عن یدہ ولسانہ" آپ عالم ربانی ہیں۔ دوسروں کو آپ اپنی تحریروں اور تقریروں میں برابر فتنہ انگیزی سے بچتے رہنے کی ہدایتیں فرماتے رہے ہیں۔ اور آیہ" والفتنۃ اشد من القتل" انھیں اکثر سناتے رہتے ہیں۔ لیکن جب خود آپکو اس قیمتی نصیحت پر عمل کرنیکی ضرورت ہوتی ہو تو آپ کا نفس آپ پر تاویل کے خوشنما دروازے کو کھول دیتا ہو۔ اگر ایسے موقع پر آپ اپنے پاک ایمان سے استشارہ کریں تو میرا خیال یہ ہے کہ آپ خود انصاف پسندی اور نصفت شعاری اختیار کرلینگے۔

آپ تاریخوں میں اُن بزرگوار دنکے حالات پڑھیں جو درحقیقت ساطین اسلام تھے یہ اہل تصوف کا گروہ تھا جسکا ہر ایک آسمان اسلام پر آفتاب ہوکر چمکا تھا جسکے نورانی اخلاق نے تمام عالم کو منور کردیا تھا اس گروہ کا ہر ایک فرد ایسا تھا کہ اُس کی ایک ایک

منٹ کی صحبت سے آدمی وہ وہ فائدے حاصل کرلیتا تھا جو عمر بھر کے مواعظ سے حاصل نہیں ہوتے تھے - اس گروہ کے اکثر بزرگوار علوم ظاہریہ سے بھی ایسے ہی آراستہ ہوتے تھے جیسے کہ علوم باطنیہ سے - کیا یہ بھی آپ کی طرح آپس کے فساد دنکو بھڑکایا کرتے تھے - حاشا و کلا - انکے خیال میں بھی ایسی باتیں نہیں گزرتی تھیں - اس زمانہ کو چھوڑکر اگر ہم موجودہ متنزل زمانہ کو دیکھیں تو ہمیں اب بھی اسی کان کے ایسے جواہر کہیں کہیں ملینگے جن کی ایک ایک نگاہ دل کے امراض کے لیے پیغام شفا ہوتی ہو اب آپ خود ہی خیال فرمائیں کہ آپ میں اور اُن میں یہ فرق کیوں ہو - میرے ناقص خیال میں اسکی وجہ یہی ہے کہ آپنے صرف سطحی درس حاصل کیا ہے اور اُنکے دل نے اس مکتب دنیا میں عمیق سبق لیا ہے - ؎

ما و مجنوں ہم سبق بودیم در دیوان عشق
او بصحرا رفت و ما در کوچہا رسوا شدیم

اب میں اُن بزرگوارونکی خدمت میں جو کرسی ہدایت پر جلوہ فرما ہیں نہایت ادب سے التجا کرتا ہوں کہ ان آپس کے قصونکو چھوڑکر ندوہ کے ساتھ شامل ہو جائیں اور اپنی قیمتی رایوں سے اُسے فوائد حاصل کرنیکا موقع دیں -

ندوۃ العلماء کی تاریخ اُسکے مقاصد اور اُسکی کارگزاری

حضرات! یہ امور جنکا میںنے اوپر ذکر کیا ہے وہ حقیقت ندوۃ العلماء کے قیام کا باعث ہوے ہیں اسلیے اُنکے ذکر کے بعد میں اجازت چاہتا ہوں کہ ندوۃ العلماء کی تاریخ اور اُسکے مقاصد اور اُسکی کارگزاری کا سرسری طور پر یہاں بیان کروں تاکہ غور کرنے والی طبیعتیں یہ فیصلہ کرسکیں کہ ندوۃ کی مخالفت (خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی جماعت کیوں نہ کرتی ہو) کسی نیک خیال پر مبنی ہو یا معترضین کی ذاتی کدورتوں اور نفسانی خواہشوں نے

اس نیک کام میں خلل اندازی کے لئے آمادہ کیا ہے۔ ندوۃ العلماء کا پہلا اجلاس ۱۸۹۴ء میں شہر کانپور میں ہوا۔ اسکی آج کی تاریخ سے پہلے ہندوستان کے مختلف مقامات میں بارہ جلسے اچھی کامیابی کے ساتھ ہوئے۔ ارکان ندوہ نے غور کرنیکے بعد مناسب سمجھا کہ اس انجمن کی رجسٹری کردیجاے چنانچہ ۱۸۹۸ء میں ندوہ کی باضابطہ رجسٹری ہوگئی جس سال ندوہ کی رجسٹری کی گئی ہے اسی سال کی ۲۰ ستمبر کو ایک مدرسہ کی بنیاد رکھ کر اُسکا ابتدائی درجہ کھولا گیا جو خدا کے فضل سے ترقی کرتے کرتے ۱۹۰۱ء میں دارالعلوم بنگیا اور تمام ہندوستان میں علوم عربیہ کے لیئے ایک ممتاز تعلیم گاہ سمجھا جاتا ہے صرف تین برس کی حقیر مدت میں مدرسہ کی ترقی نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ اور اس بات کی صاف شہادت دیتی ہے کہ راستی اور سچی خدمت گزاری ہمیشہ نیک نتائج دکھاتی ہے۔

مجلس ندوۃ العلماء جن مقاصد کو پیش نظر رکھکر قایم ہوئی وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) علماء کے مختلف گروہوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

(۲) مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں کا دور کرنا۔

(۳) علوم شرقیہ کے نظام تعلیم کی ضروری اصلاح۔

(۴) علوم عربیہ اور دینیہ کی ترقی اور اُنکے ابقا کی کوشش۔

(۵) اشاعت اسلام۔

(۶) ایک دارالافتا کا قیام۔

ان اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے کون شخص ہے جو ندوہ کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکتا ہے۔ اگر ان مقاصد کے علاوہ پس پردہ دوسرے مقاصد ہوں تو انھیں بیان کرنا چاہیے۔ مگر آجکل کی مخالفت کے لئے کسی سبب کی ضرورت نہیں ہے واری العداوۃ لا اری اسبابہا۔

تاریخ پیدا و سببہایش نہاں غصہ در جوش ست و اسبابش خموش

ندوہ نے جس کی بنیاد مذکورہ بالا مقاصد پر مبنی ہے صرف یہی نہیں کیا کہ ایک دارالعلوم ہماری آنکھوں کے سامنے حیرت انگیز سرعت کیساتھ کھڑا کردیا۔ بلکہ اُسنے اس قلیل زمانہ میں اور بہت سے ایسے نمایاں کام کیے جسکے لیے وہ ہر ایک حیثیت سے ہم مسلمانان ہندوستان کی سچی اور گہری شکرگذاری کا مستحق ہے۔ اُس نے ۲۸۔ نومبر ۱۹۰۸ء کو دارالعلوم کی عمارت کا بنیادی پتھر رکھا۔ اُسنے کانپور میں ایک یتیم خانہ کھولا۔ اُسنے لکھنؤ میں ایک دارالافتا قایم کیا۔ اُسنے بورڈنگ ہوس کی بنیاد ڈالی۔ اُسنے نصاب تعلیم جو ایک سخت اور دشوار جانکاہی کا کام تھا خاص طور پر اپنے دارالعلوم کے لیے منتخب کیا اُسنے طلبہ کو عربی زبان میں تقریر کرنیکی مہارت پیدا کرائی۔ اُسنے فلسفۂ جدید کو داخل نصاب کیا۔ تاکہ اسکے طلبہ جدید فلسفہ کے بدنما اعتراضوں کو اسلام اور اُسکی مقدس تعلیم کے خوشنما چہرہ سے دور کرنیکی قابلیت پیدا کریں۔ اُسنے دارالعلوم اور علماء کے خیالات کے اظہار کے لیے الندوہ کو مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔ اتنے کام جو بینے سرسری طور پر گنوائے ہیں لکھنے اور کہنے میں بہت آسان معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ایسے کاموں میں منہمک رہتے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ جب خیالات کو عملی لباس پہنایا جاتا ہے تو کتنی دشواریوں اور مشکلوں کا سامنا ہوتا ہے۔

ندوۃ العلماء نے اس تھوڑے عرصہ میں ہندوستان کی اسلامی آبادی کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں بھی کچھ کم تعجب خیز ترقی نہیں کی ہے بلکہ اُسنے گورنمنٹ کی طرف سے بھی اعتماد کا ووٹ حاصل کرلیا ہے۔ ہم مسلمانوں اور علی الخصوص واجب الاحترام علماء کو خاص طور پر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے لفٹنٹ گورنر عالیجناب "سرجان ہیوٹ صاحب بہادر" بالقابہ کا دلی احسانمندی کے ساتھ شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ جنکی خاص توجہ اور مہربانی سے ہمیں دارالعلوم کے لیے ایک قطعہ زمین کا ملا اور پانچسو روپیہ ماہوار کی گرانقدر امداد حاصل ہوئی۔ اسیطرح اسی صوبہ کے روشن خیال اور ہمدرد

قوم عالیجناب کرنل نواب سر حامد علیخاں صاحب بہادر بالقابہ والی ریاست رام پور کا بھی جو ایک عرصہ سے اُن تمام قومی کاموں سے گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ جو محض مسلمانوں کی تعلیم کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ منت گزار ہونا چاہیے کہ اُنھوں نے پانچسو روپیہ سالانہ کے عطیہ سے ندوہ کے ساتھ اپنی خاص دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اُنکا یہ عطیہ اُنکی توجہات کا پیش خیمہ ہے جسسے امید ہے کہ ندوہ متواتر بیش قیمت فوائد حاصل کریگا ان دو ذاتوں کے علاوہ جناب ہز ہائنس سر آغا خاں بالقابہ نے بھی گہری دلچسپی کا ندوہ کے ساتھ اظہار کرتے ہوئے پانچسو روپیہ سالانہ کی رقم سے اُسکی امداد فرمائی ہے جسکے لیے ارکان ندوہ اور تمام مسلمان اُنکے شکر گذار ہیں۔

جس طرح ہم ان تین جلیل القدر اور ممتاز حضرات کے رہین منت ہیں اُسیطرح ہم اسلامی خواتین کی مایۂ ناز عالیجناب ہز ہائنس نواب سر سلطان جہاں بیگم صاحبہ والی ریاست بھوپال کے بھی بیحد شکر گزار ہیں جنکی علمی دلچسپیوں نے اکثر اسلامی درسگاہوں اور قومی کاموں کو اپنا زیر بار احسان کر رکھا ہے اور جنھوں نے ۱۸۸۸ روپیہ ماہوار کی قیمتی امداد سے ندوۃ العلماء کی بے انتہا قدر افزائی فرمائی ہے۔ ہز ہائنس دام اقبالہا کے اسم گرامی کے ساتھ ہم ذیبن وقت عالیجناب ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور والی ریاست بہاول پور کی جدہ محترمہ کے بیحد ممنون ہیں کہ اُنھوں نے پچاس ہزار کے گرانقدر عطیہ سے ہمیں اسبات کا موقع دیا کہ ہم اپنے دارالعلوم کے لیے ایک عالیشان مکان کی بنیاد ڈال سکیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس معزز خاتون کا نام ہمیشہ ندوۃ العلماء کی تاریخ کے ساتھ جلی حرفوں میں پڑھا جائیگا۔ اس امداد کے ذکر کے ساتھ احسان فراموشی ہوگی اگر جناب مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی۔ ای پریسیڈنٹ کونسل ریاست بہاول پور کا ذکر شکر گذاری کے ساتھ نہ کیا جاوے۔ جنکی علم دوستی اور خاص کوشش اس گرانقدر عطیہ کا باعث ہوئی ہے۔

یہ وہ امدادیں ہیں جنکا ذکر خاص طور پر کرنا ضروری تھا۔ انکے علاوہ اور بہت سے چھوٹے چھوٹے عطیات ہیں۔ جنکا ذکر طوالت کے خیال سے اسجگہ نہیں کیا جاتا۔ بہرحال اس سے یہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ ندوۃ العلما نے اس تھوڑے سے زمانہ میں اُن خدمات کی علاوہ جنکا ذکر کرنے اوپر کیا ہی پبلک میں ندوہ کے ساتھ دلچسپی پیدا کرنے میں بھی کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی ہی۔

ندوۃ العلما کے متعلق دو لفٹنٹ گورنر صاحبوں کی رائیں

ندوۃ العلماء کے متعلق اعلیٰ یورپین حکام کی رائیں بھی بہتر معلوم ہوتی ہیں ہز آنر سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر سابق لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے اپنے ایک لیکچر میں کہا ہی کہ "آپکا مقصد اور منشا تعلیم سے تعلق رکھتا ہی یعنی تعلیم دینوی کا اوصاف مذہبی و اخلاقی حصول کے ساتھ شریک کیا جانا یہ مقصد نہایت اعلیٰ ہے"۔ اسیطرح ہز آنر سر جان ہیوٹ بالقابہ ندوہ کے ایڈریس کے جواب میں ایک جگہ یہ فرماتے ہیں کہ "میں یقین کرتا ہوں کہ کل ملک ہند میں صرف یہی ایک ایسا مدرسہ ہی جہاں مولویوں کو درس دینے کی تعلیم دیجاتی ہی"۔ ہز آنر موصوف اسی موقع پر دوسری جگہ ارشاد کرتے ہیں کہ "اب ایسا زمانہ ہی کہ پیروان مذہب اسلام کو مناسب ہی کہ اتفاق کرکے چھوٹی چھوٹی اختلافی باتوں کو فراموش کردیں اور متحد و متفق ہوکر کل قوم کی عام بہبود و رفاہ کے لیے سعی و کوشش کریں"۔ ہز آنر کی یہ نصیحت آب زر سے لکھنے کے قابل ہی۔ اگر ہم اس نصیحت کو کسی بڑے مقتدا سے سنتے تو کسقدر ہمیں مسرت ہوتی مگر ہم خوگر ہوتے جاتے ہیں کہ اچھی اور ضروری باتیں ہمیں دوسرے ذرائع سے پہنچتی ہیں میرے خیال میں ندوہ کی کارگزاری کا مجموعی طور پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے اسی صلہ مل رہا ہے اور اسکی خدمات کے اعتراف میں ہر ایک طبقہ کی آوازیں آرہی ہیں۔

اسلئے خدائے عزوجل کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ اس تھوڑے زمانہ میں اُس نے بہت کچھ حاصل کرلیا ہے۔ گو اُسے ابھی کئی حصے اور حاصل کرنے باقی ہیں۔

دارالعلوم میں کسطرح تعلیم دیجائے اور اُس کی تعلیم کا کیا مقصد ہو

ندوۃ العلما کے مختصر حالات اور مقاصد بیان کرنے کے بعد میں اس ضرورت کو بھی محسوس کرتا ہوں کہ اسکی موجودہ حالت کے متعلق ایک دوسری حیثیت سے اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

ندوہ درحقیقت ایک اسلامی درسگاہ ہے اسلئے اُسکی طلبہ کی تعلیم۔ تہذیب اور اخلاق میں عنصر غالب بلکہ اغلب اسلامی تعلیم اسلامی تہذیب اور اسلامی تربیت کا ہونا چاہیے۔ اور خاص طور پر اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ طلبہ میں نئے تقلیدی خیالات پیدا نہوں جن کی وجہ سے ایک حد تک نہ صرف ہماری قوم کو بلکہ ہندوستان کو نقصان پہنچا ہے اسکے ساتھ ہی میں ایک اور ضروری بات بھی اس موقع پر کہنی چاہتا ہوں کہ ندوہ کے طلبہ کو کوئی فن بھی ہو۔ اُس کی کتابیں ہی نہیں پڑھانی چاہئیں بلکہ خاص طور پر اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہمارے دارالعلوم کے ہونہار طلبہ فن کو سیکھیں اُسکے مسائل پر انتقاد کریں۔ ہر ایک مسئلہ کی جیسی کچھ بھی حقیقت ہو اُسے سمجھیں۔ کیونکہ صرف فن کی کتابیں پڑھنے اور پڑھانے سے کوئی فن نہیں آتا ہے۔ ہر گز ندوہ کے طلبہ کے لیے یہ عیب نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کسی مصنف کی عبارت کو پڑھ کر اُسکے مفہوم کو نہیں بتا سکتے بلکہ اُنکے لیے یہ عیب ہونا چاہئے کہ وہ اُس مسئلہ کو اچھی طرح نہیں سمجھتے۔ کوئی فن بھی ہو سمجھ کر پڑھنے اور مطالعہ کی کثرت سے حاصل ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ بہتر اور اعلیٰ کتابیں مطالعہ کے لیے مل سکیں۔

میں ایک اور ناچیز خیال اس جلسہ میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ مینے بھی سنا ہے

اور اکثر اصحاب نے سنا ہوگا کہ عام طور پر یہ سوال کیا جاتا ہے کہ دار العلوم سے فارغ ہوکر اسکے طلبہ کیا کرینگے یا دوسرے الفاظ میں اس سوال کو اس طرح سمجھنا چاہئے کہ بانیان دار العلوم کا مقصد تعلیم دلانے کے بعد کیا ہے - اس سوال کا کوئی درست جواب میری ذہن میں نہیں آتا - میری یہ رائے ہے کہ جب اشاعت اسلام ندوہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ یہ کام فارغ شدہ طلبہ سے کیوں نہ لیا جائے اشاعت اسلام گو بڑا کام ہے - لیکن ندوہ امید ہے کہ اسے زیادہ دشواری سے انجام نہیں دیگا - اُسکے پاس اچھے وسائل موجود ہیں اور وہ اس پاک مقصد کی تکمیل سہولت کے ساتھ کرسکتا ہے - بہتر ہو کہ ندوہ انھیں اجلاسوں میں اس مفید تجویز پر غور کرے

ندوہ کے طلبہ کو مختلف مذاہب کی کتابیں کافی تعداد میں اُسکے کتب خانہ میں ملنی چاہئیں تاکہ اُنکی معلومات کو وسعت ہو اور وہ اُن اعتراضات کی جو غلط فہمی کی وجہ سے اسلام پر کئے جاتے ہیں عقلی اور نقلی دلائل سے تردید کرسکیں - اُنھیں فن خطابت میں اہتمام کے ساتھ مہارت پیدا کرانی چاہئے تاکہ وہ بڑے بڑے مجامع میں اپنی تقریروں سے اسلام کی حمایت کرسکیں اور اسلام کی خوبیوں کو پبلک کے سامنے شستگی اور پاکیزگی کے ساتھ بیان کرسکیں -

دار العلوم کے طلبہ اور علماے اسلام کو گورنمنٹ کی وفاداری ملک میں پھیلانی چاہیے -

ہمیں اپنے طلبہ کو صرف نصاب تعلیم ہی نہیں سکھانا چاہئے بلکہ اُسکے ساتھ ساتھ مستحکم طور پر اُنھیں وفاداری کا سبق بھی دینا چاہئے - جسے امید ہے کہ وہ اپنی زندگی کا ایک اعلیٰ مقصد ہمیشہ سمجھتے رہیں گے وہ اپنے وعظوں میں برابر لوگوں کو اُس کی تلقین کرتے رہینگے - چونکہ یہاں گورنمنٹ کیساتھ مسلمانوں کے تعلقات کا ذکر آگیا ہے - اسلیے

میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اُن اسلامی پیشواؤں کی خدمت میں جو اطراف ہندوستان سے اس جلسہ کی شرکت کے لیے تشریف لائے ہیں یہ التماس کروں کہ زمانہ نے نیا دور شروع کیا ہے۔ اب ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم گورنمنٹ کو کسی مصیبت میں مبتلا دیکھکر صرف افسوس کریں بلکہ ہمارا اب یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم اپنی ہر ایک ممکن امداد کو ملک میں امن قائم رکھنے کے لیے گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کریں۔ ہمارے مقدس گروہ علما کا ایک یہ بھی فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے وعظوں میں اہل اسلام کو برابر گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ چلنے کی ہدایت فرماتے رہیں۔ اور اُن ناعاقبت اندیش اشخاص کی مجرمانہ حرکات کو روکنے کی کوشش کرتے رہیں۔ جنھوں نے ملک کے امن میں خلل ڈال رکھا ہے۔ ایسا کرنا صرف اس فرض سے سبکدوش ہونا نہیں ہے جو ہمارے منصف مزاج اور مہذب گورنمنٹ کا ہمارے اوپر ہے بلکہ میرا خیال یہ ہے کہ اگر ہم ایسا کرینگے تو ساتھ کے ساتھ اُن اسلامی احکام کی تعمیل بھی کرینگے۔ جنھیں مجھ سے زیادہ جاننے والے اور بتانے والے بہت سے بزرگوار اس جلسہ میں شریک ہیں۔ امید ہے کہ یہ تمام ہندوستان کی اسلامی آبادی کا مذہبی حصہ ایک دو رزولیوشن بھی اسکے متعلق تجویز و تائید کے بعد پبلک کے سامنے پیش کریگا۔

علامہ شبلی کی مساعی جمیلہ کا شکریہ

حضرات! قبل اسکے کہ میں اپنے بیان کو ختم کروں میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے محترم دوست علامہ شبلی کے اُن احسانات کا شکریہ قوم کی طرف سے ادا کروں جو اُنھوں نے اس پیرانہ سالی اور معذور ہونیکی حالت میں قوم پر کیے ہیں۔ وہ ایک قابل اور روشن خیال عالم ہونیکے علاوہ بڑے باہمت بزرگ ہیں۔ جو ترقیاں ہم ندوہ کی دیکھ رہے ہیں وہ اسی ذات کی اُن تھک کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ اگر میں اُنھیں

اس عمر میں اتنا کام کرنا ہوا خود نہ دیکھتا تو معتبر شہادت کو بھی الخبر یحتمل الصدق والکذب کہکر تسلیم کرنے میں تامل کرتا۔ ایسے شخص کے احسان کا اعتراف کرنا ہمارا سب کا فرض ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ اُنکی عمر صحت اور ہمت میں برکت عطا فرمائے

اس ضمن میں مجھے مولانا عبدالحی صاحب معتمد ندوۃ العلما کا نام لینا بھی ضروری ہے۔ مولانا جس تن دہی اور جانفشانی اور خلوص کے ساتھ دفتر ندوہ کا کام سرانجام دے رہے ہیں وہ ضرور اس کی مستحق ہے کہ اُنکا جلسہ کیطرف سے شکریہ ادا کیا جائے

افتتاح اور دعا

ایھا السادۃ! اب میں آپکا قیمتی وقت زیادہ لینا نہیں چاہتا۔ میری خواہش ہے کہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز کیا جائے اور اس سے پہلے کہ جلسہ کا آغاز ہو ہمیں خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت عجز و انکسار کے ساتھ دعا مانگنی چاہیئے۔

اللھم افتح علینا ابواب الخیر والصلاح۔ وصب علینا امطار النجاح والفلاح۔ اللھم انا نشکو الیک فضلک الجسیم ولطفک العمیم۔ انت الذی ترجی عند النوائب وتغاث حین الدواھی والمصائب۔ اللھم انصر ندوۃ العلما ومجلس الفضلاء۔ فانھم قاموا لخدمۃ دین الاسلام فتقبل مساعیھم یا ذا الجلال والاکرام۔ اللھم اسق حدائق علومنا بجداول دار العلوم۔ واحفظ اشجارھا من ان تنالھا ایدی السموم۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اجل

دہلی ۱۴۔ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ

جناب صدر انجمن صاحب کی تقریر کا لفظ لفظ اگرچہ سچائی، صداقت، اور جوش تاثیر میں ڈوبا ہوا تھا، لیکن اسکا وہ حصہ جسمیں قوم کے مختلف فرقونکو اتحاد و اتفاق کی نصیحت کی گئی تھی، خاص طور پر موثر تھا، اس بنا پر جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب جو دہلی کے ایک شیعی رئیس ہیں، اس جوش اثر کو نہ ضبط کر سکے اور ایک مختصر تقریر میں صدر انجمن صاحب کی اجازت سے اس کی تائید کی،

اسکے بعد جناب شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور نے حاضرین کو وہ تمام تار اور خطوط پڑھکر سنائے، جو والیان ملک، اور اعیان قوم نے شرکت جلسہ کی معذرت، کے لیے روانہ فرمائے تھے، چونکہ ان تمام خطوط اور تار سے اس امر کا اندازہ ہوتا ہے کہ والیان ملک، اور اکابر قوم کو ندوۃ العلماء کے ساتھ کیسی ہمدردی ہے، اور انھوں نے جلسہ سالانہ دہلی کو کس عظمت اور وقعت کی نگاہ سے دیکھا ہے، اس بنا پر ہم ان کو اس موقع پر درج کرتے ہیں۔

ترجمہ تار ہز ہائینس نواب صاحب بہادر والی رام پور

ریاست رام پور۔

بنام مولانا شبلی نعمانی مختبائی پریس دہلی

منجانب چیف سکرٹری نواب صاحب بہادر،

آپ کا تار پہونچا، ہز ہائنس ارکان ندوۃ العلما کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انکو دہلی کے سالانہ جلسہ میں مدعو کیا گیا، انکو اس امر کا بہت افسوس ہے کہ اخیر ہفتہ مارچ میں بوجہ ہجوم کار و بار رام پور سے باہر تشریف نہ لیجا سکینگے،

ترجمہ خط ہز ہائنس سر آغا خان صاحب بہادر

مائی ڈیر مولوی شبلی صاحب!

مجھکو نہایت ہی قلق ہی کہ ندوہ کا جو اجلاس اس سال پاچ میں ہوگا اس کی شرکت سے قاصر رہونگا، اسکے ساتھ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ میری خیراندیشی کا ارکان ندوہ کے خدمت میں اظہار فرمادیجے، میں امید کرتا ہوں کہ جلسہ خوب کامیاب ہوگا،

ترجمہ تار جناب وزیر صاحب جونا گڈھ

میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ ندوہ کی کارروائی میں کامیابی ہو۔
مبلغ تین سو روپیہ مرحومہ امین بوصاحبہ کی غمناک یادگار میں ندوہ کے یتیم بچوں کے کپڑوں اور کتابوں وغیرہ کی ضروریات کے لیے قبول فرمایئے۔

ترجمہ تار جناب جسٹس شاہدین صاحب جج چیف کورٹ لاہور

افسوس ہی کہ ندوۃ العلماء کے جلسہ میں شریک ہونیسے قاصر ہوں، اُسکے اغراض کے ساتھ مجھے پوری ہمدردی ہے، میں اُسکی کماحقہ کامیابی کی دعا کرتا ہوں

ترجمہ تار جناب خان بہادر حاجی قادربخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد

شرکت جلسہ سے قاصر ہوں مگر ہمیشہ مجھے اُسکے خیرخواہوں میں شمار کیجئے،

نقل خط جناب آنریبل شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیرپور

جناب مولانا معظم و مکرم زاد عنایتکم۔
السلام علیکم، عنایت نامہ پہنچا عنایات کا ازحد شکرگذار ہوں، بیشک اس عالی شان جلسہ میں جو خاص مسلمانوں کی دینی و دنیوی ہدایات کا بڑا ذخیرہ ہی، شامل ہونا عین سعادت

ہے مگر خاکسار کو چونکہ اب بمبئی کا سفر درپیش ہے، جو شاید دو تین ہفتے اس سفر میں پڑ جائینگے بنا ءً علیہ تاریخ مقررہ جلسہ پر شاید شرف شمول حاصل نہ کر سکونگا،

زیادہ خیر والسلام ۲۰ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

صادق علی وزیر ریاست

خیرپور

نقل خط مرزا علی محمد خاں صاحب آنریری سکرٹری انجمن اسلام بمبئی

انجمن اسلام بمبئی

مورخہ ۲۲ ماہ پارچ سنہ ۱۹۱۰ء

جناب مکرم مولوی شبلی صاحب نعمانی دام اشفاقکم

تسلیم، آپ کا خط مورخہ ۱۵ ماہ رواں بتاریخ ۱۹ ہمدست ہوا، وقت نہایت تنگ تھا لیکن خوش قسمتی سے انجمن کی ایک خاص مجلس بتاریخ ۲۱۔ بلوائی گئی تھی، جس میں وہ پیش کیا گیا، اور ہمیں ہدایت کی گئی کہ آپ کا اس یاد آوری کے لیے شکریہ ادا کیا جاے لہذا ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اگر وقت تنگ نہوتا تو شاید انجمن اپنی طرف سے کسی کو ڈیلیگیٹ بنا کر شریک جلسہ ہونیکی ترغیب دیتی، لیکن افسوس ہے کہ تنگی وقت کے باعث مجبور ہے، انجمن آپ کو اور اراکین ندوہ کو مبارکباد دیتی ہے اور ندوہ کی ترقی و کامیابی کی درگاہ الٰہی سے ملتجی ہے۔ والسلام

نیازمند مرزا محمد علیخاں

آنریری سکرٹری انجمن اسلام بمبئی

نقل خط جناب وزیر صاحب بہادر ریاست جوناگڈھ

مجدکم لکھنؤ ۱۱

جامع الفضائل والکمالات جناب مولانا مولوی عبدالحی صاحب معتمد ندوۃ العلماء

بعد سلام مسنون، مراسلہ ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء دستخطی آں مکرم بخدمت عالیجناب معلی القاب امیر الامرا ناصر الاسلام خان بہادر شیخ بہاء الدین صاحب وزیر اعظم جسی آئی۔ ای۔ دام حشمتہم پہونچا، اس سال ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ بدعوت حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب و دیگر عمائد دہلی، دہلی میں متعین ہونا اور اس میں دارالعلوم کا نمونہ ملک و قوم کے سامنے پیش کیا جانا اور ضروری ضروری تجویزوں پر غور کی جانیکی کیفیت معلوم ہوئی حسب الارشاد جناب ممدوح الصدر جواب تحریر ہوتا ہے کہ عالیجناب موصوف اس بات سے بہت مسرور ہوئے کہ ہندوستان کے قدیم تخت گاہ دہلی میں ندوۃ العلماء کا جلسہ سالانہ بڑے کروفر کے ساتھ ہوگا، اور دارالعلوم کا نمونہ قوم کے دلوں پر اچھا اثر ڈالیگا، ایسے بڑے جلسہ میں اہل علم و عمل کے سامنے تجویزیں پیش ہوکر اُنکا عمدہ عطر نکل آئیگا اور آپ حضرات صدق دل سے دین مقدس اسلام کی ایسی خدمت شائستہ کر رہے ہیں۔ خدائے اکبر بجاہ نبی اطہر ارباب ندوہ کی مساعی جمیلہ میں خیر و برکت و مقاصد ملحوظہ میں اپنی امداد و اعانت ارزانی فرمائے، اور جناب وزیر صاحب بہادر دام اقبالہم کو ابتداء ندوہ سے دلچسپی و ہمدردی رہتی آئی ہے جو کہ آپ حضرات پر مخفی نہوگی، جناب ممدوح الشان ندوہ کا نشو و نما خدائے کریم سے ہمیشہ چاہتے ہیں اور اس شجر کی بالیدگی اور ثمر آوری میں اپنی بڑی خوشی جانتے ہیں بناء علیہ تاریخی ایام جلسہ میں روانہ ہوتا ہے۔ عالیجناب وزیر صاحب بہادر کے محل جناب امین بوصاحبہ منصورہ مرحومہ نے جنہوں نے ۶ مارچ کو انتقال فرمایا ہے اپنی رحلت سے کچھ دنوں پیشتر ارادہ کیا تھا کہ اُسکے مطابق بغرض امداد یتامی و داخلین دارالعلوم ندوہ مبلغ تین سو روپیہ بذریعہ تار

۲۶۔ مارچ سنہ جاریہ کو روانہ ہوتا ہی اسکے صرف صحیح امداد بیتیاں میں یہ رقم صرف کیجائے اور ادہر اطلاع دیجائے

الراقم محمد سعید
میر منشی وزیر صاحب بہادر

ان خطوط کے علاوہ اور بھی متعدد رئیسوں کے خطوط تھے، جن میں ندوۃ العلما کے مقاصد اغراض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی تھی۔ لیکن تطویل کے لحاظ سے ہم انکو قلم انداز کرتے ہیں۔ اسکے بعد جناب مولوی سید عبدالحی صاحب معتمد دفتر ندوۃ العلما نے عام قاعدہ کے موافق ندوۃ العلما کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی، جسکو تمام حاضرین نے نہایت خوشی اور اطمینان کے ساتھ سنا، چنانچہ وہ رپورٹ یہ ہے،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

جن بزرگونکو ندوۃ العلما کی تاریخ سے واقفیت ہی انکو معلوم ہوگا کہ ندوۃ العلما پر ایک ایسا زمانہ بھی گذرا ہی جس میں ناگزیر اسباب سے اس کی ترقی کی رفتار رک گئی تھی یہانتک کہ ایک دو سال تک اُسکے سالانہ جلسے بھی نہیں ہوسکے۔

مگر اسی تنزل میں ندوۃ العلما کی کامیابی کا راز مخفی تھا ایک طرف تو ندوۃ العلما کی مخالفین اس افسوسناک حالت کو اپنی کامیابی سمجھکر چراغ سحر کی طرح خاموش ہو بیٹھے۔ دوسری طرف ارکان ندوۃ العلما اس جد و جہد میں مصروف ہوے کہ اس خطرناک حالت میں ندوۃ العلما کا سنبھال لینا اُس کی بہت بڑی کامیابی ہی چنانچہ اُنھوں نے نہایت عزم و استقلال کے ساتھ ندوۃ العلما کے اصلی خاکہ کو دست برد زمانہ سے

محفوظ رکھا۔ جب وہ حالت خدا کے فضل و کرم سے گذر گئی تو وہ پھر اس کوشش میں مصروف ہوے کہ ندوۃ العلما کا خاکہ مسلمانوں کے سامنے اُسی آب و تاب سے پیش کریں چنانچہ اس غرض سے اُنھوں نے ۱۳۲۲ھ میں بنارس میں ندوۃ العلما کا گیارھواں سالانہ اجلاس منعقد کیا اسکے بعد ۱۳۲۳ھ میں خود لکھنؤ میں جلسہ عطا بے مسند کیا گیا یہ جلسہ اگرچہ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ نہ تھا تاہم ندوۃ العلما کا سب سے روشن کارنامہ یعنی دارالعلوم کی تعلیم و تربیت کے نتائج اسی جلسہ میں ملک و قوم کے سامنے پیش کیے گئے، جن لوگوں کو نہ دل سردی پیدا ہو گئی تھی وہ نہایت شوق و شغف کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوے اور بہت سی امیدیں لیکر واپس گئے۔

مگر صاحبو! ندوۃ العلما کے حقیقی کامیابی کا دور اسوقت سے شروع ہوتا ہے جبسے کہ اسکی طرف گورنمنٹ نے عنایت آمیز توجہ فرمائی۔ ندوۃ العلما اپنے مقاصد کی حقانیت اور صداقت کی بنا پر اگرچہ قوم کو مسخر کر چکا تھا لیکن گورنمنٹ ابھی تک اُسکے اغراض و مقاصد سے ہمدردی نہیں رکھتی تھی لیکن اس سال گورنمنٹ کی ہمدردی کا بھی ظہور ہوا اور ایسی شکل میں ہوا جو ہماری توقعات سے بالاتر تھی۔

"مرواز غیب بروں آید کاری بند"

ندوۃ العلما کی ترقی اور وسعت میں جو چیز سب سے زیادہ سنگ راہ تھی وہ دارالعلوم کے کسی کافی عمارت کا مہیا نہونا تھا، ارکان ندوۃ العلما مدت سے اس کوشش میں مصروف تھے، کہ دارالعلوم کی عمارت کے لیئے کوئی خوش منظر وسیع موزوں قطع زمین انتخاب کیا جائے لیکن شہر میں یا شہر کے متصل اس قسم کی زمین کا دستیاب ہونا نہایت مشکل تھا شہر کے باہر جناب منشی احتشام علیصاحب معتمد صیغۂ مال ندوۃ العلما، اور جناب مسٹر مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹرایٹ لا نے اپنے اپنے موضعوں میں وسیع قطعات عطا فرمائے تھے لیکن یہ مقامات شہر سے اسقدر

دور تھے کہ دارالعلوم کے مقاصد کے لحاظ سے وہاں اُسکی عمارت کا تعمیر ہونا چنداں موزوں اور مناسب نہیں تھا، اُسی زمانہ میں حسن اتفاق سے جناب خان بہادر کرنل عبدالمجید خاں فارن منسٹر پٹیالہ لکھنؤ تشریف لائے اور دارالعلوم کے دیکھنے کو قدم رنجہ فرمایا، اُنکو جب یہ معلوم ہوا کہ دارالعلوم کے لیے ابتک کوئی موزوں جگہ حاصل نہیں ہوئی اُنھوں نے پہلے جناب ٹیلر صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنؤ سے ملکر اس بارہ میں گفتگو فرمائی اسکے بعد ہم لوگونکو یہ مشورہ دیا کہ ہم گورنمنٹ سے درخواست کریں کہ کوئی قطعہ زمین کانزول سے وہ ہمکو عنایت فرمائے چنانچہ ہمنے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ درخواست پیش کی اور صاحب ممدوح نے ازراہ عنایت اپنی سفارش کیساتھ محکمہ نزول میں بھیجدیا ہنوز کارروائی آگے نہیں بڑھی تھی کہ صاحب ممدوح ترقی کیساتھ حضور ایسرائے کے فارن سکرٹری ہوگئے اُنکے قایم مقام مسٹر جابلنگ نے بھی ہمارے ساتھ عنایت آمیز ہمدردی فرمائی اور قطعہ زمین کے انتخاب کرنے میں ہماری خواہش کا پورا لحاظ رکھا اور جو مقام لکھنؤ میں باعتبار اہمیت اور باعتبار موقع کے بہترین مقام ہوسکتا تھا اُسکے لیے رپورٹ فرمائی اور گورنمنٹ عالیہ نے ہماری درخواست کو شرف پذیرائی عطا فرماکر ۳۲ بیگہ زمین در بے گومتی کے اُس پار منٹگمری روڈ پر لگایہ ہمکو عنایت فرمادی جسکے لیے ہم سب مسلمانونکو عالی جناب آنریبل سرجان پرسکاٹ ہیوٹ صاحب کے سی ایس آئی سی آئی ای لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ واودھ کا شکرگذار ہونا چاہیے۔

چونکہ گورنمنٹ کا یہ پہلا عطیہ دارالعلوم کو ملا تھا اس بنا پر اراکان وبہی خواہان ندوۃ العلما نے اسکو نہایت مسرت پذیری کے ساتھ قبول کیا چنانچہ اطراف ملک میں اسکی خوشی میں جابجا جلسے ہوئے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت میں شکرگذاری کا تار روانہ کیا گیا خود اراکان ندوۃ العلما کی طرف سے عالیجناب سید اجر علی محمد خاں صاحب بہادر ریاست

محمود آباد کی صدارت میں ایک نہایت عظیم الشان جلسہ کیا گیا جس میں شہر کے تمام عمائد رؤسا بیرسٹر، وکلا، علما، موجود تھے۔

ایک زندہ زبیدہ خاتون کی عظیم الشان فیاضی

صاحبو! خوش نصیبی سے جب اچھے دن آنیکو ہوتے ہیں تو ہر طرف سے خوشی کی سامان مہیا ہوتے جاتے ہیں، ایک زمانہ وہ تھا کہ ہم اس بات کو ترستے تھے کہ دو بیگہ زمین کسی عمدہ موقع پر ہمکو دارالعلوم کے لیے ملجائے اسکے لیے کیا کیا کوششیں نہیں کیں مگر نہ ملنا تھی نہ ملی۔ جب زمانہ ہموار ہوا تو نہایت آسانی سے ۳۲ بیگہ زمین لکھنؤ کے بہترین موقع پر ہمکو ملگئی ادہر زمین کی کارروائی جاری تھی اُدھر غیب سے دوسرا سامان ہو رہا تھا زمین بھی ملجاتی اور روپیہ ہمارے ہاتھ میں ہوتا تو اُسکا ملنا نہ ملنا بیکار تھا۔

ہماری خوش قسمتی سے **خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب بہادر** سی۔ آئی۔ ای بھاولپور اسٹیٹ کے کونسل آف ریجنسی کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے جناب ممدوح کو ندوۃ العلما کے ساتھ ہمیشہ سے دلاویزی تھی اُنکے اس معزز عہدہ پر مقرر ہونیسے ہم سب کو مسرت کا ہونا لازمی امر تھا ہمنے ارکان ندوۃ العلما کی طرف سے اظہار مسرت ومبارکباد پیش کی اور اُنسے اس بات کی اجازت چاہی کہ ندوۃ العلما کا وکیل بھاولپور جاکر اُنکی مہربانی سے فائدہ اٹھائے جناب ممدوح کے حوصلہ لانے سے ندوۃ العلما کے سرگرم اور نہایت قابل وکیل **مولوی غلام محمد صاحب شملوی** کو ہمنے ہدایت کی کہ وہ بھاولپور جائیں، بھاولپور پہونچکر مولوی صاحب ممدوح نے اپنے قابل قدر کوششوں سے بہت جلد ہر دلعزیزی حاصل کرلی اور دارالعلوم کے لیے اُنھوں نے کچھ کچھ چندہ بھی فراہم کیا اسکے ساتھ ہی یہ خیال اُنکو پیدا ہوا کہ بیگمات عالیہ کی خدمت میں بھی دارالعلوم کی ضرورتوں کو پیش کریں ڈاکٹر **محمد دین صاحب** مڈیکل افسر و مشیر

تشریفات بھاولپور کی عنایت سے انکو اسمیں کامیابی ہوئی اور انکی درخواست آسانی کیساتھ محکمۂ شاہی میں پہونچ گئی - یہ امید نہیں تھی کہ اس درخواست پر ہمکو کسی طرح کی غیر معمولی کامیابی ہوگی مگر خدا کی عنایت و مہربانی جب شامل حال ہوتی ہے تو ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو کسی کے وہم و خیال میں نہیں ہوتیں اسی کی ایک روشن مثال یہ ہے -

جناب معلی القاب رکن الدولہ نصرت جنگ حافظ الملک مخلص الدولہ بہادر نواب حاجی صادق محمد خاں صاحب بہادر عباسی جانشین خلد دام اقبالہ

کی

جدہ ماجدہ عالیجناب عصمت مآب دام اقبالہا

نے اپنی جیب خاص سے مبلغ پچاس ہزار روپیہ دار العلوم کی عمارت کے لیے عنایت فرمانیکا ارادہ ظاہر کیا ڈاکٹر محمد دین صاحب نے اس معاملہ کو فوراً کونسل تک پہنچایا اور کونسل کی خواہش سے جناب مولوی محمد الدین صاحب معتمد صیغہ مال و آبپاشی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم بھاولپور (حال چیف جج) و ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈیکل افسر مع ایک سپرنٹنڈنٹ کے لکھنؤ تشریف لاکر دار العلوم کو معائنہ فرمایا اور ان مقامات کو ملاحظہ کیا جہاں جہاں دار العلوم کے بنانیکے ہم آرزومند تھے انکی واپسی کے بعد پچاس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ ہمکو حاصل ہوگیا جسکے لیے ہم تمام ارکان ندوۃ العلما ہمیشہ جناب عالیہ ممدوحہ کے شکرگذار رہینگے اور جب تک دار العلوم کے در و دیوار قایم رہینگے زبانِ حال سے بیگم صاحبہ ممدوحہ کی فیاضی کو ظاہر کرتے رہینگے

گورنمنٹ عالیہ کی مہربانی کا دوسرا ثبوت

اسی اثنا میں ڈاکٹر ہارروتھر پروفیسر محمڈن کالج علیگڈھ لکھنؤ تشریف لائے اور دار العلوم

کے کتب خانے کو دیکھنے کے ساتھ دارالعلوم کے طلبہ سے بھی ملے اور اُن سے گفتگو کرنے کے بعد اُنھوں نے یہ رائے قائم کی کہ یہ مدرسہ نتیجۂ تعلیم کے لحاظ سے نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالکِ اسلامیہ کے مدارس میں سب سے بہتر مدرسہ ہے اُسی زمانہ میں شیخ مشیر حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا و تعلقہ دار گدیہ نے انڈین ڈیلی ٹیلگراف لکھنؤ میں دارالعلوم کے متعلق ایک چٹھی شائع کرائی تھی اور اُس میں ڈاکٹر ہوورد تنز کے معائنہ کا حوالہ دیتے ہوئے توجہ دلائی تھی کہ ملک اور قوم اور گورنمنٹ اس کی امداد کرے اُسی چٹھی کے حوالے سے ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک متحدہ نے ۲۱ جنوری ۱۹۰۹ء کو الٰہ آباد سے ایک چٹھی بھیجی جسکا مضمون یہ تھا کہ آیا انجمن کا ارادہ گورنمنٹ گرانٹ لینے کے لیے باقاعدہ درخواست دینے کا ہو یا نہیں اس چٹھی کے موصول ہونے پر جلسہ انتظامیہ کیا گیا اور موجودہ ممبران کی آراء حسب رجۂ ذیل تجویز منظور ہوئی کہ ممبران ندوۃ العلماء نے صاف طور پر یہ طے کرلیا ہے کہ مذہبی اور قومی ضروریات ہندوستان کا لحاظ رکھکر ندوۃ العلماء نے جو اپنا دارالعلوم مجبور ہوکر قائم کیا ہے جس میں تعلیم اور نصاب کی نگرانی اُسکے ہاتھ میں ہے اگر گورنمنٹ نصاب و طرز تعلیم اور کلیۃً انتظام میں مداخلت کو لازمی نہ قرار دیگی تو گورنمنٹ سے ضرور امداد حاصل کرنی چاہیئے ۱۰- فروری ۱۹۰۹ء کو جلسہ نے یہ تجویز منظور کی اُسی دن صاحب ڈائرکٹر بہادر کو جواب بھیجا گیا اُسکا جواب ۲۷- فروری کو موصول ہوا اور آمد و خرچ کا نقشہ طلب کیا گیا اور یہ دریافت کیا گیا کہ کس دیگر مقصد ہائے تعلیم کیلیے مدد کی ضرورت ہے اسکا مناسب جواب دیا گیا اور ایک عرصے تک خط و کتابت جاری رہی جس میں سب سے زیادہ ضروری اور قابلِ اظہار وہ چٹھی ہے جو ۲۱- جون کو نینی تال سے روانہ کی گئی تھی- اُس میں یہ صاف طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ محکمہ کو کوئی خواہش کسی طریقے پر تعلیم عربی میں دخل دینے کی نہیں ہے جو آپ مقرر کرنا چاہتے ہیں-

آخر کار گورنمنٹ آرڈر مؤرخہ ۱۰- نومبر ۱۹۰۹ء کے ذریعے سے یہ مژدہ جانفزا

سنایا گیا کہ عالیجناب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ نے پانسو روپیہ ماہوار دارالعلوم کے لیے مقرر فرمائے ہیں نقل اُسکی حسب مندرجہ ذیل ہے ۔

نقل گورنمنٹ آرڈر نمبر ۱۵۲۶/۹ مورخہ ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء منجانب سی ایچ بی گنڈل ای سی ۔ اس ۔ انڈر سکرٹری گورنمنٹ صوبجات متحدہ بنام ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن صوبجات متحدہ

بجواب آپ کے خط نمبر الف ۴۸۷/۱۷ مورخہ ۲۸ ۔ اکتوبر سنہ ۸ کو مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ ندوۃ العلما لکھنؤ کے لیے پانچسو ماہوار گرانٹ ایڈ کی منظوری کی اطلاع دوں (یہ رقم اس غرض سے دیجاتی ہے) تاکہ مجلس انتظامیہ انگریزی اور ریاضی کے مناسب تعلیم کا انتظام کرے اور موجودہ عربی کے ایک لائق پروفیسر اور ایک سو زدں پرنسپل کی خدمات حاصل کرے کمیٹی کو سمجھا دینا چاہیئے کہ یہ مدد خالصتاً دنیاوی تعلیم کے لیے دیجاتی ہے اور یہ کہ دینی اور دنیاوی تعلیم کے درمیان ایک حد فاصل کھینچ دینا چاہیئے اور نیز یہ کہ دنیاوی تعلیم کا معائنہ محکمہ کی جانب سے ہو سکیگا ۔

(۲) اس گرانٹ کی رقم موجودہ مالی سال میں محکمہ کے بجٹ کی بچت سے نکالنا چاہیئے

(۳) کاپی سکرٹری ندوۃ العلما کے یہاں بھیجی جاوے ۔

گورنمنٹ گرانٹ کے متعلق جسقدر خط و کتابت ہو چکی ہے وہ بطور ضمیمہ کے اسی رپورٹ کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کرنیکی میں عزت حاصل کرتا ہوں ۔ اسی سلسلہ میں مجھکو یہ بات بھی عرض کر دینی چاہیئے کہ اس عنایت آمیز عطیہ کے حاصل ہونے میں بھی ہمارے مخدوم مکرم جناب خان بہادر کرنیل **عبد المجید خاں** صاحب فارن منسٹر ریاست کی تحریک شامل ہے جناب ممدوح نے پنجاب سے تشریف لاکر دوبار عالیجناب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ سے

شرف ملازمت حاصل کیا اور دارالعلوم کے حالات عرض کیے اور دیر تک آپس میں گفتگو فرمائی لہذا ہم سب کو خان بہادر کے اس احسان کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔

دارالعلوم کے سنگ بنیاد نصب کرنیکا جلسہ

نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ نے منظور فرمایا تھا کہ وہ دارالعلوم کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے رکھینگے یہ تقریب ۲۲ نومبر ۱۹۰۸ء کو عمل میں آئی چونکہ ندوۃ العلما کا سالانہ جلسہ بھی انھیں تاریخوں میں ہونیوالا تھا اسلیے دوطرفہ کشش کی وجہ سے اطراف ہند سے لوگ اُمنڈ آئے یہ کوئی تعطیل کا زمانہ نہ تھا ورنہ شاید منتظمین جلسہ انتظام میمان داری میں ہمت ہار جائے ۲۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو تین ارکان انتظامیہ ندوۃ العلما نے ہز ازکا استقبال کیا، اور صاحب کمشنر لکھنؤ نے معتمد دارالعلوم کو ہز آنر سے ملایا اور معتمد دارالعلوم نے ارکان انتظامیہ کا ایک ایک کرکے ہز آنر سے تعارف کرایا ہز آنر سُرخ بانات کے خیمہ میں لیڈی صاحبہ کے ساتھ چاندی کی کرسی پر رونق افروز ہوے اول دارالعلوم کے قاری صاحب نے قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت کیں پھر ہز آنر کی خدمت میں اڈریس پیش کیا گیا جو ساٹن پر چھپا ہوا تھا اور زریں کار چوبی خریطہ میں رکھا ہوا تھا ہز آنر نے خود اپنے ہاتھ میں لیکر اڈیکانگ کے حوالہ کیا، پھر سنگ بنیاد نصب کرنے کے لیے تشریف لے گئے، اور سنگ بنیاد نصب کرنیکے وقت دوبارہ قاری صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی وہاں سے واپس آکر ہز آنر نے ایڈریس کا جواب دیا ایڈریس اور جواب دونوں چھپکر شائع ہو چکے ہیں جواب میں ہز آنر جس عنایت فیاضی کے ساتھ ندوۃ العلما کی ضرورت تسلیم فرمائی ہے وہ احسانمندی کے ساتھ ہمیشہ یاد رہیگی

ہز آنر نے ندوۃ العلماء کی ضرورت کا حسب مندرجہ ذیل فقروں میں اعتراف کیا ہے

بیشک آپنے جو مقاصد ندوہ کے قائم کئے ہیں یعنی تعلیم کی ترقی اور نصابِ عربی کی اصلاح اور مسلمانوں کے اخلاق کی درستی اور علماء دین کے باہمی اختلاف کا دور کیا جانا اور مسلمانوں کی عام فلاح و بہبودی کی ترقی یہ نہ صرف اس قابل ہیں کہ پیروان مذہب اسلام انکی حمایت و اعانت کریں بلکہ یہ ایسے کل اشخاص کی حمایت و اعانت کے بھی قابل ہیں جو دوسرے مذہب کو صدق دل سے مگر غیر متعصبانہ طور پر مانتے ہیں۔ آپ پولیٹیکل یعنی سیاست ملک کے معاملات سے احتراز کرتے ہیں اور ندوہ کے قیام کے متعلق قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ آپ پولیٹیکل معاملات سے کچھ تعلق نہ رکھینگے بجز اس حالت کے کہ گورنمنٹ خود کسی مسئلہ کی نسبت آپ کی رائے دریافت کرے یہ سنکر بہت خوشی ہوئی کہ آپنے گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت خیالات وفاشعاری کا اظہار ایسے صاف الفاظ میں کیا ہے جنکے معنی میں کچھ شک نہیں ہو سکتا ہے اور مجھکو یقین ہے کہ آپ کا ندوہ اپنا اثر اسطرح ڈالیگا کہ حکام کی تائید ہو اور شورش و فساد و خیالاتِ بد اندیشی کی مخالفت کی جائے"

"ایک دوسرے مقام پر ہز آنر دار العلوم کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں"

"صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم سے معلوم ہو کر مجھکو نہایت مسرت ہوئی کہ مشہور عالم زبان عربی ڈاکٹر ہارونز صاحب کی رائے میں آپ کا مدرسہ عربی ممالک متحدہ میں سب سے بہتر اور مکمل ہے صرف اسی مدرسہ میں عربی بطور مروج زبان کے سکھائی جاتی ہے اور علم ادب عربی کی محض بغرض تحصیل علم تعلیم دی جاتی ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ کل ملک ہند میں

صرف یہی ایسا مدرسۂ عالی ہے جہاں مولویوں کو درس دینے کی تعلیم دی جاتی ہے آپکا منشا یہ ہے کہ یہاں کے طلبہ کو عمدہ تربیت" و تعلیم دیجائے اور اُن میں امانت و تربیت اور وفا شعاری کے خیالات قائم کئے جائیں"

"ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسے"

۲۸- نومبر کو دارالعلوم کے سنگِ بنیاد نصب کرنے کا جلسہ ہوا- ۲۹ و ۳۰ نومبر ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسے نہایت کامیابی سے انجام پائے چونکہ ان جلسوں کی مفصل رپورٹ علٰحدہ شائع نہیں ہوئی لہٰذا ان جلسوں کی کیفیت کسیقدر تفصیل کے ساتھ بیان کرنیکی میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں- جنابِ من! ندوۃ العلماء کے بارہویں اجلاس کا کامیابی اور شان و شوکت کیساتھ آغاز ہوا تھا اور اُسی تزک اور احتشام کے ساتھ اُسکا انجام ہوا- مہمانوں کے قیام و طعام اور تمام لوازم مہمانداری کا ساز و سامان اُسیطرح سے کیا گیا- جیساکہ اس جلسے کے لیے مخصوص ہے-

۲۹- نومبر کو ۱۰ بجے سے اجلاسِ اول شروع ہوا سب سے پہلے ندوۃ العلماء کے عام قاعدہ کے موافق جناب قاری حسن افندی صاحب نے قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت کیں- اُسکے بعد مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری باتفاق آرا اس جلسے کے صدر نشین منتخب ہوئے- اور جناب ممدوح نے تقریرِ صدارت سے حاضرین کو مستفید فرمایا اسکے بعد مولانا شبلی نعمانی نے اپنا ترکیب بند پڑھا جو چھپکر شائع ہو چکا ہے- اسکے بعد مندرجۂ ذیل تجویزیں منظور ہوئیں-

تجویز نمبر ۱- ندوۃ العلماء کا یہ سالانہ اجلاس عام گورنمنٹ صوبجات متحدہ کی اُس فیاضانہ ہمدردی کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جس سے اُنھوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لیے یہ وسیع اور خوش فضا قطعۂ زمین عنایت کیا اور چھ ہزار روپیہ

سالانہ کی پیش بہا امداد دارالعلوم کے لیے عطا فرمائی۔

تجویز نمبر ۲ ۔ ندوۃ العلماء کا یہ سالانہ جلسہ عام ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھاول پور دام اقبالہا کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انھوں نے شاہانہ فیاضی سے تعمیر دارالعلوم کے واسطے پچاس ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔

تجویز نمبر ۳ ۔ ندوۃ العلماء کا یہ سالانہ جلسہ عام گورنمنٹ عالیہ برطانیہ اور ہز مجسٹی حضور قیصر ہند دام اقبالہم اکے ساتھ مسلمانوں کے مسلمہ وفاداری کا اعلان کرتے ہوئے اس بیجا شورش اور فساد سے جو بعض اطراف ملک میں نمودار ہے دلی نفرت کا اظہار کرتا ہے

ان ضروری تجویز کی منظوری کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا اور بعد نماز کے پھر کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے مولوی شبلی صاحب نعمانی نے مجلس کی فرمائش اور صدر انجمن صاحب کی اجازت سے اپنا ترکیب بند دوبارہ سنایا اور جوش میں آکر لوگوں نے اس کی مطبوعہ کاپیاں ایک ایک روپیہ میں خریدیں اور نواب علی حسن خاں صاحب نے ایک کاپی تیس روپیہ میں خرید فرمائی اسکے بعد طلبائے دارالعلوم پیش کیے گئے۔ جناب سیٹھ محمد حسن صاحب مقبہ رئیس بمبئی نے ایک عبارت دی جسمیں زیادہ تر قانونی اور تمدنی الفاظ تھے اور یہ فرمایش کی کہ اسکا ترجمہ عربی میں اسیوقت طلبہ کردیں چنانچہ چار طالب علموں نے اُسیوقت نہایت فصیح و بلیغ عربی عبارت میں اُسکا ترجمہ کیا اُسکے بعد ایک طالب علم نے عربی میں نہایت شستہ و رفتہ تقریر کی جسپر تمام حاضرین نے تحسین و آفرین کی اور جناب صدر انجمن صاحب اور جناب بابو نظام الدین رئیس امرت سر نے دس دس روپیہ کا نوٹ بطور انعام کے عنایت فرمایا اُس طالب علم نے اُس نوٹ کو اُس ایثار نفسی کی بنا پر جو طلبائے دارالعلوم کی مخصوصیات میں ہے دارالعلوم کو دیدیا اسپر شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی نے فرمایا کہ وہ تعلیم کا نمونہ تھا اور یہ تربیت کا معیار۔

اس تقریر کا حاضرین پر ایسا بہتر اثر ہوا کہ دارالعلوم کے لیے چندہ عام کی تحریک پیدا ہوگئی اور تقریباً آٹھ سو بیس روپیہ سالانہ کے وعدے لوگوں نے اُسی جلسہ میں فرمائے اور دارالعلوم میں چند کمروں کے بنانیکا منشا بھی لوگوں نے ظاہر کیا اُسکے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔

شب کو ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب پروفیسر محمڈن کالج سے نظام بطلیموسی و نظام کیپرنیکس پر ایک مبسوط لکچر دیا اور تمام عملی تجربات دکھائے اُسکے بعد پروفیسر فیروز الدین صاحب نے طبیعات و برقیات کے متعلق نہایت عمدہ عملی تجربے دکھائے جسکو علما و طلبا و تمام حاضرین نے نہایت شوق سے دیکھا اور محظوظ ہوئے۔

دوسرے دن بھی اسی ترتیب سے جلسہ کا آغاز و انجام ہوا اس جلسہ کے صدر انجمن **خان بہادر مولوی ابوالخیر فصیحی** غازیپوری قرار پائے تھے۔ اس جلسہ میں **مولوی عبدالودود صاحب** سکرٹری انجمن تقویۃ الایمان ڈیک نے تحریک کی کہ ندوۃ العلماء و انجمن تقویۃ الایمان کو جو خالص الاسلام کی اشاعت اور آریونکے حملے کی مدافعت کے لیے قایم کی گئی ہے اپنی سرپرستی میں لے اُنھوں نے تفصیل کے ساتھ آریوں کے حملوں کا ذکر کیا اور اسے انجمن کی ضرورت ظاہر کی مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے اس کی تائید کی اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

اُسکے بعد یہ تجویز منظور ہوئی کہ ہندوستان کے ہر ہر شہر سے کم از کم ایک ایک کمرہ دارالعلوم میں تعمیر کرنی کی جس کی لاگت تخمیناً ایکہزار ہوگی درخواست کی جاے اس تجویز کو پیش کرتے ہوے مولوی شبلی صاحب نعمانی نے دین و دنیا کے تعلقات پر نہایت بسط و تفصیل کیساتھ تقریر فرمائی مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس بہیکن پور و مولوی غلام محمد صاحب شملوی و دیگر حضرات نے اسکی تائید کی اور بالاتفاق یہ تجویز بھی منظور ہوئی اور اُسیوقت چند کمروں کے لیے لوگوں نے وعدے بھی فرمائے اسکے بعد معتمد ندوۃ العلماء نے رپورٹ سالانہ اور جمیع خرچ پیش کیا اور وقت کی

تنگی کی وجہ سے صرف جمع خرچ سے مداخل و مخارج کو بالاجمال بیان کیا مگر بعض لوگوں نے اسپر نکتہ چینی کی اور اسی بات کے طالب ہوئے کہ اُنکو تفصیل سب چیزونکی بتائی جائے لہذا اُنھوں نے ہر چیز کو تفصیل وار بیان کیا اور گزارش کی کہ اگر کسی صاحب کو حساب کتاب کے متعلق اطمینان درکار ہو تو دفتر میں قدم رنجہ فرماکر تمام رجسٹروں کو ملاحظہ فرماکر اور بغور و تامل دیکھکر اطمینان فرما سکتے ہیں۔

اسکے بعد اُن حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا جنھوں نے اس جلسے کے لیے ہر طرح کی سہولتیں بہم پہونچائی تھیں اور مدد دی تھی۔ خصوصاً جناب مسٹر جا پلنگ صاحب ڈپٹی کمشنر لکھنؤ و جناب اجہ سر علی محمد خاں صاحب والی محمود آباد و راجہ نوشاد علی خانصاحب تعلقہ دار اسلا راے گنج و مسٹر شاہد حسین صاحب تعلقہ دار گدیہ سکرٹری انجمن تعلقہ دارانِ اودھ و منشی احتشام علیصاحب رئیس کاکوری و مسٹر مشیر حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا و خواجہ سید فرید الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ و خواجہ قطب الدین صاحب و دیگر عمائد و رؤسائے لکھنؤ کا جنکی خدمتیں ہر طرح سے دلی شکر گزاری کے قابل ہیں۔

منشی احتشام علیصاحب نے خاص طور پر مولوی غلام محمد صاحب شبلوی کی خدمات کا اظہار کیا اور اُن کی حُسن خدمات کے صلہ میں تحریک کی کہ اُنکو ندوۃ العلماء کی طرف سے ایکسٹو روپیہ کا ایک چاندی کا تمغہ عطا فرمایا جائے یہ تجویز منظور ہوئی اور منشی صاحب نے تیس روپے اس مد میں اپنی طرف سے عنایت کیے اور تمام حضرات یہ کہکر رخصت ہوئے۔ ع۔ خواب خوشی دیدم و دیگر مپرس۔

کارروائی مجلسہاے انتظامیہ

صاحبو! قاعدہ کی رُو سے سال میں تین مرتبہ جلسۂ انتظامیہ کا منعقد ہونا ضروری ہے

لیکن مجھے نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ اس سال صرف دو جلسے ہوئے لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی ہے کہ جو جلسے ہوئے وہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے نہایت عظیم الشان ہوئے ان دونوں جلسوں میں ۶۵ تجویزیں منظور ہوئیں جن میں سے ۱۸ تجویزیں دارالعلوم کے متعلق تھیں جن میں ترتیب نصاب عربی و انگریزی پر نظر ثانی کی گئی درجہ اعلیٰ کا افتتاح ہوا۔ اُسکا نصاب مرتب کیا گیا جسکے تفصیلی حالات دارالعلوم کی رپورٹ سے آپ کو معلوم ہونگے، اور چار تجویزیں وقف علی الاولاد کے متعلق ہوئیں جسکے تفصیلی حالات اور اب تک اسکے متعلق جو کچھ کارروائی ہوئی ہے عنقریب آپکو معلوم ہونگے اور پانچ تجویزیں اشاعت اسلام کے متعلق تھیں منجملہ اُنکے ایک۔ تجویز یہ تھی کہ دارالعلوم کے فارغ التحصیل طلبہ کو وظیفہ دیکر جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب کے ساتھ رکھا جائے تاکہ جناب موصوف اُنھیں وعظ کی تعلیم دیں لیکن افسوس ہے کہ اس تجویز پر جناب شاہ صاحب کی علالت اور تردد ات اور تفکرات نے عملی کارروائی کا موقع نہ دیا اُسکے بعد کے جلسے میں مولوی شبلی صاحب شمس العلما کے متعلق یہ صیغہ بھی کر دیا گیا اور چار تجویزیں دارالعلوم کے متعلق تھیں جنمیں یہ تجویز بھی تھی کہ ایک بلڈنگ کمیٹی قائم کیجائے جو تعمیر کے متعلق تمام کاروبار کو انجام دے۔

دوسری تجویز یہ تھی کہ دارالعلوم کے ساتھ تعمیر دارالاقامہ اور تعمیر مسجد کا بھی کام شروع ہو اور ملک سے درخواست کیجائے کہ ہر شہر سے ایک ایک کمرہ بنانیکا انتظام روسائے شہر اپنے ذمہ لیں اس تجویز کو عملی قالب میں لانے میں پوری کوشش کی جارہی ہے۔

عام اغراض ندوۃ العلماء کے متعلق بتیس تجویزیں منظور ہوئی تھیں جن میں سے ایک تجویز یہ تھی کہ ضلع جالندھر کے زمینداروں اور نمبرداروں نے اس بات کو منظور کیا ہے کہ رقم کو وہ بجائے فضول کاموں پر صرف کرنیکے اسکو یکجا کرکے کسی انجمنوں کی

کی امداد پر صرف کیا جاے اور ہر ایک انجمن کی طرف سے ایک واعظ بھیجا جاے جو دورہ کریں اور اس قسم کی قوم کو جمع کریں اور واعظوں کی تنخواہ ہونکا بار انجمنونکے ذمہ ہوگا۔ چنانچہ اسی تحریک کی بنا پر مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری کا تقرر ہوا اور مولوی صاحب وہاں تشریف لے گئے دو تین ماہ تک کام کیا اور مختلف جگھوں کا دورہ فرمایا تین مہینے کے دورہ میں کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا۔

دوسری تجویز ترمیم دستورالعمل کے متعلق تھی کہ اُسکو ضروریات موجودہ کے موافق ازسرنو مرتب کیا جاے اور تمام ارکانوں سے درخواست کیجاے کہ وہ اپنے اپنے خیالات کے لحاظ سے اسکی کمی وبیشی کرکے دفتر ندوہ میں بھیجدیں اور دفتر سے تمام رائیں سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ کے پاس بھیجدی جائیں وہ اُنکو مرتب کرکے دفتر میں بھیجدیں اسکے بعد دفتر اسکو چھپواکر شائع کرے اور تمام اراکین وہی خواہان ندوہ کے پاس بھیجا جاے کہ وہ لوگ اسپر نظر ثانی فرماکر جو کچھ کمی وبیشی ہو اُسکو دورکرکے دفتر میں بھیجدیں اسکے بعد جلسہ خاص میں پیش کرکے منظوری حاصل کیجاے اس تجویز کی تعمیل دفتر نے کی اور تمام رائیں بہت محنت سے مرتب کرکے سید صاحب موصوف کی خدمت میں بھیجدیں مگر سید صاحب اندنوں غیر معمولی طریقے سے عدیم الفرصت رہے اسلیے بقیہ کارروائی میں غیر معمولی توقف ہوا آخر کار ۱۶۔ جنوری سنہ ۶ء کے جلسہ انتظامیہ میں یہ راے قرار پائی کہ سید ظہور احمد صاحب سے درخواست کی جاے کہ وہ ازراہ عنایت ۱۵ دن میں اسکو پورا کردیں ورنہ اُنسے کاغذات لیکر منشی اطہر علیصاحب بی اے وکیل کے متعلق یہ خدمت کیجاے مگر یہ کاغذات ابتک دفتر میں واپس نہیں آئے

تیسری تجویز اُسی وقف کے متعلق تھی جسکو جناب نواب عظمت یارخاں بہادر مرحوم رئیس کرنال نے کیا تھا اُس جائداد پر نواب صاحب مرحوم کے ورثا نے قبضہ کرلیا ہے۔ مظفرنگر میں ایک سب کمیٹی قائم ہوئی ہے جسنے مقدمہ کی پیروی اپنے ذمہ لی ہے اُس کے

سکرٹری نے ندوۃ العلماء سے بھی خرچ دینے اور مقدمہ لڑنے کی خواہش کی تھی اس کے متعلق یہ تجویز منظور ہوئی کہ مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس بھیکن پور و رکن انتظامی ندوۃ العلماء نواب وقار الملک بہادر اور سکرٹری انجمن حمایت اسلام سے گفتگو کر کے مطلع کریں جناب موصوف نے بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ ہر دو صاحب پیروی مقدمہ کے لیے تیار ہیں اس بنا پر یہ تجویز قرار پائی کہ خاص خاص ارکان سے قرض حسنہ کے طور پر چندہ لیا جائے اور مصارف مقدمہ کے لیے روپیہ فراہم کیا جائے چنانچہ اسوقت تک مختلف اصحاب کے چندہ سے تقریباً ڈھائی سو روپیہ جمع ہوا جو بعد کو فیاض معطوں کی خدمت میں واپس کر دیا گیا ہے۔

چوتھی تجویز یہ قرار پائی کہ ارکان انتظامیہ سے درخواست کی جائے کہ جب وہ جلسہ انتظامی میں تشریف لائیں تو دار العلوم اور دفتر کا معائنہ ضرور کریں اس کی عملی کارروائی کی گئی اور وقتاً فوقتاً جب ارکان تشریف لائے اپنے فرائض کو نہیں بھولے۔ اس مختصر بیان سے آپکو معلوم ہوا ہوگا کہ اراکین جسکے متعلق دار العلوم ندوۃ العلماء کا کام سپرد کیا گیا ہے وہ اپنے اپنے فرائض منصبی کو بھولے نہیں بلکہ اپنے اوقات عزیز کا بہت بڑا حصہ صرف کیا۔

کارروائی مجلسہائے ماتحت

مجلسہائے ماتحت کی کارروائی مختصراً یہ ہے کہ اسوقت تک ۲۷ مقاموں پر معین الندوہ کے نام سے ماتحت انجمن قائم ہیں جسمیں سے بعض کا عدم وجود دونوں برابر ہیں اور بعض کا وجود صرف صفحہ کاغذ پر رہگیا ہے اور بعض نے اپنے ذمہ صرف یہ کام مقرر کر لیا ہے کہ جلسہ کے اشتہارات و اعلان کو تقسیم کرا دیں بعض انجمنیں ایسی بھی ہیں جنھوں نے اپنا فرض منصبی سمجھکر ندوۃ العلما کو مقدور بھر مالی فائدہ پہونچایا ہے سب سے زیادہ اسوقت معین الندوہ مدراس قابل ستائش ہے جسکے سکرٹری ہمارے معزز

رکن انتظامی مولانا عبدالسبحان صاحب تاجور رئیس اعظم ہیں جنھوں نے اپنا عزیز وقت صرف کرکے بہت کچھ مالی فائدہ پہونچایا ہی اسکے بعد معین الندوہ شملہ کا نمبر ہے تیسرا نمبر معین الندوہ کوھاٹ کا ہی جسنے اوروں کے اعتبار سے تھوڑا بہت فائدہ ندوۃ العلماء کو پہونچایا ہے ان انجمنوں کے علاوہ اور کسی انجمن کی ایسی کوئی کارروائی نہیں ہوئی جسکا اظہار ضروری ہو۔

کارروائی جائدادہائے موقوفہ

جب ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ شاہجہانپور میں ہوا تھا اسوقت لوگوں نے ندوہ کے لیے جائدادیں وقف کی تھیں جن میں سے جناب عبدالواجد خاں صاحب مرحوم کی جائداد پر انکے انتقال کے بعد ورثانے قبضہ اور داخلخارج اپنے نام کرانا چاہا اور منسوخیت وقف کا دعوی کیا

چنانچہ سال زیربیان کے جلسہ انتظامیہ میں یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ تمام کاغذات متعلقہ جائداد سید ظہور احمد صاحب وکیل و مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب کو دکھائے جائیں اگر انکی رائے ہو کہ مقدمہ چلسکتا ہے تو مقدمہ کی کارروائی کی جائے اور ایک سب کمیٹی قائم کی جائے کہ وہ بعد حصول رائے وکلاء کے مقدمہ چلانیکی کارروائی کرے اسکے متعلق جو کچھ کارروائی ہوئی اسکا خلاصہ یہ ہی کہ ندوہ کے نام داخلخارج ہوگیا ہے اور ندوہ کی طرف سے ایک کارندہ مقرر کرکے قبضہ کرنیکے لیے بھیجدیا گیا ہے۔ چندوسی ضلع مرادآباد میں ندوۃ العلماء کے لیے ایک دوکان وقف کی گئی تھی لیکن مدت کے بعد ہمارے معزز اور ہمدرد رکن ندوہ مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی کی کوششوں سے اس سال اسپر قبضہ ہوگیا اور کرایہ پر دیدی گئی خدا سے دعا ہے کہ اور حضرات بھی اسکی تقلید کریں اور ندوۃ العلماء کے لیے مستقل سرمایہ کا انتظام فرمائیں۔

دورہ وفود

سال زیر بیان میں ایسے اسباب پیش آگئے جنسے دورہ وفود کا کام اچھی طرح انجام نہ پاسکا پھر بھی ایک وفد پشاور۔ کوہاٹ وغیرہ کا دورہ کرآیا جسکے ممبر جناب شمس العلماء مولینا شبلی صاحب نعمانی معتمد دارالعلوم اور جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی تھے جس طرح ہاتھوں ہاتھ لوگوں نے ہمارے معزز ممبروں کو لیا اور جس جوش وخروش سے استقبال کیا وہ قابل شکر گذاری ہے اسکے علاوہ وہاں کے باشندوں نے ایک معتدبہ رقم چندہ کرکے ندوۃ العلماء کی امداد کی اور کوہاٹ میں ایک معین الندوہ قائم کی اسی کے ساتھ نئے بورڈنگ کے لیے ایک کرہ مسلمانان کوہاٹ کی طرف سے بنوانے کی تجویز منظور کی۔

عام حالات

کارروائی مذکورۂ بالا سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اس سال بھی وفود اور وکلاء کے دورے اچھی طرح پر نہیں ہوئے لیکن جو کچھ ہوئے وہ نہایت کامیاب ہوئے مسلمانوں نے ندوۃ العلماء کے ساتھ زیادہ دلچسپی اور لاویزی ظاہر کی جسکی کیفیت موصولہ اور مجاریہ اور ارکان چندہ دہندگان کی تعداد سے معلوم ہوسکتی ہے سال زیر بیان میں جو خطوط باہر روانہ کیے گئے اُنکی تعداد ۲۹۲۴ ہے جو خطوط باہر سے دفتر میں آئے اُنکی تعداد ۱۱۲۰ ہے اور جو کتابوں کے پلندے باہر روانہ کیے گئے اُنکی تعداد ہے اور کل چندہ دہندگان کی تعداد ۴۰۰ ہے اسکے علاوہ چند حضرات رکن اعزازی بھی ہیں جنکے نام سابق کی روداد میں شائع ہوچکے ہیں۔ اسکے ساتھ ایک حادثہ عظیم کا بھی ذکر کیے بغیر نہیں رہ سکتا وہ حضرت مولانا شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی کی وفات حسرت آیات ہے۔ آپ اس آخری دور میں فن حدیث میں اپنا مثل نہیں رکھتے

تھے جلسہ انتظامیہ سال زیر بیان میں یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ جناب شیخ صاحب مرحوم کو تعلیم حدیث کے لیے تکلیف دیجاے اور دار العلوم میں جناب موصوف اس خدمت کو انجام دیں لیکن افسوس زمانہ نے مہلت ندی اور طلباء دار العلوم کو اُن سے استفادہ کا موقع نہ ملا۔

ایک دوسرا حادثہ جناب مولانا محمد رفیق صاحب چڑیا کوٹی کے وفات کا ہے آپ کی ذات گرامی اس زمانہ پر آشوب میں باعتبار فضل و کمال کے مغتنمات سے تھی ایک مدت دراز تک اب دار العلوم کے مدرس اعلیٰ رہ چکے تھے چند روز بوجوہ ناگزیر دار العلوم کی خدمت سے سبکدوش ہوکر اپنے مکان پر اقامت کی تھی سال زیر بیان میں جب علم ادب اور علم کلام کا درجہ اعلیٰ کھولا گیا تو جناب موصوف کا علم ادب کے پروفیسر اول کی خدمت پر تقرر ہوا لیکن افسوس ہے کہ اُنکا وقت آگیا تھا داعی اجل کو لبیک کہتے ہوے اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

جمع خرچ

یہ آپ لوگونکو معلوم ہے کہ ندوۃ العلماء اور دار العلوم کے خزانے الگ الگ ہیں ایک مد کا روپیہ دوسری مد میں صرف نہیں ہوتا ندوۃ العلماء کی آمدنی چندہ کمیٹی اور عطیات پر شامل ہے جس میں بڑا عطیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن کا ہے یہ روپیہ تنخواہ ملازمین ندوۃ العلما اور ڈاک وطبع وغیرہ میں صرف کیا جاتا ہے۔ دار العلوم کی آمدنی کا مدار عطیات اور وظائف پر ہے عطیات میں سب سے بڑی رقم سرکار عالیہ بھوپال کی فیاضی کا نتیجہ ہے اسکے بعد بھاول پور کا عطیہ تین سو روپیہ سالانہ ہے اسکے بعد ہم اپنی گورنمنٹ کے عطیہ کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو ہماری دینوی تعلیم کے لیے عطا ہوا ہے یہ عطیہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جسنے ہمکو دنیاوی تعلیم اور کوشش سے سبکدوش کردیا۔

یہ تمام روپیہ مدرسین و ملازمین دارالعلوم و طلبہ کی خورونوش میں صرف کیا جاتا ہے اسکے ساتھ ہی حتی الامکان اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ ایک مد کا روپیہ دوسری مد میں نہ صرف ہو خصوصاً زکوٰۃ وغیرہ کے روپیہ میں پوری طور پر یہ امر ملحوظ ہوتا ہے کہ اُسی کے مصارف میں صرف ہو مالی انتظام ایک ایسے شخص کے متعلق کیا گیا ہے جو نہ صرف ہمارے معتمد علیہ بلکہ صیغہ مال براہ راست ایک سب کمیٹی کے متعلق ہے جسکے سکرٹری جناب منشی احتشام علی صاحب رئیس لکھنو ہیں۔ خزانہ الہ آباد بنک میں رہتا ہے اور روپیہ نکالنے کے لیے چیک پر دو ممبران مال کے دستخط کا ہونا شرط کردیا گیا ہے۔

تمام اراکین انتظامی سے یہ درخواست کی گئی ہے کہ جب وقتاً فوقتاً دارالعلوم میں تشریف لائیں تو حسابات وغیرہ کی جانچ پڑتال کرلیں کہ روپیہ بموقع اور بفضول تو صرف نہیں ہوا۔ غرض یہ ہے کہ تحفظ مال کی جو صورتیں ممکن تھیں اُنپر عمل درآمد ہوتا ہے اور اب بھی اسکے متعلق ہم تمام مفید تجویزوں اور مشوروں کے قبول کرنیکو تیار ہیں جو ذی رائے اور صاحب تجربہ اشخاص کی طرف سے وقتاً فوقتاً پیش ہونگے۔"

مولانا سید عبدالحی صاحب کے بعد اگرچہ پروگرام کی ترتیب کے لحاظ سے شمس العلما مولانا شبلی نعمانی دارالعلوم کی رپورٹ پیش کرنے والے تھے لیکن بعض مصالح کے لحاظ سے جناب صدر انجمن صاحب نے تحریک کی کہ رپورٹ کے پیش کرنے سے پہلے جناب شمس العلما مولانا شبلی صاحب نعمانی مقاصد ندوۃ العلماء پر تقریر کریں۔ چنانچہ مولانائے موصوف کھڑے ہوئے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک حسب ذیل تقریر کی:۔

شمس العلماء مولانا شبلی

کا لکچر

ندوۃ العلماء کی ضرورت پر

حضرات! میں اسوقت جس عنوان پر تقریر کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں وہ اس سوال کا طے کرنا ہے کہ قوم کو ندوۃ العلما (یعنی ایک مجمع علما) کی ضرورت ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ کے طے کرنے کے لیے پہلے یہ طے کرنا چاہئے کہ قوم کی کچھ مذہبی ضرورتیں ہیں یا نہیں؟ مذہبی ضرورت، اور مذہبی ترقی کا لفظ، گو آجکل جدید گروہ میں چند گوش آشنا نہیں ہے، لیکن "قومی ضرورت" اور "قومی ترقی" کے جملے اسقدر، اور اس بلند آہنگی سے بار بار دہرائے گئے ہیں کہ تمام ملک اس صدا سے گونج اٹھا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی قومیت کیا ہے؟ دنیا کی تمام قوموں کی قومیت، ملک یا نسل یا خاندان کی بنا پر ہوتی ہے، مثلاً یہودی وہ قوم ہے جو بنی اسرائیل کے خاندان سے ہو، اگر اور کوئی شخص یہودیوں کے تمام معتقدات پر ایمان لائے تو وہ یہودی نہیں ہوسکتا اور اسکو یہودیوں کے مذہبی اور ملکی حقوق نہیں حاصل ہو سکتے، یورپین قوموں کی قومیت، ملک کی بنا پر ہے، کسی اور ملک کا آدمی اگر عیسائی ہوجائے تو اسکو وہ ملکی حقوق نہیں حاصل ہوسکتے، جو یورپ کو حاصل ہیں ایک یورپین پادری جب افریقہ یا ایشیا میں عیسائیت کا وعظ کہتا ہے تو لوگوں سے کہتا ہے کہ اگر تم عیسائی ہوجاؤ تو گو تم اس ذلیل دنیا میں، یورپین حقوق میں ہمسر نہ ہوگے، لیکن قیامت میں تم کو اور یوروپین کو ایک ہی رتبہ حاصل ہوگا، یعنی یسوع کے دائیں پہلو میں جگہ ملیگی،

لیکن مسلمانوں کی قومیت، نہ ملک پر ہے، نہ خاندان پر، نہ رنگ پر، بلکہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہدے، وہ دفعۃً مسلمان ہوکر، تمام مذہبی اور ملکی حقوق میں، کل مسلمانوں کا

ہمسر ہو جاتا ہے۔ اگر ایک بھنگی یا چمار، کلمۂ توحید پڑھ کر، قسطنطنیہ کی جامع مسجد میں چلا جائے اور سلطان کے پہلو میں کھڑا ہو جائے تو سلطان کو اس کہنے کی جرأت نہیں ہو سکتی کہ "ہٹ جا ایک چمار، شاہنشاہ ٹرکی کے پہلو میں کھڑا نہیں ہو سکتا"، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اُس سے بالاتر عدالت سے چمار نے یہ حکم صادر کرا لیا ہے کہ انما المومنون اخوۃ مسلمان سب بھائی بھائی ہیں،

یہ صرف قول نہیں ہے بلکہ اسلام کی ابتدائے تاریخ سے آجتک، علانیۃً اسپر عمل رہا ہے۔ اسی اصول کی بنا پر دنیائے اسلام کے سب سے بڑے تاجدار (عمر فاروق) نے ایک حبشی غلام کے مرنے کے وقت کہا تھا، الیوم مات سیدنا۔ آج ہمارا آقا مر گیا، اسی اصول نے ایک خواجہ سرا غلام (کافور) کو مصر و شام کا حکمراں بنا دیا تھا اور حرمین میں اُسکے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا، اور یہی اصول تھا جسنے عرب و عجم، غلام اور آقا، شریف اور رذیل، امیر اور غریب کا تفرقہ بالکل مٹا دیا تھا ؎

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

اس بنا پر مسلمانوں کی "قومی ترقی"، اور قومی ضرورت"، کا مسئلہ در اصل "مذہبی ترقی" اور "مذہبی ضرورت" کا مسئلہ ہے قوم کا لفظ جو نہایت بلند آہنگی سے ہزاروں دفعہ دُہرایا گیا اور اُسنے کوئی زندگی نہیں پیدا کی اس کی وجہ یہی ہے کہ لفظ خود غلط تھا اس لفظ کو بدل کر اسلام کا لفظ اختیار کرنا چاہئے، ہماری قومیت ہمارا مذہب ہے، اور ہم میں یہی لفظ اور صرف یہی لفظ زندگی پیدا کر سکتا ہے، قوم کے غلط لفظ کے استعمال سے صرف یہی نقصان نہیں ہوا کہ وہ کوئی زندگی نہیں پیدا کر سکا بلکہ سخت نقصان یہ ہوا کہ قومی ترقی، قومی تعلیم، قومی زندگی میں مذہبی پابندی اور مذہبی شعائر کا احساس نہیں رہا یہی وجہ ہے کہ قومی ترقی کا سب سے زیادہ غل مچانیوالے۔ مذہب میں سب سے زیادہ بے پروا ہیں۔

اس امر کے تسلیم کر لینے کے بعد کہ قومی ضرورت کا مسئلہ ہے، سوال یہ ہے کہ آج مسلمانوں

کی کچھ مذہبی ضروریات ہیں یا نہیں؟ اور زمانہ کی نئی حالت نے، کچھ نئی ضرورتیں پیدا کردی ہیں یا نہیں؟

حضرات میں نے تمام ہندوستان کا دورہ کیا ہے، اور (سندھ کے سوا) تمام مسلمانان ہندوستان کے حالات آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں مجھکو ہر جگہ جو چیز سب سے زیادہ پرخطر نظر آئی وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا مذہبی احساس روز بروز کم ہوتا جاتا ہے انکو خبر نہیں ہوتی کہ کیا چیز ہاتھ سے نکلتی جاتی ہے، ہر جگہ آزادانہ بلکہ ملحدانہ خیالات پھیلتے جاتے ہیں آریہ ہر طرف چھائے جاتے ہیں، رسول اللہ صلعم، اور اسلام کی تاریخ کے متعلق نہایت غلط واقعات، انگریزی لٹریچر کے ذریعہ سے پھیل رہے ہیں انگریزی تاریخوں میں اسلام کو بزور شمشیر پھیلنے والا مذہب لکھا ہے۔ یہ سب ہو رہا ہے لیکن قوم کو احساس تک نہیں، انصاف کرو، جدید تعلیم پھیلانے کے لیے کسقدر شور و غل برپا ہے، کسطرح تمام ملک میں ہنگامہ مچ رہا ہے، کسطرح ملک کے ایک ایک کونہ میں اسکی منادی ہو رہی ہے بے شبہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے بجا، اور بالکل بجا ہے، اور ابھی اس سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ان باتوں کے ساتھ ہم مذہبی حفاظت کے لیے بھی کیا کر رہے ہیں۔

اس موقع پر مجھکو تفصیل سے بتانا چاہئے کہ اسوقت کیا کیا مذہبی خطرات درپیش ہیں جسکے روک تھام کے لئے ہمکو تیار ہونا چاہیے، اور وہی جوش، وہی سرگرمی، وہی جاں نثاری ظاہر کرنی چاہیے جو دنیوی مقاصد کے لیے ہم کر رہے ہیں۔

۱۔ سب سے پہلا اور سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ یورپ کے افق سے ملحدانہ خیالات کی گھٹائیں اٹھ کر ہمارے ملک کی فضا میں چھائی جاتی ہیں، ان خیالات سے نہ صرف وہ لوگ متاثر ہوتے ہیں جو انگریزی پڑھتے ہیں بلکہ واسطہ در واسطہ چھنکے چھنکے تمام قوم میں انکا زہر سرایت کرتا جاتا ہے، سیکڑوں ہزاروں دل ہیں جن میں مذہب کی طرف سے شکوک پیدا ہو گئے ہیں، ہزاروں اشخاص کا خیال ہے کہ موجودہ علمی

تحقیقات نے مذہب کے بڑے بڑے مسائل باطل کر دیے، بہت سے لوگ جرات سے کام لیکر علانیہ کہنے لگے ہیں کہ مذہب اور سائنس ایک جگہ نہیں رہ سکتے بہتوں کا خیال ہے کہ مذہب ایک اخلاقی قانون ہے اسکے لیے وحی یا الہام کی ضرورت نہیں،

۲- ایک دوسرا خطرہ یہ ہے کہ اسلامی احکام مثلاً تعدد ازدواج - جواز غلامی - تعزیرات جرائم وغیرہ کی نسبت یورپ نے غلط تعبیری سے یہ خیالات پھیلا دیے ہیں کہ وہ تمدن اور انصاف کے خلاف ہیں، اور چونکہ یہ احکام خود قرآن مجید میں مذکور ہیں، اسلیے قرآن خدا کا کلام نہیں ہو سکتا،

۳- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور خلفاے راشدین کی تاریخ جسطرح یورپ نے لکھی ہے اس سے تقدس اور پاک باطنی کا خیال نہیں پیدا ہوتا، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی، ایک فاتح - ایک جابر - ایک انتقام گیر، ایک دنیا طلب کی زندگی نظر آتی ہے اور چونکہ انگریزی خوانوں کا سرمایہ معلومات یہی کتابیں ہیں اسلیے صرف دو صورتیں ہیں، یا وہ ان کتابوں کے دیکھنے سے باز رکھے جائیں (لیکن یہ ناممکن ہے) یا دیکھیں تو خواہ مخواہ ان خیالات سے آلودہ ہو جائیں،

۴- عدالتوں میں بعض فقہی مقدمات، اسوجہ سے شریعت اسلام کے خلاف فیصل ہو جاتے ہیں (مثلاً وقف اولاد) کہ حکام، قرآن اور حدیث سے واقف نہیں، اور مسلمان بیرسٹر اور وکلا کا سرمایہ معلومات بھی یہی انگریزی کتابیں ہیں،

۵- سیکڑوں ہزاروں قصبات اور دیہات کے مسلمان، مذہبی احکام سے اسقدر ناواقف ہیں کہ نماز روزہ تک نہیں جانتے بلکہ بہت سے دیہات میں مسلمانوں کے نام - رام بخش اور لچھمن سنگھ ہوتے ہیں،

یہ اور اس قسم کی بہت سی مذہبی ضرورتیں ہیں جنسے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ یہ ظاہر ہے کہ ان ضرورتوں کے انجام دینے کے لیے کسی مجمع، کسی انجمن، کسی دارالمشورہ کی

ضرورت ہی، اسی مجمع یا انجمن کا نام ندوۃ العلما ہی۔ ندوۃ العلما کسی خاص مدرسہ، کسی خاص تعلیمگاہ، کسی خاص فرقہ کا نام نہیں بلکہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک مشترکہ مذہبی انجمن ہی، جسکا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی جسقدر مشترکہ مذہبی ضروریات ہیں انکے انجام کی تدبیروں پر مشورہ اور غور و فکر کیجاے، اور تمام ہندوستان کے علما رہنیوایان مذہب، اور عام مسلمان ایک جگہ بیٹھکر، ان امور کا فیصلہ کریں،

حضرات! ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنی اور ہر قسم کی ضرورتوں کے لیے عام اسلامی انجمنوں کی بنیاد ڈالی ہی، ایجوکیشنل کانفرنس تمام مسلمانان ہندوستان کی تعلیمی انجمن ہی مسلم لیگ تمام مسلمانان ہندوستان کی پولیٹکل انجمن ہی، لیکن کیا تمام مسلمانان ہندوستان کی کوئی مذہبی انجمن بھی ہی؟ کیا مسلمانوں کی مذہبی ضرورتیں نہیں ہیں؟ کیا یہ ضرورتیں مقدم اور مہتم بالشان نہیں ہیں؟ کیا یہ ضرورتیں کسی اور طریقہ سے رفع ہوسکتی ہیں؟ اگر ان سب سوالوں کا جواب اثباتی ہی تو ندوۃ العلما کی ضرورت ان سوالات کا لازمی نتیجہ ہی،

ایک نہایت ضروری امر قابل لحاظ کے یہ ہی کہ مسلمانوں کو جو دنیوی اور مذہبی ضرورتیں درپیش ہیں وہ اسطرح ایک دوسرے سے وابستہ ہیں کہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتیں، مثلاً دنیوی تعلیم جو آج سب سے اہم الامور ہی اسکی نسبت سب نے طے کردیا ہے کہ اسکے ساتھ مذہبی تعلیم بھی لازمی ہی، اسی کا نتیجہ ہے کہ علیگڈھ کالج۔ حمایت الاسلام کالج۔ بمبئی اسلامیہ اسکول۔ وغیرہ وغیرہ۔ تمام اسلامی تعلیم گاہوں میں ایک حد تک مذہبی تعلیم لازمی ہی۔ اسیطرح مذہبی تعلیم کے ساتھ انگریزی تعلیم کی ضرورت ہی، موجودہ فلسفہ کا مقابلہ، علوم جدیدہ کی واقفیت کے بغیر کیونکر ہوسکتا ہے؟ یورپ میں اسلام کی اشاعت انگریزی دانی کے بغیر کیونکر ہوسکتی ہی؟ آریوں اور عیسائیوں کے مذہبی حملوں کا علم انگریزی دانی کے بغیر کیونکر ہوسکتا ہی،

اس حالت کساتھ یہ کسقدر تعجب خیز اور افسوسناک بات ہی کہ تمام ہندوستان میں ایک بھی ایسی اسلامی انجمن نہیں ہی جسمیں دونوں قسم کے لوگ موجود ہوں۔

حضرات! آپ جو یہ دیکھ رہے ہیں کہ باوجود اسقدر جد وجہد، اسقدر شور وغل، اسقدر تگ ودو، کے قوم کی تعلیمی حالت ابتک نہیں سنبھلی، اس کی یہی وجہ ہے کہ دونوں فریق الگ الگ ہیں، اور دونوں کوشش نہ صرف، ایک دوسرے سے الگ بلکہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں، مذہبی علما، انگریزی تعلیم سے الگ ہیں، اور اسکو استحسان کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اسکا نتیجہ ہے کہ جو لوگ علما کے زیر اثر ہیں مثلاً تاجر صنعت پیشہ عام رؤسا، وہ ابتک انگریزی تعلیم سے الگ ہیں، صرف نوکری پیشہ گروہ جنکو دنیاوی ضرورتوں نے مجبور کردیا ہے، اور جو علما کے اثر سے آزاد ہیں وہ انگریزی تعلیم میں مصروف ہیں، دوسری طرف جدید گروہ قدیم عربی تعلیم کو بیکار اور غیر مفید سمجھتا ہی، اسکا یہ نتیجہ ہے کہ مذہبی مدارس مالی حالت کے اعتبار سے نہایت پست ہیں اور کوئی بڑا کام انجام نہیں دیسکتے،

ندوۃ العلما نے اس ضرورت کا احساس کیا، اور اسی لیے اسنے اپنے ارکان انتظامیہ میں دونوں قسم کے ممتاز لوگ داخل کیے ایک طرف اسکے ممبر، اگر مساجد کے امام، اور ممبر ونکے خطیب ہیں، تو دوسری طرف اسکے ارکان، ہائی کورٹ کے جج (مولوی شرف الدین) اور بہت سے گریجوئٹ اور بیرسٹر ہیں۔

اگر مسلمانوں کی ترقی کے لیے قدیم اور جدید دونوں گروہ کی شرکت اور اعانت کی ضرورت ہی تو ندوۃ العلما کی ضرورت سے کون انکار کرسکتا ہے۔

حضرات! تقریر مذکورۂ بالا سے اسقدر بداہتاً ثابت ہوگیا کہ مسلمانوں کو ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہی جسمیں دونوں قسم کے لوگ شامل ہوں لیکن مجھکو اب تفصیل سے بتانا چاہیئے کہ ندوہ نے عملی صورت میں جس کام کو سب سے پہلے شروع کیا، اور

جیسا اب تک اس کی تمام قوت صرف ہوتی رہی ہے یعنی ایک عربی مدرسہ (دارالعلوم) کی کیا ضرورت ہے ؟

مسلمانوں کی جو ضرورتیں مینے پہلے بیان کی ہیں، ان میں سب سے پہلے چیز فلسفہ اور علوم جدیدہ کے اثر کا روکنا ہے، اسوقت تمام ہندوستان میں جسقدر اسلامی مدارس موجود ہیں، دو قسم کے ہیں، انگریزی سکول اور کالج، قدیم عربی مدرسے، یہ ظاہر ہے کہ انگریزی مدرسوں میں مذہبی تعلیم کے لیے بہت سے بہت صرف اسقدر وقت ملسکتا ہے کہ نماز روزہ وغیرہ کے ضروری احکام اور سادہ عقائد بتادیے جائیں - اس قسم کے تعلیم یافتہ مذہبی تحقیقات اور مذہبی مباحثہ اور مناظرہ کا کام کیونکر دے سکتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ آجتک کوئی انگریزی تعلیم یافتہ اس قسم کی مذہبی خدمات میں مصروف نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے -

عربی قدیم مدارس کا یہ حال ہے کہ نہ ان میں انگریزی زبان کی تعلیم ہوتی ہے نہ جدید علوم وفنون پڑھائے جاتے ہیں نہ نئے خیالات سے انکو واقف کیا جاتا ہے، یہانتک کہ خود اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کی کوئی کتاب نہیں پڑھائی جاتی، یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کے تعلیم یافتہ جدید تعلیم یافتہ لوگونکے خیالات پر کیا اثر ڈال سکتے ہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں گروہ، ایک دوسرے کے خیالات سمجھ بھی نہیں سکتے،

اس سے میرا مقصد، خدانخواستہ عربی قدیم مدارس کی تنقیص اور تحقیر نہیں ہے وہ مدارس ایک بڑی خدمت انجام دے رہے ہیں، عام لوگوں میں نماز روزہ کا جو چرچا ہے، مساجد میں جو رونق نظر آتی ہے، دیہات اور قصبات میں جسقدر لوگ اسلام سے آشنا ہیں، سب انھیں مدارس کا فیض ہے، بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ ان قدیم مدارس نے جن کا مونکو لے رکھا ہے، انکے سوا اور جدید ضروریات پیدا ہوگئی ہیں اور چونکہ ایک ہی جماعت ہر کام کو انجام نہیں دیسکتی، اسلیے ایک ایسے گروہ کی

بھی ضرورت ہی جو ان نئی ضرورتوں کو انجام دے ،

اسی بنا پر ندوہ نے قدیم نصاب تعلیم کو بدل دیا یعنی قرآن مجید۔ حدیث ۔ فقہ۔ اصول فقہ کے سوا باقی تمام نصاب میں ترمیم اور اضافہ کیا

بہت سی غیر ضروری کتابیں نکال دیں ، قدیم فلسفہ کو بہت کچھ گھٹا دیا۔ اس سے اتنا وقت نکل آیا کہ جدید ضرورت کی چیزیں اضافہ کیجا سکیں ، چنانچہ علم ادب کا نصاب بہت بڑھا دیا گیا ، انگریزی زبان لازمی کردی گئی علوم جدیدہ درس میں داخل کیے گئے علم کلام کی کتابوں میں اضافہ کیا گیا اور ایک خاص درجہ علم کلام کی تکمیل کا کھولا گیا جس میں مولویت کی سند حاصل کرنیکے بعد داخل کیا جاتا ہی اور جس میں قدیم اور جدید علم کلام اور انگریزی کی تعلیم ہوتی ہی ۔

ابھی تک یہ صیغہ مکمل نہیں ہی ، لیکن رفتہ رفتہ اسکی تکمیل ہوتی جائیگی اور اسی شاخ سے اس قسم کے علما پیدا ہونگے جن کی زمانہ حال کو ضرورت ہی ؛

ندوۃ العلما رکا یہ دار العلوم درحقیقت ایک جامعہ دینیہ یعنی ایک مذہبی یونیورسٹی کا سنگ بنیاد ہی ، اور درحقیقت ندوہ کا سب سے بڑا نصب العین یہی کام ہی ، آج مسلمانوں کو سب سے زیادہ ایک ایسی مذہبی یونیورسٹی کی ضرورت ہی جسمیں اسلامی علوم نہایت اعلیٰ درجہ تک پڑھائے جائیں ، جسمیں خاص خاص علوم و فنون کے ماہر (سپشلسٹ) تیار ہوں ، جس سے اسلامی مصنف اور مؤلف پیدا ہوسکیں ، جس میں یورپین علوم و فنون کی تعلیم کا کافی بندوبست کیا جاے جو جدید علم کلام پیدا کرسکے ، جسکے تعلیم یافتہ انگریزی زبان میں وعظ ، اور مذہبی لکچر دیسکیں ، اس قسم کی یونیورسٹی کی ضرورت اور اہمیت سے کون انکار کرسکتا ہے ،

ندوہ کا ایک دوسرا فرض ، اشاعت اسلام ہی ، یہ مقصد اگرچہ مدت سے ندوہ کے مقاصد میں شامل کیا گیا تھا ، اور اسکا ابتدائی دستور العمل مرتب ہوگیا تھا ،

لیکن ندوہ نے قصداً اس کام کو نہیں شروع کیا، اور مجکو تفصیل سے بتانا چاہیئے کہ اسکے اسباب کیا تھے،

اشاعت اسلام کی ضرورت، اجکل درحقیقت اسوجہ سے بڑھ گئی ہی کہ آریوں نے تمام ملک میں اپنے سفیر اور واعظ پھیلا دیے ہیں، اور اُنھوں نے جاہل اور نومسلم مسلمانوں میں مختلف تدبیروں سے اپنا اثر پھیلانا شروع کردیا ہی، یہ حالت نہایت اندیشناک ہی، اور خوشی کی بات ہی کہ مسلمانونکو ہرجگہ اس خطرہ کا احساس ہوگیا ہے، اور جابجا اسکے مدافعت کے لیے انجمنیں اور مجلسیں قائم ہوگئی ہیں، اور ہوتی جاتی ہیں لیکن ہمکو نہایت غور و فکر سے دیکھنا چاہیئے کہ جو کوششیں کی جارہی ہیں یہ کافی ہیں یا نہیں، آریوں نے جن اسباب سے اپنی تحریک میں کامیابی حاصل کی ہی اور کرتے جاتے ہیں وہ دو چیزیں ہیں،

(۱) ایثار نفس، یعنے انکے واعظ نہایت ایثار نفسی، نہایت جان نثاری نہایت جفاکشی کے ساتھ اس کام میں مصروف ہیں، انکا واعظ جو اچھے سے اچھا تعلیم یافتہ ہوتا ہے نہایت فقرانہ زندگی کیساتھ ایک ایک گانوں میں پھرتا ہے چنے چباکر بسر کرلیتا ہے، راتونکو درخت کے نیچے سو رہتا ہے، لوٹوں کی لپٹ میں سفر کرتا ہے،

(۲) دیہات اور قصبات میں پیہم اور لگاتار کوشش جاری رکھنا،

اسکے مقابلہ میں ہمارے علما صرف شہر و پر اکتفا کرتے ہیں، اور دیہات میں جاتے بھی ہیں تو ایک آدہ دن سے زیادہ قیام نہیں کرسکتے، اسلیے وہ کوئی پائدار اثر نہیں قائم کرسکتے،

(۳) آریہ واعظ اکثر انگریزی تعلیم یافتہ، اور جدید علوم و فنون سے واقف ہوتے ہیں اور ہمارے واعظ اکثر ان علوم سے واقف نہیں ہوتے۔

(۴) آریوں نے اپنے مذہب کا مدار صرف وید پر رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ وید کے معنی جو عام پنڈت بیان کرتے ہیں وہ صحیح نہیں، بلکہ وہ صحیح ہیں جو سوامی دیانند

نے بیان کیے، اور چونکہ مسلمان (ایک آدھ کے سوا) سنسکرت سے واقف نہیں اسلیے وید کی صحت و غلطی کا کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرسکتے،

اسباب مذکورۂ بالا کے لحاظ سے آریونکے مقابلہ کے لیے اسباب ذیل کی ضرورت ہے،

(۱) ایسے لوگ پیدا کیے جائیں جن میں ایثار نفسی، سادگی، جفاکشی، اور جانثاری کے اوصاف ہوں،

(۲) اشاعت اسلام کا مستقل صیغہ قائم کیا جاے تمام اضلاع میں اسکی شاخیں قائم کیجائیں مستقل واعظ مقرر کیے جائیں جو نومسلم دیہات میں جاکر ایک ایک دو دو مہینے رہ کر اسلامی احکام اور عقائد کی تعلیم دیں،

(۳) عربی خوانوں کو سنسکرت اور انگریزی کی اعلیٰ درجہ تک تعلیم دیجاے،

اسی بنا پر ندوہ نے دارالعلوم میں انگریزی اور سنسکرت کی شاخیں کھولیں، اور اشاعت اسلام کے مستقل صیغہ کے قائم کرنیکا انتظام کیا جسکی عملی صورت چند دنوں کے بعد نمایاں ہوگی،

ندوہ کا کام یہ ہے کہ دارالعلوم میں خاص مذہبی خدمات انجام دینے والونکی ایک جماعت موسوم کرے، انکو مذہبی وظائف دے، انکو وقتاً فوقتاً ان اوصاف کے پیدا کرنیکی ترغیب دلائے، تحصیل علم سے فارغ ہونے کے بعد، انکو ان کاموں میں لگائے، یہ تدبیریں ندوہ نے پیش نظر رکھ لی ہیں اور انکو عمل میں لانا شروع کردیا ہے۔ خدا اس کی کوششوں میں کامیابی دے۔

آخر میں لیکن سب سے مقدم ضرورت ندوہ کی یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کا ایک مذہبی مرکز ہو، یعنی تمام مسلمانونکے مختلف فرقے، جن مذہبی کاموں میں اتفاق رکھتے ہوں مثلاً آریوں اور عیسائیونکی مدافعت، فلسفہ و الحاد کا رد۔ اشاعت اسلام، وغیرہ وغیرہ سب اس مذہبی

مرکز سے مربوط ہوں اور ایک متفقہ قوت کے ساتھ اسکو انجام دیں، ہندوستان میں سیکڑوں مذہبی کام چھڑے ہوئے ہیں لیکن چونکہ پراگندہ منتشر، اور ایک دوسرے سے بے تعلق ہیں اسلیے کوئی بڑا کام انجام نہیں پاتا، نہ عام ملک پر اسکا کوئی اثر ہوتا،

ایک مذہبی مرکز کی سخت ضرورت اسوجہ سے بھی ہے کہ گورنمنٹ کو اگر تمام مسلمانوں کی مشترکہ مذہبی رائے کا اندازہ کرنا ہوتا ہے تو اسکا کوئی ذریعہ نہیں، اور یہی وجہ ہے کہ ہماری بہت سی ضروری مذہبی تحریکیں، بے اثر رہجاتی ہیں، مثلاً **وقف اولاد** کا مسئلہ جو شیعہ سنی۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ تمام فرقوں میں مسلم ہیں، باوجود اسکے پریوی کونسل نے فیصلہ کردیا کہ وقف اولاد صحیح نہیں ہے، اور شارع اسلام کا یہ منشا نہیں ہوسکتا تھا۔ اگر مسلمانوں کا ایک مذہبی مرکز ہوتا اور وہ گورنمنٹ کے سامنے ظاہر کرتا کہ یہ ہمارا متفق علیہ مسئلہ ہے تو گورنمنٹ کو اسکے قبول کرنے میں کیا انکار ہوسکتا تھا،

ان تمام واقعات کے بیان کرنے کے بعد، غالباً اب کوئی مسلمان اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ مسلمانوں کو **ندوۃ العلماء** کی یا ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہے جسکے مقاصد وہ ہوں جو ابھی ظاہر کیے گئے ہیں، اور ہم اسی کو ندوۃ العلما کہتے ہیں"

اس مدلل تقریر کے ختم ہونے کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا، اور تمام حاضرین نہایت خلوص کے ساتھ اس مذہبی فرض کے ادا کرنے کے لیے اُٹھ گئے اور تھوڑی دیر کے لیے پنڈال خالی ہوگیا، اس بنا پر رپورٹ دوسرے دن کے جلسہ پر موقوف رکھی گئی،

اجلاس دوم

دوسرے اجلاس کی کارروائی مسئلہ وقف علی الاولاد سے شروع ہوئی، اور جناب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی نے یہ رزولیوشن پیش کیا۔

"یہ جلسہ ندوۃ العلماء کا جسمیں ہندوستان کے مشہور علماء اور دوسرے مسلمانونکے سرگروہ بھی کثرت سے موجود ہیں یہ تجویز کرتا ہے کہ وقف علی الاولاد کے مسئلہ کے متعلق، جو مسلمانونکا متفق علیہ مسئلہ ہی اور جسپر اُنکے خاندان کی فلاح کا مدار ہی، گورنمنٹ سے باادب درخواست کیجائے، کہ وہ اس مسئلہ کے لیے خاص قانون موافق شرع محمدی بناکر مسلمانان ہندوستان کو شکرگذاری کا موقع عنایت کرے"

مسئلہ وقف علی الاولاد کی تحریک اگرچہ ایک مدت سے جاری ہی، اور اسکے متعلق بعض قانون داں اصحاب نے ذاتی طور پر کوششیں بھی کی تھیں لیکن باضابطہ کارروائی کا زمانہ ندوۃ العلماء کے بارھویں سالانہ جلسہ سے جو دارالعلوم ندوۃ العلماء کے جلسہ سنگ بنیاد کے ساتھ ہوا تھا شروع ہوتا ہے اس جلسہ میں عام طور پر یہ منظوری دیگئی تھی کہ ندوۃ العلماء بحیثیت ایک مذہبی مرکز ہونے کے اس مسئلہ کے متعلق تمام ضروری کارروائیاں عمل میں لاوے چنانچہ اس اثنا میں اُس مسئلہ کے متعلق حسب ذیل کاغذات مرتب کرکے شایع کیگئے

(۱) رسالہ وقف علی الاولاد بزبان اردو،

(۲) مجموعہ فتاوی علماے ہندوستان،

(۳) ترجمہ رسالہ وقف علی الاولاد بزبان انگریزی،

(۴) فارم تصدیقی برائے حصول دستخط مسلمانان،

(۵) مختصر کارروائی وقف علی الاولاد،

چنانچہ تمام علماء اور مسلمانونکی عام جماعت نے اسپر اتفاق ظاہر کیا اور فارم پر ہر مذہب کے لوگوں نے دستخط کیے، اسکے علاوہ دوسرے ذرایع سے بھی گورنمنٹ کے کان میں یہ متفقہ آواز پہونچائی گئی، مسٹر جناح نے وایسراے کی کونسل میں اسکے متعلق سوال کیا، اور جناب نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی ممبر انڈیا کونسل

نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے اسکے متعلق خط وکتابت کی، چنانچہ ندوۃ العلما نے اس خط وکتابت کو ایک پمفلٹ کی صورت میں چھپوالیا ہے،

اخیر جنوری ۱۹۱۰ء میں مسلم لیگ کا جو جلسہ دہلی میں ہوا تھا اُس میں بھی یہ مسئلہ پیش کیا گیا، اور یہ طے ہوا کہ چونکہ اس مسئلہ میں ملکی اور مذہبی دونوں حیثیتیں جمع ہوگئی ہیں اسلئے گورنمنٹ کی خدمت میں ایک ایسا ڈیپوٹیشن روانہ کیا جائے، جو علماء اور انگریزی داں اصحاب دونوں سے مرکب ہو چنانچہ مولانا شبلی نعمانی نے اس رزولیوشن کے پیش کرتے وقت اس مسئلہ کی اصل حقیقت، اور اُسکے علل و اسباب پر ایک مفصل تقریر کی، اور اُسکے ضمن میں اُن تمام کوششوں کا ذکر کیا، جو اس زمانہ میں اس مسئلہ کے متعلق ہو چکی تھیں،

جناب شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لا، جناب چودہری سلطان احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا، جناب مولوی عبدالحی صاحب ماتریدی نے اسکی تائید میں تقریریں کیں، اور اس مسئلہ کی کامیابی کے متعدد مفید طریقے بتائے، شیخ عبدالقادر صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ ہمکو ایک میموریل کے ذریعے سے اپنی متفقہ آواز گورنمنٹ تک پہونچانی چاہیے، اور جو لوگ اس جلسہ میں شریک ہیں، اُنکو فارم تصدیقی پر دستخط حاصل کرنیکی کوشش کرنی چاہیے،

میموریل لکھنے کے لیے نواب عماد الملک کو آمادہ کیا جائے، اگر وہ راضی نہوں تو لائق انگریزی داں اصحاب کی ایک کمیٹی اسکو مرتب کرے،

چودہری سلطان احمد صاحب نے، اس مسئلہ کے متعلق ایک مبسوط تقریر کی اور اُس میں گورنمنٹ تک اس آواز کے پہونچانے کے مفصلہ ذیل طریقے بتائے،

(۱) قومی اور ملکی اخباروں سے خواہش کیجائے کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق مضامین کا ایک سلسلہ جاری کریں،

(۲) تمام صوبونکی کونسلوں میں اس مسئلہ کے متعلق سوال کیا جاے ،
(۳) کسی ممبر کے ذریعہ سے اس مسئلہ کے متعلق پارلیمنٹ میں بھی سوال کیا جاے،
(۴) مسئلہ وقف علی الاولاد کے متعلق کوئی مقدمہ قائم کرکے پریوی کونسل تک پہنچایا جاے،

ان تدبیروں کی نسبت انھوں نے بیان فرمایا کہ اب انکے استعمال کرنیکے آسان ذرائع خوش قسمتی سے مہیا ہوگئے ہیں، تمام صوبونکی کونسلوں میں مسلمان ممبروں کی ایک معتدبہ تعداد موجود ہی جنمیں بڑے بڑے اہل الراے داخل ہیں - خود جسٹس امیر علیصاحب پریوی کونسل کے جج مقرر ہوگئے ہیں ، جو اس مسئلہ کی صحیح تعبیر کرسکتے ہیں - گورنمنٹ اگرچہ پریوی کونسل کے فیصلوں کو منسوخ نہیں کرسکتی ، لیکن پریوی کونسل خود اپنے احکام کو بدل سکتی ہی ، بعض ممبران پارلیمنٹ سے مجھے دوستی کا فخر حاصل ہی، میں انکے ذریعہ سے اس سوال کو پارلیمنٹ تک پہونچا سکتا ہوں، مولوی عبدالحی صاحب مازبدی نے حسب ذیل تقریر کی،

تقریر جناب مولوی عبدالحی صاحب مازبدی رئیس سہارن پور

حضرات! وقف کے دو حصے ہیں ایک حصہ کا تعلق علما سے ہی جسکے کئی مدارج طے ہوچکے ہیں عام دستخطوں کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ اب تک باوجود کوشش کے بجاے ایک لاکھ دستخطوں کے صرف ۱۰ ہزار ہوسکے ہیں، جہانتک مجھکو معلوم ہے ابتک جسقدر دستخط حاصل ہوئے ہیں وہ محض شہروں کے مقامی ممبروں سے حاصل ہوئے ہیں جو ٹھیک نہیں ہے بلکہ اسکے لیے یہ بہتر ہوگا کہ چند ذمہ دار اشخاص کو اسی کام کے لیے ہندوستان میں بھیجا جاے تاکہ وہ ہر شہر کے آدمیوں سے فارم کی خانہ پُری کرکے سکرٹری کے پاس بھیجدیں اس تدبیر سے اُمید کیجاتی ہی کہ بہت جلد مقررہ تعداد پوری ہوجائیگی -

دوسرے حصہ کا تعلق جدید تعلیم یافتہ سے ہی ان میں سے ایک معین گروہ کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وقتاً فوقتاً مسئلہ وقف کے متعلق انگریزی کے مستند اخباروں میں مضامین

شائع فرماتے ہیں جو حضرات اسکے لیے تیار ہوں وہ براہ مہربانی اپنا نام درج فرماویں،

اسکے بعد مختلف لوگوں نے متعدد حیثیتوں سے اس مسئلہ کی تائید کی، اور باتفاق یہ رزولیوشن پاس ہوا،

اور جناب خواجہ عبدالرحیم صاحب سوداگر چرم امرت سر نے اس صیغہ میں پانسو روپیہ کی جو رقم عطا فرمائی تھی مولانا شبلی صاحب نعمانی نے اسی جلسہ میں اُسکا عام اعلان کیا،

اس رزولیوشن کے بعد پروگرام میں جناب مولانا احمد علیصاحب محدث میرٹھی کے وعظ کا وقت مقرر کیا گیا تھا، لیکن اس مسئلہ کے متعلق اس کثرت سے بحثیں ہوئیں، کہ تمام وقت صرف ہوگیا، اسلیے آج کا جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اور مولانائے موصوف کا وعظ دوسرے دن کے لیے اُٹھا رکھا گیا،

کارروائی جلسہ ۲۷ مارچ روز یکشنبہ

اجلاس اول

ارباب دہلی، اور دیگر شرکاء کو اگرچہ ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کی اہمیت، اور عظمت کا پہلے ہی سے اعتراف تھا۔ لیکن ان میں زیادہ تر ایسے اصحاب تھے، جن کو یہ مقاصد محض اجمالی طور پر معلوم تھے، اور عملی تجربہ تو بالکل نہ تھا لیکن پہلے دن کے جلسہ میں صدر انجمن صاحب کی افتتاحی تقریر، اور مولانا شبلی صاحب نعمانی کے لکچر نے ان مقاصد کی تشریح اس وضاحت اور تفصیل کیساتھ کردی کہ اُنکا حسن ظن اور بھی زیادہ ہوگیا اس بنا پر اُنکے جوش اور شوق نے دوسرے دن کے جلسہ کو زیادہ بارونق، پُرشان، اور پُرعظمت بنادیا، جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب اپنے

طبی مشاغل کی وجہ سے اجلاس اول میں تشریف نہ لاسکے، اس بنا پر جناب مولوی مسیح الزماں صاحب سابق اُستاذ حضور نظام دکن ورئیس شاہجہانپور نے اُنکے بجائے کرسی صدارت پر نزول اجلال فرمایا، اور کارروائی جلسہ کے شروع کرنیکی اجازت عطا فرمائی، جلسہ کی کارروائی جن تجویزوں سے شروع ہوئی، وہ اسقدر ضروری تھیں کہ اُنکے بغیر کوئی مذہبی، اور قومی کام انجام نہیں پاسکتا، ندوۃ العلماء کے مقاصد واغراض صرف قوم ومذہب تک محدود ہیں، لیکن وہ اسوقت تک ان خدمات کو انجام نہیں دیسکتا جب تک اعیان قوم کی توجہ سے اُسکی مالی حالت، قابل اطمینان نہوجائے، اس بنا پر جناب ہز ہائنس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہا، ہز ہائنس نواب صاحب رام پور دام اقبالہ، ہز ہائنس آغا خاں دام اقبالہ کی توجہ اور فیاضی سے دارالعلوم ندوۃ العلماء کی مالی حالت کو جو استحکام حاصل ہوا ہے، اُسکا شکریہ ادا کرنا، نہ صرف اراکین ندوۃ العلما پر، بلکہ تمام قوم پر فرض تھا، اس بنا پر مولانا سید عبدالحی صاحب معتمد ندوۃ العلماء نے اُس ماہوار کی نسبت ہز ہائنس بیگم بھوپال دام اقبالہا کے شکریہ کی تحریک کی جو اُنھوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لیے مقرر کیے ہیں، اور اس ضمن میں بیگم صاحبہ کی اُن تمام فیاضیوں کا ذکر کیا، جو قومی اور مذہبی مدارس کے ساتھ عموماً کرتی رہی ہیں، مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی نے، پرزور الفاظ میں اس تحریک کی تائید کی، اور وہ باتفاق عام منظور ہوئی، اسکے بعد مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس بہیکن پور نے اُس رقم کے عطیہ سالانہ کے شکریہ کی تحریک کی جو ہز ہائنس نواب صاحب رام پور نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کو عطا فرمایا ہے، اور یہ تحریک کرتے ہوئے حسب ذیل تقریر کی مولانا شبلی صاحب نعمانی نے اسکی تائید کی اور وہ باتفاق منظور ہوئی،

تقریر جناب مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس بھیکن پور

حضرات!

جناب نواب صاحب بہادر بالقابہ والی رام پور کے شکریہ کی خدمت میرے سپرد ہوئی ہے، ریاست رام پور علم و فن کی سرپرستی کے لیے ہمیشہ سے مشہور ہے اُنکا فیض اور کرم کی صورت میں ہر علمی گوشہ کو سیراب کر چکا ہے، شکر ہے کہ ندوۃ العلماء کے حال پر جناب نواب صاحب نے توجہ مبذول فرما کر سالانہ چندہ مقرر فرمایا ہے اُسکی بابت یہ جلسہ اپنا دلی سپاس پیش کرتا ہے۔ اور امید کرتا ہے کہ آیندہ اور زیادہ اوا سے شکر

ہز ہائنس خاں نے دار العلوم کو (صار) سالانہ کی جو رقم عطا فرمائی، اور جس توجہ اور دلچسپی سے نفس نفیس لکھنؤ میں آکر اسکا معائنہ فرمایا اُسکے شکریہ کی تحریک شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور نے کی، اور ایک مختصر تقریر میں بیان فرمایا کہ امسال ہز ہائنس نے قومی ملکی، اور مذہبی ضروریات کی طرف جو توجہ مبذول فرمائی ہے، وہ قوم کے لیے ایک مبارک فال اور قابل شکر گذاری ہے، مولوی محمد عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی نے اسکی تائید میں ایک مختصر تقریر کی اور تجویز بھی باتفاق پاس ہوئی اور شکر گذاری کے تار روانہ کیے گئے، لیکن یہ تجویزیں ایسی تھیں، جنکو صرف ندوۃ العلماء کے قیام اور بقاء سے تعلق تھا، اسکے بعد ایک ایسی اہم، اور ضروری تجویز پیش ہوئی، جسپر تمام ملک کا امن و انتظام موقوف ہے یعنی اُن باغیانہ افعال سے اظہار نفرت کا زور دیا جو پیش ہوا جنکے آثار جا بجا ملک میں پائے جاتے ہیں، چنانچہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی نے اس تجویز کی تحریک کرتے وقت ایک پر مغز تقریر فرمائی، جس میں نہایت تفصیل کے ساتھ بتایا کہ اسلام نے بادشاہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کے متعلق کیا تعلیم دی ہے، اور اُسکے متعلق ہمیشہ مسلمانوں کا کیا طرز عمل رہا۔ چنانچہ انکی تقریر کا خلاصہ یہ ہے

تقریر

جناب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی

حضرات! یہ رزولیوشن ایک پولیٹکل حیثیت رکھتا ہے اور اس حیثیت سے وہ ندوہ کے دائرہ سے الگ ہے کیونکہ ندوہ کا اول اصول یہ ہے کہ وہ کسی سیاسی معاملہ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا لیکن اسکا ایک اور پہلو بھی ہے یعنی مذہبی، اور میں اسی پہلو سے اسکو آپکے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

حضرات! آپکو معلوم ہے کہ مسلمانوں کا ہمیشہ سے یہ شعار رہا ہے کہ وہ اپنے فرمانروا کے وقت کے گو وہ کسی مذہب کا ہو، مطیع اور مخلص رہے ہیں، اور چونکہ خود آنحضرتؐ کے طرز عمل سے اسکی شہادت ملتی ہے، اسلیے وہ درحقیقت ایک مذہبی مسئلہ کہا جاسکتا ہے، آنحضرتؐ کے ابتدائی بعثت میں جبکہ مکہ کے لوگوں نے آنحضرت کے پیروؤں کا رہنا مکہ میں مشکل کر دیا تھا، اور طرح طرح سے انکو تکلیفیں دیتے تھے آنحضرتؐ نے اپنے جاں نثاروں کو ہدایت فرمائی کہ وہ حبشہ کو چلے جائیں جہاں کا بادشاہ ایک عادل نصرانی بادشاہ تھا، اس ہدایت کے موافق صحابہ کا ایک گروہ کثیر حبش کو چلا گیا اور بادشاہ حبش نے انکو اپنے سایہ عاطفت میں رہنے کی اجازت دی، اتفاق یہ کہ اسی زمانہ میں حبش پر کسی دشمن نے چڑھائی کی اور بادشاہ کو انکے مقابلہ کے لیے فوجیں لیجنی پڑیں، صحابہ نے یہ خبر سنکر خاص اپنا ایک قاصد بھیجا اور کہا کہ ہم کو وہاں سے جاکر اطلاع دو، اگر اعانت اور مدد کی ضرورت ہو تو ہم بھی آکر بادشاہ کی طرف سے دشمنوں سے لڑینگے،

صحابہ ہر نماز کے بعد، بادشاہ حبش کی فتح کی بھی دعا مانگتے تھے،

تاتاریونکے زمانہ میں ملک کا بڑا حصہ تاتاریونکے قبضہ میں آگیا، اسوقت مسلمانوں نے انکی زیر حکومت نہایت وفاداری ظاہر کی یہانتک کہ پایۂ تخت کے بڑے بڑے عہدے مسلمانوں ہی کو ملتے تھے چنانچہ محقق طوسی ہلاکو کے وزیر اعظم تھے اور خواجہ شمس الدین، کو تاتاریونکے دربار میں وہ رسوخ حاصل تھا کہ سیاہ وسفید انھی کے ہاتھ میں تھا۔

سسلی کا جزیرہ جب راجر نے فتح کرلیا تو اسوقت بھی مسلمان، اسی اصول پر قائم رہے اور اسکا یہ نتیجہ تھا کہ جب علامہ بن جبیر نے سسلی کا سفر کیا تو دیکھا کہ یہ عیسائی بادشاہ سب سے زیادہ مسلمانوں ہی پر اعتماد رکھتا ہے، یہانتک کہ اسکے کھانے کے مہتمم اور میر خوان مسلمان ہی تھے،

ان واقعات سے آپکو معلوم ہوگا کہ بادشاہ وقت کا وفادار ہونا مسلمانوں کا ایک مذہبی شعار ہے جسپر ابتدا سے آجتک عمل ہوتا آیا ہے اسلیے میں تحریک کرتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن منظور کیا جاوے،

اسکے بعد مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی، مولوی خلیل الرحمان صاحب رئیس سہارنپور، مولوی مسیح الزماں صاحب رئیس شاہجہانپور نے اسکی تائید میں مختصر تقریریں کیں، اور مذہبی حیثیت سے مسلمانونکو ان افعال اور خیالات سے علحدہ رہنے کی نصیحت کی، چنانچہ نہایت جوش کیساتھ باتفاق عام یہ تجویز منظور کی گئی، اور ہز آنر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں تار کے ذریعے سے اس کی اطلاع دی گئی،

گذشتہ جلسے کی کارروائی میں لکھا جاچکا ہے کہ پہلے روز پروگرام میں رپوٹ دار العلوم کے پیش کرنے کی تجویز درج کی گئی تھی، لیکن چند مصلحتوں کے لحاظ سے اُس روز شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی نے رپورٹ پیش کرنے کے بجائے مقاصد ندوۃ العلماء پر تقریر کی، اور رپورٹ کل کے لیے اُٹھا رکھی گئی، اس بناپر مولانائے موصوف نے

دارالعلوم کی رپورٹ آج پیش کی، رپورٹ کے پیش کرنے سے پہلے مولانائے موصوف نے دارالعلوم کی خصوصیات پر ایک مختصر تقریر کی، لیکن چونکہ وہ تمام خصوصیات خود رپورٹ میں نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں اس بنا پر ہم اس تقریر کے بجائے اس موقع پر اُس رپورٹ کو درج کرتے ہیں،

رپورٹ دارالعلوم ندوۃ العلماء

بابت

سنہ ۱۳۲۵ھ و سنہ ۱۳۲۶ھ و سنہ ۱۳۲۷ھ

مطابق

سنہ ۱۹۰۷ء و سنہ ۱۹۰۸ء و سنہ ۱۹۰۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دارالعلوم کی ضرورت

دارالعلوم کے متعلق سب سے پہلے یہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ ملک میں عربی اور انگریزی دونوں قسم کی تعلیم کے سیکڑوں مدرسے موجود ہیں، انکے ہوتے ہوے کسی جدید مدرسے کے لیے اسقدر اہتمام اور جد وجہد کی کیا ضرورت ہی،

اس سوال کے جواب کے لیے ہمکو قوم کی موجودہ حالت پر نظر ڈالنی چاہیئے یہ مسلم ہی کہ مسلمانوں کی قومیت نسل، یا ملک، کی بنا پر نہیں ہی، بلکہ اُنکی قومیت صرف مذہب ہی، کوئی شخص گو وہ کسی نسل کسی خاندان کسی ملک کا ہو جب اسلام قبول کرلیتا ہی تو فوراً مسلمانوں کی قوم میں شامل ہوجاتا ہی اور اُسکو تمام وہ حقوق حاصل ہوجاتے ہیں جو خلیفہ اسلام یا امیرالمومنین کو

حاصل میں اس بنا پر، اگر ہم کو مسلمانوں کی بقا کی کوشش کرنا ہی تو سب سے پہلے اس کی کوشش کرنی چاہیئے کہ انکا مذہب قائم رہی،

مذہبی حالت، مذہبی احکام، مذہبی تاریخ کے قائم رکھنے کے لیے تقسیم عمل کے اصول کے موافق ابتدا ہی سے ایک گروہ مخصوص ہوگیا تھا جسکے متعلق خاص یہ خدمت تھی اور وہ علما کے نام سے موسوم تھا لیکن چونکہ اختلاف حالات کے لحاظ سے ملک اور قوم کی حالت میں تغیر ہوتا رہتا تھا، اسلیے علما کے فرائض اور انکی تلقین اور رہنمائی کے طریقے بھی بدلتے رہتے تھے. مثلاً پہلی صدی میں علما کے لیے۔ صرف تفسیر۔ حدیث۔ فقہ سے واقف ہونا ضرور تھا، لیکن دوسری صدی میں جب یونانی علوم وفنون کا ترجمہ ہوا، اور فلسفہ کے اثر سے عقائد میں تزلزل آنے لگا تو فلسفہ کا سیکھنا، اور اُسکے غلط مسائل کا باطل کرنا اور صحیح مسائل کا شریعت سے تطبیق دینا، یہ باتیں بھی علما کے فرائض میں داخل ہوئیں اور اسی بنا پر متکلمین کا گروہ پیدا ہوگیا.

یہ ظاہر اور بدیہی ہی کہ آج ہندوستان میں موجودہ سلطنت اور موجودہ یورپین علوم وفنون کے اثر سے، قوم کے خیالات میں، معلومات میں، مذاق میں، میلان طبع میں عظیم الشان انقلاب پیدا ہوگیا ہی ایسی حالت میں کیا وہ علما، قوم کی رہبری، اور اُن پر مذہبی حکومت کرسکتے ہیں جو آج کل کے علوم، آجکل کی تحقیقات، آج کل کے حالات سے محض ناآشنا ہوں، آج تمام ہندوستان میں جو عربی مدارس قائم ہیں، کیا اُنمیں موجودہ حالات، اور موجودہ ضرورتوں کا ذرہ بھر بھی لحاظ رکھا گیا ہی؟ قوم وہ تیار ہورہی ہی، جو کالجوں میں اپنی آنکھ سے پانی کو دو جزوں میں تحلیل ہوتے دیکھتی ہی، یعنی پانی کے دو جزو الگ الگ کردیے جاتے ہیں، جو لطیف گیس بنجاتے ہیں، اور پھر دونوں کے ملادینے سے پانی بنجاتا ہی، اور ہمارے مدرسوں میں ابتک یہی پڑھایا جاتا ہے، کہ پانی بسیط ہی اس میں کسی طرح اجزا کی تحلیل نہیں ہوسکتی، اسکا نتیجہ یہ ہے کہ جدید تعلیم یافتہ گروہ سے

(اور یہی گروہ روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور بڑھتا جائیگا) علما کا اثر بالکل جاتا رہا، اور فیض ناممکن ہوگیا ہے کہ قدیم علما، ان نئے پڑھے ہوئے جنوں کو قابو میں لاسکیں،

ان حالات کی بنا پر چند روشن ضمیر علما نے ایک مجلس قائم کی جسکا نام ندوہ رکھا اور جسکا اصلی مقصد اسی مشکل کا حل کرنا تھا، رفتہ رفتہ اس مجلس نے اپنے مقاصد میں توسیع کی، یعنی دارالافتا، اور اشاعت اسلام وغیرہ بھی اسمیں داخل کرلیے، تین برس تک ندوہ کے اجلاس بڑے زور شور سے ہوتے رہے، لیکن اصل مقصد کا ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا اور نہ بڑھ سکتا تھا، اصل مسئلہ نصاب تعلیم کی اصلاح تھا، یعنی عربی کا جو نصاب زیر درس ہے، اسمیں ضروریات حال کے لحاظ سے ترمیم اور اضافہ کیا جائے یہ مسئلہ جب اجلاسوں میں پیش ہوتا تھا، تو جدید الخیال علما، اسکی ضرورت پر پُرزور تقریریں کرتے تھے، لیکن عملی کام جن لوگونکے ہاتھ میں ہے یعنی مدارس عربیہ کے مہتممین اور مدرسین، وہ ایک ذرہ تغیر و تبدل گوارا نہیں کرتے تھے، ندوہ کا ایک اور مقصد، رفع نزاع تھا یعنی مسلمانونکے مختلف فرقوں مثلاً شیعہ سنی، مقلدین، غیر مقلدین، وغیرہ وغیرہ، میں جو رات دن جنگ و جدل رہتی ہے، اور عدالت فوجداری تک نوبت آتی ہے، اسکی اصلاح کی تدبیر کیجاے جسکا یہ طریقہ ہے کہ عقائد اور مسائل کے اظہار، اور مناظرہ کی کتابوں میں لعن طعن، سب و شتم، تکفیر و تفسیق، سے کام نہ لیا جاے بلکہ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ کا لحاظ رکھا جاے۔ لیکن اس مقصد میں بھی کامیابی نہیں ہوئی ارکان ندوہ نے جب اسپر غور کیا تو معلوم ہوا کہ جو لوگ قدیم طریقے کے موافق تعلیم پاچکے ہیں وہ کبھی جدید نصاب پر راضی نہیں ہوسکتے اسیطرح جن لوگوں نے قدیم طریقے پر تربیت پائی ہے، وہ مذہبی جھگڑوں اور نزاعوں سے باز نہیں آسکتے، انکے نزدیک اپنے مخالف کی تکفیر اور تفسیق کرنا، مذہبی حرارت اور مذہبی جوش کی ضروری شرط ہے،

اس بنا پر ارکان ندوہ نے خیال کیا کہ جب تک ندوہ اپنا خود ایک دارالعلوم نہ قائم

کرے جسمیں اسکا مجوزہ نصاب تعلیم پڑھایا جاے اور جسمیں خاص طریقہ پر تربیت دیجاے اسوقت تک کسی مقصد میں کامیابی نہیں ہوسکتی، اس خیال کے موافق ۱۳۱۳ھ ۱۸۹۵ء میں مجوزہ دارالعلوم کا ایک خاکہ (پراسپکٹس) تیار کرکے ملک میں شائع کیا گیا اور علما وفضلا سے رائیں طلب کی گئیں، تمام علمار نے اس سے اتفاق کیا اور تحریری رائیں بھیجیں، چنانچہ وہ سب رائیں ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوچکی ہیں، شوال ۱۳۱۳ھ میں جسکو آج چودہواں سال ہی، یہ سب رائیں ندوۃ العلما کے سالانہ اجلاس مقام بریلی میں پیش کی گئیں، اور علما کی زبانی تقریروں کے بعد مولانا مفتی مولوی محمد لطف اللہ صاحب نے اس کی منظوری کا اعلان عام دیا،

۱۳۱۵ھ ۱۸۹۸ء میں بمقام کان پور ندوہ کے اجلاس پنجم میں یہ تجویز منظور ہوئی کہ بالفعل دارالعلوم کی ابتدائی شاخ بمقام لکھنؤ کھول دیجاے، خان بہادر منشی اظہر علیصاحب مرحوم اور منشی احتشام علیصاحب نے فیاض دلی سے نو ہزار دو سو روپیہ پر ایک مکان خرید کرکے اس شرط پر ندوہ کو دیا کہ دارالعلوم اس میں کھولا جاے، اور جب ندوہ یہ رقم ادا کردے تو مکان اسکی ملک ہوجائیگا۔ چنانچہ کئی سال کے بعد ندوہ کے سرمایہ سے وہ رقم ادا کردی گئی اور اب یہ مکان ندوہ کی ملک ہی،

جلسۂ نظامیہ مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ مطابق ۴ ستمبر ۱۸۹۸ء میں دارالعلوم کا ابتدائی درجہ اس مکان میں کھولا گیا، افتتاح کی رسم بڑے سروسامان سے عمل میں آئی، ہندوستانی اکابر کے علاوہ مسٹر ہارڈی صاحب کمشنر، اور مسٹر گرے صاحب ڈپٹی کمشنر بھی شریک جلسہ تھے،

درجہ ابتدائی

درجہ ابتدائی جو پہلے پہل قائم کیا گیا، اسکی تعلیم کی مدت ۳ سال قرار دی گئی جسکا مقصد یہ تھا کہ عربی زبان اور مذہبی مسائل سے ضروری حد تک، واقفیت حاصل

ہوجائے، اس بنا پر اس درجہ میں، ہر فن کی مختصر اور ضروری کتابیں رکھی گئیں،

درجہ متوسط

یہ درجہ قدیم درس نظامیہ کا قائم مقام ہی ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں اسکا افتتاح ہوا، اس درجہ میں تعلیم پانے سے طالب العلم کو عالم کی سند ملتی ہی،

درجہ تکمیل

یہ درجہ فضیلت کا درجہ ہے جیسا کہ انگریزی میں ایم اے کا ہوتا ہی یعنی طالب العلم خاص ایک فن کی تمام اعلیٰ درجہ کی کتابوں کی تعلیم پاتا ہی اور اس میں مہارت حاصل کرتا ہی، اس کی مدت تعلیم دو برس ہی، یہ درجہ سال حال میں قایم کیا گیا ہی اور اس کی تفصیلی کیفیت آگے آتی ہی،

اصلاح نصاب

دار العلوم کے قائم کرنیکا اصلی مقصد طریقہ تعلیم اور نصاب تعلیم میں اصلاح کرنا تھا، قدیم نصاب تعلیم میں جو خرابیاں ہیں انکی تفصیل یہ ہی،

(۱) جو علوم، مقصود اصلی ہیں انکی بہت کم کتابیں درس میں ہیں، اور جو علوم بالواسطہ مقصود ہیں ان میں کثرت سے کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، مثلاً نحو و صرف کی غرض، علم ادب اور عربیت کی تکمیل ہی لیکن جسقدر وقت، نحو و صرف پر صرف کیا جاتا ہے خود علم ادب پر نہیں کیا جاتا، اسی طرح اور فنون کا حال ہی،

(۲) منطق و فلسفہ کی کتابیں اسقدر کثرت سے درس میں ہیں کہ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، ان تمام علوم کی مجموعی کتابیں بھی ملکر، تعداد میں انکے برابر نہیں ہوسکتیں،

(۳) اکثر کتابیں اس قسم کی ہیں جنمیں خلط مبحث ہی، مثلاً حمد اللہ، میر زاہد، ملا حسن قاضی وغیرہ منطق کے فن میں ہیں، لیکن ان میں فلسفہ کے مسائل نہایت کثرت

سے بھر دیے ہیں جسکا یہ نتیجہ ہوتا ہی کہ طالب العلم اصل فن سے محروم ہوتا ہی - ان کتابوں کو پڑھکر، فلسفہ آجائے تو آجائے، لیکن خالص منطق نہیں آسکتی ،

(۴) فن تفسیر اسقدر عظیم الشان اور مہتم بالشان فن ہی لیکن اسمیں صرف دو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں، **جلالین** اور **بیضاوی** ، جلالین کے اختصار کا یہ حال ہی کہ اسکے الفاظ کی تعداد قرآن مجید کے الفاظ کے برابر ہی اور بیضاوی کے ۳۰ پاروں میں سے صرف ڈھائی پارہ درس میں ہیں،

(۵) علم عقائد سب سے زیادہ مہتم بالشان علم ہی لیکن اس میں صرف شرح عقائد نسفی پڑھائی جاتی ہی جو بالکل معمولی درجہ کی کتاب ہی - شرح مواقف میں صرف امور عامہ کی بحث درس میں ہی جسکو عقائد سے کوئی تعلق نہیں ہی ،

(۶) اکثر کتابیں جو درس میں ہیں، اُن میں مسائل کو اسطرح صاف اور منقح نہیں لکھا ہی کہ اصلی مسائل ذہن نشین ہو جائیں، رد و قدح - اعتراض و جواب، احتمالات و تعلیلات سے مسائل کو مغلق اور پراگندہ کر دیا ہی، جس سے طالب العلم گویا ایک جال میں پھنس کر رہجاتا ہی ،

(۷) علوم جدیدہ کی کوئی کتاب درس میں داخل نہیں ،

(۸) انگریزی زبان درس میں داخل نہیں ،

ان وجوہ کی بنا پر ندوہ نے ابتدا ہی سے اصلاح نصاب پر توجہ کی اور تمام علماء ہندوستان سے مشورہ اور استصواب کیا گیا، چنانچہ ۲۱ مختلف نصاب پیش ہوے جو چھاپ کر شائع کیے گئے، لیکن یہ تمام نصاب باہم نہایت مختلف تھے رجب ۱۳۲۰ھ مطابق اکتوبر ۱۹۰۲ء میں بمقام امرتسر ایک جلسہ ہوا جس میں اکابر علما شریک تھے، اس جلسہ میں چند اصولی مراتب طے ہوے پھر شوال ۱۳۲۱ ہجری مطابق جنوری ۱۹۰۳ء بمقام مدراس ایک جلسہ ہوا جس میں یہ طے ہوا کہ اصول

طے شدہ کے موافق، ملا عبد القیوم، مولوی عبد الحی صاحب اور شبلی نعمانی، باہم ملکر ایک نصاب بنائیں چنانچہ وہ نصاب، رپورٹ کے آخر میں بطور ضمیمہ کے شامل ہی،

اس نصاب کے خصوصیات حسب ذیل ہیں،

(۱) ادب اور فن بلاغت کے ساتھ زیادہ اعتنا کیا گیا، مختصر المعانی کے علاوہ دلائل الاعجاز، اعجاز القرآن باقلانی اور نقد الشعر درس میں داخل کی گئیں،

(۲) تفسیر بیضاوی کے ۵ پارے درس میں داخل کیے گئے، مصر میں ایک نہایت مفید کتاب تالیف کی گئی ہی، جسکا نام صراط المستقیم ہی، اس میں قرآن مجید کی صرف وہ آیتیں جمع کرکے، اُنکی مختصر تفسیر لکھی ہی جو فقہ، کلام، اور اخلاق سے تعلق رکھتی ہیں، اس سے خاص قرآن مجید کی منصوص، فقہ، کلام۔ اور اخلاق کے مسائل معلوم ہوجاتے ہیں، یہ کتاب بھی درس میں داخل کی گئی،

(۳) عقائد میں ابن رشد کی کشف الادلہ اور اقتصاد امام غزالی داخل کی گئیں، لیکن اب اسکے بجائے امام رازی کے معالم فی اصول الدین درس میں ہی، جو اس سے زیادہ مفید ہی،

(۴) فلسفہ میں ہدیہ سعیدیہ، شرح حکمۃ العین، اور شرح حکمۃ الاشراق، داخل کی گئی اس اخیر کتاب میں اشراقیونکا فلسفہ ہی جسکے متعلق درس قدیم میں کوئی کتاب داخل نہ تھی،

(۵) اسرار شریعت میں حجۃ اللہ البالغہ نصاب میں کی گئی،

(۶) فلسفہ جدیدہ میں دروس الادلیۃ رکھی گئی۔ یہ نہایت جامع اور مبسوط کتاب ہی اور بیروت میں چھپی ہی۔

(۷) انگریزی زبان ضروری قرار دیگئی، چنانچہ اسکی تفصیل آگے آتی ہی،

نصاب قدیم میں کسی تغیر اور اصلاح کا گوارا کرنا، لوگونکو اسقدر شاق ہے کہ گویا

نصاب ۱۹۰۴ء میں منظور ہو چکا تھا لیکن اسپر عمل نہیں ہوتا تھا، مدرسین وہی قدیم کتابیں پڑھاتے تھے، یہانتک کہ جب سکرٹری دارالعلوم نے حیدرآباد سے آکر ندوہ میں قیام کیا، اور جبریہ حکم دیا تب جاکر اسکی تعلیم جاری ہوئی، اسپر بھی بعض مدرسین، خارج شدہ کتابیں پڑھایا کرتے تھے، جسکو بڑی سختی سے روکا گیا،

اس سلسلہ میں یہ بات ضروری طور سے بیان کرنے کے قابل ہے کہ علوم جدیدہ کی تعلیم کا اب تک کوئی معقول بندوبست نہیں ہوا،

علوم جدیدہ کی کتابیں اگرچہ بقدر ضرورت عربی میں موجود ہیں لیکن ہمارے علماء انکے پڑھنے سے گویا عاجز ہیں، اور انگریزی داں، عربی نہیں جانتے، نہ علمی اصطلاحات عربی الفاظ میں ادا کرسکتے ہیں، اسکا علاج بظاہر صرف یہ نظر آتا ہے کہ مصر سے کوئی شخص بلوایا جائے یا اسوقت کا انتظار کیا جائے کہ خود ندوہ سے ایسے علما تیار ہوکر نکلیں جو عربی کے ساتھ انگریزی جانتے ہوں اور علوم جدیدہ کے الفاظ اور مصطلحات کو عربی میں بدل سکیں،

تعلیم انگریزی

ندوہ کا اہم المقاصد، ایسے علما کا تیار کرنا ہے جو عربی اور انگریزی دونوں زبانوں کے ماہر ہوں اس بنا پر شوال ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء کے جلسہ انتظامیہ میں یہ رزولیوشن منظور ہوا کہ انگریزی زبان بطور زبان ثانی کے، درس میں داخل کیجائے، یہ رزولیوشن اگرچہ چند ارکان کی موجودگی میں منظور ہوگیا لیکن بعض معزز ارکان نے سخت مخالفت کی، یہانتک کہ اگر انگریزی زبان جاری کی گئی تو وہ دارالعلوم کو توڑ دینگے، تاہم استقلال کے ساتھ اس مخالفت کا مقابلہ کیا گیا، اور ربیع الاول ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں انگریزی زبان جاری کردی گئی لیکن اب ایک مدت تک محض برائے نام رہی حد یہ ہے ماہوار کا ایک ماسٹر تھا، اور سیکڑوں لڑکوں میں سے چار پانچ، وہ بھی ذرا دیر کے لیے انگریزی

پڑھ لیتے تھے، سکرٹری دارالعلوم نے جب ندوہ میں آکر قیام کیا، تو اسطرف خاص توجہ کی، جلسۂ انتظامیہ میں یہ تجویز منظور کرائی کہ انگریزی زبان، ہر لڑکے کے لیے لازمی قرار دیجاے۔ صفر ۱۳۲۳ھ / اپریل ۱۹۰۵ء میں، مولوی ظہور احمد صاحب بی اے اس غرض سے ارکان مجلس دارالعلوم میں منتخب ہوے کہ انگریزی شاخ کی نگرانی انکے ذمہ قرار دیجاے،

ایک بڑی بے ترتیبی یہ چلی آتی تھی کہ اکثر طلبا عربی میں متحد الجماعت تھے اور انگریزی میں مختلف الجماعت ہو جاتے تھے کیونکہ اکثر لڑکے ایسے داخل ہوتے تھے جنھوں نے عربی کی کسیقدر تعلیم اور مدارس میں پہلے حاصل کر لی تھی لیکن انگریزی یہاں دارالعلوم میں آکر شروع کی تھی، اسکا یہ نتیجہ تھا کہ ایک ماسٹر کو ایک ہی گھنٹہ میں مختلف جماعتونکو پڑھانا ہوتا تھا اور اسطرح ہر جماعت کی تعلیم ادھوری رہ جاتی تھی یہ خرابی اب سال حال میں جاکر رفع ہوئی جب گورنمنٹ ان ایڈ کے ذریعہ سے جدید اسٹاف کا تقرر ہوا، جدید ہیڈ ماسٹر صاحب نے، حسب ذیل انتظام کیا،

(۱) چونکہ ابتدائی درجوں میں اکثر لڑکے اپنے درجے کے مطابق استعداد رکھتے تھے اور مقررہ کورس میں سب متحد تھے، اسلیے ان میں کوئی تغیر کرنا نہیں پڑا، بجز چند لڑکوں میں جو حال میں آئے تھے، جنکا انتظام علیحدہ کر دیا گیا۔

(۲) پانچ اوپر کے درجونکے اوقات تعلیم ایک کر دیے گئے یعنی ۱۰ بجے سے بولنے بارہ تک اور ایک ایک کتاب ایک ایک معلم کے سپرد کی گئی، جو طالب العلم جس کتاب کی استعداد رکھتا تھا (بلالحاظ ترتیب درجہ عربی) اس کتاب کے معلم کے سپرد کر دیا گیا اسطرح تمام طلبا، چند ڈویزن میں تقسیم ہوکر، متحد الجماعت ہو گئے۔

انگریزی اور حساب کا جو نصاب دارالعلوم میں جاری ہے وہ رپورٹ کے آخر میں شامل ہے،

گورنمنٹ کی اعانت اور جدید تقریریں

دارالعلوم میں چونکہ مذہبی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم بھی داخل ہے، اسلیے خاص اس شاخ کی وسعت اور ترقی کے لیے یہ مناسب سمجھا گیا کہ گورنمنٹ کے اس عطیہ کو قبول کیا جائے جو گورنمنٹ عموماً دنیوی تعلیم کے متعلق، اور مدارس اور مکاتب کو دیتی ہے چنانچہ ۱۹۰۸ء میں اسکے متعلق افسران سررشتہ تعلیم سے خط و کتابت شروع ہوئی، اور انھوں نے مدد دینے کا ارادہ ظاہر کیا، ارکان ندوہ نے مراسلات میں یہ ظاہر کردیا کہ ہمکو یہ اعانت اس شرط پر منظور ہے کہ ہماری طرز تعلیم - اور اصول اور نصاب تعلیم میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی خواہش نہ ظاہر کیجاے چنانچہ اس اصول کے موافق، ۱۹۰۸ء میں پاسنوا ہوا کا عطیہ گورنمنٹ نے منظور کیا، چونکہ بعض مخالفوں نے عوام میں یہ مشہور کرنا چاہا ہے کہ آپ اعانت کے لینے سے ہماری آزادی جاتی رہیگی، اور ہم اس طرز تعلیم کے پابند ہوجائینگے جو انگریزی مدارس میں جاری ہے، اسلیے ہم ڈائرکٹر صاحب تعلیمات کے مراسلہ کا ترجمہ بعینہ اس مقام پر درج کرتے ہیں -

نقل حکم گورنمنٹ نمبر ۹۷۷ / ۲۶-۱۵ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۸ء

از طرف سی ایس بی کینڈال اسکوائر آئی سی - ایس - انڈر سکرٹری گورنمنٹ ممالک متحدہ (ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ)

بنام ڈائرکٹر آف (پ ی ب ل ک) انسٹرکشن ممالک متحدہ الہ آباد

بجواب آپکے مراسلہ نمبر آف (۲۴۸) ۲-۱۷ مورخہ ۲۸ - اکتوبر ۱۹۰۸ء کے مجھکو ہدایت کی گئی ہے کہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کو بطور گرانٹ ان ایڈ کے ۵۰۰ ماہوار کے دیے جانیکی اطلاع دوں - یہ رقم اس غرض سے دیجاتی ہے کہ کمیٹی انتظامیہ، انگریزی اور ریاضی کی تعلیم مناسب کا انتظام کرسکے اور

جدید عربی کے لیے ایک لائق پروفیسر اور ایک موزوں پرنسپل کی خدمات حاصل کرسکے، کمیٹی کو یہ امر اچھی طرح سمجھا دینا چاہیئے کہ یہ مدد محض دنیاوی تعلیم کے لیے دیجاتی ہے اور یہ کہ مذہبی اور دنیوی تعلیم میں ایک حد فاصل قائم کردینی چاہیئے، اور نیز دنیاوی تعلیم کا محکمۂ تعلیم کی جانب سے معائنہ ہوسکیگا۔

اس مدد کے اخراجات مالی سال رواں کے اس بجٹ سے دیے جائیں جو محکمہ کی بجٹ میں ہو،

دفتر انسپکٹر اسکول حلقہ لکھنؤ

نمبر ۲۹۹/۱۴ بابت ۹ سنہ ۱۹۰۸ء

لکھنؤ مورخہ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۰۸ء

نقل سکرٹری دارالعلوم اسکول لکھنؤ کے پاس بغرض اطلاع بھیجی گئی

(دستخط) ہیڈ کلرک

ازجانب اے ای۔ رچرڈسن۔ ایم اے

انسپکٹر اسکول حلقہ لکھنؤ

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے ہماری مذہبی تعلیم میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی ہے، اور اپنی مدد انگریزی اور ریاضی پر محدود رکھی ہے اور صاف بتا دیا ہے کہ اس عطیہ کے استعمال کے لیے دنیوی اور دینی تعلیم میں حد فاصل قائم کردیجائے،

گورنمنٹ کے اس عطیہ سے، دنیوی تعلیم کی شاخ مستحکم اور مضبوط ہوگئی دو جدید انگریزی کے ماسٹر مقرر کیے گئے جن میں قاضی تلمذ حسین، ایم اے، اور لندن ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر ہیں اور سید باقر حسین، جو سکینڈ ماسٹر ہیں ایک قابل بی اے ہیں، ان دونوں صاحبوں کے علاوہ دو اور ماسٹر ہیں جو انٹرنس کی لیاقت رکھتے ہیں۔ جدید

انتظام سے اس بات کا اطمینان ہوگیا کہ جو لڑکے دارالعلوم میں ابتدا سے تعلیم پائینگے وہ آٹھ برس میں درجۂ مولویت کیساتھ انگریزی میں انٹرنس کی لیاقت حاصل کرلینگے، اور جب وہ درجۂ تکمیل میں، دو برس تک اور صرف انگریزی پڑھینگے تو زباندانی میں، قابل گریجوٹوں کی برابری کرسکینگے، اور اسوقت انگریزی زبان میں تبلیغ اسلام کی خدمت بخوبی انجام دے سکیں گے،

درجۂ تکمیل

یہ درجہ حقیقت میں، ندوہ کا حاصل زندگی ہے۔ اسوقت تک تمام ہندوستان میں طریقۂ تعلیم یہ ہے کہ ایک نصاب معین جس میں تمام علوم وفنون اوسط درجہ تک پڑھائے جاتے ہیں، سب پڑھتے ہیں اور مولوی کی سند حاصل کرلیتے ہیں، لیکن اسکے بعد کوئی شخص کسی ایک خاص فن کو لیکر اسکی تحصیل اس طرح نہیں کرتا کہ اس فن کا کامل بنجائے اسکا نتیجہ یہ ہے کہ تمام ہندوستان میں ایک شخص بھی کسی ایک فن کا کامل نہیں، اتفاق سے مدت کے درس وتدریس کے بعد کوئی شخص کسی فن میں ممتاز ہوجائے، تو یہ ایک شاذ واقعہ ہے، اس بنا پر دارالعلوم ندوہ کی تجویز میں ابتدا ہی سے تکمیل کا درجہ رکھا گیا تھا لیکن آمدنی کی کمی سے اسکا انتظام نہیں ہوسکا تھا۔

جلسۂ انتظامیہ مورخہ یکم مئی ۱۹۰۹ء میں یہ طے پایا کہ سردست علم کلام اور علم ادب کا درجۂ تکمیل کھول دیا جائے اور ایک کمیٹی منتخب ہو، جو اس درجہ کا نصاب تعلیم مقرر کردے چنانچہ کمیٹی مذکور نے نصاب تجویز کرکے تمام ہندوستان کے علما کے پاس بھیجا۔ اکثر علما نے رائیں بھیجیں۔ مجلس دارالعلوم منعقدہ ۳۰ جون ۱۹۰۹ء میں ان تمام آرار کے اشتمال اور اقتباس سے حسب ذیل نصاب مقرر کیا گیا۔

علم کلام

شرح مقاصد علامۂ تفتازانی
کتاب الصفات امام بیہقی — برائے مطالعہ
تہافۃ امام غزالی و ابن رشد
رسائل اربعہ امام غزالی — 〃
بحث عصمت انبیا از ملل و نحل علامۂ ابن حزم — 〃
تلخیص المقال و کشف الادلۃ ابن رشد
حدیقۂ فکریہ — 〃
کتب آریہ مثلاً ستیارتھ پرکاش
اظہار الحق — 〃
کتاب الروح ابن القیم — 〃

علم ادب

دیوان امرء القیس، و نابغۂ ذبیانی، و علقمۃ الفحل و عروۃ بن الورد و فرزدق
کتاب الصناعتین ابو ہلال عسکری۔
اسرار البلاغۃ عبد القاہر جرجانی
موازنۂ ابی تمام و بحتری
عقد الفرید — برائے مطالعہ
مشق نظم و نثر

یہ درجہ اب کھول دیا گیا ہے اور اسکی تعلیم جاری ہے، علم ادب کی تعلیم کے لیے علاوہ اور

مدرسین کے مولوی شیخ محمد صاحب عرب مقرر کیے گئے ہیں جو اہل زبان ہیں،
درجۂ تکمیل خالص انگریزی کے لیے۔ اُسوقت کھولا جائیگا جب ندوہ کے ابتدائی
تعلیم یافتہ طلبا، اس درجہ میں آجائینگے۔ ان طلبا کو انٹرنس تک تو انگریزی پہلے ہی سے
آتی ہوگی درجۂ تکمیل میں جب صرف انگریزی لینگے تو انگریزی میں اعلیٰ درجہ تک کی
لیاقت حاصل کرسکیں گے،

تربیت

تعلیم سے بہت زیادہ ضرورت تربیت کی ہے، مخالفوں کو قدیم تعلیم پر نکتہ چینی اور شماتت
کا جو موقع ملتا ہے۔ اس کی وجہ صرف تربیت کی خرابی ہے،
تمام ہندوستان میں علانیہ نظر آتا ہے کہ مولویوں میں ہمیشہ معمولی مسائل کے
متعلق جو مخالفت ہوتی ہے، وہ کن ناگوار طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے، تحریروں میں لعن
وطعن، سب وشتم، بدزبانی سخت گوئی کی نوبت آتی ہے۔ دو چار عالم بھی متفق ہوکر کسی
کام کو انجام نہیں دے سکتے، اور اگر کسی کام میں شریک ہوں تو فوراً باہم اختلاف
پیدا ہوجاتا ہے۔ ہر عالم دوسرے عالم کا ذکر کرتا ہے تو اسطرح کرتا ہے کہ اپنا تفوق
اور دوسرے کی کم مائگی ثابت ہو، معاش کا طریقہ بجز نذر ونیاز کے جو درحقیقت ایک
قسم کی دریوزہ گری ہے۔ انکے خیال میں نہیں آسکتا۔ یہ تمام باتیں کیوں پیدا ہوتی ہیں؟
صرف اسوجہ سے کہ تربیت کا طریقہ نہایت خراب ہے۔ طلبا کے خورد ونوش کا عموماً یہ
انتظام ہے کہ کسی کے یہاں انکا کھانا مقرر ہوجاتا ہے، دونوں وقت طالب العلم وہاں
جاکر فقیروں کی طرح کھانا کھا آتے ہیں، بعض مدارس میں دارالاقامۃ کا انتظام ہے لیکن
اسطرح کہ مدرسہ سے باہر نان بائیوں کی دکانیں قائم کردی گئیں، طلبا کھانے کے وقت
نان بائی کی دکان پر کھانا کھا آتے ہیں، جامع ازہر میں یہ طریقہ ہے کہ طلبا سڑک پر دورویہ
قطاریں باندھ کر کھڑے ہوجاتے ہیں، اور ایک شخص آکر انکو تنوری روٹیاں تقسیم کرجاتا ہے

جسکو وہ ہاتھوں سے تھام کر، عبا کی جیبوں میں رکھ لیتے ہیں، ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس طریقے سے طالب العلموں میں خودداری، عزت نفس، بلند خیالی، حمیت اور غیرت، کیونکر پیدا ہو سکتی ہے،

اس بنا پر ندوہ نے اس امر کی طرف خاص توجہ کی، دار العلوم کے احاطہ ہی میں دار الاقامۃ (بورڈنگ) ہے تمام طلبا اس میں رہتے ہیں، طلبا دو قسم کے ہیں، مستطیع، اور غیر مستطیع، غیر مستطیعوں کے خورد و نوش کا تکفل دار العلوم کے ذمہ ہے مستطیع اپنے پاس سے صرف کرتے ہیں، لیکن دونوں قسم کے طلبا ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے ہیں، اور غیر مستطیعوں کو بھی اسی قسم کا کھانا دیا جاتا ہے جو مستطیعوں کا ہوتا ہے کھانا اساتذہ کی نگرانی میں کھلایا جاتا ہے تاکہ طلبا، آداب طعام اور خوش سلیقگی کے عادی ہوں، ۴ بجے کے بعد طلبا ورزش جسمانی فٹ بال وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں، اور اسوقت بھی کوئی نہ کوئی عہدہ دار مدرسہ موجود رہتا ہے تمام طلبا کو ہر بات میں خوش سلیقگی اور صفائی کی تاکید کیجاتی ہے، شب کو ایک مدرس طلبا کے کمروں میں گشت کرتا ہے کہ وہ اپنے اپنے کمروں میں موجود اور اپنے کام میں مصروف ہیں یا نہیں، پنجگانہ نماز تمام طلبا مسجد میں ادا کرتے ہیں اور مدرس اول سب کو خود ساتھ لیکر مسجد میں جاتے اور خود امامت کرتے ہیں، معتمد دار العلوم اکثر اوقات طلبا کے مجمع میں، خودداری، بلند خیالی، عالی حوصلگی، پر خطبہ (لکچر) دیتا ہے،

اس موقع پر یہ ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ دار العلوم کا موجودہ مکان، ان اغراض کے لیے بالکل کافی نہیں اور اسلیے ہر کام میں سخت دقت ہوتی ہے سب سے مقدم یہ ہے کہ دار العلوم کے لیے وسیع اور تمام ضروریات کے لیے کافی عمارت تیار ہو جاے،

افتا

ایک خاص گھنٹہ، فتوے لکھنے کا مقرر ہی، اسمیں مستعد طالب العلمونکو فتوے لکھنا سکھلایا جاتا ہے، باہر سے کوئی استفتا آیا ہوا ہو، تو وہ ورنہ خود سوال قائم کرکے طلبا کو دیے جاتے ہیں وہ کتب خانے میں بیٹھکر کتابونکی مدد سے فتوے لکھتے ہیں، اور اساتذہ کو اصلاح کے لیے دکھلاتے ہیں۔

مضمون نگاری

عربی خواں طلبا کی نسبت یہ عام شکایت ہی کہ انکو مضمون نگاری اور انشاپردازی نہیں آتی، تمام کتابونکے پڑھ لینے کے بعد بھی عربی زبان کی دو سطریں لکھنی نہیں آتیں اس بنا پر طلبہ کو روزانہ عربی عبارت لکھنے کی مشق کرائی جاتی ہی، انکو اردو (زبان) کی کوئی عبارت دیدی جاتی ہی اور عربی میں ترجمہ کرایا جاتا ہے، اس طریقہ کا یہ نتیجہ ہی کہ مستعد طلبا ایسے تیار ہو گئے ہیں، جو نہایت شستہ عربی عبارت لکھ سکتے ہیں، اردو مضمون نگاری کی بھی تعلیم ہوتی ہی، اور مستعد طلبا ایسے موجود ہیں جو نہایت قابلیت کے ساتھ مضامین لکھ سکتے ہیں، چنانچہ انکے مضامین رسالہ الندوہ میں اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔

طلبہ کی تعداد

طلبا کی تعداد اور نوعیت، مختلف حیثیتوں سے قابل لحاظ ہی

(۱) ہندوستان کے عربی مدارس میں سیکڑوں بلکہ ہزاروں طلبا تعلیم پاتے ہیں، لیکن بنگال سے کشمیر تک ایک بھی ایسا مدرسہ نہیں ہی جس میں ایک طالب علم بھی ایسا موجود ہو جو اپنے مصارف کا خود متکفل ہو، تمام طلبا خیراتی وظائف یا مساجد وغیرہ کے ٹکڑوں پر بسر کرتے ہیں، یہانتک کہ وہ طلبا بھی جو درحقیقت صاحب مقدور ہیں، وہ بھی اسی عام طریقہ کے موافق بسر کرتے ہیں، بڑے بڑے مدارس میں میں نے بچشم خود

دیکھا کہ طلبہ گھروں سے جاکر، مٹی کے برتن میں کھانا مانگ لاتے تھے اور اپنے حجروں میں لاکر کھاتے تھے، یہی طریقہ معاشرت تھا جسنے اس گروہ میں، من حیث الاغلب، خودداری، بلند ہمتی، ایثار نفسی کی صفتیں معدوم کردیں، اور اسی کا اثر ہے کہ عام مولوی، بجز خانگی زاحوال اور ادنیٰ درجہ کی باتوں میں مصروف رہنے کے، کوئی بڑا کام، یا کوئی بڑا خیال نہیں پیدا کرسکتے اتفاق سے کوئی مثال اسکے خلاف نکل آئے تو وہ "النادر کالمعدوم" ہے

اس حالت سے یہ بھی بدگمانی پیدا ہوتی ہے کہ عربی تعلیم کا بیکار ہونا اسقدر مسلم ہوگیا ہے کہ بجز مفلسوں کے کوئی شخص اسکو گوارا نہیں کرسکتا اور جو لوگ تعلیم پاتے ہیں، وہ زیادہ وظائف کے لالچ سے تعلیم پاتے ہیں۔

تمام ہندوستان میں، صرف ندوہ کا دارالعلوم ایک ایسا مدرسہ ہے جس میں بے زیادہ ایسے لڑکے موجود ہیں اور روز بروز انکی تعداد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے جو اپنے مصارف کے آپ متکفل ہیں، اور جو خیرات اور زکوٰۃ کی رقم کا لینا عار سمجھتے ہیں،

(۲) ۱۵ طالب العلموں کے مصارف، مدرسہ کی طرف سے ادا کیے جاتے ہیں، لیکن انکی خوراک اور رہنے کے کمرے اور تمام چیزیں اس حیثیت سے مہیا کی جاتی ہیں جو صاحب مقدرت طلبا کے ہوتے ہیں، تاکہ ان میں کسی قسم کی تفریق اور امتیاز مراتب نہ پیدا ہونے پائے۔

(۳) متعدد طلبا دور دراز مقامات سے آئے ہیں، مثلاً رنگون پشاور، کولھاپور دکن وغیرہ وغیرہ اور یہ سب وہ طلبا ہیں جو اپنا صرف خود برداشت کرتے ہیں،

(۴) عربی خواں طلبا، عموماً چاٹگام، اقصای بنگال، اور کابل وغیرہ کے ہوتے ہیں اور ان ممالک کے لوگ، علم سے بہت کم مناسبت رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آجتک ان ممالک میں کوئی بڑا عالم پیدا نہیں ہوا، دارالعلوم ندوہ کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ان ممالک کے طلبا مطلق نہیں ہیں بلکہ بہار، ممالک مغربی وشمالی۔ اور اطراف دہلی کے ہیں،

اور یہ مقامات مردم خیز ہونے میں ہمیشہ سے مشہور ہیں۔

(۵) ندوہ کے دور جدید سے طلبا کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے، ۱۹۰۸ء میں ۴۲ طالب العلم بورڈر یعنی مقیم مدرسہ تھے، ۱۹۰۸ء میں یہ تعداد ۶۲ تک پہونچی، اور سال حال میں ۹۲ ہے اور روز بروز بڑھتی جاتی ہے لیکن اسوجہ سے اکثر طلبا کے لینے سے انکار کر دینا پڑتا ہے، کہ مکان موجودہ میں جگہ نہیں، خدا کرے کہ جدید عمارت جلد بنکر تیار ہو جائے تاکہ کسیکو محروم کرنا نہ پڑے،

کتب خانہ قومی اور مذہبی ضروریات میں جسقدر ایک قومی مدرسہ، ایک قومی کالج ایک قومی یونیورسٹی کی ضرورت ہے اسیقدر ایک قومی کتب خانہ اعظم کی بھی ضرورت ہے، اگر مسلمانوں کے مذہب مسلمانوں کے علوم، مسلمان کی قومی تاریخ کو زندہ رکھنا ہے تو ضرور ہے کہ ایک ایسا کتب خانہ بہم کیا جائے جسمیں علوم مذہبی کے متعلق نادر اور بیش بہا تصانیف موجود ہوں جسمیں مسلمانوں کے خاص ایجاد کردہ علوم و فنون کا کافی سرمایہ ہو، جس میں ہر فن کے متعلق، وہ تمام کتابیں موجود ہوں جو اس فن کے دور ترقی کے مدارج ہیں جس میں قدما کے عہد کی نادر یادگاریں ہوں، اور ان سب باتوں کے ساتھ یہ کتب خانہ کسی کا ذاتی نہو، بلکہ وقف عام ہو تاکہ تمام ہندوستان کے مسلمان، اور بالخصوص مصنفین اور اہل قلم اس سے فائدہ اٹھا سکیں،

یہ تجویز کہ ندوہ میں ایک دائرہ تالیف قایم کیا جائے جسکے ارکان کا کام صرف مطالعہ کتب اور تصنیف و تالیف ہو جسطرح یورپ میں اکاڈیمیاں ہوتی ہیں، یہ بھی اسیوقت پوری ہو سکتی ہے جب ایک عظیم الشان کتب خانہ قائم کر دیا جائے،

ندوہ کا موجودہ کتب خانہ، گو ابھی ابتدائی حالت میں ہے تاہم یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک عظیم الشان علمی عمارت کا خاکہ ہے کتابوں کی مجموعی تعداد ۲۲۸۲ ہے ہم اسکی تاریخ اور خصوصیات کسی قدر تفصیل سے لکھتے ہیں،

تاریخ کتب خانہ کی ابتدا اسطرح ہوئی کہ ندوہ کے جلسہ سالانہ ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۹ء میں مولوی عبد الرافع خاں

صاحب نے اپنا کتب خانہ جس میں تین ہزار کتابیں تھیں، ندوہ کے لیے عنایت فرمایا، اسکے بعد وقتاً فوقتاً اور بزرگوں نے اکثر کتابیں مرحمت فرمائیں جن میں سے نواب عالمگیر محمد خاں، نواب علی حسن خاں - مولوی سید عبدالغنی صاحب ملازم ریاست حیدرآباد، مولوی یحییٰ صاحب مرحوم لکھنوی، سید حسن شاہ سرو ہنہ، مولوی شرف الدین صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ، سید مصطفیٰ نبیرہ نواب صدیق الحسن خاں صاحب مرحوم کا نام خصوصیت کیساتھ ذکر کے قابل ہے، - دائرۃ المعارف حیدرآباد نے بھی اپنی تمام مطبوعات عنایت کیں، ۱۳۱۷ھ میں میں نے اپنا کتب خانہ جو میری محنت اور تلاش کا سرمایہ تھا، وقف کردیا،

جن بزرگوں نے زیادہ تعداد میں کتابیں وقف کے لیے عنایت فرمائیں اُنکے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:-

۱	مولوی عبدالرافع خاں صاحب ڈپٹی کلکٹر شاہجہانپور
۲	مولوی محمد عظیم صاحب مرحوم پٹنہ
۳	مولوی عبدالغنی صاحب بہاری
۴	سید عبداللہ صاحب و حافظ سید خلیل الرحمن صاحب نصیرآبادی
۵	نواب احمد رضا خاں صاحب سکندر نواز گنج پٹنہ
۶	سید علی احمد صاحب زیدی رئیس فرید آباد ضلع دہلی
۷	مولوی شرف الدین صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ
۸	مولوی احسن اللہ خاں صاحب ثاقب
۹	سید مرتضیٰ صاحب نبیرۂ نواب صدیق الحسن خاں صاحب مرحوم

خصوصیات اس کتب خانہ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں،

(۱) اکثر علوم وفنون کے متعلق، وہ تمام کتابیں موجود ہیں، جنپر اس فن کی بنیاد ہے اور جنسے اس فن کی ترقی کا الگ الگ دور قائم ہوتا ہے، یہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی چار کتابیں ہیں، ان

ہزار کتابوں سے زیادہ اہم اور مفید ہیں جنسے اصل فن پر کچھ اضافہ نہیں ہوتا جیسے کہ متاخرین کی تصنیفات ہیں، مثلاً منطق کی ابتدا ارسطو نے کی، بوعلی سینا نے اسکو پھیلا کر تفصیل سے لکھا، اور شرطیات کی بحث اضافہ کی، امام رازی نے بعض مسائل پر جرح اور نقد کی، ابن سہلان نے جامعیت کیساتھ اسکا اختصار کیا، شیخ الاشراق نے اس میں کچھ تصرفات کیے، محقق طوسی، اور قطب الدین رازی نے ارسطو کے مسائل کی حمایت کی اور اسکو زیادہ توضیح سے لکھا، ابن تیمیہ نے اکثر مسائل کا رد کیا، اور ایک ضخیم کتاب اسپر لکھی، متاخرین نے اصل فن پر کچھ اضافہ نہیں کیا بلکہ اس میں فلسفہ کے مسائل شامل کردیے چنانچہ یہ تمام کتابیں ندوہ کے کتب خانہ میں موجود ہیں جنکے نام حسب ذیل ہیں،

نام کتاب	نام مصنف	قلمی یا مطبوع
منطقیات شفا	بوعلی سینا	قلمی
شرح عیون الحکمۃ	امام رازی	〃
بصائر نصیریہ	ابن سہلان	مطبوعہ مصر
حکمۃ الاشراق مع شرح	شیخ شہاب الدین مقتول	مطبوعہ ایران نسخہ قلمی
محک النظر	امام غزالی	
شرح منطقیات اشارات	محقق طوسی	قلمی
شرح مطالع مع میر	قطب الدین رازی،	
ردّ منطق	علامہ ابن تیمیۃ	

انکے سوا متاخرین کی تمام تصنیفات، جو آجکل درس تدریس میں داخل ہیں، وہ بتمامہا موجود ہیں، لیکن انکے ذکر کی ضرورت نہیں،

اسی طرح فن ادب وغیرہ کی اکثر جو کتابیں مہمات فن ہیں، موجود ہیں

(۲) اکثر علوم و فنون کی نادر اور کمیاب کتابیں موجود ہیں، مثلاً

منطق و فلسفہ

نام کتاب	نام مصنف	قلمی یا مطبوعہ	کیفیت
رسائل فارابی	ابونصر فارابی	قلمی	اس میں چار رسالے اُس مجموعہ سے زائد ہیں جو یورپ میں چھپے ہیں۔
ہشت رسائل فارابی	〃	مطبوعۂ یورپ	
ترجمۂ اثولوجیا	ارسطو	〃	
نجات	بوعلی سینا	قلمی	
منطقیات شفا	〃	〃	قریباً پانسو صفحہ کی کتاب ہے، جسمیں فن شعر، اور خطابت و جدل کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے،
شرح عیون الحکمۃ	امام رازی	〃	
ایماضات	باقر واماد	〃	
عین الحکمۃ		〃	
شکل القطاع	محقق طوسی	مطبوعۂ یورپ	
ردّ الفلسفۃ الیہود الاسلاف	پروفیسر مونک فرانسیسی	〃	یہ کتاب فرنچ زبان میں ہے اور نہایت کمیاب ہے مصنف نے اسمیں بتایا ہے کہ پہلے مسلمانوں سے یہودیوں نے فلسفہ سیکھا، پھر یورپ میں پھیلا یا ہے صفحوں کی کتاب ہے اور صرف اسی بحث پر ہے،

ادب

خصائص	ابن جنی شاگرد متنبی	قلمی	نہایت نایاب ہے، اور گویا فن نحو اور لغت کا فلسفہ ہے۔
ترجمۂ ریطوریقا ارسطو (یعنی فن خطابت)	ابن رشد	مطبوع	
کتاب البیان والتبیین	جاحظ	مطبوع	یہ وہ کتابیں ہیں جنمیں سے ہر کتاب فن بلاغت کا ایک خاص دور ہے۔
نقد الشعر	ابن قدامۃ	〃	
کتاب الصناعتین	ابوہلال عسکری	〃	
دلائل الاعجاز	عبدالقاہر الجرجانی		

نام کتاب	نام مصنف	قلمی یا مطبوع	کیفیت
اسرار البلاغۃ	عبدالقاہر الجرجانی	مطبوع	یہ وہ کتابیں ہیں جن میں سے ہر کتاب فن بلاغت کا ایک خاص دور ہے،
ایضاح	قزوینی صاحب تلخیص	قلمی	
مفتاح	سکاکی	مطبوع	
مثل السائر	ابن الاثیر		
دیوان لبید بن ربیعہ عامری مع ترجمہ بزبان جرمن	یہ صحابی تھے		
دیوان اوس بن حجر جاہلی	اوس بن حجر زہیر بن ابی سلمہ کا استاد تھا۔		
دیوان حطیئہ			
شرح دیوان زہیر بن ابی سلمی	اعلم شنتمری		
دیوان شعرائے ستہ جاہلیت	امرالقیس و نابغہ وغیرہ		
اشعار ہذلیین مع شرح	قبیلہ بنی ہذیل کے تمام شعرا کا کلام ہے ابوسعید سکری نے جمع کیا تھا		
مفضلیات ضبی			خلیفہ منصور عباسی نے مہدی کی تعلیم کے لئے علامہ ضبی سے یہ مجموعہ اشعار مرتب کرایا تھا۔
دیوان ابونواس	ابونواس		
دیوان ابن المعتز	عبداللہ بن المعتز خلیفہ عباسی		
دیوان جریر مع حل لغات			خوشخط اور نہایت قدیم نسخہ کی نقل ہے،
دیوان اخطل			بنوامیہ کے عہد کا شاعر ہے۔
شرح معلقات	خطیب تبریزی شارح حماسہ		
نوادر	ابوزید انصاری المتوفی ۲۱۵ھ		

نام کتاب	نام مصنف	کیفیت
معربات	جوالیقی	اس فن کی سب سے پہلی تصنیف ہے
مفاتیح العلوم	خوارزمی	علامہ مقریزی نے اس کتاب کی نسبت جلیل الشان کا لفظ لکھا ہے
معربات ومولدات	پروفیسر دوزی فرانسیسی	پروفیسر دوزی نے پچاس برس کی محنت میں تین سو کتابوں سے اُن مولد الفاظ کو جمع کیا اور اُنکی معنی لکھے جو لغت کی کتابوں میں نہ تھے
محاسن والاضداد	جاحظ	
درۃ الغواص	حریری	نہایت خوشخط نسخہ ہے
	تاریخ	
طبقات ابن سعد ۸ جلد	ابن سعد کاتب الواقدی	صحابہ کے حالات میں جسقدر کتابیں لکھی گئیں سب سے اقدم اور سب کا ماخذ یہی ہے
جزء تاریخ بغداد	احمد بن ابی طاہر بغدادی	بغداد کی سب سے قدیم تاریخ تیسری صدی کے آغاز کی تصنیف ہے
جزء تاریخ بغداد	خطیب بغدادی	
کتاب الاوائل	ابو ہلال عسکری	نہایت نایاب کتاب ہے لیکن افسوس ہے کہ سخت غلط نسخہ ہے
محاسن والمساوی	بیہقی	
نفثات الدرۃ العباسیۃ		جب سیونی سلطنت کا بیڑا ہے اسی زمانہ کے کاغذات کی چند عکسی تصویریں ہی ہیں
کتاب فی فن الحرب	نامعلوم	فن جنگ پر جسمیں فوجی ترتیب وترقوم وغیرہ علی طور سے لکھے ہیں چھٹی صدی کی تصنیف ہے
مدنیۃ العلوم	ارینقی	کشف الظنون کا ماخذ ہے
تاریخ الحکما	شہرزوری	نہایت کمیاب ہے
خطط والآثار	مقریزی	
احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم	علامہ بشاری	چوتھی صدی میں خود سفر کرکے تمام ممالک اسلامیہ کا نہایت مفصل اور علمی جغرافیہ لکھا ہے

نام کتاب	نام مصنّف	کیفیت
معجم	علامہ ذہبی	
مناقب الشافعی	امام رازی	امام شافعی کی سوانح عمری ہے نہایت خوشخط ہے۔
عقود الجمان	ابو المحاسن دمشقی	امام ابوحنیفہ کی سوانح عمری ہے۔
کتاب الفہرست	ابن ندیم بغدادی	
الفتح القسی	عماد کاتب	سلطان صلاح الدین کے حالات ہیں
تاریخ سلجوقیہ		
کتاب الخراج	ابن قدامۃ	

باقی مطبوعات مصر و بیروت وغیرہ مثلاً تاریخ کامل۔ ابن خلدون۔ مسعودی معجم البلدان یاقوت حموی۔ طبری۔ طبقات سبکی۔ تاریخ الحکما قفطی۔ حسن المحاضرہ۔ بغیۃ الوعاۃ سیوطی۔ اثار الاولیا فتح الطیب۔ سیرۃ سلطان صلاح الدین۔ تاریخ صغیر بخاری وغیرہ وغیرہ تمامتر موجود ہیں۔

(۳) اکثر کتابیں نسخہ اور کتابت کے لحاظ سے نادر الوجود ہیں۔ مثلاً کشاف کا نسخہ ۶۵۸ھ کا لکھا ہوا ہے، فائق زمخشری کا نہایت قدیم نسخہ ہے۔ قاموس کا نسخہ عالمگیری کتب خانہ کا ہے متعدد کتابیں خط ولایت کی مطلا اور مذہب ہیں، ایک بر بخی اصطرلاب، نہایت عمدہ صنعت کا ہے جو شاہ جہاں کی وفات کے ۵ برس بعد لاہور میں تیار کیا گیا تھا اس قسم کی اور بعض نادر چیزیں ہیں

(۴) اکثر ضروری اور درسی کتابوں کے کئی کئی نسخے ہیں تاکہ طلبا اور اساتذہ کے کام میں آسکیں۔

عمارت دار العلوم کی کامیابیوں میں سب سے زیادہ رکاوٹ، عمارت کی وجہ سے تھی اور ابھی تک ہے۔ مکان موجود ایک خانگی رہنے کا مکان تھا جو ۹ ہزار روپیہ میں خریدا گیا تھا لیکن نہ وہ دار الاقامۃ (بورڈنگ) کے لیے موزوں ہے نہ درس کے لیے کافی کمرے ہیں ظاہری حیثیت کے لحاظ سے مناسب ہے۔ اسلیے ابتدا ہی سے ایک موزوں اور مناسب قطعہ

زمین کی تلاش تھی جسپر ایک وسیع عمارت بنائی جاسکے لیکن باوجود سخت جستجو اور تلاش کے کوئی موزوں زمین نہ مل سکی۔ دوسری طرف، تعمیر کی مد میں کچھ سرمایہ نہ تھا۔ ۱۹۰۸ء میں ایک اپیل سرمایۂ تعمیر کی غرض سے شائع کیا گیا جس میں یہ درخواست کی گئی کہ خاص مدرسہ کی عمارت کے لیے پچاس ہزار مطلوب ہیں ایسلیے ایسے ۵۰ بزرگوں کی ضرورت ہی جو ایک ایک ہزار عنایت فرمائیں، اور عمارت کی پیشانی پر ان سب بزرگوں کا نام کندہ کیا جائے۔ یہ اپیل مولوی علام محمد صاحب شملوی ریاست بہاولپور میں لیکر گئے، تو حاتمہ دوران یعنی رئیس حال کی داوی ضما خلد ھا اللہ تعالی نے فرمایا کہ ۵۰ شخصوں کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہی، یہ پوری رقم میرے خزانہ سے دیدیجائے۔ اس رقم کے ملنے کے بعد زمین کی تلاش ہوئی لکھنؤ میں سب سے بہتر اور سب سے موزوں تر، وہ قطعہ آراضی ہی جو آہنی پل کے داہنی جانب واقع ہے جہاں گورنمنٹ کی طرف سے صنعتی کالج تعمیر ہو رہا ہی۔ زمین کا منظر یہ ہی کہ ایک طرف نہایت قریب دریا ہی۔ پشت اور پہلو میں، کیننگ کالج کے بورڈنگ اور صنعتی کالج کی پرشان عمارتیں ہیں، شمال کی طرف دور تک کھلا ہوا میدان ہی۔ یہ قطعہ پختہ ۳۲ بیگہ ہے چنانچہ اس زمین کے لیے گورنمنٹ میں درخواست کی گئی، اگرچہ اس حلقہ کی زمین مینو سپلٹی کے قاعدہ کی رو سے ساٹھ روپیہ بیگہ سالانہ پر ملتی ہی، اور اسلیے زمین مطلوبہ کا سالانہ لگان ڈھائی ہزار کے قریب ہوتا تھا، لیکن جناب مسٹر جابلنگ صاحب ڈپٹی کمشنر اور جناب کمشنر صاحب نے مہربانی سے اسکے دیے جانے کی سفارش کی، اور جناب ہز آنریبوٹ صاحب لفٹنٹ گورنر نے اپنی عنایت خاص سے اسکے عطا کیے جانیکا حکم دیا اور صرف دوسو روپیہ سالانہ لگان مقرر کیا۔

۲۸۔ نومبر ۱۹۰۹ء میں عمارت کی سنگ بنیاد رکھنے کی تاریخ قرار پائی اور جناب ہز آنر موصوف سے درخواست کی گئی کہ وہ اپنے ہاتھ سے عمارت کا پتھر نصب فرمائیں۔

عجیب حسن اتفاق ہی ہندوستان کا سب سے بڑا دارالعلوم لکھنؤ کا فرنگی محل تھا

جو درس نظامیہ کا بانی ہے ۔ اور جسکے دامن فیض سے مولانا بحر العلوم، ملا حمد اللہ، ملا حسن وغیرہ تعلیم پاکر نکلے ۔ یہ محلہ فرنگی محل اسلیے کہلاتا تھا، کہ ایک فرنگی اسمیں آکر رہا تھا، اور اسیلیے محلہ اسکی طرف منسوب ہوگیا تھا، اس جدید دار العلوم کی بنیاد، ہزآنر لفٹنٹ گورنر نے رکھی کہ وہ بھی اہل فرنگ ہیں ہمارے معزز دوست میر اکبر حسین صاحب نے اس موقع پر اس حسن اتفاق سے شاعرانہ کام لیا، چنانچہ کہتے ہیں ۔

رکھی بنلے ندوہ ہزآنر نے آکے خود
سچ پوچھیے اگر تو فرنگی محل یہ ہے

سنگ بنیاد کی رسم شوکت و شان سے ادا ہوئی، تمام معززین و حکام ضلع، اور علما و فضلا شریک جلسہ تھے، اس موقع پر ارکان ندوہ کی طرف سے جناب ہزآنر کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا جسکا جواب ہزآنر موصوف نے انگریزی زبان میں دیا جسکے ساتھ اردو ترجمہ بھی شامل تھا، اصل سپاسنامہ عربی زبان میں تھا، چنانچہ اصل سپاسنامہ مع ترجمہ اور ہزآنر کے جواب کے درج ذیل ہے ۔

بسم الله الرحمن الرحيم ٥

الی السعادۃ ازیبل سرجان پرسکاٹ ہیوٹ کے سی آئی ای
نائب الحاکم العام فی ایالۃ الممالک المتحدۃ آگرہ واودہ

مولای الاکرم! نحن اعضاء ندوۃ العلماء نرحب بکم من حیث کونکم نائب الحکومۃ فی ھذا الایالۃ ونشکرکم علی جانبکم حضورا لوضع حجر اساس دار علوم الندوۃ فنشکرکم علی ذالک کافۃ المسلمین فان الندوۃ کانت لسان حال الامۃ لا یوجد قد شہر من الارض الا وفیہ انصار الندوۃ وحماتھا وقد استبان بھذا ما للدولۃ من التسامح الدینی الذی ھو من مزایا الامۃ الانکلیزیۃ خاصۃ الذی ھو ملاک الحکومۃ وعمودھا فان الندوۃ لیست لاجمعیۃ دینیۃ۔ مولای الاکرم! نحن نستمد من حضرتکم ان تسمحوا لنا بادامۃ الندوۃ وطوارئھا التی من احد مظاھرھا الجلیۃ دار علومنا ھذہ۔

مولای الاکرم! ان المسلمین منذ وجدوا الی یومنا ھذا لم یزل فیھم طائفۃ متسمین بلقب العلماء قادۃ الحزب الاسلامی فی امور الدین واحکامہ والامۃ کانت تقفو اثرھم وتتبع ھداھم فی کل ما یمس بالدین ولو فی امور الدنیا وکانوا نموذجا لتمدن الاسلام ومکارم اخلاقہ والامم الذی استوجب وجود ھذہ الطائفۃ ھو ان ما تتقوم بہ جنسیۃ المسلمین لیست خصوصیۃ الاقلیم ولا الشعب ولا الاسم کما ھی للامم الاخری بل کل من اعتنق دین الاسلام یحصل لہ کل ما کان للمسلمین قاطبۃ علی اختلاف جنسیۃ وعشیرۃ وصبغۃ ولما کان للمسلمین حزب یختص بدعوۃ الدین کانت الامۃ تحتاج الی مثل ھذہ الطائفۃ لکی لا یحید واعن قصد المحجۃ۔ وھذا امر دعی الی ان نشأت طائفۃ کبیرۃ من العلماء ولا یقل عددھم عن امثالھم فی الامم الاخری ومن مزیۃ امۃ الاسلام ان العلم کان فیھا یکتسب

لاجل العلم فقط مع صرف النظر عن كل مرمى غاية وما في هذه الامة من احترام العلم والخضوع له والتفاني فيه امر لا تشاركها فيه امة حتى ان الرؤس المزينة بالتيجان كانت تخضع لها كرامة والحق ان تاج الامة ما كان لا بعد ما فقدت هذه الطائفة أعني مزاياها فذهب ما كان لها من المكانة عند القوم حينئذ حرمة الامة من قيادتها وتبدل نظامها وعند ذلك اشتغلت هذه الطائفة بحقارات الامور وبلغ الحال الى ان رفعت الشكاوى الى المحاكم السلطانية فقام حينئذ حزب من العلماء لسد الخلل واقامة معالم الاصلاح وكان من اول مظاهرة هذه الجمعية المسماة بالندوة انعقدت حفلتها الاولى في كانون سنة ١٨٩٤ وفي سنة ١٨٩٥ صادقت الحكومة عليها رسميا وبلغت حفلاتها اثنتي عشرة حفلة اجتمعت فيها العلماء وعامة الناس على اختلاف اهوائهم واذواقهم —

اما مطالب الندوة فتنحصر مهماتها في اربعة امور

(١) ترقية المدارس العربية واصلاحها —

(٢) رفع المخاصمات الدينية —

(٣) اصلاح امور المعاشرة والاخلاق —

(٤) نشر الاسلام وكل ما يتعلق بالمنافع العمومية

في بدء الامر ظهر الترحيب بالندوة من جميع الامة كافة فتوسعت حينئذ في مطالبها وكان من اول مساعيها انها اجتهدت في رفع الخصام الحادث في احزاب الامة اصلاح ذات البين فلزت في ذلك الى حد لا يستهان به وكذلك سعيها بتخفيض نفقات عوائد الفرح والاتم بذهاب رياح الرياح ثم ان الندوة اقامت اربعة اشهر في كل سنة في محل الاقامة في كانون ولكن كان اهم مطالبها امور التعليم فاصلح ما فسد منه ليكون سببا لوحدة شرذمة تهذب الناس في الامور الدينية ومن البين ان التعليم الصحيح هو الذي يزيل كل داء اعترى الامة وحجزها عن سبيل تقدمها وانظر الى ذلك اسست الندوة في سنة ١٨٩٨ مدرسة سمتها دار العلوم كما بينا في اول الامر مدرسة ابتدائية ثم تحولت الى الكلية في سنة ١٩٠٧ وصارت كانها اساس لجامعة دينية ولما كان امر التربية اعظم خطرا من التعليم اسست دار اقامة الطلبة ولكن كان مسعى

الحظان الأمة لم تقدر مساعاة الندوة حق قدرها فالفئة القديمة أساءت الظن إذ عاد الفلسفة الجديدة في نصاب
التعليم ويوشك أن يحتدم الفتك بين حتى الفت كتب ورسائل في تكفير حزب الندوة وفوق ذلك فإن الناشئة الجديدة أيضا
كانت تنقلب عن الأخذ بناصرنا فإنها كانت تحاب الندوة تقيد حرية الأفكار وكانوا عاجزين عن فهمنا فراحيا
العلوم العربية أصلا ومعاز الندوة كانت هدفا لسهامهم كلتى الطائفتين لم تزل لها قدم راسخة ومحجة واختار لنفسها
جادة وسطا فرتبت نصابا جديدا يرجح فيه جانب الآداب والعلوم الدينية ومع أن هذا العلوم لم يمض عليها مدة مديدة فإن
النتائج تلاميذ يقدرون على ارتجال الخطب من غير رقية وهذا شئ لم يسبق له مثيل وكان بعيدا مرادا ما في بادئ
الحكومة الإسلامية أيضا وقد أضفنا إلى نصاب التعليم الفلسفة الجديدة وكانت هذه بدعة تعد كفرا في المدارس القديمة
ومدارات الطعن بلية أنا أدخلنا في نصابنا تعليم اللسان الإنكليزي لزوما فكان من ثمرته حرمان الندوة من بعض المساعدات
المالية حتى أن بعضا منهم استرجع أرضا كان وقفها على دار العلوم فلم نال جهدا في الاستفادة عما لأهل الغرب من الكشافات
الجديدة في علوم العربية وخزانتنا تحوي على أكثر ما كتبه المستشرقون في أمثال هذه المسائل وعلى كتب غيرها
تصلح أن تكون زينا لكل متحف علمي ولكنا لهم مزيد شغف في الاستفادة عن تلك الخزانة ويوجد فيهم من يكتب في
مجلة الندوة مقالات علمية يستحق المتنوبها وإن أردنا أن ننشئ لجنة تكون أعضاؤها تلامذة مدرستنا الذين
يقفون حياتهم على الفحص عن المسائل العلمية المهمة وبناء على ما تواترنا من آباءنا الأولين أخذ التعليم حره وبزين
توسيع نطاق التعليم جسيما تعيينا على ذلك المساعدات المالية ومن أهم مزايا مدرستنا أن الذين يقومون على إحياء الندوة
عن المدارس الدينية لأجل التعصب الديني ولا لأجل عدم الثروة لا يتحاشون الآن عن مثل التعليم الذي اختارته الندوة فإنها
جعلت تعليمها تحت سيطرة التعليم الديني ونحن نجتر على أن نعرض على مساعدي دار علومنا مع قلة بضاعتها
وقصر باعها أرباب على أمثالها من كلى النوعين بنوع خاص فإن تلامذة أبعد عن التقشف وبراء عن التفخفخ
الفاسدة مع أن مدرستنا لا تقدر على حد طائفة يصلحون للتوظف في أعمال الدولة ولكن نحن على ثقة أن
مدرستنا تنشئ رجالا يقدرون على إطفاء الثورات الحالية التي تريد أن تسيطر الخالق والمخلوق

معارج لا یکون من شیمتهم الاستکانة للاکابر والمواساة للجار والتواضع للعامة وفوق کل ذلک الانقیاد للحکومة والخضوع لها فهذه دستنا نتنفی فی طبقها رواح المسامحة الدینیة التی فتحت ابوابها لکل حزب یعتنق طلبتنا ولا اساتذتهم بالمشاجرات التی حدثت الیوم بین لفئتین العظیمتین من المسلمین وعسی ان یتدارکنا الله برحمته ویرد عون الناس الی الخیر والصلح فنرجو امن دار علومنا والمدارس التی تتبع سبیلها انها تخرج طلبة سیسودون الامة ویملکون ازمتها مرة اخری ویحسمون التشاقق ویشقون عصا النفاق ویصبحون لتوسعهم فی المعارف الحدیثة والقدیمة واسطة موصلة بین الفئة الناشئة وحزب التفقه العتیق ونحن علی یقین من ان المسلمین کما یسلم اذ عانهم لحکومتهم یزیدون من هولاء العلماء الناشئین طاعة وانقیاد للحکومة والان نقدم الی جنابکم ازلی الشکرات حیث تفضلتم علینا بقطیعة من الارض لنرفع علیها قواعد مدرستنا وبعد ذلک نحن نشکر الذین بلغنا من مساعدتهم ومساعیهم الی هذا الحد ونخص من بینهم اولا سمو النظام امیر حیدر آباد الذی نستغرف من جوامارته من نعومة اظفارنا وان لم نرزق زیارته حتی الان وبعد ذلک نوه مفوض الاعلی لدی سمو الملکة امیرة بوفال التی تمحنا وظیفة سنویة ونبت ایادی امارة باوالفوا التی رفدت امیرتها غیر ما تتشبع به امارتها سنویا بمنحة تساوی خمسین الف روپیة هیا ما نتشرف بان یضع سعادتکم حجر اساس کلیتنا وبعد من واجبنا ان نذکر من غیر هولاء الکرما الذین اخذوا بایدینا وساعدونا باکثر خیناً من الخیر کرنل خان بهادر عبد الحمید خان وزیر خارجیة امارة بیاله ونحن نشکر المستر اے اس سندرس والمستر اس اچ بتلر سی ای ای والمستر ال اس جاپلنک الذین نصرونا بتحصیل القطعیة التی انعمتم بها علینا وفی الختام نحن نشکر جنابکم من صمیم افئدتنا حیث نصرتمونا مما شتیتم الینا مراعنة فضلکم ونعید مرة اخری شکرنا الذی تقدم الی جنابکم حیث قبلتم ان تضعوا ایدیکم الکریمة حجر الاساس والان نسئلکم ان تاخذوا بهذا العمل الخطیر الذی یبقی علی کر الدهور -

ترجمہ

ایڈریس

بہ حضور جناب آنریبل سرجان پرسکاٹ ہیوٹ صاحب بہادر کے سی ایس آئی، سی. آئی، ای لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ آگرہ اودھ

حضور عالی

ہم ارکان ندوۃ العلما نہایت ادب کے ساتھ حضور کا خیر مقدم عرض کرتے ہیں. حضور نے دارالعلوم ندوہ کی سنگ بنیاد کا اپنے ہاتھ سے رکھنا منظور فرماکر، مسلمانوں کو عموماً اور ارکان ندوہ کو خصوصاً جو عزت دی ہی، اسکا شکریہ ہم لوگ تہ دل سے ادا کرتے ہیں.

حضور نے اس موقع پر جو عزت افزائی ہماری کی ہی. ہم یقین کرتے ہیں کہ ہندوستان کے تمام مسلمان دل سے اسکے شکر گزار ہونگے کیونکہ ہندوستان کا کوئی گوشہ ندوہ کے ہواخواہوں سے خالی نہیں۔

حضور نے ایک مذہبی چیز کی سنگ بنیاد قائم کرنے سے، اس مسامحت اور بے تعصبی کی ایک اور مثال قائم کی ہی جو انگریزی قوم کا خاصہ، اور انگریزی گورنمنٹ کا عمود حکومت ہی،

ہم حضور سے اجازت چاہتے ہیں کہ مختصر طور پر ندوہ کی ابتدائی تاریخ، اور اسکے حالات عرض کریں جسکا ایک بڑا ثمرہ یہ دارالعلوم ہی۔

یہ عموماً معلوم ہی کہ مسلمانوں کی ابتدائی تاریخ سے آج تک، ایک فرقہ چلا آتا ہی جو علما کے نام سے موسوم ہی، وہ درحقیقت اسلامی تہذیب اور اخلاق کا صحیح نمونہ تھا، اور عموماً قوم اُس کے نقش قدم پر چلتی تھی، مسلمانوں کی قومیت کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہی کہ ان کی قومیت (اور قوموں کی طرح) ملک۔ یا نسل۔ یا رنگ کے لحاظ سے نہیں ہے

بلکہ ہر شخص، گو وہ کسی قوم، کسی ملک، کسی نسل کا ہو، صرف اسلام قبول کرنے سے دفعۃً تمام مسلمانوں کے برابر ہو جاتا ہے، اور چونکہ مسلمانوں میں کوئی باقاعدہ مذہبی صیغہ نہیں، اس لیے ضرور تھا کہ ان میں ایک ایسا فرقہ موجود رہے جو ان کی مذہبی تعلیم کا ذمہ لے، اور اُن کی قومیت کا محافظ ہو، اسی کا نتیجہ تھا کہ علما اور فضلا کی تعداد میں، اسلام دنیا کی کسی قوم سے پیچھے نہیں ہے، اسلام ایسے بزرگوں کی تعداد کثیر پیش کر سکتا ہے، جنھوں نے ہزاروں مصائب برداشت کر کے، علم کو صرف اس لیے حاصل کیا کہ وہ علم ہے، مسلمانوں نے ہمیشہ علم کی جو قدر اور عزت کی ہے، تمام دنیا اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتی، یہاں تک کہ علما کے سامنے وہ سر بھی جھک جاتے تھے، جو تاج سے مُزین ہوتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی رفتار ترقی اُسی دن سے رُکی جب علما کی قابلیت علمی میں فرق آگیا۔ اور اُن کا علمی اقتدار جاتا رہا۔

زمانہ حال کے علما کی تنگ خیالی کی وجہ سے جدید تعلیم یافتہ فرقہ کی نظروں میں اُن کی وہ وقعت نہ رہی، علما کی ہمتیں اور پست ہو گئیں۔ اور اب ان کی تمام عملی زندگی صرف جزئی مذہبی جھگڑوں میں محصور ہو گئی، جسکا نتیجہ مقدمہ بازی ہوا، اور کبھی کبھی حکام مجاز کو دست اندازی کی زحمت اُٹھانی پڑی، اس بنا پر چند روشن خیال علما کو اصلاح کا خیال پیدا ہوا اور **ندوۃ العلماء**۔ اسی خیال کی ایک عملی صورت تھی، اسکا سب سے پہلا اجلاس ۱۸۹۴ء میں بمقام کانپور منعقد ہوا، ۱۸۹۸ء میں حسب منشاے ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۰ء اس کی رجسٹری ہوئی اس کے بعد ہندوستان کے مختلف مقامات میں اس کے بارہ جلسے ہوئے جس میں نہایت کثرت سے قدیم اور جدید دونوں فرقوں کے لوگوں نے شرکت کی۔

ندوہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں،

(۱) عربی مدرسوں کی اصلاح اور ترقی۔

(۲) رفع نزاع مذہبی۔

(۳) اصلاح معاشرت۔

(۴) رفاہ عام اور اشاعت اسلام۔

ابتدا میں ندوہ کا ہر گوشۂ ملک کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا اور اس بنا پر ندوہ نے اپنے تمام مقاصد کے انجام دینے پر توجہ کی، اس کی پہلے کوشش یہ تھی کہ اسلام کے مختلف فرقوں میں جو رات دن جھگڑے قائم رہتے ہیں، ان کو مٹادے اور ہمیں اسکو کسی قدر کامیابی ہوئی، شادی اور غمی کے مصارف کے گھٹانے میں اس نے کوشش کی، اور بعض بعض مقامات میں کامیاب ہوا۔ اس نے لکھنؤ میں ایک دار الاقامہ قائم کیا۔ اور کانپور میں ایک یتیم خانہ کھولا۔

لیکن سب کاموں کا سنگ بنیاد یہ تھا کہ وہ عربی تعلیم کی اصلاح کرے اور ایسے علما پیدا کرے جو زمانۂ حال کی ضرورتوں سے آگاہ ہو کر قوم کی مذہبی رہنمائی کر سکیں، کیونکہ جو امراض اندر اندر قوم کو کھائے جاتے ہیں۔ ان کا علاج صرف ایک کامل اور اعلیٰ تعلیم ہے۔ اس بنا پر ندوہ نے ۱۸۹۸ء میں ایک مکتب ابتدائی پیمانے پر کھولا، جو ۱۹۰۱ء میں ترقی کر کے ایک دار العلوم بن گیا، اور جو درحقیقت ایک مذہبی مدرسۂ اعظم (یونیورسٹی) کا خاکہ ہے۔

لیکن چونکہ تعلیم سے بھی زیادہ مقدم چیز تربیت ہے اس لیے اس نے مدرسہ کے ساتھ ایک دار الاقامۃ (بورڈنگ) بھی قائم کیا۔

لیکن بدقسمتی سے قوم نے ندوہ کو اُس نگاہِ قدردانی سے نہ دیکھا، جس کا وہ مستحق تھا، پرانے خیال کے علما نے یہ سمجھا کہ جدید فلسفہ اور سائنس کی تعلیم شامل کرنے سے مذہبی عقائد کے ارکان متزلزل ہو جائیں گے۔ چنانچہ کثیر التعداد کتابیں

اور رسالے اس موضوع پر لکھے گئے کہ ندوہ میں شریک ہونے سے مسلمان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔

اس سے زیادہ بدقسمتی یہ تھی کہ جدید تعلیم یافتہ لوگوں میں سے بھی ایک گروہ نے ندوہ کی طرف سرد مہری ظاہر کی، کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ ندوہ آزاد خیالی کے لیے زنجیر پا ہے، ان دونوں مخالف صفتوں کے تزاحم کے ساتھ، ندوہ، اپنی رفتار پر قائم رہا اور اُس نے ایک ایسا درمیانی رستہ پیدا کیا جو دونوں گروہ کے افراط اور تفریط سے جُدا تھا، اُس نے ایک نصاب تیار کیا جس میں عربی علم ادب اور دینیات پر خاص زور دیا، اُس نے تھوڑی سی مدت میں ایسے طلبا پیدا کیے جو عربی زبان میں برجستہ تقریر کر سکتے ہیں اور یہ وہ خصوصیت ہے، جو نہ صرف آج، بلکہ حین اسلامی حکومت کے زمانہ میں بھی، فخر خیال کی جا سکتی تھی، نصاب تعلیم میں فلسفہ جدید بھی داخل کیا گیا، جو قدیم الخیال علما کے نزدیک قریباً کفر خیال کیا جاتا ہے، انگریزی زبان کی تعلیم بھی لازمی قرار دی گئی ہے، لیکن اس کی وجہ سے ندوہ کو دفعۃً ایک معتدبہ ماہوار رقم کھو دینا پڑا، ایک مسلمان بزرگ نے اپنی موقوفہ جائداد، اس لیے واپس لینی چاہی کہ ندوہ نے انگریزی زبان بھی اپنے درس میں شامل کر دی ہے،

ہم نے یورپ کے مستشرقین کی تحقیقات علمی سے استفادہ کرنے میں بھی دریغ نہیں کیا، چنانچہ ان مصنفوں کی اکثر شائع کردہ کتابیں، ندوہ کے کتب خانہ میں موجود ہیں، اور طلبا اُن سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، ندوہ کے کتب خانہ میں ایسی بہت سی کتابیں ہیں، جو ایک عمدہ کتب خانہ کی زیب و زینت ہو سکتی ہیں۔

ندوہ کا ایک خاص ماہوار علمی رسالہ ہے، جس میں اکثر ہمارے طلبا علمی مضامین لکھتے ہیں اور اُن سے طلبا کی علمی لیاقت کا اندازہ ہو سکتا ہے، یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ ایک ایسی انجمن طلبا کی قائم کی جائے جس میں صرف وہ لوگ ممبر ہوں، جنھوں نے اپنی

زندگی کو صرف علمی کوششوں پر محدود کر دیا ہو، (جیسا کہ یورپ میں فیلو سسٹم کا طریقہ ہے) قدیم اسلامی طریقہ کے موافق، ہم طلبا سے تعلیم کی کچھ فیس نہیں لیتے اور اس سے اشاعت تعلیم میں زیادہ ترقی کی امید ہی۔

مسلمانوں میں اکثر ایسے طلبا ہوتے ہیں جو مفلسی کی وجہ سے، یا والدین کے تعصب اور تنگ خیالی کی وجہ سے سرکاری اسکولوں میں داخل نہیں ہو سکتے اس لیے اس قسم کے طلبا کے لیے صرف ندوہ کا دارالعلوم مرجع ہو سکتا ہی، اور ہی۔

ہم حضور کی خدمت میں اس بات کے عرض کرنے کی جرأت کرتے ہیں کہ ندوہ نے اس کم عمری کے ساتھ، تعلیم و تربیت میں، اور عربی مدارس کی نسبت، نمایاں امتیاز حاصل کیا ہی، ہمارے طلبا، تعصب، تنگ خیالی اور بیہودہ جوش اور خودسری سے بری ہیں، یہ ممکن ہی کہ ہمارے طلبا، انگریزی نوکریوں کے حاصل کرنے کے قابل نہ ہوں، لیکن یہ یقینی ہی کہ ہمارا طریقۂ تعلیم، ایسا گروہ پیدا کر سکے گا جو آج کل کے اُن فتنہ زا جوش خیالات سے زیادہ بچنے کے قابل ہوں گے جو خداوندی اور انسانی دونوں حکومتوں سے سرتابی کے لیے آمادہ ہی، یہ ایسا گروہ ہوگا جو بزرگوں کا ادب کرنے والا، ہمسایہ کا دوست، عام لوگوں کا خیرخواہ، اور گورنمنٹ کا وفادار ہوگا۔

ہمارے مدرسہ میں بے تعصبی کا اثر صاف پایا جاتا ہی، حال میں لکھنؤ میں جو سخت افسوسناک مذہبی نزاعیں برپا ہوئیں، اس کی کسی قسم کی شرکت سے ہمارے طلبا اور مدرسین، بالکل بری رہے اور لوگوں کو صلح اور آشتی کی تعلیم دیتے رہے۔

ہم کو امید ہی کہ ہمارے مدرسہ کے تعلیم یافتہ طلبا، قوم پر اپنا اثر قائم کریں گے اور اس ذریعہ سے وہ مذہبی جھگڑوں کو مٹا سکیں گے، اسکے ساتھ زمانۂ موجودہ کے خیالات سے آشنا ہونے کی وجہ سے جدید تعلیم یافتہ، اور قدیم گروہ کے درمیان میں رابطۂ اتحاد کا کام دینگے۔

حضور والا نے دارالعلوم کو جو زمین عطا فرمائی ہے۔ ہم اسکے تہ دل سے شکر گزار ہیں، حال ہی میں حضور والا نے پالنپور و پیہ ماہوار کا جو عطیہ عنایت فرمایا ہے ہم اس کی شکر گزاری کے حق ادا کرنے سے عاجز ہیں، ضرور ہے کہ اس موقع پر اپنے اور محسنوں کا ذکر کریں جن میں سب سے پہلے ہم نظام حیدرآباد کے شکر گزار ہیں جن کی سلطنت نے ابتدا ہی سے بغیر طلب ہم کو مالی مدد دی حالانکہ ہم کو ابتک موقع نہیں ملا کہ ہم اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر باقاعدہ شکر گزاری کا اظہار کرتے۔

ہم سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بھوپال کے شکر گزار ہیں جنھوں نے ایک سالانہ رقم مقرر کی ہے۔ ریاست بھاولپور کے ہم خاص طور پر شکر گزار ہیں کہ علاوہ سالانہ رقم کے، جناب بیگم صاحبہ بھاولپور نے پچاس ہزار دارالعلوم کی عمارت کے لیئے عطا فرمائے جس کی بدولت ہم کو اس فخر حاصل کرنے کا موقع ملا کہ حضور کے ہاتھ سے اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔

منجملہ اور صاحبوں کے جنھوں نے ہماری مدد کی ہمارا فرض اولین ہے کہ ہم جناب کرنل خان بہادر عبدالمجید خاں صاحب وزیر خارجیہ ریاست پٹیالہ کے نام نامی کا اظہار کریں۔

ہم مسٹر اے ال سانڈرس صاحب، مسٹر اس ایچ بٹلر صاحب سی آئی ای، اور مسٹر جاپلنگ صاحب کی عنایت اور امداد کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ جو قطعہ ارضی ہم کو عطا ہوا ہے، اس میں ان کی سعی کا بڑا حصہ ہے۔

ہم دوبارہ حضور کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اب ہم حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ حضور اپنے ہاتھ سے سنگ بنیاد نصب فرمائیں۔

ترجمۂ اسپیچ

جو سر جان ہیوٹ صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ آگرہ و اودھ نے
بہ مقام لکھنؤ۔ ندوۃ العلما۔ ۲۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو ارشاد فرمائی

صاحبو! میں نے آپ کے اُس ایڈریس کا ترجمہ بہت شوق سے سُنا جس کا اس آپ نے میرے پاس اپنی شرع شریف کی زبان عربی میں پیش کیا ہے۔ آپ کا ندوہ جیسا کہ اُس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے۔ ابتداً علم الٰہیات کے درس کی غرض سے قائم ہوا تھا مگر جو حال اُس کے اغراض و مقاصد کا آپ نے بیان کیا اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ندوہ نے بدیں غرض کہ تغیرات زمانہ کے مطابق ترقی کرے اور زمانہ موجودہ کے حالات و ضروریات کے لیے موزوں ہو جائے نہایت عقلمندی سے یہ امر طے کیا ہے کہ اپنے منشا و کارروائی کو وسعت دے۔ سر جیمس لاٹوش صاحب بہادر نے جو مجھ سے پیشتر اس منصب لفٹنٹ گورنری پر ممتاز تھے آپ کے ایک ایڈریس کے جواب میں جو اس وقت سے چھ سال پیشتر آپ نے دیا تھا یہ فرمایا تھا "آپ کا منشا و مقصد تعلیم سے تعلق رکھتا ہے یعنی تعلیم دنیوی کا اوصاف مذہبی و اخلاقی کے حصول کے ساتھ شریک کیا جانا۔ یہ مقصد نہایت اعلیٰ ہے"۔ بیشک آپ نے جو مقاصد ندوہ کے قائم کیے ہیں یعنی تعلیم کی ترقی اور نصاب تعلیم عربی کی اصلاح اور مسلمانوں کے اخلاق کی درستی اور علمای دین کے باہمی اختلافات کا دور کیا جانا اور مسلمانوں کی عام فلاح و بہبودی کی ترقی، یہ نہ صرف اس قابل ہیں کہ پیروان مذہب اسلام ان کی حمایت و اعانت کریں بلکہ یہ ایسے کُل اشخاص کی حمایت و اعانت کے بھی قابل ہیں جو دوسرے مذہب کو صدق دل سے مگر غیر متعصبانہ طور پر مانتے ہیں۔

آپ پولیٹیکل یعنی سیاست ملک کے معاملات سے احتراز کرتے ہیں اور ندوہ کے قیام کے متعلق قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ آپ پولیٹیکل معاملات سے کچھ تعلق نہ رکھیں گے، بجز اس حالت کے کہ گورنمنٹ خود کسی مسئلہ کی نسبت آپ کی رائے دریافت کرے، یہ سُن کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت خیالات وفاشعاری کا اظہار ایسے صاف الفاظ میں کیا ہے جن کے معنی میں کچھ شک نہیں ہوسکتا ہے اور مجھ کو یقین ہے کہ آپ کا ندوہ اپنا اثر اس طرح ڈالے گا کہ حکام کی تائید ہو اور شورش وفساد وخیالات بداندیشی کی مخالفت کی جائے۔

آپ کی جماعت کو جو بہ لحاظ اپنی سرشت ہی کے تبدیلات وتغیرات کے خلاف ہے حالات موجودہ کی سخت ضرورتوں کے باعث یہ تجویز اختیار کرنی پڑی ہے کہ عربی تعلیم کے نصاب قدیم میں اس طور پر ترمیم کرے کہ آپ کی مذہبی زبان کے طلبا ایک حد تک اہل یورپ کے سائنس اور علم ادب اور فنون کی بھی تعلیم پائیں جو زمانہ حال میں ملک ہند کے لیے نہایت ضروری ہوگئی ہے۔ مگر جس سے آپ کے ہم مذہب گزشتہ پشتوں میں بہت ہی کم بہرہ مند تھے۔ دس سال ہوئے ایک دارالعلوم ابتدائی مدرسہ عربی کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ یہ جلد ترقی پاکر بہ نسبت پیشتر کے زیادہ اعلیٰ درجہ کا مدرسہ ہوگیا اور آج کے دن ہم اُن عمارات کا سنگ بنیاد نصب کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں جو آپ کے کالج یعنی اعلیٰ دارالعلوم کا مقام ہونگی صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم سے یہ معلوم ہوکر مجکو نہایت مسرت ہوئی کہ مشہور عالم زبان عربی ڈاکٹر ہارونیز صاحب کی رائے میں آپ کا مدرسہ عربی ممالک متحدہ میں سب سے بہتر اور مکمل ہے۔ صرف اسی مدرسہ میں عربی بطور مروج زبان کے سکھائی جاتی ہے اور علم ادب عربی کی محض بغرض تحصیل علم تعلیم دی جاتی ہے میں یقین کرتا ہوں کہ کل ملک میں صرف یہی ایسا مدرسہ اعلیٰ ہے جہاں مولویوں کو

درس دینے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آپ کا منشا یہ ہے کہ یہاں کے طلبہ کو عمدہ تربیت و تعلیم دی جائے اور اُن میں امانت و دیانت اور وفاشعاری کے خیالات قائم کیے جائیں۔ اس کے ساتھ ہی چونکہ آپ کی رائے میں قوم مسلمانان کی بہبود آیندہ بلحاظ تمدن و اخلاق اس اثر پر موقوف ہے جو جماعت علما عام لوگوں پر ڈال سکتی ہے اس وجہ سے آپ نے یہ دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے کہ طلبہ کو یہ موقع دیا جائے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم جدید سے بھی کچھ بہرہ یاب ہوں جن کے بغیر وہ دوسری قوموں کے تعلیم یافتہ لوگوں کی برابری نہیں کر سکتے ہیں۔ نصاب تعلیم میں علم ادب انگریزی داخل ہے مگر انگریزی کی تعلیم کم ضروری قرار دی گئی ہے اور جیسا کہ ہونا ہی چاہیے تھا، عربی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ کی جاتی ہے۔ آپ کی اس خواہش سے کہ ملاؤں اور واعظوں کی تعلیم میں دنیوی علوم بھی شامل کر دیے جائیں آپ کا منشا یہ ہے کہ اُن لوگوں کے لیے جو اب بھی قدیم اسلامی طرز کی تعلیم زیادہ پسند کرتے ہیں کاروبار معاش کی تعلیم کا اُس سے بہتر سامان کر دیا جائے جیسا کہ تنہا ایسے علوم کی تحصیل میں مصروفیت سے ہو سکتا ہے جن میں محض قدامت ہی کے باعث علم سائنس جدید کی طرف سے بے پروائی بلکہ مخالفت بھی ہے۔

حال میں یونیورسٹی الہ آباد کے جلسہ کانووکیشن میں جو تقریر میں نے کی اُس میں زمانۂ موجودہ کے اس میلان کی نسبت کہ تعلیم کو مذہب سے بے تعلق کر دیا جائے میں نے افسوس ظاہر کیا تھا، آپ نے اپنے ایڈریس میں یہ بیان کیا کہ آپ کا سب سے اہم و ضروری کام یہ ہے کہ عموماً تعلیم عربی میں اصلاح کی جائے اور اس طرح ایسے علما زمانۂ حال کی ضروریات کے موافق طیار کیے جائیں جو عام خلائق کی معاملات مذہبی میں ہدایت کریں۔ آپ کی یہ کوشش کہ ان لوگوں کو جو آپ کے دارالعلوم میں پڑھیں جہاں تک کہ طرز قدیم کے ساتھ ساتھ ممکن ہو ایسی تعلیم دی جائے جو بہ نسبت سابق کے بہتر اور

زیادہ وسیع خیالی پر مبنی ہو آپ کی قوم کے لیے بہت مفید کام ہی جس کی سخت ضرورت تھی اور یہ ایسا کام ہی جو صدق دل سے اعانت اور حوصلہ افزائی کے قابل ہی۔ اس تقریر میں جسکا میں نے ابھی ذکر کیا میں نے یہ ظاہر کیا ہی کہ میں عموماً اس تجویز اور اسی قسم کی ایسی دوسری تجویزوں سے ہمدردی و اتفاق رکھتا ہوں جنکا مقصد یہ ہی کہ علم کے ساتھ نیک خلقی و پاک دلی کو شریک کیا جائے اور تعلیم سے مذہب کو الگ کر دینے کے میلان کو روکا جائے۔ ملک ہند میں گورنمنٹ برٹانیہ نے یہ عہد کر لیا ہی کہ بلحاظ مذہب کسی کی جانب داری نہ کرے گی مگر اس اصول میں اس سے خلل نہیں آتا ہے کہ آپ کی سی جماعت متعلقہ علوم مذہبی کو اس غرض سے اعانت دی جائے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم بھی دیا کرے، بشرطیکہ وہ امداد جو گورنمنٹ سے ملے محض دنیوی تعلیم کی اغراض کے کام میں لائی جائے اور مذہبی تعلیم اور دنیوی تعلیم میں صاف فرق کر دیا جائے اور جو درجے دنیوی تعلیم کی غرض سے ہوں اُن کا ایسے عہدہ داران گورنمنٹ کو جو معائنہ کی غرض سے مقرر کیے جائیں ہر وقت معائنہ کرنے دیا جائے۔ ان خیالات کے لحاظ سے اور اس امید سے کہ آپ کے دارالعلوم سے ایسے عربی اور فارسی کے عالم دستیاب ہوں گے جو اسکولوں میں پڑھانے کے کام کے لیے مفید ہو سکتے ہیں، گورنمنٹ نے یہ تجویز کر لیا ہی کہ آپ کو وہ زمین دے جس پر اس وقت ہم سب موجود ہیں اور آپ کے دارالعلوم کے قائم رکھنے میں مدد دینے کے لیے سالانہ رقم عطیہ دے۔

ایسے دارالعلوم میں جس کا مقصد تعلیم ایسی ہو جیسی کہ ندوہ دینا چاہتا ہی کچھ عجب نہیں ہی کہ آیندہ زمانہ میں ایسے استعداد کے عالموں کا فرقہ پیدا ہو جو وحی و الہام کی سائنس زمانہ حال کے ساتھ اور روایات کی ایجادات کے ساتھ اور پرانی کتب دین کی نئے خیالات کے ساتھ مطابقت و اتحاد ظاہر کر سکیں۔ ایسی جماعت علما کی ضرورت اس وقت بھی اس غرض سے ہی کہ وہ اختلاف پیدا نہ ہونے دیئے جائیں جو ہمیشہ درمیان اُن لوگوں کے

جو سخت اُصول کے پابند ہیں اور اُن کے جو تعبیر بہ رعایت کرتے ہیں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

بے تحملی اور تعصب ترقی اور صلاح میں سب سے زیادہ خلل انداز ہوتے ہیں اور اس سے نہ صرف رعایا بلکہ حاکم کو بھی بہت فائدہ پہونچ سکتا ہی کہ ایسے وسیع الخیال علمای مذہبی کی جماعت پیدا ہو جن کے اثر سے ضرور اُن اشخاص کثیر التعداد کی ترقی اور تہذیب میں مدد ملے گی جو علما سے ہدایت چاہتے اور مشورہ کیا کرتے ہیں آپ سب صاحب اس سے واقف ہیں کہ ممالک مشرقی اور مغربی دونوں میں اختلافات مذہبی سے دنیا کی ترقی میں خلل پڑتا رہتا ہی اور ملک انگلستان کی تواریخ میں بہت سے جنگ وجدل اور نزاعات کا حال لکھا ہی جو اختلافات مذہبی سے پیدا ہوئے۔ مجھے اس کی امید معلوم ہوتی ہی کہ اب وہ زمانہ آگیا جس میں لوگوں کو دوسروں کے عقاید ورسوم کا پاس ولحاظ ہوتا جاتا ہی اور اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ایسا اتفاق واتحاد جو باہمی درگذر وحلم وتحمل سے پیدا ہوتا ہی رفاہ عام کے لیے بہ نسبت اس کے زیادہ مفید ہی کہ ہر فریق اور فرقہ اپنے ہر ایک عقیدہ کی تعمیل پر خواہ وہ نہایت ضروری بھی نہو پورا زور دے اور اصرار کرے۔ گو اس سے دوسروں کو ملال پہونچنے کا اندیشہ ہو۔ ابھی دو ہی روز ہوئے کہ دولت برٹانیہ کے وزیر سررشتۂ تعلیم سے یہ معلوم ہوا کہ اُن کو یہ توقع ہی کہ نئے مسودۂ قانون متعلقۂ تعلیم عام میں جو ابھی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنس (یعنی جماعت قائم مقامان عوام) میں پیش ہوا ہی ایسا تصفیہ باہمی داخل ہوگا جو مستقل قسم کا ہوگا کیونکہ کسی ایک فریق کو دوسرے پر غلبہ نہیں ہوا ہی اور اس میں سب نے دوسروں کے خیالات کے لحاظ سے رعایات مدنظر رکھی ہیں۔ آپ صاحبوں کو معلوم ہی کہ لکھنؤ میں شیعہ اور سُنیوں کے نزاعات کی وجہ سے جو عرصہ سے مصمم طور پر چلے آتے ہیں اضطراب وپریشانی پھیلی ہی۔ آپ نے فخر کے ساتھ جو بالکل بجا ہے

بیان کیا ہے کہ دار العلوم کے طلبہ اور مدرس ان قابل افسوس اور حقیر جھگڑوں میں شریک ہونے سے محترز رہے ہیں اور نیز یہ بیان کیا ہے کہ آپ کے ندوہ کے علما ہمیشہ صلح و اتحاد کا وعظ و نصیحت کرتے رہے ہیں۔ ہر دو فرقوں کے درمیان جن معاملات کی نسبت نزاع ہے اُن کی تحقیقات اس وقت ایک منصف عدالت کر رہی ہے اور مجھے توقع ہے کہ وہ ایسا تصفیہ کر سکے گی جن سے یہ اختلافات ہمیشہ کے لیے جاتے رہینگے اب ایسا زمانہ ہے کہ پیروان مذہب اسلام کو مناسب ہے کہ اتفاق کر کے چھوٹے چھوٹے امور باعث اختلاف کو فراموش کر دیں اور متفق و متحد ہو کر کل قوم کی عام بہبود و رفاہ کے لیے سعی و کوشش کریں۔ میں توقع کرتا ہوں کہ کل صاحبان ذی رسوخ حوآج یہاں موجود ہیں پوری کوشش جو اُن کے امکان میں ہے اس غرض سے کریں گے کہ اُس کمیٹی کی سعی و محنت کا جو فی الحال منعقد ہے یہ نتیجہ ضرور نکلے کہ مستقل قسم کا تصفیہ امور نزاعی کا ہو جائے۔

جس تپاک و گرمجوشی سے آپ صاحبان نے میری آمد کی تعظیم کی ہے اُس کا میں مشکور ہوں اور آپ کے اس اظہار شکریہ سے مجھ کو بہت مسرت ہوئی جو اُس زمین کے ملنے کی نسبت آپ نے کیا ہے جو گورنمنٹ نے آپ کو عطا کی ہے۔ تمام ملک ہند سے آپ کے مذہب کے اور لوگوں نے بھی میرے پاس مراسلات بغرض اظہار مشکوری بھیجے ہیں اور اس موقع پر میں اُن کے موصول ہونے کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں۔

اس امر کے معلوم ہونے سے مجھ کو خوشی ہوئی کہ آپ کے والیان ملک سے بہت فیاضانہ مدد آپ کو ملی ہے۔ اور بالخصوص ہر ہائنس بیگم صاحبہ بھاول پور سے۔ انہیں بیگم صاحبہ کی اعلیٰ فیاضی سے ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ آج یہ رسم نصب سنگ بنیاد ادا کر رہے ہیں جس کی غرض سے ہم سب جمع ہوئے ہیں۔ یہ معلوم ہونے سے مجھ کو

بہت خوشی ہوئی کہ لکھنؤ کے حکام سول آپ کے ندوہ سے توجہ اور مہربانی کے ساتھ سلوک کرتے رہے ہیں۔

ہمارے اس جلسہ کا افتتاح اس طرح ہوا کہ قاری صاحب نے چند آیات آپ کے مذہبی کلام پاک میں سے پڑھیں۔ میں اب اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ چند مناسب موقع آیات قرآن شریف کی پڑھ کر اس کام کی انجام دہی کے لیے دعای خیر و برکت کریں اور بعد اس کے میں سنگ بنیاد نصب کروں گا اور میری خواہش دلی ہے کہ جو دار العلوم یہاں قائم ہو اس میں ہر طرح کامیابی حاصل ہو۔

عمارت دار العلوم کا نقشہ۔ عمارت دار العلوم کا نقشہ نہایت محنت اور دیدہ ریزی سے جناب سید جعفر حسین صاحب خان بہادر چیف انجنیر جھانسی نے تیار کیا۔ جو اسقدر خوبصورت، شان دار، اور اصول فن کے مطابق ہے کہ جلسۂ انتظامیہ میں سید صاحب موصوف کے شکریہ کا رزولیوشن نہایت جوش کے ساتھ پاس کیا گیا۔ اسی نقشہ کے مطابق تعمیر ہو رہی ہے۔ نقشہ مذکور کا فوٹو، اس رپورٹ کے ساتھ شامل ہے۔

مالی حالت ندوہ جب قائم ہوا تھا تو ابتدا ہی میں جناب نواب وقار الامرا مرحوم مدار المہام حیدر آباد نے ۵۰ روپے ندوہ کے لیے اور ۵۰ مولوی محمد علی صاحب ناظم (اور درصل بانی ندوہ) کے لیئے مقرر کر دیے تھے، لیکن مولوی صاحب موصوف نے ایثار نفسی کی بنا پر اپنی ماہواری بھی ندوہ کو دیدی۔ اس وقت سے ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۵ء تک مستقل آمدنی پر کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ بلکہ سالانہ جلسوں اور اتفاقیہ عطیات اور چندوں سے، دار العلوم کے مصارف چلتے رہے، لیکن ۱۹۰۵ء سے اس کی طرف خیال رجوع ہوا چنانچہ ۱۹۰۶ء میں سکرٹری دار العلوم نے بھوپال جاکر جناب معلی القاب

ہز ہائنس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ خلد ہا اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دارالعلوم کے مقاصد اور ضرورت بالمشافہ عرض کی اُس وقت جناب ممدوح نے ۵۰ ماہوار مقرر فرمائے۔ اس کے بعد اور موقعوں پر حضور ممدوح کو اس طرف توجہ دلائی گئی چنانچہ ۱۹۰۹ء میں ۱۵ ماہانہ کا اضافہ فرمایا اور اب ڈھائی سو ماہوار ریاست بھوپال سے ملتے ہیں۔

۱۹۰۹ء میں گورنمنٹ ایڈ کے لیے ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم سے خط کتابت ہوئی اور پانسو ماہوار گورنمنٹ ان ایڈ عطا ہوا چنانچہ اس کی کیفیت اوپر گذر چکی ہے۔

اس کے علاوہ مکانات وقفی کا کرایہ ہے جس کی تعداد ۵۰ ماہوار ہے۔

وظائف جو طلبا کو دیے جاتے ہیں اسکے لیے تین سو سالانہ ریاست بھاولپور سے مقرر ہے۔

اس کے علاوہ اور بزرگان قوم کی طرف سے وظائف مقرر ہیں جنکا تفصیلی نقشہ رپورٹ کے اخیر میں شامل ہے۔

فہرست وظائف جو بطور مستقل کے ہیں اور وصول ہوتے آئے ہیں

نمبر شمار	اسمای گرامی	سالانہ	ماہوار	ابتدا
۱	از ریاست بھاول پور بابت وظائف طلبہ	سالہ		
۲	جناب وزیر صاحب بہادر ریاست جوناگڑھ بابت وظائف طلبہ	ماہ		
۳	جناب ٹی امین الدین صاحب رئیس و انبازی تاجر اعظم گوڈون سٹریٹ مدارس	۶۰	صہ	اپریل ۱۹۰۷ء
۴	جناب کنم باڈی عبدالقادر صاحب رئیس و انبازی تاجران چرم بڑی مٹ مدراس	۶۰	صہ	اپریل ۱۹۰۷ء
۵	جناب حاجی بدرالدین صاحب رئیس و انبازی تاجر چرم بڑی مٹ مدراس	۶۰	صہ	اپریل ۱۹۰۷ء
۶	جناب بحمان عبداللطیف صاحب چلکار تاجر گڈنگ گلی مدراس	۶۰	صہ	اپریل ۱۹۰۷ء
۷	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس و انبازی ملیالم گڈنگ گلی مدراس	۴۸	للعہ	مئی ۱۹۰۷ء
۸	جناب محمد محمود اللہ صاحب بادشاہ گڈنگ گلی مدراس	۶۰	صہ	مئی ۱۹۰۷ء
۹	نواب غلام احمد صاحب کورومنڈل گولڈ فیلڈس صوبہ میسور	۶۰	صہ	جنوری ۱۹۰۷ء
۱۰	جناب خان بہادر الحاج محمد عبدالعزیز بادشاہ صاحب ترکھیڑی مدراس	۶۰	صہ	جولائی ۱۹۰۷ء
۱۱	جناب سید عبدالرزاق صاحب جنرل کنٹراکٹر کوئمبتور مدراس	۱۲	ماہ	جولائی ۱۹۰۷ء
۱۲	جناب مٹھادار محمد عبدالقادر صاحب تاجر گڈنگ گلی مدراس	۲۴	للعہ	مئی ۱۹۰۷ء

نمبر شمار	اسمای گرامی	سالانہ	ماہوار	ابتدا
۱۳	مولانا عبدالسبحان صاحب تاجر گودون سٹریٹ مدراس	۶۰	ص/	مئی ۱۹۰۷ء
۱۴	جناب اہلیہ محترمہ جناب مولانا عبدالسبحان صاحب گودون سٹریٹ مدراس	۶۰	ص/	مئی ۱۹۰۷ء
۱۵	جناب ملنگ حیات بادشاہ صاحب کمپنی تاجر سکنڈ لین مدراس	۶۰	ص/	اگست ۱۹۰۷ء
۱۶	جناب دیوان سید عبدالرزاق صاحب تاجر چیرمین پیٹ دسٹرکٹ کونسلور	۶۰	ص/	ستمبر ۱۹۰۷ء
۱۷	جناب حاجی محمد حنیف صاحب انگا پانائیک سٹریٹ نمبر ۱۵ مدراس	۶۰	ص/	جولائی ۱۹۰۷ء
۱۸	جناب سید عبدالقادر صاحب ڈپٹی انسپکٹر دکن ای پیٹھ مدراس	۱۲	ع/	اگست ۱۹۰۷ء
۱۹	جناب منشی عبدالکریم صاحب فاروقی انسپکٹر پولیس مدراس	۱۲	ع/	جولائی ۱۹۰۷ء
۲۰	جناب نواب احمد محی الدین خانصاحب میلاپور مدراس	۱۲	ع/	
۲۱	جناب چودہری محمد طہ صاحب ٹرانسٹر دفتر لفٹنٹی الہ آباد	۱۲	ع/	ستمبر ۱۹۰۷ء
۲۲	مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شروانی بھیکن پور علی گڑھ	۶۰	ص/	اکتوبر ۱۹۰۶ء
۲۳	جناب نواب مزمل اللہ خاں صاحب بھیکن پور علی گڑھ	۶۰	ص/	۱۹۰۸ء
۲۴	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	۱۲۰	ماہ	جنوری ۱۹۰۷ء
۲۵	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر مور سنٹرل کالج الہ آباد	۶۰	ص/	
۲۶	جناب مولوی برکت اللہ صاحب نائب ریاست بلرام پور	۵	٪	ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ
۲۷	جناب مولوی حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پورہ ضلع اناؤ	۵	٪	〃

نمبر شمار	اسمای گرامی	سالانہ	ماہوار	ابتدا
۲۸	جناب مرزا اظفر اللہ خاں صاحب سب جج۔	۵۰	×	ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ
۲۹	جناب مولوی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی۔	۲۵	×	〃
۳۰	جناب مولوی سجاد حسین صاحب وکیل بارہ بنکی۔	۲۵	×	〃
۳۱	جناب بابو فتح محمد صاحب اسٹوکیپر محکمہ کمسریٹ چھاؤنی جالندھر۔	۵	×	〃
۳۲	جناب بلیہ محترمہ نواب سید نور الحسن صاحب رئیس بھوپال لکھنؤ	×	۵	مئی سنہ ۱۹۰۹ء

فہرست اسمای گرامی چندہ دہندگانِ موعودہ جو وصول نہیں ہوئے

نمبر شمار	اسمای گرامی	سالانہ	ماہوار	ابتدا
۱	جناب کرنل عبد المجید خان بہادر فارن منسٹر ریاست پٹیالہ۔	۱۰۰	×	ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۶ھ
۲	جناب نواب علی حسن خانصاحب رئیس لکھنؤ	۲۰۰	×	〃
۳	جناب منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری معتمد صیغہ مال ندوہ	۱۲۰	×	〃
۴	جناب سید محمود عالم صاحب رئیس سنگلپورہ فیض آباد	۵۰	×	جنوری سنہ ۱۹۰۹ء
۵	بابو نور محمد صاحب واروٹرینری اسسٹنٹ ڈپو اسٹیبل انسپیوٹ (بذریعہ مسلم ٹھرسٹیڈنگ کمپنی لاہور کے اپنا حصہ منتقل کردیا)	۱۰۵	×	فروری سنہ ۱۹۰۹ء
۶	جناب خانصاحب حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس اعظم محلہ ڈھلان۔ پشاور۔	×	۱۰	سنہ ۱۹۰۹ء
۷	جناب سیٹھ کریم بخش صاحب رئیس بساط گل حسن پشاور	×	۵	〃
۸	میاں سید احمد صاحب خلف میاں میر احمد صاحب سیٹھی رئیس محلہ باقی شاہ پشاور۔	×	۳	〃

نمبر شمار	اسمای گرامی	سالانہ	ماہوار	ابتدا
۹	جناب منشی سید عالم صاحب انسپکٹر پولس پشاور۔	۲۵ روپے	×	سنہ ۱۹۰۹ء
۱۰	جناب حافظ زین العابدین صاحب " "	۲۴ روپے	×	//
۱۱	میر جمیل احمد صاحب ناظر محکمۂ عالیہ چیف کمشنر صاحب پشاور	۱۲ روپے	×	//
۱۲	جناب ڈاکٹر محمد عظیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن "	۲۵ روپے	×	//

فہرست جائداد موقوفہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

نمبر شمار	نام وقف	نام موضع	تعداد وقف	تعداد انکای خام	مالگزاری	منافع
۱	مولوی شاہ عبد الواجد خاں صاحب رئیس شاہجہاں پور۔	ہمزہ پور محال اول پرگنہ نگوہی تحصیل تلہر	۱۰ ابسوہ	۱۰ روپے ۱۰/۶	۱۰ روپے ۱۰/۱۰	۱۱۱ روپے ۱۰/۱۲
۲	مسماۃ بنی بیگم صاحبہ زوجۂ مولوی عبد الواجد خاں صاحب۔ شاہجہاں پور۔	پرواس پرگنہ پڑاگانوں تحصیل پریاں	۱۰ ابسوہ	۱۰ روپے ۹/۲	۱۰ روپے ۶/۴	۱۱ روپے ۱۱/۱۳
۳	مسماۃ بنی بیگم صاحبہ زوجۂ مولوی عبد الواجد خاں صاحب شاہجہاں پور۔	اندلا پور پرگنہ پڑاگانوں تحصیل پوریاں	۱۵ ابسوہ	۸ روپے ۶/۱۱	۸ روپے ۱۰/۱۱	۱۵ روپے ۲/۱۵
۴	مسماۃ رحیم النسا بیگم صاحبہ زوجۂ مولوی سیح الزماں خانصاحب شاہجہانپور	ہمزہ پور محال دوم پرگنہ نگوہی تحصیل تلہر	۱۰ ابسوہ	۱۰ روپے ۶/۱۳	۱۰ روپے ۱۰/۱۰	۱۰ روپے ۸/۳
۵	ملک محمود خاں صاحب ساکن صاحبل شاہجہاں پور۔	خاص محلہ بالا تراہی	۴ بسوہ پختہ آراضی معافی	×	×	×
۶	احمد حسین خاں صاحب محلہ علی زئی۔ شاہجہانپور۔	مصری پور پرگنہ شاہجہانپور	۲ بیگہ ۱۲ بسوہ پختہ آراضی بازیافت	۱۰ روپے ۶/۵	۱ روپے ۷/۱	۹ روپے ۱۰/۳
۷	احمد حسین خاں صاحب۔	" "	۳ بیگہ ۳ بسوہ آراضی معافی	۸ روپے	×	۸ روپے

نمبر شمار	نام وقف	نام موضع	تعداد وقف	تعداد مکانات خام	مالگزاری	منافع
۸	شیخ عبدالغنی صاحب حسین پورا شاہجہانپور۔	جنوبی تھوک سیدانپور پرگنہ شاہجہانپور	۰	۹ بیگہ پختہ ۲ بسوہ	۲ (۱/۲)	۲ (۶/۳)
۹	شیخ نصیراللہ و شیخ شکراللہ چودھری محمد زئی شاہجہانپور۔	×	۸ بیگہ ۹ بسوہ آراضی خام معافی	۰	×	×
۱۰	مسماۃ صغریٰ بیگم صاحبہ زوجۂ اسرار حسین صاحب بستانی شاہجہانپور۔	سکرڈی پرگنہ کانٹ تحصیل شاہجہانپور	×	۲ بسوہ ۲ بسوہ ۲ بسوہ ۲ بسوہ	۵ (۶/۵)	۵ (۶/۵)
۱۱	حیدر حسین خاں صاحب زیر قلعہ شاہجہانپور۔	کرامپر محال ہوم پرگنہ چنو تحصیل متعلق شاہجہانپور	۰	۰ بیگہ خام ۳۴۴ نمبری	۰	۰
۱۲	ملک سخاوت علی خاں صاحب مہمان شاہ شاہجہاں پور	شہر خاص محلہ عبداللہ گنج۔	۰	۲۴ بیگہ خام ۴ بسوہ نمبری ۱۲۲۴	۰	۰
۱۳	مسماۃ نتھی زوجۂ کلن خاں قوم شیخ ساکن چند دسی پرگنہ بلاری ضلع مرادآباد	چند دسی پرگنہ بلاری مرادآباد	۰	ایک منزل و دو مکان پختہ	۰	۰
۱۴	مکانات وصیتی مسماۃ افضلو بیگم مرحومہ واقع قندھاری بازار لکھنؤ چار قطعہ	۰	۰	۰	۰	۰
۱۵	مکان دارالعلوم واقع گولا گنج مع دکانہا۔ دکان ۴ قطعہ۔	۰	۰	۰	۰	۰
۱۶	جائداد موقوفہ خان بہادر شیخ قادر بخش صاحب فیض آباد واقع ضلع پرتابگڑھ	مالسالانہ				

فہرست ارکان انتظامیہ

نمبر شمار	اسم	پتا	نمبر شمار	اسم	پتا
۱	مولنا سید محمد علی صاحب	مونگیر	۲۰	شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ	امرت سر
۲	مولنا ابو محمد عبد الحق صاحب	دلی	۲۱	سید محمود عالم صاحب رئیس۔	فیض آباد
۳	مولنا شاہ محمد سلیمان صاحب۔	پھلواری پٹنہ	۲۲	مولنا عبد السبحان صاحب رئیس و تاجر۔	مدراس
۴	مولنا حبیب الرحمن خانصاحب۔	بھیکن پور	۲۳	نواب غلام احمد صاحب رئیس کرومنڈل کوٹ	میسور
۵	مولنا ابو الخیر صاحب فصیحی۔	غازیپور	۲۴	مولوی محمد الدین صاحب بی اے ڈائرکٹر تعلیم و سب جج	بہاولپور
۶	مولوی غلام محمد صاحب فاضل۔	ہوشیارپور	۲۵	خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب پریسیڈنسی کونسل	〃
۷	مولنا مسیح الزماں خاں صاحب	شاہجہانپور	۲۶	مولوی عزیز مرزا صاحب بی اے	علیگڈھ
۸	منشی اعجاز علی صاحب۔	کاکوری	۲۷	مولوی ابو بکر محمد شیث صاحب فاروقی	جونپور
۹	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل۔	شاہجہانپور	۲۸	مولوی عبد السلام صاحب انصاری ایڈیٹر	کرمال
۱۰	مرزا اظفر اللہ خانصاحب سب جج۔	سیالکوٹ	۲۹	مولوی فخر سید محب الحق صاحب	باکی پور
۱۱	مولوی قاضی علی احمد محمود اللہ شاہ صاحب	بدایوں	۳۰	مولوی قیام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ	جونپور
۱۲	مولوی عبد الحی صاحب وکیل۔	چندوسی	۳۱	مولوی عبد الحی صاحب ماتریدی	سہارنپور
۱۳	خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب	فیض آباد	۳۲	مولوی عبد الرحیم صاحب ریواڑی۔	گورگانواں
۱۴	آنریبل جسٹس مولوی سید شرف الدین صاحب جج ہائکورٹ	کلکتہ	۳۳	مولوی احمد علی صاحب محدث اندرکوٹ	سیرٹھ
۱۵	نواب وقار الملک بہادر مولوی مشتاق حسین صاحب	امروہہ	۳۴	مولوی منظور النبی صاحب قاضی محلہ۔	سہارنپور
۱۶	بابو نظام الدین صاحب۔ سوداگر چرم	امرت سر	۳۵	مولوی شاہ ایثار علی صاحب	بدایوں
۱۷	مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر عربی میو کالج	الہ آباد	۳۶	مولنا شاہ نظام الدین صاحب	جھجھری
۱۸	شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لا۔	لاہور	۳۷	مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد	دلی
۱۹	حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	کانپور	۳۸	شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹرایٹ لا	لکھنؤ

نمبر شمار	اسم	پتا	نمبر شمار	اسم	پتا
۳۹	مولوی حکیم عبدالعزیز صاحب	لکھنؤ	۴۴	نواب سید علی حسن خاں صاحب	لکھنؤ
۴۰	حافظ حکیم عبدالولی صاحب	〃	۴۵	مولوی خلیل الرحمن صاحب نائب ناظم۔	〃
۴۱	مولوی اظہر علی صاحب وکیل	〃	۴۶	شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی معتمد دارالعلوم	〃
۴۲	مولوی ظہور احمد صاحب	〃	۴۷	مولوی سید عبدالحی صاحب معتمد دفتر ندوہ	〃
۴۳	مولوی محمد نسیم صاحب	〃	۴۸	منشی احتشام علی صاحب معتمد مال ندوہ	〃

اسمائے مدرسین

نمبر شمار	نام	تعداد مشاہرہ	تاریخ تقرری
۱	مولوی شیر علی صاحب مدرس اعلیٰ و مہتمم دارالعلوم	ماہر	۱۳- نومبر سنہ ۱۹۰۷ء۔
۲	مولوی سید علی صاحب۔	۸۰	۱۱- رمضان سنہ ۱۳۲۲ھ
۳	مولوی محمد طیب صاحب عرب۔	ماہر	صفر سنہ ۱۳۲۷ھ
۴	مولوی شبلی صاحب جیراجپوری۔	۸۰	۱۸- ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۴ھ
۵	مولوی یوسف صاحب۔	۸۰	۱۳- رمضان سنہ ۱۳۲۳ھ
۶	مولوی فضل الرحمن صاحب	۸۰	ذیحجہ سنہ ۱۳۲۱ھ
۷	مولوی شیخ محمد صاحب عرب	۷۰	۱۹- جولائی سنہ ۱۹۰۹ء
۸	مولوی سید سلیمان صاحب۔	۸۰	۵- شعبان سنہ ۱۳۲۶ھ

شاخ انگریزی

۹	ماسٹر تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے	ہیڈ ماسٹر	۱۵۰	۱۲- جولائی سنہ ۱۹۰۹ء
۱۰	ماسٹر باقر حسین صاحب۔	سکنڈ ماسٹر	۶۰	۲۱- جون سنہ ۱۹۰۹ء
۱۱	ماسٹر وین محمد صاحب۔	تھرڈ ماسٹر	۴۰	۴- جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ
۱۲	ماسٹر عبدالجلیل صاحب۔	فورتھ ماسٹر	۱۵۰	۲۳- محرم سنہ ۱۳۲۵ھ

۱۳	ماسٹر فدا حسین صاحب۔	مدرس تاسعی	۱۵	سنہ ۱۹۰۱ء تخمیناً

قواعد دارالعلوم ندوۃ العلما

داخلۂ طلبہ

۱۔ دارالعلوم کے ابتدائی درجہ کی اوّل جماعت میں وہ طلبہ لئے جائینگے جنکا سن پندرہ برس سے زیادہ نہو مگر خاص حالتوں میں کمی بیشی ہوسکتی ہے۔

۲۔ جو طلبہ دوسرے یا تیسرے یا متوسط درجہ میں داخل ہونے کی لیاقت رکھتے ہونگے اُنکی عمر کا لحاظ اُنکی خواندگی کے لحاظ سے کیا جائیگا۔

۳۔ فارسی میں اِتنی استعداد رکھتے ہوں کہ صرف و نحو عربی کی ابتدائی کتابیں فارسی میں بخوبی سمجھ سکیں۔

۴ (الف) ہر ایک طالب العلم کو درخواست کے ساتھ نقشۂ مندرجۂ ذیل بعد خانہ پُری داخل کرنا ہوگا۔

کہ بطورِ خود قیام کریگا یا دارالاقامۃ میں باد ای فیس یا بلا ادای میں رہنا چاہتا ہے۔

نمونہ نقشہ جسکی خانہ پُری مطلوب ہے

نام مع ولدیت سکونت عمر کہاں پڑھا ہے کیا پڑھا ہے

کس درجہ میں پڑھنا چاہتا ہے نسبت چال چلن کے کسی معتبر کی تصدیق۔

(ب) یہ نقشہ مہتمم دارالعلوم کے پاس پیش ہوگا اور مہتمم دارالعلوم اُسکو اُس مدرس کے پاس بھیجے گا جو امتحان داخلۂ طلبہ کے واسطے مقرر ہوگا۔ مدرس مذکور پر فرض ہوگا کہ وہ ہر فن کی کتابوں میں جو وہ پڑھ چکا ہے امتحان لے۔ اور اِس بات کی بھی جانچ کرے کہ وہ حساب اور تحریر میں کیسا ہے۔ اسکے بعد مفصل

کیفیت تحریر کرکے اپنی رائے ظاہر کرے۔

(ج) مہتمم بعد آنے اس کیفیت کے اگر طالب العلم قابل داخل کرنے کے ہو تو اس درجہ کے مدرس کے پاس جسمیں داخل ہوسکتا ہو اس حکم کے ذریعے سے بھیجدے کہ وہ کم سے کم دو ہفتہ تک جماعت کے ساتھ پڑھاکر اختتام ماہ میں کیفیت ذیل تحریر کردے۔

درجہ میں چل سکتا ہی یا نہیں! اگر چل سکتا ہی تو کس درجہ کے قابل ہی۔ محنت شوق اور طبیعت کیسی ہی؟ چال چلن کیسا ہی؟

اس کیفیت کے آنے کے بعد جو طلبہ ناقابل ثابت ہونگے اُن کی درخواست نامنظور کردی جائیگی۔

قیام دارُالاقامہ

۵ - دارالاقامہ میں رہنے والے طلبہ وہی ہونگے جنکی عمر دس برس سے کم نہو۔

۶ - مُستطیع طلبہ سے بابت اخراجات سکونت وخورد و نوش وغیرہ کے اُن کی استطاعت اور خواہش کے موافق چھ یا بارہ یا اٹھارہ روپیہ ماہوار لئے جائینگے

۷ - اگر کوئی طالب العلم بوجہ ضرورت خاص کے یہ خواہش کریگا کہ میں صرف ایک وقت کھانا دارالاقامہ میں کھانا چاہتا ہوں تو بمعاوضہ نصف فیس کے اُس کی یہ خواہش پُوری کی جائیگی۔

۸ - کوئی طالب العلم مستطیع اپنی خدمت کے واسطے کسی شخص کو دارالاقامہ میں رکھ سکتا ہے جسکو مہتمم پسند کرے اور ایسے خدمتگار کو دارالاقامہ سے کھانا ملسکتا ہے بشرطیکہ تین روپیہ آٹھ آنہ ماہوار منجانب طالب العلم مستطیع ادا کیا جائے۔

۹ - جو طلبہ دارالاقامہ میں قیام کے واسطے معاوضۂ ماہواری ادا کرتے ہیں اُنپر لازم ہوگا کہ معاوضۂ ماہواری کم سے کم تین مہینے کا پیشگی داخل کریں۔

۱۰- طلبای دارالاقامتہ کی غذا عمومًا گوشت روٹی۔ ترکاری۔ دال۔ چانول ہوگی اور باعتبار موسم کے اسمیں تغیر ہوتا رہیگا۔

۱۱- طلبای دارالاقامتہ ایک جگہ کھانا کھائینگے اور اُنکے کھانے کے وقت ایک اُستاد جسکو مجلس نامزد کریگی موجود رہیگا۔

۱۲- طلبہ نماز پنجگانہ بجماعت مسجد میں ادا کرینگے اور مہتمم یا اُنکی ہدایت سے اور کوئی اُستاد اُن کے ساتھ رہیگا۔

۱۳- بعد نماز جمعہ ۴ بجے تک طلبہ احاطۂ دارالعلوم میں رہ سکینگے اور بعد نماز عصر حسب خواہش اُن کے اجازت باہر جانے کی بغرض تفریح دیجائیگی ایسی حالت میں ایک نگراں ساتھ ہوگا۔

۱۴- طلبای دارالاقامتہ کے اوقات کی تقسیم حسب ذیل ہوگی اور بلحاظ موسم بدلتی رہیگی۔ بعد نماز فجر تلاوت قرآن شریف نصف گھنٹہ مشق قرات وتجوید نصف گھنٹہ آموختہ یاد کرنا ایک گھنٹہ۔ سبق یاد کرنا ایک گھنٹہ۔ مطالعہ دیکھنا دو گھنٹہ۔ کھانا کھانا ایک گھنٹہ۔ تعلیم ۵ گھنٹہ ورزش جسمانی ایک گھنٹہ۔ نماز پنجگانہ ۴ گھنٹہ۔ بقیہ وقت خواب وتفریح

وظائف

۱۵- دارالعلوم میں وظائف حسب تصریح ذیل ہونگے

(۱) "وظیفۂ اعانت"۔ یہ وہ وظیفہ ہوگا جو غیر مستطیع شائق طلبہ کو مصارف دارالاقامتہ کے واسطے عطا کیا جائیگا۔

(۲) وظیفۂ لیاقت (الف) اُس طالب العلم کو دیا جائیگا جو سالانہ امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کریگا۔

(ب) اُس طالب العلم کو دیا جائیگا جو تفسیر یا حدیث یا فقہ یا ادب میں سب طالب علموں

سے اول رہیگا جو حضرات اس قسم کے وظائف جاری کرنا چاہینگے وہ انھیں فنون کی تخصیص کے ساتھ اُنکے نام سے مشتہر ہونگے۔

۱۶- ہر قسم کے وظائف میں شرائط دستور العمل دارالعلوم کی پابندی ہوگی اور حتی الوسع شرائط وظیفہ دہندگان کا لحاظ رہیگا۔

۱۷- ہر ایک شخص جو وظیفہ اعانت پانے کی درخواست دیگا اسپر لازم ہوگا کہ بی اسطاعتی کے قابل اطمینان شہادت پیش کرے۔ اگر بعد اجرائے وظیفہ یہ معلوم ہوگا کہ وہ مستطیع ہے تو اسکا وظیفہ بند کردیا جائیگا اور مناسب طور پر اسکی تنبیہ کی جائیگی

تعلیم

۱۸- دارالعلوم کے درجہ ابتدائی کی تعلیم تین سال میں ختم ہوگی۔ اور درجہ متوسط کی پانچ سال میں۔

۱۹- اس ابتدائی درجہ میں علوم مندرجہ ذیل کی کتابیں پڑھائی جائینگی۔ صرف۔ نحو۔ ادب عروض۔ منطق۔ کلام۔ فقہ۔ فرائض۔ تفسیر۔ حساب۔ ہندسہ۔ جغرافیہ۔

۲۰- علوم مندرجہ بالا کی تعلیم میں بتدریج ترقی ہوگی اور اس ترقی کا معیار سالانہ امتحان ہوگا

۲۱- امتحان سہ ماہی اول دو دن ۷ محرم الحرام سے (۲) امتحان ششماہی ۳ دن ۶ ربیع الثانی سے (۳) امتحان سہ ماہی سوم دو دن ۸ رجب سے (۴) امتحان سالانہ ۶ دن ۲۵ شعبان تک

مکالمہ ومباحثہ

۲۲- مہینے میں دو بار خاص خاص علوم پر مدرسین بطرز قدیم املا کرینگے۔

۲۳- ہر پنجشنبہ کو طلبہ کی مجلس مباحثہ علمی منعقد ہوگی جسمیں طلبہ کتب زیر درس میں باہم گفتگو کرینگے اور کل مدرسین اُسوقت موجود ہونگے۔

۲۴- مہینے میں ایکبار مجلس مکالمہ منعقد ہوگی جسمیں طلبہ اس عنوان پر تقریر کرینگے یا تحریریں سنائینگے جو پہلے سے متعین کردیا جائیگا، اور اسوقت مہتمم اس مجلس کا موجود ہوگا۔

متفرقات

۲۵- گرمیوں میں یکم اپریل سے ۳۰ جولائی تک دارالعلوم کا وقت ۶ بجے سے ۱۱ بجے تک اور باقی ایام میں ۷ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔

۲۶- جب مدرسہ ۷ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا تو ایک گھنٹہ کی چھٹی ایک بجے سے دو بجے تک بغرض ادائے نماز ظہر دیجائیگی۔

۲۷- دارالعلوم میں تعطیلات حسب مندرجۂ ذیل ہونگی (۱) عشرۂ محرم ۲ یوم ۹ و ۱۰۔ (۲) بارہ وفات ایک یوم ۱۲ ربیع الاول (۳) شب برات ۲ یوم ۱۴ و ۱۵ (۴) رمضان شریف مع عید الفطر ۴۰ یوم ۲۰ شعبان سے ۵ شوال تک (۵) عید الضحی ۴ یوم۔ ۹ ذالحجہ سے ۱۲ تک (۶) بعد امتحان سہ ماہی ایک یوم (۷) بعد امتحان شش ماہی ۲ یوم بشرطیکہ جمعہ نہو

نقشۂ نصاب دارالعلوم ندوۃ العلماء ابتدائے سال اول

شہور	اسباق عربی			مشق صیغ وتعلیل	ریاضی	انگریزی	کیفیت
	اول	دوم	سوم				
۱	میزان	۰	۰	〃	تقسیم تفریق تا کسر عشاری	پرائمر انجمن حمایۃ الاسلام لاہور کا کاپی نمبر ۱ و ۲	ماسٹر صاحب چاہیئے کہ ہر ہفتہ ترقی کا نقشہ پیش کریں اور دکھائیں کہ استعداد ترقی ہوئی۔
۲	〃	۰	درس الادب حصہ اول	۰	سوالات	۰	
۳	منشعب	نحو میر مع مائۃ عامل و خلاصہ	۰	〃	〃	〃	
۴	〃	〃	۰	〃	〃	〃	۲
۵	صرف میر	〃	۰	〃	〃	〃	یہ ہدایت از سال اول تا ختم سال ہشتم یکساں سمجھی جاوے۔
۶	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۷	قاعدہ نسبت عجانج	〃	〃	〃	〃	〃	
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	

لہ ندوۃ العلماء نے چھوٹے بچوں کے لیے یہ رسالہ تالیف کیا ہے جسمیں عربی اسماء، مصادر اور مختصر فقرے لکھے ہیں ۱۲

ابتدائے سال دوم

شہور	اسباق عربی			املا و قرأت عربی	ریاضی	انگریزی	کیفیت
	اول	دوم	سوم				
۱	ردوس الادب حصہ ثانی	〃	میزان منطق	〃	تفسیر کرنے و اضافی اصل شماعباری سوالات	میکملن ریڈر نمبر ۲ تا صفحہ ۷۰ گاڈون ٹرانسلیشن حصہ نصف کاپی نمبر ۲، ۵، ۶	اول نصف سال تک انگریزی کی صرف پڑھائی ہو اور نصف آخر میں دو گھنٹہ ہفتہ میں لکھائی بھی کیجائے
۲	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۴	شرح مأۃ عامل	پارہ عم مع ترکیب	〃	〃	〃	〃	
۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۶	〃	〃	علم الصیغہ [1]	〃	〃	〃	
۷	〃	کبری	〃	〃	〃	〃	
۸	ہدایۃ النحو	〃	〃	〃	〃	〃	
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	

ابتدائے سال سوم

شہور	اسباق عربی			املا و جمل عربیہ	ریاضی	انگریزی	کیفیت
	اول	دوم	سوم				
۱	قدوری	〃	شرح تہذیب	〃	کسور عام مع عبارتی سوالات و کسور اعشاریہ تک	میکملن ریڈر نمبر ۲ تا صفحہ ۷۰ گاڈون ٹرانسلیشن حصہ دوم نصف ختم نسفیلڈ گرامر حصہ اول کاپی نمبر ۷ و ۸	اس سال میں ہر ہفتہ میں ایک گھنٹہ لکھائی درسہ میں ہو اگر سکے لیکن روزمرہ لکھائی مکان پر ہو جسکے دوسرے دن کاپیاں بھی جاویں اسطرح سال چہارم و پنجم میں بھی کیا جائے۔
۲	〃	〃	〃	〃	〃		
۳	〃	〃	〃	〃	〃		
۴	〃	〃	〃	〃	〃		
۵	〃	مفصل [2] زمخشری	〃	〃	〃		
۶	سراجی	〃	〃	〃	〃		
۷	〃	〃	مجموع الادب	〃	〃		
۸	اخوان الصفا	〃	〃	〃	〃		
۹	〃	〃	〃	〃	〃		

[1] تصنیف مفتی عنایت احمد صاحب صرف میں نہایت مکمل اور واضح کتاب ہے ۱۲

[2] یہ کتاب امام فن جار اللہ زمخشری کی تصنیف اور علم نحو میں جامع کتاب ہے ۱۲

متوسط سال اول

نمبر شمار	اسباق عربی			املا سطور عربی	ریاضی	انگریزی	کیفیت
	اول	دوم	سوم				
۱	ایضاح المسالک	شرح وقایہ اول	دول العرب[۲]		معذور اربعہ	مسکلین ریڈر نمبر ۳ تا صفحہ ۶۰ گارڈن ٹرنسلیشن	مطابق سال سوم
۲	〃	〃	〃	〃	〃	حصہ دوم نصف	
۳	〃	〃	〃	〃	〃	نسفیلڈ گرامر حصہ چہارم	
۴	〃	〃	〃	〃	〃	کاپی نمبر ۹ و ۱۰	
۵	〃	قطبی لصدیقی	〃	〃	〃	〃	
۶	صراط المستقیم[۳]		مختصر معانی فن معانی	〃	〃	〃	
۷	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	

متوسط سال دوم

نمبر شمار	اسباق عربی			املا عبارت عربی	ریاضی	انگریزی	کیفیت
	اول	دوم	سوم				
۱	ہدیہ سعیدیہ	مختصر المعانی فن بیان	نور الانوار	〃		نسفیلڈ مڈل نمبر ۳ تا صفحہ ۷۰	
۲	〃	〃	〃	〃	〃	نسفیلڈ گرامر حصہ	
۳	〃	〃	〃	〃	〃	نصف گارڈن ٹرنسلیشن حصہ دوم	
۴	〃	〃	〃	〃	〃	مڈل نصف	
۵	〃	متنبی نصف	〃	〃	〃	کاپی نمبر ۱۱ و ۱۲	
۶	شرح وقایہ ثانی	〃	〃	〃	〃	〃	
۷	〃	〃	معالم اصول الدین امام رازی	〃	〃	〃	
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۹	〃	فوز الکبیر[۵]	〃	〃	〃	〃	

[۱] یہ کتاب علامہ جمال الدین بن یوسف کی تصنیف ہے۔ علمی کے تاروں مسائل محققانہ طرز پر لکھے گئے ہیں جاہلیت کی اشعار ہیں اکثر متداول ہے۔ عبارت لطیف اور اکثر دقیق مسائل درج ہیں [۲] مجلدات حرب مصری کی تصنیف ہے جاہلیت اور ابتدائی اسلام و نبوت کی مختصر تاریخ ہے [۳] علامہ شیخ احمد زنانی مصری اس کتاب کے مصنف ہیں اسمیں مسائل کلامی اور اصول تفسیر کے بحث سے مباحث ہیں [۴] امام فخر الدین رازی کی تصنیف اور مشہور کتاب ہے [۵] مولانا شاہ ولی اللہ الدہلوی کی اصول تفسیر میں مشہور کتاب ہے ۱۲

متوسط سال سوم

نمبر شمار	اسباق عربی			مضمون نویسی عربی	انگریزی		کیفیت
	اول	دوم	سوم				
۱	اعجاز القرآن	توضیح	کلام اللہ نصف آخر	″	نسفیلڈ ٹرمل ریڈر نمبر ۳ تا صفحہ ۸۰		اس سال میں ہر ہفتہ میں ایک گھنٹہ روز نہ پڑھائی کا ہو۔ اور ہفتہ میں چار دن گرامر اور دو دن ترجمہ جماعت میں لیکن مشق گھر پر الگ ہو۔
۲	″	″	″	مقامات حریری ۱۵ مقامہ	نسفیلڈ گرامر حصہ سوم تمام گارڈنر فرسٹ لیشن صفحہ ۱۰۰		
۳	بقار الصبیہ	″	″	″	کمپوزیشن		
۴	″	″	″	″	″	″	
۵	″	حماسہ	ایساغوجی حکمۃ العین	″	″		
۶	″	″	″	″	″		
۷	″	″	″	″	″	″	
۸	تصریح	″	″	″	″	″	
۹	″	″	″	″	″	″	

متوسط سال چہارم

نمبر شمار	اسباق عربی			مضمون نویسی عربی	انگریزی	انگریزی	کیفیت
	اول	دوم	سوم				
۱	سلم العلوم	دلائل الاعجاز	ہدایہ ربع رابع	سبعہ معلقہ	نام برڈن، سکول ڈیپارٹمنٹ نصف		حسب ہدایت سال ششم
۲	″	″	″	″	ٹرل گرامر مصنفہ نسفیلڈ صفحہ نمبر ۱ تا نصف		
۳	″	″	″	″	الفنسین اکسرسائز مصنفہ اوکلی صفحہ نصف		
۴	کلام اللہ نصف آخر	″	″	″	پوٹری مولفہ مسٹر سیونگٹن وائٹ نصف		
۵	″	″	″	″	گارڈنر الیمنٹری ریڈنگ نصف		
۶	حجۃ اللہ البالغۃ	درس الادب فی علوم العربیۃ	″	کمپوزیشن			
۷	″	″	″	″			
۸	″	″	″	″			
۹	کشف الادلہ	″	″	″			

۱ قاضی امام ابوبکر باقلانی کی تصنیف ہے اسمیں وجوہ اعجاز قرآنیہ سے بحث ہے عرب العربا کے بلیغ کلام پر نے مواقع میں بحث کرکے دکھلایا ہے کہ کلمات قرآنیہ کے مقابل میں انکی کیا حقیقت ہے وجوہ اعجاز کے بارہ البحث مسائل کو جدا جدا عنوان قائم کرکے دکھایا ہے کہ اس شاندار عنوان میں قرآن مجید کو ادائے مطلب اسلوب بیان طرز ادا میں یہ تفوق ہے ۱۲ ۲ شیخ امام قاضی زاہد زین الدین عمر بن سہلان ساوی کی تصنیف ہے منطق میں ایسی نفیس کم کتابیں ہوئی طرز بیان مسائل مروجہ کتابوں سے بہتر ہے شیخ شہاب الدین مقتول صاحب حکمۃ الاشراق نے یہ کتاب پڑھی داور آکر درس میں پڑھی ۱۲ ۳ اس کتاب کے مصنف امام الفن شیخ عبدالقاہر جرجانی ہیں مجتہدانہ ظاہر جرجانی سے معانی و بیان کے مسائل نضبط کیے ہیں اس فن کے تصانیف کا یہی ماخذ ہے ۱۲ ۴ اسکے مصنف سنن الفن جلیس ہیں جسکو معلم السعد السنوی نے مکمل کیا ہے۔ جدید طبیعات اور سائنس کو عربی زبان میں بکمیل کیا ہے آلات کی اپنے اپنے مقام میں تصویر دی ہے علوم جدیدہ کی واقفیت کے واسطے یہ کتاب کافی ہے ۱۲ ۵ علامہ قدامہ ابن جعفری علم ادب میں اعلیٰ

متوسط سال پنجم

نمبر شمار	اسباق عربی			مضمون نویسی عربی	انگریزی	انگریزی	کیفیت
	اول	دوم	سوم				
۱	ہدایہ ربع ثالث	تفسیر بیضاوی	بخاری شریف	〃	ٹام براؤن اسکول ڈیز ختم		حسب ہدایت
۲	〃	〃	〃	〃	ٹرال گرامر مصنفہ مسٹر لنسفیلڈ ٹبرہ ختم		سال ششم
۳	〃	〃	〃	〃	ٹرانسلیشن اکسرسائز مصنفہ مسٹر او کلی ختم		
۴	〃	ترمذی شریف	〃	نقد الشعر[1]	پوٹری مولفہ مسٹر کوکسن ہاٹن ختم		
۵	شرح حکمۃ الاشراق	〃	〃	〃	گارڈنس اناٹیسس و پارزنگ ختم		
۶	〃	〃	〃	〃	کمپوزیشن		
۷	〃	〃	〃	ہیأت جدیدہ			
۸	〃	〃	〃	〃			
۹	〃	〃	〃	〃			

[1] حکمت اشراقیہ کے شیخ اور امام شیخ مقتول سہروردی کی کتاب حکمۃ الاشراق کی نادر شرح ہی شارح علامہ قطب الدین شیرازی ہیں گو یہ کتاب ارسطو کے فلسفہ کے مقابل اور رد ہی لیکن اسوقت یہی اسکی شہرت اور مقبولیت تھی جبکہ ارسطو کا فلسفہ مقبولیت عام رکھتا تھا۔ ۱۲

لیکن رپورٹ میں دار العلوم کی جن خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہی، اُنکا علمی تجزیہ اُسوقت تک نہیں ہوسکتا تا جب تک دار العلوم ندوۃ العلما کی تعلیم و تربیت کے چند نمونے قوم کے سامنے پیش نہ کیے جاویں۔

دار العلوم کو دیگر مدارس عربیہ پر اگرچہ متعدد حیثیتوں سے امتیاز حاصل ہی، لیکن ان تمام خصوصیات میں اکثر ایسی ہیں، جنکا نمونہ فوری طور پر قوم کو نہیں دکھایا جاسکتا، قوم کو انکا علمی تجزیہ اُسوقت ہوگا جب طلباے دار العلوم ملک کے ہر گوشے میں پھیل کر قومی اور مذہبی خدمات میں مصروف ہونگے، لیکن بعض خصوصیتیں اس قسم کی ہیں، جنکو قوم اور بالخصوص علما کے سامنے ظاہر کیا جاسکتا ہی، ادب اور عربیت

کمال اور ملکہ تقریر و تحریر بھی اسی متمم کی خصوصیات میں ہی، عام مدارس عربیہ میں ادب اور انشا پردازی کے ساتھ جو بے اعتنائی کی جاتی ہی، اب اگرچہ اسکا عام احساس ہو رہا ہی، لیکن دار العلوم ندوۃ العلما نے سب سے پہلے اسی طرف توجہ کی اور ادب اور عربیت کو اپنے نصاب تعلیم کا لازمی اور ضروری جزو قرار دیا، اس بنا پر طلباے دار العلوم کو دوسرے مدارس کے طلباء پر اس باب میں ایک بدیہی امتیاز حاصل ہی، اس بنا پر مولانا شبلی صاحب نے رپورٹ کے پیش کرنے کے بعد تحریک کی کہ جو طلبا اس موقع پر موجود ہیں، ادب اور انشا پردازی میں اُنکا امتحان لے لیا جائے تاکہ اس امتحان کے ذریعے سے رپورٹ کی عملی تصدیق ہو جاے چنانچہ پہلے چند طلباء کا تحریری امتحان ہوا، اور ایک صاحب نے مضمون دیا کہ ارباب دہلی نے ندوۃ العلماء کو جسطرح دعوت دی، اور جس وسیع پیمانے شرکا جلسہ کی مہمانداری کی یہ طلبا اُسکا حال تفصیل کے ساتھ لکھیں اس موقع پر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہندوستان میں یوں تو عام طور پر فنون عربیہ کی کساد بازاری ہی، لیکن جن لوگوں کو اسکا شوق ہی، وہ بھی زیادہ تر خیالی مضامین میں اپنا زور قلم صرف کرتے ہیں، واقعات کی طرف توجہ نہیں کرتے، جسکا نتیجہ یہ ہے کہ باغ و بہار اور فرضی قصوں کو تو وہ نہایت خوبی کے ساتھ لکھ سکتے ہیں، لیکن اگر کوئی حقیقی واقعہ دے دیا جاوے تو انکا زور قلم بالکل بیکار ہو جاتا ہے، دار العلوم نے اس کمی کی طرف سب سے پہلے توجہ کی، اور طلباء کو واقعہ نگاری کا طریقہ بتایا، یہ مضمون جو طلباء کی مشق تحریر کے امتحان کے لیے دیا گیا تھا ایک خشک واقعہ تھا۔ اس بنا پر اس میں عام طور پر انشا پردازی کا زور نہیں دکھایا جا سکتا تھا، لیکن چونکہ ان طلباء کو خاص طور پر واقعہ نگاری کی تعلیم دی گئی تھی، اسلیے اُنہوں نے نہایت برجستگی اور روانی کے ساتھ ۲۰ منٹ کے عرصہ میں ان واقعات کو لکھکر سنا دیا، چنانچہ بطور نمونہ کے اس موقع پر ہم بعض تحریروں کو درج

کرتے ہیں،

لقد شخصنا نحن معاشر الطلبة الی هذا البلد الذی طار صیته وبعد ذکره حتی طبق الخافقین الانبیته الفخیمه وحصونه المنیفه وقصوره الشامخة ثم لکونه معدن العلم ومطلع شمسه وینبوعه وانما قصدنا هذا البلد الطیب لنجتمع نحن معاشر المسلمین علماءهم وحکماءهم ووجوههم الذین یوصفون بسداد الرای ومصافاة العقل والذین قلوبهم منعمة غیرة ونشاطا وقد اول البحث عن شان الامة ونتفرغ عن عوامل الهبوط ونصرف الانظار الی امة المسلمین وارجعهم من حیل ضرب رواقه وفقر بلغ منهم مبلغه ومنابذة ومقاطعة حلت عرصتهم وقطعت رباطهم فخرجنا وهبطنا هذا البلد ولما وصلنا الی نخبة اهله اکرمونا بما یلیق بنا واحترمونا کما یلائمنا والا نوالنا جانبهم وضعوا لنا اطعمة لذیذة وافرة والنا بانیخهما -

(عبدالواحد متعلم درجه تکمیل)

امرنا فی هذه الساعة بان نضرب انف الکتاب وعینها ونقلب ظهرها وبطنها علی ما شفنا مما وقع فی هذا الاحتفال السنوی الکائن فی هذه البلدة الطیبة المدعوة بدهلی من خطب مسهبة رائقة وکلمات وماثر موثقة کافاضل ارتفعت اذکارهم وطارصیتهم بسابر البقاع والاصقاع فی رمز ثاث المسلمین وشعب اصدائهم المتفقة علی مواضع شتی ومباحث مختلفة ولکنه قبل ان نمثل لهذا لواجب نحوی الی ان نتلع اعناقنا الی اهدائنا الیکم تشکرات زاکیات وتسلیمات فائقات وتحیات ملیات خلصت اعجازها وعرابینها وصفت موارد ها ومصادرها لانکم ممن انشرحت بهم صدورنا وارتفعت بهم اذکارنا لزیارة محیاکم الجمیل بعد تجشم شقات شامعة ومسافات نازحة کیف لا ذلک وانکم من

(قمر الدین متعلم درجه تکمیل)

من الخصائص التی اورثناها آباونا الاولون اکرام الضیوف و لقائھم بطلاقۃ الوجہ، فمن راجع الی اشعار العرب ومآثرھم واداجھم وسننھم یجد ان امتدالعرب کافۃً ارحب صدرا واسبط یدا وارخی عنانا فی ھذا الرھان لان فقیرھم وغنیھم کلھم لیتا ثرالضیوف علی نفسہ ویوثرھم علی ابنائہ واقربائہ ولکن لما قلب الدھر ظھرالمجن ولعبت بناحدثان الزمان فقدنا ھذہ المزیۃ التی امتازت بھا الامۃ العربیۃ التی وشجت بینھا ابدا نسبا ورحما وقرابۃ ولکن قام اھل دھلی فی ھذ الزمان لاحیاء ھذہ السنۃ العتیقۃ التی کانت بینۃ منذ زمن قدیم نحن معاشر الطباء والعلماء معترفون بفضلھم الجم لانھم طلبونا من الدیار الشاسعۃ والبلاد النازحۃ فلقونا بطلاقۃ الوجہ ...

(عبدالسلام متعلم درجہ تکمیل)

اسکے بعد تقریر کا امتحان ہوا یہ امتحان ایک طرف تو بہ نسبت تحریر کے بہت زیادہ سخت تھا، دوسری طرف ہندوستان میں فنون ادبیہ کی ترقی کا بناعنوان تھا، تمام دنیا میں ہر زبان کی تعلیم حاصل کرنیکا یہ نتیجہ سمجھا جاتا ہے کہ طلبہ کو اُس زبان میں تقریر وتحریر کی قابلیت حاصل ہو، لیکن اس زمانہ میں صرف عربی تعلیم کو یہ عجیب وغریب خصوصیت حاصل ہے کہ بڑے بڑے علماء اُس میں معمولی طور پر گفتگو بھی نہیں کرسکتے، لیکن ہندوستان دارالعلوم ندوۃ العلماء پہلا مدرسہ ہے، جسنے اس خاموشی کی مہر کو توڑا اور ایسے متعدد طلباء تیار کیے جو عربی زبان میں برجستہ تقریر کرسکتے ہیں، چنانچہ عام خواہش کی بناپر عبدالواحد نامی ایک طالب العلم جس کی تحریر کا نمونہ اوپر گذر چکا ہے کھڑا ہوا، اور نہایت برجستگی اور طاقت کے ساتھ فصیح وبلیغ عربی میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کی ضرورت اور اُسکے مقاصد پر ایک طولانی خطبہ دیا جو حسب ذیل ہے۔

خطبة

القاها عبد الواحد في الاجتماع السنوي لندوة العلماء دهلي

الحمد لله والصلوة والسلام على رسوله محمد واله واصحابه اجمعين وبعد

فقد وجدت مكان القول ذا سعة فان وجدت لسانا ناطقا فقل

ايها السادة! ان الماثل بين ايديكم احد المتعلمين في دار العلوم لندوة العلماء والمتنسمين في روضتها العلمية والراتعين في مراتعها الادبية فالعلائق بينه وبينها احصن وامتن منها بينه وبين ندوة العلماء والقريب احق بالاعتناء بامره والاقبال على شانه فلنقف دار علومنا العزيزة على بساط البحث ولنتشنف اذانكم الشريفة بكلمة وجيزة تشرحها

ايها السادة! لا قوة لامة الا بجمع الايدي والتشابك بين افرادها والالتيام بين اعضائها كما هو مشاهد معلوم عند كل من له نظر في شؤن الامم الغابرة والحاضرة ولنزيدكم بيانا نضرب مثل مبين ظاهره معظم باطنه -

ايها السادة! هذا الرشاء الذي يفتخر به التجال المضعمة من الطوى البعيدة القعر حبل من خيوط كثيرات كل واحد منها لا يحمل صغير الدلو الا انه لما ضم بعضها الى بعض فابرمت واحكم ابرامها تحمل ما تحمل وماذاك الا ثمرة التضام وكفى بذا شاهدا -

الى الله في البشر الا ان يكون لكل سبب مسببا ولكل عمل باعثا فلا جرم من بواعث على الوفاق والوئام وهذا الباعث هو الذي ندعوه بالرابطة والجامعة -

ولا غرو اذا قيل ان قوام هذه الرابطة وعمادها المجانسة والاتحاد نسبا كان او حرفة او وطنا او مذهبا فرابطة القبائل مثلا هو اتحاد الجد ورابطة اهل الصناع اتحاد نوع الحرفة والصناعة ورابطة الامة اتحاد الوطن (هذا على الاغلب) ورابطة

ارباب العلوم واصحاب الشرائع اتحاد نوع العلوم والشريعة فانك ترى كل واحد من هولاء حزباً متماسكين متحدين فى امر ومختلفين فى امر آخر -

ايها السادة ! كما ان الامم تختلف فى الوانهم وازيائهم ولغاتهم وعوايدهم كذلك تختلف فى روابطهم فمن امة ترتبط برابط الوطن واخرى باتحاد الجد وثالثة باتحاد الديانة الى اخر الاضراب التى قد مضى تفصيلها والامم تحافظ على روابطها مهما صغرت فى الحقيقة فانها كالنظام للعقد كلما ان قطع تناثرت درره - والرابط عند الامم الاورد باوية الوطن وحده وهو اغناهم اخلاء - وهم اشد محافظة عليه حتى لا يبالون فى سبيله بقطع الارحام والمروف من الملل والنحل افلا ترى ان بريطانيا العظمى والمانيا وحمى وطيس الوغى بينهما واشتعلت سراتها وان مسارب الود بين البرطانيه والروسيا كانت متذررة فاصفاها الورد تتثار ليس هاردنغ مع كون جميع دول اوربا معتنقين بالديانة المسيحيه - ومغزى القول ان الرابطة عند اوربا الوطن وحده والمانعند المسلمين فرابطهم ملتهم البيضاء فانك ترى المسلمين مع تعدد لغاتهم وافتراق ازيائهم واختلاف صورهم وتباعد اوطانهم دساكنهم يجتمعون تحت لواء واحد ويأوون الى كنف واحد الا وهو الاسلام الا وهو الاسلام - ثم ان المسلمين - لا لواء لهم الا لواء الاسلام ولا كلمة لهم ما عدا كلمته فاذا الاغرو اذا قيل ان اسلامنا لا غير هو ملاك كوننا امة واحدة وخيمة ويبوغ وانه امتن الروابط واوثق العرى وباللدين رابطة فانه كيف يجتمع الوف من بنى آدم فى ساحة واحدة تحت راية واحدة يوثرون به على صلات الرحم واواصر النسب ودوشائج الوطن وعلائق الود وان له قدح المعلى وبيد المولى فى تاليف الاشتات -

والمواخاة بين الاضداد ونظم اخلاط الزمر في سلك خاص على ترتيب خاص . و
لاسبيل الى تاسيس بنيان المسلمين وتشييد اركانه وتاييد قواعده بعد انفصام
هذه العروة ولا اعادة امر هذه الرابطة فاذاً لا محيص من المحافظة على الدين وله خطتان
اولهما تكثير سواده وتوسيع نطاقه وباسهما حمليه والذب عن بيضته وثمرة الاول
استفحال الشوكة المسلمين واشتداد سلطانهم وثمرة الثانية عدم خلو المومنين بين الاسلام
عن اعناقهم والارتداد عنه والحوق بالكفار .

ايها السادة ! لاريب في ان بتوزيع العمل تخف المؤنة وتتقن الاعمال
على اكمل وجه واحسن حال وهو من اهم عوامل النجاح لاوروبا في مساعيها الادبية
والعلمية فان عندهم لكل عمل رجال تخوضون في غمار العمل المناط بهم وتفكرون في امره
اناء الليل والنهار ويقومون به فيفرعون توسع في سبيله فينجي اعقابهم من ثمرته
اليانع فاذا الاجرام للمحافظ على الدين من عصابة تنشمر عن ساق الجد وتحسر عن
ذراع وتفرغ للملة وينقطع اليها عما عداها

بينما كان مسلموا الهند قد لفضفضت خدنتهم وانشقت عصاهم وانخفضت
راية علومهم اذ نهضت فيهم عصابة من العلماء ذوي العقول الراجحة والافكار
الثاقبة والهمم البعيدة فتدبروا في امرها وتفرد اعن عوامل سرعتها ولهم الى
الخجل والشقاق والذل وبعد طول البحث والتفكر تبين لهم ان سبب ذلك فقدان
المسلمين قواداً اكفاء لهذا المنصب الخطير فان حملة دينهم وحكماء نفوسهم
وهداة ملتهم قد تنكرت اعمالهم وضاق نطاق علمهم فسدت اخلاقهم وقد قال
حكيم العرب الافوه الاودي ؎

لایصلح القوم فوضی لاسراۃ لھم ٭ ولاسراۃ اذا جھالھم سادوا

اجمعت علی تاسیس مدرستنا رأی فیھا امرین (۱) حسن التعلیم (۲) حسن التربیہ اما الاول فالسبیل بہ بحسب نوعین من المعلمین صامت وناطق - اما المعلم الصامت فھو کتب القدماء الطائحہ بمسائل الفن الشریفۃ وقد تظم القائمون بامر مدرستنا العزیزۃ فی سلک الائمۃ التعلیم عوضا عن الکتب المشحونۃ بالمباحث النافھۃ التی لاطائل تحتھا الا الجدال المکابرۃ واما المعلم الناطق فھو جماعۃ فحول علماء الھند واساطینھم ومن زار مدرستنا العزیزۃ یری ساحتھا غاصۃ بفرسان مبادین العلم اما السبیل الثانی فبانشاء دار اقامۃ للمتعلمین فی المدرسۃ کی یسھل علی الرقیب مراقبۃ اعمالھم وخلقھم ویربیھم علی تربیۃ سلامۃ صحیحۃ ویرشحھم خیر اکفاء لحمل الدین قد خرج کلا المشروعین من حیز القوۃ الی عالم الفعل وبلغا ما بلغا -

ایھا السادۃ ! لاریب فی ان لمدرستنا مزایا وخصائص قد برعت بھا علی امثالھا انہ طبق الخافقین ذکرھا وطالما شاھدتھا الامۃ فی المحفلات وعلی صحائف مجلۃ الندوۃ فلا نطیل القول فی شرحھا -

ھذہ کلمات عدیدہ اختصرتھا حرصا علی الایجاز وھا انا اطوی ماشرتہ وانختم الکلام بالسلام فانہ مسک الختام -

ان تقریروں اور تحریروں کا جو عام اثر ہوا اُسکو ہم ایک مناسب موقع پر لکھینگے، لیکن علما جو اس قسم کی تقریروں کے خاص طور پر مخاطب ہو سکتے تھے، اُن کی یہ حالت تھی کہ وجد میں آکر جھومتے تھے، اور اُنکی زبان سے بیساختہ تحسین آمیز کلمات بلند ہوتے تھے،

دار العلوم ندوۃ العلما، اگرچہ اس قسم کے امتحانوں میں ہمیشہ پورا اترا ہی، پر بھی مخالفین کی زبان بند نہیں ہوئی، جو لوگ ندوۃ العلما کی ہر چیز کو تنقید سے گذر کر مخالفانہ نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہو گئے ہیں، وہ اگرچہ طلبا کی ادبی قابلیت پر کسی قسم کا حرف نہیں رکھ سکتے، تاہم اب وہ اس پردے میں اعتراض کرتے ہیں، کہ دار العلوم میں صرف ادب اور عربیت پر زیادہ زور دیا جاتا ہی، اور علوم دینیہ کی طرف خاص طور پر توجہ نہیں کی جاتی، اس بنا پر ضرور تھا کہ طلبا کی مذہبی تعلیم و تربیت کا نمونہ بھی قوم کو دکھایا جاوے، اسکے لیے درجہ تکمیل کا ایک طالب العلم علم کلام کے متعلق تقریر کرنے کے لیے تیار تھا، لیکن موجودہ حالات کے لحاظ۔ اور اعیان بہاول پور کی خواہش سے ہوشیار پور کا ایک طالب العلم سید امداد حسین نامی پیش کیا گیا، جسنے سکنڈ لیگویج بجاے انگریزی زبان کی سنسکرت لی ہی، چنانچہ اُسنے کھڑے ہوکر بہاشا زبان میں مذہب اسلام کے متعلق ایک تقریر کی جو حسب ذیل ہی،

تقریر سید امداد حسین طالب العلم ہوشیار پور

(شری گنیش آئے نمہ)

پرتشٹھت پورشو اس سمے میں آپکے سمکھ اسلئے اوپستھت ہوا ہوں کہ یہ آپ کا آمنتر سمے اپنے دیا کیان دوار اگر مجھ کو نیز میں آپ سے کتھن کروں کہ ہمارا مذہب اسلام کہانتک ستے ہی۔ اور اپنے متوں کے آپے کشا اس میں کیا اُوتم تا ہی یدی پی یہ شنے اتی گرد ہے اور اس میں آتی دور درشتیا کی آوشیکتا ہے۔ تتھاپی میں اپنی یوگیتا انوسار اس پر کچھ سوالپ کتھن کرونگا، میں اس سمے جس بھاشا میں کتھن کر رہا ہوں۔ سب سے

پرتھم میں اُسی بھاشا کے متا نویائیوں کے ساتھ اُنکے کیتی پے نیموں کو اپنی درشٹی کو چر کر کے اسلامی دھرم کے ساتھ سلمنے کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اچت تمام بھومنڈل کے مسلمانوں پر یہ دوت ہی۔ کہ مسلمانوں کے وشواس یکیسے تین ہی چار نیموں پر ہیں۔

ارتھات پرمات متو۔ اُسکی کیولتا۔ اوتارتا۔ اور پرے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوؤں کا نوتن سماج ارتھات آریا سماج تقریباً اپنے سوچ وچار سے ہمارے اسلامی مسائل کی اور وہیان دیتا جاتا ہی۔ چنانچہ ایشور اور اسکی سن سے ایکیا کا ادھین ہو گیا ہے، پرنتو پرہی ادھیا ودھی بعض مسائل میں دُرڑھ دی، رودھی ہی۔ اور سروسن یکتتا کے ساتھ ایک پرے کا مسئلہ بھی ہی۔ مسلمانوں کا یہ وچار ہی۔ بلکہ درڑھ وشواس بھی ہی اور یہتارتھ بھی یہی ہی کہ سمپورن سنسار میں ایک سمے وہ آگامی ہی۔ کہ یہ سمپورن نروتیج ہو جاویگا اور منشٹ وستو نپہ دستر ت کی جائینگی اور سروشکتیمان پرماتما کے سمکھ اُنکے کرموں کا پھل دیا جائیگا پرنتو ہمارے سماجی بہراتر گن اسکے اُس سیوی کاری ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ سنسار سدی ودرتمان رہیگا اور مُنشیوں کے کرموں کا بھی پھل دیا جاویگا۔ اس پرکار سے کے منیشے اپنے سمپورن جیون میں جو اچھا کرم کریگا۔ اور دوش کرموں سے رہت ہوگا پرے کے بعد اُسکا جیو مُنشیوں کے شریر میں آویگا۔ جو سرشٹی ماتر میں سب سے اوتم ہیں۔ لیکن اگر اپنے جیون ماتر میں سو کرم کی آپیکشا دوش کرم اکثر کہتے ہیں۔ اور اُسکو مارک دیے کر کے اپنے ساتھ لے گیا۔ تو شریر آنت میں اُسکا جیو کسی دُشٹ پشو میں پرویش ہوگا جو کہ سنسار میں سب سے نیچ سرشٹی ہی۔ اور سو یونکے یلے اس جیون میں پڑا رہیگا۔ مہاشیو یہ جس قسم کا خیال پرادر بھاؤ کیا گیا ہی وے دانت کی درشٹی سے بھی اگر ہٹایا جاوے کیوں ایک سادھارن درشٹی کی جاوے۔ تو پہلی بات جو آپ کی درشٹی میں

آویگی وہ یہ ہوگی - کہ نفشے جب دُش کرم کرکے کسی اسنے شریر میں آتا ہی تو اُنکی درشٹی میں پُورو دُش کرم کا ونڈ اس شریر میں بدلنے سے کیا جاتا ہی اسی واسطے کسی سمے پشوؤں سے اس پرکار کے کرم ہوتے ہیں جنکا سمبندہ صرف نفشیوں سے ہوتا ہی ،

اور نیز نفشے بھی چونکہ کئی شریر میں بدلا ہوتا ہی - اسلیے اُس میں بھی بعض ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جنکا سمبندہ وشیشتا سے پشوؤں سے ہوتا ہی اس بنا پر یہ صاف طور پر دی رودہ پڑتا ہے - کہ نفشے اپنے جیون میں بڑا ہی دشٹ - چور - لمپٹ - پرورو ہاری - ہوتا ہی ابھی پرلے یہ ہی کہ سمپورن سنسار کے دشٹ سوبھاو میں ورت مان ہو - اور جب وہ نفشی اُنکو تیاگ کر اپنے دش کرمونکے کارن کسی اپنے پشٹنو کی یون میں آجاے - تو چورو کت نیا انوسار اُسکو یہ بات ہونی چاہیئے - حالانکہ سنسار میں کوئی ایسا اوہ بہت پشو جوان وشت سبھاو صفات مذمومہ کے ساتھ متصف ہو نہیں پایا جاتا - اسلیے ایک گونہ باوجود بے بضاعتی اور کم علمی کے میں دعوی سے کہ سکتا ہوں کہ یہ نئے کرم سیتا رتھ میں اشدہ ہی - اور ایک نراد ہار وچار ہی پرتم پرتم کسی ایک نفشے نے کسی منیا گیانی پر اسکو سوی کار کیا تھا اور اب انکے سنتانوں نے تقلیداً باوجود اپورو دُشا ستر ارتھ اُس پر ورتماں ہونیکے اُسکی تین کرتے ہیں اور اُسکے پرماٹ لے کرنے میں تیا شکتی اَت ببنت ادیوت اور پران وانگ کرتے ہیں - پرنگ میں آتی دہونی سے کہتا ہوں ، اور ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں - کہ یہ ایک اشدہ نئے کرم ہی اور سمپورن اشدہ ہی - کنتو ایک دن نشچے تیا درش آنیوالا ہی کہ سمپورن سنسار ایک اپرم پار دی ویوگ اور نرنکار کے سمکھ نت شر ہوگی - اور جزا اور سزا اُنکے کرمونکے سوروک اور نرک ہونگے ،

یہ تقریر مذہبی معلومات، اور بہاشا و سنسکرت کے الفاظ سے اسقدر معمور تھی، اور وہ طالب العلم ان الفاظ کو اس صحت مخارج، اور بیباکی کے ساتھ ادا کرتا تھا کہ عام طور پر یقین میں نہیں آسکتا تھا کہ کوئی مسلمان طالب العلم بھی سنسکرت و بہاشا کے الفاظ کو اس صفائی اور صحت کیساتھ ادا کرسکتا ہے، اس بنا پر بعض لوگونکے دل میں اس کی قومیت کے متعلق شبہہ پیدا ہوا، اور اس شبہہ کے دفع کرنے کے لیے اُنہوں نے خواہش کی کہ اس طالب العلم سے قرآن مجید بھی پڑھوایا جاوے، لیکن اُنکی اس بدگمانی نے اُس کی تقریر کے اثر کو اور بھی دوبالا کردیا، اور اُسنے سورۂ الرحمن کا پہلا رکوع، اس خوش آہنگی کے ساتھ پڑھا کہ تمام جلسہ وجد میں آگیا، اور جن صاحب نے قرآن خوانی کی تحریک کی تھی، اُنہوں نے متاثر ہوکر خود ایک رقم اس طالب العلم کو انعام میں عطا فرمائی، اور وعدہ فرمایا کہ جو طالب العلم قرآن خوانی میں اول آئیگا اُسکو میں ہمیشہ یہ رقم سالانہ دیتا رہونگا، چنانچہ ہم اس کی تعداد چندہ کی فہرست میں درج کرینگے،

دارالعلوم ندوۃ العلما میں ابتدا ہی سے بطور زبان ثانی کے انگریزی تعلیم جاری ہے، اور اب گورنمنٹ کی توجہ نے اس صیغہ کو اور بھی باقاعدہ، منتظم اور مستحکم کردیا ہے، اس بنا پر چند طلبا انگریزی زبان میں بھی کچھ بولنے کے لیے تیار تھے، لیکن خارجی طور پر معلوم ہوا تھا کہ دہلی کی قدامت پسند جماعت ایک عربی مدرسے کے طالب علموں کی زبان سے انگریزی الفاظ سننا پسند نہ کریگی، اس بنا پر مولانا شبلی نعمانی نے، جب یہ خیال جلسہ میں ظاہر کیا، تو ہر طرف سے آوازیں بلند ہوئیں، اور لوگوں نے نہایت بے تعصبی کے ساتھ بعض طلبار کو انگریزی زبان میں تقریر کرنے کی اجازت دی، چنانچہ سید محمد، اور عبدالمجید نامی دو طالب العلموں نے مذہب اسلام کے متعلق انگریزی میں تقریریں کیں، ان تقریروں

ہیں اگرچہ صحت مخارج، اور انشا پردازی کے لحاظ سے بہت کچھ خامیاں نہیں، جنکو ریمارک کرتے وقت شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر نے ظاہر کردیا، تاہم جب اُنکو معلوم ہوا کہ یہ صرف ایک سال کی باقاعدہ تعلیم کا نتیجہ ہے، تو اُنہوں نے اس تعلیم کے مستقبل کی نسبت اپنا اطمینان ظاہر فرمایا۔ ابھی تک اگرچہ کسی قسم کے چندہ کی تحریک نہیں کی گئی تھی، لیکن چونکہ طلبا کی تقریر و تحریر سے لوگ متاثر ہو چکے تھے، اس بنا پر خود بخود چندہ کی تحریک شروع ہو گئی، اور چاروں طرف سے روپے کی بارش ہونے لگی، اس موقع پر یاد رکھنا چاہئے کہ عام طور پر لوگوں نے طلبا کے انعام، دارالاقامہ کی تعمیر، اور اشاعت اسلام کے متعلق چندے دیے، اور یہ تمام چیزیں صرف دارالعلوم سے تعلق رکھتی ہیں اس بنا پر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ یہ جو کچھ چندہ ہوا، وہ تمامتر طلبا کی لیاقت اور قابلیت کا نتیجہ تھا، لوگ جس جوش اور خلوص کے ساتھ روپے دیتے تھے، اُسکی تصویر قلم کے ذریعہ سے کھینچنی مشکل ہے، البتہ بعض واقعات کے ذریعے سے اسکا اندازہ کیا جا سکتا ہے، سید امداد حسین نے جس برجستگی کیساتھ بہاولپور میں تقریر کی اُسکے صلہ میں اگرچہ متعدد رقمیں نقد روپیہ کی صورت میں پیش کی گئیں لیکن اسکے علاوہ جوش کی حالت میں چند بزرگوں نے دوسرے طریقے سے بھی اس تقریر کی خوبی کا اعتراف کیا، اعیان بہاولپور میں سے متعدد اصحاب نے جیب سے نکالکر اپنی گھڑیاں اُسکی جیب میں ڈال دیں، خواجہ عبدالصمد صاحب لکڑو رئیس کشمیر نے ایک نقرئی تمغہ اُسکے سینہ پر آویزاں کیا، اور اس سلسلہ میں جو چیز اس طالب العلم کے لیے سب سے زیادہ قابل فخر ہو سکتی ہے، وہ، مولانا شبلی نعمانی کی وہ عبا ہے، جو اُنہوں نے اپنے بدن سے اتار کر خود اپنے ہاتھ سے اُسکو پہنایا تھا۔ لیکن اس موقع پر جو بات خاص طور پر قابل لحاظ ہے، اور جس سے دارالعلوم کی تربیت کا اندازہ ہو سکتا ہے، وہ یہ ہے کہ طلبا کے انعام

میں جو رقم جمع ہوئی تھی اُسکو طلبا نے باوجود اصرار کے لینا گوارا نہیں کیا؛ اور عنایت فراخ دلی کیساتھ اُسکو دار العلوم کے صیغہ تعمیر میں جمع کر دیا چنانچہ ان تمام چندوں کی مفصل فہرست رپورٹ کے آخر میں درج ہے۔

اسی سلسلہ میں مولوی سعید احمد صاحب علوی بہاولپوری کی جانب سے ایک عجیب و غریب قرآن مجید ندوۃ العلماء کے کتب خانہ کے لیے وقف کیا گیا، اس قرآن مجید پر ۱۱۲۶ھ سے ۲۵ شعبان ۱۱۲۷ھ تک ۲۰۰۷ ختم کیے گئے ہیں اور اسپر مؤتمن الملک علاء الدولہ محمد ہادی معصر خاں نصیری بہادر نصرت جنگ کے دستخط ثبت ہیں، چنانچہ اسکے متعلق مولانا شبلی نعمانی نے مولوی سعید احمد صاحب علوی کا حسب ذیل خط پڑھ کر سُنایا۔

خاکسار اس مبارک تقریب پر ۲۹ پارہ کلام مجید مؤتمن الملک علاء الدولہ محمد ہادی معصر خاں نصیری بہادر نصرت جنگ کے دستخطی کہ جسپر ۱۱۲۶ھ و ۲۵ شعبان ۱۱۲۷ھ تک مرشد آباد میں ۲۰۰۷ ختم کیے گئے ہیں اپنے والد بزرگوار جناب مولوی حاجی حکیم محمد شمس الدین صاحب مرحوم سابق کونسلر ریاست بہاول پور کی یادگار میں دار العلوم ندوہ کو وقف کرتا ہوں براہ مہربانی اُسکی رسید بھجوادیں،

چنانچہ اس مقدس یادگار کو شرکاء جلسہ نے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا، اور اس کے ذریعے سے ندوۃ العلماء کے کتب خانہ کی خصوصیات میں ایک جدید خصوصیت کا اضافہ ہوا،

اسی سلسلہ میں ایک اور قابل ذکر چیز پیش کی گئی، یہ مولوی عبد القیوم صاحب مدرس

بڈلاڈہ۔ ضلع حصار صوبہ پنجاب کی دختر نیک اختر کے ہاتھ کا کڑھا ہوا رومال ہے، جس پر بیل بوٹوں کے ساتھ ذیل کے اشعار بھی جس سے اُسکے مذہبی جوش کا اندازہ ہوتا ہے کڑھے ہوئے تھے، ؎

بصد الحاح وزاری کرتی ہے اُمت دعا یارب	ہمارے ان بزرگوں کو سلامت رکھ سدا یارب
یہ سپر بر قوم حسنہ کے رہیں سایہ فگن دائم	اور انکی کوششیں ہوں بارآور برملا یارب
کہ وابستہ ہیں انکے دم سے اپنی ساری اُمیدیں	شکستہ کشتی اپنی کے یہی ہیں ناخدا یارب
الٰہی کر مدد انکی طفیل احمد مرسل	کہ اس اجڑے چمن کو پھر بہ گلشن دین بنا یارب
تجلی دین احمد کی بدولت ان کی ہو ایسی	کہ جس سے جائیں پھر اعدا کی آنکھیں چوندھیا یارب
کہیں جلدی سے پھر تعلیم نسواں پر توجہ ہو	کہ انکے جہل نے سب کام ملت کو دبا یارب

یہ رومال ذیل کے خط کے ساتھ پیش کیا گیا جسکو ارکان ندوہ نے بخوشی قبول کیا اور وہ بطور یادگار کے دفتر ندوۃ العلماء میں محفوظ ہے،

پروگرام کی ترتیب کی بنا پر اگرچہ طلباء کی تحریر و تقریر کے بعد مولوی شیخ محمد صاحب مدرس دارالعلوم، اور مولوی مرغوب احمد صاحب اپنے اپنے عربی قصائد سُنانے والے تھے، لیکن ان کارروائیوں میں تمام وقت صرف ہوگیا، اسلیے یہ قصائد کل کے جلسے کے لیے اٹھا رکھے گئے، اور نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا،

اجلاس دوم

نماز ظہر کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی، پہلے اجلاس میں اگرچہ طلباء کی تعلیم و تربیت کا امتحان ہوچکا تھا، تاہم جو حضرات اُس جلسے میں شریک نہیں ہوسکے تھے

وہ بچشم خود اس منظر کو دیکھنا چاہتے تھے، اس بنا پر جناب صدر انجمن صاحب نے تحریک کی کہ اکثر اصحاب جو پہلے اجلاس میں موجود نہ تھے، طلبہ کی عربی تقریر سننے کے مشتاق ہیں، چنانچہ عبدالواحد طالب العلم کھڑا ہوا، اور عنوان متعین کرنیکی خواہش کی، جلسہ میں تجویز یہ پیش ہونیوالی تھی کہ ندوۃ العلماء اشاعت اسلام کے کام کو مرکزی حیثیت سے انجام دے، اس مناسبت سے اُن لوگوں نے اسی عنوان پر تقریر کرنیکی اجازت دی، اور اُسنے نہایت برجستگی اور روانی کے ساتھ فی البدیہ اشاعت اسلام پر تقریر کی، سید امداد حسین کی تقریر اور قرآن خوانی نے عام طور پر لوگونکو گرویدہ کرلیا تھا۔ اس بنا پر عام اصرار سے اُسنے بھی بھاکا میں اپنی پہلی تقریر کی، اور قرآن مجید کے ایک رکوع کی تلاوت کی، چنانچہ جناب صدر انجمن صاحب نے اعلان کیا کہ جناب کرنل محمد اسمعیل صاحب سفیر سابق افغانستان، طلباء کے حسن تقریر کے صلہ میں سو روپیہ عنایت فرماتے ہیں، اسکے بعد جلسہ کی اصل کارروائی شروع ہوئی، پروگرام میں یہ تجویز درج تھی "کہ مجلس ندوۃ العلماء اشاعت اسلام کے کام کو مرکزی حیثیت سے شروع کرے، لیکن اشاعت اسلام کے علاوہ مسلمانوں کی سینکڑوں مذہبی ضرورتیں ہیں جن میں ایک اشاعت اسلام بھی ہے، اس بنا پر ضرور ہے کہ جس انجمن کو اشاعت اسلام کا مرکز قرار دیا جائے وہ ان ضرورتونکی تمام جزئیات کو محیط ہو، اس بنا پر مولانا شبلی صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ

ندوۃ العلماء مسلمانونکی تمام مذہبی ضرورتونکا مرکز قرار دیا جائے اور اوسکی شاخیں تمام صوبوں میں قائم کی جائیں،

اور شاہ سلیمان صاحب پھلواری نے اسکی تائید کی، شاہ صاحب نے اس قسم کے

مرکز کی ضرورت پر تقریر کرتے ہوئے، اختلاف مطالع کا ذکر کیا جسپر کبھی اتفاق عام نہیں ہوتا، اسلئے اگر مسلمان کسی انجمن کو مرکز تسلیم کرلیں، تو اس قسم کے اختلافات نہونے پائینگے، یہ اگرچہ ایک مثال تھی، اور مثال پر اعتراضات نہیں ہوسکتے، لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اسکی مخالفت کی، اور فرمایا کہ یہ جزوی اختلافات ہیں اور اس قسم کے اختلافات میں کوئی فرقہ اپنے قسم کو دوسرے کے تابع نہیں کرسکتا۔ اس بنا پر بہت سے بحث ومباحثہ کے بعد یہ رزولیوشن اس ترمیم کے ساتھ باتفاق عام منظور ہوا،

ندوۃ العلماء تمام اُن مذہبی ضرورتوں کا جن میں کسی فرقہ اسلام کو اختلاف نہو ایک مرکز قرار دیا جاوے اور اسکی شاخیں تمام صوبہ جات میں قائم کیجائیں،

اس رزولیوشن کے منظور ہوجانیکے بعد جناب صدر انجمن صاحب کی تحریک سے یہ رزولیوشن پیش ہوا کہ

جو انجمنیں قائم ہیں وہ اگر چاہینگی تو ندوہ اُنکو اپنی شاخ قرار دیگا، اور اگر نہ چاہینگی تو ندوہ اُنکو جو امکانی مدد دے سکیگا، دیگا۔

یہ تجویز درحقیقت پہلی تجویز کا ایک عملی ذریعہ تھی، ہندوستان میں آج اشاعت اسلام کی غرض سے سینکڑوں انجمنیں قائم ہیں لیکن چونکہ کسی سلسلہ کے ساتھ مربوط نہیں ہیں اسلئے انکے عملی نتائج کا قوم پر کوئی مجموعی اثر نہیں پڑتا۔ اسلئے ندوۃ العلماء کا فرض ہے کہ وہ مرکزی حیثیت سے انکو اپنی شاخ قرار دے، یا کم از کم امکانی مدد سے دریغ نہ کرے، اس بنا پر یہ تجویز عام طور پر منظور ہوئی، اور جلسہ برخاست ہوا۔

کارروائی جلسہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

اجلاس اوّل

ندوۃ العلماء کے جلسہ کا یہ آخری دن تھا، گذشتہ دن کے جلسوں نے ارباب دہلی اور شرکاء جلسہ کے دلوں میں ندوۃ العلماء کے مقاصد و اغراض کی اہمیت کا سکہ اچھی طرح جما دیا تھا، اسلئے آج لوگ اور بھی ذوق شوق کے ساتھ تشریف لائے چونکہ جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب اپنے ضروری مشاغل کیوجہ سے پہلے اجلاس میں شریک نہو سکے، اس بنا پر جناب مولوی مسیح الزمان خاں صاحب سابق اوستاد حضور نظام دکن نے کرسی صدارت کو زینت بخشی، اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی، سب سے پہلے جناب حکیم مقصود علی صاحب مدرس مدرسہ طبیہ نے نہایت مؤثر لہجے میں قرآن مجید کی چند آیتیں تلاوت کیں اس کے بعد خواجہ عبدالصمد صاحب لکڑو۔ رئیس کشمیر، و جناب مولوی شیخ محمد صاحب عرب مدرس دارالعلوم، جناب مولوی مرغوب احمد صاحب، جناب مولوی عبدالحی صاحب سہارنپوری نے اپنے اپنے قصائد سنائے۔ جو ذیل میں درج کیے جاتے ہیں +

قصیدہ جناب مولوی شیخ محمد صاحب عرب مدرس اول دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هذه قصيدة قلتها في دهلي شاكرا عند وصولي اليها مع علماء ندوة العلماء وقلت بها فيهم وهي

نادر حيث لنشيد دعاني ... في ندوة العلماء والاركانِ
يشفي العليل من السقام كأنه ... روح وريحان على الابدانِ
لاغرو ان يسمو بهم فخرا على ... هام السماك وذروة السعدانِ
اهل العلوم ذوو الفهوم ومن لهم ... قدر عظيم من عظيم الشانِ
بمقاصد فاقت وجلت في الورى ... لمفاخر عزت عن الحسبانِ
نشر العلوم وبثها والجد في ... تعليمها بفصاحةٍ وبيانِ
انعم بهم اكرم بهم من فيئة ... سلكوا طريق المصطفى العدنانی
لما حضرت بدار دهلي يالها ... من بلدة فاقت على البلدانِ
ورايت فيها ما يروق وقد سمعت ... مصاقع البلغاء من الاقرانِ
فطفقت من طربي بحسن نشيدهم ... ثملا اخاطب جملة الاخوانِ
واقول يا فخر العشيرة فاسمعوا ... ما ذا يفوه به بديع بيانِ
العلم نور للانام وزينة ... بين الكرام ورفعة للشانِ
نعم العلوم علوم آداب اتت ... ترويٰ غليل الصادي العطشانِ
ان رمت تروي من حكايات الاولى ... كانوا فبانوا غابر الازمانِ
الفيت في الكتب القديمة ذكرهم ... وعلمت ان ليس البقاء لفانی
او رمت تسريح الخواطر راتعا ... من روضة غنا الى بستانِ
تجد اللطائف والظرايف قد بدت ... من صدر ارباب لها ومعانی

اوان تردما قد توعد ربنا ... للمعتدين وللغوى الجانى
فاعكف على القران واسمع وعظه ... يغنيك عن قس وعن سحبانِ
والله ربى لاينوب منابه ... سفر والايلفى له من ثانى
قد اعجز الفصحاء والبلغاء والا ... دباء اهل الحذق والاذعانِ
افحوا المنطقه الفصيح نواكسا ... خروا على الجبهات والاذقانِ
قد اعجز الثقلين حقا قوله ... من ذا يعارض محكم القرانِ
ثم انظرن كتب الحديث فانما ... قول النبى المصطفى العدنانى
من قسهم خرس وسحبان الذى ... يُدعى الفصيح لديه كالحيوانِ
فاعمل بسنته وكن متمسكا ... تحظى بنيل مطالب وامانى
وارو الحديث منعنا ومسلسلا ... يغنيك عن زيد وعن عمرانِ
فيه تنال الرتبة العليا عند ... وتفوز بالحسنى لدى الديانِ
قد قمت فى هذا المقام وليس لى ... عمل به رجو لير فع شانى
الا التمسك بالنبى وهديه ... والآل والاصحاب والاخدانِ
قد اثقلت ظهرى الذنوب وسودت ... صحفى فارجو رحمة الرحمانِ
يا معشر الحضار طيبوا وانعموا ... يا خيرة النجباء والاعيانِ
مدوا الاكف الى الاله تضرعا ... وادعوه فى سر وفى اعلانِ
وسلوه يرحمنا ويجبر كسرنا ... ويعيذنا من نزغة الشيطانِ
ويعمنا فضلا بواسع رحمة ... فى يوم لا يغنى الحميم الدانى
يا غافر الزلات فارحم جمعنا ... وتوفنا جمعا على الايمانِ
ثم الصلاة على النبى وآله ... والصحب اهل العلم والعرفانِ
ما سح مزن او ترنم صادح ... او غنت الورقا على الاغصانِ

ما قالہ بخل الحسین محمد | سیف بارض الھند وھو یمانی

قصیدہ جناب مولوی مرغوب احمد صاحب - دہلی

سعد الزمان وتقع نکبۃ المحل | بظھور رحمۃ ربنا رب العلے
ادما تری ارباعنا ودیارنا | قد لاح فیھا لمع انوار الھدے
وتھللت صفحات ایام نقحن | من المعارف کل سیماء البلے
وتجددت ایات ازمان سلفن | بما سلفن من الکرامۃ والاُلے
وتوردت وجنات اسحار وآ | صال ترنھا معجبات اولی النھے
وتبسمت ازھار روض العلم والا | فضال تلتذ القلوب بشمھا
وتکشفت ظلمات اخران واتـــ | ـــراح بافراح تلالاء کالضحے
برقت سرار مسرۃ الاحیان والا | کیاس من اھل الحضارۃ والفلا
لمعلا وتلک شموش فضل قد طلعـ | ـن مفرقات نورھن علے الورے
ولتجتلی منھن ما ازدی بنو | رالنیرین وکل ملتمع الضیا
یامن یری تلک النجوم طوالعا | فوق السما باللیل عالیۃ السنا
ولیظن ان البدر فاق تالقا | ویرق منظرہ اذا جن الدجے
والشمس تعجبہ اذا طلعت و الـ | ـحف ضوءھا کل الفضاء بنورھا
انی اراک نفحت فی غیر الضر | م وملت عن سبل الدرایۃ والحجے
اشراق انوار جوتھا ندوۃ العلماء ویحک مخجل ما یجتلے
ولئن بھت بحسنھا وبھائھا | لوجدت فیک سرور اصل ما اشتھے
وذھلت عن اشیاء ضوء شروقھا | متغیر الاحوال معدوم البقا
اکرم بھا یاصح من نادسنی | جامع بین الھدایۃ والتقے

فجسنها تلتذ ارواح الاحبة لا يحسن الغانيات ولا الدمى
وبجودها اما لنا تسقى فتز هر لا بجود الغاديات وما سرى
كفلت باحياء العلوم فبالها من مقصد كل المقاصد قد حوى
وحوت معالم تشتهيها الا نفس العظمى وما هذا الحديث يفترى
وبها شفاء للنفوس من الغبا وة والقساوة والجهالة والمرا
ونشم من روضاتها نفحات الانس مع المودة والصداقة والصفا
فوجودها فى ذا الزمان اذا الشقا ق احاطه سية باطراف الحمى
مما يوننا الخلاص من التفر ق والتبدد والعداوة والقلى
تاميل ذى كرم مجيد كفه فى الجود غيث هامر بحر الندى
ولنذوة العلما على ندوت غير هم ونوخوت البهاء والمقتنى
فاقت علوا مثل ما فاقت ذكا ؤ على النجوم ومثلها حاز المرى
بركاتها انبثرت حوالى عرنا فغدت مفتحة كابواب النهى
وقوامها الشبلى ذا بحر العلو م البارع النحرير النبيل المقتدى
فبسعيه جات كروض باسم الا زهار فى حسن المناظر والشذا
فسعودها لا زال مزدادا ومحيا هاحيا ووجودها رى الصدى
ولقد اجادت مائدة الدهلى اذ لبت دعاء كرامها وسعولها
الحاذقون الاوحدون الامجد ون وكلهم جلب الثنا
قد شمروا اذيالهم وتاهبوا للقاء اخياف مباركة اللقا
من بينهم ذا حاذق الملك اللبيب الماهر الطب الشفيق على الورى
علامة فهامة جم المنا قب عم نائله الاحبة والعدى
والامع اللوذعى المولوى عبد الاحد حسن الشمائل والذكا

والخان عبد الحامد الارب النبيه القدر ذو خلق وفضل قد سما
والعالم الشهم الذكي امجد على من قد اجاد لبسغيه فيما اتى
والآخرون تلبثوا وتاهبوا وتحضروا فاتوا بامر قد علا

قصيدہ جناب مولوی عبد الحی صاحب ماتریدی رئیس سہارنپور

ومن لي بهم فيه بالليل ساهر اراعي نجوما ما لهن مصادر
وعيناي في غرب وجداي مكمن وحشو الحشا مما يكابد ضائر
وفي كبدي نار كان بها لظى وفي مهجتي لوعة وجاشي حائر
ولي خفقان في الفؤاد كانه جناح قطاة في الجوانح طائر
ولله عين لا تزال بشوقها على كل حال تستهل البوادر
نبت من القلب الجريح بعادل يلح وما بين الجوانح طائر
فقلت له رفقا فان ملامة تزيد مشوقا في الهوى وتوازر
وما انا ممن يرعوي لملامة وما انا من طول الصدود احاذر
واخفيت سرا ما استطعت وانما تنم وتبديه العيون السواهر
فقلت لنفسي اجملي وتجلدي اذا القلب من نأي الحبيب تحائر
ولا تجزعي اذ ما جفتك الجازر ففي شدة اللاواء تبلى السرائر
ولا بمليم انت في حبك الدمى ولا اثم ما اخطاء تك اما آزر
فقالت ولكن ما شعرت بعلتي ولا انت بالداء الذي بي عامر
وما الحسن الا لمعة مضمحلة كظل سحاب يرتجى وهو سائر
ولكن ما اصمى بقلبي حسرة على القوم حتى انكر مني البشائر
وهيهات ارباع العلوم تدرست واتلف داج الرياح الذفائر

اذا رنقت اخلاق قوم وبدّدتهم ... تنكبهم سعودهم والمفاخر

ويا قوم ما قامت عليكم دولة ... ويا قوم ما دارت عليكم دوائر

اذا لم تكن تلك المدلة عبرة ... فمن بعدها لم تغن عنكم زواجر

سلوا الارض عن رجال الملوك التي خلت ... لهم فوق فرق الفرقدين منابر

وعن امر هارون الرشيد اذا علا ... وشتت بنيران العلوم نوائر

وما بث هارون العلوم جمامها ... فكل باسماء العلوم يسامر

وعن امر مامون وايام التي ... بها كملت خيراته والمآثر

وشمر فخر الدين للدين ذيله ... وصنف تفسيراً الذي لفضل ناظر

وهم الغزالي بالعلوم وقد اتت ... بهمته للطالبين ذخائر

وقام نصير الدين حين تمالؤا ... على نقض امر الله والله قادر

تحمل من مصر وبيرت وعندما ... خزائن علم اورثتنا الاكابر

لقد من اورد وبا علينا بطبعهم ... تصانيف قوم اخلقتها الاعاصر

ولكن ذاك الفخر ليس بنافع ... اذا لم تكن للناظرين بصائر

نسيتم علوم الدين مما شغفتم ... بعلم جديد ما لكم فيه عاذر

لعمرك ما الاسلام ينفع اهله ... اذا لم تعمنه للعلوم بصائر

هلموا الى دار العلوم الساعية ... تطهر عن رجس الظنون خواطر

هي الدار عمت كل هند ظلالها ... هي الدار منها العلم في الهند سائر

هي العروة الوثقى التي من يدينها ... تمسك لا تخشى عليه الدوائر

هو المقتدى لا ذا الزمان بظله ... هو الرحمة المهداة للقوم ناظر

وتبرئ مرضاكم وتحمي حريمكم ... بانوارها في الدهر ضاءت ضمائر

فيا علماء الهند انتم هداتهم ... فيهدئ بكم قوم عن الحق ناخر

نهضوا الى بنيان قوم وقومهم ... فذا دابين عما قريب وهاتر
وهيهات فى الاقطار قد طار ذكركم ... وسار به ركبانها والحواضر
امتنا انتم وانتم هدانتا ... فان تغمضوا عنا نغض الاكابر
واخوانها اعيان قوم تبجلوا ... لهم شيمة غر وعلم وافر
بارائهم ساد والورى وبحزمهم ... وعرفانهم طور الزمان عباقر
وقد بذلوا جهد المطيق بنصرها ... سواء عليهم فيه بادٍ وحاضر
وقد لاح لى ان اذكر البعض منهم ... فقيس عليه البعض اذ هو حاضر
فمنهم مولانا الخليل بفضله ... واخلاقه قد زينته المفاخر
نقاب لاشياء الامور مسجن ... فتبدو له قبل البوادى الاواخر
فجوا اليه واستمدوا برأيه ... له نظر فى وجهة الحق غائر
وسيدنا شبلى عين اوانه ... وخير ذكى ناصح القوم ناصر
اخو الفضل شمس العلم ان له مصنفات كبار اضمنتها الدفاتر
فتى عيش فى اصلاح قوم وحلا ... له العيش فيما شانهم والدخائر
ومولانا عبد الحى لا شك انه ... طبيب لعلات الهوا جس ماهر
ولله در الاحتشام فانه ... امين لقوم لم تخنه السرائر
وذو الفضل مولانا سليمان شيخنا ... اذا قال قولا امنته المنابر
مسيح زمان يشكر الله سعيه ... على الشيب لسعى سعينا اذ يبادر
فانى فيهم محسن الظن دائما ... وابغض قوما عنهم متنافر
عليكم سلام الله تترى ورحمة ... تواترما لاح النجوم الزواهر

اسکے بعد مولوی محمد دین صاحب جج چیف کورٹ ریاست بہاولپور نے یہ تجویز پیش کی
" اُن مسلمان طالب علموں کے واسطے جو پبلک مدارس میں تعلیم پاتے ہیں،
ندوۃ العلماء ایک مذہبی کورس تیار کرے "

انگریزی مدارس کی خشک مادی تعلیم نے طلباء کے اخلاق و عادات اور مذہبی خیالات پر جو اثر ڈالا ہے، اور جو روز بروز پھیلتا جاتا ہے، اُسکی شکایت اب عام ہوگئی ہے۔ یہانتک کہ اب خود گورنمنٹ اس غلطی کو محسوس کر رہی ہے، اسلیے اس قسم کے کورس کی ضرورت سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا، لیکن سوال یہ ہے کہ یہ اہم کام کسطرح انجام پائے۔ مولوی محمد الدین صاحب ریاست بہاول پور کے ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم رہ چکے ہیں۔ اور اب بھی اُنکا تعلق اس سررشتہ کے ساتھ ہے، اس بنا پر اپنے وسیع تجربات کی بنا پر اُنہوں نے اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کیا ہے، اور وہ اس نتیجے تک پہونچے ہیں کہ یہ کام صرف مذہبی جماعت کا ہے، جو اُس کی شرکت کے بغیر انجام نہیں پاسکتا، ندوۃ العلماء تمام ہندوستان کے علماء کا مجمع، اور مرکز ہے، اس بنا پر ندوہ کے سالانہ جلسہ سے بہتر اس مسئلہ کے حل کرنیکا کوئی موقع نہیں ملسکتا تھا، اس بنا پر اُنہوں نے تمام علماء کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کیا اور ایک بسیط تقریر میں اسکی ضرورت اور اُسکے تمام جزئیات پر بحث کی، چنانچہ وہ تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

تقریر جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے جج چیف کورٹ و ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست بھاولپور

باجلاس سالانہ ندوۃ العلماء منعقدہ دہلی بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

مضمون تقریر۔ (مسلمان بچے جو انگریزی مدارس میں تعلیم پا رہے ہیں اُنکے واسطے اردو زبان میں ایک دینی کورس کے مرتب ہونیکی ضرورت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحبان!

جس مضمون پر میں اسوقت کچھ عرض کرنیکے لیے کھڑا ہوا ہوں، اُسکا عنوان پرچہ پروگرام میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، اس سے پہلے کہ میں اُس مضمون کی تفصیل آپکی خدمت میں پیش کروں، میں ایک اور ضروری معاملہ کے متعلق کچھ الفاظ کہنا چاہتا ہوں۔

کل کے اجلاس میں مولانا شبلی کی تحریک پر ایک نہایت ہی ضروری رزولیشن پاس ہوا ہے میرا اشارہ اس رزولیشن کی طرف ہے جو اشاعت اسلام کے متعلق نہایت جوش کے ساتھ طے ہوا ہے علامہ موصوف نے بیان فرمایا تھا کہ ہندوستان کے مختلف حصوں کے جہات میں کثیر التعداد لوگ ایسے موجود ہیں جو اگرچہ نام کے مسلمان ہیں۔ مگر اسلامی عقائد اور عمل سے بالکل ناواقف اور بے بہرہ ہیں۔ ان لوگونکا ایسی جہالت میں رہنا بجائے خود بھی قابل افسوس تھا۔ مگر فی زمانہ اُنکی اس جہالت کا ایک نہایت ہی مضرت رساں نتیجہ پیدا ہو رہا ہے آجکل لوگ ان لوگونکی لاعلمی سے فائدہ اٹھانے کے لیے مختلف قسم کی کوشش سے اُنکو دائرہ اسلام سے نکال کر اپنے زمرہ میں لا رہے ہیں اس سے نہ صرف اُن لوگونکی عاقبت پر بُرا اثر پڑتا ہے، بلکہ عام مسلمانونکے خیالات بھی منتشر ہوتے ہیں، اور دین اسلام کے متعلق یہ ایک وہم پیدا ہوتا ہے کہ اُسکے اصول ایسے ہیں کہ بعض لوگ اُنکو چھوڑنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔ اس نقصان کے رفع کرنیکے واسطے جو تجویز کل کے اجلاس میں ہوئی ہے وہ نہایت ہی مفید اور نہایت ہی ضروری ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ مسلمانونکو جہاں اپنے تئیں دنیوی لحاظ سے مقابلہ اقوام میں پورا کرنا ضروری ہے، اُسیطرح دینی لحاظ سے بھی ایسی کوشش لازم ہے کہ اُنکا مذہب جسکی نسبت خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ الدین عند اللہ الاسلام تمام لوگونکے سامنے اپنی حقانیت اور برتری کو قائم رکھے اس سے میری مراد یہ نہیں کہ ہماری

کوششیں حقانیت اسلام پر کچھ اضافہ کرسکتی ہیں کیونکہ یہ تو وہ مذہب ہے کہ جسکی تصدیق ان الفاظ میں ہوچکی ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ بلکہ میری مراد یہ ہے کہ ہم اصول اسلام کے سمجھنے اور اپر عمل کرنے کی کوشش کریں تاکہ ایسا نہو کہ ہماری سستی اعمال سے لوگونکو حقانیت اسلام کے متعلق بھی شبہات پیدا ہوں۔ یہ وہ وقت ہے کہ مسلمانونکو جزوی اختلافات کو بالائے طاق رکھکر یکدل۔ یک زبان۔ یک جان ہوکر اعلاء دین میں کوشش کرنی چاہیئے؛ یہ کوشش ایک طبقہ کا کام نہیں کہ یہ کہا جاسے کہ صرف علماء اسلام ہی اسکے ذمہ دار ہیں بلکہ مسلمانوں کے ہر ایک فرقہ اور ہر ایک گروہ پر لازم ہے کہ اپنی اپنی زندگی کے احاطہ میں اپنے قول اور فعل سے یہ ظاہر کریں کہ اُنکے اندر ایک ایسی روح ہے، کہ جس کا مبداء وہ سچا دین ہے جو کافۃ الناس کی طرف حضرت سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پہنچا ہے،

ندوۃ العلمائے اس رزولیوشن کے پاس کرنے میں اس فرض کو اپنے ساتھ منسوب کرلیا ہے، جو فی الواقع اسکے حصہ میں نتھا، ہمیں یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اس کام کو فوراً شروع کیا جاویگا۔ واعظین کی خدمات حاصل کی جائینگی اور اُنکو مختلف جوانب واطراف میں اس مبارک کام کے واسطے روانہ کیا جائیگا۔ ہم سب کی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نیک ارادے میں پوری کامیابی عطا فرملے۔ اور اس زمانہ کے مسلمانونکو فرداً فرداً ہدایت اپنی درگاہ میں اور بارگاہ محمدی میں سرخرو کرے۔ اسی ضمن میں ہمیں یہ مژدہ بھی سنایا گیا ہے کہ اس نیک کام کے واسطے علاوہ ان واعظین کے جنکو اسوقت حاصل کیا جائیگا دارالعلوم ندوہ کے طالب علموں میں سے بھی چند ہی سالوں میں ایسے نوجوان نکلینگے جو اسلام کی خدمت اپنی زندگی کا مقصد اول بنائینگے، اس مژدہ کی تصدیق میں طالب علمان دارالعلوم کی قابلیتِ تقریر و تحریر کے جو نمونے کل ہمارے پیش ہوئے

تھے وہ فی الواقع ایسے ہیں کہ اُنکی نسبت نہایت وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ایسے لوگ جو ندوہ کی گود میں پل رہے ہیں۔ درحقیقت اسلامی ضروریات کے پورا کرنے کے لیے نہایت موزوں اور مفید ہونگے۔

ان طالب علموں نے نہ صرف عربی، انگریزی، اور بہاشا میں تقریریں ہی کیں۔ بلکہ اُنہوں نے یہ ثبوت بھی دیا ہے کہ زباندانی کے علاوہ بلند خیالی بھی اُنکے ذہن میں موجود ہے اور یہی ایک چیز ہے۔ جو اسلام جیسی عظیم الشان مذہب کی اشاعت کے واسطے ایک ضروری قابلیت ہے۔ اگرچہ مجھکو طالب علمان دارالعلوم کی قابلیت پر پورا اعتبار ہے لیکن میں ایک نہایت ہی ضروری بات کا اظہار کرنے سے باز نہیں رہ سکتا۔ اور وہ اسلیے نہیں کہ مجھے ان طالب علموں کی نسبت اس پہلو پر کچھ شکوک ہیں۔ بلکہ اسلیے کہ میں نہایت ہی تاکید کے ساتھ اس امر کی نسبت انکی یاد کو تازہ کرنا چاہتا ہوں میرا مقصد یہ ہے کہ جہاں یہ ہونہار طالب علم فضیلت کے نمونے ہیں وہاں حسن عمل کے بھی یہ پُتلے نظر آئیں انکی تقریر و تحریر میں جہاں ادب و فلسفہ کے نکات لہریں مارتے ہوں اُنکی پیشانیوں پر وسیما هم فی وجوههم من اثر السجود کی مہر جھلک رہی ہو۔ وہ نہ صرف علم کے پہلو پر قوی ہوں بلکہ اُنکا عمل ایسی طاقت رکھتا ہو کہ دلوں کی تسخیر میں سحر کا کام کرے ہمارے علمائے سلف کی فتوحات جہاں کہ ایک طرف علمی طاقت سے نہیں اُس سے دس گنی عمل صالح اور اخلاق سے نہیں۔ بلکہ یہ کہنا بالکل مبالغہ نہوگا کہ اُنکا علم بھی عمل کے تابع تھا۔ وہ اس حدیث پاک کے مضمون کو خوب سمجھتے تھے "کہ اے اللہ مجھے اس علم سے باز رکھ جو نفع نہ دے"، اور سچ تو یہ ہے کہ علم بغیر عمل کے کوئی حقیقت نہیں رکھتا

علم چند انکہ بیشتر خوانی، چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند، چارپائے برد کتابے چند

سعدی

اگر یہ کہا جاے کہ ان اشعار میں علم بے عمل کے مبالغہ آمیز مذمت ہے۔ تو کم سے کم اتنا تو ضرور کہہ سکتے ہیں۔

کہ" عالم بے عمل چوں کور مشعلہ دار ست" سعدی

ندوۃ العلماء کے ساتھ جب سے کہ یہ قائم ہوا مجھے دلی تعلق ہی۔ اور وہ تین سال سے اصطلاحی لحاظ سے بھی مجھے تعلق ہی۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ دار العلوم ندوہ ایک خاص نمونہ کے طالب علم تیار کر رہا ہی اور چونکہ اب وہ وقت قریب ہی کہ یہ نوجوان علم کے ہتیار لگا کر میدان زندگی میں آویں۔ اسلیے مینے یہ ضروری سمجھا کہ اپنے یہ واضح کردوں کہ بحیثیت عالم دین ہونے کے اُنکا سب سے بڑا ہتیار عمل ہوگا۔

ہلدی سب سے بڑی خواہش یہ ہوگی۔ کہ ندوہ کے پیدا کے ہوے علماء میں ہم اسلام اور بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام کا عشق دیکھیں۔ اشاعت اسلام کے کام کو وہ اپنی شہرت اور اظہار لیاقت کے لیے نہ کریں۔ بلکہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ارادے سے اس خدمت کو بجا لائیں اُنکو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات سے ایک ایسا تعلق پیدا ہو کہ اُس ذات مقدس کی محبت کے خیال کے بغیر انہیں چین نہ ہو اور وہ جو کچھ بھی کریں اُسی دائرہ الفت و نیاز کے اندر کریں

صاحبان! ندوہ کے اس رزولیوشن نے ہمیں اُن مسلمانوں کی حالت کے متعلق کسیقدر اطمینان دلایا ہی جو عرف عام میں کم علم یا جاہل ہیں۔ اس موقع پر میں آپ سے ایک سوال پوچھتا ہوں۔ وہ یہ ہی کہ اُس طبقہ کی دینی حالت کی نسبت جسکو تعلیم یافتہ طبقہ کہا جاتا ہے۔ آپ کی کیا راے ہی۔ چونکہ اشاعت اسلام کا رزولیوشن پاس کرتے وقت اس طبقہ کا کوئی ذکر نہیں ہوا۔ کیا اُس سے ہم یہ نتیجہ نکالیں کہ انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ کی دینی حالت قابل اطمینان ہی۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہم نے آج علماء اسلام کی ایک مستند جماعت سے اپنے پاس ہونیکا سرٹیفکیٹ حاصل کرلیا۔ اور اگر یہ نہیں۔ اور باوجود ایسا نہونے کے ہمارے

علماء نے اس طبقہ کی حالت کو قابل توجہ نہیں سمجھا تو ہماری سخت بدنصیبی ہے۔ تعلیم یافتہ گروہ وہ گروہ ہے کہ جسکے بااثر ہونے میں کلام نہیں ہوسکتا اس کی تعداد اسوقت بھی معقول ہے اور دن بدن بڑھ رہی ہے۔ دنیوی وقعت اور رسوخ کے لحاظ سے یہ طبقہ باقی سب طبقوں سے بڑھتا نظر آتا ہے مگر جہانتک کہ ہم پڑھتے اور سنتے ہیں۔ اس طبقہ کی دینی حالت پر نہ صرف علماء اسلام کو ہی بلکہ عام مسلمانوں کو بھی شکایت ہے۔ اور یہ شکایت جہانتک میرا اپنا تجربہ ہے بہت حدتک صحیح ہے جب یہ صورت ہے۔ تو کیا علماء اسلام اس طبقہ کے واسطے کوئی تجویز مناسب کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ کیا ہمارے علما ان لوگوں سے خائف ہیں اور انکو انکی حالت پر چھوڑنا پسند کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اصلاح عقائد و عمل کے لحاظ سے جو طبقہ قابل امداد ہے۔ وہ سب سے پہلے یہی طبقہ تعلیم یافتگان ہے اور لابد ہے کہ ہمارے علما اس طبقہ کے واسطے خاص تجاویز سوچیں جنکے ذریعہ یہ لوگ نہ صرف سچے مسلمان ہی بن سکیں بلکہ آیندہ کی اسلامی نسلوں کو درست طریق پر چلانے کے قابل ہوجائیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ انگریزی تعلیم یافتہ اشخاص اپنے خیالات میں اس درجہ پر پہونچ گئے ہیں کہ وہ دینی امور میں کسی کی نہیں سنتے۔ اور نہ کوئی انکو سنانے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ نہایت تعجب کی بات ہے کہ وہ لوگ جنکی نسبت کہا جاتا ہے کہ جاہل محض ہیں انکو تو اس قابل سمجھا جاے کہ وہ تلقین اسلام پاکر مسلمان بن جائینگے۔ مگر ان لوگونکی نسبت جنہوں نے سالہا سال تعلیم کے کارخانہ میں اپنے ذہنونکو ڈالا ہے یہ بدگمانی کیجاے کہ وہ دینی باتونکو نہ سمجھیں گے۔ بات یہ ہے کہ دین کی باتیں جس طریق پر کہ تعلیم یافتہ گروہ کو بالعموم پہونچائی جاتی ہیں وہ انکی حالت کے موزوں نہیں ہے۔ یہ لوگ اس طرز خیال کو بھول نہیں سکتے۔ جو سالہا سال کی خاص تربیت سے انکے ذہنوں میں پیدا ہوچکا ہے۔ ہمارے علماء انکی اس خصوصیت کو مطالعہ کیے بغیر اپنے طریق خیال کو اوپر ڈالنا چاہتے ہیں۔ جسکو کہ وہ نظر مغائرت سے دیکھتے ہیں اسطرح محض اختلاف رسمی کی وجہ سے تعلیم یافتہ گروہ ایک نعمت عظمی سے محروم ہورہا ہے

ہمارے علما میں ایک ایسے گروہ کا پیدا ہونا ضروری ہی۔ جو انگریزی تعلیم یافتہ لوگوں کی خصوصیات ذہنی کا مطالعہ کرے۔ اور انکو تسخیر کرنیکا طریقہ اختیار کرے اُسوقت آپ آپ دیکھینگے کہ یہی لوگ جو اسوقت دینی لحاظ سے ناقص نظر آتے ہیں ایسی صورت اختیار کرینگے اور وہ اخلاص اُنکے قول و فعل میں نظر آئیگا جو قابل رشک ہوگا۔

اسوقت میں اپنے اُن بھائیوں سے جنھوں نے میری طرح اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ انگریزی تعلیم کے حاصل کرنیمیں صرف کیا ہی خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ طبقہ علمائے کی طرف سے استحکام دین کے متعلق اُنکو بہت کم امداد پہونچی۔ مگر خود انہوں نے بھی حقانیت اسلام کے مطالعہ میں بہت تھوڑی کوشش کی ہی جسکا نتیجہ یہ ہوا ہی کہ نہ صرف وہ خود اعمال میں سست ہو گئے ہیں بلکہ اُنکے رویہ سے غیر اقوام نے یہ نتیجہ نکالا ہی۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہی کہ اسکو تعلیم یافتہ اور مہذب اشخاص قبول نہیں کرسکتے۔ تعلیم یافتہ گروہ پر یہ ایک ایسا دھبہ ہے۔ جو اُنکے چہرہ کو سخت بدنما کر رہا ہی۔ میں اسوقت اُن سب تعلیم یافتہ صاحبان کی خدمت میں جو یہاں موجود ہیں یا ملک کے مختلف مقامات میں ہیں نہایت درد کے ساتھ یہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہ دنیا میں ایک مہذب قوم کہلانے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور آخرت میں سرخرو ہونا چاہتے ہیں تو اُنکا پہلا فرض یہ ہی کہ وہ اس داغ کو مٹائیں اور دنیا پر یہ ثابت کریں۔ کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہی کہ اُسکے اصول کی پابندی سے حسنۃ دنیا اور حسنۃ اخرۃ نصیب ہوتی ہی۔ ایسا کرنے سے وہ یہ ظاہر کرینگے کہ اسلام کی خدمت کے لیے وہ علمائے کرام کے ساتھ دست بدست چلنے کے لیے تیار ہیں۔ اور جب ان دونوں فریقوں نے آپس میں یہ اتفاق کرلیا۔ تو اسلامی عظمت غیر اقوام کے لیے ایسی زبردست کے ساتھ جلوہ گر ہوگی کہ اُنکو سر تسلیم خم کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہوگا۔

میں اوپر کہہ چکا ہوں کہ خدمت اسلامی کا صرف یہی طریقہ نہیں ہی کہ ہم سب کے سب

وعظ کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوں بلکہ سب سے بہتر طریقہ یہ ہی کہ ہم میں سے جو جس درجہ زندگی میں ہی۔ اُسی میں اپنے قول وفعل کے ذریعہ اطاعت اسلام کا ثبوت دے۔ جب یہ صورت پیدا ہوجاے تو علماے کرام اپنی جگہ خادم اسلام ہونگے اور ہم اپنی جگہ خواہ ہمارا درجہ اُن سے کم ہو مگر ہمیں یہ کہنے کا حق ضرور حاصل ہوگا۔

من و تو ہر دو خواجہ تاش انیم
بندۂ بارگاہِ سلطانیم

اس اتحادِ خیال کے واسطے یہ ضرور ہی کہ تعلیم یافتہ گروہ اپنے وقت اور ہمت کا کچھ حصہ اس خاص طرف بھی استعمال کرے اور سب سے پہلے اُن اشخاص کو اس میں قدم رکھنا چاہیئے جو خدا کے فضل سے علوم دنیوی کے علاوہ علوم دینی سے بھی واقف ہوں ایسے لوگ اگرچہ تعداد میں بہت زیادہ نہیں ہیں مگر موجود ضرور ہیں۔ مجھے نہایت افسوس ہی کہ میں نے اپنی تعلیم کے عرصہ میں علوم دینی کا حصہ حاصل نہ کیا۔ پر بھی میں اپنی طرف سے اسوقت یہ جرأت کرنیکو تیار ہوں کہ اگر علماے کرام میں سے کوئی صاحب میری اُس قلیل واقفیت زبان انگریزی کو کسی دینی رسالہ یا کتاب کے ترجمہ کرنے کے لیے استعمال کرنیکے خواہشمند ہوں تو میں اس خدمت کے لیے تا حد مقدور اپنا وقت دینے کو تیار ہوں۔ اور یہ بھی وعدہ کرسکتا ہوں کہ کسی ایسی مفید کتاب یا رسالہ کے انگریزی ترجمہ کو طبع کرانے کے اخراجات میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ حصہ لونگا۔ مجھے امید ہی کہ میرے تعلیم یافتہ بھائی بھی میرے اس خیال کے ساتھ موافقت کرینگے۔ اور ممکن ہی کہ چند سالوں ہی میں ہم ایک ایسا ذخیرۂ معلومات دنیا کو دے سکیں جو اُنکے دلوں پر اسلام کی سچائی کو منقوش کرے۔

صاحبان! تعلیم یافتہ لوگونکے اُس حصہ کے ذکر کرنیکے بعد جو سوسائٹی کا جزو مقتدر بن چکا ہی میں اب اُس حصہ کا ذکر کرتا ہوں جو ابھی سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہا ہی

اور میری آج کی اس تقریر کا موضوع یہی فرقہ ہی، اگرچہ مینے ایک دو اور امور پر گفتگو کرنیمیں آپ کا بہت سا وقت لیلیا ہی۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہی کہ مسلمانونکے بچے دینی تعلیم سے بے بہرہ ہیں یہ بالکل سچ ہی لیکن آجتک اس مسئلہ پر اس پہلو سے غور نہیں ہوئی کہ ان بچونکو جو مدرسوں میں پڑھتے ہیں اور اُنکی دینی تعلیم کا کوئی ذریعہ موجود نہیں ہی کس طریق پر اس تعلیم سے مستفید کیجاوے۔ مریض کو دیکھکر صرف یہ کہدینا کہ مرض سخت ہی اُسکو تسلی نہیں دیتا اور نہ ہمدردی کا یہ تقاضا ہونا چاہئے۔ مریض کیساتھ بھلائی کی سب سے بہتر صورت یہ ہوتی ہے کہ یا تو اُسکا علاج کیا جاوے، یا علاج کا انتظام کردیا جاوے۔ طبیب کا فرض یہی کہ وہ اُسکا علاج تندہی سے کرے۔ اور اُسکے اقربا یا رفقا کا فرض یہ ہی کہ وہ اُسکے علاج کا انتظام کردیں۔

بچے قدرتاً اور طبعاً سبکو عزیز ہیں ہم اُنکے واسطے طرح طرح کی دلپسند چیزیں بہم پہونچاتے ہیں اُنکو اچھے کھانے کھلاتے ہیں اچھے کپڑے پہناتے ہیں، سواری مہیا کرتے ہیں۔ اچھے مکان اُنکے لیئے تیار کراتے ہیں۔ غرضکہ جس چیزکو ہم اچھا سمجھتے ہیں اُنکے واسطے حاصل کرنے کی شب و روز کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم دینی تعلیم کو بھی سمجھتے ہیں کہ وہ اچھی ہی تو پھر کیا وجہ ہی کہ ہم اسبات پر نہیں سوچتے کہ وہ ہمارے بچونکو میسر آنی چاہیئے۔

بچے کی عمر ابھی پانچ سال کی ہوتی ہی کہ باپ اُسکا ہاتھ پکڑکر اُسکو مدرسہ لیجاتا ہے وہاں پر جس تعلیم کا کہ انتظام موجود ہی وہ تعلیم بچے کو ملجاتی ہی۔ گورنمنٹ کے مدارس میں بوجہ اسکے کہ وہ ہر مذہب کے بچوں کے لیئے قائم کیے گئے ہیں مذہبی تعلیم کا انتظام موجود نہیں ہی اسلیے مسلمانونکے بچے ایسی آب وہوا میں پرورش پاتے ہیں کہ جسمیں اُنکی اپنی دینی واقفیت حاصل کرنیکا کوئی سامان موجود نہیں ہوتا۔ سکول اور کالج کی تعلیم میں ایم اے

کا امتحان پاس کرنے تک بالاوسط چودہ سال صرف ہوتے ہیں اور اس چودہ سال کے عرصہ میں وہ محنت شاقہ برداشت کرنی پڑتی ہے کہ طالب علم کو بہت کم وقت ملتا ہے کہ وہ دوسرے امور کی طرف متوجہ ہوسکے۔ ایسے حالات میں جبکہ مسلمان بچوں کو زندگی کا ایک معقول حصہ صرف کرنا پڑے اور اس عرصہ میں اُنکو کوئی مذہبی تعلیم حاصل کرنیکا موقع نہ ملا ہو تو پھر اگر وہ دین سے بالکل ناواقف بلکہ اُس سے گریزاں نظر آئیں تو اُنکا کیا قصور ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ دینی تعلیم کا کورس ختم کرنیسے اُسوقت کے نوجوانوں پر معاش کے سارے راستے بھی کُھل جاتے تھے، جس طالب علم نے دستار فضیلت باندھی ہوتی تھی۔ وہ شاہی دربارو میں اعلیٰ سے اعلیٰ منصب کے لائق سمجھا جاتا تھا اُسوقت حصول معاش کے واسطے کسی اور تعلیم کا حاصل کرنا غیر ضروری تھا۔ زمانہ حال میں معاملہ بالکل دگرگوں ہے۔ تعلیم کا وہ کورس جسکو دینی تعلیم کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، وہ بالکل الگ ہے۔ اور تعلیم معاش بالکل الگ۔ آجکل جنابِ مغربی علوم وفنون میں دسترس نہو اُسوقت تک نہ صرف گورنمنٹ کی ملازمت ہی نہیں مل سکتی۔ بلکہ تجارت وغیرہ پیشے بھی ناممکن الحصول رہتے ہیں اسیوجہ سے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مدارس دینی کے تعلیم یافتہ نوجوان شاذ و نادر ہی ملازمت میں یا تجارت میں داخل ہوتے ہیں اسی طرح مغربی تعلیم یافتہ نوجوانوں میں بہت کم ایسے لوگ نظر آتے ہیں جنکو علم دین کی واقفیت ہو۔ اور اصول دین کے قولاً وفعلاً پورے پابند ہوں۔ ذرا غور سے دیکھیں تو اس مغائرت کے قوی وجوہات موجود ہیں علم دین کا جو کورس کہ زمانہ دراز سے مقرر چلا آتا ہے وہ اپنی تکمیل کے لیے عمر کا وہ حصہ پورا لے لیتا ہے۔ جو بالعموم تحصیل علم میں صرف کیا جاتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ پہلے علم دین حاصل کرکے پھر علم معاش کو بھی پورا حاصل کرنیکا موقع یا وقت رہے علی ہذا مغربی تعلیم کا کورس بھی اسقدر طویل اور وقت لینے والا ہے کہ بہت تھوڑے

طالب علم ایسے ہونگے جو ۲۰ - ۲۱ سال کی عمر تک اُسکو پورا کرسکیں اور پھر اسقدر عرصہ کی محنت کے بعد یہ ناممکن نظر آتا ہی کہ اُن نوجوانونکے دماغ حصول دین کی محنت کو بھی برداشت کرسکیں، خاصکر جبکہ ڈگری حاصل کرنے کے بعد ابھی دو تین سال حصول ملازمت کی کوشش میں بسر کرنے لازم ہوں، غرضکہ سوال یہ ہوتا ہی کہ یا تو علم دین حاصل کیا جائے یا علم معاش اور چونکہ بہت تھوڑی طبیعتیں ایسی ہیں جو ظاہری اقتدار کو نظر انداز کرکے فلاح آخرت کو مدنظر رکھیں اسلیے پھر نتیجہ یہ ہی کہ جہاں ہزاروں مسلمان بچے مدارس انگریزی میں نظر آتے ہیں اُنکے مقابلہ میں مدارس دینی میں دہائیوں کی تعداد ہی مثال کے طور پر دیکھیئے کہ مدرسہ دیوبند میں ڈہائی سو تین سو سے زیادہ طالبعلم نہیں ہوتے اور مدرسہ سہارنپور میں ڈیڑھ سو دو سو تک کی تعداد ہوتی ہی۔ اور دارالعلوم ندوۃ میں بھی اسوقت دو سو سے کم تعداد ہی اسکے علاوہ جو چھوٹے چھوٹے مدارس مختلف شہروں میں ہیں اُنکی تعداد نسبتاً اس سے بھی کم ہی۔ بمقابلہ اسکے اسلامی اور سرکاری مدارس انگریزی میں ہر ایک سکول میں مسلمان بچونکی بہت بڑی تعداد ہر ایک شہر میں زیر تعلیم ہی، علوم مغربی کی طرف اس یک طرفی کا سب سے بڑا نقصان جو قوم کو پہونچ رہا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانونکی آیندہ نسل اسلامی تعلیم سے بالکل بے بہرہ رہی جاتی ہی وہ اسطرح انکے قلب غیر محفوظ حالت میں رہکر دیگر مذاہب کے لوگونکے دام تزویر میں پھنسنے کے لیے ایک نہایت آسان شکار بنجاتے ہیں۔ یہ حالت عرصہ دراز سے چلی آتی ہی۔ اور افسوس ہی کہ اسوقت تک نہ تو عام مسلمانوں نے اور نہ ہمارے علمائے اسپر توجہ کی ہی اگرچہ یہ دعوا بالجزم ہی کہ مسلمان نوجوان جو سکولوں اور کالجوں میں پڑھتے ہیں وہ بالعموم بے دینی کے مرض میں گرفتار ہیں" ایک مولوی صاحب کی خدمت میں کچھ عرصہ ہوا مجھے اس معاملہ کے ذکر کرنیکا موقع ملا میں نے یہ کہا" کہ بے دینی کو اگر مرض سمجھا جاوے۔ تو علماء اُس مرض کے طبیب کہے جاسکتے ہیں۔

جسطرح طبیب کو امراض کے ازالہ میں کوشش کرنی لازمی ہی - اسیطرح ہمارے علمائ
کو اس بیدینی کی اصلاح کی تجویز سوچنی ضروری ہی" مولوی صاحب نے فرمایا کہ مریض پر لازم
ہی کہ وہ طبیب کے پاس آوے نہ کہ طبیب مریض کے پاس جاے"، مینے عرض کی کہ
عام حالتوں میں تو یہی ہوتا ہی لیکن جب کبھی کوئی متعدی مرض ملک کو آگیرے تو اسوقت
قاعدہ یہی ہی کہ ڈاکٹر لوگ خود مریضوں کے پاس پہونچکر انکا علاج کرتے ہیں تاکہ ایسا نہو
کہ مریض اپنی غفلت میں اُنکی طرف رجوع نکرے اور مرض متعدی ہونیکی وجہ سے پھیل کر
اور لوگونکی جانیں بھی ضائع کرے - بے دینی کا مرض ایک متعدی مرض ہی، اسلیے
جب علما دیکھ رہے ہیں کہ یہ مرض ایک سے دوسرے کو چمٹ رہا ہی - تو اُنکا فرض
ہے کہ وہ خود ان لوگونکو جو اس مرض میں گرفتار ہو چکے ہیں اپنے علاج سے بچائیں
اور ان لوگونکے لیے جو ابھی اس سے متاثر نہیں ہوے حفظ ماتقدم کی تجاویز
سوچیں - میری اس دلیل کو مولوی صاحب نے تسلیم کیا - مگر یہ کہکر کہ دولتمند انگریزی
خواں غریب علما کی کب سنتے ہیں" معاملہ کو ٹال گئے -

قوم کے نبض شناس سر سید احمد خاں مرحوم نے اس ضرورت کو بہت حد تک
محسوس کیا - اور جب اُنہوں نے دیکھا کہ انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان مسلمانوں کی اعتقادات
بوجہ اصول دین کی لاعلمی کے متزلزل ہوے جاتے ہیں تو اُنہوں نے اپنے خیال
کے مطابق اسلامی اصول کو نئے پیرایہ میں بذریعہ مضامین متفرق و تفسیر قرآن مجید
پیش کیا - انکی اس کوشش کا یہ نتیجہ ہوا - کہ مسلمان نوجوانوں نے جنکے دماغ مذہب
کی تقلید سے آزاد ہونا چاہتے تھے اور وہ دیکھتے تھے کہ مذہب عیسوی میں اس
قسم کی آزادی موجود ہی، یہ دیکھا کہ مذہب اسلام میں اگر اُسکے اصول کو اس پہلو
سے دیکھا جائے جو سید مرحوم نے اختیار کیا - اُسی قسم کی آزادی حاصل ہو سکتی ہی
لیکن سوال یہ ہی - کہ آیا آزادی تکمیل روحانی کے لحاظ سے مسلمان نوجوانوں کیلیے

میفندتھی یا مضر۔ سید مرحوم کے خیالات پر نکتہ چینی کرنا ایک بڑا نازک کام ہی لیکن میں یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ مسلمان نوجوانو کو مذہب عیسوی یا لامذہبی کے اثر سے بچانے کے لیے جو معیار تحقیق مذہب کا اُنہوں نے اختیار کیا وہ اسلامی روحانیت کے لحاظ سے بالکل ادنی بلکہ غیر صحیح تھا۔ اُنہوں نے یہ کوشش کی کہ اسلامی اصول میں سے صرف انہیں اصول کو وقعت دیجاے جو موجودہ سائنس کے نتایج کیساتھ مغائرت نہ رکھتے ہوں۔ اسلیے معجزہ۔ وحی۔ حشر۔ نشر۔ وغیرہ مسلمات کے متعلق سرسید نے بہت ہی کمزور خیالات ظاہر کیے اگر ذرا غور سے دیکھیں تو ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ سائنس اپنے انتہائی درجہ میں بھی ذہن انسانی کا نتیجہ ہی اور اسکی معلومات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں جن ذریعوں سے کہ سائنس کے نتایج پیدا کیے جاتے ہیں وہ ذریعے خود بہت کم حیثیت اور مغالطہ انگیز ہیں۔ مثلاً قوت بصر مشاہدہ سائنس میں سب سے بڑا ذریعہ ہی۔ اسکی حقیقت پر اگر ذرا غور کریں تو ہمیں اسکی بے بضاعتی تسلیم کرنی پڑتی ہی۔ مثلاً ایک حد سے دور نظر کام نہیں کرتی پھر اُس حد کے اندر بھی اُسکے مشاہدات اکثر اوقات غلط ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک کاغذ کے صفحہ پر ایک لکیر کھینچیں جو طول میں بالکل پہلی لکیر کے برابر ہو۔ اگرچہ پیمایش میں وہ دونوں لکیریں برابر ہیں لیکن نظر میں عمودی لکیر لمبی معلوم ہوگی۔ اسیطرح اور بہت سی صورتیں بیان کی جاسکتی ہیں کہ جنسے ثابت ہوتا ہی کہ حواس جو معلومات سائنس کا بہت بڑا ذریعہ ہیں ناقص ہونے کی وجہ سے ناقص نتایج پیدا کرتے ہیں۔

کچھ مدت ہوئی کہ مغربی سائنس داں پانی کو عنصر مانتے تھے لیکن زمانہ حال میں اُسکو مرکب تسلیم کیا گیا ہی۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ چند سال بعد کون کون سی خصوصیات اور معلوم ہونگی۔

ایک زمانہ تھا کہ اہل مغرب زمین کو ساکن تسلیم کرتے تھے چنانچہ جسوقت گیلیلیو نے زمین کو متحرک بیان کیا تو بادشاہ وقت نے اس جدید خیال کی پاداش میں اُسکو قید خانہ میں ڈالدیا

غرضکہ سائنس اور اُسکے اصول کی نسبت اس سے زیادہ کہنا ہرگز مناسب نہیں کہ سائنس اُن معلومات کا مجموعہ ہے جو انسان نے اپنے مشاہدہ اور قیاس سے اشیاء مادی کے متعلق جمع کیے ہیں۔ کہنا کہ حقیقت الامر ایسی ہے سائنس کو وہ درجہ دینا ہے جسکا وہ ہرگز مستحق نہیں۔

سرسید مرحوم کچھ ایسے سائنس کے مرعوب ہوے کہ اُنہوں نے اُن معلومات کو جو بذریعہ وحی انسان تک پہونچی ہیں معلومات سائنس کیساتھ مقابلہ کرنا شروع کیا اور جہاں موافقت نہ دیکھی۔ وہاں معلومات وحی کو روایت یا قصہ یا کوئی اور کمزور نام دیکر نظر انداز کر دیا حالانکہ اُن کو معلومات وحی کو معیار اعلیٰ قرار دیکر یہ ثابت کرنا چاہئے تھا کہ سائنس کے وہ نتائج جو تعلیم وحی کے ساتھ مطابق ہیں وہ تو صحیح ہیں۔ لیکن جو جو باتیں معلومات وحی کے مطابق نہیں ہیں اُنکی نسبت یہ سمجھنا چاہئے کہ انسانی دماغ حقیقت الامر تک ابھی نہیں پہنچا۔ اور ممکن ہے کہ اپنی آزاد کوشش سے کبھی بھی نہ پہنچے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید انسان کی اخلاقی حالت کو مکمل کرنے کے لیے نازل ہوا ہے اُس کی جتنی تعلیم ہے اُسکا تعلق روح کیساتھ ہے، مادیات کا علم حاصل کرنیکے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو حواس عطا فرمائے ہیں جنکو وہ کام میں لاکر خواص الاشیا معلوم کرتا ہے۔ کیفیات روحانی کے محسوس اور معلوم کرنیکے لیے اور انسان کو بحیثیت ایک ذی روح حیوان کے درجہ اعلیٰ پر پہنچانیکے لیے اللہ تعالیٰ نے سلسلہ نبوت قائم کیا اور انبیاء علیہم السلام نے اُس وحی کے ذریعے جو اُنپر بھیجی گئی۔ اُن حالات اور کیفیات کا علم انسانوں تک بہم پہونچایا جس کی نسبت سائنس کبھی بھی کچھ علم بہم نہیں پہونچا سکتا۔ مثلاً ملائکہ کے متعلق سائنس کوئی یقینی بات بتانیکے قابل نہیں ہے کیونکہ سائنس کے ایجنٹ انسانی حواس ہیں اور انسانی حواس صرف مادیات پر عمل کرنیکے لیے موضوع ہیں اسلیئے سائنس سے یہ کبھی توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ عالم ارواح کی نسبت کوئی معلومات اُس سے پیدا ہوں۔

یہ کہدینا کہ عالم ارواح کی باتیں چونکہ معلومات سائنس میں موجود نہیں ہیں اسلیئے وہ غیر قابل یقین ہیں صاف الفاظ میں جہالت ہے اصل بات یہ ہے کہ حکمت روحانی بالکل ایک الگ چیز ہے

اور حکمت طبعی میں اُسکے عنوانات کی تلاش کرنا بے معنی بات ہی غرضکہ سرسید مرحوم نے جو کوشش کی اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اگرچہ مسلمان نوجوان مذہب عیسوی کی طرف میلان کرنیسے رُک گئے لیکن مذہب اسلام کے متعلق بھی اُنکے اعتقادات ایسے طریق پر قائم ہوئے کہ وہ یہ سمجھنے لگے کہ تعلیم اسلام کا بہت بڑا حصہ ایسا ہی جسکو تعلیم یافتہ گروہ کو قبول کرنے میں تامل ہونا چاہیئے یہ خیال اس حد تک پہنچا کہ بعض لوگ یہ سمجھنے لگے کہ تعلیم اسلام کے متعلق پوری تسلیم اور تعمیل ظاہر کرنے سے وہ مہذب اور تعلیم یافتہ نہ کہلا سکینگے۔ اس لحاظ سے یہ کہنا غلط نہوگا کہ سرسید مرحوم کی کوشش بجائے نفع کے نقصان پیدا کرنیوالی ثابت ہوئی اور اسکی وجہ یہی تھی۔ کہ گو ارادہ اُنکا نیک تھا مگر جو طریقہ اُنہوں نے اختیار کیا وہ بہت ضعیف تھا۔ اسکے بعد کوئی خاص کوشش تعلیم یافتہ نوجوانوں تک دینی اصول کے پہنچانیکی نہیں کی گئی ہر ایک شخص جانتا ہی کہ خیالات کے پیدا کرنے اور قائم کرنیکا وقت لڑکپن سے آغاز شباب تک ہی۔ اس عمر میں جو خیالات قائم ہوجائیں، وہ بالعموم اخیر عمر تک رہتے ہیں۔ ہمارے علمانے اس مسئلہ پر کبھی غور نہیں کی کہ اُن نوجوانوں کے واسطے جو مدارس انگریزی میں پڑھتے ہیں دینی تعلیم کے پہونچانیکی کوئی تجویز ہی یا نہ اپنی جگہ وہ مطمئن ہیں کہ بہت کتابیں ایسی موجود ہیں جنمیں اصول دین کو سلاست سے بیان کیا گیا ہے لیکن وہ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آیا وہ کتابیں اس طریق پر لکھی ہوئی ہیں کہ بچونکی دماغی حالت کے وہ موافق ہوں اور آیا وہ ایسی ہیں کہ اُنکے پڑھنے سے مسلمان بچونکو اصول دین کیساتھ دلچسپی پیدا ہوسکتی ہی جہانتک ہمنے ان کتابونکو دیکھا ہی۔ ہمنے یہی پایا ہی کہ اُنکی عبارت اور اُنکی ترتیب اس قسم کی نہیں ہی کہ وہ بچے جنکو دوسرے مضامین میں سے اس خاص مضمون کے لیے بہت تھوڑا وقت مل سکتا ہی رغبت سے پڑھ سکیں۔ یہ بالکل صحیح ہی کہ علم آخرت کو علم دنیا پر ترجیح دینی چاہیئے۔ لیکن حالات ایسے ہیں کہ ہم موجودہ رفتار زمانہ کو روک نہیں سکتے۔ ہمارا فرض اسوقت یہ ہی۔ کہ ایسی تدابیر کریں کہ جس سے مسلمان بچے اگر علم دین کے عالم نہ بن سکیں۔ تاہم اس سے جاہل نہ رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ

اُنکے دل محبّت اسلام سے معرّا رہکر اسلامی نعمتوں سے محروم ہوجائیں۔

میں اوپر کہہ آیا ہوں۔ کہ مسلمان بچوں کا ہرگز ہرگز کچھ قصور نہیں۔ قصور اگر ہی تو اُن کے والدین کا جو اُنکو سیدھے مدارس میں بھیجدیتے ہیں اور اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ انہیں علم دین نصیب ہوا ہی یا ہوگا، یا پھر بے ادبی معاف علما رکا ہی۔ جو دیکھ رہے ہیں کہ قوم میں ایسے لوگونکی اقرائش ہوتی جاتی ہی جو علم دین سے بے بہرہ ہیں لیکن وہ اسکی کوئی تدبیر نہیں کرتے۔ ان مسلمان بچوں تک علم دین پہنچانیکی اگر کوئی تدبیر ہوسکتی ہی تو وہ یہ ہی کہ ایک ایسا کورس اردو زبان میں مرتب کیا جاے جسکے مختلف حصے مختلف جماعتونکے طالب علمونکی حیثیت علمی کے موافق ہوں۔ عبارت سلیس ہو واقعات کو دلچسپ پیرایہ میں بیان کیا گیا ہو۔ اور ہر ایک مضمون کو طالب علموں کے مدارج ذہنی کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہو۔

مثلاً اگر نماز کی تعلیم دینی مقصود ہو تو دوسری جماعت کے طالب علموں کے واسطے نماز کے متعلق جو کچھ بیان کیا جاوے وہ اُنکی ذہنی حالت کے موافق ہو۔ تیسری جماعت کے واسطے اس سے کچھ زیادہ علی ہذا القیاس۔ پہلی دوسری مڈل تک کی جماعت کو نماز کی پوری حقیقت سے آگاہ کیا جاوے تاکہ طالب علم صرف یہی نہ سمجھیں کہ نماز صرف ایک فرض ہی کہ جسکو پورا کرنا ہی۔ بلکہ اُس کی حقیقت اور خوبی سے آگاہ ہوکر اسپر گرویدہ ہوں کہ اُنکے متغیر ہونیکا کبھی اندیشہ نہ رہی۔

علی ہذا جتنے اصول دین ہیں اُن سب کو ایک دلچسپ اور مفید پیرایہ میں بیان کیا جاے اور اس طرح چند کتابیں ایسی مرتب ہوجائیں کہ اُنکو انگریزی مدارس کے مسلمان بچوں کی تعلیم میں خواہ سرکاری طور یا پرائیوٹ طور پر داخل کیا جاسکے۔

بعض صاحبان اسوقت یہ خیال کرینگے کہ ان بچونکو ان کتابونکے پڑھنے کا وقت کہاں سے ملیگا۔ یہ درست ہی کہ مدرسہ کے ٹائم ٹیبل میں اس تعلیم کے واسطے وقت کا نکلنا

دشوار ہوگا لیکن ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے بچے اوقات فراغت میں اخبار پڑھتے ہیں قصے کہانیاں پڑھتے ہیں ناول پڑھتے ہیں۔ غرضکہ بہت سا وقت وہ بیہودہ اور فضول طور پر صرف کرتے ہیں یہ ہمارا فرض ہوگا کہ ان کتابوں کو ہم انکے ہاتھ میں دیکر انکو تاکید کریں کہ وہ انہیں پڑھیں۔ اور اگر ہم انکو رغبت نہیں پائینگے تو اپنے سامنے بٹھلا کر انکے پڑھنے پر انہیں مجبور کرینگے۔ وقتاً فوقتاً انکا امتحان لینگے۔ اور اچھی واقفیت ظاہر کرنے پر انہیں انعام دینگے۔ غرضکہ ہم کوشش کرینگے کہ جس طرح سے ہوسکے انکو یہ کتابیں پڑھائیں۔ اور ہماری عین راحت یہ ہوگی کہ ہمارے بچے چھوٹے رہکر اور بڑے ہوکر حضرت خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین کے سچے خادم بنیں۔

انگلی یونیورسٹی کی ڈگریاں ہماری نظر میں کوئی وقعت نہ رکھیں گی اگر ہم یہ دیکھینگے کہ انکے ذہن حقانیت اسلام سے بالکل خالی ہیں۔ اگر ہم خدا کے فضل سے اپنی اولاد کے متعلق یہ اصلاح اور ترقی کر سکیں گے تو اسوقت ہم نہایت خوشی اور نیاز قلب کیساتھ درگاہ ایزدی میں یہ دعا مانگا کرینگے

ربنا هب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرة اعین واجعلنا للمتقین اماما ۝

ممکن ہے کہ بعض صاحبان ایسے دینی کورس کے کوشش کو غیر ضروری خیال فرمائیں لیکن اس تجربہ سے جو مجھے موجودہ زمانہ کے طالب علموں کا حاصل ہے میں نفسی طور پر یہ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی ایسا کورس مرتب نہ کیا گیا مسلمان بچوں کا تعلیم اسلام سے آگاہ ہونا بالکل ناممکن ہے۔ عیسائی مشنری اس ضرورت سے پورے آگاہ ہیں اور انہوں نے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کتابیں ایسی تصنیف کی ہیں۔ جنکو خود ہندوستانی بچے بڑی رغبت سے پڑھتے ہیں انہیں کتابوں میں مختلف پیرایہ سے وہ مذہب عیسوی کی تلقین بھی کر جاتے ہیں۔ اور ننھے بچے بغیر اس بات کے سمجھنے کے کہ وہ کسی اثر کے نیچے آرہے ہیں انکے مدرسوں سے ایسا نقش لیکر نکلتے ہیں کہ ساری عمر قایم رہتا ہے۔

ان کتابوں میں نہ صرف دلچسپ مضامین جمع کیے گئے ہیں۔ بلکہ عبارت ایسی سلیس اختیار کی گئی ہے کہ پہلی کتاب پڑھنے کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری نہایت آسانی سے پڑھنے میں آتی ہے بہت سی کتابیں ایسی ہیں کہ جو ساری کی ساری ایک سلیس کے الفاظ میں لکھی گئی ہیں۔ غرضکہ اس حیثیت

میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔

ہمارے ہاں دو تین سلسلے ایسے ابتدائی تعلیم کے موجود ہیں مثلاً سلسلہ دینیات انجمن حمایت اسلام لاہور۔ سلسلہ دینیات علی گڈھ کالج۔ سلسلہ کتب اسلامیہ مصنفہ مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم۔ یہ تینوں سلسلے بجائے خود مفید ہیں لیکن سوائے اسکے کہ انمیں ایک مجموعہ معلومات ہو وہ اخذ موجود نہیں کہ جسنے بچونمیں دین کا شوق اور محبت پیدا ہو۔ نیز انکی ترتیب بچونکی ذہنی حالت کیموافق نہیں ہے اسوقت مجھے ایک کہانی یاد آئی ہے جس سے میرے مقصد کی تشریح ہوتی ہے۔

امریکہ کے ایک سکول کے ایک ماسٹر چھوٹے بچونکی جماعت کو ایک تعطیل کے دن جنگل میں سیر کرانیکے واسطے لیگئے۔ دن نہایت خوشگوار تھا بچے خوشی خوشی جنگل میں بہت دور تک اچھلتے کودتے نکل گئے وہاں جاکر اُنھوں نے کچھ کھایا پیا۔ پھول توڑے۔ اور تیتریاں پکڑنے میں بچونکو خاصی دل لگی رہی۔ غرضکہ سورج غروب ہونیکو ہوا۔ اُسوقت ماسٹر صاحب نے بچونکو بلا کر کہا کہ اب واپس چلیں۔ ایک تو تعطیل کے دن کا ختم ہو جانا۔ دوسرا ایسے مشغلہ سے الگ ہونا بچونکو ناگوار تھا تیسرے اتنے وقت کی بھاگ دوڑ سے سارے بچے تھک گئے تھے جب واپسی کا نام سنا۔ تو سب نے یک زبان کہا کہ ہم سے تو اب چلا نہیں جاتا۔ ماسٹر صاحب حیران ہیں کہ جنگل کا موقع ہے ٹھنڈی رات آیا چاہتی ہے کوئی گاؤں پاس نہیں۔ کھانے پینے کی چیزیں ختم ہو گئیں۔ کریں تو کیا کریں۔ کبھی خیال آیا کہ ایک دو کو اُٹھا لیچلوں مگر ایک بڑی تعداد کو کسطرح تسلی دے سکتے۔ اس پریشانی میں تھے کہ یکایک ایک خیال آیا۔ ایک طرف جاکر کچھ ٹہنیاں درخت کی توڑیں اور ہر ایک لڑکے کو ایک ایک چھڑی تقسیم کی اور ایک بڑی چھڑی اپنے واسطے بھی رکھ لی سب بچونکو سامنے کھڑا کرکے یہ کہا کہ دیکھو شام ہونیکو ہے گھر ہمارا دور ہے۔ ہم تھکے ہوئے ہیں اب سوائے اسکے اور کسی طرح ہم گھر نہیں پہونچ سکتے کہ گھوڑوں پر چڑھ لیں اور جلد پہونچ جائیں یہ کہکر خود اُس چھڑی پر چڑھ بیٹھے۔ اُنکو دیکھکر سب لڑکے اپنی اپنی چھڑیوں پر سوار ہو گئے اور بجائے کہ آہستہ چلکر گھر پہونچتے سب کے سب دوڑتے ہوئے گھر تک آ گئے۔ ماسٹر صاحب کے اس علم نے جو اُنکو بچونکے ذہن کے متعلق حاصل

تھا۔ انکو ایک ایسی مشکل سی نکال لیا کہ جسکا کوئی حل ممکن نہیں تھا۔
غرضکہ جو نکو کسی چیز پر آمادہ کرنیکے لیے سب سے بڑا ذریعہ یہی ہوتا ہی کہ اُس چیز کو اُنکے لیے دلچسپ بنایا جائے اور اسکے خلاف کوشش کرنا گویا منشا رقدرت کے خلاف کرنا ہی۔

دو تین سال ہوے انجمن نعمانیہ لاہور کے جلسے میں مینے اسی سوال کو پیش کیا تھا مگر میں افسوس کرتا ہوں کہ میرے اس ضروری سوال کو بہت بے توجہی سے ٹالا گیا بعض صاحبان نے یہانتک بھی کہا کہ کہتا ہیں بیشمار موجود ہیں جنکو خوض ہوا نہیں پڑہیں پڑہاتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مینے اس مستند جلسہ میں اب جو اس درخواست کو دہرایا ہی تو اُسپر نظر کرم سے دیکھا جاویگا اور مجھے مایوس نہ کیا جاویگا۔

مینے اپنی طرف سے قوم کی ایک نہایت بڑی ضرورت کو پیش کردیا ہی اور یہ بھی ظاہر کردیا ہی کہ اس ضرورت کا علاج کرنا علماء امت کا فرض ہی ہم لوگ خواہ اس بارہ میں کوئی کوشش بھی کریں تاہم وہ حیثیت نہیں رکھتے کہ ہمارا لکھا ہوا یا کیا ہوا قوم کے لیے سند ہو۔

یہ کام فی الحقیقت علماء ہی کا ہی کہ وہ مرض کی حقیقت کو سمجھکر اُسکے موافق نسخہ تجویز کریں میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ اگر علماء وقت نے توجہ نہ فرمائی اور مسلمانوں کے بچے دین سے بے بہرہ رہی تو قیامت کے دن جب ہم سے پرسش ہوگی تو ہم شفیع المذنبین کے سامنے نہایت درد کے ساتھ یہ اپیل کرینگے کہ

سرور عالم! ہم عام لوگ جو حضور کی امت میں سے صفحہ دنیا پر تھے جنکی رہنمائی اُن لوگونکے ذمہ تھی جنکو حضور نے علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا عالیشان خطاب عطا فرمایا تھا ہمکو اُن عالیقدر علماء کی طرف سے کوئی امداد کوئی تسلی نہیں ملی۔ اُنکو باہمی مجادلہ و مناظرہ سے فرصت نہ ملی کہ وہ عام مسلمانونکی حالت پر بھی کسی وقت نظر کرتے۔

کسیوقت آمین بالجہر کا مسئلہ اُنکے پیش رہا کبھی ضاد اور ظاد کے جھگڑے عرض بحث میں رہے۔ غرضکہ اپنی علمیت کے اظہار سے انہیں کوئی وقت ہی ایسا میسر نہ آیا کہ وہ امت کی ناواقف لوگونکی ضروریات دین کو محسوس کرکے کوئی تجویز کرتے۔ میری ذات رحمۃ للعلمین ہے

دنیا میں علماء نے ہمکو فراموش کیا ایسا نہو کہ اب اسوقت حضور کی نظروں سے بھی ہم گریں اور کہیں کے نہیں
میں امید کرتا ہوں کہ ہماری یہ دردناک اپیل ضرور سنی جائیگی اور شفاعت کا سایہ جو گنہگار اُن
امت کیلیے وعدہ ہوچکا ہی۔ ہمارے سر دیر النشاء اللہ تعالی چھائیگا۔ لیکن یہ سوال ہی کہ علماء امت اُس
وقت کیا جواب دینگے۔

صاحبان! میںنے بہت سا وقت آپکا لیا اور مشکور ہوں کہ آپنے میرے پراگندہ خیالات کو نہایت
توجہ سے سنا۔ اب میں اپنی اس تقریر کو ایک بات کے واضح کرنے پر ختم کرتا ہوں اور وہ یہ ہی کہ فی زمانہ
یہ سمجھا جاتا ہی کہ تہذیب اور ترقی کے واسطے ہمہ تن اُمور دنیوی میں منہمک رہنا نہایت ضروری
ہے۔ تہذیب اور ترقی کے الفاظ سے ہمارے کان بھی مانوس ہیں۔ اور مسلمان بھی چاہتے ہیں
کہ دوسری قوموں سے اس میدان میں پیچھے نہ رہیں۔ یہ بالکل درست ہی کہ دوسری قوموں کے مقابلہ
میں دنیاوی وجاہت کے لحاظ سے مسلمانوں کو ذلیل نہ رہنا چاہیے لیکن ساتھ ہی اسکے اس بات کی تنقیح
کرنی ضروری ہی کہ تہذیب و ترقی کی کونسی صورت مناسب ہی۔ آیا وہ ترقی قابل حصول ہی۔ کہ
جس میں آخرت کا نقصان ہو یا وہ کہ جس میں دنیا اور آخرت دونونکی فلاح ممکن ہو اسلام کی تعلیم
یہی ہی کہ ایسی زندگی گذاری جاے جسمیں حسنت دنیا۔ اور حسنت آخرت دونوں پیدا ہوں۔ کوئی
مسلمان دنیا اور آخرت کے تعلق کو اپنے ذہن سے الگ نہیں کرسکتا۔ اسلیے مسلمانوں کا طریق زندگی
ایسا ہی ہونا چاہیے کہ جس سے دین و دنیا دونوں کی بہبودی پیدا ہوسکے کیا یہ اچھا ہوگا کہ ہم
دنیا میں دیگر اقوام کے سامنے تو نیکسام زندگی بسر کریں لیکن آخرت میں حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے نادم ہوں اور اُس دربار فیض آثار سے بد کیے جائیں۔ یا یہ
اچھا ہوگا کہ دنیا کی زندگی میں ہم میانہ روی اور اعتدال پسندی سے کام لیں۔ اپنے اوقات کو
فرائض الہی۔ فرائض بنی نوع۔ اور فرائض نفس کے سرانجام میں بسر کرکے رضی اللہ عنہم و
رضوا عنہ کی ڈگری حاصل کریں اور فردوس قیامت لواء محمدی کے نیچے جگہ حاصل کریں۔
خدا کرے کہ کوئی مسلمان ایسا نہو کہ جسکا دل اس نعمت عظمی کو حاصل کرنیکی خواہش نہ رکھتا ہو اور ہم سب کے

وروزبان یہ ہو ؎ خلاص حافظ از ان لف تابدار مباد ۔ کہ بستگان کمند تو رستگار انند (حافظ)
یہ حالت اور یہ کیفیت ہمکو اُسی صورت میں حاصل ہوسکتی ہی کہ ہم اپنے باہمی تفرقات اور مغائرات کو اس جان جاناں کیلیے بھول جائیں اور سب کے سب شمع انوار محمدی کے پروانے بنکر زندگی بسر کریں۔
اگر ہم اس دنیا میں یہ اتحاد اور یہ شوق حاصل کرلیں تو دیگر اقوام کی زیب و زینت کو دیکھکر ہمارے دل کبھی بھی نہ ڈگمگائینگے اور ہم اُن ظاہر پرست لوگونکو صاف الفاظ میں یہ کہہ سکینگے کہ

ما اگر ہشیار دگر دیوانہ ایم ۔ مست آن ساقی و آن پیمانہ ایم

جناب مولوی شاہ محمد سلیمان صاحب نے مختصر الفاظ میں اس تقریر کی تائید کی اور ندوۃ العلماء کی طرف سے وعدہ کیا کہ اس قسم کا ایک کورس تیار کردیا جائیگا"

اسکے بعد مولوی سید سلیمان صاحب اسسٹنٹ پروفیسر دارالعلوم نے "ندوۃ العلماء میں ایک عظیم الشان کتب خانہ کی ضرورت" پر ایک بسیط مضمون پڑھا۔ ایک عظیم الشان کتبخانہ کی ضرورت تو ہر مدرسہ ہر اسکول ہر کالج کو ہی لیکن ندوۃ العلماء کے لیے اس قسم کی کتبخانہ سب سے زیادہ ضروری ہی۔ ندوۃ العلماء کے جو مقاصد و اغراض اب تک بانیان ندوہ کی قوت متخیلہ میں موجود ہیں اُن میں ایک اہم مقصد دارالمصنفین کا قائم کرنا ہی، اور یہ ایک ایسا مقصد ہے جسکا تمامتر دارمدار ایک عظیم الشان کتب خانہ پر ہی۔ اس بنا پر ندوۃ العلماء نے ابتداء ہی سے اسکی طرف کوشش کی، اور اس کوشش میں بہت کچھ کامیاب ہوا، لیکن اب جسقدر ندوۃ العلماء ترقی کرتا جاتا ہی، جسقدر ملک میں علمی آثار پیدا ہوتے جاتے ہیں، جسقدر قوم کی نگاہ ندوۃ العلماء کے کارناموں پر شوق و اضطراب کیساتھ پڑ رہی ہی اُسیقدر یہ ضرورت زیادہ اہم ہوتی جاتی ہی

نوٹ۔ جلسہ میں جسوقت میںنے تقریر کی تھی تو اسکا کوئی تحریر کردہ نوٹ میرے پاس نہ تھا۔ اب ڈیڑھ ماہ کے بعد میںنے اسوقت کے خیالات کو حیطہ تحریر میں لانیکی کوشش کی ہی اسلیے بالکل ممکن ہی کہ الفاظ میں تغیر ہوا ہو اور مضمون میں بھی کمی بیشی ہوگئی ہو۔ البتہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ بہت سا حصہ مضمون کا وہی ہی۔

محمد دین

اس بنا پر ندوۃ العلماء کی سب سے بڑی علمی کوشش یہ ہے کہ وہ ایک ایسا عظیم الشان کتبخانہ قائم کردے جو علماء و طلباء اور قابل ترین مصنفین کا مرجع عام ہوسکے، مولوی سید سلیمان نے اپنی تقریر میں نہایت وضاحت کے ساتھ اُنہیں مقاصد اور اُنہیں ضرورتوں کی تشریح کی تھی، چنانچہ ہم اس تقریر کو اس موقع پر درج کرتے ہیں۔

تقریر مولوی سید سلیمان صاحب مدرس ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

صاحبو! ندوۃ العلماء کے لیے ایک عظیم الشان کتبخانہ قائم کرنیکی تجویز نہایت اہم اور ضروری تجویز ہے اور درحقیقت اس رزولیوشن پر اسلامی علوم کی بقا موقوف ہے، آج تمام قومی مجلسوں میں انجمنوں، انسٹیٹیوشنوں میں یہ فریاد ہے، ماتم ہے، کہرام ہے، کہ افسوس قرطبہ کا عالیشان علمی خزانہ برباد ہوگیا، غرناطہ، اشبیلہ، بلنسیہ، کے علمی زر و جواہر وقف و تبرد زمانہ ہوگئے، دمشق و بغداد کا علمی دفتر اوراق پریشان ہوگیا دہلی مرحوم کی علمی بہارستان میں خزاں آگئی، وہ زمانہ یاد ہے، ؎

یاد آں روزے کہ دوراز ماجراہائے جہاں ۔۔۔ ماجرائے با نگارِ نکتہ دانے داشتم
یاد آں روزے کہ دست افشاں گذشتم از حرم ۔۔۔ از غرورِ آں کہ من ہم آستانے داشتم

افسوس نہ اب وہ نگارِ نکتہ دان ہے نہ وہ آستانہ غرور ہے، وہ نگارِ نکتہ داں کیا تھا جس کی زبان کا ایک ایک نکتہ دفتر معنی تھا اور وہ آستانہ غرور کیا تھا جسکے نشہ سے ہمارے علماء اسلاف جو تاریخ کی دنیا میں زندہ ہیں اب تک چور ہیں وہ اسلام کی نادر تصنیفات ہیں وہ اسلام کے عظیم الشان کتبخانے ہیں وہ اسلام کے علمی جدوجہد کے نتائج ہیں، جو صفحۂ عالم سے مٹ گئے، محو ہوگئے، بے نشان ہوگئے، مامون کا بیت الحکمۃ کہاں سے آئے، حکم کا دارالحکمۃ اب کیونکر پیدا ہوگا، عضد الدولہ کا کتبخانہ اب کون زندہ کریگا لیکن رونے والو ذرا تھم جاؤ، ماتم کرنے والو ذرا رک جاؤ، ماضی کو چھوڑو حال کی خبر لو

ورنہ مستقبل میں اس حال کا رونا ہوگا، اسوقت کتنے قدیم خاندان مٹتے جاتے ہیں۔
ہر قدیم خاندان کی کہنہ و بوسیدہ عمارت میں ایسی کتابوں کے صندوق موجود ہیں جو اسلاف کی علم دوستی کی شاہد ہیں لیکن اسوقت وہ کیڑوں کی غذا ہو رہے ہیں۔ اکثر گھرانوں کے مالک اب انگریزی تعلیم یافتہ نوجوان ہو گئے ہیں جنکو قدیم کتابوں سے کوئی دلچسپی نہیں اسلیے وہ نذر غفلت ہو رہے ہیں، ہمارے صوبۂ بہار میں ایک قدیم خاندان میں چند صندوق بیش قیمت کتابوں کے تھے برسات کی بارش سے اُنکی حفاظت نہ کی جاسکی اور وہ سڑ گلکر فنا ہو گئیں، اکثر خاندانوں کے جانشین اب جاہل ہیں جنکے نزدیک ان کتابوں کی مطلق قدر نہیں اب وہ انہیں ردی کے مول بازاروں میں نسخے باندھنے کے لیے بیچ دیتے ہیں یا وہ کتب فروشوں کے ہاتھ نہایت ناقدری سے بک جاتے ہیں اور ہمکو اُن نوادر زمانہ کی کوئی قدر نہیں ہوتی، یہ کتب فروش اکثر اُن یورپین ایجنٹوں کے ہاتھ جو تقریباً ہر شہر میں ان کی جستجو میں موجود رہتے ہیں فروخت کر ڈالتے ہیں اور اسطرح ہمارے کتبخانے اجڑ اجڑ کر یورپ کے کتبخانے آباد ہو رہے ہیں۔ تیموری کتب خانوں کی فراہمی کتب کا اس سے اندازہ ہوگا کہ حکومت مٹ گئی، فتنہ و شورش میں کتبخانہ کا ایک ایک ورق منتشر ہو گیا، ہزاروں کتابیں یورپ چلی گئیں، سیکڑوں کتابیں پرائیوٹ کتبخانوں میں داخل ہو گیں مگر پھر بھی ابھی بیشمار کتابیں تیموری مہروں کی بازاروں میں مل سکتی ہیں

حضرات! جس بے دردی اور غفلت کے ساتھ یہ کتابیں ضائع ہو رہی ہیں اُنکے مثال و نمونہ کے لیے لکھنو کے قدیم خاندان اور بازار بیش ہیں انقلاب حکومت کے زمانہ سے اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اور باوجود اسکے کہ بہت سے کتبخانے غارت ہو گئے۔ بہت سے قدیم خاندان کے ساتھ اُن کے کتبخانے بھی مٹ گئے، بہت سی نادر کتابیں صندوقوں میں سڑ گئیں، برسات میں گل گئیں

کیڑوں سے بیکار ہوگئیں، لیکن حیرت ہے کہ اب بھی لاانتہا کتابیں قوم کے ملک میں باقی ہیں جس سے ایک طرف تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف کو کتاب اور کتاب خانوں کے ساتھ کسقدر عشق تھا کہ ہزاروں کتبخانے مٹ گئے اور باستمرار مٹتے جاتے ہیں لیکن اب بھی ہزاروں باقی ہیں اور دوسری طرف ہماری جہالت بے پروائی، غفلت کا ثبوت ملتا ہے، اگر ندوۃ العلماء کی آواز پر اب بھی قوم لبیک کہے تو اُس کا بہت سا علمی خزانہ اب بھی محفوظ رہ جائے۔

جانتے ہیں راستہ گو کھو چکا ہے کارواں
کارواں سالار کی چشم عنایت چاہئے

ندوۃ العلماء نے اسکے متعلق ابتداہی سے علمی کوشش شروع کی ہے اُسکے مقاصد کا ایک جزء کتبخانہ اعظم کا قیام ہے، شاہجہانپور کے اجلاس سالانہ سے اسکی بنیاد پڑی شاہجہانپور کے ایک عالی ہمت نے تین ہزار کتابیں دیں، پٹنہ کے اجلاس میں اسپر اضافہ ہوا اس کے سوا دیگر اہل ہم نے اس کی امداد کی بنکی تفصیلی علت دارالعلوم کی روداد حال میں آپ پڑھینگے، بہت سی کتابیں خود ندوہ نے خریدیں، قدیم تصنیفات کے سوا مصر کی عربی موجودہ تصنیفات بھی کتب خانہ میں موجود ہیں۔ یورپ، مصر، بیروت، قسطنطنیہ کی اکثر مطبوعات کتب خانہ کے لیے باعث زینت ہیں۔ نادر قلمی کتابیں بھی موجود ہیں اس وقت کتبخانہ ندوہ کی کتابوں کی مجموعی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہے جن میں ہر فن کی کتابیں موجود ہیں خصوصاً علم تفسیر، علم ادب، علم تاریخ، اور جدید تصنیفات و مطبوعات کے لحاظ سے ندوہ کے کتب خانہ کا ہندوستان کے عربی مدارس کا کوئی کتب خانہ مقابلہ نہیں کرسکتا۔

شاید آپکو یہ خیال ہو کہ ندوۃ العلما کے کتب خانہ میں جب اس تعداد اور حیثیت کی کتابیں موجود ہیں تو اب کیا چاہیئے اسلئے ہم آپ کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ندوہ کے موجودہ کتب خانہ کو حقیقی کتب خانوں سے ابھی کسقدر بُعد ہو۔

فہرست کتب خانہائے یورپ

(۱) دنیا کی سب سے بڑی لائبریری پبلک لائبریری پیرس (فرانس) ہے جس کو شاہ فرانسوا اول بادشاہ فرانس نے قائم کیا ہے جس میں تمام دنیا سے کتابیں جمع کی گئی ہیں، بعض خرید کر بعض نقل کرکے، کل اہل مطابع پر فرض ہے کہ کتاب مطبوعہ کا ایک نسخہ ہمیشہ لائبریری میں بھیجیں، اس کتب خانہ کی چار عمارتوں میں چار تقسیمیں ہیں اول میں کتب مطبوعہ، جغرافی نقشے دوم قلمی نسخے سوم قدیم سکے اور یادگار آثار قدیمہ چہارم اسٹامپ اور ٹکٹ، اس لائبریری کی صرف اول قسم میں کتب مطبوعہ تیس لاکھ جلدیں ہیں، بعض لوگوں نے یہ حساب لگایا ہے کہ اگر کتب خانہ کی کتابوں کی الماریاں اوپر نیچے کرکے ترتیب سے ڈھیر لگائی جائیں تو ایکسٹھ ہزار ڈھائی سو گز کی دیوار بلند ہو جائے، تمام کتابیں عمدہ اڈیشن کی ہیں اور نہایت خوبصورت اُن کی جلدیں ہیں، روزانہ سیکڑوں کتابوں کا کتب خانہ میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اسی لئے یہاں کی موجودہ کتابوں کی فہرست کبھی مکمل نہیں رہتی،

اسٹامپ کی عمارت میں ۲۵ لاکھ اسٹامپ ہیں جو ایک لاکھ پینتالیس ہزار کتابوں کی صورت میں محفوظ ہیں، سکجات کی عمارت میں چار لاکھ قدیم سکے ہیں، قلمی کتب خانہ میں ایک لاکھ کتابیں ہیں، کتب خانہ کے سامنے دو نہایت وسیع بلند ایوان ہیں ایک عام مطالعہ کنندگان کے لئے دوسرا صرف اُن اشخاص کے لئے جو ارباب قلم اور مصنفین ہیں یہ عمارت ۱۸۶۸ء میں تعمیر ہوئی ہے، اس عمارت کی وسعت ایک ہزار تین سو اکہتر گز ہے، صدر عمارت میں لائبریرین اور کلرک بیٹھے ہیں جن کے سامنے میزوں پر کتب خانہ کی فہرستیں ہیں مصنفین کے لئے

۳۳۴ نشستیں ہیں دوات قلم کاغذ اور سامان کتابت ترتیب سے رکھے ہوئے ہیں اور نہایت خاموشی کے ساتھ وہ مطالعہ میں مصروف ہیں۔

(۲) برٹش میوزیم لندن۔ اس میوزیم کا اصلی بانی ڈاکٹر سنس سیلون ہے، اس میوزیم کے سات حصے ہیں جن میں سے ایک مطبوعہ کتابوں اور دوسرا قلمی کتابوں کا حصہ ہے، مطبوعہ کتب خانہ میں پندرہ لاکھ کتابیں ہیں اور ہر سال تقریباً تیس ہزار کتابوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے، مطالعہ کا کمرہ نہایت وسیع اور شاندار ہے خصوصاً وہ عظیم الشان عمارت جو مصنفین اور اہل قلم کیلئے بنائی گئی ہے اور ۳۶۰ اشخاص کی نشست ہے، چار سو جلدوں میں صرف کتب خانہ کی فہرست ہے۔ ۱۸۸۶ء میں اس کتب خانہ کے مستفیدین کی تعداد ایک لاکھ چھتیس ہزار سات سو تراسی تھی،

(۳) برلین (جرمنی) کا شاہی کتب خانہ جو ۱۷۷۸ء سے شروع ہو کر ۱۸۸۰ء میں تیار ہوا ہے، دس لاکھ کتابوں پر مشتمل ہے جس میں پندرہ ہزار نادر قلمی کتابیں ہیں۔

(۴) وائنا (جرمنی) کی رائل لائبریری جو نہایت آراستہ اور مرتب ہے اور جس میں چار لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں جن میں بیس ہزار عجیب و غریب قلمی نسخے ہیں، اس کتب خانہ کی مشرقی کتابوں کا حصہ نہایت بیش قیمت ہے جسکو برون متوفی ۱۸۵۶ء نے قائم کیا تھا۔

(۵) وائنا یونیورسٹی (جرمنی) کا کتب خانہ جس میں ۳ لاکھ ۲۰ ہزار نادر و بیش قیمت کتابیں ہیں۔

(۶) لیڈن یونیورسٹی (ہولینڈ) جو ۱۵۷۵ء میں قائم ہوئی ہے اس کا کتب خانہ بھی نہایت مشہور ہے، اور ہولینڈ کے تمام کتب خانوں سے زیادہ قدیم ہے جس میں ۳ لاکھ مطبوعہ اور پانچ ہزار چھ سو قلمی کتابیں ہیں، جن میں عربی کی اکثر نادر الوجود کتابیں شامل ہیں۔

(۷) اپسالا (سویڈن) کا کتب خانہ جو سویڈن کا مشہور کتب خانہ ہے جس میں دو لاکھ تیس ہزار کتابیں ہیں جن میں سات ہزار قلمی ہیں۔

(۸) اسٹاک ہوم (اسویڈن) کی پبلک لائبریری جو ۱۸۷۰ء سے شروع ہو کر ۱۸۷۶ء میں تمام ہوئی ہے جس میں دو لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں جن میں آٹھ ہزار قلمی ہیں۔

(۹) میلانو (اٹلی) کا عظیم الشان کتب خانہ جس میں ایک لاکھ چالیس ہزار کتابیں ہیں جن میں ۲۰ ہزار قلمی ہیں،

(۱۰) وائنا (جرمنی) کی البرٹ لائبریری جس میں پچاس ہزار کتابیں اور تقریباً چوبیس ہزار جغرافی نقشے اور ایک لاکھ ۷ ہزار تصویریں ہیں۔

صاحبو

اِن کتب خانوں کی کثرت، نادر الوجود قلمی کتابوں کا احاطہ، سامان علمی کی وسعت، عمارات کی بلندی وشوکت، انتظام وترتیب کی درستگی کو دیکھ کر نہ صرف ندوۃ العلما کے موجودہ کتب خانہ کی کوئی وقعت نہیں معلوم ہوتی بلکہ ہندوستان کے وہ تمام کتب خانے جو پرائیوٹ طور سے موجود ہیں مذکورہ بالا کتب خانوں کی نسبت سے ہیچ ہیں، مذکورہ بالا کتب خانوں میں جن کتابوں کی بہار ہے اور جن سے اُن کا رنگ وبو اہل دماغ کو مسرور کر رہا ہے، درحقیقت وہ ہمارے ہی خزاں رسیدہ باغوں کے پھول ہیں اور ہمارے ہی چمنستان کے پودے ہیں جو ہماری غفلت سے خشک اور مردہ حالت میں تھے، غیر ملک کے باغبان آئے اور اُنھیں اُٹھا کر اپنے ملک کے باغوں میں لگایا وہاں کی آب وہوا اُنھیں ایسی راس آئی کہ پھلے اور پھولے اور تمام دنیا میں اُن کی بو پھیل گئی اور اب ہم خود اُس عطر شام کے مشتاق ہیں لیکن نہیں پاتے اور نہیں پا سکتے تا وقتیکہ اُن پودوں میں قلمیں نہ لگائی جائیں اور وہاں سے اُن کو لاکر پھر ہم اپنے اصلی باغ میں نہ لگائیں، ہمارے اصلی باغ ہمارے اسلامی مدارس ہیں، مشرق سے جو کتابیں مغرب کو پہونچ گئی ہیں اُن کا بعینہٖ واپس لانا تو اب تقریباً محال ہے اس لئے وہاں کی قلمیں منگائی جائیں اور یہاں لگائی جائیں یعنی وہاں سے نقلیں منگوائی جائیں وہاں کی مطبوعات خریدی جائیں، ندوۃ العلماء اور اُس کا دار العلوم اسلامی مدارس کا سفیر ہے قائم مقام ہے، اس لئے سب سے پہلے وہ قلمیں یہاں لگائی جائیں اور یہاں سے تمام مدارس میں پھیلائی جائیں

حضرات! گو دارالعلوم اپنی موجودہ حالت میں زیادہ سے زیادہ ایک انگریزی کالج کے برابر ہے، لیکن جو خیال اس کے متعلق، بانیان وارکان دارالعلوم رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ دارالعلوم آیندہ چلکر ایک مذہبی یونیورسٹی ہو جہاں کے طلبا بزرگان سلف کے کارناموں سے واقف ہوں، اُن کے تمام علمی جد وجہد سے اُن کو اطلاع ہو لیکن اس خیال کا خارجی وجود بھی ایک عظیم الشان کتبخانہ کے وجود پر موقوف ہے۔

اسلامی دور حکومت کی سب سے بڑی درس گاہ یا مدرسہ اعظم مدرسہ نظامیہ بغداد ہے جو نظام الملک طوسی کے نام کو قیامت تک زندہ رکھے گا۔ یہ مدرسہ اعظم اسلامی مدارس کی صف میں اُمّ المدارس کا حکم رکھتا ہے اُس وقت تک کامل نہیں ہوا جب تک بغداد کے علم دوست خلیفہ ناصر لدین اللہ نے شاہی کتب خانہ کا نادر حصہ نظامیہ میں نہیں منتقل کر دیا، آج بھی بڑی بڑی یونیورسٹیوں کے کتب خانے شاہی کتب خانوں کے مقابلہ میں ہیں لیڈن یونیورسٹی میں ۳ لاکھ مطبوعہ اور پانچ ہزار چھ سو قلمی کتابیں ہیں جن میں عربی کی نادر الوجود کتابیں بھی شامل ہیں، وائنا یونیورسٹی کے کتب خانہ میں ۳ لاکھ بیس ہزار کتابیں ہیں، آکسفورڈ کا مشہور کتب خانہ بھی مشہور ہے، جہاں عربی کتابوں کا بھی ایک بہترین ذخیرہ ہے لیکن ہندوستان نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے اسلامی مدارس اور بڑے بڑے مدارس پر نگاہ ڈالو، جامع ازہر مصر اور جامع زیتون مراکش سے بڑا اور عظیم الشان عربی کا کوئی مدرسہ اعظم نہیں جامع ازہر کی عمر آکسفورڈ اور کیمبرج اور تمام یورپ کی یونیورسٹیوں سے بڑی ہے لیکن باوجود اسکے ان مدارس میں کوئی بیش قیمت عظیم المرتبہ کتب خانہ نہیں ہے صرف سنہ ۱۳۱۱ھ سے ایک کتب خانہ ہے جس میں بیس ہزار کتابیں ہیں، غالباً موجودہ طلبائے عربیت کی کمی معلومات کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہو، یہ ضرور ہے کہ بعض عربی مدارس میں کچھ کتب خانے موجود ہیں، مگر اُن کی وسعت صرف زیر درس کتابوں تک محدود ہے،

مدارس کا ذکر چھوڑ و ندوۃ العلما مسلمانوں کی ایک بہت بڑی مجلس ہے ندوۃ العلما کے سوا

اور بھی ہندوستان میں قومی اور علمی مجالس ہیں مگر کہیں کسی اسلامی غیر معمولی کتب خانہ کا وجود نہیں، لیکن تمام یورپ کے دائرہ کو محدود کرکے صرف انگلستان کی انجمنوں کی لائبریریوں کو دیکھو تو حیرت ہوگی، (۱) گلڈ ہال لائبریری میں ۸۰ ہزار کتابیں ہیں جن میں تین سو قلمی ہیں، (۲) لندن لائبریری میں ۹۰ ہزار (۳) ایتھی نیم لائبریری میں ۴۸ ہزار (۴) ریفارم کلب میں ۳۰ ہزار (۵) جیوگرافیکل سوسائٹی میں ۲۰ ہزار (۶) یونائیٹڈ سروس انسٹیٹوٹ میں ۲۰ ہزار، حضرات! ان معمولی اور پبلک انجمنوں کی کوششوں کو ہندوستان کی ۶ کروڑ آبادی کی کوشش سے مقابلہ کرو اور افسوس کرو، ہندوستان کے سوا دیگر ممالک اسلام میں بے شبہ بڑے بڑے کتب خانے قائم ہیں جن میں سے سب سے زیادہ مشہور مصر کا کتب خانہ خدیویہ جو ۱۲۸۶ھ میں قائم ہوا اور پندرہ ہزار کے قریب کتابیں اُس میں ہیں اِس تعداد کا یورپ کے ادنیٰ کتب خانوں سے مقابلہ کرو، بغداد کا کتب خانہ دمشق میں قبۂ ملک ظاہر کا کتب خانہ ٹیونس، میں کتب خانہ صادقیہ، قسطنطنیہ کے متعدد کتب خانے ہیں جنکی تعداد ۴۵ ہے، جن میں چودہ کتب خانوں کی فہرستیں شائع ہوچکی ہیں اِن میں کتب خانہ خدیویہ کے سوا اور تمام کتب خانوں کی جو حالت ہے اُس کا نمونہ احمد زکی بک جو اینٹ سکرٹری مجلس وزرائے مصر کی اُس رپورٹ سے ظاہر ہے جو اُس نے قسطنطنیہ کے کتب خانوں کے متعلق صدر اعظم سے کی ہے، اُس رپورٹ کو پڑھ کر افسوس ہوتا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے واحد دارالخلافت میں جب عربی کتب خانوں کی یہ حالت ہے تو دیگر شہروں کے کتب خانوں کا کیا حال ہوگا، احمد زکی بک نے لکھا ہے کہ تمام کتب خانے منتشر ہیں ایک کتاب کی ایک جلد کسی کتب خانہ میں ہے دوسری جلد کہیں ہے، تمام کتابیں غیر مرتب، غیر منظم پریشان ہیں، کتابیں اِس طور سے ڈھیر لگاکر رکھی گئی ہیں کہ اوراق چپک چپک گئے ہیں، گرد و غبار اس کثرت سے کتابوں پر رہتا ہے کہ کتاب میں سرتاپا گرد آلودہ ہو جاتا ہے، کتابوں کی کوئی فہرست نہیں ہے جس سے کوئی کتاب آسانی سے مل سکے نہ اُن پر نمبر ہیں جو وہ باقاعدہ منتظم ہوسکیں اُن کے کھولنے کا

وقت اِس قدر مختصر ہے کہ لوگ اُس سے مستفید نہیں ہو سکتے، بیٹھنے کا اور کتاب دیکھنے کا سامان نہیں، کتاب خانوں میں ہوا اور روشنی جو لازمہ زندگانی ہیں اُن کا بہت کم گذر ہے سامان کتابت کا وہاں مطلق وجود نہیں، لائبریریں کی تنخواہ اس قدر کم ہوتی ہے کہ وہ اس تنخواہ میں گزر نہیں کر سکتے اس لئے لامحالہ اُن کو اپنے فرائض چھوڑ کر دوسرے کام کرنے پڑتے ہیں، تمام کتب خانوں کا قاعدہ ہے کہ لائبریرین اپنی کتابوں سے دوسروں کے اعتبار سے زیادہ واقف ہوتا ہے لیکن یہاں بالکل برعکس حال ہے۔

اِن حالات کو سنکر آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ جب ایک اسلامی دار الحکومت کا کتب خانوں کے ساتھ یہ طرز عمل ہے تو آپ دوسرے شخصی کتب خانوں کی نسبت کیا رائے قائم کر سکتے ہیں اس سے پہلے آپ یورپ کے پایہ تخت کے کتب خانوں کا حال سن چکے ہیں اُن سے ہمارے احساس علمی کا مقابلہ کیجئے، رفتہ رفتہ اگر موجودہ احساس میں بھی کمی ہوتی گئی جیسا کہ رفتار زمانہ بتاتی ہے تو مسلمانوں کے علم و فن کی تاریخ اُسی طرح دنیا سے معدوم ہو جائیگی، جس طرح عرب قدیم ایران قدیم، ہندوستان قدیم، اور فنیش۔ اشوری، کلدانی قوموں کی علمی تاریخیں دنیا سے مٹ گئی ہیں اور اب جو کچھ اُن کے متعلق باقی ہے وہ اوہام خیالات، مظنونات ہیں مسلمان اگر زندہ رہنا چاہتے ہیں تو اُس کی صورت ایک کتب خانہ اعظم کی بنیاد ہے، لیکن افسوس ہے کہ ہم کو اس ضرورت کا احساس نہیں پیدا ہوتا اور افسوس ہے کہ نہیں پیدا ہوتا ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد اور نیز عربی جاننے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن اس وسیع آبادی میں مسلمانوں کی کوشش کی کوئی پبلک لائبریری نہیں ہے، بانکی پور کی اورینٹل لائبریری اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہے لیکن افسوس ہے کہ اُس کا دار مدار مخض قلمی کتابوں پر ہے لکھنؤ فرنگی محل کا کتب خانہ نیز لکھنؤ میں مولوی ناصر حسین صاحب مجتہد کا کتب خانہ نہایت نادر ہے ہندوستان کی اسلامی ریاستوں میں حیدرآباد، رامپور، ٹونک کے کتب خانے بھی نہایت ممتاز ہیں لیکن افسوس ہے کہ

پبلک نہیں اور عام مستفیدین علم کی دست رسائی وہاں تک ممکن نہیں لیکن ممالک عربیت سے دور اقوام اسلامیہ سے دور مغربی ممالک میں عربی زبان کے نہایت نادر کتب خانے موجود ہیں جن کی اکثر کتابیں ہماری غفلت سے مشرق سے مغرب پہونچ گئی ہیں پیرس کی پبلک لائبریری میں قسطنطنیہ کے کتب خانوں سے کتابیں نکل نکل کر جاتی ہیں، اس اسوقت تقریباً یورپ کے ہر دارالحکومت میں عربی کتب خانے موجود ہیں، جن میں زیادہ مشہور یہ ہیں۔

(۱) برلین پایہ تخت جرمنی (۲) قصر اسکوریل واقع شہر میڈرید پایہ تخت اسپین
(۳) فلورنزا واقع (اٹلی) (۴) چوسہ واقع وسط جرمنی
(۵) کوپنہائیگن پایہ تخت ڈنمارک (۶) لیپزگ
(۷) لیڈن واقع (ہولینڈ) (۸) لنڈن کے دو کتب خانے برٹش میوزیم اور انڈیا آفس
(۹) لوند واقع جنوبی سویڈن (۱۰) اوبسالا واقع (سویڈن)
(۱۱) اوکسفورڈ واقع (انگلستان) (۱۲) پیرس پایہ تخت (فرانس)
(۱۳) روما پایہ تخت (اٹلی) (۱۴) پٹرسبرگ پایہ تخت (روس)
(۱۵) وائنا پایہ تخت (اسٹریا)

ان کے علاوہ خود ہندوستان میں انگریز علما کی کوشش سے

(۱) ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ لائبریری (۲) ایشیاٹک سوسائٹی بمبئی لائبریری
(۳) پبلک لائبریری الہ آباد (۴) گورنمنٹ لائبریری کلکتہ قائم ہے

حضرات اس فہرست کے پیش کرنے سے صرف یہ مقصد نہیں ہے کہ اسلامی ہندوستان کی ممالک یورپ کے مقابلہ میں توہین ہو رہی ہے اور اس کی عظمت کو داغ لگتا ہے بلکہ درحقیقت اس رزولیوشن پر ہماری ترقی وقف ہے۔

صیغۂ تالیف وتصنیف

ندوۃ العلماء جس قسم کے علما اپنے مدرسہ میں تیار کرنا چاہتا ہے وہ اس اسکیم سے ظاہر ہے کہ یہاں کے طلبہ درجہ عالمیت یا درجہ تکمیل کے بعد تالیف وتصنیف میں مشغول ہوں اور ایک بڑے پیمانہ پر صیغۂ تالیف وتصنیف قائم کیا جائے جس سے علوم وتاریخ اسلام کا احیا ہو لیکن یہ ظاہر ہے کہ یہ کام اُسی وقت پورا ہوسکتا ہے جب ندوۃ العلماء کے احاطہ میں ایک عظیم الشان کتب خانہ ہو جس میں تمام نادر تصنیفات موجود ہوں، اردو زبان کی بہترین مذہبی ادبی تاریخی الفاروق ہے لیکن حضرات آپ کو معلوم ہے کہ یہ پانچ سو صفحوں کی کتاب ہندوستان مصر، قسطنطنیہ کے تمام کتب خانوں کو کھنگال کر لکھی گئی ہے۔ لیکن یہ امر بدیہی ہے کہ ہر مصنف کو یہ فرصت و وسعت نہیں مل سکتی ہے کہ وہ ایک ایک تصنیف کی خاطر تمام روئے زمین کا سفر کرے یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں عمدہ تصنیفات شاذ و نادر شائع ہوتی ہیں اگر قوم ندوۃ العلماء کے اقتدار میں ایک ایسا کتب خانہ طیار کردے جو تمام ضروری اسلامی تالیفات کو محیط ہو تو یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ مفید تالیفات کا ذخیرہ اردو زبان میں نہایت آسانی سے جمع ہو جائے، اور خصوصاً اس اسکیم کی قوت سے فعل میں آنے کی صورت پیدا ہوگی کہ ممتاز طلبائے دارالعلوم کا ایک حصہ صیغۂ تالیف وتصنیف کے لئے وقف کیا جائے جس کی قوم کو اسوقت نہایت ضرورت ہے۔

ہندوستانی مطبوعات کی سالانہ فہرست پڑھو اور غور سے ایک ایک کتاب کا نام لو لیکن اُس میں اخلاق، تمدن، تاریخ، مذہب کی کوئی مفید کتاب نپاؤ گے ہاں فہرستوں میں جھوٹے افسانوں، مفسد اخلاق ناولوں، گندہ و ناپاک لٹریچر کا ایک ڈھیر نظر آئے گا جس سے صرف یہی افسوس نہیں ہوتا کہ چھاپنے والوں نے اپنا سرمایہ اور لکھنے والوں نے اپنی محنت برباد کی بلکہ قوم نے اکثر افراد کے مال، وقت، اخلاق کے ضائع ہونے کا افسوس ہوتا ہے

جس کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جاسکتا، اگر ندوۃ العلما کی رائے کے مطابق ایک ایسا کتب خانہ قائم ہوجائے تو ان موجودہ حالات میں بہت جلد تغیر پیدا ہوجائے گا، ہماری زبان کا علمی دامن وسیع ہوجائے گا، مصنفین کی دماغی محنت وجانکاہی کا مالی معاوضہ حاصل ہوگا، اہل مطابع کی مالی ثروت ترقی کریگی اور سب سے بڑی بات یہ ہوگی کہ قوم کے علمی، اخلاقی، اور مذہبی مذاق میں نہایت رفعت حاصل ہوگی جو قوم کی ترقی کی ضامن ہے، امید ہے کہ ہر اہل رائے اس سے اتفاق کرنے کو طیار ہوگا۔

لیکن اب سوال یہ ہے کہ اب جب تمام علمی دفتر پریشان ومنتشر ہوچکا ہے، تمام علمی سرمایہ بکھر چکا ہے کیونکر سمٹ سکتا ہے، اور ایک کتب خانہ اعظم کی کیونکر بنیاد پڑسکتی ہے، اس سوال کا جواب نہایت آسان ہے، گزشتہ زمانہ میں مسلمانوں کے پاس کتابوں کی فراہمی اور کتب خانوں کی کثرت بے اندازہ تھی تو موجودہ زمانہ میں جب سامان سفر اور سامان کتابت نہایت سہل اور آسان ہوگیا، کتابوں کی فراہمی کچھ مشکل نہیں ہاں ہمت کا ایک جلوہ کافی ہے

فیض روح القدس ارباز مدد فرماید * دیگراں ہم بکنند انچہ مسیحا می کرد

نادر کتابیں دو قسم کی ہیں،

(۱) ایک وہ جو چھپکر عام ہوچکی ہیں، یہ کتابیں زیادہ تر یورپ اور مصر وبیروت کی مطبوعات ہیں، یورپ کو چونکہ اسلام سے مذہبی تعلق نہیں اس لئے مطبوعات یورپ میں زیادہ تر تاریخی ادبی کتابیں ہیں جن میں سے حسب ذیل کتابوں کا مجوزہ کتب خانہ کے لئے ہونا ضروری ہے، یہ وہ کتابیں ہیں جن سے افسوس ہے کہ ندوۃ العلما کے کتب خانہ کا دامن خالی ہے۔

فن ادب میں، دیوان حارث بن عباد بکری جاہلی مطبوعہ پون، فہرست اغانی للاصفہانی مطبوعہ لیڈن، دیوان شعرائے ہذلیین مطبوعہ لندن، تتمہ دیوان شعرائے ہذلیین مطبوعہ برلین دیوان حادرہ بن سعد بن ذبیان مطبوعہ لیڈن دیوان تابطشرا مطبوعہ سویڈن، دیوان

اوس مطبوعہ وائنا۔ دیوان اعشیٰ مطبوعہ لیپزگ۔
معجم الادبا، یاقوت مطبوعہ لندن تاریخ عمارہ یمنی مطبوعہ لندن تاریخ ابن واضح کاتب عباسی مطبوعہ لیڈن، طبقات ابن سعد، ازرقی مطبوعہ لیپزگ، تجارب الامم ابن مسکویہ مطبوعہ لیڈن تاریخ ابن ابی دزع مطبوعہ سویڈن، تاریخ دولۃ الموحدین للمراکشی مطبوعہ لیڈن، العبر والخبر مطبوعہ اوکسفورڈ، سیرۃ النعمان مطبوعہ لیڈن، تہذیب الاسمار واللغات مطبوعہ گوٹنگن، اخبار الطوال دینوری، کتاب التنبیہ والاشراف مسعودی، انساب الاشراف بلاذری، المشتبہ للذہبی، اعلام باعلام بیت اللہ الحرام، استبصار فی عجائب الامصار، الآثار الباقیہ بیرونی، امام مقریزی، کتاب الاعتبار لابن منقذ، زبدۃ الحلب فی تاریخ حلب، زبدۃ النفرۃ فی اخبار الورزا السلجوقیہ، کتاب الصلۃ لابن بشکوال، بغیۃ الملتمس فی تاریخ رجال الاندلس، طبقات المفسرین سیوطی، فتوح ازدی۔

فن جغرافیہ میں، کتاب المسالک والممالک ابن خرداذبہ مطبوعہ لیڈن، جغرافیہ عرب ہمدانی مطبوعہ لیڈن، مسالک الممالک ابن حوقل مطبوعہ لیڈن، جغرافیہ روس ابن فضلان مطبوعہ پیٹرسبرگ، کتاب البلدان ابن واضح مطبوعہ لیڈن، کتاب الجبال والامکنہ والمیاہ زمخشری مطبوعہ لیڈن جغرافیہ افریقہ واسپین ادریسی مطبوعہ لیڈن، جغرافیہ اٹلی مطبوعہ رومیہ اٹلی، کتاب تقویم البلدان ابوالفدا مطبوعہ پیرس، جغرافیہ روس للبکری مطبوعہ پیٹرسبرگ، معجم ما استعجم للبکری مطبوعہ گوٹنگن، عجائب الہند بزرک بن شہریار مطبوعہ لیڈن۔

مطبوعات مصر کی اکثر کتابیں موجود ہیں جن میں بالفعل کتب خانہ کو تفسیر درمنثور سیوطی۔

فقہ میں مدونہ امام مالک، کتاب الام امام شافعی، شرح جامع صغیر سیوطی، جمع النہایۃ ابن ابی حمزہ۔ شرح جامع امام محمد للسرخسی۔

اصول میں کتاب اللمع ابواسحاق شیرازی کتاب الموافقات شاطبی وغیرہ نہایت ضروری ہیں، قلمی کتابوں کا شمار حد امکان سے باہر ہے، اسلامی تصنیفات جس کثرت سے وجود میں

آئیں اُن سے کون واقف نہیں ان تمام کتابوں کا کسی کتب خانہ میں جمع ہونا اُس کی خوش قسمتی کی اخیر حد ہے، تاہم کوشش و تفحص سے اکثر کتب خانوں میں بعض نادر اور نایاب قلمی نسخے موجود ہیں، اُن کو جہاں تک ممکن بہم پہونچانا چاہئے، خصوصاً تفسیر، حدیث و شروح حدیث، فلسفہ، ریاضی، طب اکثر فنوں میں قلمی کتابیں ایسی موجود ہیں کہ اگر وہ کسی کتب خانہ میں جمع ہو جائیں تو اسلامی علوم و فنون دفعتہ تاریکی سے روشنی میں آجائیں،

اس تفصیل کے بعد اس سوال کا جواب کہ ایک پبلک کتب خانہ اعظم وجود کیونکر ہو یہ ہے کہ اسکی

(۱) مطبوعات یورپ اور مطبوعات مصر و بیروت کے خریدنے کا سامان کیا جائے،

(۲) قلمی نادر نسخے تاجران کتب قلمی سے خریدے جائیں،

(۳) نیز قلمی نادر الوجود کتابیں جو مصر و ہند و ستان کے کتب خانوں میں موجود ہیں اُن کی نقلیں لی جائیں،

(۴) قدیم خاندانوں میں جو کتابیں ضائع ہو رہی ہیں وہ اس کتب خانہ میں منتقل کر دی جائیں، اور اس طرح تمام ملک کا علمی ذخیرہ ایک جگہ جمع ہو جائے،

(۵) چھوٹے چھوٹے پرائیوٹ کتب خانے بہت سے ملک میں باقی ہیں جن میں بعض بعض نادر کتابیں ہیں لیکن وہ اس گم شدگی اور بے خبری کی حالت میں ہیں کہ اہل علم کو اُنکی مطلق خبر نہیں اس لئے اُن کا وجود اور عدم برابر ہے۔ نیز یہ چھوٹے چھوٹے کتب خانے انفرادی حالت میں وہ عظمت اور شان نہیں قائم کرتے جو ایک اجتماعی حالت میں قائم کر سکتے ہیں اس لئے اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔

(۶) دار العلوم کی جدید عمارت میں اُس کتب خانہ اعظم کے مناسب شان ایک بلند عمارت طیار کی جائے جس میں کتب خانہ کے سوا ایک وسیع کمرہ ارباب قلم و مصنفین کے لئے بنایا جائے جس میں قوم کی ایک جماعت تالیف و تصنیف میں مشغول ہو، مادری زبان کو جس کا گہوارہ طفولیت یہی دہلی ہے ان تصنیفات کے ذریعہ سے ترقی دی جائے،

میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کے ارباب قلم و مصنفین جن کی تعداد ہندوستان میں ایک مناسب حد تک ہے اس کے مصارف بطور یادگار اپنی جیب سے پورے کریں اور اس عمارت کا نام دارالمصنفین ہو بظاہر یہ تجویز یہ خیال کا اختراع معلوم ہوتی ہیں لیکن قوم کی امداد سے آج جہاں بہت سے مشکل اور بظاہر محال کام انجام پا رہے ہیں، اس کتب خانہ اعظم کا قائم ہوجانا بھی بعید نہیں جس کے لئے غالباً متوسط حیثیت میں پچاس ہزار کا سرمایہ کافی ہوگا۔

اس رقم کے مہیا کرنے کے لئے، کتابوں کے بہم پہونچانے کے لئے، مطبوعات کی خریداری کے لئے، قلمی نسخوں کے نقل و نسخ کے انتظام کے لئے اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ندوۃ العلماء کی نگرانی میں اس کے لئے باقاعدہ ایک کمیٹی قائم کی جائے، نیز ہماری یہ بھی تحریک ہے کہ اب اردو زبان نے بھی جو گو عام ہندوستان کی زبان ہے، لیکن اسلام کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ اس کو تعلق ہے بہت وسعت حاصل کر لی ہے، مذہبی۔ تاریخی۔ ادبی۔ علمی، ہر قسم کا ذخیرہ موجود ہوگیا ہے اس کے اس کتب خانہ اعظم کے ساتھ ایک اردو لائبریری بھی قائم کی جائے جس میں اردو کی تمام مفید مطبوعات جمع ہوں، کیونکہ یہ بھی ایک خالص قومی خدمت ہے، اس کے لئے ہم کو اہل مطابع سے امید عنایت ہے،

موجودہ حالت میں کسی رقم یا چندہ کی تحریک میں نہیں کرتا لیکن اس امر کی طرف ضرور توجہ دلاتا ہوں کہ دہلی ہندوستان کا اسلامی پایہ تخت اور نہ صرف حکومت کا پایہ تخت بلکہ علم کا، فن کا، مذہب کا، شیخ عبدالحق محدث، شاہ ولی اللہ صاحب اور دیگر علماء عظام اسی خاک سے پیدا ہوئے تھے، دہلی مٹ گئی۔ مگر اب بھی اس میں بڑے گھرانے موجود ہیں جنکی ملکیت میں نادر کتابیں ہوں گی۔ اگر یہ تمام ذخیرہ جو ہر طرف ملک میں پھیلا ہوا ہے اور عام بے خبری اور غفلت کی حالت میں پڑا ہوا ہے۔

شخصی ملکیت سے نکل کر قومی اور پبلک صورت میں آجائے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کی کھوئی ہوئی علمی وقعت کا سما پھر آنکھوں میں پھر جائے اور ہم شوق و وجد کی حالت میں کہیں۔

پیک فرخندہ قدم مژدہ سرامی آید — کز سفر یار سفر کردۂ ما می آید
رفت از شہر بداں سان کہ بہاراں زچمن — آمد آں گونہ کہ در باغ صبا می آید
گوئیا یوسف گم گشتہ بہ کنعاں آمد — یا نگار یمنی سوے سبا مے آید

دیلی سے جس طرح اسلامی علوم و فنون کی ہندوستان میں بنیاد پڑی ہے کیا اچھا ہو اگر اسلامی کتب خانہ اعظم کی بنیاد بھی یہیں سے شروع ہو۔

اس کے بعد اشاعت اسلام کے چندہ کی تحریک کی گئی، چونکہ کل کے جلسہ میں ندوۃ العلما کو مذہبی ضروریات کے مرکز بنانے کا جو رزولیوشن پیش ہوا تھا، اُس نے اس مسئلہ کو بالکل صاف اور واضح کر دیا تھا اور کسی کو اشاعت اسلام کی ضرورت سے انکار نہ تھا۔ اس بنا پر فیاض طبع طبیعتیں نہایت بیچینی کے ساتھ اس تحریک کی منتظر تھیں، پروگرام میں مولانا ابوالکلام آزاد دہلوی کا نام محرکین میں درج تھا، اس لئے لوگ اُن کی مسلمہ فصاحت آمیز تقریر کی بنا پر اور بھی اس تحریک کے مشتاق تھے، لیکن وہ اتفاقی علالت کی وجہ سے اس اہم فرض کو نہ ادا کر سکے، اس بنا پر شاہ سلیمان صاحب نے یہ تحریک پیش کی، اور خواجہ عبد الصمد صاحب گلڑوی نے۔ اپنی نظم، سے لوگوں کے جوش کو اور بھی بڑھا دیا، اس بنا پر لوگوں نے جوش تاثر کی حالت میں نہایت فراخ دلی کے ساتھ چندے دئے۔ بشرکا، جلسہ کے جوش کی جو حالت تھی، اُس کی پوری تصویر قلم کے ذریعہ سے نہیں کھچ سکتی، اُس کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو شریک جلسہ تھے۔ لیکن اس موقع پر ہم محمد قدرت اللہ صاحب زمیندار ساکن قصبہ سیوہارہ ضلع بجنور کا ایک خط درج کرتے ہیں، جو اُس جلسہ میں سنایا گیا تھا۔ اُس سے اشاعت

اسلام کی ضرورت اس تحریک کے اثر کا عام اندازہ ہو گا، چنانچہ وہ خط یہ ہے۔

۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۰

دہلی

جناب صدر انجمن صاحب۔ کل یکشنبہ کی کارروائی جلسہ ندوہ مختصر طور سے میں نے اپنے گھر میں ذکر کیا۔ سنتے بعد میری زوجہ نے نہایت مسرت کے ساتھ سات سو روپیہ اپنے نام پر واسطہ تیاری ایک کمرہ دارالعلوم ندوۃ العلماء دینا کہا جس پر اُس کا نام کندہ ہو۔

پچاس ۵۰ روپیہ اشاعۃ الاسلام کے واسطہ نقد پیش کرتا ہوں اور آیندہ برابر یہی رقم سالیانہ دیتا رہوں گا اگر ممکن ہو ایک واعظ جو قدیم اور جدید معلومات سے خبردار ہو سال میں کم از کم تین ماہ کا دورہ واسطہ اشاعۃ اسلام کمشنری بریلی میں فرمایا کریں۔

۵۰ روپیہ وقف علی الاولاد کے صرف کو نقد پیش کرتا ہوں اور تا کامیابی برابر سالیانہ یہ رقم دیتا رہوں گا۔

نمبر نوٹ یکس اے ۹۷۶۹۰ کلکتہ

خادم قوم

محمد قدرت اللہ زمیندار ساکن قصبہ سیوہارہ ضلع بجنور کمشنری بریلی وسوداگر کوہ الموڑہ۔

اسی سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ شیخ عطاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ آنریری سکرٹری انجمن خادم المسلمین دہلی نے یہ اعلان فرمایا کہ وہ انجمن مذکور کو ندوۃ العلماء کے صیغہ اشاعۃ اسلام کے ماتحت کرتے ہیں۔ جس کو ارکان

ندوہ نے نہایت خوشی سے قبول کیا۔

ان تمام ضروری کارروائیون کے بعد نماز ظہر کے لئے جلسہ برخاست کیا گیا اور تمام حاضرین مسجد میں تشریف لے گئے

کارروائی اجلاس دوم

نماز ظہر کے بعد جلسہ شروع ہوا، اور جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب نے کرسی صدارت کو زینت بخشی، اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اوپر گزر چکا ہے کہ پہلے دن کے جلسہ میں مولوی احمد علی صاحب محدث میرٹھی تزکیہ نفس پر تقریر کرنے والے تھے لیکن دوسری ضروری کارروائیوں میں تمام وقت صرف ہوگیا، اور مولوی صاحب موصوف کو تقریر کرنے کا موقع نہ مل سکا، سو، اتفاق سے دوسرے روز بھی یہی حالت پیش آئی۔ اس بنا پر آج مولوی صاحب موصوف کا وعظ ہوا، جسکو حاضرین جلسہ نے نہایت جوش عقیدت اور متانت آمیز سکوت واطمینان کے ساتھ سنا۔

مولانائے موصوف کے وعظ کے بعد اگرچہ رزولیوشن کی حیثیت سے کوئی تجویز پروگرام میں درج نہ تھی۔ لیکن ندوۃ العلماء کے مرکز بنانے کی تجویز، اور اشاعت اسلام اور مذہبی کورس کی ضرورت کی بنا پر دو تجویزیں اور بھی پیش ہوئیں، جو گویا ان کے ملحقات میں سے تھیں ان میں پہلی تجویز یہ تھی۔

"یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ قرآن شریف کا صحیح اور فصیح انگریزی ترجمہ نہایت خوبی کے ساتھ ندوۃ العلماء کرائے۔"

ملک میں اشاعت اسلام کا ایک مدت سے چرچا ہے، اور اب تو اس کے متعلق مذہبی دنیا میں ایک زلزلہ سا آگیا ہے، بہت سے لوگ یورپ، وامریکہ میں بھی اشاعت اسلام کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ سرگرمی یہ کسی کو خیال نہیں آیا کہ

قرآن مجید جو اسلام کا ماخذ اور منبع ہے، اُس کا انگریزی زبان میں صحیح ترجمہ تمام دنیا کے سامنے پیش کیا جائے، انگریزوں، اور عیسائیوں نے قرآن مجید کے متعدد ترجمے کئے ہیں۔ جو سرتا پا غلطیوں سے مملو ہیں، مسلمان ایک مدت سے اِن غلطیوں کو محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن ان غلطیوں کے دور کرنے کے صحیح ذریعہ کی طرف کسی نے توجہ نہیں کی۔ لیکن ندوۃ العلماء کے جلسہ میں اشاعت اسلام کی تجویز کے ساتھ یہ اہم اور ضروری تجویز بھی پیش ہوئی۔ اور شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر ایٹ لا کی تحریک اور مولوی محمد الدین صاحب کی تائید سے منظور ہوئی۔ اس کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جارج سیل صاحب کے مشہور انگریزی ترجمہ کی چند غلطیاں بیان کیں، جس سے ایک صحیح ترجمہ کی ضرورت اور بھی موکد ہو گئی۔

اس تجویز کے منظور ہو جانے کے بعد مصارف ترجمہ کے لئے مالی امداد کی ضرورت تھی لیکن ایک فیاض طبع بزرگ نے بغیر کسی قسم کی تحریک کے خود بخود اس مشکل کو حل کر دیا، چنانچہ جناب صدر انجمن صاحب نے اعلان فرمایا کہ جناب کرنل محمد اسمعیل خانصاحب سابق سفیر افغانستان مصارف ترجمہ کے لئے پانچ ہزار روپیہ کا وعدہ فرماتے ہیں اور اگر اس سے زیادہ کی ضرورت ہو تو وہ اُس کو بھی ادا کرینگے، کرنل صاحب نے کل کے جلسہ میں عربک اسکول دہلی کی مسجد کی مرمت کے لئے بھی ایک ہزار روپیے عطا فرمائے تھے، اور اُن کی آج کی فیاضی نے تو ایک بڑی مذہبی ضرورت کو پورا کر دیا تھا، اس بنا پر تمام شرکا جلسہ اور بالخصوص علماء کے گروہ نے کرنل صاحب موصوف کی اس فیاضی کو نہایت وقعت اور شکر گزاری کے ساتھ دیکھا چنانچہ خواجہ عبدالصمد صاحب لکھنوی نے تمام قوم کی طرف سے نظم میں فی البدیہہ اس کا شکریہ ادا کیا۔

دوسرا رزولیوشن جو مولانا شبلی صاحب نعمانی کی تحریک اور مولوی عبدالوہاب صاحب

بہاری کی تائید سے پیش ہوا، اُس کے الفاظ یہ ہیں،

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ تاریخی کتب مروجہ مدارس انگریزی میں جو غلطیاں پائی جاتی ہیں، اور جن کا تعلق اسلام کے ساتھ ہے اُن کی اصلاح کا کام مناسب ذرائع کے ساتھ ندوۃ العلماء انجام دے،

انگریزی خواں طلبار کو اسلام اور تاریخ اسلام کے ساتھ جو بے پروائی۔ بے اعتنائی اور بدگمانی پیدا ہوتی جاتی ہے، اُس کا سب سے بڑا سبب یہی تعصب آمیز کتابیں ہیں، جن میں نہایت بے دردی کے ساتھ فرمانروایان اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ اور تمدن پر حملے کئے گئے ہیں، اِس بنا پر مدت سے ان کتابوں کے اصلاح کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی، اس بنا پر یہ تجویز باتفاق نام منظور ہوئی، اور مولوی سید سلیمان صاحب اسسٹنٹ پروفیسر ادب دارالعلوم جن کو تاریخ و ادب کے ساتھ خاص مناسبت ہے، اِس صیغہ کے سکرٹری منتخب ہوئے۔

اس کے بعد سب سے آخری کارروائی شروع ہوئی اور تمام جلسہ کی طرف سے اُن حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا، جنھوں نے جلسہ کے کامیاب بنانے کے لئے ہر قسم کی مدد دی تھی، چنانچہ سب سے پہلے عام طور پر اہل دہلی کا شکریہ ادا کیا گیا، جنھوں نے نہایت خلوص کے ساتھ دعوت دی اور آخر تک اس جوش و خلوص کو قائم رکھا۔ لیکن اِن تمام لوگوں میں جناب مولوی عبدالسلام صاحب جناب نواب فیض احمد خاں صاحب، جناب خان بہادر عبدالحامد صاحب، جناب مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی، جناب حاجی عبدالغفار صاحب، جناب حافظ نورالدین صاحب، جناب مرزا محمد داؤد بیگ صاحب جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب جناب مولوی عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی جناب شیخ محمد یوسف صاحب، جناب حاجی عبدالرزاق صاحب، جناب حکیم امجد علی صاحب، جناب مولوی عبدالقدیر صاحب، جناب سید محمد میاں صاحب، جناب

حاجی احمد حسین صاحب کا نام خاص طور پر لیا گیا، جنہوں نے ابتدائی دعوت سے جلسہ کی کامیابی کو اپنی زندگی کا ایک ضروری فرض سمجھا تھا۔ اور جلسہ کی زمانہ میں تو اخیر تک جوش، خلوص، محنت و جانفشانی کی مجسم تصویر تھے، اس کے بعد مولوی عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی دہلی نے حکام کا شکریہ ادا کیا، جن کی توجہ و عنایت سے عربک اسکول کی عمارت حاصل ہوئی تھی، جس نے انعقاد جلسہ کے تمام مشکلات کا خاتمہ کر دیا۔ اس کے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے اپنی آخری تقریر کی جس میں جلسہ کی کامیابی، چند دن کی تعداد، اور اس کے اثر کو نہایت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا چنانچہ وہ تقریر حسب ذیل ہے،

تقریر جناب جامع الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب رئیس دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایہا السادۃ

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے واجب الاحترام مقتداؤں اور پیشواؤں کی مساعی جمیلہ کے نیک نتائج پیدا ہونے لگے۔ اور آج کا تیرہواں اجلاس ندوۃ العلماء کا ہر ایک لحاظ سے کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

اس اجلاس کی چند خصوصیتیں ہیں جن کا تذکرہ کرنا غالباً مناسب ہوگا۔ سب سے پہلے بات جو اس اجلاس کے ساتھ مختص ہے وہ بعض اہم اور ضروری تجاویز کا پیش ہو کر پاس ہونا ہے۔ ندوۃ العلماء کا اس جلسہ کی طرف سے جو ہندوستان کے ہر ایک اسلامی گروہ کا قائم مقام صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے، اور جس میں صوفی۔ عالم تعلیم یافتہ۔ اور عام اشخاص کثرت سے شریک ہیں اسلام کی عام دینی ضرورتوں کے لئے مرکز تسلیم کیا جانا ایسی بات ہے جو ایک طرف ہم مسلمانوں کے دلوں میں علماء کے وقار کو مستحکم کرنے والی ہے اور دوسری طرف اُن کی دینی ضرورتوں کو انتظامی

سلسلہ کے ساتھ پور کرنے کے لئے کافی ضمانت ہے، خدا کرے کہ ہم اس نیک تجویز کی قدر کریں اور نفاق سے احتراز کر کے عملی طور پر اُس کی تکمیل کے لئے دست بدست آمادہ ہو جائیں۔

اس تجویز کے علاوہ دوسری وہ تجویز ہے جس کا ذکر میں نے اپنی افتتاحی تقریر میں بھی کیا تھا اور جو ہم مسلمانوں کا سب سے پہلا فرض ہے۔ یہ وہ تجویز ہے جو حفاظت و اشاعت اسلام کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اگر ندوہ جیسی معزز جماعت اس اہم کام کو اپنے ہاتھ میں نہ لیتی تو میں اس کی کامیابی کی طرف سے مایوس تھا مگر اب مسلمانوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ جن ہاتھوں میں اُنہوں نے یہ کام دیا ہے وہ ثابت کر دیں گے کہ ان پر غلط اعتماد نہیں کیا گیا۔ یہ کام جیسا خوش نما تجویز کی صورت میں معلوم ہوتا ہے ویسا ہی دشوار ہے اس میں ایک طرف تو علمائے ندوہ کی خاص کوشش کی ضرورت ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کی امداد کی۔ مجھے یقین ہے کہ اس ضروری اور مفید تجویز کو عمل میں لانے کے لئے جس قدر زر خطیر کی ضرورت ہوگی اُسے ہندوستان کی اسلامی آبادی پورا کرنے کے لئے آمادہ ہوگی۔

اِن دو ضروری تجاویز کے ساتھ ایک تیسری تجویز بھی ہے جس پر آج کے جلسہ سے بہت پہلے غور کرنا چاہیئے تھا مگر ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ دہلی کا اجلاس اس بات پر صحیح فخر کرنے کا حق رکھتا ہے کہ قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ کی تجویز جس کی اسلامی دنیا کو سخت ضرورت تھی اسی دہلی میں پیش ہو کر پاس ہوئی اور صرف یہی نہیں ہوا کہ اس تجویز کو تحریک اور تائید کے ساتھ پاس کر لیا گیا بلکہ جناب کرنل محمد اسمٰعیل خاں صاحب سابق سفیر دولت افغانستان نے اِس کے لئے پانچ ہزار کا گراں قدر عطیہ بھی ندوہ کی خدمت میں اُسے عمل میں لانے کی غرض سے پیش کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں اور غلط نہیں سمجھتا کہ اِس پاک مقصد کے لئے جس امداد کے کرنل صاحب موصوف نے

دینے کا اظہار ابھی آپ صاحبوں کے سامنے کیا ہے اُس کے لئے تمام ہندوستان کے مسلمان اور اُن کی آیندہ نسلیں کرنل صاحب کی ہمیشہ شکر گزار رہیں گی۔ بلکہ ممکن ہے کہ یہ عمل صالح اُن کی ابدی نجات کا باعث ہو جس کے لئے میں مقدس علماء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں خلوص کے ساتھ دعا بھی کریں

اس اجلاس میں جو علمائے ہندوستان کی شرکت کا صحیح فخر کر سکتا ہے گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری اور بعض پولیٹیکل مجرموں کی ناشایستہ حرکات کے بیزاری کا رزولیشن بھی ایک نہایت اہم رزولیشن ہے جسے اس اجلاس میں جوش کے ساتھ پاس کیا گیا ہے۔ درحقیقت ندوۃ العلمانے درست سمجھا ہے کہ ہندوستان کی اسلامی آبادی کا وقار گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ ہی قائم رہ سکتا ہے اور ان کا مذہب بتاتا ہے کہ انھیں گورنمنٹ کی ذل سے عزت اور ضرورت کے وقت اس کی امداد کرنی چاہیئے۔

ان ضروری تجاویز کے علاوہ گو اور بھی ضروری تجاویز اس اجلاس میں اتفاق کے ساتھ پاس ہوئی ہیں لیکن اہمیت کے لحاظ سے میں ضرورت نہیں دیکھتا کہ ان کا ذکر فرداً فرداً آپ صاحبوں کے سامنے کروں۔

دہلی کے اس اجلاس میں خدا کا شکر ہے کہ یہ تمام تجاویز اسلامی گروہوں نے بالاتفاق پاس کی ہیں یہ وہ نیک علامات ہیں جن سے ہماری آیندہ کی امیدیں بہت خوش گوار معلوم ہوتی ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے امراض اب دور ہونے کا وقت آگیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ دہلی کا اجلاس اس لحاظ سے بھی اکثر گزشتہ اجلاسوں سے کامیاب رہا کہ اُس میں چندہ کی کافی مقدار فہرست چندہ پر دکھائی دیتی ہے جس مجموعی تعداد ~~عہ الحاصلہ~~ روپیہ ہے۔

حضرات میں علامہ شبلی کو تمام جلسہ کی طرف سے مبارک باد دیتا ہوں کہ اُن کی کوششوں کو خدا تعالےٰ نے مقبول کیا اور اُن کے مساعی مشکور ہوئے اور خدا کرے گا تو روز بروز مشکور ہوتے جائیں گے۔

ایھا العلما انی احب ان اخاطبکم فی مسئلۃ یتعلق بذواتکم الکرام وھی ان الفرق الاسلامیۃ کلھا مع تنوعھا مندرجۃ تحت جنس الاسلام لاتنافر بالوحدانیۃ والرسالۃ فیجب علیکم ترک ما کنتم علیہ من تقویۃ فرقۃ وتضعیف اخری بل ینبغی من بعد ذلک ان تکونوا نصاء علینم تعضید الاسلام والمسلمین

ایا اللہ للاسلام قوموا ۔۔۔ فان الدھر قد خان العھودا
وابکوا الناس للاسلام طرا ۔۔۔ الی ان تقرا بالعین الجمودا

حضرات۔ اب میں اس اجلاس کی کارروائیوں کو ختم کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ندوۃ العلما کو روز بروز ترقی عطا فرمائے اور اس کے معزز رکنوں کی ہمتوں میں برکت اور استقلال ارزانی فرمائے۔ آمین۔

صدر انجمن صاحب کی تقریر کے ختم ہونے کے بعد مولانا شبلی صاحب نعمانی نے تمام ارکان ندوۃ العلما اور شرکا جلسہ کی طرف سے صدر انجمن صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ جن کے اثر سے جلسہ نے نہایت کامیابی اور اطمینان کے ساتھ اپنے تمام مراحل طے کئے۔ اس کے بعد مولانا ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب نے نہایت خلوص اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعا حسن خاتمہ کی اور اسی پر جلسہ برخاست ہوا۔

حضرات چندہ دہندگان کی خدمت میں التماس

چونکہ ندوۃ العلماء کی روئداد چند سال سے بہ ترتیب شائع نہیں ہوئی۔ اسلئے حضرات چندہ دہندگان کے عطیات کی فہرست بھی سال بہ سال شائع نہ ہوسکی۔ اب ہم جلسۂ سالانہ دہلی کی روئداد کے سلسلہ میں گذشتہ سالوں کی فہرستیں بھی شائع کرتے ہیں، اور آیندہ کے لئے یقین دلاتے ہیں کہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء سے ماہوار چندہ الندوہ میں شائع کرتے رہینگے، اس طور پر ہمیشہ کے لئے ایک سلسلہ قائم ہوجائیگا، ہمکو امید ہے کہ قوم کے کریم النفس اصحاب جس فیاضی کے ساتھ چندے عطا فرمائے ہیں، اُسی فراخدلی کے ساتھ اس تاخیر اشاعت کو بھی معاف فرمائینگے۔

الملتمس

سید عبدالحی معتمد صیغۂ مراسلات ندوۃ العلماء

فہرستِ آمدنی چندۂ ندوۃ العلماء از ابتدائی شوال ۱۳۲۵ھ لغایۃ تبلیغ رمضان ۱۳۲۶ھ

(۱)	سرکار عالی والیٔ ریاستِ حیدرآباد دکن خلد اللہ مُلکہ۔	۵۰۰۰
	(خزانۂ محمدیہ)	
(۲)	جناب محمد نعیم اللہ خاں صاحب پنجیز ڈاکٹر گونہ علاقہ گوالیار۔	۴۰۰
	(فروختِ کتب)	
(۳)	فروختِ کتب کتب خانہ۔	۳۰۶
(۴)	فروختِ روئداد ندوۃ العلماء۔	۱۱۲

نمبر شمار	(چندۂ رکنیت) (متفرق)	تعداد و رقم
۱	جناب میر مصطفےٰ حسین خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ فرید آباد دہلی۔	۱۰۰
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری)	
۲	جناب شیخ کریم اللہ صاحب۔ تنسّاب۔ پانی پت کرنال۔	۱۰۰

نمبر شمار	نام	تعداد و قسم
۳	جناب حافظ فیروز الدین صاحب و محمد اسلم صاحب گرداور قانونگوی پانی پت کرنال	۲ عار
۴	جناب شمس العلماء مولنا الطاف حسین صاحب حالی۔ پانی پت کرنال	۱ عار
۵	جناب میر فیاض حسین صاحب معتمد معین الندوہ۔ 〃	۱ عار
۶	جناب نواب ناصر احمد خانصاحب ذیلدار و رئیس۔ 〃	۱ عار
۷	جناب نواب فاخر احمد خانصاحب رئیس۔ 〃	۱ عار
۸	جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نمبردار و میونسپل کمشنر۔ 〃	۱ عار
۹	جناب نواب رستم علی خاں صاحب رئیس اعظم۔ 〃	۱ عار
	(معرفت منشی محمد نعیم اللہ خانصاحب نیچر ڈاکٹر علاقہ گوالیار)	
۱۰	جناب منشی محمد نعیم اللہ خاں صاحب نیچر ڈاکٹر علاقہ گوالیار۔	۱ عار
۱۱	جناب حاجی دولت اللہ صاحب انسپکٹر کاغذات دیسی علاقہ گوالیار	۱ عار
	(معرفت احمد جان صاحب وٹنری دفعہ دار دوم پشاور)	
۱۲	جناب حشمت علی خانصاحب کوٹ دفعہ دار پشاور۔	۱ عار
۱۳	جناب چودھری علی محمد صاحب وٹنری اسسٹنٹ پشاور۔	۱ عار
۱۴	جناب احمد جان صاحب۔ 〃 〃 〃	۱ عار
۱۵	جناب بابو عبد اللہ صاحب 〃 〃 〃	۱ عار
۱۶	جناب محمد حسن صاحب کوٹ دفعہ دار پشاور۔	۱ عار
	(معرفت مولوی محمد سلیم اللہ خانصاحب اوورسیر بریلی)	

نمبر شمار	نام	تعداد در قسم
۱۷	جناب مولوی محمد سلیم اللہ خاں صاحب اورسیر بریلی۔	عار
۱۸	جناب بابو محمد احسان اللہ خانصاحب۔ بریلی۔	عار
۱۹	جناب بابو علی احمد خاں صاحب ہیڈ کلرک دفتر رزیڈنٹ انجنیر روہیلکھنڈ کمایوں ریلوے بریلی۔	عار
۲۰	جناب بابو نبی احمد خاں صاحب بریلی۔	عار
۲۱	جناب منشی محمد بشیر الدین خاں صاحب۔ "	عار
۲۲	جناب مولوی محمد رضی الدین خانصاحب تحصیلدار پیلی بھیت۔	عار
۲۳	جناب منشی صدر الدین احمد خانصاحب پنشنر تحصیلدار۔	عار

(متفرق)

۲۴	جناب فیض الحق صاحب نائب تحصیلدار ہنگو ضلع کوہاٹ۔	عار
۲۵	جناب مولوی محمود علی صاحب پروفیسر زد بصیر کالج کپورتھلہ	صہر
۲۶	معرفت مولوی سید عبد الحی صاحب معتمد دفتر ندوۃ العلماء۔	للور

(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)

۲۷	جناب مولوی غلام جیلانی صاحب پلیڈر نواشہر ضلع جالندھر	صہر
۲۸	جناب چودھری محمد اصغر صاحب وکیل " " "	صہر
۲۹	جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مختار " " "	عار
۳۰	جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مصنف " " "	عار

نمبر شمار	نام	رتبہ
۳۱	جناب چودھری اُمید علی خانصاحب ذیلدار وسب رجسٹرار موضع بکریام تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	عہدہ
۳۲	جناب چودھری محمد یار خاں صاحب تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	عہدہ
۳۳	جناب محمد غلام محی الدین صاحب نمبردار محالون تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	عہدہ
۳۴	جناب خان محمد حق نواز خاں صاحب تحصیلدار	عہدہ
۳۵	جناب چودھری نوشہریہ نمبردار	عہدہ
۳۶	جناب مُراد بخش صاحب جعدار ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ	عہدہ
۳۷	جناب منشی محمد عالم خاں صاحب مسلخوان منصفی	عہدہ
۳۸	جناب سید اصغر علی شاہ صاحب اہلمد	عہدہ
۳۹	جناب چودھری غلام غوث صاحب نائب شرف عدالت منصفی	عہدہ
۴۰	جناب چودھری نظام الدین صاحب مددگار	عہدہ
۴۱	جناب خلیفہ شاہ محمد صاحب سیاہہ نویس تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	عہدہ
۴۲	جناب منشی نظام الدین صاحب محرر کمیٹی	عہدہ
۴۳	مسماۃ اسم غیر معلوم	عہدہ
۴۴	جناب الادتا چپراسی	عہدہ
۴۵	جناب میاں محمد حسین صاحب مدرس کرتانہ	عہدہ
۴۶	جناب مسماۃ معرفت چودھری فتح خاں صاحب راجپوت وضع بکریام تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	عہدہ
۴۷	جناب چودھری غلام محمد صاحب نمبردار بکریام تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	عہدہ
۴۸	جناب چودھری غلام محمد صاحب ولد منور خاں صاحب راجپوت بکریام	عہدہ

نمبر شمار	نام	رقم
۴۹	جناب خیر الٰہی صاحب رنگریز بکریام تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	۴ر
۵۰	جناب چودھری عنایت خاں صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۵۱	جناب حکیم غلام مصطفےٰ صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۵۲	جناب رائے اقبال الٰہی صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۵۳	جناب چودھری غلام غوث صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۵۴	جناب اہلمنہ چودھری یار محمد خانصاحب 〃 〃 〃	۶ر
۵۵	جناب مُلّا الانجش صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۵۶	جناب چودھری امام الدین خانصاحب نمبردار 〃 〃 〃	۸ر
۵۷	جناب چودھری حسین بخش صاحب ولد چودھری غلام غوث صاحب راجپوت نواشہر ضلع جالندھر۔	۸ر
۵۸	جناب نتھو صاحب ولد سنور صاحب گوجر نواشہر ضلع جالندھر۔	۸ر
۵۹	جناب نظام الدین صاحب ولد پیر بخش صاحب رئیس۔ 〃 〃 〃	۸ر
۶۰	جناب چودھری جھنڈو خانصاحب ولد گلاب خانصاحب۔ 〃 〃 〃	۸ر
۶۱	جناب چودھری نتھو خانصاحب ولد عید و خانصاحب 〃 〃 〃	۸ر
۶۲	جناب نہالا رائیں صاحب موضع جیووال 〃 〃 〃	۸ر
۶۳	متفرق رقم موضع محالون۔	۱۴۱۱ر
۶۴	جناب چودھری عبدالرحمٰن صاحب مختار عدالت 〃 〃 〃	۶ر
۶۵	جناب بابو نبی بخش صاحب اسسٹنٹ اسٹور کیپر محکمہ کمسریٹ 〃	۶ر
۶۶	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل اسکول پھرالہ 〃	۶ر
۶۷	جناب چودھری عبداللہ خانصاحب ولد فتح خانصاحب راجپوت بزمالہ کلاں 〃	۸ر

نمبر شمار	نام	رقم
۶۸	جناب عبدالعزیز ولد سلطان بخش صاحب تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	۸ر
۶۹	جناب عنایت اللہ صاحب ولد عمر بخش صاحب پٹواری " " "	۸ر
۷۰	جناب منّی خانصاحب ولد خسرو خاں نمبردار " " "	۸ر
۷۱	جناب غنی خانصاحب ولد جھنڈے خانصاحب " " "	۸ر
۷۲	جناب دسوندی خاں صاحب ولد سیر خاں صاحب راجپوت " " "	۸ر
۷۳	جناب سیّد غلام محی الدین صاحب ولد حسین شاہ صاحب برنالہ تحصیل " " "	۸ر
۷۴	جناب کالی شاہ صاحب ولد تیا گو جر تحصیل نواشہر " " "	۴ر
۷۵	جناب ولی محمد صاحب ولد علی بخش صاحب " " "	۴ر
۷۶	جناب حاکم ولد جھنڈے خانصاحب راجپوت موضع محالون۔ " " "	۸ر
۷۷	جناب مولوی حسام الدین صاحب بھلور۔ " " "	۸ر
۷۸	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب پروفیسر نہندر دکالج ریاست پٹیالہ۔	۱۲ر

متفرّق

۷۹	جناب منشی عبدالحفیظ صاحب سب اوورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ بارہ بنکی۔	۴ر
۸۰	جناب منشی سخاوت علی صاحب رئیس کاکوری وسکریٹری فلورمل لکھنؤ۔	۴ر
۸۱	جناب محمد زماں صاحب خٹک جاگیردار وذیلدار قصبۂ اکوڑہ ضلع پشاور۔	عدد۵

(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)

۸۲	جناب بابو غلام محمد صاحب سفید پوش موضع بڑوا تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	۴ر

نمبر شمار	نام				رقم
۸۳	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب	پریسیڈنٹ	پڑوا	تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	عہ ر
۸۴	جناب منشی صاحب	خزانچی	بنک	پڑوا۔	عہ ر
۸۵	جناب محمد بخش صاحب	پنشنر	والد	پڑوا۔	عہ ر
۸۶	جناب حاجی میانجی عبداللہ صاحب	امام مسجد	"	"	عہ ر
۸۷	جناب خدا بخش صاحب ولد محمد بخش صاحب	رائیں	"	"	عہ ر
۸۸	جناب محمد گلاب خاں صاحب	ممبر	بنک	"	۴ ر
۸۹	جناب منشی محمد بخش صاحب	سکرٹری	"	"	۴ ر
۹۰	جناب نیا ولد بہادر رائیں صاحب		"	"	۴ ر
۹۱	متفرق موضع پڑوا۔				۴ ر
۹۲	جناب ڈاکٹر نعمت اللہ خانصاحب	پریزیڈنٹ	انجمن امداد	بھگوڑا	۸ ر
۹۳	جناب حاکم خانصاحب ولد دراب خانصاحب۔				عہ ر
۹۴	جناب صوبہ خاں ولد الیاس خانصاحب				عہ ر
۹۵	جناب رحمت خاں صاحب ولد کندو خاں صاحب				عہ ر
۹۶	جناب محمد خاں ولد رحمت خاں صاحب۔				عہ ر
۹۷	جناب کریم بخش صاحب ولد پیر بخش صاحب				عہ ر
۹۸	جناب لدو خانصاحب ولد کریم بخش صاحب				۸ ر
۹۹	جناب عبداللہ خاں صاحب ولد عبدالغفور خانصاحب				۸ ر
۱۰۰	جناب نعمت خاں ولد سوندجی خاں صاحب۔				۴ ر
۱۰۱	جناب علی محمد صاحب ولد رحیم بخش صاحب				۸ ر
۱۰۲	جناب منصبدار خاں صاحب	سب انسپکٹر۔			عہ ر

نمبر شمار	نام			رقم
۱۰۳	جناب فیض بخش ولد تھینو خانصاحب	بھگوڑا	تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	عہ/
۱۰۴	متفرق چندہ	〃	〃 〃	عہ/
۱۰۵	جناب ڈاکٹر سید سیف الرحمٰن صاحب	سکنہ بہرام	〃 〃	عا/
۱۰۶	متفرق چندہ	〃	〃 〃	۲/
۱۰۷	جناب خدمت علی ولد گلزار شاہ صاحب	امام مسجد	چیوتاں 〃 〃	عہ/
۱۰۸	جناب نتھو شاہ صاحب	حوالہ دار۔	〃 〃	عہ/
۱۰۹	جناب چوہڑ شاہ صاحب۔		〃 〃	۴/
۱۱۰	جناب علا بخش ولد جمال الدین صاحب۔		〃 〃	۲/
۱۱۱	جناب چودھری سونے خاں صاحب	نمبردار	راجپوت 〃 〃	عہ/
۱۱۲	جناب سونے خاں ولد یمین خاں صاحب		〃 〃	۴/
۱۱۳	جناب سندی نمبردار رائیں صاحب		〃 〃	عہ/
۱۱۴	جناب کرم الدین صاحب	نمبردار۔	〃 〃	عہ/
۱۱۵	جناب چودھری چھجو خاں	نمبردار۔	〃 〃	عہ/
۱۱۶	جناب نتھو خاں صاحب۔		〃 〃	۴/
۱۱۷	جناب الا بخش ولد فتح خاں صاحب		〃 〃	۴/
۱۱۸	جناب منجانب عمری بندہ۔		〃 〃	۸/
۱۱۹	جناب گھسیٹا صاحب۔		〃 〃	۴/
۱۲۰	جناب چودھری عمر بخش صاحب	انوکھر وال	ڈاکخانہ پھرالہ 〃	عہ/
۱۲۱	جناب چودھری کریم بخش صاحب		〃 〃	عہ/
۱۲۲	جناب چودھری اکبر دین ولد عبدالکریم صاحب۔		〃 〃	عا/

نمبر شمار	نام				رقم
۱۳۳	جناب چودھری ابراہیم صاحب ولد فضل دین صاحب۔ انوکھڑال تحصیل نوشہرہ ضلع جالندھر				عہ/
۱۳۴	جناب امام الدین صاحب ولد غلام قادر صاحب	〃	〃	〃	۸/
۱۳۵	جناب نور محمد صاحب ولد پیر بخش صاحب	〃	〃	〃	۸/
۱۳۶	جناب میاں قاسم علی صاحب ولد سمیع شاہ صاحب	〃	〃	〃	ع/
۱۳۷	جناب چودھری امام الدین صاحب ولد قطبہ صاحب	〃	〃	〃	عہ/
۱۳۸	جناب چودھری غلام غوث صاحب	〃	〃	〃	عہ/
۱۳۹	جناب دیدار علی فقیر گلاب شاہ صاحب	〃	〃	〃	عہ/
۱۴۰	جناب چودھری محمد عزیز صاحب	〃	〃	〃	۸/
۱۴۱	جناب چودھری بوٹا صاحب ولد محکم صاحب	〃	〃	〃	عہ/
۱۴۲	جناب چودھری خیر الدین صاحب ولد محمد بخش صاحب	〃	〃	〃	۸/
۱۴۳	جناب چودھری عمر الدین صاحب ولد نظام الدین صاحب	〃	〃	〃	عہ/
۱۴۴	جناب عبداللہ صاحب ولد کریم بخش صاحب	〃	〃	〃	عہ/
۱۴۵	جناب عمر الدین صاحب جسپور	〃	〃	〃	عہ/
۱۴۶	جناب چودھری عبداللہ صاحب ولد قطبہ صاحب	〃	〃	〃	عہ/
۱۴۷	جناب کریم بخش صاحب ولد غلام حسن صاحب	〃	〃	〃	عہ/
۱۴۸	جناب عبدالکریم ولد کرم بخش صاحب	〃	〃	〃	۱۰/
۱۴۹	جناب نور الدین صاحب ولد شہاب الدین صاحب	〃	〃	〃	۴/
۱۵۰	جناب محمد بخش ولد پیر بخش صاحب۔	〃	〃	〃	۴/
۱۵۱	جناب اسمٰعیل صاحب ولد روڈا صاحب	〃	〃	〃	۴/
۱۵۲	جناب فتح الدین صاحب ولد پیر بخش صاحب	〃	〃	〃	۴/

نمبر شمار	نام	رقم
۱۴۳	جناب گلاب صاحب ولد گوجر تیلی انوکھروال ضلع جالندھر	۴ر
۱۴۴	جناب شہاب الدین صاحب ولد حسن صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۱۴۵	جناب نور محمد ولد بوٹہ صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۱۴۶	جناب شرف الدین صاحب ولد روڈا صاحب 〃 〃 〃	عہ ر
۱۴۷	چندہ متفرق۔ 〃 〃 〃	۸ر
۱۴۸	جناب امیر الدین صاحب ولد نھالا صاحب 〃 〃 〃	عہ ر
۱۴۹	جناب عبد اللہ صاحب ولد بامی صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۱۵۰	جناب غلام علی ولد ہاکو صاحب 〃 〃 〃	۴ر
۱۵۱	جناب قاسم علی صاحب ولد عبد الکریم صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۱۵۲	جناب امام الدین صاحب ولد بنی بخش صاحب 〃 〃 〃	۴ر

(متفرق)

۱۵۳	جناب سید فقیر اللہ صاحب امین آف کسٹم پریہنی ریاست نظام حیدرآباد	عہ ر

(زکوٰۃ)

متفرق

۱	جناب حافظ محمد حلیم صاحب میس وآنریری مجسٹریٹ کانپور۔	۱۰۰ر
۲	جناب بابو جلال الدین صاحب گماشتہ کمسریٹ لکھنؤ (۲ عدد کھال)	۳۰ر

نمبر شمار	نام	رقم
۳	جناب بابو بشیر الدین احمد صاحب ملازم واٹر ورکس لکھنؤ (۳ عدد دھال)	عہ ۶/۱۲
۴	جناب مولوی عبد السلام صاحب پیش امام مسجد بساطی بازار نادان محل لکھنؤ (یکعدد دھال)	عہ ۱۴
۵	نامعلوم الاسم (یک عدد دھال)	۶/۹
۶	جناب شاہ محمد خاں صاحب ایجنٹ لکھنؤ۔ (۴ عدد دھال)	لہ ۱۴
۷	جناب سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چورو ریاست بیکانیر۔	ے ر
۸	مسماۃ چونکی ملازم شفاخانہ چورو ریاست بیکانیر۔	عہ ر
۹	جناب منشی نثار الرحمن صاحب رئیس بڑا گانوں بارہ بنکی۔	ص ر
۱۰	جناب منشی سبین الدین و محمد امین الدین صاحب لودھیانہ۔	عہ ر
۱۱	جناب خان بہادر میر مبارک علی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس گلبرگہ ریاست نظام حیدر آباد دکن۔	عہ ۱۴ ر
۱۲	جناب مرزا محمد ظفر اللہ خاں صاحب سب جج جالندھر۔	غ ۱۳ ر
۱۳	جناب حاجی عبد الرحیم صاحب سوداگر چرم۔ معرفت بابو نظام الدین صاحب سوداگر چرم امرتسر۔	عہ ۵
۱۴	جناب سید حسین صاحب بن سید محمد مشائخ پٹن ضلع اورنگ آباد دکن۔	ص ۱۰ ر
	(معرفت مولوی محمد سلیم اللہ خاں صاحب اور سیر بریلی)	
۱۵	جناب مولوی محمد سلیم اللہ خاں صاحب اور سیر بریلی۔ قیمت چرم قربانی فی سبیل اللہ۔	ے ر
۱۶	جناب بابو محمد احسان اللہ خاں صاحب۔ 〃 〃	۵ ر
۱۷	جناب ڈاکٹر محمد نعیم اللہ خاں صاحب۔ 〃 〃	۵ ر

نمبر شمار	نام	رقم
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضلِ ہوشیارپوری)	
۱۸	جناب مولوی علی احمد صاحب مختار قانونی تحصیل نکودر ضلع جالندھر	عہ ر
۱۹	جناب مولوی حکیم محمد حنیف صاحب امام جامع مسجد " " "	عہ ر
	متفرق	
۲۰	جناب منشی علی گوہر صاحب باڈر ملٹری پولس کوہاٹ۔	ع ر
۲۱	جناب اے۔ ایم۔ سراج الدین صاحب کنٹمنڈی حیدرآباد دکن۔	له ۵
۲۲	جناب ہمشیرہ محمد حلیم طالب العلم دارالعلوم ندوۃ لکھنؤ ساکن وسنہ پوسٹ استھایان ضلع پٹنہ۔	للہ ر
۲۳	جناب شیر علی خاں صاحب محرر آبادی تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔	مہ ر
۲۴	جناب بابو عبداللہ صاحب وٹنری اسسٹنٹ کوہ نمبر (۱۶) پشاور۔	ے ر
۲۵	جناب شیخ شہاب الدین احمد صاحب رائے بریلی۔	۱۵ ۵
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)	
۲۶	جناب اکبر دین صاحب ولد عبدالکریم صاحب انوکھر وال تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	ے ر
۲۷	جناب چودھری صدرالدین صاحب ولد غلام غوث صاحب " " "	عہ ر
۲۸	جناب مسماۃ مکا بر زوجۂ مانون۔ " " "	ع ۸ ر
۲۹	جناب فتح الدین صاحب ولد خیرالدین صاحب " " "	عہ ر
۳۰	متفرق چندۂ موضع بہرام۔ " " "	۱۰ ر

نمبر شمار	نام	رقم
	متفرق	
۳۱	مولوی عبدالعزیز صاحب مدرس رٹول ضلع میرٹھ۔	۵ر
۳۲	جناب غلام حیدر صاحب ہیڈ کلرک دفتر نہر مرالہ گوجرانوالہ	۳ر
۳۳	جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب ڈیکل افسر ریاست نابہ پنجاب۔	۵ر
۳۴	جناب محمد نیاز بیگ صاحب مدرس مڈل اسکول دسوہ ضلع ہوشیارپور۔	۶
۳۵	جناب محمد مسعود حسین صاحب اورسیر یری ورکس یونائٹ عدن۔	۸ر

فہرست چندۂ دارالعلوم من ابتدا یکم شوال ۱۳۲۵ھ لغایۃ سلخ رمضان ۱۳۲۶ھ

(عطیۂ ماہوار)

۱	حضور سرکار عالیہ ہز ہائنس بیگم صاحبہ بہادر جے۔ سی۔ آئی۔ اے۔ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا۔	۱۵ر ماہوار (۶/۱)

(عطیۂ سالانہ)

۲	جناب نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور خلد اللہ ملکہٗ	۱۰ر

(عطیہ تعمیر درسگاہ دارالعلوم)

۳	جناب عالیہ جدہ ماجدہ ہز ہائنس نواب صاحب بہادر ریاست بہاولپور خلد اللہ ملکہ معرفت جناب لالا جی حاجی رحیم بخش صاحب بہادر سی۔ آئی۔ اے پریزیڈنٹ کونسل بہاولپور	۵۰ر

نمبر شمار	نام	رقم
۴	کرایۂ مکانات وصیتی متعلقہ دار العوام۔	ماہ بیع ۸

(چندۂ تعمیر دار الاقامہ)

۵	منجانب اہلیہ مرحومہ جناب مولوی حکیم محمد ولی صاحب کسمنڈوی سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل گلبرگہ حیدر آباد دکن۔	۱۵۰
۶	جناب حاجی فتح محمد صاحب اسوڑ کیمپ چھاؤنی جالندھر بنا بر تعمیر کمرہ دار الاقامہ بیادگار اہلیہ مرحومہ خود۔	۱۵۰
۷	جناب بابو مخاوت علی صاحب ٹھیکیدار اضلع جہیلم معرفت جناب احمد بخش صاحب انسپکٹر محکمہ نہر۔	۱۰ ۸

(متفرق)

۱	جناب منشی عبد الوہاب صاحب کمیشن ایجنٹ حافظ محمد حلیم صاحب سوداگر کانپور معرفت بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر۔	۵۰
۲	جناب حبیب اللہ خانصاحب سوداگر گلی سید انیان دہلی	۷۰
۳	جناب عبد العزیز خانصاحب کھورا باغ فرخ آباد۔	۱۰
۴	جناب سید محمد شاہ جیلانی صاحب جان ٹیلی مصر۔	۱۰ ۸

(محمد احمد جان صاحب وٹرنری دفعہ دار پشاور)

۵	جناب فتی بخش صاحب مستری پشاور۔	۱۵

نمبر شمار	نام	رقم
۶	جناب نیاز علی صاحب کوٹ دفعہ دار پشاور۔	عہ/
۷	جناب شمس الدین صاحب 〃 〃	عہ/۱۱
۸	جناب عبد الکریم صاحب 〃 〃	عہ/
۹	جناب قائم خانصاحب 〃 〃	عہ/
۱۰	جناب عطاء اللہ خانصاحب نانک 〃	عہ/
۱۱	جناب قائم دین صاحب نعلبند 〃	عہ/۸
۱۲	جناب عبد اللہ شاہ صاحب نعلبند 〃	۸/
۱۳	جناب فضل دین صاحب نعلبند 〃	عہ/
۱۴	جناب نواب شاہ صاحب نعلبند 〃	۸/
۱۵	جناب میاں سلطان محمدؐ صاحب ٹیلر ماسٹر 〃	عہ/
۱۶	جناب ممتاز محمدؐ صاحب نعلبند 〃	عہ/
۱۷	جناب نادر خاں صاحب کوٹ دفعہ دار 〃	۸/
۱۸	جناب نوازش علی صاحب نانک 〃	۸/
۱۹	جناب دیوان چند صاحب کوٹ دفعہ دار 〃	عہ/
۲۰	جناب شاہ نواز صاحب نانک تدک نمبر ۸ 〃	(۶/۲

(متفرق)

۲۱	جناب منشی اجرالحق صاحب رئیس بختیار پور پوسٹ منشی ضلع مونگیر	عہ/۲۵

(معرفت مولوی غلام محمدؐ صاحب فاضل ہوشیار پوری)

نمبر	نام	رقم
۲۳	جناب شیخ محمد آمین صاحب ٹیکہ دار چھاؤنی جالندہر	۱۰ر
۲۴	جناب حاجی فتح محمد صاحب اسٹور کیپر ایس اینڈ ٹی جالندہر	۵ر
۲۵	جناب میاں محمد ابراہیم صاحب و نظر محمد خاں صاحب ٹیکہ دار اراضی چھاؤنی جالندہر	۱۰ر
۲۶	جناب بابو سید ظہیر الدین صاحب انچارج سگ کمپنی چھاؤنی جالندہر	۵ر
۲۷	جناب حاجی شیخ برخوردار صاحب ٹال والہ چھاؤنی جالندہر	۵ر
۲۸	جناب منشی علی محمد خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس	۵ر
۲۹	جناب بابو محمد گلزار صاحب اوورسیر ملٹری ورکس چھاؤنی جالندہر	۱۰ر
۳۰	جناب میاں حبیب الرحمان صاحب صدر بازار محلہ نمبر ۹ چھاؤنی جالندہر	۵ر
۳۱	جناب ڈاکٹر ہاشم علی صاحب	۱۰ر
۳۲	جناب بابو شیخ عطا محی الدین صاحب گماشتہ ہاک ماسٹری شیخ درویش ضلع جالندہر	۱۰ر
۳۳	جناب شیخ غلام نبی صاحب 〃 〃 〃	۵ر
۳۴	جناب چوہدری عبدالمدحان صاحب ٹال والہ محرر نمبر ۴ صدر بازار شہر جالندہر	۸ر
۳۵	جناب شیخ قادر بخش صاحب صدر بازار چھاؤنی جالندہر	۸ر
۳۶	جناب شیخ رحیم بخش صاحب گھڑی ساز صدر بازار چھاؤنی جالندہر	۸ر
۳۷	جناب میاں دلا صاحب جوتے والا 〃	۴ر
۳۸	جناب مستری لیاقت حسین صاحب ملازم ملٹری ورکس چھاؤنی جالندہر	۴ر

نمبر	نام	رقم
	متفرق	
۳۹	جناب شیخ محمد یسین صاحب رئیس موضع گوریا ضلع بارہ بنکی بہ تقریب بسم اللہ فرزند خود	۵
۴۰	جناب قاضی رضی علیخاں صاحب کاکوری معرفت مولوی یعقوب الزماں خاں صاحب	۵
	معرفت مولوی حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پورہ ضلع اناؤ ۵	
۴۱	جناب مولوی حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پورہ	۵
۴۲	جناب قاضی مقبول احمد صاحب سب رجسٹرار ״	۱۰
۴۳	جناب منشی مراد حسین صاحب نائب رجسٹرار قانونگوئی ״	۱
۴۴	جناب منشی ہاشم علیصاحب گرداور قانون گوئی ״	۱
۴۵	جناب منشی ناظر حسین صاحب سررشتہ دار دیوانی ״	۱
۴۶	جناب منشی احمد علیصاحب محرر پونڈ ״	۱
۴۷	جناب منشی روح اللہ خاں صاحب لفٹنولیس ״	۱
	متفرق	
۴۸	جناب محمد نثار اللہ صاحب بی اے - پروبیشنر تحصیلدار قاضی پورہ گورکھپور	۵

نمبر	نام	رقم
	معرفت مولوی عبدالحی صاحب قانونگوے رودرپور ضلع گورکھپور	
۴۹	جناب قاضی عظیم الحق صاحب سررشتہ کارروڈرپور ضلع گورکھپور	۵
۵۰	جناب منشی لطافت حسین خاں صاحب سزادل " "	۵/
۵۱	جناب مولوی عبدالحی صاحب قانونگوے رودرپور "	۵/
	متفرق	
۵۲	عطیہ جناب راجہ شیخ اعجاز رسول خاں صاحب رئیس جہانگیرآباد ضلع بارہ بنکی بخوشی خطاب جناب راجہ سرصدق رسول خاں صاحب بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی۔راجہ جہانگیرآباد " " "	۱۵/
	معرفت مولوی عبدالحی صاحب قانونگوے رودرپور ضلع گورکھپور	
۵۳	جناب منشی محمد یوسف صاحب افسر انچارج انسپکٹر رودرپور ضلع گورکھپور	۵/
۵۴	جناب منشی ابوسعید صاحب افسر دوم سب انسپکٹر رودرپور "	۵/
	متفرق	
۵۵	جناب امیرالدین احمد صاحب جگرناتھ گھاٹ معرفت عبدالکریم صاحب	۱۵/
۵۶	جناب احمد جان صاحب ڈائری نویس لائن سپرنٹنڈنٹ کوہاٹ پشاور	۲۵/
۵۷	جناب پیارے صاحب کوٹھی جناب نواب علی حسن خاں صاحب لکھنؤ بہ تقریب صحت یابی فرزند خود " " " " "	۵۰

نمبر	نام	رقم
۵۸	جناب نواب شمس الحسن صاحب خلف الرشید نواب سید علی حسن خان بہادر لال باغ لکھنؤ	۷

معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

۱	جناب آغا ولی اللہ خاں صاحب انسپکٹر ہوشیارپور	۵/۸
۲	جناب مولوی برکت علی صاحب ایم اے منصف تحصیل نکودر ضلع جالندھر	۱/۷
۳	جناب سید احمد سراج الدین صاحب فرید آباد	۱/۴
۴	جناب سید ہاشم صاحب 〃	۱/۴
۵	جناب مظفر علی صاحب 〃	۱/۴
۶	جناب ہندو خاں صاحب پٹواری 〃	۱/۴
۷	جناب شیخ ممن صاحب بیوپاری 〃	۱/۴
۸	جناب میاں شادی صاحب بیوپاری فرید آباد	۱/۸
۹	جناب سید محمد یعقوب صاحب پنڈت چنگی 〃	۱/۸
۱۰	جناب سید محمد یحییٰ صاحب 〃	۱/۴
۱۱	جناب میاں عبدالشکور صاحب 〃	۱/۴
۱۲	جناب سید اصغر علی صاحب محرر چنگی	۱/۴
۱۳	جناب منشی احمد سعید صاحب محرر جوڈیشل	۱/۴
۱۴	جناب حکیم نذیر الدین صاحب	۱/۴
۱۵	جناب شیخ غلام احمد صاحب	۱/۲
۱۶	جناب فقیر مجذوب صاحب 〃	۱/۶

نمبر	نام	رقم
۱۷	جناب سید محمد صدیق صاحب فرید آباد	۲ر
۱۸	جناب حاجی سید محمد احسن صاحب	۸ر
۱۹	جناب سید سعادت علیصاحب	۸ر
۲۰	جناب منشی سید الطاف حسین صاحب	۴ر
۲۱	جناب امام سید عبد المجید صاحب	۴ر
۲۲	جناب سید فرزند علیصاحب	۸ر
۲۳	جناب قاضی رزق اللہ صاحب نمبردار طرف مخدوم صاحب پانی پت	۱۶ر
۲۴	جناب حبیب احمد صاحب 〃 〃	۱۶ر
۲۵	جناب عبد الرحمن صاحب عرف مانا ۔ پانی پت	۸ر
۲۶	جناب قادر بخش صاحب 〃	۴ر
۲۷	جناب عبد الغنی صاحب 〃	۸ر
۲۸	متفرق چندہ پانی پت 〃	۶ر
۲۹	جناب اللہ بخش صاحب 〃	۲ر
۳۰	جناب ملا صاحب 〃	۴ر
۳۱	جناب کالا صاحب 〃	۲ر
۳۲	جناب حافظ فیروز الدین صاحب و محمد اسلم صاحب گرد اور قانونگوے محکمہ بندوبست پانی پت	۸ر
۳۳	جناب احمد حسین صاحب عطار پانی پت	۸ر
۳۴	جناب سراج احمد صاحب عرف نعیم خاں پانی پت	۲ر
۳۵	جناب حفیظ الدین صاحب پانی پت	۸ر

نمبر	نام	رقم
۳۶	جناب پیر علی حسن صاحب خادم درگاہ قلندر پانی پت	۲/
۳۷	جناب عبدالرحمن صاحب پانی پت	۴/
۳۸	متفرق چندہ	۶/۵/
۳۹	جناب نواب فاخر احمد خاں صاحب مخدوم زادگان پانی پت	۱۰۱/
۴۰	جناب نواب ناصر احمد خاں صاحب ذیلدار و رئیس	۱۰۱/
۴۱	جناب میر غیاث الدین صاحب	۸/
۴۲	جناب سید مقرب حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر	۱۰۱/
۴۳	جناب قاضی عبدالکریم صاحب پانی پت	۸/
۴۴	جناب محمد منیر موچی معرفت مولوی خلیل اللہ صاحب مدرس	۱۰۱/
۴۵	متفرق از موچیان انبالہ حال وارد	۷/
۴۶	چندہ بیوپاری چرم	۸/
۴۷	جناب حافظ سنیا و وکاندار چرم	۴/
۴۸	جناب قاضی غلام احمد صاحب نمبردار طرف مخدوم زادگان	۱۰۱/
۴۹	فرودران بیچ ولیسٹ صاحب	۱۰۱/
۵۰	جناب حکیم امین اللہ صاحب برادر مولوی حبیب اللہ صاحب مرحوم پانی پت	۱۰۱/
۵۱	جناب سید آفتاب حسین صاحب سب انسپکٹر پانی پت	۵۰/
۵۲	جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب خلف مولوی سلامت اللہ صاحب	۳۰/
۵۳	جناب چودہری وزیر علی خاں صاحب نمبردار پٹی راجپوتاں پنجاب	۱۰۱/
۵۴/۱	جناب منشی محمد علیصاحب جج پنشنیر رئیس خان پور ضلع ہوشیارپور	۵۰/
۵۴/۲	جناب عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم قلعہ پانی پت	۱۰۱/

نمبر	نام	رقم
۵۴	جناب مرزا محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری موضع سیرہ ضلع پانی پت	عہ/
۵۵	جناب خواجہ غلام الحسنین صاحب سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ 〃	عہ/
۵۶	معرفت سید آفتاب حسین صاحب سب انسپکٹر پانی پت	عہ/
۵۷	جناب نواب محمد رستم علیخاں صاحب رئیس اعظم کرنال	عہ/
۵۸	جناب مولانا مولوی محمد یحییٰ صاحب مدرسہ پانی پت	عہ/
۵۹	جناب مرزا محمد خلیل اللہ خاں صاحب جمعدار رسالہ نمبر ۱ چاونی جالندہر	عہ/
۶۰	جناب خدا بخش صاحب حویلی سوداگر شہر جالندہر	صہ/
۶۱	جناب حکیم مولوی فضل محمد صاحب شہر جالندہر ملازم راجہ صاحب	صہ/
۶۲	جناب مرزا سلطان احمد صاحب رئیس افسر مال جالندہر	صہ/
۶۳	جناب پیر جی انوار الحق صاحب تحصیلدار جالندہر	۳ے/
۶۴	جناب سید احمد شاہ صاحب منصرم جم محکمہ دفتر کمسریٹ جالندہر	عہ/
۶۵	جناب مرزا ظفر اللہ خاں صاحب سب جج جالندہر	صہ
۶۶	جناب سید نیاز قطب شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاک خانہ جات شہر جالندہر	صہ/
۶۷	جناب سردار خاں صاحب سب انسپکٹر کوتوالی لاہور	عہ/
۶۸	جناب میاں جواہر صاحب موضع ڈاکخانہ چک مغلانی ضلع جالندہر	عہ/
۶۹	جناب میر وصاحب ولد جانو صاحب 〃 〃	عہ/
۷۰	جناب میاں خیر الدین صاحب 〃 〃	عہ/
۷۱	جناب میاں خوشی محمد صاحب 〃 〃	عہ/
۷۲	جناب میاں نبی بخش صاحب 〃 〃	عہ/
۷۳	جناب میاں گمانی صاحب 〃 〃	عہ/

نمبر	نام			رقم
۷۴	جناب میاں چوہڑ صاحب ولد مراد صاحب	ڈاکخانہ چک مغلانی	ضلع جالندہر	۴/
۷۵	جناب پیرو تیلی صاحب	〃	〃	۲/
۷۶	جناب میاں نبی بخش صاحب ولد مراد بخش صاحب	〃	〃	عہ/
۷۷	جناب میاں فتو رائیں صاحب	〃	〃	۴/
۷۸	جناب میاں ولائتی صاحب ولد مہتاب صاحب	〃	〃	عہ/
۷۹	جناب میاں چاندن صاحب ولد سندی صاحب	〃	〃	عہ/
۸۰	جناب میاں علی بخش صاحب	〃	〃	۸/
۸۱	جناب میاں بہلا صاحب ولد جیوا صاحب	〃	〃	عہ/
۸۲	جناب میاں کریم بخش صاحب ولد نہالا صاحب	〃	〃	۸/
۸۳	جناب میاں مولا بخش صاحب ولد حاجی صاحب	〃	〃	۸/
۸۴	جناب میانجی صاحب	〃	〃	۶/
۸۵	جناب میاں میرو شاہ صاحب	〃	〃	۴/
۸۶	جناب میاں سکندر علیہ صاحب	〃	〃	۴/
۸۷	جناب میاں سندی صاحب کلاں	〃	〃	۲/
۸۸	〃 〃 〃 خورد	〃	〃	۸/
۸۹	جناب میاں فضل دین صاحب	〃	〃	۸/
۹۰	جناب میاں مہتاب صاحب	〃	〃	۲/
۹۱	جناب میاں محمد بخش صاحب	〃	〃	عہ/
۹۲	جناب میاں ولا شاہ صاحب	〃	〃	۸/
۹۳	جناب میاں نور نبی صاحب	〃	〃	عہ/

نمبر شمار	نام	رقم
۹۴	جناب میاں نوبہار صاحب ڈاکخانہ چک مغلانی جالندہر	عہ/
۹۵	جناب میاں گلاب صاحب 〃 〃	۲/
۹۶	جناب میاں عبدالغنی صاحب 〃 〃	عہ/
۹۷	جناب میاں کریم بخش صاحب 〃 〃	عہ/
۹۸	جناب منشی صاحب 〃 〃	۸/
۹۹	جناب میاں غوث صاحب 〃 〃	۸/
۱۰۰	جناب میاں لالو صاحب 〃 〃	عہ/
۱۰۱	جناب میاں بگا صاحب 〃 〃	عہ/
۱۰۲	جناب میاں حیدر بخش صاحب 〃 〃	۴/
۱۰۳	جناب خلیفہ غلام صاحب 〃 〃	عہ/
۱۰۴	جناب میاں نور محمد صاحب 〃 〃	۴/
۱۰۵	جناب منشی برکت علیصاحب منصف قصبہ نکودر ضلع جالندہر	۱۲/
۱۰۶	جناب سید محمود علیصاحب تحصیلدار 〃	۵/
۱۰۷	جناب چودہری محمد عبدالمجید خاں صاحب 〃	۱۶/
۱۰۸	〃 〃 فتح خاں صاحب رئیس 〃	۱۶/
۱۰۹	جناب محمد چوہڑ و محمد بخش صاحبان ای ڈاکٹر چک مغلانی 〃	۱۶/
۱۱۰	جناب غلام نبی صاحب 〃 〃	عہ/

نمبر شمار	نام		رقم
	تعلیم عربی		
	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر		۵۰۰
	چندہ معرفت معین الندوہ شملہ بابت سنہ ۱۹۰۷ء		
	وظائف		
۱	جناب بابو خضر محمد خاں صاحب ولد رجب شیخ	شملہ	۷۵/
۲	جناب منشی سوندا صاحب سوداگر مرحوم	״	۱۵۰/
۳	جناب حبیب اللہ صاحب	״	۵۰/
۴	جناب نبی بخش صاحب میوہ فروش	״	۴۰/
۵	جناب محبت خاں صاحب	״	۱۸/
۶	جناب بابو نور الدین صاحب	״	۴۰/
۷	جناب حاجی محمد بخش خاں صاحب	״	۴۰/
۸	جناب ولایتی صاحب	״	۱۴/
۹	جناب گاموصاحب بیضہ فروش	״	۱۰/
۱۰	جناب برکت علیصاحب ״	״	۱۴/
۱۱	جناب کریم اللہ صاحب ״	״	۴۰/
۱۲	جناب جمال الدین صاحب سوداگر مرحوم	״	۴۰/
۱۳	جناب محمد شفیع صاحب سوداگر چرم	״	۱۴/

نمبر شمار	نام		رقم
۱۴	جناب عبدالعزیز صاحب	سوداگر چرم شملہ	۴/
۱۵	جناب عبدالمجید صاحب	〃 〃	۴/
۱۶	جناب رکن الدین صاحب	〃 〃	۸/
۱۷	جناب محمد بخش صاحب	〃 〃	۴/
۱۸	جناب سخاوت علی صاحب	قصاب 〃 〃	۲/
۱۹	جناب حبیب اللہ صاحب	〃 〃 〃	۴/
۲۰	جناب کریم بخش صاحب	〃 〃	۴/
۲۱	جناب الٰہی بخش صاحب	〃 〃	۴/
۲۲	جناب پہلوان حیا	〃 〃	۲/
۲۳	جناب رمضانی صاحب	〃	۸/
۲۴	جناب محمد ابراہیم صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب	قصاب 〃	۴/
۲۵	جناب بابو غلام محمد صاحب	〃	۸/
۲۶	جناب عبدالستار صاحب	〃	۴/
۲۷	جناب الٰہی بخش صاحب	〃	۴/
۲۸	جناب خواجہ عبدالکبیر صاحب	〃	۴/
۲۹	جناب شیخ عبداللہ صاحب	ٹھیکہ دار نومسلم 〃	۴/
۳۰	جناب عبدالصمد صاحب	دوکاندار 〃	۸/
۳۱	جناب خواجہ عزیز جان صاحب	〃	۴/
۳۲	جناب خواجہ محمد صابر صاحب	〃	۴/
۳۳	جناب حافظ فخر الدین صاحب	〃	۲/

نمبر شمار	نام		رقم
۳۴	جناب بابو عبدالعزیز صاحب	شملہ	۱۰/
۳۵	جناب غلام محمد صاحب	〃	۱۴/
۳۶	جناب بابو محمد جہانگیر صاحب	〃	۱۰/
۳۷	جناب بابو خضر محمد صاحب	〃	۱۰/
۳۸	جناب عبدالرحمن صاحب رنگریز	〃	۱۰/
۳۹	جناب خواجہ حفیظ اللہ صاحب گھڑی ساز	〃	۸/
۴۰	جناب خواجہ عبدالاحد صاحب	〃	۸/
۴۱	جناب بابو عبدالقادر صاحب	〃	۱۰/
۴۲	جناب میاں خاں صاحب روئی گودام	〃	۱۶/
۴۳	جناب مستری میاں نظام الدین صاحب 〃	〃	۱۰/
۴۴	جناب عبدالرحمن صاحب قصاب	〃	۱۶/
۴۵	جناب بابو محمد سیف اللہ صاحب	〃	۱۰/
۴۶	جناب خواجہ عبدالغنی صاحب قصاب	〃	۱۰/
۴۷	جناب حاجی امام الدین و علی بخش صاحبان چرم فروش	〃	۱۰/
۴۸	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب مہاجر	〃	۱۰/
۴۹	جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک بنک	〃	۱۴/
۵۰	جناب میر نثار علیصاحب طین ساز	〃	۱۰/
۵۱	جناب اسداللہ خاں صاحب	〃	۱۶/
۵۲	جناب رحمان بیگ صاحب	〃	۲/
۵۳	جناب کریم بخش صاحب قصاب	〃	۱۴/

نمبر شمار	نام		رقم
۵۴	جناب عبدالشکور صاحب سبزی فروش	شملہ	۲/
۵۵	جناب مستری نصیرالدین صاحب روئی گودام	〃	۱/۴
۵۶	جناب خواجہ احسن شاہ صاحب لودہیانوی	〃	۸/
۵۷	متفرقات	〃	۸/
۵۸	معرفت پیر جی حبیب اللہ صاحب	〃	۱/۸
۵۹	جناب منشی شاہ محمد صاحب کمپوزیٹر	〃	۱/۴
۶۰	جناب منشی احمد حسین خاں صاحب فرخ آبادی کمپوزیٹر مونوٹائپ پریس	〃	۱۴/
۶۱	جناب ڈاکٹر فیض محمد خاں صاحب ملٹری افسر ریاست نابہہ پنجاب		۱/۸
۶۲	جناب بابو حبیب اللہ صاحب میونسپل کمیٹی	شملہ	۱/۴
۶۳	جناب ڈاکٹر معراج الدین صاحب	〃	۱/۴
۶۴	جناب مستری وزیر خاں صاحب روئی گودام	〃	۱/۲
۶۵	جناب بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری معین الندوہ	〃	۱/۲
۶۶	جناب مستری میاں خاں صاحب روئی گودام	〃	۱/۴
۶۷	جناب میاں غلام محمد جو صاحب امرتسری	〃	۱/۴
۶۸	میاں عمر جو صاحب امرتسری شال مرچنٹ	〃	۱/۴
۶۹	جناب عبدالسبحان صاحب	〃	۱/۴
۷۰	جناب محمد یحیٰ جو صاحب	〃	۱/۸
۷۱	جناب میاں کبیر بخش صاحب میوہ فروش	〃	۱/۴
۷۲	جناب حاجی محمد بخش صاحب	〃	۱/۴

نمبر شمار	نام		رقم
۷۳	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب	بیضہ فروش	۱/ص
۷۴	جناب نانہو صاحب	〃	۱/۴
۷۵	جناب [illegible] صاحب	〃	۱/۶
۷۶	جناب کریم بخش صاحب	〃	۱/۸
۷۷	جناب عیدو صاحب	〃	۱/۴
۷۸	جناب عبداللہ صاحب	ماہی فروش	۱/۴۸
۷۹	جناب نبی بخش صاحب	بیضہ فروش	۱/۸
۸۰	جناب حاجی گھسو صاحب	〃	۱/۸
۸۱	جناب چنڈو صاحب	〃	۱/۸
۸۲	جناب حاجی دراز صاحب	روٹی گودام	۱/۴۸
۸۳	جناب محمد حسین صاحب	جام فروش	۱/۴۸
۸۴	جناب محمد بخش صاحب	بیضہ فروش	۱/۸
۸۵	[illegible]	〃	۱/۴۸
۸۶	جناب منشی منظور محمد صاحب	کچہری	۱/۴۸
۸۷	جناب مرزا ہدایت بیگ صاحب	〃	۱/۴۸
۸۸	جناب مرزا علام حسین صاحب	کچہری	۱/۴
۸۹	جناب منشی عبداللطیف صاحب	〃	۱/۴
۹۰	جناب منشی کریم بخش صاحب	〃	۱/۴
۹۱	جناب منشی غلام احمد صاحب	ریلوے بورڈر	۱/۴۸
۹۲	〃 〃 عبدالرحیم صاحب	〃	۱/۴۸

نمبر شمار	نام		رقم
۹۳	جناب بابو عبدالرشید صاحب ریلوے بورڈ	شملہ	۸ر
۹۴	جناب سردار تہنا سنگھ صاحب	〃	۸ر
۹۵	جناب عبدالرحمن خاں صاحب پبلک ورکس	〃	۲ر
۹۶	جناب ماسٹر سید برکت علی صاحب دفتر آب وہوا	〃	۸ر
۹۷	جناب بابو شہاب الدین صاحب	〃	۸ر
۹۸	جناب بابو محمد یوسف صاحب	〃	۸ر
۹۹	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب مدراس	〃	۸ر
۱۰۰	جناب بابو شمس الحق صاحب	〃	۸ر
۱۰۱	جناب بابو جان محمد صاحب	〃	۸ر
۱۰۲	جناب بابو اکرام علی صاحب	〃	۸ر
۱۰۳	جناب بابو عبدالعزیز صاحب	〃	۸ر
۱۰۴	جناب بابو علی محمد صاحب	〃	۸ر
۱۰۵	جناب بابو مولا بخش صاحب	〃	۸ر
۱۰۶	جناب الہ دیا صاحب میوہ فروش	〃	۴ر
۱۰۷	جناب محمد امیر صاحب گڑی ساز	〃	۸ر
۱۰۸	جناب خواجہ عبدالغفار صاحب رئیس	〃	۸ر
۱۰۹	〃 〃 عبدالصمد 〃 〃	〃	۸ر
۱۱۰	جناب محمد جو صاحب	〃	۸ر
۱۱۱	جناب بابو محمد عمر صاحب مالک میڈیکل ہال	〃	۸ر
۱۱۲	جناب جان محمد صاحب گڑی ساز	〃	۸ر

نمبر شمار	نام			رقم
۱۱۳	جناب شیخ علی محمد صاحب جام فروش	شملہ		۴۰/
۱۱۴	جناب میاں سوند ہا صاحب تاجر چرم	〃		۱۶/
۱۱۵	جناب منشی رحیم الدین صاحب کمپازیٹر	〃		۴/
۱۱۶	جناب منشی امیر احمد صاحب 〃	گورنمنٹ پریس	〃	سکشن نمبر ۳ ۴/
۱۱۷	جناب سکندر خاں صاحب کمپازیٹر	〃	〃	۲/
۱۱۸	جناب میر ہاشم علیصاحب 〃	〃	〃	۴۰/
۱۱۹	جناب منشی عبدالاحد صاحب 〃	〃	〃	۴/
۱۲۰	جناب منشی وزیر خاں صاحب 〃	〃	〃	۴/
۱۲۱	جناب منشی نظر محمد صاحب 〃	〃	〃	۴/
۱۲۲	جناب منشی عبدالکریم خاں صاحب 〃	〃	〃	۸/
۱۲۳	جناب سید ولایت شاہ صاحب	〃	〃	۸/
۱۲۴	جناب محبوب بخش صاحب بیضہ فروش		〃	۸/
۱۲۵	جناب محمد زکریا صاحب گڑی ساز		〃	۴/
۱۲۶	جناب عبدالغنی صاحب قصاب		〃	۴/

چندہ دار العلوم

۱	جناب عبدالغفور خانصاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس شملہ		۲/
۲	جناب منشی عبدالرحیم صاحب 〃		۸/

نمبر شمار	نام			رقم
۳	جناب سید محمد حسین صاحب	کمپازیٹر	گورنمنٹ پریس شملہ	۸/
۴	جناب منشی محمد بشیر الدین صاحب	〃	〃	۲/
۵	جناب منشی محمد خلیل صاحب	〃	〃	۸/
۶	جناب منشی چراغ دین صاحب	〃	〃	۸/
۷	جناب منشی غلام مصطفیٰ صاحب	〃	〃	۴/
۸	جناب منشی عبدالرحیم صاحب	〃	〃	۸/
۹	جناب منشی نور احمد صاحب	〃	〃	۲/
۱۰	جناب نبی بخش صاحب	〃	〃	۸/
۱۱	جناب منشی کرم الٰہی صاحب	〃	〃	۲/
۱۲	جناب منشی عبدالرحمن صاحب	〃	〃	۴/
۱۳	جناب منشی نبی بخش صاحب	〃	〃	۸/
۱۴	جناب منشی عبدالرزاق صاحب	〃	〃	۴/
۱۵	جناب منشی محمد عثمان صاحب	〃	〃	۸/
۱۶	جناب منشی میر احسان علیصاحب	〃	〃	۴/
۱۷	جناب سید مبارک شاہ صاحب	〃	〃	۴/
۱۸	جناب منشی غلام رسول صاحب	〃	〃	۲/
۱۹	جناب منشی محمد بخش صاحب	〃	〃	۲/
۲۰	جناب منشی پیر بخش صاحب	〃	〃	۲/
۲۱	جناب میاں چھجو صاحب	〃	〃	۴/
۲۲	جناب منشی نظام الدین صاحب	〃	〃	۱/

نمبر شمار	نام		رقم
۲۳	جناب مولوی واحد علیصاحب	شملہ	۸ر
۲۴	جناب قاضی قطب علیصاحب	〃	۴ر
۲۵	جناب منشی عمرودین صاحب	〃	۴ر
۲۶	جناب منشی عبدالمجید صاحب	〃	۱ر
۲۷	جناب منشی الہی بخش صاحب نمبر ۳	〃	۲ر
۲۸	جناب منشی محمد حنیف صاحب 〃	〃	۱ر۳؍
۲۹	جناب منشی میراں بخش صاحب	〃	۴ر
۳۰	جناب بابو عبدالخالق صاحب و فتر اکزامینر ملٹری ورکس	〃	۸ر
۳۱	جناب بابو فضل کریم صاحب 〃 〃	〃	۴ر
۳۲	جناب بابو محمد بخش صاحب 〃 〃	〃	۴ر
۳۳	جناب بابو نور محمد صاحب 〃 〃	〃	۴ر
۳۴	جناب بابو عبدالحفیظ صاحب سرویر	〃	۴ر
۳۵	جناب بابو محمد حسین صاحب 〃 〃	〃	۴ر
۳۶	جناب بابو محمد جہانگیر صاحب 〃 〃	〃	۴ر
۳۷	جناب منشی محمد حبیب اللہ صاحب نمبر ۲ کمپازیٹر	〃	۴ر
۳۸	جناب منشی عطا محمد صاحب 〃	〃	۸ر
۳۹	جناب منشی محمد علیصاحب 〃	〃	۴ر
۴۰	جناب منشی محمد شیخ صاحب 〃	〃	۴ر
۴۱	جناب منشی قدرت اللہ صاحب 〃	〃	۴ر
۴۲	جناب میر عباس علیصاحب 〃	〃	۴ر

نمبر شمار	نام				رقم
۴۳	جناب منشی عبدالرحمن صاحب	کپیا زیپٹر نمبر ۲		شملہ	۲ر
۴۴	جناب منشی غلام محمد صاحب	〃		〃	۱ر
۴۵	جناب منشی عبدالغفور صاحب	〃	نمبر ۳	〃	۴ر
۴۶	جناب منشی حیدر خاں صاحب	〃		〃	۲ر
۴۷	جناب منشی عبدالرحمن صاحب	〃	نمبر ۷	〃	۴ر
۴۸	جناب منشی ولی محمد صاحب	〃	نمبر ۴	〃	۸ر
۴۹	جناب منشی عبدالعزیز صاحب	〃	نمبر ۶		۴ر
۵۰	جناب منشی مولا بخش صاحب	〃	〃	〃	۴ر
۵۱	چندہ عیدین	〃	〃	〃	لوص ۴ر

زکوۃ برائے طلباء دار العلوم

۱	جناب عبدالغفور صاحب کاذ قیمت ۲ عدد چرم قربانی شملہ	للہ ۱۰ر
۲	جناب بابو عبدالقادر صاحب قیمت چرم قربانی شملہ	للہ ۱ر
۳	جناب مولوی محمد روشن صاحب قیمت یک عدد چرم قربانی شملہ	۱ر
۴	چندہ متفرق 〃 〃 〃 〃	عہ ۳ر ۶
۵	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء	۱ر
۶	معلوم الاسم صاحب شملہ 〃 〃 〃	عہ ۱۲ر

نمبر شمار	نام	رقم
	امدادِ یتامیٰ	
۱	چندہ عیدین شملہ " " " " " "	۱۳۴
۲	معلوم الاسم " " " " " "	۴
۳	جناب خواجہ محمد صابر جوصاحب شملہ " " "	۵
	چندہ رکنیت	
۱	جناب مولوی منعم الدین صاحب مونوٹائپ پریس شملہ	۱۰
۲	جناب عبدالرب صاحب " "	۱۰
۳	جناب عبدالرازق صاحب " "	۱۰
۴	جناب محمد احمد صاحب " "	۱۰
۵	جناب منشی عبدالصمد صاحب عدالت "	۵
۶	جناب بابو محمد شعبان صاحب "	۱۰
۷	جناب منشی محمد بخش صاحب " "	۱۰
۸	جناب بابو نورالدین صاحب ریونیو ڈیپارٹمنٹ "	۱۰
۹	جناب میر عبدالستار صاحب شال مرچنٹ "	۱۰
۱۰	جناب مرزا شیر محمد صاحب ریلوے بورڈ "	۵
۱۱	جناب میر جمال الدین صاحب " "	۱۰

نمبر شمار	نام	رقم
۱۲	جناب بابو نور بخش صاحب ریلوے بورڈ آفس سمشلہ	۱۵/
۱۳	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب کامرس اینڈ سٹری ڈیپارٹمنٹ صنعت و حرفت شملہ	۱۵/
۱۴	جناب بابو برکت علی صاحب ریلوے بورڈ آفس شملہ	۱۵/
۱۵	جناب بابو بشیر حسین صاحب 〃 〃	۱۵/
۱۶	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب 〃 〃	۵۰/
۱۷	جناب منشی احمد حسین خاں صاحب مونوٹائپ آفس 〃	۱۵/
۱۸	جناب بابو دین محمد صاحب بی اے۔ 〃	۱۵/
۱۹	جناب سید ولایت علی شاہ صاحب 〃	۱۵/
۲۰	جناب ملک تاج الدین صاحب بی۔ اے۔ دفتر اکزامینر ملٹری ورکس شملہ	۳۰/

وظائف مستقل ماہوار معرفت مولانا عبد السبحان صاحب تاجر گڈنگ گلی مدراس

۱	جناب ایم اے حیات بادشاہ صاحب تاجر سکنڈ لائن بیچ مدراس از اگست ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء بحساب ۵۰ ماہوار 〃 〃	۵۰
۲	جناب خان بہادر الحاج محمد عبد العزیز بادشاہ صاحب سفیر روم ترکی کہیڑی مدراس از ستمبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء 〃 〃 〃	۵۰

نمبر شمار	نام	رقم
۳	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب تاجر گڈنگ گلی مدراس از اکتوبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۷
۴	جناب البیہ صاحبہ مولانا عبدالسبحان صاحب از اکتوبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۷
۵	جناب محمد محمود اللہ باوشاہ صاحب رئیس مدراس از ستمبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۱۴
۶	جناب ٹی امین الدین صاحب رئیس اعظم وانمباڑی مدراس از اکتوبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۷
۷	جناب چلم کار عبداللطیف صاحب رئیس وانمباڑی و تاجر گڈنگ گلی مدراس از ستمبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۱۴
۸	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب لیالم رئیس وانمباڑی تاجر گڈنگ گلی مدراس از ستمبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء بحساب للوہ ماہوار	۱۴
۹	جناب نہاوار عبدالقادر صاحب تاجر گڈنگ گلی مدراس از اکتوبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء بحساب ۷ ماہوار	۸۴
۱۰	جناب سید محمد عبدالقادر صاحب اڈیٹر مخبر دکن مدراس از جولائی ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء بحساب یک روپیہ ماہوار۔	۱۲
۱۱	جناب کنم باڈی عبدالقادر صاحب رئیس وانمباڑی تاجر بڑی مٹ مدراس از اکتوبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۷
۱۲	جناب دیوان سید عبدالرزاق صاحب چیرمین اڈوکیٹ ہائیکورٹ و سکرٹ کو نمبتور مدراس از ستمبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۱۴

نمبر شمار	نام	رقم
۱۳	جناب نواب غلام احمد صاحب کلامی رئیس کولار گولڈ فیلڈس کرد منڈل صوبہ میسور از جنوری ۱۹۰۸ء تا دسمبر ۱۹۰۸ء۔	۵
۱۴	جناب حاجی بدرالدین صاحب تاجر مدراس از اکتوبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۵
۱۴	جناب مولوی عبدالکریم صاحب فاروقی از جولائی ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء	۵

متفرق

۱۵	جناب حاجی محمد حنیف صاحب تاجر انگلو پاتانک اسٹریٹ مدراس از اکتوبر ۱۹۰۷ء تا ستمبر ۱۹۰۸ء۔	۵
۱۶	جناب چودھری محمد طہ صاحب دفتر لفٹننٹی الہ آباد۔	۵
۱۷	جناب امیر الامرا ناصر الاسلام شیخ بہاؤ الدین صاحب	۱۵۰
۱۸	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۱۱۰
۱۹	جناب منشی محمد احتشام علیصاحب رئیس کاکوری۔	۵
۲۰	جناب منشی محمد یعقوب علیصاحب منیجر ریاست و وہاری علاقہ منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری۔	۱۰۰
۲۱	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر عربی میور کالج الہ آباد از جون ۱۹۰۸ء تا جولائی ۱۹۰۸ء	۵

نمبر شمار	نام	رقم
	چندہ ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم شوال سنہ ۱۳۲۶ھ لغایتہ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۷ھ مطابق تا ۳۱ - مارچ سنہ ۱۹۰۹ء	
۱	عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ بحساب سو روپیہ ماہانہ سکہ رحالی - - - - - - -	۱۲۰۰
	معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری	
۱	جناب شیخ رحیم بخش صاحب ایم - اے - افسر مال گوجرانوالہ	۱۰۱
۲	جناب شیخ فضل الٰہی صاحب - بی اے - افسر خزانہ "	۵۰
۳	جناب سید قلندر حسین صاحب ڈسٹرکٹ انجنیر "	۱۰۱
۴	جناب مرزا معراج الدین صاحب سب انسپکٹر "	۴۰
۵	جناب مولوی محمد عبد الحق صاحب پلیڈر "	۱۰۱
۶	جناب بابو مشتاق احمد صاحب نائب تحصیلدار "	۴۰
۷	جناب شیخ محمد یعقوب صاحب محافظ دفتر چندہ متفرق "	۱۰۱/۲
۸	متفرق چندہ از جامع مسجد بدریعہ مولوی محمد فائق صاحب شاگرد مولوی محمد علاء الدین صاحب گوجرانوالہ - - - - -	۱۴
	بدریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۹	جناب اہلیہ شیخ عبد السلام صاحب وکیل سلطانپور - -	۶۰

نمبر شمار	نام	رقم
۱۰	جناب ہادی میاں صاحب محرر شیخ عبدالسلام صاحب وکیل سلطانپور	عہ/
۱۱	جناب منشی محمد علیخاں صاحب نائب تحصیلدار سلطانپور 〃	عہ/
۱۲	جناب منشی مرتضیٰ میاں صاحب سب انسپکٹر پولیس 〃	عہ/
۱۳	جناب منشی احکام الدین صاحب کلرک عدالت 〃	عہ/
۱۴	جناب ضمیر الدین صاحب بی اے ۔ وکیل 〃	عہ/

متفرق

۱۵/۱	جناب مولوی محمد بخش صاحب وکیل محلہ نظام پورہ گورکھپور	۳۵۰/
۱۵/۲	جناب منشی راحت حسین صاحب نمبردار کُربان	عہ/
۱۶/۱	جناب عبدالعزیز صاحب ملیح آباد ضلع لکھنؤ	عہ/
۱۶/۲	جناب منشی اکبر علی صاحب خلف محمد مستقیم صاحب صدر بازار لکھنؤ	عہ/
۱۶/۳	جناب منشی محمد مستقیم صاحب صدر بازار لکھنؤ	عہ/
۱۷	جناب منشی صفدر حسین صاحب 〃 〃	عہ/
۱۸	جناب نبی احمد صاحب ملیح آباد 〃	عہ/
۱۹	جناب شیخ نبی بخش صاحب نیپالگنج 〃	عہ/
۲۰	جناب شیخ حبیب احمد صاحب محلہ کڑا جھانسی	عہ/
۲۱	جناب شیخ خدا بخش صاحب نیپال گنج 〃	عہ/
۲۲	جناب محمد نظام حسین صاحب نگرام ضلع لکھنؤ	عہ/
۲۳	جناب مرتضیٰ حسین صاحب لکھا بازار بستی	عہ/
۲۴	جناب حافظ عبدالرحمن صاحب نگرام ضلع لکھنؤ	عہ/

نمبر شمار	نام	رقم
۲۵	جناب مولوی مجاز احمد صاحب نگرام ضلع لکھنؤ	عہ/
۲۶	جناب حافظ مولوی حیدر علیصاحب پٹنہ	عہ/
۲۷	جناب مولوی نظام الدین صاحب نظامی اڈیٹر ذوالقرنین بدایون	عہ/
۲۸	جناب امیر حسن صاحب سب انسپکٹر پولیس فتح پور	عہ/
۲۹	جناب خواجہ غلام السبطین صاحب بی اے ۔ لکھنؤ	عہ/
۳۰	جناب جواد علیصاحب لال کرتی بازار 〃	عہ/
۳۱	جناب منور خاں صاحب 〃 〃 〃	عہ/
۳۲	جناب خواجہ امیر علیصاحب پرائیوٹ سکرٹری راجہ نوشاد علیصاحب لکھنؤ	عہ/
۳۳	جناب حکیم مظہر حسین صاحب محرر جناب 〃 〃 〃	عہ/
۳۴	جناب محمد ایوب صاحب طالب علم کنیگ کالج لکھنؤ	عہ/
۳۵	جناب حافظ عبد الحکیم صاحب محمود نگر لکھنؤ	عہ/
۳۶	جناب ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب مدرسۃ العلوم علی گڈھ	عہ/
۳۷	جناب عزیز الدین صاحب 〃 〃	عہ/
۳۸	جناب افضل الدین صاحب لال باغ لکھنؤ	عہ/
۳۹	جناب دہ لارے صاحب 〃 〃	عہ/
۴۰	جناب سجاد حیدر صاحب 〃	عہ/
۴۱	جناب شہزاد احمد صاحب خلف جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب علیگڈھ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃	عہ/
۴۲	جناب عبد الرزاق صاحب چھپرا ضلع سارن 〃 〃	عہ/
۴۳	جناب احمد حسن صاحب جگور ضلع لکھنؤ 〃 〃	عہ/

نمبر شمار	نام	رقم
۴۴	جناب سید خلیل الدین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ رائے بریلی	عہ/
۴۵	جناب سید عبداللہ صاحب رائے بریلی	عہ/
۴۶	جناب ملک غلام فخرالدین صاحب تاجر چرم امرتسر	عہ/
۴۷	جناب سعیدالدین صاحب بدایوں	عہ/
۴۸	جناب منشی ولی محمد صاحب لکھنؤ	عہ/
۴۹	جناب منشی فریدالدین صاحب لکھنؤ	عہ/
۵۰	جناب سراج الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر سہارنپور	عہ/
۵۱	جناب منشی محمود علیصاحب امین آباد لکھنؤ	عہ/
۵۲	جناب سید محبوب حسین صاحب فیض آباد	عہ/
۵۳	جناب مرزا حسام الدین صاحب 〃	عہ/
۵۴	جناب مقصود علیصاحب قیصر باغ لکھنؤ	عہ/
۵۵	جناب ظہور احمد صاحب 〃	عہ/
۵۶	جناب اللہ بخش صاحب پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڈھ	عہ/
۵۷	جناب محمد امین صاحب بھوپال	عہ/
۵۸	جناب سید نورالرحمن صاحب مغلپورہ پٹنہ	عہ/
۵۹	جناب عابد علی بیگ صاحب ملیح آباد لکھنؤ	عہ/
۶۰	جناب مولوی عبدالمجید صاحب قیصر باغ لکھنؤ	عہ/
۶۱	جناب مولوی عبدالماجد صاحب 〃 〃	عہ/
۶۲	جناب بابو پیارے لال صاحب 〃 〃	عہ/
۶۳	جناب عبدالرقیب صاحب 〃 〃	عہ/

نمبر شمار	نام	رقم
۶۴	جناب فیاض احمد صاحب مدرسۃ العلوم علیگڈھ	عہ/
۶۵	جناب وحید الیقین صاحب کرسی ضلع بارہ بنکی	عہ/
۶۶	جناب محمد مقبول احمد صاحب میر منشی چھاؤنی ولکشا لکھنؤ	عہ/
۶۷	جناب قاضی عماد الدین صاحب حجر ضلع رہتک	عہ/
۶۸	جناب بدر الدین صاحب علیگڈھ	عہ/
۶۹	جناب محمد حفیظ صاحب بی اے - کلاس کمرہ نمبر ۲ بوڑنگ بادشاہ باغ لکھنؤ	عہ/

معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

۷۰	چودھری سلطان علی صاحب محافظ دفتر شہر سیالکوٹ	عہ/
۷۱	جناب منشی علم دین صاحب محرر صدر شہر سیالکوٹ	۸/
۷۲	جناب چودھری محمد حیات صاحب 〃 〃	عہ/
۷۳	منشی حاکم دین صاحب 〃 〃	۸/
۷۴	جناب نقلنویس صاحبان 〃 〃	۱۶/
۷۵	جناب قاضی گمانی بخش صاحب اہلمد 〃 〃	۸/
۷۶	جناب لالہ ٹھاکر صاحب محرر ضلع 〃	۸/
۷۷	جناب میاں مہتاب الدین صاحب محرر 〃	۲/
۷۸	جناب میاں لال بیگ صاحب 〃 〃	۴/
۷۹	〃 〃 چراغ دین صاحب 〃 〃	۳/۶/
۸۰	جناب سید جی شاہ صاحب 〃 〃	۴/
۸۱	جناب میاں برکت علی صاحب 〃 〃	۴/

نمبر شمار	نام	رقم
۸۲	جناب میاں محمد علیصاحب محرر شہر سیالکوٹ	۴/
۸۳	جناب میاں وزیر علیصاحب 〃 〃	۲/۰
۸۴	جناب میاں فتح علیصاحب 〃 〃	۲/
۸۵	جناب میاں عزیزدین صاحب 〃 〃	۴/
۸۶	جناب میاں حامد جان صاحبؒ 〃	۴/
۸۷	جناب چودہری عبدالمجید صاحب رئیس نکودر ضلع جالندہر	۱۰/
۸۸	جناب حکیم غلام نبی صاحب چونے منڈی لاہور	۱۰/
۸۹	جناب نواب محمد رستم علیخاں صاحب بہادر و نواب محمد عمر و راز علیخاں صاحب رئیس اعظم کرنال 〃 〃 〃 〃 〃	۱۵/
۹۰	جناب مرزا امیر اللہ خاں صاحب منصف لودیانہ	۵/
۹۱	جناب خان احمد خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ 〃	۵/
۹۲	جناب مولوی کریم بخش صاحب 〃	۵/
۹۳	جناب خواجہ احمد شاہ صاحب میونسپل کمشنر و رئیس اعظم لودیانہ	۵/
۹۴	جناب میر رستم علیصاحب اہلمد عدالت ضلع لودیانہ	۱۰/
۹۵	جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب اینڈ سنز 〃	۵/
	معرفت جناب مولوی نور محمد صاحب ڈنٹری اسسٹنٹ پشاور	
۹۶	جناب قدرتعلیصاحب داروغہ جیل پشاور 〃 〃 〃	۱۵/
۹۷	جناب عبدالرحیم شاہ صاحب 〃	۴/
۹۸	جناب نور احمد صاحب 〃	۴/

نمبر شمار	نام	رقم
۹۹	جناب عباس علیشاہ صاحب	پشاور ۴/
۱۰۰	جناب نذیر حسین صاحب	〃 ۴/
۱۰۱	جناب شیریں جان صاحب	〃 ۱/۹/
۱۰۲	جناب فقیر دین صاحب	〃 ۴/
۱۰۳	جناب محمد جان صاحب	〃 ۲/
۱۰۴	جناب داؤد خاں صاحب	〃 ۲/
۱۰۵	جناب کرم الٰہی صاحب	〃 ۲/
۱۰۶	جناب مہربان علیصاحب	〃 ۱/
۱۰۷	جناب سردار خاں صاحب	〃 ۴/
۱۰۸	جناب اللہ رکھا صاحب	〃 ۴/
۱۰۹	جناب فضل الدین صاحب	〃 ۱/
۱۱۰	جناب بہرام خاں صاحب	〃 ۴/
۱۱۱	جناب لال خاں صاحب	〃 ۴/
۱۱۲	جناب حمید حسین صاحب	〃 ۰/۸
۱۱۳	جناب یار خاں صاحب	〃 ۲/
۱۱۴	جناب شکر خاں صاحب	〃 ۲/
۱۱۵	جناب ذاکر عباس علیشاہ صاحب	〃 ۱/۸
۱۱۶	جناب ماسٹر فضل خاں صاحب اسسٹنٹ داروغہ	پشاور ۱/۸
۱۱۷	جناب محمد شاہ صاحب	پشاور ۴/
۱۱۸	جناب محمود خاں صاحب	〃 ۸/

نمبر شمار	نام	رقم
۱۱۹	جناب لال خان صاحب پشاور	۲/
۱۲۰	جناب نیک محمد صاحب 〃	۲/
۱۲۱	جناب غلام محمد صاحب 〃	۲/
۱۲۲	جناب شرف دین صاحب 〃	۲/
۱۲۳	جناب ابوسعید صاحب 〃	۲/
۱۲۴	جناب فتح شاہ صاحب 〃	۴/
۱۲۵	جناب سلطان علیصاحب 〃	۴/
۱۲۶	جناب بابو گنگا رام صاحب 〃	۸/
۱۲۷	جناب جمعدار اللہ دیا صاحب 〃	۴/
۱۲۸	جناب حافظ صاحب 〃	۸/
۱۲۹	جناب شیخ حسین محمد وعبدالغنی صاحب بی اے نائب ایجنٹ پشاور	۱۶/
۱۳۰	جناب کرامت اللہ صاحب پشاور	۸/
۱۳۱	جناب الہ بخش صاحب 〃	۴/
۱۳۲	جناب بابو فضل الٰہی صاحب 〃	۴/
۱۳۳	جناب بابو کریم اللہ صاحب 〃	۴/
۱۳۴	جناب مولوی وزیرالدین صاحب محکمہ انہار پشاور	۸/
۱۳۵	جناب شریف حسین صاحب سوداگر 〃	۸/
۱۳۶	جناب حافظ نصیرالدین سوداگر 〃	۵/
۱۳۷	جناب ڈاکٹر حسن علیصاحب ڈپٹی اسسٹنٹ پشاور	۱۶/
۱۳۸	جناب علی محمد صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ 〃	۱۶

نمبر شمار	نام		رقم
۱۳۹	جناب احمد خاں صاحب وٹرنری اسسٹنٹ	پشاور	۱۶
۱۴۰	جناب سردار حشمت علیصاحب	〃	۱۶
۱۴۱	جناب قایم الدین صاحب کوٹ وفعدار	〃	۱۶
۱۴۲	جناب فقیر محمد صاحب	〃	۱۶
۱۴۳	جناب نیاز علیصاحب کوٹ وفعدار	〃	۸
۱۴۴	جناب فتح دین صاحب	〃	۸
۱۴۵	جناب بھان محمد صاحب مستری	〃	۱۶
۱۴۶	جناب شیخ احمد بخش صاحب گھڑی ساز	〃	۸
۱۴۷	جناب عبداللہ صاحب نعلبند	〃	۱۶
۱۴۸	جناب بابو چراغ دین صاحب ملازم ڈاکخانہ	〃	۴
۱۴۹	جناب مولوی عنایت اللہ صاحب	〃	۱۶
۱۵۰	جناب جاں محمد صاحب	〃	۴
۱۵۱	جناب لال محمد صاحب	〃	۸
۱۵۲	جناب صاحب دین صاحب	〃	۴
۱۵۳	جناب نبی بخش صاحب	〃	۴
۱۵۴	جناب عبدالرحمن صاحب	〃	۴
۱۵۵	جناب قاضی زین العابدین صاحب ہیڈ ماسٹر مرداں اسکول	پشاور	۱۶
۱۵۶	جناب مسکین صاحب	پشاور	۸
۱۵۷	جناب نعمت خاں صاحب وٹرنری اسسٹنٹ	پشاور	۱۶
۱۵۸	بقایا چندہ کور نمبر ۱	〃	۶/۴

نمبر شمار	نام		رقم
۱۵۹	جناب محبوب بخش صاحب	پشاور	۸/
۱۶۰	جناب نذر خاں صاحب	〃	۱۰/

معرفت جناب ماسٹر عبدالرحیم صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول پشاور

۱۶۱	جناب عبدالرحیم صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول پشاور		۱۰/
۱۶۲	جناب مولوی تاج محمد صاحب	〃 〃	۱۰/
۱۶۳	جناب ماسٹر محمد قاسم صاحب	〃 〃	۱۰/
۱۶۴	جناب سید گلاب شاہ صاحب	〃 〃	۸/
۱۶۵	جناب ماسٹر عطا محمد صاحب	〃 〃	۸/
۱۶۶	جناب ماسٹر محمد یعقوب صاحب	〃 〃	۸/
۱۶۷	جناب محمد عنایت اللہ صاحب	〃 〃	۱۰/
۱۶۸	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب	〃 〃	۴/
۱۶۹	جناب ماسٹر محمد حسین صاحب	〃 〃	۴/
۱۷۰	جناب غلام محمد صاحب	〃 〃	۸/
۱۷۱	جناب کرم الٰہی صاحب	〃 〃	۸/
۱۷۲	جناب عبدالجبار صاحب	〃 〃	۱۵/
۱۷۳	جناب محمد طاہر صاحب	〃 〃	۱۰/
۱۷۴	جناب محمد الدین صاحب	〃 〃	۸/
۱۷۵	جناب محمد شاہ صاحب	〃 〃	۸/

نمبر شمار	نام			رقم
۱۷۶	جناب غیور احمد صاحب	اسلامیہ ہائی اسکول	پشاور	عہ
۱۷۷	جناب عبدالستار صاحب	〃	〃	۱۲/
۱۷۸	جناب علی بہادر صاحب	〃	〃	۲/
۱۷۹	جناب عبداللہ خان صاحب	〃	〃	۸/
۱۸۰	جناب مقبول شاہ صاحب	〃	〃	عہ
۱۸۱	جناب غلام احمد صاحب	〃	〃	۴/
۱۸۲	جناب محمد قاسم صاحب	〃	〃	۲/۳
۱۸۳	جناب محمد اسلم صاحب	〃	〃	۱۷/
۱۸۴	جناب فضل محمود صاحب	〃	〃	۸/
۱۸۵	جناب فقیر خان صاحب	〃	〃	۴/
۱۸۶	جناب الہ بخش صاحب	〃	〃	۴/
۱۸۷	جناب محمد حسین صاحب	〃	〃	۴/
۱۸۸	جناب گل محمد صاحب	〃	〃	۴/
۱۸۹	جناب دین محمد صاحب	〃	〃	۴/
۱۹۰	جناب زین العابدین صاحب	〃	〃	۲/
۱۹۱	جناب محمد شفیق صاحب	〃	〃	۲/
۱۹۲	جناب محمد اعظم صاحب	〃	〃	۶/
۱۹۳	جناب محمد صاحب	〃	〃	۱/
۱۹۴	جناب محمد حیات صاحب	〃	〃	۴/
۱۹۵	جناب فدا محمد صاحب	〃	〃	۴/

نمبر شمار	نام			رقم
۱۹۶	جناب شیر محمد صاحب	اسلامیہ ہائی اسکول پشاور		۴/
۱۹۷	جناب غلام حسین صاحب	〃	〃	۲/
۱۹۸	جناب سردار خان صاحب	〃	〃	۲/
۱۹۹	جناب مبارک شاہ صاحب	〃	〃	۲/
۲۰۰	جناب اورنگ شاہ صاحب		〃	۱/
۲۰۱	جناب محمد اکبر صاحب	〃	〃	۴/
۲۰۲	جناب خالد خان صاحب	〃	〃	۸/
۲۰۳	جناب وارث شاہ صاحب	〃	〃	۲/
۲۰۴	جناب محمد اسلم صاحب	〃	〃	۱۶/
۲۰۵	جناب عبدالعزیز صاحب	〃	〃	۲/
۲۰۶	جناب عبداللہ خان صاحب	〃	〃	۸/
۲۰۷	جناب قاضی عبداللہ صاحب	〃	〃	۸/
۲۰۸	جناب گل شیر صاحب	〃	〃	۲/
۲۰۹	جناب پیر محمد صاحب	〃	〃	۲/
۲۱۰	جناب غلام حسین صاحب	〃	〃	۲/
۲۱۱	جناب مختار احمد صاحب	〃	〃	۴/
۲۱۲	جناب محمد طہماس صاحب	〃	〃	۸/
۲۱۳	جناب غلام سرور صاحب	〃	〃	۸/
۲۱۴	جناب محمد شعیب صاحب	〃	〃	۸/
۲۱۵	جناب محمد ہارون صاحب	〃	〃	۸/

نمبر شمار	نام			رقم
۲۱۷	جناب ملا محمد صاحب	اسلامیہ ہائی اسکول	پشاور	۸ر
۲۱۸	جناب مشتاق احمد صاحب	〃	〃	۸ر
۲۱۹	جناب احمد گل صاحب	〃	〃	۸ر
۲۲۰	جناب صفدر صاحب	〃	〃	۸ر
۲۲۱	جناب اسمٰعیل صاحب	〃	〃	۴ر
۲۲۲	جناب ظہور الدین صاحب	〃	〃	۴ر
۲۲۳	جناب یعقوب صاحب	〃	〃	۴ر
۲۲۴	جناب عبد العلی صاحب	〃	〃	۸ر
۲۲۵	جناب اسلم صاحب	〃	〃	۸ر
۲۲۶	جناب عبد اللہ خان صاحب	〃	〃	۸ر
۲۲۷	جناب غلام احمد صاحب	〃	〃	۴ر
۲۲۸	جناب وسیم خاں صاحب	〃	〃	عہ ر
۲۲۹	جناب کریم بخش صاحب	〃	〃	۲ر
۲۳۰	جناب نظام الدین صاحب	〃	〃	۱۲ر
۲۳۱	جناب محمد خان صاحب	〃	〃	۱۲ر
۲۳۲	جناب اعظم خاں صاحب	〃	〃	۴ر
۲۳۳	جناب محمد علیصاحب	〃	〃	۴ر
۲۳۴	〃 〃 〃	ثانی	〃	۴ر
۲۳۴	جماعت سوم پرائمری	معرفت شیخ عبد الرحمن صاحب	〃	عہ ۱۰ر
۲۳۵	جناب شیر خاں صاحب	مدرسہ اسلامیہ	〃	۱ر

نمبر شمار	نام		رقم
۲۳۶	جناب غلام حسین صاحب	مدرسہ اسلامیہ پشاور	۱/
۲۳۷	جناب عبدالرحمن صاحب	〃	۲/
۲۳۸	جناب عبدالغفور صاحب	〃	۲/
۲۳۹	جناب محمد یعقوب صاحب	〃	۲/
۲۴۰	جناب کریم بخش صاحب	〃	۲/
۲۴۱	جناب پسران وتا صاحب	〃	۱/
۲۴۲	جناب زید شاہ صاحب	〃	۲/
۲۴۳	جناب شمس الدین صاحب	〃	۲/
۲۴۴	جناب مستان شاہ صاحب	〃	۱/
۲۴۵	جناب غلام حسین صاحب	〃	۱/
۲۴۶	جناب خادم علیشاہ صاحب	〃	۱/
۲۴۷	جناب عمرخاں صاحب	〃	۱/
۲۴۸	جناب عبداللہ خان صاحب	〃	۱/
۲۴۹	جناب گل محمد صاحب	〃	۱/
۲۵۰	جناب محمد صادق صاحب	〃	۱/۶
۲۵۱	جناب فضل الرحمن صاحب	〃	۱/
۲۵۲	جناب محمد بخش صاحب	〃	۱/
۲۵۳	جناب غلام حسین صاحب	〃	۱/
۲۵۴	جناب فضل قادر صاحب	〃	۸/
۲۵۵	جناب نذیر احمد صاحب	〃	۸/

نمبر شمار	نام			رقم
۲۵۶	جناب عباس مرزا صاحب	اسلامیہ ہائی اسکول پشاور		۴/
۲۵۷	جناب نورالہی صاحب	〃	〃	۱/۸
۲۵۸	جناب سید احمد صاحب	〃	〃	۱/۸
۲۵۹	جناب غلام فرید صاحب	〃	〃	۳/
۲۶۰	جناب عبدالرحمن صاحب	〃	〃	۲/
۲۶۱	جناب غلام حبیب صاحب	〃	〃	۲/
۲۶۲	جناب امیرالدین صاحب	〃	〃	۲/
۲۶۳	جناب خان بہادر	〃	〃	۲/
۲۶۴	جناب عمربخش صاحب	〃	〃	۲/
۲۶۵	جناب حسین خان صاحب	〃	〃	۱/
۲۶۶	جناب محمد اسلم صاحب	〃	〃	۱/
۲۶۷	جناب تاج محمد صاحب	〃	〃	۱/
۲۶۸	جناب غلام حسین صاحب	〃	〃	۱/
۲۶۹	جناب عبدالحق صاحب	〃	〃	۱/
۲۷۰	جناب نواب علی صاحب	〃	〃	۱/
۲۷۱	جناب عبدالغفار صاحب	〃	〃	۲/
۲۷۲	جناب محمد انور صاحب	〃	〃	۳/
۲۷۳	جناب عنایت علیشاہ صاحب	〃	〃	۲/
۲۷۴	جناب نگاہ حسین صاحب	〃	〃	۲/
۲۷۵	جناب جان محمد صاحب	〃	〃	۲/

نمبر شمار	نام	رقم
۲۷۶	جناب سید امیر صاحب مدرسہ اسلامیہ پشاور	۱ر
۲۷۷	جناب عبدالرشید صاحب 〃 〃	۸ر
۲۷۸	جناب میاں محمد صاحب 〃 〃	۲ر
۲۷۹	جماعت دوم فریق اول معرفت مولوی محمد حسین صاحب	عہ۱۹ر

متفرق

۲۸۰	جناب حافظ نظیر حسین صاحب مرحوم فرخ آبادی مرسلہ جناب احمد حسین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نظام خانہ قیصر گنج بہرائچ	عہ
۲۸۱	جناب محمد ابوالفضل صاحب پیشکار محکمہ بندوبست ستی ضلع بہرائچ	سے۱ر
۲۸۲	جناب محمد نعیم الدین صاحب منصرم محکمہ بندوبست	سے۴ر
۲۸۳	جناب منجیب الحسن صاحب 〃 〃	سے۴ر
۲۸۴	جناب مولوی عبدالغفار صاحب وکیل عدالت بستی	ص۱ر

بتوسط مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

۲۸۵	جناب حکیم حمت علیصاحب قصوری دروازہ شہر فیروزپور	عہ۱ر
۲۸۶	جناب میاں کریم بخش صاحب خیاط 〃	عہ۱ر
۲۸۷	جناب منشی محمد عبدالرحمن خاں صاحب کلرک عدالت ششن جج فیروزپور	عہ۱ر
۲۸۸	جناب منشی امجد علیصاحب نقلنویس فیروزپور	۴ر
۲۸۹	جناب سندھے خاں صاحب ماسٹر گورنمنٹ اسکول فیروزپور	۲ر
۲۹۰	جناب منشی عظیم اللہ خاں صاحب سابق مختار خواں 〃	۸ر

نمبر شمار	نام	رقم
۲۹۱	جناب مفتی غلام صفدر صاحب وکیل فیروز پور	عفو
۲۹۲	جناب مولوی محمد حسن صاحب بی اے وکیل فیروز پور	عفو
۲۹۳	جناب منشی سیف اللہ صاحب ہیڈ کلرک شفاخانہ 〃	۴
۲۹۴	جناب منشی چراغ الدین صاحب جلد ساز 〃	عفو
۲۹۵	جناب مولوی عزیز الدین صاحب ماسٹر گورنمنٹ اسکول فیروز پور	۴
۲۹۶	جناب منشی خیر الدین صاحب جلد ساز 〃	عفو
۲۹۷	جناب حکیم محمد حیات صاحب قصوری دروازہ فیروز پور 〃	عفو
۲۹۸	جناب شیخ میر محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس 〃	عفو
۲۹۹	جناب میاں منشی محمد نواز خاں صاحب خلف منشی حق نواز خاں صاحب تحصیلدار فیروز پور 〃 〃 〃 〃	عفو
۳۰۰	جناب حاجی محمد حیات صاحب پنشنر انسپکٹر ڈاکخانہ جات بستی رحمان ٹھاریا فیروز پور 〃 〃 〃 〃	عفو
۳۰۱	جناب چوہدری علاء الدین صاحب میونسپل کمشنر فیروز پور	عفو
۳۰۲	جناب منشی بخش اللہ خاں صاحب اہلمد منصفی موگا ضلع فیروز پور	۸
۳۰۳	جناب منشی فضل دین صاحب 〃 〃	عفو
۳۰۴	جناب منشی علی احمد صاحب اضلباقی نویس تحصیل 〃 〃	عفو
۳۰۵	جناب منشی غضنفر علی صاحب محرر لوکل بورڈ 〃 〃	عفو
۳۰۶	جناب منشی مہر خاں صاحب کورٹ انسپکٹر 〃 〃	عفو
۳۰۷	جناب منشی محمد عبد العزیز صاحب ہیڈ کانسٹبل 〃 〃	عفو
۳۰۸	جناب سیالکوٹیا صاحب فرزند بوٹا صاحب موچی سکنہ لنڈا 〃 〃	عفو

نمبر شمار	نام	رقم
۳۰۹	جناب منشی محمد امین خاں صاحب مسلخواں آنریری مجسٹریٹ موگا ضلع فیروز پور	
۳۱۰	جناب شیخ محبوب علیصاحب فرزند شیخ صاحب موگا ضلع فیروز پور	۱
۳۱۱	جناب شیخ عبداللہ صاحب عرائض نویس 〃 〃	۱
۳۱۲	جناب منشی نجیب اللہ صاحب فارق منصفی 〃 〃	۸
۳۱۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب ٹیکہ دار روڑان 〃 〃	۱
۳۱۴	جناب میاں جیون صاحب فرزند کالو صاحب جی 〃 〃	۱
۳۱۵	جناب میاں بھولا کنٹریکٹ صاحب 〃 〃	۴
۳۱۶	جناب میاں نظام الدین صاحب 〃 〃	۱
۳۱۷	جناب میاں نتھا وپتا صاحبان 〃 〃	۸
۳۱۸	جناب منشی نتھا سنگھ صاحب عرائض نویس 〃 〃	۱
۳۱۹	جناب سردار ہرنام سنگھ وبدہ صاحبان 〃 〃	۱
۳۲۰	جناب حاجی محمد عبدالحمید صاحب 〃 〃	۱

فروخت کتب روداد

۱	فروخت روئداد	۸

نمبر شمار	نام	رقم
	چندہ رکنیت	
	متفرق	
۱	جناب منشی فضل الدین صاحب بی اے وکیل گوجرانوالہ	۱۰
۲	جناب حافظ محمد حسین صاحب معرفت محمد اسحٰق صاحب پروفیسر ہندی و کالج ریاست پٹیالہ	۱۰
	معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	
۳	جناب مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار دوسویہ ضلع ہوشیارپور	۱۰
۴	جناب شیخ رحمت علی صاحب سوداگر پاپوش ہوشیارپور	۱۰
۵	جناب منشی نبی بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس "	۱۰
۶	جناب بابو محمد حفیظ اللہ صاحب ٹیلیگراف ماسٹر لاہور	۱۰
۷	جناب بابو محمد سعید صاحب سب اوورسیر نہر منگلہ جانب الائل پور	۱۰
۸	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم اے پلیڈر ہوشیارپور	۱۰
۹	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل "	۱۰
۱۰	جناب حکیم مولوی علی محمد خاں صاحب خان پور ضلع ہوشیارپور	۱۰
۱۱	جناب میاں امام الدین خاں صاحب تاجر ویس "	۱۰
۱۲	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم ہوشیارپور	۱۰
۱۳	جناب مولوی عبداللہ خان صاحب رئیس خانپور ضلع ہوشیارپور	۱۰

نمبر شمار	نام	رقم
۱۴	جناب میاں حسن) محمد خاں صاحب رئیس و تاجر خانپور ضلع ہوشیار پور	۱۰۰
۱۵	جناب شیخ حاجی غلام محی الدین صاحب 〃 〃 〃	۱۰۰
۱۶	جناب منشی محمد علیصاحب بہادر پنشنر ڈسٹرکٹ جج و رئیس 〃 〃	۱۰۰
۱۷	جناب میاں یار محمد خاں صاحب ذیلدار رئیس 〃 〃	۱۰۰
۱۸	جناب میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹرایٹ لا 〃	۱۰۰
۱۹	جناب میاں محکم الدین صاحب پنشیر سب انسپکٹر 〃	۱۰۰
۲۰	جناب میاں عمر بخش صاحب نمبردار قصبہ بجواڑہ 〃	۱۰۰
۲۱	جناب میاں ڈاکٹر امام بخش صاحب کسمالوشرقی ملک افریقہ رئیس بجواڑہ ہوشیار پور 〃 〃 〃 〃	۱۰۰
۲۲	جناب میاں فتح محمد خاں صاحب رئیس جہانخیلاں ہوشیار پور	۱۰۰
۲۳	جناب شیخ مہتاب الدین صاحب رئیس شہر جالندہر	۱۰۰
۲۴	جناب حاجی طالع مند صاحب رئیس موضع بسم اللہ پور ضلع ہوشیار پور	۱۰۰
۲۵	جناب قاضی احمد بخش صاحب جنت فروش ہوشیار پور	۱۰۰
۲۶	جناب شیخ محمد بخش صاحب میسلخواں پنشنر 〃	۱۰۰
۲۷	جناب عبدالمجید صاحب تاجر پاپوش 〃	۱۰۰
۲۸	جناب حکیم مولوی عبداللہ صاحب رئیس 〃	۱۰۰
۲۹	جناب مسٹر احسان الحق صاحب بیرسٹرایٹ لا شہر جالندہر	۱۰۰
۳۰	جناب سید نیاز قطب شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات شہر جالندہر	۱۰۰
۳۱	جناب محمد الیاس خاں صاحب پلیڈر شہر جالندہر	۱۰۰
۳۲	جناب مولوی محمد بخش صاحب وکیل 〃	۱۰۰

نمبر شمار	نام	رقم
۳۳	جناب ماسٹر غلام محی الدین خاں صاحب پلیڈر شہر جالندہر	۱۶
۳۴	جناب قاضی محبوب عالم صاحب رئیس اعظم 〃	۱۶
۳۵	جناب مولوی عبدالحق صاحب وکیل 〃	۱۶
۳۶	جناب چودہری غلام محمد صاحب کورٹ انسپکٹر 〃	۱۶
۳۷	جناب مولوی مرزا ظفر اللہ خاں صاحب سب جج 〃	۱۶
۳۸	جناب مرزا اکرم اللہ خاں صاحب خلف الرشید مولوی مرزا ظفر اللہ خاں صاحب شہر جالندہر	۱۶
۳۹	جناب مرزا فیض محمد خاں صاحب شہر جالندہر	۱۶
۴۰	جناب شیخ محبوب بخش صاحب رئیس 〃	۱۶
۴۱	جناب حکیم فضل محمد صاحب حکیم آنریبل سردار پرتاب سنگھ صاحب بہادر جالندہر	۱۶
۴۲	جناب پیر جی انوار الحق صاحب تحصیلدار شہر جالندہر	۱۶
۴۳	جناب میاں چیوا صاحب سکنہ چک نمبر ۱۰ موضع بہار انوالہ ضلع لائل پور	۱۶
۴۴	جناب مرزا سلطان احمد خاں صاحب افسر مال شہر جالندہر	۱۶
۴۵	جناب قاضی عبدالغنی صاحب رئیس 〃	۱۶
۴۶	جناب نصر اللہ خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس 〃	۱۶
۴۷	جناب نیاز محمد خاں صاحب پلیڈر 〃	۱۶

متفرق

۴۸	جناب نواب علی صاحب پروفیسر قصبہ نیوتنی ضلع اناؤ	۱۶
۴۹	جناب سید محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ	صد

نمبر شمار	نام	رقم
	معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	
۵۰	جناب بابو غلام محمد صاحب سٹیشن ماسٹر شہر جالندھر	۱۷
۵۱	جناب منشی شیخ تاج الدین صاحب مسلخواں محلہ مفتیاں شہر جالندھر	۱۷
۵۲	جناب شیخ رحیم بخش صاحب ایم اے۔ افسر مال گوجرانوالہ	۱۷
۵۳	جناب شیخ فضل الٰہی صاحب بی اے۔ افسر خزانہ 〃	۱۷
۵۴	جناب سید قلندر حسین ڈسٹرکٹ انجنیر 〃	۱۷
۵۵	جناب مولوی عبدالحق صاحب پلیڈر 〃	۱۷
۵۶	جناب بابو عطا محمد صاحب وکیل 〃	۱۷
۵۷	جناب مولوی محمد عبدالعزیز صاحب وکیل 〃	۱۷
۵۸	جناب شیخ فتح حسین صاحب 〃 〃	۱۷
۵۹	جناب شیخ عنایت اللہ صاحب مسلخواں افسر خزانہ 〃	۱۷
۶۰	جناب مستری محمد عبداللہ صاحب و مولا بخش صاحب آہنی صندوق ساز شہر گوجرانوالہ	۱۷
	پدر رایہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۶۱	[illegible] شیخ عبدالسلام صاحب وکیل سلطانپور	۱۷
۶۲	جناب ڈاکٹر مشرف علیصاحب اسسٹنٹ سرجن سلطانپور	۱۷
۶۳	جناب مولوی سید محمد صاحب کورٹ انسپکٹر 〃	۱۷
۶۴	جناب منشی محی الاسلام صاحب بی اے انسپکٹر آبکاری سلطانپور	۱۷

نمبر شمار	نام	رقم
	متفرق	
۶۵	مولوی عبدالغفار صاحب وکیل منصفی بستی	۱۰/
۶۶	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار بورد اضلع اناؤ	۱۰/
۶۷	جناب مولوی نذیر احمد صاحب قدوائی وکیل اکبر پور فیض آباد	۱۰/
۶۸	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب واعظ جامع مسجد ریواڑی	۱۰/
۶۹	جناب مولوی عبدالقادر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر سیتاپور	۱۰/
	معرفت مولوی عبدالغفار صاحب وکیل بستی	
۷۰	جناب مولوی عبدالغفار صاحب وکیل بستی	۱۰/
۷۱	جناب مولوی ظہورالحسن صاحب وکیل بستی ۔ 〃	۱۰/
۷۲	جناب منشی عبدالرشید صاحب پیشکار بٹوارہ بستی	۱۰/
۷۳	جناب منشی زکی الدین صاحب امین بٹوارہ 〃	۱۰/
۷۴	جناب منشی محمد اسحق صاحب 〃 〃 〃	۱۰/
۷۵	جناب منشی فدا حسین صاحب اہلمد 〃 〃	۱۰/
۷۶	جناب منشی عبدالسمیع صاحب طالب علم 〃	۱۰/
	معرفت حافظ عبدالرحمن صاحب سوداگر فیض آباد	
	بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی	
۷۷	جناب چودہری نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	۱۰/

نمبر شمار	نام	رقم
۷۸	جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل فیض آباد	۱۷
۷۹	جناب قاضی غفار حسین صاحب 〃	۱۷
۸۰	جناب مولوی محمد فائق صاحب 〃 〃	۱۷

معرفت مولوی فیض الحق صاحب بی اے کیننگ کالج لکھنؤ

۸۱	جناب مولوی فیض الحق صاحب بی اے کلاس کیننگ کالج لکھنؤ	۱۷
۸۲	جناب سید باقر حسین صاحب 〃 〃 〃	۱۷
۸۳	جناب سلطان احمد صاحب 〃 〃	۱۷
۸۴	جناب بنوا لحسن صاحب 〃 〃	۱۷

متفرق

۸۵	جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور	۱۷
۸۶	جناب مولوی عبد الحق صاحب وکیل چندوسی	۱۷
۸۷	جناب منشی جمیل حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ رئیس و چیرمین میونسپل شاہجہانپور	۱۷
۸۸	جناب مولوی محمد حسین صاحب وکیل مراد آباد۔	۱۷
۸۹	〃 〃 یعقوب صاحب وکیل جج شاہجہانپور	۱۷
۹۰	جناب منشی قدرت حسین صاحب 〃	۱۷
۹۱	جناب منشی نہال احمد صاحب علوی اڈیٹر الاحسان کڑا ضلع الہ آباد	۱۷
۹۲	جناب حافظ فضل اکرم صاحب وکیل ممبر و سٹرکٹ بورڈ بدایون	۱۷

نمبر شمار	نام	رقم
۹۳	جناب قاضی عنایت رضا صاحب وکیل شاہجہانپور	۱۵
۹۴	جناب مولانا غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ لکھنؤ	۱۵
۹۵	جناب ڈپٹی محمد خلیل صاحب رئیس گورکھپور	۱۵
۹۶	جناب حافظ عبدالرحیم صاحب وکیل عدالت ججی علیگڈھ	۱۵
۹۷	جناب حکیم جواد حسین صاحب رئیس گورکھپور	۱۵
۹۸	جناب منشی ابوالحسن صاحب محافظ دفتر عدالت ججی گورکھپور	۱۵
۹۹	جناب مولوی محمد محسن صاحب وکیل 〃	۱۵
۱۰۰	جناب مولوی محمد شمس الدین صاحب 〃 〃	۱۵
۱۰۱	جناب حکیم برہم صاحب اڈیٹر اخبار مشرق 〃	۱۵
۱۰۲	جناب رحیم داد خاں صاحب	۱۵
۱۰۳	جناب مقبول غنی صاحب نواسہ مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی	۱۵
۱۰۴	جناب منشی شفیع اللہ خاں صاحب طالب علم کچی سرائے چندوسی	۱۵
۱۰۵	جناب منشی حمید اللہ خاں صاحب مختار 〃	۱۵
۱۰۶	جناب علی داد خاں صاحب زمیندار جنیڑہ تھانہ 〃	۱۵
۱۰۷	جناب منشی احسان احمد صاحب طالب علم بستی	۱۵
۱۰۸	جناب منشی مخدوم عالم صاحب سب اور سیر 〃	۱۵
۱۰۹	جناب منشی عبدالسلام صاحب طالب علم بستی	۱۵
۱۱۰	جناب حکیم کمال الدین صاحب لکھنؤ	۱۵
۱۱۱	جناب مولوی وصی الزماں خاں صاحب تعلقہ دار و آنریری مجسٹریٹ اسیون ضلع اناؤ 〃 〃	۲۵

نمبر شمار	نام	رقم
۱۱۲	جناب فیض بخش صاحب تاجر چکن لکھنؤ۔	۱۰
۱۱۳	جناب محمد کامل صاحب پارچہ والی گلی "	۱۰
۱۱۴	جناب منشی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور۔	۱۰
۱۱۵	جناب محمد یوسف صاحب اسسٹنٹ محافظ دفتر عدالت ججی گورکھپور۔	۱۰
۱۱۶	جناب وزیر حسین صاحب عرف بجو محلہ کھوگر پور شہر گورکھپور۔	۱۰
۱۱۷	جناب محمود عثمان صاحب زمیندار و فنانشل سکرٹری انجمن اسلامیہ بستی نمدان ضلع جالندھر۔	۱۰
۱۱۸	جناب حکیم عبدالرشید صاحب لکھنؤ۔	۱۰
۱۱۹	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ آباد	۱۰
۱۲۰	جناب مولوی محمد عمر صاحب محافظ دفتر عدالت دیوانی اعظم گڈھ۔	۱۰
۱۲۱	جناب شیخ محمد صاحب نائب تحصیلدار بانسگاؤں ضلع گورکھپور۔	۱۰
۱۲۲	جناب دلشاد خانصاحب وکیل مدرسۂ اسلامیۂ امروہہ۔	۱۰
۱۲۳	جناب سید طفیل احمد صاحب مختار عدالت ضلع فتحپور۔	۱۰
۱۲۴	جناب منشی محمد عطاء اللہ خاں صاحب بی۔ اے۔ وکیل عدالت بستی۔	۱۰
۱۲۵	جناب شیخ نظیر حسن صاحب تعلقہ دار گدیہ ضلع بارہ بنکی۔	۱۰
۱۲۶	جناب اشتیاق علیصاحب رئیس جگور "	۱۰
۱۲۷	جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب امین آباد لکھنؤ	۱۰
۱۲۸	جناب میر سخاوت علیصاحب ابوسرائے فیض آباد۔	۱۰
۱۲۹	جناب مولوی محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ فیض آباد	۱۰
۱۳۰	جناب مولوی رضی الدین حسنخانصاحب ٹھیکہ دار و سکرٹری تقویۃ الاسلام رسولپور دیگ بھرتپور۔	۱۰

نمبر شمار	نام	رقم
۱۳۱	جناب منشی قربان احمد صاحب وکیل عدالت بارہ بنکی۔	عار
۱۳۲	جناب ہمایوں مرزا صاحب وکیل لکھنؤ۔	عار
۱۳۳	جناب مولوی احمد زماں خاں صاحب رئیس شاہجہانپور۔	عار
۱۳۴	جناب مولوی محمد مجید صاحب بی۔ اے۔ وکیل اعظم گڈھ۔	عار
۱۳۵	جناب مولنا محمد مسیح الزماں خاں صاحب رئیس و اُستاد حضور نظام۔ شاہجہانپور	عار
۱۳۶	جناب مولنا محمد خلیل الرحمن صاحب رئیس سہارنپور۔	عار
۱۳۷	جناب مولوی محمد اطہر صاحب شاہ پور ضلع گورکھپور۔	عار
۱۳۸	جناب مولوی مکرم الحق صاحب چھپرا ضلع سارن۔	عار
۱۳۹	جناب شیخ نصر اللہ صاحب مئو آئمہ ضلع الہ آباد۔	عار
۱۴۰	جناب شیخ فیض اللہ صاحب 〃 〃	عار
۱۴۱	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	عار
۱۴۲	جناب بابو نظام الدین صاحب رئیس و تاجر چرم 〃	عار
۱۴۳	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و تاجر و آنریری مجسٹریٹ کانپور	عار
۱۴۴	جناب بابو عمدہ از علی صاحب شیر پور ضلع بجنور۔	عار
۱۴۵	جناب مولوی محمد حسن مقبہ صاحب رئیس بھائی کلہ بمبئی۔	عار
۱۴۶	جناب مرزا امجد بیگ صاحب ایڈیٹر حبیب الاخبار 〃	عار
۱۴۷	جناب راجہ نوشاد علی صاحب تعلقہ دار جہانگیر آباد ضلع بارہ بنکی۔	عار
۱۴۸	جناب محمد حسین صاحب مالک کتب خانہ احمد حسین ولد اراحسین صاحب چوک لکھنو	عار
۱۴۹	جناب میر عثمان علی صاحب مختار عام خیالی گنج لکھنؤ۔	عار
۱۵۰	جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے۔ وکیل 〃	عار

نمبر شمار	نام	رقم
۱۵۱	جناب مولوی شبیر حسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا و تعلقہ دار گدیہ	عار
۱۵۲	جناب حافظ قطب الدین صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ۔	عار
۱۵۳	جناب سید شمس الحسن خاں صاحب صاحبزادہ نواب محمد علی حسن صاحب بہادر۔ لکھنؤ۔	عار
۱۵۴	جناب نواب علی حسن خاں صاحب بہادر۔ لکھنؤ۔	عار
۱۵۵	جناب قاضی محمد یعقوب صاحب مدار المہام ریاست کرنال۔	عار
۱۵۶	جناب خواجہ سید فرید الدین حسن صاحب آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ۔	عار
۱۵۷	جناب منشی سعادت علی صاحب سکرٹری فلورل لکھنؤ۔	عار
۱۵۸	جناب نواب سید مرتضیٰ خاں صاحب گولا گنج۔ لکھنؤ۔	۴۰
۱۵۹	جناب شیخ سلطان محمد صاحب رئیس ہوشیار پور۔	عار
۱۶۰	جناب محمد خلیل صاحب انصاری انسپکٹر ہٹوارہ راے بریلی۔	عار
۱۶۱	جناب بابو محمد یوسف صاحب سہارنپور۔	عار
۱۶۲	جناب مولوی عبد الحی صاحب ماتریدی محلہ قاضی سہارنپور	عار
۱۶۳	جناب منشی طفیل احمد صاحب سب جسٹر ار لکھنؤ۔	عار
۱۶۴	جناب مولوی نواب علی صاحب پروفیسر بڑودہ کالج۔	عار
۱۶۵	جناب مولوی منظور الٰہی صاحب رئیس سہارنپور۔	عار
۱۶۶	جناب مولوی محمد حسین خاں صاحب کوٹلہ کیرت پور ضلع بجنور	عار
۱۶۷	جناب شیخ نثار علی صاحب رئیس پنجھل ضلع بارہ بنکی۔	عار
۱۶۸	جناب شیخ انوار الرحمن صاحب بڑا گانوں "	عار
۱۶۹	جناب منشی فرید الدین احمد صاحب رودلی "	عار
۱۷۰	جناب نواب امیر حسن خاں صاحب۔ لکھنؤ۔	عار

نمبر شمار	نام	رقم
۱۷۱	جناب نواب سید محمد مجتبےٰ خاں صاحب لکھنؤ۔	عار
۱۷۲	جناب عقیل الرحمٰن صاحب خلف مولنا محمد خلیل الرحمٰن صاحب رئیس سہارنپور۔	عار
۱۷۳	جناب حاجی رحمت اللہ صاحب ولی اللہ لین نمبر ۱۲ کلکتہ۔	عار
۱۷۴	جناب شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹرایٹ لا دہلی۔	عار
۱۷۵	جناب ماسٹر محمد واعظ صاحب حسین آباد لکھنؤ۔	عار
۱۷۶	جناب مولوی عبد المجید صاحب بی۔اے ایکسائز انسپکٹر بلہور ضلع کانپور	عار
۱۷۷	جناب مولوی عطاء الحق صاحب محلہ قاضی سہارنپور۔	عا
۱۷۸	جناب سید غلام حسین صاحب الیف۔ اے۔ کلاس کرہ نمبر ۱۰۷ یورڈنگ کینگ کالج لکھنؤ۔	عار
۱۷۹	جناب شیخ بادشاہ حسن صاحب طالب علم بی۔اے کمرہ نمبر ۵۰ کینگ کالج لکھنؤ	عار
۱۸۰	جناب عباس حسین صاحب الیف۔ اے۔ " ۱۰۴ " "	عار
۱۸۱	جناب محمد احمد صاحب " " ۱۰۳ " "	عار
۱۸۲	جناب اے منصف علیصاحب لیپالپور ضلع سلطانپور۔	صلع
۱۸۳	جناب محمد عزت اللہ صاحب وال منڈی بنارس۔	عار

(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)

۱۸۴	جناب مرزا امین اللہ خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور	عار
۱۸۵	جناب آغا محمد باقر صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ سیالکوٹ	عار
۱۸۶	جناب شیخ فضل کریم صاحب افسر مال شہر "	صہر
۱۸۷	جناب مولوی حکیم غلام محی الدین صاحب ناظم فلاح دارین گمٹی بازار لاہور	عار

نمبر شمار	نام	رقم
۱۸۸	جناب شمس الاطبا ڈاکٹر حکیم غلام جیلانی صاحب مصنف مخزن حکمت گمٹی بازار لاہور	عا ر
۱۸۹	جناب شیخ عزیز بخش صاحب بی۔اے پلیڈر منیجر بھارت بلڈنگ شہر لاہور۔	عا ر
۱۹۰	جناب مولوی غلام مصطفےٰ صاحب زبدۃ الحکماء ایم۔ایل اکبری دروازہ شہر لاہور۔	عا ر
۱۹۱	جناب میاں شمس الدین صاحب میونسپل کمشنر و رئیس شہر لاہور	عا ر
۱۹۲	جناب حکیم سمیع الدین صاحب دہلوی گمٹی بازار "	عا ر
۱۹۳	جناب میاں حسام الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا "	عا ر
۱۹۴	جناب میاں بدرالدین صاحب کلرک ڈی۔ٹی۔آئیس نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور۔	عا ر
۱۹۵	جناب مولوی انشاء اللہ خاں صاحب اڈیٹر وطن لاہور۔	عا ر
۱۹۶	جناب منشی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار "	عا ر
۱۹۷	جناب حافظ عبدالرحمٰن صاحب سیاح "	عا ر
۱۹۸	جناب سید محمد شریف صاحب کلرک پوسٹماسٹر جنرل لاہور۔	عا
۱۹۹	جناب شیخ احمد بخش صاحب رئیس جالندھر	عا ر
۲۰۰	جناب شیخ محمد رمضان صاحب میونسپل کمشنر سیالکوٹ۔	صر
۲۰۱	جناب شیخ پیر بخش صاحب سوداگر چرم شہر سیالکوٹ۔	عا
۲۰۲	جناب غلام علیصاحب ٹھیکہ دار سیالکوٹ۔	صر
۲۰۳	جناب چودھری محمد بخش صاحب میونسپل کمشنر و رئیس شہر سیالکوٹ	صر
۲۰۴	جناب ماسٹر حسن محمد صاحب مالک سوڈا واٹر فیکٹری "	صر
۲۰۵	جناب ماسٹر بدرالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی۔ "	عا ر

نمبر شمار	نام	رقم
۲۰۶	جناب مرزا فتح اللہ خاں صاحب۔ نائب تحصیلدار نکودر ضلع جالندھر۔	عار
۲۰۷	جناب مولوی محمد برکت علی صاحب ایم۔ اے منصف "	عار
۲۰۸	جناب منشی بدرالدین صاحب محرر جوڈیشل تحصیل "	عار
۲۰۹	جناب شیخ رحمت علی صاحب۔ دفتر قانونگویاں "	عار
۲۱۰	جناب منشی غلام حسین صاحب سیاہہ نویس "	عار
۲۱۱	جناب منشی محمد بخش صاحب محرر حسبڑی "	عار
۲۱۲	جناب منشی عمرالدین صاحب گرداور قانونگو۔ "	عار
۲۱۳	جناب چودھری فتح خاں صاحب رئیس "	عار
۲۱۴	جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل چیف کورٹ قصور ضلع لاہور۔	للہ

متفرق

۲۱۵	جناب سید عزیز حسین صاحب زمیندار خسروپور ضلع پٹنہ۔	عار

(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)

۲۱۶	جناب مولوی شیخ احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر مظفرنگر۔	عار
۲۱۷	جناب منشی سید ذاکر علی صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات ضلع مظفرنگر۔	عار
۲۱۸	جناب حاجی نور محمد صاحب سوداگر بازار نواب گنج "	عار
۲۱۹	جناب بابو تصدق حسین صاحب گوڈس کلرک اسٹیشن "	عار
۲۲۰	جناب سید علی احمد صاحب انسپکٹر پولس کرنال "	عار

نمبر شمار	نام	رقم
	متفرق	
۲۲۱	جناب محمد ابراہیم خاں صاحب نیگر پاڑا پوسٹ موہن گنج میرن سنگھ	صہر
۲۲۲	جناب حافظ محمد نفی صاحب سوداگر چاول پدرون گنج علیگڈھ۔	عار
۲۲۳	جناب حافظ عبد الغفور صاحب سوداگر قفل سبزی منڈی "	عار
۲۲۴	جناب حاجی علی بخش صاحب سوداگر چرم دہلی دروازہ "	عار
۲۲۵	جناب منشی علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک ہاوڑہ ملٹری پولس کوہاٹ	صہر
۲۲۶	جناب محمد نعیم اللہ خاں صاحب پنشنر ڈاکٹر اگر ضلع گوالیار۔	عار
۲۲۷	جناب حکیم خوشی محمد صاحب چک سلطانی ضلع جالندھر۔	عار
	(معرفت مولوی حبیب احمد صاحب رئیس بنارس)	
۲۲۸	جناب حاجی مولوی شیخ حبیب احمد صاحب رئیس بنارس۔	عار
۲۲۹	جناب مولوی مقبول عالم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل بنارس	عار
۲۳۰	جناب مولوی نادر علی صاحب مختار عدالت "	عار
۲۳۱	جناب مولوی عبد الکبیر صاحب چیف ریڈر "	عار
۲۳۲	جناب منشی عبد الصمد صاحب محرر چنگی۔ "	عار
۲۳۳	جناب منشی عبد الغفور صاحب۔ "	عار
۲۳۴	جناب منشی پیر بخش صاحب "	عار
۲۳۵	جناب مولوی محمد خلیل صاحب بی۔ اے۔ میونسپل کمشنر "	عار
۲۳۶	جناب مولوی عبد القادر صاحب وکیل ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ "	عار

نمبر شمار	نام		رقم
۲۳۷	جناب شیخ محمد عمر صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	بنارس	عار
۲۳۸	جناب محمد عنایت خاں صاحب۔	〃	عار
۲۳۹	جناب ڈاکٹر رحمۃ اللہ صاحب۔	〃	عار
۲۴۰	جناب شیخ محمد حسین صاحب مختار عدالت	〃	عار
۲۴۱	جناب محمد عثمان صاحب۔	〃	عار
۲۴۲	جناب شیخ شبراتی و شیخ نوروصاحبان سبزی فروش	〃	عار
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)		
۲۴۳	جناب مولوی محمد آفاق صاحب موضع ڈھولیوال پوسٹ دھرم کوٹ ضلع فیروز۔		عار
۲۴۴	جناب قاری رشید احمد صاحب بی۔ اے۔ مختار محلہ سیدان لودیانہ		عار
۲۴۵	جناب خان صاحب مولوی محمد حسین صاحب وائس پریسیڈنٹ و آنریری مجسٹریٹ لودھیانہ۔		معہ
۲۴۶	جناب حاجی چودھری سلطان محمد صاحب بیرسٹرایٹ لاشہر سیالکوٹ		عار
۲۴۷	جناب ابوالوجہ محمد اکرام اللہ خانصاحب رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ وزیرآباد		معہ
۲۴۸	جناب مولنا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری وکیل ندوہ		عار
	(معرفت مولوی حبیب احمد صاحب رئیس بنارس)		
۲۴۹	جناب شیخ محمد علیصاحب تاجر غلہ و آڑھت بنارس۔		صہ
۲۵۰	جناب حافظ شیخ چراغ علی و حافظ شیخ مراد علیخاں صاحب تاجران بنارس۔		عار

نمبر شمار	نام	رقم
۲۵۱	جناب منشی رضی الدین صاحب رئیس بنارس	۱۰۰
۲۵۲	جناب مولوی محمد عمر صاحب وکیل و میونسپل کمشنر بنارس	۱۰۰
۲۵۳	جناب منشی عزیز الدین صاحب گرداور گنج 〃	۱۰۰
۲۵۴	جناب حافظ محمد حسین و محمد نصر اللہ صاحب تاجر پارچہ بنارس	۱۰۰
۲۵۵	جناب شیخ حسن صاحب تاجر کوئلہ بنارس	۱۰۰

بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

۲۵۶	جناب شیخ نجم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور	۱۰۰
۲۵۷	جناب مستری چراغ الدین صاحب ملازم قلعہ فیروزپور	۱۰۰
۲۵۸	جناب منشی فرزند علیہ صاحب ہیڈ کلرک قلعہ 〃	۱۰۰
۲۵۹	جناب مولوی مظفر علیصاحب وکیل ریاست بہاولپور فیروزپور	۱۰۰
۲۶۰	جناب حاجی نور محمد صاحب زرگر ملتانی دروازہ شہر 〃	۱۰۰
۲۶۱	جناب منشی محمد عمر صاحب نقلنویس ضلع 〃	۱۰۰
۲۶۲	جناب شیخ عبد اللہ صاحب اہلمد اسسٹنٹ جج فیروزپور	۱۰۰
۲۶۳	جناب مرزا ناصر علیصاحب وکیل فیروزپور	۱۰۰
۲۶۴	جناب مستری کریم بخش صاحب 〃	۱۰۰
۲۶۵	جناب میاں محمد بخش صاحب سبزی منڈی 〃	۱۰۰
۲۶۶	جناب شیخ رکن الدین صاحب بی اے سب جج	۱۰۰
۲۶۷	جناب شہزادہ محمد یوسف خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور	۱۰۰
۲۶۸	جناب منشی محمد شریف صاحب مسلخواں منصفی موگا 〃	۱۰۰

نمبر شمار	نام		رقم
۲۶۹	جناب منشی جمال الدین صاحب سلوتری شفاخانہ حیوانات دگا ضلع فیروزپور		۵
۲۷۰	جناب بابو عبدالمجید صاحب اوورسیر وسٹرکٹ بورڈ	فیروزپور	۵
۲۷۱	جناب مولانا حکیم قاضی عبدالوحید صاحب	〃	۳
۲۷۲	جناب میاں نظام الدین صاحب زرگر	〃	۱
۲۷۳	جناب شیخ شفاق علیصاحب انسپکٹر موگا	〃	۱

چندہ جلسہ سنگ بنیاد

متفرق

۱	جناب حاجی سلیمن عبدالواحد صاحب بلاس روڈ بائی کلہ بمبئی	۵۰
۲	جناب نواب غلام احمد صاحب کی۔جی۔ایف کارومنڈل صوبہ میسور	۵۰
۳	جناب مولوی محمد حبیب الرحمن خاں صاحب رئیس مہکم پور ضلع علیگڈھ	۱۰
۴	جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے وکیل لکھنؤ	۲۵
۵	جناب مولوی حکیم عبدالولی صاحب جوالی ٹولہ 〃	۶
۶	جناب مولوی بدرالحسن صاحب منصف 〃	۵
۷	جناب منشی شیخ محمد صادق علیصاحب مختار نواب نورالحسن خاں صاحب لکھنؤ	۵
۸	جناب نواب سید محمد علی حسن خانصاحب رئیس لکھنؤ	۱۰

نمبر شمار	نام	رقم
۹	جناب آنریبل مولوی محمد نسیم صاحب بی اے وکیل لکھنؤ	۱۰۰
۱۰	جناب خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد	۱۰۰

معرفت حافظ عبدالرحمن صاحب سوداگر لبسی مولوی شمسی

۱۱	جناب مولوی محمود عالم صاحب رئیس فیض آباد	۵۰
۱۲	جناب حافظ عبدالرحیم و جناب حافظ عبدالرحمن صاحبان سوداگران فیض آباد	۵۰
۱۳	جناب منشی امتیاز علیصاحب وکیل فیض آباد	۴۰
۱۴	جناب چودہری نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	۲۵
۱۵	جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل 〃	۵۰
۱۶	جناب سلطان علیخاں صاحب رسالدار میجر 〃	۵۰
۱۷	جناب سردار محمد جاناں صاحب 〃	۲۰
۱۸	جناب شیخ قادر بخش صاحب کوتوال شہر فیض آباد و دیگر صاحبان	۴۰
۱۹	جناب چودہری عوض علیصاحب و نبی بخش صاحب سبزی فروشان فیض آباد	۲۵
۲۰	معرفت جناب عبدالرحمن صاحب و مولا بخش [illegible] و دیگر صاحبان 〃	۱۶
۲۱	جناب حافظ کرم بخش صاحب بائیدہ فروش فیض آباد	۱۶
۲۲	جناب چودہری عبدالغفار صاحب سوداگر 〃	۲۵
۲۳	جناب محمد اشرف صاحب 〃	۱۰
۲۴	جناب چودہری مولا بخش صاحب 〃	۳۰
۲۵	جناب چودہری حسین بخش صاحب 〃 〃	۲۵
۲۶	جناب چودہری عبدالرحمن صاحب 〃 〃	۲۰

نمبر شمار	نام		رقم
۲۷	جناب چوہدری بہادر خاں صاحب	سوداگر فیض آباد	عہ/
۲۸	جناب شیخ محمد علیصاحب	زمیندار بارہ بنکی	عہ/
۲۹	جناب بہادر حسین صاحب	〃	۸/
۳۰	جناب نواب یعقوبخاں صاحب	〃	۸/
۳۱	جناب مولا بخش صاحب	سوداگر روغن 〃	عہ/
۳۲	جناب سید علیصاحب	〃	۸/
۳۳	جناب حافظ ممتاز علیصاحب	〃	۸/
۳۴	جناب رحیم بخش صاحب	آتشبانہ 〃	۸/
۳۵	جناب شیخ محبوب علیصاحب	متفرق چندہ بسمت سرائے	عہ/۲
۳۶	جناب حافظ بشارت علیصاحب	〃	عہ/
۳۷	جناب چوہدری نبی بخش صاحب	〃	عہ/
۳۸	جناب شیخ مبین خاں صاحب	〃	عہ/
۳۹	جناب ابوالخیر صاحب	〃	عہ/
۴۰	جناب [illegible] علیصاحب	〃	عہ/
۴۱	جناب شیخ رجب علیصاحب	〃	۸/
۴۲	جناب حافظ یوسف علیصاحب	〃	عہ/
۴۳	جناب غلام مصطفی صاحب	سوداگر 〃	عہ/
۴۴	جناب حسن خاں صاحب	وفعہ دار 〃	عہ/
۴۵	جناب حاجی ولایت علیصاحب	〃	۴/
۴۶	از مسجد شاہ ٹاٹ فیض آباد	چندہ متفرق	عہ۱۳/۲

نمبر شمار	نام	رقم
۴۷	جناب محمد حامد علیخاں صاحب بیرسٹرایٹ لا فیض آباد	۵۰

متفرق

۴۸	جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل عدالت حجی شاہجہانپور	۵۰
۴۹	جناب مولوی مرزا ظفر اللہ خاں صاحب سب جج پنشنر جالندہر	۵۰
۵۰	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ آباد	۵۰
۵۱	جناب نواب خواجہ رشید الدین صاحب لکھنؤ	۵۰
۵۲	جناب نواب سید نور الحسن خانصاحب رئیس بھوپال	۵۰
۵۳	جناب مولوی مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب بی اے وکیل لکھنؤ	۵۰
۵۴	معرفت مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری بلا تفصیل	۱۱۱۱۰
۵۵	جناب مولوی عبد الحی صاحب وکیل چندوسی مراد آباد	۵۰

چندہ اشاعت الاسلام

معرفت جناب علی محمد صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر جشمت جشمت علیصاحب جمعدار ٹرانسپورٹ کور نمبر ۱ پشاور

۱	جناب جشمت علیصاحب جمعدار اکونٹنٹ ٹرانسپورٹ کور نمبر ۱ پشاور	۱۷

نمبر شمار	نام			رقم
۲	جناب علی محمد صاحب	ٹرنزی	اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ کور نمبر ا پشاور	۱۷
۳	جناب بابو احمد جان صاحب	〃	〃	۱۷
۴	جناب بابو فقیر محمد صاحب	〃	〃	۱۷
۵	جناب صوبہ دار پیر داد خاں صاحب		〃	۱۷
۶	جناب حیات اللہ صاحب	پلٹن نمبر ۵۷		۱۷
۷	جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب	ہاسپٹل اسسٹنٹ	〃	۱۷
۸	صاحبان ترپ نمبر ۱		〃	۱۷
۹	〃 〃 نمبر ۲		〃	۱۷
۱۰	〃 〃 نمبر ۳		〃	۱۷
۱۱	〃 〃 نمبر ۴		〃	۱۷
۱۲	〃 〃 نمبر ۵		〃	۱۷
۱۳	〃 〃 نمبر ۶		〃	۱۷
۱۴	〃 〃 نمبر ۷		〃	۱۷
۱۵	〃 〃 نمبر ۸		〃	۱۷
۱۶	〃 〃 نمبر ۹		〃	۱۷
۱۷	〃 〃 نمبر ۱۰		〃	۱۷
۱۸	صاحبان مستری خانہ		〃	۱۷
۱۹	〃 اسپتال		〃	۱۷
۲۰	جناب فتح محمد صاحب		〃	۱۷
۲۱	جناب بابو نصرت خاں صاحب	ٹرنزی	اسسٹنٹ 〃	۱۷
۲۲	متفرق چندہ پشاور			۱۷

نمبر شمار	نام	رقم
	یتیم خانہ اسلامیہ کانپور	
	بہ سرپرستی ندوۃ العلماء	
۱	عطیہ ہز ہائنس مہاراجہ تکوجی راؤ ہلکر بہادر راوف اندور دام ملکہ	روپیہ
	چندہ زکوٰۃ و قیمت چرم قربانی	
۱	جناب سید شاہ عزیز حسین صاحب زمیندار خیرو پور ضلع پیلی بھیت	۳۷
	معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	
۲	جناب سید شمس الدین صاحب منصف پنڈ دادخاں ضلع جہلم	مار
	متفرق	
۳	جناب میر عثمان علی صاحب مختار ریاست اجودھیا لکھنؤ	عہ
۴	جناب ماسٹر عبد الجلیل صاحب لکھنؤ قیمت ایک کمال بکرہ	عہ
۵	جناب شاہ محمد خاں صاحب کمیشن ایجنٹ لکھنؤ قیمت چرم گاؤ ایک	عہ
۶	جناب منشی فیض الحسن صاحب لکھنؤ قیمت چرم بکرہ	عہ

نمبر شمار	نام	رقم
۷	نامعلوم سوتی محل لکھنؤ ۲ کمال بہتر	۱۴ر
۸	جناب محمد علیصاحب داروغہ امین آباد لکھنؤ چرم بہتر	۸ر
۹	جناب تحصیلدار صاحب ریاست محمود آباد	۱۶ر
۱۰	نامعلوم الاسم ایک کمال بہتر	۱۶ر
۱۱	جناب حفیظ الحق صاحب رئیس تجنبار پور ضلع مونگیر قیمت چرم قربانی	صہ ر
۱۲	جناب شیخ نثار الحسن صاحب رئیس بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی	صہ ر
۱۳	جناب [illegible] محمد سان صاحب ریاست نابہہ	صہ ر

معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری

۱۴	جناب منشی میر ابخش صاحب پٹواری موضع جہانجیلاں ضلع ہوشیار پور	۸ر
۱۵	جناب ڈاکٹر محمد بخش صاحب آئی ڈاکٹر چک مغلانی ضلع جالندہر	صہ ر

چندہ امداد یتامیٰ

متفرق

۱۶	جناب سید محمد ابراہیم مہتمم مترددکہ محمد محسن مرحوم و سید فاروق علیہ صاحب مہتمم سمدن ضلع فرخ آباد	صہ ر

نمبر شمار	نام	رقم
	معرفت جناب حشمت علیصاحب جمعدار پشاور	
۱۷	قیمت چرم مشترکہ بذریعہ جناب حشمت علیصاحب جمعدار پشاور	۱۳۷
	متفرق	
۱۸	جناب سید حسن صاحب مشائخ پٹن ضلع اورنگ آباد دکن	۱۲
۱۹	جناب والدہ صاحبہ محمد حسین صاحب عرف چراغ علی مرحوم سمدھن ضلع فرخ آباد " " " " "	۵۰
	معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری	
۲۰	جناب شیخ محمد نصیب صاحب بیرسٹرایٹ لا لودہیانہ	۱۰۰
۲۱	جناب شیخ محمد امین الدین صاحب تاجر لودیانہ	۵۰
۲۲	جناب حکیم بہاؤ الدین صاحب "	۱۷
۲۳	جناب خواجہ شمس الدین صاحب میونسپل کمشنر و رئیس اعظم لودیانہ	۵۰
	متفرق	
۲۴	جناب مولوی جمیل الحق صاحب روہلی پوسٹ ارانہ ضلع پورنیہ	۱۰۰
۲۵	جناب بابو عبداللہ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ پشاور	۵۰

نمبر شمار	نام	رقم
	چندہ دار العلوم ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم شوال ۱۳۲۶ھ لغایتہ ۸ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ مطابق تا ۳۱ مارچ ۱۹۰۹ء	
۱	عطیہ ماہوار سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	۳۵۰

چندہ دار العلوم

۱	جناب سید محمد ناظر صاحب دار اگنج الہ آباد	۵۰
۲	جناب منشی محمد عادل خاں صاحب ایجنٹ محکمہ رسدات کوہ لیبانگ ضلع دارجیلنگ	۱۰۰
۳	جناب مولوی محمد امانت اللہ صاحب پرساٹار ضلع بلیا	۲۰
۴	جناب اہلیہ محترمہ جناب نواب سید نور الحسن خاں صاحب رئیس لکھنؤ	۵۰

چندہ تعمیر دار العلوم

۱	جناب منشی فضل الدین صاحب بی اے وکیل گوجرانوالہ	۵۰
۲	جناب خاتون محترمہ صاحبہ بذریعہ منشی محمود خاں صاحب لشکر پونہ	۱۰۰

نمبر شمار	نام	رقم
	چندہ مستقل سالانہ	
۱	جناب مولوی حاجی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	۱۰۰
۲	جناب منشی سجاد حسین صاحب 〃 〃	۱۰۰
	تعلیم سنسکرت	
۱	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم وجائنٹ مجسٹریٹ عدالت دیوانی اورنگ آباد - - - - - -	۱۰۰
	تعلیم دینیات	
۱	جناب محمد محمود خاں صاحب بہادر مہاجر نور باغ اڈیار مدراس	۱۰۰
۲	جناب مرزا محمد امین اللہ خاں صاحب برادرزادہ مرزا ظفر اللہ خانصاحب سب جج سیالکوٹ	۱۰۰
۳	جناب سید محمود علیصاحب تحصیلدار نکودر ضلع جالندھر	۵۰

نمبر شمار	نام	رقم
	وظائف غیر مستقل	
۱	جناب شیخ امراؤ علیصاحب معرفت مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء	۱۷
	وظائف مستقل برائے طلباء دارالعلوم	
۱	جناب ایم لے حیات پاچہا صاحب مدراس	۳
۲	جناب خان بہادر الحاج محمد عبدالعزیز پادشاہ صاحب مدراس	۳
۳	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب مدراس	۳
۴	جناب اہلیہ محترمہ مولانا عبدالسبحان صاحب مدراس	۳
۵	جناب محمد محمود اللہ پادشاہ صاحب 〃	۳
۶	جناب حاجی بدرالدین صاحب 〃	۳
۷	جناب بی امین الدین صاحب 〃	۳
۸	جناب چلم کار عبداللطیف صاحب 〃	۳
۹	جناب حاجی عبدالرحمن صاحب بلبالم 〃	۱۰
۱۰	جناب کنم باڈی عبدالقادر صاحب 〃	۳
۱۱	جناب مٹھادار عبدالقادر صاحب 〃	۳

نمبر شمار	نام		رقم
۱۲	جناب محمد عبدالکریم صاحب فاروقی	مدراس	۳۰
۱۳	جناب سید محمد عبدالقادر صاحب ڈپٹی مجسٹر دکن	〃	۱۰۰
۱۴	جناب محمد حنیف صاحب	〃	۵۰
۱۵	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر مویر کالج الہ آباد		۵۰
۱۶	جناب مولوی حبیب الرحمن خاں صاحب شروانی رئیس بہیکم پور ضلع علیگڈھ		۱۰۰

کرایہ مکانات متعلقہ دار العلوم

۱	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	۱۰۰
۲	کرایہ دوکانات متعلقہ مکان دار العلوم	۱۰۰

فہرست چندہ ندوۃ العلماء من ابتدای یکم اپریل سنہ ۱۹۰۹ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

نمبر شمار		رقم
۱	عطیۂ ماہوار حضور سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ۔	ماہوار ۴۰۰

کیفیت وعطیات ندوۃ العلماء

(بسعی مولوی غلام محمدؐ صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء ماہ ۲۶)

۱	بذریعہ وعظ در کلب مفتی صاحب چندہ متفرق پشاور	۱۵
۲	جناب میاں غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار پشاور	۵
۳	جناب خواجہ سجاد حسین صاحب انسپکٹر جنرل مدارس صوبہ سرحدی پشاور	۱۵
۴	جناب بابو محمد بخش صاحب پوسٹ ماسٹر صدر پشاور۔	۱۵
۵	جناب میاں کریم بخش صاحب خواجہ سیٹھی فرزند میاں احمد بخش صاحب سیٹھی مرحوم پشاور۔	۵
۶	جناب مولوی حکیم محمد عبداللہ صاحب رئیس پشاور۔	۱۵
۷	جناب سید لعل پادشاہ صاحب فرزند سید منیر پادشاہ صاحب پشاور	۱۵
۸	جناب سید اکبر شاہ صاحب منشی مفتی فدا احمد صاحب پشاور	۳
۹	جناب مرزا سید اکبر صاحب محرر دفتر ڈویژنل جج بہادر "	۵
۱۰	جناب منشی سید احمد صاحب محرر بابو سندر سنگھ صاحب وکیل "	۱۰
۱۱	جناب میاں کریم بخش صاحب سیٹھی فرزند میاں حاجی منیر احمد صاحب مرحوم "	۱۵

نمبر شمار	نام	رقم
۱۲	جناب حاجی شیر محمدؐ صاحب نہٹی پشاور۔	۵۰
۱۳	جناب میاں عبدالمجید صاحب سیٹھی پشاور	۵۰
۱۴	جناب میاں حسین وتمیز الدین صاحبان سوداگران پشاور۔	۵۰
۱۵	جناب الحمد اللہ خانصاحب محکمہ پولیس ہلد وانی نینی تال۔	۵۰
۱۶	جناب خواجہ محمد ولی اللہ خانصاحب انسپکٹر پولیس ہوشیارپور۔	۵۰
۱۷	جناب مولوی حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار حسن گنج ضلع اناؤ	۵۰
	(بسعی مولوی غلام محمدؐ صاحب فاضل ہوشیارپوری)	
۱۸	جناب مولوی حکیم فضل محمدؐ صاحب ملازم راجہ صاحب جالندھر۔	۵۰
۱۹	جناب منشی محمد عثمان خاں صاحب کھیوٹ وارستی غزاں ضلع "	۵۰
۲۰	جناب خانصاحب غلام نیاز خاں صاحب رئیس وکیل شہر جالندھر (بغرض ایصال ثواب مرحومہ)	۵۰۰
	(بذریعہ سکرٹری صاحب معین الندوہ شملہ)	
۲۱	جناب مولوی منعم الدین صاحب اکزامینر مانوٹائپ پریس کوہ شملہ	۵۰
۲۲	جناب عبدالرب صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب۔	۵۰
۲۳	جناب عبدالرزاق صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب۔	۵۰
۲۴	جناب بابو نورالدین صاحب کلرک ریونیو ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ۔	۵۰
۲۵	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب مٹھاس کلرک دفتر آب وہوا کوہ شملہ	۵۰
۲۶	جناب بابو دین محمد صاحب بی۔ اے۔ کوہ شملہ۔	۳۰

نمبر شمار	نام	رقم
۲۷	جناب بابو عبدالرحیم صاحب نقشہ نویس پبلک دفتر کوہ شملہ۔	۱۵ر
۲۸	جناب بابو بشیر حسین صاحب ریلوے بورڈ آفس شملہ۔	۸ر
۲۹	جناب میر عبدالستار صاحب شال مرچنٹ شملہ۔	۸ر
۳۰	جناب بابو عبدالعزیز صاحب سب اور سیر میونسپل بورڈ شملہ۔	۱۵ر
۳۱	جناب بابو غلام محی الدین صاحب کلرک الاونس۔ بنک کوہ شملہ۔	۸ر
۳۲	جناب بابو نور بخش صاحب ریلوے بورڈ کوہ شملہ۔	۸ر
۳۳	جناب بابو برکت علی صاحب 〃 〃 〃	۸
۳۴	جناب بابو محمد حسن خان صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۳۵	جناب محمد احمد صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب کوہ شملہ۔	۸ر
	(معرفت حکیم عبداللہ صاحب پشاور بہ سعی مولوی شلموی صاحب)	
۳۶	جناب مولوی فضل دین صاحب پشاور۔	۱۴/۸ر
۳۷	جناب ماسٹر فضل دین صاحب 〃	۴ر
۳۸	جناب احمد جان صاحب طالب العلم 〃	۱۵ر
۳۹	جناب نذیر احمد صاحب 〃 〃	۱۵ر
۴۰	جناب فضل الرحمٰن صاحب 〃 〃	۱۵ر
۴۱	جناب گل محمد صاحب 〃 〃	۴ر
۴۲	جناب قاسم شاہ صاحب 〃 〃	۴ر
۴۳	جناب محمد حسین صاحب 〃 〃	۴ر
۴۴	جناب فضل محمود صاحب 〃 〃	۴ر

نمبر شمار	نام			رقم
۴۵	جناب سیّد ولایت شاہ صاحب	محرر محکمۂ ڈویژنل جج	بہاولپور	۵ عدد
۴۶	جناب مولوی باغ دین صاحب	مُعلّم بورڈ ہسکول	پشاور	۱ عدد
۴۷	جناب مولوی غلام رسول صاحب	〃	〃	۱ عدد
۴۸	جناب ماسٹر ولایت شاہ صاحب	〃	〃	۵ عدد
۴۹	جناب ماسٹر کرم داس صاحب	〃	〃	۸ عدد
۵۰	جناب مولوی محمد دین صاحب	〃	〃	۸ عدد
۵۱	جناب نامعلوم الاسم صاحب	〃	〃	۲ عدد

(معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی)

صلا عدد

۵۲	جناب بابو غلام محمد صاحب	ہیڈ کلرک محکمۂ ہائیکورٹ	سری نگر کشمیر	۵ عدد
۵۳	جناب خواجہ محمد شاہ صاحب	نقشبندی	خلہ خان مار	۳ عدد
۵۴	جناب منشی شیخ محمد حسن صاحب	رزیڈنسی	〃	۱ عدد
۵۵	جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب	کوٹھی نسروانجی سوداگر	〃	۱ عدد
۵۶	جناب منشی شیخ غلام نقشبند صاحب	چیف سنٹرآفس	〃	۱ عدد
۵۷	جناب مولوی محمد موسیٰ خانصاحب	مدرس نارمل اسکول	〃	۵ عدد
۵۸	جناب مولوی عبداللہ خانصاحب بی۔ اے۔	مدرس ہائی اسکول	اسٹیٹ	۴ عدد
۵۹	جناب منشی فیض علیصاحب	منیجر پنجاب پریس	سیالکوٹ	۳ عدد
۶۰	جناب سردار محمد اکبر خاں صاحب	امیر کمیدل	سری نگر کشمیر	۱ عدد
۶۱	جناب شیخ محمد بخش صاحب	〃	〃	۳ عدد
۶۲	جناب میاں غلام رسول صاحب	کوٹھی وال	〃	۱ عدد

نمبر شمار	نام			رقم
۶۳	جناب حاجی عزیز جو صاحب ٹھیکہ دار۔	سری نگر کشمیر		۵ر
۶۴	جناب غلام رسول صاحب۔	〃	〃	۵ر
۶۵	جناب علی بخش صاحب ایجنٹ گاڑیان	〃	〃	۴ر
۶۶	جناب ولی میر صاحب سوداگر	〃	〃	۴ر
۶۷	جناب غفار جوایند سنس۔	〃	〃	۱۱ر
۶۸	جناب شیخ خدا بخش صاحب۔	〃	〃	۴ر
۶۹	جناب شیخ حبیب اللہ صاحب سوداگر	〃	〃	۳ر
۷۰	جناب شیخ محمد حسین صاحب اکونٹنٹ	〃	〃	۴ر
۷۱	جناب خلیفہ امام الدین صاحب درزی	〃	〃	۳ر
۷۲	جناب وجب جو صاحب سوداگر	〃	〃	۲ر
۷۳	جناب میاں محمد صاحب سوداگر	〃	〃	۲ر
۷۴	جناب سبحان جو صاحب سوداگر پارچہ	〃	〃	۲ر
۷۵	جناب محمد جو گنامی کوٹھی وار	〃	〃	۲ر
۷۶	جناب محمد بخش صاحب	〃	〃	۱۸ر
۷۷	جناب بابو عبداللہ صاحب ملازم سپرنٹنڈنٹی	〃	〃	۴ر
۷۸	جناب قصاب امیر یکدل	〃	〃	۴ر
۷۹	جناب قادر صاحب نان وائی	〃	〃	۴ر
۸۰	جناب سیٹھ اسمٰعیل جی صاحب مرچنٹ	〃	〃	۱۸ر
۸۱	جناب پٹھان فوٹو گرافر صاحب	〃	〃	۴ر
۸۲	جناب محمد سلطان صاحب شال مرچنٹ	〃	〃	۳ر

نمبر شمار	نام			رقم
۸۳	جناب درزی متصل رحب جو سوداگر	سری نگر	کشمیر۔	۱۰
۸۴	نامعلوم الاسم	〃	〃	۱۰
۸۵	جناب خواجہ سعادالدین صاحب شال فرچنٹ	〃	〃	۱۵
۸۶	معرفت جناب حبیب جو چوہدری صاحب امیر کدل	〃	〃	۲۰
۸۷	جناب خواجہ سلام شاہ صاحب نقشبندی	〃	〃	۵
۸۸	جناب بابو سراج الدین صاحب۔	〃	〃	۱۰
۸۹	معرفت جناب علی بخش صاحب گاڑی والا	〃	〃	۱۰
۹۰	جناب ڈاکٹر سید بنیاد علی صاحب	〃	〃	۳
۹۱	جناب ڈاکٹر رمضان علی صاحب بذریعہ مولوی صاحب۔	〃	〃	۱۰
۹۲	جناب مرزا غلام مصطفےٰ صاحب اسسٹنٹ گورنر۔	〃	〃	۱۵
۹۳	جناب خواجہ عزیز الدین صاحب تحصیلدار معرفت مرزا صاحب	〃	〃	۵
۹۴	جناب پیرزادہ محمد حسن صاحب جج ہائی کورٹ	سری نگر	کشمیر	۵
۹۵	جناب مولوی نذیر احمد صاحب سب جج	〃	〃	۵
۹۶	جناب خواجہ جمال الدین صاحب انسپکٹر	〃	〃	۳
۹۷	جناب خواجہ حبیب شاہ صاحب نقشبندی	〃	〃	۳
۹۸	جناب خواجہ حسن شاہ صاحب نقشبندی	〃	〃	۱۰
۹۹	جناب خواجہ سید حسن شاہ صاحب نقشبندی	〃	〃	۱۰
۱۰۰	جناب محمد شاہ صاحب لال پشمینہ	〃	〃	۳
۱۰۱	جناب خواجہ عبد النبی صاحب پچھ	〃	〃	۱۵
۱۰۲	جناب حبیب جو اینڈ سنز مرچنٹ۔	〃	〃	۵

نمبر شمارہ	نام			رقم
۱۰۳	جناب خواجہ سیف الدین صاحب	گانی	سری نگر کشمیر	۵ر
۱۰۴	جناب خواجہ غلام محمد صاحب	〃	〃	۵ر
۱۰۵	جناب غلام مصطفےٰ صاحب	〃	〃	۵ر
۱۰۶	جناب خواجہ اکبر شاہ صاحب	〃	〃	۵ر
۱۰۷	جناب سرافراز خانصاحب	انسپکٹر پولیس	〃	۶ر
۱۰۸	جناب خواجہ غفار جو صاحب	سندر	〃	۵ر
۱۰۹	جمع کردہ چندہ از جامع مسجد بالتفصیل		〃	۵۲ر
۱۱۰	جناب عزیز مہر صاحب	سوداگر	فتحکدل	۵ر
۱۱۱	جناب خواجہ عزیز الدین صاحب	〃	〃	۵۰ر
۱۱۲	جناب علی خانصاحب	مرچنٹ	〃	۵۰ر
۱۱۳	جناب جنرل قربان علی خاں صاحب		〃	۵۰ر
۱۱۴	جناب محمد اکبر خانصاحب	معرفت جنرل قربانعلیخانصاحب	〃	۵ر
۱۱۵	جناب کرنل رنگ خانصاحب		〃	۶ر
۱۱۶	جناب یحیٰ الف خاں صاحب		〃	۵۰ر
۱۱۷	جناب صوبہ دار لال خاں صاحب		〃	۵۰ر
۱۱۸	جناب عطا محمد صاحب	جمعدار	〃	۵۰ر
۱۱۹	جناب شیر خاں صاحب		〃	۵۰ر
۱۲۰	جناب فقیر شاہ صاحب		〃	۸ر
۱۲۱	جناب صوبہ دار اکبر خاں صاحب		〃	۵۰ر
۱۲۲	جناب مرزا یوسف بیگ صاحب		〃	۶ر

نمبر شمار	نام		رقم
۱۲۳	جناب سنو خاں صاحب۔	سری نگر کشمیر	عہ ر
۱۲۴	جناب فتح شیر صاحب۔	〃 〃	عہ ر
۱۲۵	جناب سکندر خاں صاحب۔	〃 〃	عہ ر
۱۲۶	جناب منشی حیدر صاحب	〃 〃	عہ ر
۱۲۷	جناب محمد خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ اصطبل	〃 〃	عا ر
۱۲۸	جناب صاحبداد خاں صاحب۔	〃 〃	۸ ر
۱۲۹	جناب کرم خاں صاحب۔	〃 〃	عہ ر
۱۳۰	جناب کلیم خاں صاحب۔	〃 〃	عا ر
۱۳۱	جناب خضر جو صاحب درزی۔	〃 〃	عا ر
۱۳۲	جناب جمعدار شیر علی خاں صاحب۔	〃 〃	عہ ر
۱۳۳	جناب ولایت خاں صاحب۔	〃 〃	عہ ر
۱۳۴	جناب رجب اللہ خاں صاحب	〃 〃	عہ ر
۱۳۵	جناب عنایت اللہ خاں صاحب	〃 〃	عہ ر
۱۳۶	جناب راج محمد خاں صاحب۔	〃 〃	عا ر
۱۳۷	جناب حسن محمد صاحب۔	〃 〃	عہ ر
۱۳۸	جناب عبدالرحمن صاحب بمعرفت جنرل قربان علی صاحب	〃 〃	عہ ر
۱۳۹	جناب حاجی صمد جو صاحب لکڑ و رئیس۔	بارہ مولا کشمیر	عہ ۵
۱۴۰	جناب ڈاکٹر عطر حسین صاحب	〃 〃	ص ر
۱۴۱	جناب منشی عزیز الدین صاحب رزیڈنسی	〃 〃	للہ ر
۱۴۲	جناب شیخ محمد حنیف صاحب	〃 〃	عہ ۵

نمبر شمار	نام		رقم
۱۴۳	جناب مولوی محمد باقر خانصاحب ڈپٹی کلکٹر۔	پرتاب گڑھ	۵
۱۴۴	جناب مولوی رفیع الدین احمد صاحب بی۔اے ڈپٹی کلکٹر	〃 〃	۵
۱۴۵	جناب عالی شیخ محمد کفایت اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	〃 〃	۵
۱۴۶	جناب معین الدین صاحب محکمۂ افیون۔	〃 〃	۲
۱۴۷	جناب مولوی سعید الدین صاحب وکیل	〃 〃	۲
۱۴۸	جناب مولوی اقبال الدین صاحب بی۔اے وکیل	〃 〃	۱
۱۴۹	جناب شیخ سعید الدین حیدر صاحب سرکل انسپکٹر	〃 〃	۲
۱۵۰	جناب عبد الرزاق خاں صاحب۔	〃 〃	۱
۱۵۱	جناب محمد سبطین صاحب بی۔اے۔ وکیل	〃 〃	۲
۱۵۲	جناب خورشید حسن صاحب	〃 〃	۲

(متفرق)

۱۵۳	جناب مولوی حافظ حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ	۵
۱۵۴	جناب منشی سید محمد جمال صاحب تحصیلدار فاضلکا ضلع فیروزپور۔	۵
۱۵۵	جناب محمد عطائی صاحب نائب ضلعدار سورا دن ضلع الہ آباد۔	۱
۱۵۶	جناب سید شاہ عزیز حسن صاحب مسترت خسرو پور بانکی پور پٹنہ۔	۱
۱۵۷	جناب مولوی امیر الدین احمد صاحب ترہٹی بازار نمبر (۲۵۶) کلکتہ۔	۱
۱۵۸	جناب بی بی صغیرہ صاحبہ پوسٹ ناصری گنج ضلع آرہ موضع ہربر گنج۔	۱
۱۵۹	منجانب جناب عہدہ داران صاحبان انجمن تعلقداران ہند۔ لکھنؤ۔ معرفت جناب مولوی وصی احمد صاحب	۵

نمبر شمار	نام			رقم
۱۶۰	جناب سید آلِ نبی صاحب معرفت مولوی علی احمد خاں صاحب وکیل و سکرٹری انجمنِ ہدایتِ اسلام آگرہ۔			۱۰۰
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی)			
۱۶۱	جناب ماسٹر غلام صاحب و غلام نبی صاحب لال کرتی چھاؤنی انبالہ			۳۰۰
۱۶۲	جناب محمد صدیق خانصاحب شال مرچنٹ۔	〃	〃	۱۰۰
۱۶۳	جناب عبدالعزیز خانصاحب شال مرچنٹ	〃	〃	۱۰۰
۱۶۴	جناب عبدالرشید صاحب شال مرچنٹ	〃	〃	۱۰۰
۱۶۵	جناب غیاث الدین صاحب شال مرچنٹ	〃	〃	۱۰۰
۱۶۶	جناب عزیز پنڈت صاحب۔	〃	〃	۵۰
۱۶۷	جناب حبیب ڈار صاحب۔	〃	〃	۵۰
۱۶۸	جناب محمد شفیع صاحب	〃	〃	۵۰
۱۶۹	جناب محمد اسحاق صاحب شال مرچنٹ	〃	〃	۵۰
۱۷۰	جناب محمد روشن خانصاحب لک نیوڈاک بنگلہ	〃	〃	۲۵
۱۷۱	جناب سید غلام بھیک صاحب بی اے وکیل —	شہر انبالہ		۵۰
۱۷۲	جناب مرزا اعجاز حسین صاحب بی اے وکیل	〃	〃	۱۰۰
۱۷۳	جناب بابو نذر محمد صاحب بی اے۔ وکیل	〃	〃	۱۰۰
۱۷۴	جناب بابو احمد جان صاحب	〃	〃	۱۰۰
۱۷۵	جناب میر فضل علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ	〃	〃	۲۵
۱۷۶	جناب منشی امام الدین صاحب محافظ دفتر	〃	〃	۲۵

نمبر شمار	نام		رقم
۱۷۷	جناب حاجی حافظ بوعلی صاحب۔	شہر انبالہ۔	۵۰/
۱۷۸	جناب منشی عبداللہ صاحب ممبر کمیٹی	〃 〃	۵۰/
۱۷۹	جناب منشی بخش اللہ صاحب ممبر کمیٹی	〃 〃	۵۰/
۱۸۰	جناب داروغہ محمد خضر صاحب	〃 〃	۵۰/
	(متفرق)		
۱۸۱	جناب مولوی ابوبکر محمد شمیش صاحب فاروقی ملاّ ٹولہ جونپور۔		۱۵۰/
	(معرفت مولوی عبدالرحیم صاحب ریواڑی)		
۱۸۲	جناب شیخ کمال الدین صاحب تاجر چوبنہ محلہ قاضی واڑہ ریواڑی۔		۵۰/
	(معرفت مولوی اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور)		
۱۸۳	جناب قاضی محمد شوکت حسن صاحب رئیس و میونسپل کمشنر مراد آباد۔		۵۰/
۱۸۴	جناب مولوی سید حسین صاحب وکیل مراد آباد		۵۰/
۱۸۵	جناب منشی محمد شاکر علیصاحب مختار و رئیس محلہ سنبھلیورہ مراد آباد۔		۵۰/
۱۸۶	جناب مولوی محمد یعقوب علی خانصاحب رئیس و میونسپل کمشنر و آنریری مجسٹریٹ مراد آباد۔		۵۰/
۱۸۷	جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور۔		۵۰/
	(متفرق)		

نمبر شمار	نام	رقم
۱۸۸	جناب ڈاکٹر فیض محمد خاں صاحب ریاست نابہ۔	عار
۱۸۹	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ٹیچر عربک ہائی اسکول ریواڑی۔	عار
۱۹۰	جناب محمد حاج عبدالعزیز پادشاہ صاحب سفر روم مدراس۔	صہر
	(معرفت مرزا ظفراللہ خاں صاحب سب جج سیالکوٹ)	
۱۹۱	جناب مرزا ظفراللہ خانصاحب سب جج درجۂ اوّل سیالکوٹ	صہر
۱۹۲	جناب اجہ محمد اکرام اللہ خاں صاحب سول جج و رئیس وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ	صہر
۱۹۳	جناب مرزا رئیس اللہ خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر شاہ پور۔	صہر
۱۹۴	جناب مرزا عظمت اللہ خانصاحب رئیس وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ	صہر
۱۹۵	جناب مرزا عصمت اللہ خانصاحب منصف خیرپور ریاست بھاولپور	صہر
۱۹۶	جناب سیّد محمود علیشاہ صاحب تحصیلدار نکودر ضلع جالندھر	صہر
۱۹۷	جناب چودھری حاجی سلطان محمد صاحب بیرسٹر سیالکوٹ۔	صہر
۱۹۸	جناب چودھری نصراللہ خانصاحب وکیل۔ 〃 〃	صہر
۱۹۹	جناب شیخ علی بخش صاحب مختار قانونی۔ 〃 〃	صہر
۲۰۰	جناب چودھری محمد امین صاحب بی۔ اے۔ وکیل 〃 〃	صہر
۲۰۱	جناب محمد اکبر خانصاحب رئیس و سفید پوش ہمت پور ضلع جالندھر	صہر
۲۰۲	جناب میاں حسن الدین صاحب بی۔ اے وکیل سیالکوٹ۔	صہر
۲۰۳	جناب منشی خورشید عالم صاحب کلرک سشن جج آفس 〃 〃	صہر
۲۰۴	جناب بابو علی گوہر صاحب سوداگر چرم۔ 〃 〃	صہر

نمبر شمار	نام	رقم
۲۰۵	جناب میاں غفور بخش صاحب سوداگر چرم سیالکوٹ	صہ
۲۰۶	جناب میاں عبدالکریم صاحب 〃 〃 〃	عا
۲۰۷	جناب مولوی جلال الدین صاحب 〃 〃	عا
۲۰۸	جناب شیخ کرم الدین صاحب سوداگر چرم 〃 〃	عا
۲۰۹	جناب میاں اللہ رکھا صاحب 〃 〃 〃	عا

متفرق

۲۱۰	جناب مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری۔	صہ

(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)

۲۱۱	جناب شاہ ولایت صاحب سکنہ موضع لوٹ شاہ ولایت تحصیل سمندری ضلع لائل پور۔	صہ
۲۱۲	جناب چودھری عطا محمد خاں صاحب ذیلدار و ممبر کمیٹی و نمبردار راہون تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	صہ
۲۱۳	جناب چودھری جنگ باز خاں صاحب نمبردار و رئیس راہون تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	صہ
۲۱۴	جناب ستری امام بخش صاحب ستری لوکل بورڈ تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	صہ
۲۱۵	جناب چودھری غلام جیلانی صاحب نمبردار راہون تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	صہ
۲۱۶	جناب چودھری نبی بخش صاحب سکرٹری میونسپل 〃 〃 〃	عا

نمبر شمار	نام				رقم
۲۱۷	جناب چودھری امین خانصاحب	سفید پوش و ممبر کمیٹی راہون	تحصیل نواشہر ضلع جالندھر		عہ ر
۲۱۸	جناب شاہ اکبر علیشاہ صاحب	ڈپٹی انسپکٹر پنشنر رئیس۔	〃	〃	عہ ر
۲۱۹	جناب چودھری فیروز خاں صاحب	نمبردار۔	〃	〃	عہ ر
۲۲۰	جناب شیخ مولا بخش صاحب	قصاب۔	〃	〃	عہ ر
۲۲۱	جناب محمد بخش صاحب	ولد ستری امام بخش صاحب	〃	〃	عہ ر
۲۲۲	جناب منشی رحمت اللہ صاحب۔		〃	〃	عہ ر
۲۲۳	جناب چودھری غلام غوث صاحب	ولد صوبہ خانصاحب کھیوٹ دار	〃	〃	عہ ر
۲۲۴	جناب چودھری احمد خانصاحب	ولد امیر خانصاحب سربراہ نمبردار	〃	〃	عہ ر
۲۲۵	جناب چودھری غلام غوث صاحب	کھیوٹ دار	〃	〃	عہ ر
۲۲۶	جناب چودھری برکت خانصاحب	کھیوٹ دار۔	〃	〃	عہ ر
۲۲۷	جناب چودھری بڈھے خانصاحب	کھیوٹ دار۔	〃	〃	عہ ر
۲۲۸	جناب چودھری وزیر خاں صاحب		〃	〃	عہ ر
۲۲۹	چندہ معماران معرفت فتح الدین صاحب	معمار	〃	〃	للہ ر
۲۳۰	جناب چودھری غلام جیلانی صاحب	ولد محمد بخش صاحب کھیوٹ دار	〃	〃	عہ ر
۲۳۱	جناب محمد عبدالعزیز صاحب	پوسٹ ماسٹر بگیکھا۔	〃	〃	عہ ر
۲۳۲	جناب مولوی غلام جیلانی صاحب	وکیل۔	〃	〃	صہ ر
۲۳۳	جناب بابو عزت علیصاحب	نائب تحصیلدار قصبہ بیاتار یاست بھرتپور			صہ ر
۲۳۴	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب	مختار قانونی	تحصیل نواشہر ضلع جالندھر		صہ ر
۲۳۵	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب	منصف	〃	〃	صہ ر
۲۳۶	جناب چودھری رحمت خانصاحب	کھیوٹ دار راہون	〃	〃	عہ ر

نمبر	نام	رقم
۲۳۷	جناب سردار غلام محی الدین خانصاحب رئیس سفید پوش موضع محالون تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	۱۰ر
۲۳۸	جناب میاں حسین بخش صاحب موضع محالون تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	۵ر
۲۳۹	جناب سردار غلام محمد خاں صاحب " " "	۵ر
۲۴۰	جناب مولوی محمد صدیق صاحب امام مسجد سردار غلام محی الدین خانصاحب	۴ر
۲۴۱	جناب احمد شاہ صاحب اپنبہ دوز سکنہ کریام ضلع جالندھر۔	۴ر
۲۴۲	جناب ملا الا بخش صاحب سکنہ کریام تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	۵ر
۲۴۳	جناب میاں اللہ دیا صاحب " " "	۲ر
۲۴۴	جناب چودھری محمد یار خانصاحب رئیس " "	۱۰ر
۲۴۵	جناب چودھری سردار اقبال آلی صاحب " "	۱۰ر
۲۴۶	جناب سید غلام مصطفےٰ صاحب " "	۵ر
۲۴۷	جناب وزیر الکھار صاحب۔ " "	۸ر
۲۴۸	جناب چودھری ستار محمد خانصاحب ذیلدار معرفت چودھری اُمید علی خاں صاحب سکنہ کریام تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	۱۰
۲۴۹	جناب میاں جی سید علی محمد صاحب امام مسجد چودھری اُمید علی خاں صاحب مرحوم۔ کریام تحصیل نواشہر ضلع جالندھر۔	۵ر
۲۵۰	جناب میاں نور محمد خانصاحب۔ " "	۵ر
۲۵۱	جناب منشی کیلڑ خاں صاحب عرائض نویس تحصیل نواشہر ضلع جالندھر	۵ر
۲۵۲	جناب شیخ ایزد بخش صاحب نائب تحصیلدار " "	۱۰ر
۲۵۳	جناب خیراتی صاحب رنگریز کریام " "	۲ر

نمبر شمار	نام	رقم
۲۵۴	جناب مولوی عبدالعزیز صاحب مہتمم مدرسۂ سفیر الاسلام محلۂ لوہاران نارنول۔	۵ر

(معرفت مولوی عبدالرحیم صاحب ریواڑی)

۲۵۵	جناب دین محمدؐ صاحب خزانچی مدرسۂ سفیر الاسلام محلۂ جمعداران نارنول۔	۵
۲۵۶	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب محلۂ پیراگئی۔ نارنول	۵ر
۲۵۷	جناب مرزا قاسم بیگ صاحب 〃 〃 〃	۵ر
۲۵۸	جناب چودھری الانجش صاحب 〃 〃 〃	۵ر
۲۵۹	جناب ولی محمدؐ صاحب پٹواری 〃 〃 〃	۵ر
۲۶۰	جناب محمدؐ ابراہیم صاحب پلّہ دار 〃 〃 〃	۵ر
۲۶۱	جناب عبدالمجید صاحب سوداگر چرم 〃 〃 〃	۸ر
۲۶۲	جناب شیخ بدرالدین صاحب۔	۴ر
۲۶۳	جناب ملا حیدر صاحب	۴ر

(متفرق)

۲۶۴	جناب سیّد فخرالحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چورو ریاست بیکانیر۔	۶ر
۲۶۵	جناب حکیم محمدؐ جواد حسین صاحب سوداگری محلہ گورکھپور۔	۵ر

نمبر شمار	نام	رقم
	(چندۂ پٹیالہ معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	
۲۶۶	جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم خانصاحب ایم۔ ایس۔ پٹیالہ۔	۵۰
۲۶۷	جناب بابو ہدایت یار خاں صاحب	عہ
۲۶۸	جناب خلیفہ سید محمد ہاشم صاحب۔	عہ
۲۶۹	جناب بابو عبدالحمید صاحب۔	عہ
۲۷۰	جناب بابو نورالدین صاحب ٹیلیگراف ماسٹر	عہ
۲۷۱	جناب منشی محمد عبدالحمید خانصاحب ناظم۔	صہ
۲۷۲	جناب شیخ محمد شفیع صاحب۔	عہ
۲۷۳	جناب بابو محمد اسمٰعیل صاحب سب اوورسیر نہر۔	صہ
۲۷۴	جناب حافظ محمد یوسف صاحب امام مسجد تکیہ شوق الٰہی۔	عہ
۲۷۵	جناب شیخ کریم بخش صاحب ٹھیکہ دار۔	عہ
۲۷۶	جناب بابو میاں محمد صاحب ہیڈ ڈرافس مین	عہ
۲۷۷	جناب منشی سراج الحق صاحب انسپکٹر حفظان صحت	عہ
۲۷۸	جناب میر تابع حسین صاحب سب اوورسیر	عہ
۲۷۹	جناب امر فضل خاں صاحب معرفت کریم بخش صاحب ٹھیکہ دار	عہ
۲۸۰	جناب شیخ عنایت حسین صاحب کورٹ انسپکٹر	عہ
۲۸۱	جناب شیخ عنایت اللہ صاحب ضلعدار	عہ
۲۸۲	جناب شیخ عطا محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس	عہ
۲۸۳	جناب سید محمد شاہ صاحب اوورسیر سکنہ نابہ	عہ

نمبر شمار	نام	رقم
۲۸۴	جناب قاضی عبدالرحمٰن صاحب وکیل نروانہ۔	۱۰
۲۸۵	معرفت جناب سائیں جمال شاہ صاحب	۱۰
۲۸۶	جناب بابو سعداللہ صاحب۔	۱۰
۲۸۷	جناب ستری اللہ دیا صاحب متصل مسجد نمدہ گراں۔	۱۰
۲۸۸	جناب شیخ ہدایت اللہ صاحب۔	۱۰
۲۸۹	جناب سید علی محمد صاحب مکان عزیزالدین صاحب محلہ میراثیاں۔	۱۰
۲۹۰	جناب شیخ عبدالغنی صاحب۔	۸
۲۹۱	جناب مولوی قائم الدین صاحب مسجد مولوی محمود شاہ صاحب۔	۱۰
۲۹۲	جناب رحمت اللہ صاحب جمعدار۔	۱۰
۲۹۳	جناب قاضی عبدالعزیز صاحب خلف قاضی محمد سلیمان صاحب۔	۱۰
۲۹۴	جناب حافظ عبداللہ صاحب۔	۲
۲۹۵	جناب شیخ عمر بخش صاحب سابق ضلعدار۔	۱۰
۲۹۶	جناب الا بخش صاحب جمعدار۔	۱۰
۲۹۷	جناب چودھری علی شاہ صاحب۔	۱۰
۲۹۸	جناب رحیم بخش صاحب	۱
۲۹۹	جناب جھنڈا حجام صاحب	۴
۳۰۰	جناب عبداللہ آرائین صاحب	۱۰
۳۰۱	جناب ستری کالو صاحب	۱۰
۳۰۲	جناب بابو سکندر خاں صاحب۔	۱۰
۳۰۳	متفرق چندہ۔	۳

نمبر شمار	نام	رقم
۳۰۴	جناب شیخ عبدالحکیم صاحب انسپکٹر چنگی ریاست نابھہ۔	عہ ر
۳۰۵	جناب شیخ ظفر محمد صاحب داروغہ چنگی	عہ ر
۳۰۶	جناب ڈاکٹر نصیر الدین صاحب	عہ ر
۳۰۷	جناب شیخ محمد سلیم صاحب۔	عہ ر
۳۰۸	جناب غلام حیدر صاحب۔	عا ر
۳۰۹	جناب سید محمد شاہ صاحب۔	عہ ر
۳۱۰	جناب خانصاحب محمد شریف خانصاحب۔	عہ ر
۳۱۱	نامعلوم الاسم معرفت شیخ فضل الرحمن صاحب	عہ ر
۳۱۲	جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب بی۔ اے۔ دیوان ریاست۔	ص
۳۱۳	جناب کرنل محمد رمضان خاں صاحب۔	عہ ص
۳۱۴	جناب خانصاحب برکت علیخانصاحب ایڈوکیٹ پولیس۔	عا ر
۳۱۵	جناب حافظ محمد حسین صاحب سوداگر گوٹہ۔	عہ ص
۳۱۶	جناب سولا بخش صاحب وکیل۔	عہ ر
۳۱۷	جناب بابو ہادی یار خاں صاحب سب انجنیر	ص ر
۳۱۸	جناب خانصاحب غلام محمد خانصاحب۔	ص ر
۳۱۹	جناب ڈاکٹر شیخ ظہور الاسلام صاحب	عہ ص
۳۲۰	جناب ڈاکٹر کریم الدین صاحب۔	عہ ر
۳۲۱	جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب۔	عا ر
۳۲۲	جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مجسٹریٹ مسکرات۔	عہ ص
۳۲۳	جناب قاضی محمد غوث صاحب	عہ ر

نمبر شمار	نام	رقم
۳۲۴	جناب میجر رستم خاں صاحب توپ خانہ	عہ/
۳۲۵	متفرق چندہ جامع مسجد۔	۵/
۳۲۶	جناب شیخ عبداللطیف صاحب۔	۸/
۳۲۷	جناب بابو کریم بخش صاحب سررشتہ دار محکمہ حفظان صحت۔	عہ/
۳۲۸	جناب غلام محمد صاحب کمپوڈر۔	۱/
۳۲۹	جناب الانجش صاحب۔	عہ/
۳۳۰	جناب میر علی محمد صاحب۔	۴/
۳۳۱	متفرق چندہ۔	۴/
۳۳۲	جناب غلام صابر صاحب ایجنٹ اگریگری کمیٹی۔	عہ/
۳۳۳	معرفت جناب قاضی قمرالدین صاحب کلارک ڈاک خانہ۔	۳۴/
۳۳۴	جناب مولوی مختار مہدی صاحب	۶/
۳۳۵	جناب شیخ سلطان محمود صاحب سارجنٹ پولیس درجہ اوّل۔	عہ/
۳۳۶	جناب شیخ فتح محمد صاحب درزی۔	۸/
۳۳۷	جناب منشی فضل علیم خاں صاحب	۶/
۳۳۸	جناب مولوی نیاز احمد صاحب	عہ/
۳۳۹	جناب خان بہادر کرنل عبدالمجید خانصاحب فارن منسٹر ریاست۔	۵۰/
	(چندہ امرت سر معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	
۳۴۰	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔	۵۰/
۳۴۱	جناب میر حبیب اللہ صاحب ایم و آنریری مجسٹریٹ۔	۵۰/

نمبر شمار	نام	رقم
۳۴۲	جناب فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ۔	۱۰۰
۳۴۳	جناب محمد جمیل صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔	۲۵۰
۳۴۴	جناب منشی عبدالرحیم صاحب و بابو نظام الدین صاحبان تاجران چرم۔	۱۰۰
۳۴۵	جناب میاں غلام نبی صاحب حبیب اللہ صاحبان سوداگران۔	۱۰۰
۳۴۶	جناب بابو میراں بخش صاحب مختار عدالت و میونسپل کمشنر۔	۵۰
۳۴۷	جناب سید اسد اللہ صاحب ایجنٹ انسپکٹر ٹکیٹی۔	۱۰۰
۳۴۸	جناب شیخ شمس الدین صاحب سوداگر چرم۔	۵۰
۳۴۹	جناب شیخ دوست محمد صاحب سوداگر۔	۱۰۰
۳۵۰	جناب نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار۔	۱۰۰
۳۵۱	جناب شیخ علی محمد صاحب سوداگر۔	۱۰۰
۳۵۲	جناب میاں غلام حسین صاحب پنشنر تحصیلدار۔	۱۰۰
۳۵۳	جناب آغا سکندر خاں صاحب نائب تحصیلدار۔	۵۰
۳۵۴	جناب مولوی محمد حکمت اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی۔	۵۰
۳۵۵	جناب شیخ نور احمد صاحب سوداگر۔	۱۰۰
۳۵۶	جناب ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اسسٹنٹ سرجن۔	۱۰۰
۳۵۷	جناب میاں بڈھے شاہ صاحب سوداگر۔	۵۰
۳۵۸	جناب میاں کریم بخش صاحب وکیل۔	۵۰
۳۵۹	جناب بابو محمد الدین صاحب ریڈر ڈسٹرکٹ جج۔	۵۰
۳۶۰	جناب شیخ علی بخش صاحب	۵۰
۳۶۱	جناب ڈاکٹر قمر الدین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ۔	۱۰۰

نمبر شمار	نام	رقم
۳۶۲	جناب سیّد عبدالاحد صاحب سوداگر۔	۵
۳۶۳	جناب سیّد ناظر حسین صاحب تاجر۔	۵
۳۶۴	نامعلوم الاسم صاحب	۵
۳۶۵	میاں فضل الدین صاحب سپروائزر ریلوے۔	۵
۳۶۶	جناب راجہ محمد زمان خانصاحب گرداور تحصیل کوہٹہ ضلع راولپنڈی۔	۵
۳۶۷	جناب حاجی پیر محمد و احمد الدین صاحبان۔	۵
۳۶۸	جناب حافظ فیروز الدین صاحب انسپکٹر پولیس۔	۵
۳۶۹	جناب میاں اللہ دتا صاحب سوداگر چرم۔	۵
۳۷۰	جناب میاں محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چرم۔	۵
۳۷۱	جناب مولوی غلام محمد صاحب مختار عدالت مالک اپار وکیل۔	۵
۳۷۲	جناب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سوداگر کھروہ میاں سنگھ۔	۵
۳۷۳	جناب صدرالدین صاحب سوداگر پشمینہ۔	۵
۳۷۴	جناب ملک احمد اللہ صاحب سوداگر پشمینہ۔	۵
۳۷۵	جناب میاں اللہ جدایا صاحب سوداگر چرم	۵
۳۷۶	جناب میاں غلام قادر صاحب آنریری مجسٹریٹ	۵
	(چندہ ریاست نابھہ معرفت مولوی شملوی صاحب)	
۳۷۷	جناب ڈاکٹر فیض محمد خاں صاحب۔	۵
۳۷۸	جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب۔	۵
۳۷۹	جناب خانصاحب منوّر علی خانصاحب۔	۵

نمبر شمار	نام	رقم
۳۸۰	جناب حکیم محمد رمضان صاحب۔	۱۰
۳۸۱	جناب مولا بخش صاحب۔	۵
۳۸۲	جناب مرزا رستم بیگ صاحب۔	۱۰
۳۸۳	جناب حکیم عبد الرحیم صاحب۔	۵
۳۸۴	جناب حکیم عبد الکریم صاحب۔	۲
۳۸۵	جناب بابو نظیر حسن صاحب۔	۱۵
۳۸۶	جناب منشی عبد الحکیم، حکیم عبد الرشید صاحب۔	۱۰
۳۸۷	جناب پلیڈر عبد الحکیم صاحب۔	۱۰
۳۸۸	جناب میاں بی نادر علی صاحب۔	۱۰
۳۸۹	جناب بابو وزیر بیگ صاحب۔	۲
۳۹۰	جناب حافظ محمد عمر صاحب۔	۱۰
۳۹۱	جناب سید نظیر علی صاحب۔	۲
۳۹۲	جناب فیض محمد صاحب خلعدار۔	۱۰
۳۹۳	جناب ظہور احمد صاحب انسپکٹر چنگی۔	۱۰
۳۹۴	جناب مرزا عنایت بیگ صاحب۔	۸
۳۹۵	جناب بابو دلبر حسن صاحب۔	۲
۳۹۶	جناب منشی ممتاز علی صاحب۔	۸
۳۹۷	جناب غلام حسین صاحب۔	۴
۳۹۸	جناب اللہ دیا صاحب کمشک	۱۰
۳۹۹	جناب منشی عبد العزیز صاحب۔	۴

نمبر شمار	نام	رقم
۴۰۰	جناب شیخ پنجے نیچاگر۔	۴/
۴۰۱	جناب منشی امیر بیگ صاحب سررشتہ دار۔	۸/
۴۰۲	جناب میاں جی نعمت اللہ صاحب۔	۴/
۴۰۳	جناب رحیم بخش صاحب۔	۴/
۴۰۴	جناب حسن محمد صاحب۔	۴
۴۰۵	جناب قادر صاحب۔	۴/
۴۰۶	جناب کاکا صاحب۔	۴/
۴۰۷	جناب منشی ولی محمد صاحب۔	۸/
۴۰۸	جناب رحیم بخش صاحب۔	۲/
۴۰۹	جناب شیخ محمد صاحب	(۶/۲)
۴۱۰	جناب نتھو صاحب سقہ۔	۲/
۴۱۱	متفرق چندہ	۶/
۴۱۲	جناب محمد رمضان صاحب پٹواری۔	۸/
۴۱۳	جناب عطا محمد صاحب قصاب۔	۲/
۴۱۴	جناب حکیم محمد حسن صاحب۔	۶/
۴۱۵	جناب شیخ غلام قادر صاحب۔	۸/
۴۱۶	جناب فیض بخش صاحب۔	۶/
۴۱۷	جناب شیخ غلام محمد صاحب ٹھیکہ دار۔	۸/
۴۱۸	جناب حافظ محمد دین صاحب۔	۸/
۴۱۹	جناب منشی عبد الغفور صاحب۔	۴/

نمبر شمار	نام	رقم
۴۲۰	جناب شیخ بندو خاں صاحب۔	۵ر
۴۲۱	جناب منشی غلام حسین صاحب۔	۸ر
۴۲۲	جناب برکت و غلام نبی صاحبان۔	۴ر
۴۲۳	جناب ملّا صاحب خیّاط۔	۴ر
	(معرفت منشی محمد سمیع صاحب محافظ دفتر عدالت ججی جونپور)	
۴۲۴	جناب مولوی محمد عثمان صاحب وکیل جونپور۔	۵ر
۴۲۵	جناب منشی مولوی عنایت اللہ صاحب منصرم 〃	۵ر
۴۲۶	جناب مولوی عبد الستّار صاحب وکیل۔ 〃	۵ر
۴۲۷	جناب منشی عبد الغفور صاحب سب اورسیر 〃	۵ر
۴۲۸	جناب مولوی محمد سمیع صاحب محافظ دفتر 〃	۵ر
	(متفرّق)	
۴۲۹	جناب مولوی ظفر نواب صاحب رئیس ظفر منزل گیا۔	۵ر
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری)	
۴۳۰	جناب شیخ جان محمد صاحب مینوسپل کمشنر و رئیس ہوشیار پور۔	۵ر
۴۳۱	جناب شیخ سلطان محمد صاحب خلف شیخ محمد علی صاحب رئیس 〃	۵ر
۴۳۲	جناب شیخ محمد عبد الحمید صاحب 〃 〃	۵ر
۴۳۳	جناب خان احمد حسن خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ 〃	۵ر

نمبر شمار	نام		رقم
۴۳۴	جناب خان بہادر منشی محمد علیصاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج خان پور ہوشیارپور		۵ر
۴۳۵	جناب شیخ احمد بخش صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ قصبہ چوراسی ضلع ہوشیارپور		۵ر
۴۳۶	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل۔	״	۵ر
۴۳۷	جناب مولوی برکت علی صاحب منصف۔	״	۵ر
۴۳۸	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم۔ اے۔ پلیڈر۔	״	۵ر
۴۳۹	جناب خانصاحب یار محمد خانصاحب رئیس جمان خیلان۔	״	۴ر
۴۴۰	جناب منشی محکم الدین صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس	״ ״	۴ر
۴۴۱	جناب حکیم یار محمد خانصاحب خانپور۔	״ ״	۴ر
۴۴۲	جناب مولوی محمد عبداللہ خاں صاحب رئیس خان پور۔	״ ״	۴ر
۴۴۳	جناب حسن محمد خاں صاحب۔	״ ״ ״	۴ر
۴۴۴	جناب خانصاحب امام الدین خانصاحب	״ ״ ״	۴ر
۴۴۵	جناب مولوی حکیم علی محمد خانصاحب نقل نویس	״ ״ ״	۴ر
۴۴۶	جناب حاجی شیخ غلام محی الدین صاحب	״ ״ ״	۴ر
۴۴۷	جناب حکیم محمد اعظم خاں صاحب خلف غلام نبی خانصاحب	״ ״	۴ر
۴۴۸	جناب شیخ مبارک مند خانصاحب سلیخواں	״ ״	۴ر
۴۴۹	جناب علی گوہر خانصاحب برکت علیخاں صاحب تاجران پارچہ خانپور	״	۴ر
۴۵۰	جناب داروغہ امیر خانصاحب میونسپل کمشنر	״ ״	۴ر
۴۵۱	جناب مستری غلام محی الدین صاحب اوورسیر میونسپل بورڈ	״	۴ر
۴۵۲	جناب فتح محمد خانصاحب رئیس جمان خیلان۔	״	۴ر
۴۵۳	جناب بابو امیر علی شاہ صاحب کلرک ڈاک خانہ قصبہ بھکھلہ ضلع جالندھر۔		۸ر

نمبر شمار	نام	رقم
۴۵۴	جناب چودھری شہاب الدین خانصاحب رئیس تھانہ ناڑہ ضلع ہوشیار پور۔	عمر
	(بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	
۴۵۵	جناب سیٹھ کریم بخش صاحب ممبر میونسپل کمیٹی بوڑھ محلہ بساط گل حسن پشاور۔	صہ
۴۵۶	جناب سیٹھ شیر احمد جان صاحب محلہ باقر شاہ۔	صہ
۴۵۷	جناب آغا سید لعل بادشاہ صاحب محلہ	صہ
۴۵۸	جناب مرزا غلام ہمدانی صاحب ڈسٹرکٹ یونیو۔	صر
۴۵۹	جناب وزیر عالم خانصاحب فسٹرل محلہ ملا فضل حق صاحب	صر
۴۶۰	جناب میاں عبدالعزیز صاحب ایم۔ اے۔ پرسنل اسسٹنٹ ریونیو کمشنر	صر
۴۶۱	جناب خان بہادر عبدالکریم خانصاحب۔ ای۔ اے۔ سی۔	صہ
۴۶۲	جناب فضل محمود خانصاحب مترجم ڈویژنل کورٹ۔	صر
۴۶۳	جناب خان احمد خانصاحب انسپکٹر پولیس محکمہ انسپکٹر جنرل پولیس۔	صر
۴۶۴	جناب مفتی عبدالودود صاحب ریڈر جوڈیشل کمشنر	صر
۴۶۵	جناب مفتی فدا محمد خانصاحب بیرسٹرایٹ لا اسلامیہ کلب	صر
۴۶۶	جناب مولوی حکیم عبداللہ صاحب بازار قصہ خوانی	صر
۴۶۷	جناب سید فضل علی شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ	صر
۴۶۸	جناب بابو بدرالدین صاحب کلرک ریونیو کمشنر	صر
۴۶۹	جناب آغا سید نور بادشاہ صاحب محلہ بساط گل حسن	عمر
۴۷۰	جناب میاں فضل حق صاحب کاکاخیل موضع ترکی پوسٹ لونڈ ٹنو مروان	صر
۴۷۱	جناب ڈاکٹر عبدالرحمن خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ برانچ نمبر (۲)	صر

نمبر شمار	نام		رقم
۴۷۲	جناب شیخ عطاء اللہ صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی اسکول پشاور		۵۰
۴۷۳	جناب سید بہادر شاہ صاحب عرائض نویس محلہ خویشگی۔	〃	۵۰
۴۷۴	جناب حافظ زین العابدین صاحب انسپکٹر پولیس۔	〃	۵۰
۴۷۵	جناب جمیل احمد صاحب ناظر محکمہ چیف کمشنر بہادر۔	〃	۲۵
۴۷۶	جناب میاں شریف حسن صاحب سوداگر بازار قصہ خوانی	〃	۵۰
۴۷۷	جناب محمد اکرم خانصاحب بی۔ اے ہیڈ کلرک ڈپٹی کمشنر آفس ڈیرہ اسمٰعیل خان	〃	۵۰
۴۷۸	جناب میاں وسیع الدین صاحب کاکاخیل محکمہ آرکیالوجی۔	〃	۵۰
۴۷۹	جناب فضل الرحمٰن و عبدالجبان خان صاحبان منیجران منڈی مینداری حاجیہ	〃	۵۰
۴۸۰	جناب میاں صفدر علیصاحب سوداگر گنگی وغیرہ بازار دودہ فروشان	〃	۵۰
۴۸۱	جناب رائے ناطالع محمد خانصاحب بی۔ اے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس	〃	۱۰۰
۴۸۲	جناب بابو محمد بخش صاحب انسپکٹر ٹیلی گراف صدر بازار	〃	۵۰
۴۸۳	جناب رائے تاج الدین صاحب انسپکٹر پولیس۔	〃	۵۰
۴۸۴	جناب حاجی صفدر علیصاحب سوداگر بازار قصہ خوانی۔	〃	۵۰
۴۸۵	جناب آغا حسین علی صاحب سول وٹرنری اسسٹنٹ۔	〃	۵۰
۴۸۶	جناب بابو یار محمد صاحب کلرک محکمہ ٹرانسپورٹ ڈپو لائن۔	〃	۵۰
۴۸۷	جناب خانصاحب محمد موسیٰ خانصاحب تحصیلدار۔	〃	۱۰۰
۴۸۸	جناب خواجہ سعید اکبر صاحب محافظ دفتر ڈویژنل کورٹ۔	〃	۵۰
۴۸۹	جناب ماسٹر بلاغ الدین صاحب ایم۔ بی۔ ہائی اسکول۔	〃	۵۰
۴۹۰	جناب ارباب محمد بشیر خان صاحب موضع کرماہی	〃	۵۰
۴۹۱	جناب سردار حشمت علی صاحب۔ و بابو علی محمد صاحب ٹرانسپورٹ کورنمبر (۱)	〃	۱۵۰

نمبر شمار	نام		رقم
۴۹۲	جناب منشی فضل الٰہی صاحب	کلرک دفتر انسپکٹر جنرل پولیس۔ پشاور	عار
۴۹۳	جناب ڈاکٹر محمد عظیم خانصاحب	اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ۔ 〃	صر
۴۹۴	جناب شیخ محمد عظیم صاحب۔	〃	عر
۴۹۵	جناب عبد اللہ صاحب	〃	عار
۴۹۶	جناب منشی احمد جان صاحب	کلرک مع بابو نور محمد صاحب وٹرنری۔ 〃	صر
۴۹۷	جناب بابو فقیر محمد صاحب	وٹرنری اسسٹنٹ ٹرانسپورٹ کور نمبر (۱) 〃	عار
۴۹۸	جناب خان غلام قاسم صاحب	انسپکٹر پولیس۔ 〃	صر
۴۹۹	جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب	مدرس نارمل اسکول 〃	عر
۵۰۰	جناب ماسٹر فقیر محمد صاحب	مدرس ایم۔ بی۔ 〃	۸ر
۵۰۱	جناب سید عمر دراز شاہ صاحب	تحصیلدار مردان ضلع 〃	عر
۵۰۲	جناب مولوی محمد سعید صاحب	اسسٹنٹ انجنیر۔ 〃	صر
۵۰۳	جناب میاں محمد صاحب	سیٹھی محلہ خویشگی۔ 〃	صر

(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)

۵۰۴	جناب شیخ رحمت علی صاحب	سوداگر جفت۔ ہوشیارپور	صر
۵۰۵	جناب ماسٹر محمد اشرف صاحب	سکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول۔ 〃	صر
۵۰۶	جناب لالہ غلام حسین صاحب	بی۔ اے علیگڑھ ہیڈ ماسٹر اسٹامپ 〃	عار
۵۰۷	جناب چودھری رحیم بخش صاحب	سبزی فروش۔ 〃	عار
۵۰۸	جناب مولوی محمد عبد الحمید خانصاحب	پنشنر پیش کمشنر خلف مولوی محمد حکیم عبد اللہ خانصاحب 〃	عار
۵۰۹	جناب قاضی فضل محمد صاحب	سوداگر بوٹ وشوز۔ 〃	عار

نمبر شمار	نام	رقم
	(معرفت قاضی فضل رحمٰن صاحب وکیل ندوہ)	
۵۱۰	جناب مولوی الف دین صاحب وکیل کامل پور ضلع اٹک۔	عار
۵۱۱	جناب چودھری محمد اصغر صاحب وکیل 〃 〃 〃	عار
۵۱۲	جناب منشی محمد الہ یار خاں صاحب 〃 〃 〃	عار
۵۱۳	جناب منشی محمد اسحاق خانصاحب بی۔اے ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول 〃	عار
۵۱۴	جناب مرزا فیروز الدین صاحب پنشنر مسلخواں کامل پور ضلع 〃	عار
۵۱۵	جناب میاں محمد صاحب چوب فروش چوب منڈی۔ پشاور	عار
۵۱۶	جناب میاں محمد زمان خانصاحب موضع اکوڑہ ضلع ہزارہ۔ 〃	عار
۵۱۷	جناب مرزا دلاور خانصاحب عرضی نویس کشمیری محلہ گنج پشاور المعروف مرزا ابدال شاہ	صر
۵۱۸	جناب مرزا غلام حیدر خانصاحب نسوار فروش قاضی خیلان پشاور	صر
۵۱۹	جناب مرزا محمد یوسف خانصاحب قاضی خیلان بخانہ احمد خاں صاحب 〃	صر
۵۲۰	جناب میاں فضل رازق صاحب نائب تحصیلدار ڈیرہ اسمٰعیل خاں	صر
۵۲۱	جناب محمد اکبر خانصاحب موضع کوچیاں ڈاکخانہ تھرا ضلع 〃	صر
	(متفرق)	
۵۲۲	جناب مولوی نذیر احمد صاحب سب جج کشمیر۔	صر
۵۲۳	جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب میڈیکل افسر ریاست نابھہ۔	صر
	(معرفت جناب نواب غلام احمد صاحب رئیس کارہ منڈل کولار گولڈ فیلڈ صوبہ میسور)	

نمبر شمار	نام	رقم
۵۲۴	جناب نواب عابد حسین صاحب ساکن کوچہ بیبے بیدویلور ضلع شمالی ارکاٹ صوبۂ مدراس	۵۰ر
۵۲۵	جناب عبدالحمید حسن صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ۔ 〃	۵۰ر
۵۲۶	جناب یعقوب حسن سیٹھ صاحب سکریٹری مسلم لیگ۔ 〃	۵۰ر
۵۲۷	جناب محی الدین صاحب پادشاہ تاجر کلالی ملیبار ضلع 〃 〃	۵۰ر
۵۲۸	جناب نواب غلام احمد صاحب رئیس کاردنڈل کولار گولڈ فیلڈ صوبۂ میسور۔	۵۰ر

(بذریعۂ مولوی عبدالرحیم صاحب مدرس ہائی اسکول ریواڑی)

۵۲۹	جناب عبدالحکیم و رحمت اللہ صاحبان دوکانداران ریواڑی۔	۵۰ر
۵۳۰	جناب شیخ کرم الٰہی صاحب نارنول محلۂ جمعداران 〃	۵۰ر
۵۳۱	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب مدرس ہائی اسکول 〃	۳۰ر

(متفرق)

۵۳۲	جناب مولوی محمد امین اللہ صاحب وکیل عدالت غازیپور۔	۵۰ر
۵۳۳	جناب مولوی محمد عالم صاحب وکیل عدالت منصفی قنوج ضلع فرخ آباد۔	۵۰ر
۵۳۴	جناب مسٹر محمد اسحاق صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی۔ وکیل ہائیکورٹ الہ آباد	۵۰ر
۵۳۵	جناب مولوی حمید الدین صاحب بی۔اے۔ پروفیسر میور کالج الہ آباد۔	۵۰ر

(معرفت مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ بسعی مولوی شملوی صاحب ماہ ۸)

۵۳۶	جناب مولوی محمد اشرف صاحب وکیل۔ کوہاٹ۔	۵۰ر
۵۳۷	جناب سید محمد اسلم صاحب خلف سید محمد اشرف صاحب وکیل 〃	۵۰ر

نمبر شمار	نام		رقم
۵۳۸	جناب محمد مومن صاحب ٹھیکہ دار براور سید محمد اشرف صاحب وکیل۔	کوہاٹ	۵ر
۵۳۹	جناب سید الف شاہ صاحب بی۔اے۔ سیکنڈ ماسٹر ایم۔ بی ہائی اسکول۔	״	۵ر
۵۴۰	جناب منشی فتح محمد صاحب سنٹ پوسٹ ماسٹر و اکنا نہ کچہری۔	״	۵ر
۵۴۱	جناب سید نذر الباقر صاحب گماشتہ کمسریٹ۔	״	۵ر
۵۴۲	جناب خان بہادر سید سکندر شاہ صاحب رئیس و آنریری جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ	״	۵ر
۵۴۳	جناب صاحبزادہ سید حشمت علی صاحب خلف سید سکندر شاہ صاحب۔	״	۵ر
۵۴۴	جناب خانصاحب شیخ محمد اکبر خانصاحب پرسنل اسسٹنٹ چیف کمشنر بہادر صوبہ سرحدی پشاور		۵
۵۴۵	جناب شیخ علی گوہر صاحب ٹرانسلیٹر و ڈپٹی کمشنر آفس۔	کوہاٹ	۵ر
۵۴۶	جناب بابو روشن دین صاحب ہیڈ کلرک خزانہ۔	״	۵ر
۵۴۷	جناب میاں محمد ذکریا خانصاحب پراچہ مرحنپٹ۔	״	۵ر
۵۴۸	جناب ڈاکٹر عبد القادر خانصاحب اسسٹنٹ سرجن۔	״	۵
۵۴۹	جناب شیخ محمد مظفر الدین خانصاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔	״	۵
۵۵۰	جناب مولوی غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدراس۔	״	۵ر
۵۵۱	جناب راجہ بہادر خانصاحب گرداور قانونگوی تحصیل۔	״	۵ر
۵۵۲	جناب بابو احمد خانصاحب مسکاٹ کلرک۔	״	۵ر
۵۵۳	جناب منشی عبد الغفار صاحب نقشہ نویس ریلوے آفس۔	״	۳ر
۵۵۴	جناب مولوی فضل داد صاحب پٹواری شیخان تحصیل۔	״	۱ر
۵۵۵	جناب میاں زمان علی سراج صاحب دکاندار۔	״	۱ر
۵۵۶	جناب مولوی تاج الدین صاحب ساکن گھٹ۔		۱ر
۵۵۷	جناب مولوی رکن عالم صاحب عرضی نویس۔	״	۱ر

نمبر شمار	نام		رقم
۵۵۸	جناب سیّد احمد شاہ صاحب محرّر جوڈیشل۔	کوہاٹ	۱ عہ
۵۵۹	جناب شیخ غلام قادر صاحب پراچا	〃	۱ عہ
۵۶۰	جناب مولوی غلام محمد صاحب پٹواری۔	〃	۱ عہ
۵۶۱	جناب سیّد جلال گل جیلانی صاحب داروغۂ آبکاری۔	〃	۱ صہ
۵۶۲	جناب سردار محمد حیات خانصاحب سپکٹر پولیس۔	〃	۱ ۵
۵۶۳	جناب سیّد چاند پادشاہ صاحب ڈسٹرکٹ ناظر۔	〃	۱ عا
۵۶۴	نامعلوم الاسم صاحب معرفت مولوی محمد اشرف صاحب وکیل۔	〃	۱ صہ
	(متفرّق)		صہ
۵۶۵	جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب کارخانہ قفل برنجی بالائے قلعہ علی گڑھ۔		۱ صہ
	(بذریعہ مولوی عبدالحی صاحب وکیل عدالت چندوسی)		۱ ۵
۵۶۶	جناب مولوی عبدالحی صاحب وکیل بدایونی چندوسی۔		۱ صہ
۵۶۷	جناب مولوی محمد مقبول النبی صاحب نواسہ مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی۔		۱ صہ
۵۶۸	جناب مولوی سیّد کفایت احمد صاحب بدایونی سپرنٹنڈنٹ دیگ گڑھ ریاست گوالیار۔		۱ صہ
۵۶۹	جناب حاجی مبارک شاہ خانصاحب رئیس چندوسی۔		۱ صہ
	(معرفت جناب بابو نظام الدین صاحب موری گنج امرتسر جرمنی)		۱ ۵
۵۷۰	جناب آنریبل خان بہادر خواجہ یوسف شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔		۱ صہ
۵۷۱	جناب میاں حفظ اللہ صاحب وکیل امرتسر۔		۱ عا

نمبر شمار	نام	رقم
	(متفرق)	
۵۷۲	جناب مولوی محمد محی الدین حسن صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسۂ لطیفہ ویلور مدراس۔	عار
	(بذریعۂ جناب فتح محمد صاحب اسٹور کیپر محکمہ کمسریٹ جالندھر)	
۵۷۳	جناب حبیب اللہ خانصاحب جالندھر۔	صہ ر
۵۷۴	جناب غلام محمد مصطفےٰ صاحب 〃	صہ ر
۵۷۵	جناب فتح محمد صاحب اسٹور کیپر محکمہ کمسریٹ 〃	صہ ر
	(متفرق)	
۵۷۶	جناب محمد اسحاق صاحب سوتھ مونگ ٹولی اسٹریٹ رنگون۔	صہ ر
۵۷۷	جناب چودھری محمد حمید اللہ خانصاحب سماور ضلع ایٹہ۔	صہ ر
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)	
۵۷۸	جناب غلام محی الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست بھاولپور۔	صہ ر
۵۷۹	جناب منشی فتح الدین صاحب رئیس لائل پور سفید پوش موضع ۲۲۴ رکھ برانچ۔	۵
۵۸۰	جناب مولوی غلام جیلانی صاحب منصف پنشنر۔ لائل پور۔	صہ ر
۵۸۱	جناب حکیم امین الدین صاحب وکیل سرکاری۔ 〃	صہ ر
۵۸۲	جناب مولوی عبد المجید صاحب وکیل۔ 〃	صہ ر
۵۸۳	جناب مولوی غلام باری صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل چیف کورٹ پنجاب 〃	صہ ر

نمبر شمار	نام		رقم
۵۸۴	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔	لائل پور	صہ
۵۸۵	جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب ڈپٹی کلکٹر۔	〃	صہ
۵۸۶	جناب بابو رمضان علی صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈویژن	〃	صہ
۵۸۷	جناب خواجہ محمد خاں صاحب آنریری مجسٹریٹ جہلم۔		عہ
۵۸۸	جناب شیخ محمد شاہ صاحب سفیر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل علی گڑھ۔		عہ
۵۸۹	جناب خوردار صاحب چک نمبر (۴۲۶) جھنگ برانچ ضلع	〃	عہ
۵۹۰	جناب منشی عبدالحمید و بشیر احمد جان صاحبان سوداگر ریلوے بازار	〃	عہ
۵۹۱	جناب بابو غلام حسن صاحب کلرک محکمۂ آبادی۔	〃	عہ
۵۹۲	جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب ممبر و وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی۔	〃	عہ
۵۹۳	جناب منشی سرور شاہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس۔	〃	عہ
۵۹۴	جناب شیخ برکت علی صاحب ہیڈ کلرک محکمۂ ڈائرکٹر زراعت۔	〃	عہ
۵۹۵	جناب چودھری نظام الدین صاحب ممبر و وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی موضع علی آل نمبر (۳۳) ڈاک خانہ ڈجکوٹ ضلع	〃	عہ
۵۹۶	جناب شیخ عبدالرحمن صاحب بی۔اے سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ اسکول۔	〃	عہ
۵۹۷	جناب ملک سلطان محمود صاحب ٹوانا معرفت مولوی غلام جیلانی صاحب منصف پنشنر	〃	عہ
۵۹۸	جناب مولوی عبدالہادی صاحب عربی مدرس گورنمنٹ اسکول۔	〃	عہ
۵۹۹	جناب محمد ابو صاحب بی۔اے ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول۔	〃	عہ
۶۰۰	جناب شیخ کریم بخش صاحب پلیڈر۔	〃	عہ
۶۰۱	جناب شیخ امیر الدین صاحب و دوست محمد صاحب آڑھتی غلہ منڈی۔	〃	عہ
۶۰۲	جناب خان محمد صاحب پسر حاجی محمد عمر بخش صاحب مرحوم ہوشیار پور حال وارد	〃	عہ
۶۰۳	جناب میاں رحیم بخش صاحب چپراسی محکمۂ ڈائرکٹر۔	〃	عہ

نمبر شمار	نام		رقم
۶۰۴	جناب شیخ عطا محمد صاحب محرر لوکل بورڈ۔	لائل پور	عہ/
۶۰۵	جناب شیخ محمد الدین صاحب بوٹ فروش پیر بخش ریلوے بازار۔	″	عہ/
۶۰۶	جناب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر کچہری بازار۔	″	عہ/
۶۰۷	جناب چودھری محمد شفیع صاحب سلجوان ڈپٹی کمشنر بہادر۔	″	عہ/
۶۰۸	جناب منشی شریف احمد صاحب محکمہ زراعت۔	″	عہ/
۶۰۹	جناب شیخ غلام محی الدین صاحب وکیسنیٹر۔	″	عہ/
۶۱۰	جناب حکیم نور الدین صاحب۔	″	عہ/
۶۱۱	جناب منشی عبد الرحمن صاحب قانونگوی	″	عہ/
۶۱۲	جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب منشی محلہ۔	″	۸/
۶۱۳	جناب شیخ محمد داؤد صاحب عرائض نویس۔	″	۱۳/
۶۱۴	جناب منشی محمد حسین صاحب محرر مولوی غلام باری صاحب وکیل	″	۳/
۶۱۵	جناب شیخ فضل سبحان صاحب قانونگوی تحصیل۔	″	۸/
	(معرفت حکیم مولوی قیام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ ملاں ٹولہ جونپور) عہ/		
۶۱۶	جناب مولوی عبد الجلیل صاحب رئیس و بیرسٹر جونپور۔		ص/
۶۱۷	جناب مرزا حیدر بیگ صاحب وکیل۔	″	ص/
	(معرفت جناب مولانا مسیح الزماں خانصاحب رئیس شاہجہانپور) ص/		
۶۱۸	جناب حاجی محمد سعید خانصاحب سوداگر شاہ جہاں پور۔		ص/
۶۱۹	جناب محمد عبد الرزاق خانصاحب رئیس رنگیں چوپال شاہجہانپور۔		ص/

نمبر شمار	نام	رقم
۶۲۰	جناب مولوی محمد رضی الدین خاں صاحب وکیل شاہجہاں پور	۵
۶۲۱	جناب محمد اقتدار اللہ خاں صاحب، قدن خیل جلال نگر۔ 〃 〃	۵
۶۲۲	جناب محبوب علی میاں صاحب ککڑا کلاں۔ 〃 〃	۵
۶۲۳	جناب مولانا محمد مسیح الزماں خانصاحب اُستاد حضور نظام و رئیس 〃	۵
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)	
۶۲۴	جناب خان بہادر مولوی انعام علی صاحب ششن جج۔ جہلم	۵
۶۲۵	جناب میاں فیروز الدین صاحب افسر مال۔ 〃	۵
۶۲۶	جناب راجہ محمد اکبر خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ۔ 〃	۵
۶۲۷	جناب راجہ پائندہ خانصاحب رئیس موضع دارا ضلع 〃	۵
۶۲۸	جناب شیخ فضل الٰہی صاحب سب جج۔ 〃	۵
۶۲۹	جناب منشی نذر محمد خانصاحب ٹھیکہ دار صدر بازار چھاؤنی جالندھر	۵
۶۳۰	جناب خانصاحب نیاز محمد خانصاحب رئیس و وکیل۔ 〃	۵
۶۳۱	جناب خانصاحب فخر الدین احمد خانصاحب رئیس موضع دھوگڑی ضلع 〃	۵
۶۳۲	جناب قاضی عبد الغنی صاحب رئیس محلہ قاضیان۔ 〃	۴
۶۳۳	جناب مولوی فتح الدین صاحب وکیل متصل آونکوور۔ 〃 〃	۴
۶۳۴	جناب سید امداد علی صاحب وکیل محلہ سیدان۔ 〃	۴
۶۳۵	جناب قاضی محبوب عالم صاحب رئیس اعظم محلہ قاضیان۔ 〃	۴
۶۳۶	جناب ماسٹر غلام محی الدین صاحب پلیڈر۔ 〃	۴
۶۳۷	جناب سید امیر شاہ صاحب گرداور جہلم	۳

نمبر شمار	نام		رقم
۶۳۸	جناب میاں کرم الدین صاحب ممبر کمیٹی جہلم۔		۵۰
۶۳۹	جناب مولوی عبد اللطیف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس جالندھر		۵۰
	(معرفت مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ)	۱۰۰	
۶۴۰	جناب بابو محمد الٰہی بخش صاحب انسپکٹر ریلوے رئیسانِ ضلع کوہاٹ خود و دیگر احباب۔		۱۰۰
	(معرفت بابو عبد القادر صاحب سیکرٹری معین الندوہ شملہ بابت ۱۹۰۹ء)	۵۰	
۶۴۱	جناب بابو عبد القادر صاحب سیکرٹری معین الندوہ۔	شملہ	۵۰
۶۴۲	جناب بابو عبد العزیز صاحب سب اوورسیر میونسپل۔	〃	۵۰
۶۴۳	جناب بابو عبد اللہ صاحب منھاس کلرک مٹرو لاجیکلی۔	〃	۵۰
۶۴۴	جناب بابو محمد عمر صاحب کلرک دفتر۔	〃	۵۰
	(معرفت مولوی حکیم عبد الحی صاحب ماتریدی سہارنپوری)	۱۰۰	
۶۴۵	جناب بابو فضل الرحمن صاحب رئیس محلہ چوک۔	سہارنپور	۵۰
۶۴۶	جناب سید محمد صادق صاحب رئیس محلہ سرائے شاہ جی۔	〃	۵۰
۶۴۷	جناب ڈپٹی محمد عمر صاحب پنشنر و رئیس محلہ مفتیاں۔	〃	۵۰
۶۴۸	جناب بابو جعفر صاحب وکیل محلہ شاہ ولایت	〃	۵۰
۶۴۹	جناب عنایت اللہ خانصاحب رئیس کھلا پار۔	〃	۵۰
۶۵۰	جناب شیخ سلطان احمد صاحب رئیس محلہ شیر علی مرحوم۔	〃	۵۰

نمبر شمار	نام		رقم
۶۵۱	جناب مولوی محمد یوسف صاحب رئیس محلہ منڈوی۔	سہارنپور۔	۵۰
۶۵۲	جناب قاضی ظفر احمد خاں صاحب قاضی۔	″	۵۰
۶۵۳	جناب امیر حسن خاں صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر۔	″	۵۰
۶۵۴	جناب مولوی شہاب الدین صاحب وکیل سرکار۔	″	۵۰
۶۵۵	جناب بابو محمد یوسف صاحب ہیڈ کلرک دفتر ساکن محلہ شاہ بہلول	″	۵۰
۶۵۶	جناب شیخ محمد ضیاء الحق صاحب رئیس راجپور ضلع مظفر نگر۔		۵۰
۶۵۷	جناب سید محمد امداد اللہ صاحب مترجم ججی۔	″	۵۰
۶۵۸	جناب شیخ اللہ دیا صاحب محلہ شیخ صاحبان۔	″	۴۰
۶۵۹	جناب مولوی مشتاق احمد صاحب رئیس ″	″	۴۰
۶۶۰	جناب قاضی صدیق صاحب	″	۴۰
۶۶۱	جناب منشی اللہ رکھا صاحب مختار قاضی محلہ	″	۴۰
۶۶۲	جناب جھنڈے خاں صاحب۔	″	۴۰
۶۶۳	جناب شمس الدین صاحب صابون گر محلہ شاہ بہلول۔	″	۴۰
۶۶۴	جناب سید منظور علی صاحب محلہ کٹھائیہ۔	″	۴۰
۶۶۵	جناب شیخ سراج احمد صاحب رئیس محلہ مورگنج۔	″	۴۰

(متفرق)

۶۶۶	جناب مولنا حبیب الرحمن خانصاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علی گڑھ۔	۱۰۰
۶۶۷	جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔اے۔ ہیڈ ماسٹر دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	۵۰
۶۶۸	جناب حافظ عبد الغفور صاحب کارخانہ دار قفل بنجی۔ سبزی منڈی علی گڑھ	۵۰

نمبر شمار	نام	رقم
۶۶۹	جناب حافظ محمد نقی صاحب کارخانہ دار قفل بنجی پدرون گنج علی گڑھ۔	صدر
۶۷۰	جناب محمد صدیق صاحب رئیس محلہ قاضی سہارنپور۔	صدر
۶۷۱	جناب عبد الغفور صاحب بمعرفت مولوی عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ ریواڑی ضلع گرگانواں	عام
۶۷۲	جناب قاضی باقی شاہ صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔	صدر
۶۷۳	جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب محمد علی حسن خاں صاحب رئیس بھوپال مقیم لکھنؤ۔	صدر
۶۷۴	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب۔ لکھنؤ۔	صدر
۶۷۵	جناب نواب محمد مرتضیٰ خاں صاحب۔ 〃	صدر
۶۷۶	جناب نواب سید امیر حسن خاں صاحب۔ 〃	صدر
۶۷۷	جناب نواب محمد مقتدی صاحب۔ 〃	صدر
۶۷۸	جناب مولوی محمد ابو ظفر صاحب مترجم ہائیکورٹ کلکتہ۔	صدر
۶۷۹	جناب مولوی رضا علی خاں صاحب وحشت کلکتہ	صدر
۶۸۰	جناب سید عبد اللہ صاحب تحصیلدار مردان ریاست بھوپال۔	صدر
۶۸۱	جناب منشی محمد صادق علی صاحب محلہ مبارک پور قنوج۔	عام
۶۸۲	جناب منشی محمد حسن صاحب رئیس ملا ٹولہ قنوج۔	عام
۶۸۳	جناب محمد احمد صاحب مبارک پور قنوج	عام
۶۸۴	جناب لالہ رام چرن صاحب ساکن موضع معلم پوسٹ کسوم پور ضلع قنوج۔	عام
۶۸۵	جناب منشی غلام جیلانی خانصاحب گرد آور قانونگوئی خانپور ضلع ہوشیار پور	عام
۶۸۶	جناب حافظ حبیب احمد صاحب پانی پت	عام
۶۸۷	جناب مولوی نجم الدین صاحب مراد آباد۔	عام

نمبر شمار	نام	رقم
۶۸۸	جناب مائسٹر ابرار حسن صاحب مُراد آباد۔	عدد ۱
۶۸۹	جناب حاجی عبد الخالق صاحب پانی پت۔	عدد ۱
۶۹۰	جناب منشی امیر الدین صاحب " "	عدد ۱
۶۹۱	جناب مولوی عبد الحمید صاحب پانی پت ضلع کرنال۔	عدد ۱
۶۹۲	جناب سراج الرحمن صاحب سب انسپکٹر پولیس اجمیر۔	عدد ۱
۶۹۳	جناب بھگوان دین صاحب موضع گھنا ضلع فرخ آباد۔	عدد ۱
۶۹۴	جناب نواب فاخر احمد خانصاحب رئیس پانی پت ضلع کرنال۔	صد ۱
۶۹۵	جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب ولد مولوی سلام اللہ صاحب انصاری پانی پت ضلع کرنال۔	صد ۱

(بذریعہ مولوی محمد الدین صاحب جج چیف کورٹ بھاولپور)

نمبر شمار	نام	رقم
۶۹۶	عالی جناب مولوی رحیم بخش صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ پریسیڈنٹ کونسل ریاست بھاولپور۔	صد ۱
۶۹۷	جناب مولوی محمد دین صاحب بی۔ اے جج چیف کورٹ بھاولپور	صد ۱
۶۹۸	جناب ملک محمد دین صاحب افسر انہار ریاست "	صد ۱
۶۹۹	جناب سید واحد علی صاحب منصف و مجسٹریٹ بخن آباد ریاست "	صد ۱
۷۰۰	جناب سید غلام علی شاہ صاحب منصف و مجسٹریٹ احمد پور ریاست "	صد ۱
۷۰۱	جناب سید غلام مرتضیٰ صاحب قلعہ دار دیراور "	صد ۱
۷۰۲	جناب بابو محمد عبد الحمید صاحب بی۔ اے۔ پرنسپل کالج ریاست "	صد ۱
۷۰۳	جناب شیخ غلام حیدر خانصاحب تحصیلدار الہ آباد۔	صد ۱

نمبر شمار	نام	رقم
۷۰۴	جناب منشی محمد یار خانصاحب تحصیلدار بھاول نگر ریاست بھاولپور	صہ
۷۰۵	جناب محمد امین خانصاحب انسپکٹر پولیس ہنجن آباد ریاست	صہ
۷۰۶	جناب سردار محمد عبداللہ خانصاحب ایجنٹن فوج	صہ
۷۰۷	جناب شیخ الانجش صاحب سپرنٹنڈنٹ بندوبست خیرپور۔	صہ
۷۰۸	جناب محمد کمال خانصاحب ضلعدار نہر بختوہ اوچ شریف ریاست	صہ
۷۰۹	جناب حاجی محمد علی صاحب ضلعدار نہر صادقیہ غربیہ جیم یار خاں	صہ
۷۱۰	جناب مولوی غلام احمد صاحب اختر ضلعدار گوئٹہ چیمی	صہ
۷۱۱	جناب مولوی نورالدین صاحب افسر مدرس عربیہ۔	صہ
۷۱۲	جناب شیخ نور احمد خانصاحب انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ لاہور۔	صہ
۷۱۳	جناب منشی غلام رسول صاحب سررشتہ بھوڑا ریاست	صہ
۷۱۴	جناب عبدالعزیز خانصاحب رشتہ دار مثری ممبر کونسل آف ریجنسی	صہ
۷۱۵	جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب میڈیکل افسر و افسر تعریفات ریاست	صہ

(معرفت جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر)

۷۱۶	جناب میاں حسام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر۔	صہ

(بذریعہ سیکرٹری صاحب معین الندوہ شملہ بابت سنہ ۱۹۰۹ء)

۷۱۷	جناب مولوی منعم الدین صاحب اکزامینر گورنمنٹ مونوٹائپ پریس شملہ۔	عہ
۷۱۸	جناب مولوی عبدالرب صاحب خلف جناب مولوی منعم الدین صاحب کو	عہ
۷۱۹	جناب عبدالرزاق صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب	عہ

نمبر شمار	نام	رقم
۷۲۰	جناب محمد احمد صاحب خلف مولوی منعم الدین صاحب۔ شملہ۔	۱۰
۷۲۱	جناب محمد امام محی الدین صاحب گھنٹور چنیدہ جامع مسجد گھنٹور بلا تفصیل	۱۰۴

(اشاعتِ اسلام)

نمبر شمار	نام	رقم
۱	جناب فتح محمد صاحب اسٹور کیپر چھاؤنی جالندھر (تاحیات مولانا شاہ سلیمان صاحب)	۱۰۰
۲	جناب احمد دین صاحب سردا کالی وزیرستان۔	۵۰
۳	جناب احمد دین صاحب پولٹیکل تحصیلدار وانا ساوتھ وزیرستان۔	۵۰
۴	جناب عثمان غنی صاحب تارگھر نیو پنجاب۔	۵۰

(در اجلاسِ دہلی سنہ ۱۹۱۰ء)

صاحبہ ۵۰

۵	جناب حافظ عبد الغفور صاحب کارخانہ دار قفل برنجی سبزی منڈی علی گڑھ	۵۰
۶	جناب حافظ عبد الغفور صاحب وخانصاحب محمد نقی صاحب پدرون گنج۔	〃 ۵۰
۷	جناب ارشاد الدین صاحب۔	۱۰
۸	جناب ملک محمد الدین صاحب بھاولپور۔	۱۰
۹	جناب عبد اللہ خانصاحب خانپوری	۵۰
۱۰	جناب ماسٹر محمد شفیع صاحب شیدی پورہ دلّی۔	۵۰

نمبر شمار	نام	رقم
۱۱	جناب محمد یعقوب صاحب شیدی پورہ دلی -	۵
۱۲	جناب منوّر حسن صاحب 〃	۱
۱۳	جناب مولوی عبداللطیف صاحب خلف مولوی عبدالاحد صاحب. مالک مطبع مجتبائی دہلی	۵
۱۴	جناب ملک الدین صاحب بھاولپور-	۱
۱۵	جناب مولوی محمد عالم صاحب وکیل قنوج-	۱
۱۶	جناب خورشید عالم صاحب کلرک ڈویزنل کورٹ سیالکوٹ-	۱
۱۷	جناب کمال الدین صاحب ریواڑی-	۱
۱۸	جناب عبدالکبیر صاحب دہلی-	۵
۱۹	جناب عاشق حسین صاحب انجنیر دلی-	۱
۲۰	جناب سید رشید احمد صاحب خلف امام صاحب جامع مسجد دلی-	۱
۲۱	جناب فخر احمد صاحب پانی پت ضلع کرنال-	۱
۲۲	جناب حبیب اللہ صاحب ٹھیکہ دار چھاونی جالندھر-	۱
۲۳	جناب شفیع الحسن صاحب دہلی-	۱
۲۴	جناب وزیر حسن صاحب بریلی-	۱
۲۵	جناب میر محمد صاحب ملازم حافظ عبدالکریم صاحب میرٹھ-	۱
۲۶	جناب محمد رشید صاحب کلرک سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس دلی-	۱
۲۷	جناب مولوی عبدالشکور صاحب آنریری مجسٹریٹ فریدآباد دلی-	۱
۲۸	جناب معلوم علی صاحب دلی-	۱
۲۹	جناب حکیم جواد حسن صاحب گورکھپور تیگی سالانہ شملہ	۱
۳۰	جناب عبدالرحمن صاحب نواشہر ضلع جالندھر-	۱

نمبر شمار	نام	رقم
۳۱	جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب فیروز پور۔	۵
۳۲	جناب حکیم محمد احمد صاحب موگا ضلع فیروز پور۔	۵
۳۳	جناب اشفاق احمد صاحب پھاٹک حبش خاں دلی۔	۵
۳۴	جناب محمد اشرف صاحب ہوشیار پور۔	۵
۳۵	جناب عاشق حسین صاحب انجنیر مالیر کوٹلہ۔	۵
۳۶	جناب مولوی محمد امیر صاحب سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ ریاست بھاولپور۔	۵۰
۳۷	جناب محمد قدرت اللہ صاحب زمیندار ساکن قصبہ سیوہارہ ضلع بجنور۔	۵۰
۳۸	جناب سوداگر صاحب کوہ المورہ مظفر نگر۔	۵
۳۹	جناب شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر۔	۲۵
۴۰	جناب آنریبل مولوی محمد نسیم صاحب بی۔ اے وکیل ہائیکورٹ لکھنؤ	۱۰۰
۴۱	جناب مولوی قاضی شیخ محمود صاحب خلف مولنا شیخ محمد صاحب تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔	۵۰
۴۲	جناب بیوہ خان بہادر مولوی عبد الحی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیٹل منٹ افسر پنجاب ساکن فرید آباد ضلع دہلی۔	۴۰

نمبر شمار	نام	رقم
	زکوٰۃ ندوۃ العلماء	
۱	جناب مولوی حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار حسن گنج ضلع اونار۔	۵
۲	جناب شاہ محمد خانصاحب جنرل مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ لکھنؤ۔ (معرفت احمد رسول خانصاحب) (قیمت چرم قربانی دو کھال)۔	۱۲
	(بذریعہ سکریٹری صاحب معین الندوہ شملہ بابت سنہ ۱۹۰۸ء قیمت چرم قربانی ۵/۲)	
۳	جناب میاں عبد الغفور صاحب گاؤر شملہ۔ (۲ عدد کھال)	۵
۴	جناب منشی قادر بخش صاحب ریلوے بورڈ شملہ (۱ عدد کھال)	۸
۵	جناب بابو عبد العزیز صاحب اور سیر میونسپل بورڈ شملہ (۱ عدد کھال۔	۸
۶	جناب بابو عبد القادر صاحب شملہ۔	۸
۷	چندہ عید الضحیٰ شملہ (۲ عدد کھال)	۱۰
	(معرفت جناب حکیم مولوی عبد اللہ صاحب پشاور)	
۸	جناب ماسٹر سید احمد صاحب پشاور۔	۸
۹	جناب مولوی امام الدین صاحب 〃	۲
	(متفرق)	
۱۰	جناب نہال الدین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ فرنٹیر آرمی ریمونٹ ڈپارٹمنٹ میرٹھ	۴

نمبر شمار	نام	رقم
	پوسٹ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ۔	
۱۱	جناب منشی سلطان علی صاحب گرداور قانونگوی میاتی ضلع ہوشیار پور	۵ر
۱۲	جناب غلام حیدر صاحب ہیڈ کلرک دفتر نہر اپر چناب گوجرانوالہ	۱۱ر
۱۳	جناب مولوی بلاغ دین صاحب مدرس لوئر اسکول پشاور۔	۵ر
۱۴	جناب احمد مرزا صاحب تعلقہ دار اورنگ آباد پوسٹ مسرکہ ضلع سیتاپور معرفت جناب اسمٰعیل خانصاحب دیوان ریاست بابت ہدیہ قرآن مجید	۵ر
۱۵	جناب مولوی عبدالحمید صاحب وکیل۔ اے بریلی۔	۵ر
۱۶	جناب غلام جیلانی صاحب پنشنر منصف مقیم لائل پور۔	۵ر
۱۷	جناب فتح محمد صاحب اسٹوکیپر محکمہ کمسریٹ چھاؤنی جالندھر۔	۵ر
۱۸	جناب حکیم مولوی فضل احمد صاحب رئیس محلہ نویا شہر "	۸ر
۱۹	جناب محمود خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نالون ڈاک خانہ ٹنگ ضلع پھاموں اپر برہما۔	۵ر
۲۰	جناب شیخ نثار الرحمن صاحب زمیندار بڑاگانوں ضلع بارہ بنکی۔	۵ر
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	۱۵ر
۲۱	جناب حاجی منشی عبدالرحیم صاحب تاجر چرم۔	۵ر
۲۲	جناب ڈاکٹر حکیم شیخ ظہور الاسلام صاحب ریاست پٹیالہ۔	۵ر
	(متفرق)	
۲۳	جناب محمد شرافت اللہ صاحب دفتر جسٹرار گورکھپور۔	۵ر

نمبر شمار	نام	رقم
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)	
	ایضاً	
۲۴	جناب خانصاحب یار محمد خانصاحب رئیس جہان خیلان ضلع ہوشیارپور	۱۰
۲۵	جناب منشی میراں بخش صاحب پٹواری " "	۵
	(معرفت قاضی فضل الرحمن صاحب وکیل ندوہ)	
	ایضاً	
۲۶	جناب عبدالحکیم صاحب چوب فروش چوب منڈی پشاور	۵
۲۷	جناب محمد رمضان صاحب " " "	۵
۲۸	جناب قاضی عبدالرحمن صاحب قاضی خیلان "	۵
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری)	
	ایضاً	
۲۹	جناب اہلیہ محترمہ خان بہادر ڈاکٹر جان محمد صاحب مرحوم نور محل جالندھر محلہ سبزی فروشان	۱۰
۳۰	جناب حاجی محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر ممبر کیٹونمنٹ کنٹونمنٹ چھاؤنی جالندھر	۵
	(بذریعہ سکرٹری معین الندوہ شملہ بابت سنہ ۱۹۰۹ء)	
	ایضاً	
۳۱	جناب نامعلوم الاسم صاحب معرفت منشی احمد حسن خانصاحب شملہ	۵
۳۲	جناب اہلیہ محترمہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	۵

نمبر شمار	نام	رقم
	(چندہ یتیم خانہ)	
۱	جناب چودھری محمد اجرالحق صاحب منیجر ریاست بختیار پور پوسٹ مکھنیا بازار ضلع مونگیر۔	۵
	(فروخت روئداد)	
۱	فروخت روئداد یک جلد۔	۸/
	(وقف علی الاولاد)	
۱	جناب محمد قدرت اللہ صاحب زمیندار سیوبارہ ضلع بجنور۔ سوداگر کوہ الموڑہ۔	۵

فہرست چندہ دارالعلوم من ابتدای یکم اپریل سنہ ۱۹۰۹ لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

۱	عطیۂ ماہوار گورنمنٹ (گرانٹ ان ایڈ) من ابتدائے جولای سنہ ۱۹۰۹ء لغایت جنوری سنہ ۱۹۱۰ء۔	۱۱۱ صاد ۳/ (۱۱/۳)

نمبر شمار	نام	رقم
(۲)	عطیۂ ماہوار حضور ہز ہائنس بیگم صاحبہ بہادر۔ جی۔ سی۔ آئی۔ اے والیہ ریاست بھوپال۔ خلداللہ ملکہا۔	۱۱۱۱۱۱
(۳)	عطیۂ سالانہ جناب نواب صاحب بہادر بالقابہ ریاست بہاولپور پنجاب	۳۰۰۰ سالانہ
	(عطیۂ تعمیر درسگاہ دار العلوم)	
(۴)	عالی جناب جدۂ ماجدہ ہز ہائنس نواب صاحب بہادر والی ریاست بہاولپور	۳۰۰۰۰ سالانہ
(۵)	عطیۂ سالانہ ہز ہائنس آغا خان بہادر بابت سنہ ۱۹۱۰ء۔	۵۰۰۰ سالانہ
	(آمدنی جائداد موقوفہ)	
(۶)	جناب مولوی محمد خدا یار خانصاحب متولی اوقاف موضع بھرتناپور ضلع بریلی۔	۵۰ سالانہ
(۷)	آمدنی اوقاف موضع حمزہ پور تحصیل تلہر ضلع شاہ جہانپور مرسلہ تحصیلدار صاحب تلہر بذریعہ منی آرڈر۔	۵۰ صد (۹/۱۴)
(۸)	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ۔	۱۴۰ سالانہ ۸/

نمبر شمار	نام	رقم
	(چندۂ دار العلوم)	
۱	جناب مبارز الدین خانصاحب ڈیوڑھی نواب عظیم الدین خانصاحب بہادر تعلقہ دار و منصب دار سرکار آصفیہ حیدر آباد دکن۔	۱۰۰
۲	جناب شیخ کریم اللہ صاحب ڈاکٹر ریاست پٹیالہ۔	۵۰
۳	جناب محمد صدیق صاحب پوسٹ ہرپال پور جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے اسٹیشن۔	۲۵
۴	جناب محمد اکبر خاں صاحب رئیس قصبۂ مہت پور تحصیل نکودر ضلع جالندھر بہ تقریب شادی فرزند جناب اسد اللہ خانصاحب)	۵۰
۵	عطیۂ مولوی محمود علی صاحب پروفیسر رندھیر کالج ریاست کپورتھلہ پنجاب	۱۰۰۱
	(بذریعہ سکرٹری صاحب معین الندوہ شملہ بابت سنہ ۱۹۰۸ء)	
۶	جناب غلام کبریا خانصاحب جمعدار دفتری گورنمنٹ پریس شملہ	۴
۷	جناب عبد الحق صاحب دفتری 〃 〃	۴
۸	جناب کریم بخش صاحب نمبر (۱) 〃 〃	۲
۹	جناب علی بخش صاحب 〃 〃	۲
۱۰	جناب علی اشرف صاحب 〃 〃	۱
۱۱	جناب عبد الرحمن صاحب نمبر (۲) 〃 〃	۱
۱۲	جناب رحمت اللہ صاحب دفتری مانوٹائپ پریس 〃	۸
۱۳	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ۔ 〃	۵۰
۱۴	جناب منشی عصمت اللہ صاحب فنانس ڈیپارٹمنٹ 〃	۸

نمبر شمار	نام	رقم
۱۵	جناب میاں عبدالقادر صاحب ٹھیکہ دار ساکن کالکا۔	۵ر
۱۶	جناب بابو غلام محی الدین صاحب شملہ۔	۵ر
۱۷	جناب علی بخش صاحب چوکیدار شملہ۔	۱۴ر
۱۸	جناب ہاکو صاحب 〃 〃	۱۴ر
۱۹	جناب بابو عمر دین صاحب کمپازیٹر گورنمنٹ پریس کوہ شملہ۔	۵ر
۲۰	جناب بابو شہاب الدین صاحب کلرک دفتر آب و ہوا 〃	۵ر
۲۱	جناب مسٹر جان محمدؐ صاحب 〃 〃 〃	۱۰ر
۲۲	جناب بابو برکت علی صاحب 〃 〃 〃	۵ر
۲۳	جناب بابو محمدؐ بخش صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۴	جناب میاں عبدالغنی صاحب بٹ 〃 〃 〃	۴ر
۲۵	جناب مسٹر محمدؐ اکرام صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۶	جناب میاں عبدالعزیز صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۲۷	جناب بابو مولا بخش صاحب 〃 〃 〃	۵ر
۲۸	جناب میاں محمدؐ علی صاحب جمعدار 〃 〃 〃	۸ر
۲۹	جناب بابو شمس الحق صاحب 〃 〃 〃	۸ر
۳۰	جناب بابو بدر الدین صاحب کلرک الاونس بنک کوہ شملہ	۵ر
۳۱	چندۂ عید الفطر کوہ شملہ۔	۱۱۱/۱۲
۳۲	جناب بابو عبداللطیف صاحب شملہ بروز عید الفطر۔	۱۰ر
۳۳	جناب نامعلوم الاسم صاحب معرفت عبدالستار صاحب کوہ شملہ۔	۵ر
۳۴	جناب پروپرائٹر صاحب بمبئی ہاؤس۔	۵ر

نمبر شمار	نام		رقم
۳۵	جناب حکیم غلام نبی صاحب معرفت میر عبدالستار صاحب کوہ شملہ		۵۰ر
۳۶	جناب لالہ گنگا رام صاحب۔	"	۴ر
۳۷	جناب سید جواد شاہ صاحب ٹھیکہ دار۔	"	۶۰ر
۳۸	جناب پروپرائٹر صاحب کابل ہاؤس۔	"	۵۰ر
۳۹	جناب امیر بخش صاحب گھڑی ساز	"	۸ر
۴۰	جناب محمد جو صاحب بساطی۔	"	۸ر
۴۱	جناب شکور علی صاحب ٹھیکہ دار	"	۶۰ر
۴۲	جناب عبدالخالق صاحب شال مرچنٹ۔	"	۸ر
۴۳	جناب علی محمد صاحب۔	"	۸ر
۴۴	جناب کمان ڈار صاحب۔	"	۴ر
۴۵	جناب غلام محمد جو صاحب امرتسری۔	"	۵۰ر
۴۶	جناب حاجی عبدالصمد صاحب کشمیری۔	"	۵۰ر
۴۷	جناب خواجہ کبیر جو صاحب	"	۵۰ر
۴۸	جناب شیخ علی محمد صاحب جام فروش	"	۵۰ر
۴۹	جناب نظام الدین صاحب مصری فروش۔	"	۴ر
۵۰	جناب بابو غلام مصطفےٰ صاحب سگریٹ مرچنٹ	"	۵۰ر
۵۱	جناب محمد زکریا صاحب گھڑی ساز۔	"	۸ر
۵۲	جناب محمد اکبر خاں صاحب کابل کپتی۔	"	۵۰ر
۵۳	جناب عظیم شیخ صاحب۔	"	۲ر
۵۴	جناب اسد اللہ صاحب شال مرچنٹ	"	۵۰ر

نمبر شمار	نام		رقم
۵۵	جناب حاجی لس جو صاحب	شملہ	۴/
۵۶	جناب محمد شعبان جو احمد صاحبان	〃	۴/
۵۷	جناب عمی لون صاحب زغال فروش۔	〃	۲/
۵۸	جناب غلام محمد صاحب شال مرچنٹ۔	〃	۴/
۵۹	جناب حبیب اللہ صاحب شال مرچنٹ	〃	۲/
۶۰	جناب غلام نبی صاحب ٹیلر ماسٹر۔	〃	۴/
۶۱	جناب خاکسار صاحب۔	〃	(۹/
۶۲	جناب غلام رسول صاحب خیاط۔	〃	۱/
۶۳	جناب ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر۔	〃	۴/
۶۴	جناب نظام الدین صاحب 〃	〃	۲/
۶۵	جناب میرزا دحسین صاحب دہلوی۔	〃	عہ/
۶۶	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب مالک مڈیکل ہال۔	〃	۳/
۶۷	جناب خیر الدین صاحب ٹیلر ماسٹر۔	〃	۴/
۶۸	جناب ماموں صاحب ٹھیکہ دار۔	〃	۸/
۶۹	جناب شیخ محبوب الٰہی صاحب۔	〃	عہ/
۷۰	جناب عبد القدوس صاحب قلعی گر۔	〃	۱/
۷۱	جناب عبد الغنی صاحب جفت فروش۔	〃	۴/
۷۲	جناب قدرت اللہ صاحب بساطی۔	〃	۴/
۷۳	جناب شیخ مشرف و عبد الغنی صاحبان تنباکو فروش	〃	عہ/
۷۴	جناب چودھری مولا بخش صاحب۔	〃	۴/

نمبر شمار	نام		رقم
۷۵	جناب کبیر جوصاحب زرگر	شملہ	۴ر
۷۶	جناب ماسٹر عبدالعزیز صاحب	〃	۲ر
۷۷	جناب حکیم شفیق الرحمٰن صاحب	〃	۲ر
۷۸	جناب وزیرالدین صاحب زرگر	〃	۸ر
۷۹	جناب شاہ میرخاں صاحب و مُلّاجی تنباکو فروش	〃	۴ر
۸۰	جناب ابراہیم صاحب سبزی فروش	〃	۲ر
۸۱	جناب میر نثار علی صاحب ٹین ساز	〃	عہ ر
۸۲	جناب عبداللہ صاحب خیّاط	〃	۴ر
۸۳	جناب عزیز ڈار صاحب	〃	۸ر
۸۴	جناب منشی فضل احمد صاحب عطّار	〃	۲ر
۸۵	جناب ستری کفایت اللہ صاحب	〃	۱ر
۸۶	جناب منشی اکبر صاحب مونوٹائپ پریس	〃	عہ ر
۸۷	جناب مرزا محمد بیگ صاحب فنداں ساز	〃	عہ ر
۸۸	جناب مرزا حلیم بیگ صاحب	〃	۸ر
۸۹	جناب سردار نتھا سنگھ صاحب ریلوے بورڈ	〃	۸ر
۹۰	جناب منعم الدین صاحب اکزامینر مونوٹائپ پریس	〃	۴ر
۹۱	اندرون خانہ جناب منشی قادربخش صاحب ریلوے بورڈ	〃	عہ ر
۹۲	جناب منشی الہٰبخش صاحب سیکشن ہولڈر مونوٹائپ پریس	〃	عہ ر
۹۳	جناب شیخ ولایت علی صاحب اسسٹنٹ 〃 〃 〃	〃	۴ر
۹۴	جناب منشی سراج الدین صاحب کمپازیٹر 〃 〃	〃	۴ر

نمبر شمار	نام		رقم
۹۵	جناب منشی احمد حسن خاں صاحب	مونوٹائپ پریس کی بورڈ۔	شملہ۔ عہ/
۹۶	جناب منشی اللہ دیا صاحب	کاپی ہولڈر مونوٹائپ پریس۔	〃 ۴/
۹۷	جناب لالہ منوہر لال صاحب	ریوآنرر 〃	〃 ۲/
۹۸	جناب منشی خورشید محمد صاحب	کمپازیٹر۔ 〃	〃 ۲/
۹۹	جناب بابو بشیر احمد صاحب	〃 〃	〃 ۲/
۱۰۰	جناب بابو روشن علی صاحب	〃 〃	〃 ۲/
۱۰۱	جناب بابو عبدالرشید خاں صاحب	〃 〃	〃 ۲/
۱۰۲	جناب بابو فقیر چند داس صاحب	〃 〃	〃 ۲/
۱۰۳	جناب منشی سید احمد صاحب۔	〃 〃	〃 ۴/
۱۰۴	جناب منشی محمد احسن صاحب	〃 〃	〃 ۲/
۱۰۵	جناب منشی نور محمد صاحب	〃 〃	〃 ۴/
۱۰۶	جناب منشی ولی محمد صاحب	〃 〃	〃 ۴/
۱۰۷	جناب منشی محمد عثمان صاحب	〃 〃	〃 عہ/
۱۰۸	جناب منشی محمد خلیل صاحب	〃 〃	〃 ۲/
۱۰۹	نامعلوم الاسم۔	〃 〃	〃 ۸/
۱۱۰	جناب منشی نبی بخش صاحب	ہیڈ ڈسٹری بیوٹر 〃	〃 ۲/
۱۱۱	جناب منشی عبدالکریم صاحب	〃	〃 ۱/
۱۱۲	جناب منشی الہ بخش صاحب	〃	〃 ۱/
۱۱۳	جناب نامعلوم الاسم۔	〃	〃 عہ/۱۲
۱۱۴	جناب منشی عبدالحمید صاحب	〃	〃 ۲/

نمبر شمار	نام	رقم
	(متفرق)	
۱۱۵	جناب موسیٰ حاجی اسمٰعیل سیٹھ صاحب الپی	۵
۱۱۶	جناب احمد شاہ صاحب برادر احد شاہ صاحب مرحوم۔ معرفت جناب شیخ عبدالصمد صاحب لگکڑ و رئیس بارہ مولا کشمیر	۸
۱۱۷	جناب منشی محمد یعقوب علی صاحب منیجر ریاست جناب منشی احتشام علی صاحب رئیس کاکوری۔	
	(بذریعہ مرزا غلام مصطفےٰ صاحب سب اسسٹنٹ کورٹ انسپکٹر کشمیر)	
۱۱۸	جناب مرزا جلال الدین صاحب تحصیلدار۔ کشمیر	۵
۱۱۹	معرفت مرزا جلال الدین صاحب "	۵
۱۲۰	جناب خواجہ غفار جو صاحب لگکڑ و رئیس بارہ مولا "	
۱۲۱	جناب محمد جان صاحب سوداگر پشمینہ۔ "	
۱۲۲	جناب عزیز جان صاحب نقاش "	۶
۱۲۳	جناب قاضی مختار شاہ صاحب وکاندار۔ "	۶
۱۲۴	جناب حکیم سید حسن صاحب سب اسسٹنٹ گورنر کلرک۔ "	
	(متفرق)	
۱۲۵	جناب شیخ سالار مسعود صاحب عادل آباد ریاست حیدرآباد دکن۔	

نمبر شمار	نام	رقم
	(معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	
۱۲۶	جناب شیخ عبدالمجید صاحب سوداگر صدر بازار چھاونی انبالہ۔	عار
۱۲۷	جناب حاجی سمیع اللہ صاحب رئیس " " "	عار
	(معرفت مولوی حبیب احمد صاحب رئیسِ بنارس)	
۱۲۸	جناب محمد علی صاحب غلّہ فروش۔ بنارس۔	صہ
۱۲۹	جناب منشی رضی الدین احمد صاحب۔ "	عار
۱۳۰	جناب مولوی حبیب احمد صاحب رئیس۔ "	عار
۱۳۱	جناب محمد ماہ یار خاں صاحب اسٹیشن ماسٹر۔ "	عار
۱۳۲	جناب حاجی حکیم مہدی حسن صاحب۔ "	عار
	(بذریعہ سکرٹری معین الندوہ شملہ بابت ۱۹۰۹ء)	
۱۳۳	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بیضہ فروش مارکیٹ کوہ شملہ۔	۱۰ عار
	(معرفت جناب مولانا حبیب الرحمٰن خاں صاحب شروانی رئیس)	
	بھیکن پور ضلع علی گڑھ)	
۱۳۴	عطیۂ عالی جناب وزیر صاحب بہادر بالقابہ ریاستِ جوناگڑھ (کاٹھیاواڑ)	۳۰۰ عار

نمبر شمار	نام	رقم
	(چندۂ تعمیر مسجد)	
۱	جناب حاجی علی جان صاحب رئیس و تاجر دہلی۔ بذریعہ جناب نواب احمد سعید خانصاحب رئیس دہلی۔	۱۰۰ مار

(چندۂ تعمیر بورڈنگ)

۱	جناب محمد اکرم خاں صاحب بی۔ اے نائب تحصیلدار چارسدہ پشاور (منجملہ موعودہ سو روپیہ کے)	۵
۲	جناب منشی دوست محمد خاں صاحب واصلباقی نویس رئیس اعظم گڑھ۔	۵
۳	جناب اہلیہ محترمہ منشی احمد حسن خانصاحب فرخ آبادی کمپوزیٹر مولنو ٹائپ پریس کوہ شملہ	۵
	(بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما)	
۴	جناب سید احمد صاحب سیٹھی رئیس۔ پشاور صاحبان	۵
۵	جناب میاں محمد عالم صاحب لنگی فروش بازار اندر شہر۔ 〃	۱ مار
۶	جناب خانصاحب غلام سرور خانصاحب ٹھیکہ دار کابلی دروازہ 〃	۱ مار
۷	جناب میاں غلام صمدانی صاحب ٹھیکہ دار محلہ شاہ غازی نسیم 〃	۱ مار ۵
۸	جناب حکیم محمد امین صاحب خلف حکیم عبداللہ صاحب بازار قصہ خوانی۔ 〃	۵

نمبر شمار	نام	رقم
۹	جناب خواجہ سجّاد حسین صاحب بی۔ اے انسپکٹر جنرل سررشتۂ تعلیم صوبہ سرحدی پنجاب	۵۰
۱۰	چندہ معرفت ڈاکٹر محمد عظیم خانصاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور۔	۵۰
۱۱	چندہ جناب مرزا محمد یعقوب صاحب معرفت حکیم محمد امین صاحب "	۱۵ ۴
۱۲	جناب میر جمیل احمد صاحب ناظر عدالت چیف کمشنری۔ "	۱ ۴
۱۳	جناب میاں محمد قسیم صاحب ٹھیکہ دار۔	۵

(متفرق۔)

۱۴	جناب بیگم صاحبہ بہادر اہلیہ ہز ہائنس نواب صاحب جنجیرہ مرود بمبئی (معرفت مولنا شبلی صاحب نعمانی)	۱۱۰۰
۱۵	جناب میاں عنوان الدین صاحب کاکاخیل جاگیردار سرحدی مردان ضلع پشاور (بذریعہ فروخت زیورات اہلیہ مرحومہ خود برای ایصال ثواب)	۱۰۰ ۵

(از معزّز خواتینِ مدراس معرفت مولنا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس گوڈاؤن اسٹریٹ مدراس)

۱۰۰ ۵

(۱۳/۳)

۱۶	جناب اہلیہ محترمہ ٹی امین الدین صاحب مدراس۔	۵
۱۷	جناب اہلیہ محترمہ مولنا عبد السبحان صاحب رئیس گوڈاؤن اسٹریٹ مدراس	۵ ۴
۱۸	جناب والدہ محترمہ نواب غلام احمد صاحب رئیس کاردمنڈل کولار صوبہ میسور	۵ ۴
۱۹	جناب اہلیہ محترمہ جناب محمد صفدر حسین صاحب بی۔ اے مدراس۔	۵

نمبر شمار	نام		رقم
۲۰	جناب والدہ محترمہ جناب اسمٰعیل سیٹھ صاحب مغموم۔	مدراس	۵۰۰
۲۱	جناب اہلیہ محترمہ ملیالم ابراہیم صاحب۔	〃	۵۰۰
۲۲	جناب اہلیہ محترمہ جناب داداغنی محمدؐ ابراہیم صاحب	〃	۵۰۰
۲۳	جناب اہلیہ محترمہ جناب مولوی حاجی ضیاء الدین محمدؐ صاحب	〃	۵۰۰
۲۴	جناب اہلیہ محترمہ جناب عبدالحمید حسن سیٹھ صاحب	〃	۵۰۰
۲۵	جناب اہلیہ محترمہ بی۔ ایم عنایت اللہ صاحب	〃	۵۰۰
۲۶	جناب اہلیہ محترمہ جناب سانگڑی عبداللطیف صاحب	〃	۵۰۰
۲۷	جناب اہلیہ محترمہ جناب ملنگ عبدالرحمٰن صاحب	〃	۱۰۰
۲۸	جناب اہلیہ محترمہ جناب سی عبدالحکیم صاحب	〃	۵۰
۲۹	جناب والدہ صاحبہ	〃	۵۰
۳۰	جناب اہلیہ محترمہ جناب خان بہادر الحاج محمدؐ عبدالعزیز بادشاہ صاحب ٹرکش قونصلی۔	〃	۱۰۰۰
۳۱	جناب اہلیہ محترمہ جناب ساہوکار حاجی محمدؐ پادشاہ صاحب	〃	۵۰
۳۲	جناب ساہوکار محمدؐ محمود اللہ پادشاہ صاحب	〃	۱۰۰
۳۳	محل جناب نواب رؤف احمدؐ خانصاحب بہادر پرتو	〃	۵۰۰
۳۴	محل جناب محمدؐ انور صاحب مرحوم ہمشیرہ جناب نواب رؤف احمدؐ خانصاحب بہادر پرتو	〃	۵۰۰
۳۵	جناب اہلیہ جناب شیخ احمدؐ صاحب تاجر ویلوری۔		۲۵۰
۳۶	جناب اہلیہ عبدالقادر صاحب ویلوری۔		۲۵۰
۳۷	جناب اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب ویلوری۔		۱۵۰

نمبر شمار	نام		رقم
۳۸	خواتین کوچہ حکیماں محلہ محفوظ خان باغ۔	مدراس	۱۰۰۰ (۳۹)
۳۹	جناب والدہ محترمہ جناب یعقوب حسن سیٹھ صاحب۔	〃	۵۰۰
۴۰	جناب سیاہو کار محمد سعد اللہ بادشاہ صاحب	〃	۵۰۰
۴۱	محل جناب خان بہادر غلام محمود صاحب مہاجر۔	〃	۵۰۰
۴۲	محل جناب غوث محی الدین صاحب مہاجر۔	〃	۵۰۰
۴۳	محل جناب محمد حسین صاحب۔	〃	۵۰۰
۴۴	محل جناب غلام علی صاحب۔	〃	۵۰۰
۴۵	محل جناب قادر محی الدین صاحب۔	〃	۵۰۰
۴۶	محل جناب محمد حبیب اللہ صاحب مرحوم۔	〃	۵۰۰
۴۷	محل جناب احمد اللہ صاحب مرحوم۔	〃	۵۰۰
۴۸	محل جناب محمد عبد القادر صاحب جدی۔	〃	۵۰۰
۴۹	محل جناب سلطان محی الدین صاحب جدی۔	〃	۵۰۰
۵۰	محل جناب محمد معین الدین صاحب 〃	〃	۵۰۰
۵۱	محل جناب محمد محی الدین احمد صاحب مہاجر۔	〃	۲۵۰
۵۲	محل جناب محمد زندہ صاحب 〃	〃	۲۵۰
۵۳	محل جناب غلام عظمت اللہ صاحب قریشی۔	〃	۲۵۰
۵۴	محل جناب سید نجم الدین علی صاحب رضوی۔	〃	۲۵۰
۵۵	محل جناب حاجی قادر حسین صاحب	〃	۲۵۰
۵۶	محل جناب محمد غوث صاحب چیدہ۔	〃	۱۵۰
۵۷	محل جناب دستگیر صاحب مرحوم۔	〃	۱۵۰

نمبر شمار	نام		رقم
۵۸	محل جناب محمد اسد اللہ صاحب۔	مدراس	عار
۵۹	ایک غریب عورت۔	〃	۴ر
۶۰	جناب محمد اسمٰعیل صاحب سیٹھ معزز تاجر مدراس بہ تقریب شادی برادر خود۔	〃	۱۵۰
۶۱	جناب محمد حنیف صاحب متولی مسجد۔	〃	۵ر
۶۲	جناب والدہ محترمہ جناب موسیٰ ابراہیم سیٹھ صاحب۔	〃	۵۰
۶۳	محل جناب عزیز اللہ صاحب قریشی۔	〃	۵۰
۶۴	محل جناب احمد حسین صاحب مہاجر۔	〃	عار
۶۵	محل جناب 〃 〃	〃	۵ر

(متفرق)

۶۶	جناب مولوی سید حسن صاحب وکیل مراد آباد۔	۱۰۰ر

(معرفت مولوی محمد الدین صاحب جج چیف کورٹ ریاست بھاولپور)

۶۷	جناب مولانا الحاج مولوی رحیم بخش صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ پریزیڈنٹ کونسل آف ریجنسی۔ بھاولپور	۱۵۰
۶۸	جناب جنرل محمد عبدالرحمن خانصاحب بہادر سیکرٹری ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست۔ 〃	۵۰
۶۹	جناب سردار محمد محمود خانصاحب بہادر جوڈیشل ممبر کونسل 〃	۱۰ر
۷۰	جناب دیوان اسانند صاحب بہادر فنانشل ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست 〃	۵۰

نمبر شمار	نام		رقم
۷۱	جناب راجہ صاحب بہادر ملک طالب مہدی خانصاحب بہادر ریونیو ممبر کونسل آف ریجنسی ریاست۔	بھاولپور	۵
۷۲	جناب مولوی محمد الدین صاحب بہادر جج چیف کورٹ ریاست	"	۵
۷۳	جناب مولوی محمد عبد المالک صاحب بہادر افسر مال ریاست۔	"	۵
۷۴	جناب ملک محمد دین صاحب بہادر افسر انہار۔	"	۵
۷۵	جناب صاحبزادہ محمد حاجی خانصاحب بہادر عباسی۔	"	۵
۷۶	جناب شیخ حسین بخش صاحب ناظم ضلع۔	"	۵
۷۷	جناب بابو محمد عبد الحمید صاحب بی۔اے پرنسپل کالج ریاست	"	۵
۷۸	جناب شیخ محمد حسن صاحب بی۔اے منصف ریاست	"	۵
۷۹	جناب بابو جان محمد صاحب انسپکٹر مدارس ریاست	"	۵
۸۰	جناب مولوی محمد صالح صاحب ایم۔اے پروفیسر کالج	"	۵
۸۱	جناب خان غلام حسین خانصاحب وائس پریسیڈنٹ میونسپل بورڈ	"	۴
۸۲	جناب شیخ عبد الواحد صاحب سررشتہ دار محکمہ عالیہ پریسیڈنٹ صاحب	"	۴
۸۳	جناب چودھری نجیب خانصاحب ڈسٹرکٹ جج ریاست	"	۴
۸۴	جناب شیخ عبد الغنی صاحب اڈیٹر حسابات ریاست	"	۴
۸۵	جناب ماسٹر فتح محمد خاں صاحب بی۔اے۔	"	۳
۸۶	جناب میاں امیر علی صاحب ناظر دربار ریاست۔	"	۳
۸۷	جناب حاجی فتح محمد خاں صاحب ریاست۔	"	۳
۸۸	جناب عبد العزیز خانصاحب سررشتہ دار فوج۔	"	۳
۸۹	جناب منشی غلام رسول صاحب سررشتہ	"	۳

نمبر شمار	نام		رقم
۹۰	جناب مولوی عزیز الرحمٰن صاحب۔	بہاولپور	عہ/
۹۱	جناب شیخ محمد حنیف صاحب سررشتہ دار انہار ریاست	〃	عا/
۹۲	جناب ماسٹر نور محمد صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول 〃	〃	عہ/
۹۳	جناب قاضی غلام رسول صاحب کلرک فوج ریاست	〃	۸/
۹۴	جناب منشی غلام محمد صاحب محاسب دربار 〃	〃	۸/
۹۵	جناب غلام محی الدین صاحب کلرک 〃 〃	〃	۸/
۹۶	جناب شیخ منشی غلام رسول صاحب اہلمد 〃	〃	۸/
۹۷	جناب منشی غلام حیدر صاحب اہلمد انہار 〃	〃	۸/
۹۸	جناب منشی محمد عبد الرحمٰن صاحب 〃	〃	۸/
۹۹	جناب شیر محمد صاحب اہلمد۔ 〃	〃	۸/
۱۰۰	جناب منشی فیض بخش صاحب کلرک دربار 〃	〃	۸/
۱۰۱	جناب امیر علی شاہ صاحب اہلمد 〃	〃	۸/
۱۰۲	جناب زین العابدین شاہ صاحب 〃	〃	۸/
۱۰۳	جناب مولوی احمد بخش صاحب سررشتہ دار فوج ریاست	〃	۸/
۱۰۴	جناب منشی کریم بخش صاحب اہلکار پولیس۔	〃	۸/
۱۰۵	جناب شرف الدین خانصاحب لین افسر 〃	〃	۸/
۱۰۶	جناب حکیم محمد اکرم صاحب محرر اوّل منصف	〃	۸/
۱۰۷	جناب حافظ محمد حنیف صاحب محافظ دفتر عدالت	〃	۸/
۱۰۸	جناب شیخ حامد علی صاحب اہلمد عدالت	〃	۸/
۱۰۹	جناب منشی ظہور احمد صاحب کلرک کلب	〃	۸/

نمبر شمار	نام		رقم
۱۱۰	جناب منشی فیض محمد صاحب اہلکار ڈسٹرکٹ کورٹ بھاولپور		۸/
۱۱۱	جناب الہ بخش صاحب اہلمد خزانہ۔	〃	۸/
۱۱۲	جناب منشی بڈھے خانصاحب اہلکار انہار	〃	۴/
۱۱۳	جناب منشی نور محمد صاحب اہلمد دربار ریاست۔	〃	۴/
۱۱۴	جناب محمد افضل صاحب اہلمد۔	〃	۴/
۱۱۵	جناب منشی احمد بخش صاحب۔	〃	۴/
۱۱۶	جناب عجائب علی شاہ صاحب۔	〃	۴/
۱۱۷	جناب مولوی محمد افضل صاحب ناظر منصفی۔	〃	۴/
۱۱۸	جناب نور محمد صاحب اہلمد منصفی۔	〃	۴/
۱۱۹	جناب شیخ پیر بخش صاحب اہلمد صدر عدالت۔	〃	۴/
۱۲۰	جناب شیخ عبدالکریم صاحب اہلمد عدالت۔	〃	۳/
۱۲۱	جناب منشی شمس الدین صاحب اہلمد عدالت انہار	〃	۴/
۱۲۲	جناب عبدالغفور صاحب ناظر۔	〃	۴/
۱۲۳	جناب محمد ناصر صاحب اہلمد انہار۔	〃	۲/
۱۲۴	جناب فیض احمد صاحب۔	〃	۲/
۱۲۵	جناب عبدالرحمن صاحب انتھرو کلرک	〃	۲/
۱۲۶	جناب عبدالرحیم صاحب۔	〃	۲/
۱۲۷	جناب عزیز محمد صاحب۔	〃	۲/
۱۲۸	جناب منشی قمرالدین صاحب۔	〃	۲/
۱۲۹	جناب عطا محمد صاحب۔	〃	۲/

نمبر شمار	نام		رقم
۱۳۰	جناب منشی غلام محمد صاحب سررشتہ دار نظامت ۔	بھاولپور	۲/
۱۳۱	جناب منشی علی محمد صاحب ۔	〃	۲/
۱۳۲	جناب محمد حسن صاحب اہلمد توشہ خانہ ۔	〃	۲/
۱۳۳	جناب محمد ابراہیم صاحب محرر تردید ۔	〃	۲/
۱۳۴	جناب منشی الٰہی بخش صاحب اہلمد خزانہ ۔	〃	۲/
۱۳۵	جناب غلام حیدر صاحب اہلکار خزانہ ۔	〃	۱/
۱۳۶	جناب علیم الدین صاحب ۔	〃	۱/
۱۳۷	جناب الہ داد محرر تردید عدالت ۔	〃	(۹)
۱۳۸	جناب لال شاہ صاحب کانسٹبل ۔	〃	(۶)
۱۳۹	منجانب فوج رجمنٹ نظام ۔	〃	۱۵/۳
۱۴۰	عملۂ مطبع ۔	〃	۶/
۱۴۱	عملۂ سررشتہ تعلیم ۔	〃	۵/
۱۴۲	متفرق چندہ ۔	〃	۶/
۱۴۳	جناب مولوی سعید احمد صاحب محافظ دفتر محکمہ مال ریاست	〃	۶/
۱۴۴	جناب منشی غلام محمد صاحب ۔	〃 〃 〃	۵/
۱۴۵	جناب صاحبزادہ دین محمد خانصاحب ۔	〃 〃 〃	۵/
۱۴۶	جناب منشی اللہ دیا صاحب ۔	〃 〃 〃	۵/
۱۴۷	جناب منشی محمد اشرف صاحب	〃 〃 〃	۵/
۱۴۸	جناب حافظ مخدوم بخش صاحب ۔	〃 〃 〃	۸/
۱۴۹	جناب سید رحم علی شاہ صاحب	〃 〃 〃	۸/

نمبر شمار	نام		رقم
۱۵۰	جناب حافظ عبدالرشید صاحب محکمہ مال	بہاولپور	۸ر
۱۵۱	جناب منشی محمد عظیم صاحب	〃	۴ر
۱۵۲	جناب منشی عطا محمد صاحب۔	〃	۲ر
۱۵۳	جناب منشی عبدالرزاق صاحب	〃	۲ر
۱۵۴	جناب منشی غلام جیلانی صاحب۔	〃	۲ر
۱۵۵	جناب میر عبداللہ صاحب۔	〃	۴ر
۱۵۶	جناب میر سراج الدین صاحب بہادر جج چیف کورٹ ریاست	〃	۵۰

(متفرق)

۱۵۷	جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل شاہجہانپور در اجلاس دہلی سنہ ۱۹ء		۵
۱۵۸	جناب سید مصطفےٰ حسن صاحب رئیس فرید آباد ضلع دہلی۔		۱۰ر
۱۵۹	جناب مولوی عبدالشکور صاحب آنریری مجسٹریٹ فرید آباد ضلع دہلی۔		۱۰ر
۱۶۰	جناب مولوی محمد اسحاق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی وکیل ہائیکورٹ الہ آباد۔		۱۰ر
۱۶۱	جناب حافظ نور الدین صاحب کوچہ میر عاشق علی دہلی۔		۵۰

نمبر شمار	نام	رقم
	(چندہ برای دعوت مولانا شبلی نعمانی و مولوی شملوی صاحبان)	
۱	جناب حاجی کریم بخش صاحب سیٹھی رئیس پشاور۔	ماہ ۵
۲	جناب خواجہ سجاد حسین صاحب بی۔ اے افسر تعلیمات پشاور۔	۵
۳	جناب شیخ عبدالرشید صاحب محلہ ڈھلان "	۵
	(مدِ وظائف)	
۱	جناب حاجی محمد حنیف صاحب انگا پا نائک سٹریٹ مدراس۔	۵ ماہ
۲	جناب محمد قادر حسین صاحب نظفر منزل حیدرآباد دکن۔	۵ ر
۳	جناب مولوی برکت اللہ صاحب نائب ریاست بلرام پور ضلع گونڈہ (سن ابتدای محرم ۱۳۲۷ھ سالانہ۔	۵
۴	جناب خان بہادر نواب مزمل اللہ خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ بھیکن پور ضلع علی گڑھ۔	۱۲۰ ماہ ۵
	(بذریعہ سکرٹری معین الندوہ شملہ بابت سنہ ۱۹۰۸ء)	
۵	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بیضہ فروش کوہ شملہ	۵۰ ۵۰
	(متفرق)	
	جناب اہلیہ محترمہ نواب سید محمد نورالحسن خانصاحب رئیس لکھنؤ۔	۱۶۰ ماہ ۵

نمبر شمار	نام	رقم
۶	جناب ارشاد حسین صاحب موضع سمدھن ضلع فرخ آباد۔	۵
۷	جناب سیٹھ کریم بخش صاحب خلف میر احمدؒ صاحب مرحوم آنریری مجسٹریٹ بساط گل حسن پشاور۔	۵
۸	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر سیوہ کالج الہ آباد۔	۵
	(بذریعہ مولوی غلام محمدؒ صاحب شملوی۔)	
۹	جناب شاہی حکیم محمدؒ علی صاحب موجد رُوح جیون بُوٹی مالک فیاضی شفاخانہ جموں (عہ رہا ہوا از رجب ۱۳۲۷ھ)	۷ر
۱۰	جناب منشی شیر علی خانصاحب (متعرف) محرر آبادی تحصیل سہندری ضلع لائل پور	۱۰ر
۱۱	جناب مولوی محمدؒ محمود عالم صاحب رئیس فیض آباد۔	۵ر
۱۲	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل رائے بریلی۔	۵
۱۳	جناب امیر الامرا ناصر الاسلام شیخ بہاء الدین صاحب وزیر سابق جونا گڈھ۔	۱۵۰
۱۴	جناب منشی عبد العزیز خانصاحب مدرس مدرسہ رٹول ضلع میرٹھ۔	۵ر
۱۵	جناب محمد اسمٰعیل خاں صاحب آگرہ۔	۵ر
۱۶	جناب حافظ محمدؒ عبد الغفور و حافظ محمدؒ نقی صاحبان اینڈکو علی گڑھ۔	۵
۱۷	جناب سید شاہ عزیز حسن صاحب مسرت خسرو پور بانکی پور پٹنہ۔	۷ر
۱۸	جناب حافظ محمدؒ حسن صاحب معرفت مولوی اسحاق صاحب پروفیسر مہندرہ کالج پٹیالہ۔	۵ر
۱۹	جناب ڈاکٹر محمدؒ عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور۔	۵

نمبر شمار	نام	رقم
۲۰	جناب نواب محمد مزمل اللہ خانصاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس بھیکن پور ضلع علی گڑھ (از مدینہ کوٹہ)	۵
۲۱	جناب مولوی برکت علی خاں صاحب ایم۔ اے۔ منصف لوہارن ضلع جالندھر۔	بقیہ ۱۴
۲۲	جناب سید محمد شمس الدین صاحب منصف پنڈ دادن خان ضلع جہلم۔	۵
۲۳	جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری۔	۲
۲۴	منجانب عہدہ داران انجمن تعلقداران ہند لکھنؤ (معرفت منشی احتشام علی صاحب معتمد مال)	۵
۲۵	جناب سید محمد اطہر صاحب نائب تحصیلدار سورانوں ضلع الہ آباد۔	۵
۲۶	جناب منشی علی احمد صاحب پٹواری مال نمبر (۲۰۹۶) حلقہ سکھتالیو تحصیل کمشنر ضلع فیروز پور۔ (معرفت اوڈیر صاحب وطن لاہور)	بقیہ ۱۵
۲۷	جناب نواب علی حسن خانصاحب بہادر بہ تقریب رونمائی دختر خود	۵
۲۸	جناب مسٹر شاہ حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا ساکن گدیہ ضلع بارہ بنکی۔	۲ (۶)
۲۹	جناب سید مقبول احمد صاحب کلکٹریٹ فتحگڈھ ضلع فرخ آباد۔	۲
۳۰	جناب حاجی امیر محمد خانصاحب کارخانہ اصغر علی و محمد علی خاں تاجران چوک لکھنؤ۔	۲
۳۱	جناب سیٹھ کریم بخش صاحب خواجہ سٹی ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ و رئیس پشاور	۵۰
۳۲	جناب امیر خانصاحب سب انسپکٹر پولیس تھانہ و پوسٹ یکا ضلع ملتان	۲
۳۳	جناب شیخ محمد نصیب صاحب بیرسٹرایٹ لا حصار۔	۲
۳۴	جناب مرزا ظفر اللہ خانصاحب سب جج سیالکوٹ بابت سنہ ۱۹۱۰ء	۵

نمبر شمار	نام		رقم
	(بذریعہ سکرٹری معین الندوہ شملہ بابت ۱۹۰۹ء)		
۳۵	جناب بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری معین الندوہ	شملہ	
۳۶	جناب بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری معین الندوہ	۲ عدد کھال	
۳۷	جناب منشی قادر بخش صاحب کلرک ریلوے بورڈ	۱ عدد کھال	
۳۸	جناب حافظ قادر بخش صاحب	۱ عدد کھال	
۳۹	جناب عبدالقادر صاحب ٹھیکہ دار	۱ عدد کھال	
۴۰	جناب محب حسین صاحب کاپی ہولڈر گورنمنٹ پریس کوہ	۱ عدد کھال	
۴۱	جناب منشی ممتاز حسین صاحب۔	۱ عدد کھال	
۴۲	جناب بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیر میونسپل	۱ عدد کھال	
۴۳	جناب قومی گداصاحب جھجر ضلع رہتک۔		
	(چندۂ وظائفِ مستقل مدراس معرفت مولنا عبدالسبحان صاحب رئیس گڈنگ گلی مدراس)		
۴۴	جناب ایم۔ اے۔ حیات پاچھا صاحب۔	مدراس	
۴۵	جناب خان بہادر الحاج محمد عبدالعزیز پادشاہ صاحب	〃	
۴۶	جناب مولنا عبدالسبحان صاحب۔	〃	
۴۷	جناب اہلیہ محترمہ مولنا عبدالسبحان صاحب	〃	
۴۸	جناب محمد محمود اللہ پادشاہ صاحب۔	〃	
۴۹	جناب حاجی بدرالدین صاحب۔	〃	

نمبر شمار	نام		رقم
۵۰	جناب پی امین الدین صاحب۔	مدراس	۵
۵۱	جناب چلم کار عبد اللطیف صاحب	〃	۵
۵۲	جناب حاجی عبد الرحمٰن صاحب ملیالم۔	〃	۱۰
۵۳	جناب کنم پاڈی عبد القادر صاحب	〃	۱۰
۵۴	جناب عبد الکریم صاحب فاروقی	〃	۲
		〃	
		〃	

چندۂ مستقل سالانہ

(بذریعہ جناب سیٹھ کریم بخش صاحب خواجہ سیٹھی رئیس پشاور بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی)

۱	جناب شیر احمد صاحب خواجہ سیٹھی رئیس پشاور		۱۰
۲	جناب خانصاحب حافظ زین العابدین صاحب انسپکٹر	〃	۱۰
۳	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن ہسپتال	〃	۵
۴	جناب سید لعل پادشاہ صاحب	〃	۵

(متفرق)

۵	جناب مولوی محمد حسن صاحب مقیم رئیس بمبئی بھائی کلہ۔		۱۰۰

نمبر شمار	نام	رقم
	(انعام طلبہ واقع جلسہ دہلی)	
۱	جناب نواب علی حسن خانصاحب رئیس بھوپال مقیم لکھنؤ۔	۵۰
۲	جناب چودھری کمال الدین صاحب تحصیلدار سونپت ضلع دہلی۔	۲۵
۳	جناب پیر گلاب شاہ صاحب تحصیلدار بندوبست دہلی۔	۲۵
۴	جناب ایس ابن علی صاحب اڈیٹر نیر اعظم مرادآباد۔	۱۰
۵	نامعلوم الاسم بذریعہ نوٹ۔	۱۰
۶	نامعلوم الاسم بذریعہ گنی۔	۲۵
	(امداد یتامیٰ دارالعلوم)	
	(بذریعہ سکریٹری صاحب معین الندوہ شملہ بابت ۱۹۰۹ء)	
۱	از خانہ بابو عبدالقادر صاحب سکرٹری معین الندوہ شملہ ۲ عدد کھال	۱۴/۴
۲	جناب منشی عبدالکریم صاحب 〃 ۱ عدد کھال	
۳	جناب عبدالغفور صاحب گاڈر۔ 〃 ۲ عدد کھال	
۴	جناب منشی قادربخش صاحب کلرک ریلوے بورڈ 〃 ۱ عدد کھال	
۵	چندہ عید الضحیٰ ۱۳۲۶ھ۔	۱۴/۱۱
۶	چندہ بروز عید الفطر ۱۳۲۷ھ۔	۵
۷	چندہ عید الضحیٰ ۱۳۲۷ھ	۶/۲
۸	والدہ عظمت اللہ خانصاحب معرفت میر عبدالستار صاحب کوہ شملہ	۱۵

نمبر شمار	نام	رقم
	(تعلیم سنسکرت)	
	(بذریعہ سکرٹری صاحب معین الندوہ شملہ بابت سنہ ۱۹۰۸ء)	
۱	جناب منشی محمد حسن خانصاحب اسسٹنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ۔	۵۰
	(متفرق)	
۲	جناب مولوی نواب علی صاحب پروفیسر محلہ ناگرواڑہ بڑودہ	۵۰
۳	جناب مولوی محمد منظر صاحب رئیس پوسٹ ندون ضلع پٹنہ۔	۵۰
۴	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی و جرائنٹ مجسٹریٹ اورنگ آباد دکن۔	۵۰
	(سرمایۂ مستقل دارالعلوم)	
	(بہ معرفت مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	
۱	جناب میر جمیل احمد صاحب ناظر محکمہ چیف کمشنر بہادر پشاور۔	۵۰
۲	جناب ڈاکٹر محمد عظیم خانصاحب اسسٹنٹ سرجن۔ 〃	۲۵
	(متفرق)	
۳	جناب احمد حسن صاحب ڈاک خانہ ترہٹ ضلع گیا	۵۰
۴	جناب مولوی سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چھدوریاست بیکانیر	۲۵

فہرست چندۂ میزبانی جلسۂ ندوۃ العلماء منعقدۂ ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء مقام دہلی

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان		چندہ
۱	حاذق الملک جناب حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس اعظم۔	دہلی	۵۰۰
۲	نواب فیض احمد خانصاحب رئیس۔ محلہ چوڑی والاں۔	〃	۱۰۰
۳	پیرجی سید مظفر علی صاحب سجادہ درگاہ حضرت باقی باللہ صاحب	〃	۵۰
۴	حافظ محمد زکریا صاحب جفت فروش چاوڑی بازار	〃	۵۰
۵	مولوی عبد الاحد صاحب مالک و مہتمم مطبع مجتبائی۔	〃	۲۵
۶	حافظ محمد یعقوب و محمد یوسف صاحب سوداگر حویلی حسام الدین۔	〃	۱۰۰
۷	شیخ ذکر الرحمن صاحب سوداگر مالک دکان احمد جان۔ فوارہ چاندنی چوک۔	〃	۵۰
۸	شیخ غلام احمد صاحب ولایت والے۔ فراشخانہ۔	〃	۵۰
۹	شیخ فضل الٰہی ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر حویلی حسام الدین۔	〃	۵۰
۱۰	شیخ فضل الرحمن و ممتاز احمد صاحب گھڑی والے۔ چاندنی چوک۔	〃	۵۰
۱۱	شیخ عطاء اللہ صاحب۔ بی۔ اے۔ وکیل۔	〃	۱۰۰
۱۲	شیخ احسان علی صاحب سوداگر متصل کوتوالی۔	〃	۵۰
۱۳	حاجی محمد عبد الغفار صاحب مالک کوٹھی حاجی علیجا صاحب۔ چاندنی چوک۔	〃	۱۵۰
۱۴	شیخ فضل عظیم صاحب چھرّہ و بارود والے۔	〃	۱۰۰
۱۵	منشی محمد دین صاحب خلیقی سوداگر دری۔	〃	۵۰
۱۶	حافظ نور الدین صاحب۔ کوچہ سیر عاشق	〃	۵۰
۱۷	سید محمد سلطان ضیا صاحب سکرٹری انجمن بہبود مسلمانان۔	〃	۲۵

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان		تعداد رقم
۱۸	عبدالرشید خاں صاحب سوداگر گوٹہ۔ چاندنی چوک۔	دہلی	عار
۱۹	شیخ حافظ محمد حسن صاحب سوداگر لکھنؤ۔ محلہ رکشن گنج۔	〃	ماہ عید
۲۰	حافظ حبیب اللہ صاحب۔ گلی سید انیاں۔	〃	صہ
۲۱	حافظ عبداللہ صاحب سوداگر چاندنی چوک۔	〃	عار
۲۲	شیخ نجم الدین صاحب بیگ والے۔	〃	۸
۲۳	حاجی محمد ابراہیم صاحب کاکوان۔ فتحپوری بازار	〃	صہ
۲۴	شیخ غیاث الدین و محمد امین صاحب سوداگر چاندنی چوک	〃	صہ
۲۵	شیخ عبدالالٰہی صاحب سوداگر بیڑھ۔ متصل مشن اسکول۔	〃	صہ
۲۶	شیخ شہاب الدین صاحب ٹاٹ والے چاندنی چوک۔	〃	عار
۲۷	شیخ محمد یعقوب صاحب کپڑے والے	〃	صہ
۲۸	چودھری مولا بخش صاحب آئینے والے فتحپوری بازار	〃	صہ
۲۹	شیخ بخش الٰہی و محبوب الٰہی صاحب	〃	عار
۳۰	حاجی شمس الحق صاحب سوداگر چاندنی چوک۔	〃	عہ
۳۱	شیخ عبدالقادر صاحب۔	〃	عہ
۳۲	شیخ محمد لطیف صاحب۔	〃	عہ
۳۳	شیخ حاجی فضل الٰہی صاحب انڈٹ ریٹر فتحپوری بازار۔	〃	عار
۳۴	منشی عبدالعزیز صاحب انڈٹ ریٹر بازار بلیماران۔	〃	عار
۳۵	احسان احسان کمپنی صاحب سوداگر۔	〃	عہ
۳۶	شیخ عبدالغنی و عزیز الدین صاحب۔	〃	عہ
۳۷	شیخ اسلام الدین و عزیز الدین صاحب۔	〃	عہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان		تعداد رقم
۳۸	شیخ شہاب الدین و وحید الدین صاحب ۔ چاندنی چوک۔	دہلی	عا ر
۳۹	شیخ فصیح الدین و سعید الدین صاحب ۔	〃	عہ ر
۴۰	شیخ محمد ابراہیم صاحب چھتری والے	〃	عا ر
۴۱	شیخ فخر الدین و محمد عمر صاحب سوداگر	〃	عہ ر
۴۲	حافظ محمد یوسف و محمد ابراہیم صاحب سوداگر جفت بلیماراں	〃	ع ۵
۴۳	اومی خاں و محمد صدیق صاحب	〃	عہ ر
۴۴	حافظ محمد صدیق صاحب جرّاح۔	〃	عہ ر
۴۵	شیخ محمد اسمٰعیل و محمد امین صاحب سوداگر	〃	عہ ر
۴۶	شیخ نور الدین و رفیع الدین صاحب سوداگر	〃	عا ر
۴۷	شیخ عبد العلیم و شفیق احمد صاحب۔	〃	عا ر
۴۸	شیخ شمس الحق صاحب۔	〃	عہ ر
۴۹	شیخ عبد الغفور صاحب حلوا سوہن والے چاندنی چوک	〃	عا ر
۵۰	شیخ لطیف بخش و محمود بخش صاحب سوداگر پارچہ	〃	عا ر
۵۱	شیخ سعید الدین و نیاز الدین صاحب۔	〃	عہ ر
۵۲	امین الدین خانصاحب سوداگر پارچہ	〃	ھ ر
۵۳	شیخ عبد الغفور صاحب کلاہ فروش	〃	ع ۵
۵۴	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب لوٹی والے	〃	عا
۵۵	حاجی ضمیر الحق و عبد الحق صاحب	〃	ع ۵
۵۶	محمد عثمان و ابو بکر صاحب	〃	عہ ر
۵۷	شیخ عبد الحفیظ صاحب ۔	مشن اسکول 〃	۸ ر

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان		تعداد رقم
۵۸	سیّد محفوظ علی صاحب۔	چاندنی چوک۔ دہلی	۸ر
۵۹	جناب محمد حسن خاں صاحب۔	〃	۵ر
۶۰	جناب سید نواب حسن و سید محبوب حسن صاحبان جوہری	جوہری بازار۔ 〃	۱۰ر
۶۱	شیخ ضیاء الحق صاحب کپڑے والے۔	چاندنی چوک۔ 〃	۱۰ر
۶۲	خان بہادر ڈپٹی عبد الحامد صاحب۔	〃	۵ر
۶۳	شیخ رحیم الدین و سراج الدین و نصیر الدین صاحب	سوداگر پارچہ چاندنی چوک 〃	۵۰ر
۶۴	حافظ محمد صدیق صاحب سکرٹری پنجابی اسکول	صدر بازار۔ 〃	۵ر
۶۵	جناب سید احمد صاحب امام جامع مسجد۔	〃	۵ر
۶۶	حاجی محمد یامین و حافظ امام الدین صاحب	سوداگر حفت چاندنی چوک 〃	۵۰ر
۶۷	میر شریف حسین و ناور حسین صاحب	سوداگر شملہ۔ کوچہ رائمان۔ 〃	۵۰ر
۶۸	حکیم قاسم علی صاحب۔	بازار سیتارام۔ 〃	۵ر
۶۹	حاجی محمد اسمٰعیل صاحب جوہری	کلاں مسجد۔ 〃	۵ر
۷۰	خلیفہ عبد الرحیم صاحب	〃 〃	۵ر
۷۱	حاجی صبغۃ اللہ صاحب نیلام والے	حویلی حسام الدین حیدر۔ 〃	۵ر
۷۲	حافظ عبد الرحمٰن صاحب۔	〃	۱۰ر
۷۳	شیخ ثناء اللہ صاحب	سوداگر۔ 〃	۱۰ر
۷۴	مولوی محمد حسین صاحب سکرٹری اشاعۃ الاسلام۔	کمرہ زینت محل 〃	۵ر
۷۵	سیّد زماں شاہ صاحب۔	بازار لال چاہ۔ 〃	۱۰ر
۷۶	نواب نصیر الدین خانصاحب۔	فراش خانہ 〃	۱۰ر
۷۷	سیّد محمد میر صاحب۔	کارخانہ چوڑی 〃	۱۰ر

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان		تعداد و قسم
۷۸	سردار مرزا صاحب ممتحن چشمہ۔ فراش خانہ۔	دہلی	صہر
۷۹	مولوی سید نصرت علی صاحب	〃	عہر
۸۰	خلیفہ امیر بیگ صاحب۔	〃	عار
۸۱	شیخ عبدالکریم صاحب انجنیر۔	〃	عہر
۸۲	شیخ ممتاز احمد صاحب۔	〃	عہر
۸۳	عزیز الدین صاحب۔	〃	عہر
۸۴	شیخ عبدالمجید صاحب۔	〃	عہر
۸۵	نواب سردار جہاں بیگم صاحبہ۔	〃	صہر
۸۶	حاجی غلام محمد صاحب	〃	عار
۸۷	مولوی حفیظ الدین صاحب۔	〃	صہر
۸۸	خلیفہ وحید الدین صاحب۔	〃	عار
۸۹	خان بہادر ناصر علی صاحب۔	〃	عار
۹۰	سید اعجاز حسین صاحب	〃	عار
۹۱	حاجی احمد حسین صاحب مالک کوٹھی حافظ الطاف حسین صاحب مرحوم۔ کھاری باولی۔	〃	صہ
۹۲	حافظ حمید الدین و شیخ رضی الدین و حاجی سمیع الدین صاحب مالکان کوٹھی دواخانہ یونانی۔ بازار بلیماران۔	〃	صہ
۹۳	حافظ شمس العارفین سوداگر ادویات۔	〃	صہر
۹۴	شیخ محمد اسحاق صاحب سوداگر ادویات انگریزی۔ منتچوری بازار۔	〃	صہ

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان		تعداد رقم
۹۵	حاجی محمد یوسف صاحب	سابق افسر مال ریاست ٹونک، حویلی اعظم خان۔ دہلی	۵ صد
۹۶	مرزا عبد الغفار بیگ صاحب	مالک افضل الاخبار۔ 〃	عدد
۹۷	شیخ شبو صاحب	رنگساز۔ 〃 〃	عدد
۹۸	سراج الدین صاحب	جرّاح۔ پھاٹک حبش خاں۔ 〃	صد
۹۹	سید مصطفےٰ حسین صاحب	رئیس فرید آباد۔ ضلع دہلی۔ 〃	۵ صد ماہ
۱۰۰	نواب احمد سعید خاں صاحب	رئیس۔ گلی قاسم جان۔ 〃	صد
۱۰۱	محمد یوسف صاحب	پان والے۔ بازار لال چاہ 〃	عدد
۱۰۲	ڈاکٹر محمد عطاء اللہ خاں صاحب	〃 〃	صد
۱۰۳	شیخ محمد شفیع صاحب	خلف شیخ حفیظ اللہ صاحب سوداگر چرم پھاٹک حبش خاں 〃	۵
۱۰۴	شیخ محمد شفیق الدین صاحب	پان والے بازار لال چاہ 〃	صد
۱۰۵	حافظ محمد عبد اللہ صاحب	عطار۔ 〃	عدد
۱۰۶	قمر الدین صاحب	〃	۸
۱۰۷	شیخ محمد عثمان صاحب	سوداگر آردو کوچہ پنڈت 〃	عدد
۱۰۸	محمد شاہ خاں صاحب	〃	۴
۱۰۹	سراج الدین صاحب	نان بائی 〃	۴
۱۱۰	حافظ محمد یوسف صاحب	پنساری 〃 〃	۸
۱۱۱	چودھری امین الدین صاحب	〃 〃	عدد
۱۱۲	محمد حفیظ خاں صاحب	〃 〃	۴
۱۱۳	الہ نور خاں صاحب	کارخانہ دار۔ 〃	عدد

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان			تعداد رقم
۱۱۴	عبد اللہ خاں صاحب۔	کوچہ پنڈت	دہلی	۴ر
۱۱۵	ہمشیرۂ لطیف بخش صاحب	〃	〃	۲ر
۱۱۶	مولوی سید احمد صاحب مؤلف فرہنگ آصفیہ	〃	〃	۵ر
۱۱۷	محمد صدیق صاحب کارخانہ دار	〃	〃	۵ر
۱۱۸	حاجی محمد ضیا حسن صاحب سوداگر چوب	〃	〃	۵ر
۱۱۹	محمد مرزا صاحب۔	〃	〃	۴ر
۱۲۰	محبوب الٰہی صاحب۔		〃	۴ر
۱۲۱	شیخ سراج الدین صاحب ٹیرہ والے۔		〃	۵ر
۱۲۲	مرزا یار جان صاحب۔	چاوڑی بازار	〃	۵ر
۱۲۳	سیٹھ داؤد بھائی صاحب منیجر ہندوستانی دواخانہ		〃	۵ر
۱۲۴	منشی محمود علی صاحب		〃	۴ر
۱۲۵	محمد ضیاء الحق صاحب۔		〃	۴ر
۱۲۶	محمد شفیع صاحب طالب علم مدرسہ طبیہ۔		〃	۹ر
۱۲۷	مشتاق احمد صاحب پنساری۔		〃	۵ر
۱۲۸	ڈاکٹر برکت اللہ صاحب۔		〃	۵ر
۱۲۹	کلن صاحب کارخانہ دار۔		〃	۴ر
۱۳۰	محرف چودھری امین الدین صاحب۔		〃	۲ر
۱۳۱	کلن صاحب نانبز		〃	۹ر
۱۳۲	مولوی حبیب اللہ خاں صاحب۔		〃	۹ر
۱۳۳	حکیم محبوب حسین صاحب		〃	۵ر

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگاں		تعداد رقم
۱۳۴	مولوی عبد السلام صاحب۔	دہلی	۸/
۱۳۵	شیخ محمد بلال صاحب سوداگر۔	〃	۱۶/
۱۳۶	پیر ضیاء الحسن صاحب۔	〃	۴/
۱۳۷	منشی نواب حسین صاحب۔	〃	۶/
۱۳۸	محمود صاحب پنساری۔	〃	۱/
۱۳۹	حافظ سردار مرزا صاحب۔	〃	۴/
۱۴۰	قاضی عبد الرؤف صاحب طبی ایجنٹ۔ کوچۂ پنڈت	〃	۶/
۱۴۱	شیخ محمد اسلم و محمد حسن صاحب۔ اسلم اینڈ کو چاندنی چوک۔	〃	۵/
۱۴۲	منشی محمد عمر خاں صاحب۔	〃	۱۶/
۱۴۳	حاجی خواجہ محمد کریم الٰہی صاحب۔	〃	۵/
۱۴۴	محمد سعید صاحب۔	〃	۴/
۱۴۵	محمد ابراہیم صاحب۔	〃	۲/
۱۴۶	محمد اسمٰعیل صاحب رنگساز بازار بلیماران۔	〃	۱۶/
۱۴۷	محمد اسمٰعیل صاحب	〃	۴/
۱۴۸	منشی محمد یوسف صاحب	〃	۴/
۱۴۹	مولوی عبد القدیر صاحب	〃	۶/
۱۵۰	منشی عطاء اللہ صاحب	〃	۸/
۱۵۱	سید محمد حسین صاحب	〃	۴/
۱۵۲	عبد الغفور صاحب برف والے۔	〃	۸/
۱۵۳	بلاّ برف والا۔	〃	۴/

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان		تعداد و رقم
۱۵۴	عبد الرحمن بٹیہ۔	دہلی	۲ر
۱۵۵	محمد حسین صاحب جرّاح۔	〃	۳ر
۱۵۶	شیخ زین العابدین صاحب عطار۔ کھاری باؤلی	〃	۵ر
۱۵۷	حافظ شہاب الدین صاحب و شفیع الدین صاحب	〃	۵ر
۱۵۸	محمد اسحاق و محمد ایوب صاحب عطار۔	〃	۱۰ر
۱۵۹	حافظ علیم الدین رحیم الدین صاحب عطار۔	〃	۵ر
۱۶۰	مولا بخش و عزیز بخش صاحب عطار۔	〃	۵ر
۱۶۱	محمد اسمٰعیل و امتیاز الدین صاحب عطار	〃	۵ر
۱۶۲	محمد اسمٰعیل و عبد الرزاق صاحب عطار	〃	۱۰ر
۱۶۳	حاجی لطیف بخش و حافظ عبد الکریم صاحب عطار۔ پھاٹک حبش خاں	〃	۱۰ر
۱۶۴	یوسف علی و غلام حسین صاحب عطار۔	〃	۵ر
۱۶۵	واجد علی کوچین۔	〃	۴ر
۱۶۶	عبد الحق صاحب سوداگر۔	〃	۸ر
۱۶۷	شیخ محمد تقی صاحب سوداگر تیزاب۔	〃	۱۰ر
۱۶۸	مرزا محمد یونس صاحب بارہ بنکی والے۔	〃	۵ر
۱۶۹	محمد اسلام اللہ خاں صاحب۔ سرکی والاں۔	〃	۵ر
۱۷۰	معرفت نواب سراج الدین احمد خاں صاحب	〃	۳۵ر
۱۷۱	میر ابو محمد صاحب مودودی۔ کوچہ پنڈت۔	〃	۵ر
۱۷۲	مرزا فیاض علیصاحب محافظ دفتر کمیٹی۔ حویلی اعظم خاں۔	〃	۵ر
۱۷۳	محمد افضل صاحب۔	〃	۸ر

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان			تعداد رقم
۱۷۴	شہاب الدین ولد امین الدین صاحب سجادہ کار۔	پہاڑ گنج۔	دہلی	عہ ر
۱۷۵	کلو پوئے والے۔	〃	〃	۸ ر
۱۷۶	امیر الدین صاحب سوڈا واٹر والے۔		〃	۸ ر
۱۷۷	عبد الصمد ولد نور بخش صاحب سجادہ کار۔	〃	〃	عا ر
۱۷۸	فخر الدین ولد حافظ فیاض الدین صاحب سجادہ کار۔	〃	〃	عا ر
۱۷۹	غلام احمد ولد عبد العزیز صاحب سجادہ کار۔	〃	〃	عہ ر
۱۸۰	محمد احمد ولد امین الدین صاحب سجادہ کار۔	〃	〃	۸ ر
۱۸۱	حکیم محمد شفیع صاحب۔	〃	〃	عا ر
۱۸۲	علاء الدین صاحب چونے والے۔	〃	〃	عا ر
۱۸۳	حاجی کلن صاحب چونے والے۔	〃	〃	عہ ر
۱۸۴	بشیر الدین صاحب چونے والے۔	〃	〃	عہ ر
۱۸۵	حافظ حبیب الدین صاحب چونے والے	〃	〃	عہ ر
۱۸۶	شیخ منتھو صاحب چونے والے۔	〃	〃	۴ ر
۱۸۷	علیم الدین صاحب چونے والے۔	〃	〃	عا ر
۱۸۸	شیخ وزیر صاحب چونے والے۔	〃	〃	سے ر
۱۸۹	محمد صدیق صاحب چونے والے۔	〃	〃	عہ ر
۱۹۰	حیدر بیگ صاحب چونے والے۔	〃	〃	عا ر
۱۹۱	سردار خاں صاحب سفیدی والے۔	〃	〃	عہ ر
۱۹۲	بدلا چونے والے۔	〃	〃	۸۰ ر
۱۹۳	نورا مٹی والے۔	〃	〃	عہ ر

نمبر شمار	اسامی گرامی عطا کنندگاں			تعداد و قسم
۱۹۴	کلو خاں چونے والے۔	پہاڑ گنج۔	دہلی	عہ ر
۱۹۵	سید محمود علی سفیدی والے۔	〃	〃	عا ر
۱۹۶	چودھری نتھو چونے والے۔	〃	〃	عہ ر
۱۹۷	قمر الدین صاحب چونے والے۔	〃	〃	۸ ر
۱۹۸	محبوب بخش سفیدی والے	〃	〃	۴ ر
۱۹۹	نتھو ہر سرو والے۔	〃	〃	۴ ر
۲۰۰	مولوی مشتاق احمد صاحب سکنڈ ماسٹر	〃	〃	عا ر
۲۰۱	چودھری نظام الدین صاحب	〃	〃	عہ ر
۲۰۲	سعید الدین صاحب سادہ کار۔	〃	〃	عہ ر
۲۰۳	رکن الدین صاحب سادہ کار۔	〃	〃	عہ ر
۲۰۴	نجم الدین صاحب سادہ کار۔	〃	〃	عہ ر
۲۰۵	معز الدین صاحب سادہ کار۔	〃	〃	عہ ر
۲۰۶	منشی سرفراز خاں صاحب۔	کلاں مسجد۔	〃	عا ر
۲۰۷	موسیٰ عبد اللہ سیٹھ صاحب		〃	عا ر
۲۰۸	حاجی یار محمد ایوب صاحب سیٹھ	گلی بتاساں	〃	عہ ر
۲۰۹	محمد حسین صاحب چونے والے۔		〃	۴ ر
۲۱۰	مولا بخش صاحب چونے والے۔		〃	۴ ر
۲۱۱	انعام الرحمن صاحب زرکوب۔		〃	۸ ر
۲۱۲	سیٹھ قاسم حسین صاحب۔		〃	عہ ر
۲۱۳	سیٹھ علی حاجی ولی محمد صاحب۔		〃	عا ر

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان		تعداد رقم
۲۱۴	سیٹھ عبدالکریم حاجی عبدالشکور صاحب۔	دہلی	۱۰۰ر
۲۱۵	عزیز بخش صاحب عطار	〃	۵۰ر
۲۱۶	میر نظیر حسین صاحب	〃	۱۰۰ر
۲۱۷	عبدالمجید صاحب عطار۔	〃	۵۰ر
۲۱۸	حافظ محمد عبدالقادر صاحب (خیر اندیش) کٹرہ بڑیاں۔	〃	۲۵ر
۲۱۹	سید انوار احمد صاحب۔ گلی قاسم جان	〃	۵۰ر
۲۲۰	حکیم غلام کبیر خانصاحب۔ کوچۂ رکاباں۔	〃	۵۰ر
۲۲۱	جمیل احمد صاحب گنگوہی۔	〃	۱۰ر
۲۲۲	ایم۔ اے فضل اللہ صاحب۔	〃	۲۵ر
۲۲۳	محمد عبداللطیف صاحب۔	〃	۲۵ر
۲۲۴	شیخ عبدالعزیز صاحب نومسلم۔ فراشخانہ۔	〃	۱۰۰ر
۲۲۵	حکیم سراج الدین خاں صاحب۔ 〃	〃	۵۰ر
۲۲۶	میاں جان صاحب پان والے۔	〃	۵۰ر
۲۲۷	مرزا احمد علی بیگ خانصاحب ممبر کونسل ریاست ٹونک۔ فراشخانہ۔	〃	۲۵ر
۲۲۸	خلیفہ اللہ رکھا صاحب ٹھیکہ دار۔	〃	۵۰ر
۲۲۹	سید سلطان مرزا صاحب آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر کشمیری بازار۔	〃	۲۵ر
۲۳۰	محمد سعید الدین صاحب ڈبل روٹی والے۔	〃	۱۰۰ر
۲۳۱	محمد ابراہیم صاحب ٹین والے۔	〃	۱۰ر
۲۳۲	سید رضا علی صاحب کرسی والے کشمیری بازار۔	〃	۴ر

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان		تعداد و قسم
۲۳۳	حافظ نور الٰہی صاحب روٹی والے۔	کشمیری بازار۔ دہلی	عدد ۱
۲۳۴	قدرت اللہ صاحب ٹاٹ والے۔	"	۸ عدد
۲۳۵	میر فیض الحسن صاحب عطار۔	بلیماراں "	عدد ۱
۲۳۶	قاضی فضل عظیم صاحب۔	"	عدد ۱
۲۳۷	محمد ابو الحسن خانصاحب منصف گرگانوہ۔	مٹیا محل۔ "	صد ۱
۲۳۸	قاری سرفراز حسین صاحب سیاح جاپان۔	"	صد ۱
۲۳۹	شیخ محمد تقی صاحب سوداگر بوٹ۔	گوڑیا پل۔ "	عدد ۱
۲۴۰	شیخ محمد صدیق صاحب سوداگر بوٹ۔	"	عدد ۱
۲۴۱	ایچ ایچ۔ مرزا صاحب فوٹوگرافر۔	متصل فوارہ۔ "	عدد ۱
۲۴۲	محمد عمر خاں صاحب خلف الف خانصاحب مرحوم۔	"	عدد ۱
۲۴۳	چودھری محمد امین صاحب افسر مال بندوبست۔	"	عدد ۱
۲۴۴	پیر گلاب شاہ صاحب تحصیلدار بندوبست	"	عدد ۱
۲۴۵	سردار محمد مصوخاں صاحب نائب تحصیلدار بندوبست	"	صد ۱
۲۴۶	راجہ خان عالم خاں صاحب نائب تحصیلدار بندوبست۔	"	عدد ۱
۲۴۷	شیخ عبد السلام صاحب گرداور قانونگوے۔	"	للہ ۱
۲۴۸	الٰہی بخش صاحب۔	"	عدد ۱
۲۴۹	منشی عالم علی صاحب قانونگوے۔	"	عدد ۱
۲۵۰	منشی محمود علیصاحب۔	"	عدد ۱
۲۵۱	منشی سلطان احمد خاں صاحب سررشتہ دار۔	"	عدد ۱
۲۵۲	سید احمد صاحب۔	"	عدد ۱

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگان		تعداد و قسم
۲۵۳	پیر ناظر علی صاحب۔	دہلی	عہ ر
۲۵۴	سید فضل رسول صاحب۔	〃	عہ ر
۲۵۵	محمد عظیم خاں صاحب۔	〃	عہ ر
۲۵۶	ظہور الدین صاحب۔	〃	عہ ر
۲۵۷	حاجی عنایت اللہ و احسان اللہ صاحب سوداگر۔	〃	عہ ر
۲۵۸	شیخ عبد الخالق صاحب سوداگر۔ پھاٹک حبش خاں۔	〃	صہ ر
۲۵۹	شیخ محمد صدیق صاحب و عبد الغنی صاحب سوداگران کلکتہ	〃	صہ ر
۲۶۰	شیخ عبد الرزاق صاحب سوداگر کلکتہ۔	〃	صہ ر
۲۶۱	شیخ فضل الٰہی صاحب سوداگر۔ پھاٹک حبش خاں۔	〃	صہ ر
۲۶۲	مرزا احمد صاحب۔ ترکمان دروازہ	〃	عا ر
۲۶۳	نثار احمد صاحب منصف۔ کوچہ پنڈت۔	〃	صہ ر
۲۶۴	محمد صدیق صاحب آٹے والے۔	〃	۸ ر
۲۶۵	منشی عبد الرحمن صاحب۔	〃	۴ ر
۲۶۶	حافظ عطاء الرحمن صاحب۔ کٹرہ بڑیاں	〃	عا ر
۲۶۷	ماسٹر شہاب الدین صاحب۔ کوچہ پنڈت	〃	عا ر
۲۶۸	شاہ محمد صاحب و عاصی الدین صاحب	〃	صہ ر
۲۶۹	نواب سراج الدین خاں صاحب سائل۔ فراشخانہ	〃	عہ
۲۷۰	حاجی حکیم امجد علی صاحب سکرٹری معین الندوہ	〃	عہ
۲۷۱	مرزا محمد داؤد بیگ صاحب و اس پریزیڈنٹ معین الندوہ	〃	عہ
۲۷۲	منشی بشیر الدین صاحب کمپازیٹر کمیٹی۔	〃	عا ر

نمبر شمار	اسامی گرامی عطا کنندگاں		تعداد قسم
۲۷۳	میر منور خاں صاحب - کوٹھی نواب صاحب پاٹودی -	دہلی	۵ر
۲۷۴	خلیفہ مرزا برکت بیگ صاحب تاجر شال فیض بازار -	〃	۵ر
۲۷۵	خلیفہ انعام اللہ بیگ صاحب تاجر شال 〃	〃	۵ر
۲۷۶	تجمل حسین خاں صاحب کارخانہ دار 〃	〃	۴ر
۲۷۷	محمد علی صاحب ٹھیکہ دار - قدم شریف	〃	۴ر
۲۷۸	شیخ نور الٰہی صاحب سوداگر جھنجت -	〃	۸ر
۲۷۹	منشی مشتاق علی صاحب -	〃	۸ر
۲۸۰	میر للّن صاحب کارخانہ دار - محلہ سوزن گران -	〃	۱۰ر
۲۸۱	حاجی محمد عمر خانصاحب کارخانہ دار -	〃	۸ر
۲۸۲	محمد عمر خاں صاحب کارخانہ دار -	〃	۸ر
۲۸۳	حاجی محمد صدیق و محمد امین صاحب سوداگر - پھاٹک حبش خاں -	〃	۵ر
۲۸۴	محمد ابراہیم صاحب بٹیہ -	〃	۱۰ر
۲۸۵	ڈاکٹر نور الحسن و فضل حق صاحب	〃	۴ر
۲۸۶	حکیم محمد احمد خاں صاحب خلف حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خاں صاحب مرحوم -	〃	لاہور
۲۸۷	سردار میرزا صاحب رئیس میرٹھ -	〃	ماہ ۱۰
۲۸۸	صاحبزادہ نواب فاروق علی خاں صاحب خلف الصدق نواب صاحب بہادر ریاست ٹونک -	دہلی	۱۰ر
۲۸۹	نواب محمد ابراہیم علیخاں صاحب رئیس کنچپورہ -	دہلی -	۵ر

نمبر شمار	اسمای گرامی عطا کنندگاں	تعداد و قسم
۲۹۰	بذریعۂ فروختِ ٹکٹ۔	سالانہ ۵
۲۹۱	محمد عمر صاحب مکیہ وار۔	۸/
	میزانِ کُل۔	۵

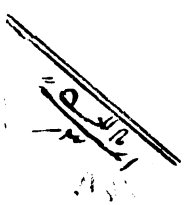
تفصیلِ خرچ

مصارفِ طعام۔ تیاری منڈوا و کرایہ کُرسی و فرش وغیرہ۔ مصارف سواری و اخراجات متفرق

معمائیہ ۵	صماصہ ۵	صمالوں ۵
۱/	۱/	۶/۶

بمدِ ادائی فنڈ عربی اسکول۔ نقد در تحویلِ خزانچی معین النبوہ۔ حساب طلبائے سکریٹری معین النبوہ

۱۵/	۱۵/	۱۵/
		۱۰/۶



النّدوہ

یعنے

مجلس ندوۃ العلماء کا ماہوار علمی و مذہبی رسالہ

یہ رسالہ آٹھ سال سے مجلس ندوۃ العلماء کی طرف سے زیر ایڈیٹری شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی و مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی جاری ہی جس کا مقصد تطبیق معقول و منقول اور علوم قدیمہ و جدیدہ کا موازنہ ہی۔ اس پرچہ میں آج تک جو علمی مذہبی۔ اخلاقی اور تاریخی مضامین شائع ہوئے ہیں، ملک کے تمام مشہور اہل قلم نے اُن کی داد دی ہی، چنانچہ اس کے متعلق جناب شمس العلماء مولانا الطاف حسین صاحب حالی، اور شمس العلماء مولانا نذیر احمد صاحب دہلوی وغیرہ کی تحریریں ایک اشتہار کے ضمن میں شائع ہو چکی ہیں، اس کے ساتھ اس رسالہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہی کہ اس میں طلبار دار العلوم کے مضامین عموماً شائع ہوتے ہیں جن سے اس مدرسہ کی تعلیم و تربیت کا اندازہ ہوتا ہی، ندوۃ العلماء کے دلچسپ حالات سے بھی اس رسالہ کے ذریعہ سے اطلاع دیجاتی ہی **قیمت** صرف دو رُپیہ آٹھ آنہ عہ ہی اور یہ قیمت کسی خاص شخص کی ملک نہیں۔ بلکہ اسی رسالہ پر صرف کردی جاتی ہی۔ اگر اس سے رُپیہ پس انداز ہو تو وہ ندوۃ العلماء کے خزانہ میں داخل ہو جائیگا۔

منیجر الندوہ لکھنؤ

مقاصد ندوۃ العلماء

ندوۃ العلماء کے پانچ مقصد ہیں (۱) ترقی تعلیم (۲) طریقہ تعلیم کی اصلاح ضروری (۳) درستی اخلاق۔ (۴) رفع تنازع باہمی (۵) اہل اسلام کی بہبودی۔ اور یہ طے شدہ امر ہے کہ اسکو سیاست من سے تعلق نہ ہوگا

ہر ایک مقصد کے مناسب عملی تجویزیں قرار دی گئی ہیں۔ جن کا اجرا مسلمانوں کی حالت موجودہ کے لیے نہایت ضروری اور اُن کے دینی اور دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لیے کافی ہیں اگر فضل ایزدی ان کے جاری کرنے اور قائم رکھنے میں مؤید ہوا تو قوم کو اس سے فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے جن کا اجمالی اندازہ حسب منشا ذیل ہے (۱) ترقی اسلام (۲) دہریت و الحاد کی بیخ کنی۔ (۳) علماء باکمال کا موجود ہونا۔ (۴) احکام شرعیہ کی پابندی (۵) خلاف شرع رسوم اور اسراف سے بچنا (۶) صنعت و تجارت کی ترقی (۷) حسب ضرورت زمانہ مفید مسائل اور اختراعات جدیدہ کی تحقیق (۸) برباد کن نزاعوں اور جھگڑوں کا موقوف ہو جانا اور مسلمانوں کا معاش اور معاد کی اصلاح میں مشغول ہونا۔

وظائف درجہ تکمیل دار العلوم ندوۃ العلماء

دار العلوم ندوۃ العلماء کا جو مسودہ شائع کیا گیا تھا اُس میں باکمال علماء کے پیدا کرنے کی ایک تدبیر یہ بتائی گئی تھی کہ خصوصی علما پیدا کیے جائیں یعنی جو طالب العلم دار العلوم سے فارغ ہوں وہ ایک مدت معینہ تک کسی ایک خاص فن کی تکمیل کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جائیں خدا کا شکر ہے کہ اس درجہ کا افتتاح ہو گیا ہے اور تکمیل ادب و تکمیل علم کلام کی شاخیں کھل گئی ہیں جس کا وظیفہ دس روپیہ ہوا ہے وظیفہ کی ترقی اور اُس کے جاری رکھنے کے لیے اہل استطاعت کی توجہ ضروری ہے امید ہے کہ قوم کے علم دوست بزرگ اس طرف توجہ فرمائیں گے۔

اللہم صل علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

روداد

جلسہ ندوۃ العلماء

منعقدہ

۱۷-۱۰-۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ مطابق ۶-۷-۸ اپریل ۱۹۱۳ء

روز شنبہ و یکشنبہ و دوشنبہ بمقام لکھنؤ

حسب ایماء

مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء

طبع فی مسلم یونائٹڈ پریس لکھنؤ



تمہید

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

ندوۃ العلما کے روز افزوں اثر کے لحاظ سے اگرچہ اب کسی مقام پر سالانہ جلسہ کی ضرورت حاصل کرنی ایک حد تک دشوار نہیں رہی مگر کبھی کبھی ندوہ اپنی خصوصیات و ضروریات کی وجہ سے جلسہ کے لیے کوئی مناسب مقام جو ہر طرح سے اُسکے لیے موزون ہو خود ہی انتخاب کر لینا پسند کرتا ہے۔

اس مرتبہ چونکہ قوم کے باحمیت اور مخیر اصحاب کی نگاہ التفات دار العلوم کی موجودہ نامکمل عمارت کی طرف مائل کرنے کی ضرورت تھی جسکی تعمیر زبیدہ جدہ محترمہ ہز ہائنس

نواب صاحب بہادر بھاولپور دام اقبالہ کی بے نظیر فیاضی سے شروع کیگئی تھی اور تخمینہ سے زائد تیار بھی ہوگئی تھی اور بعض وجوہ سے جنکا ذکر آپ خان بہادر میر جعفر حسین صاحب انجینر کی تقریر مین پائین گے زمانہ نے اسکی اجازت ندی کہ تکمیل تک پہونچائی جائے نیز دارالاقامہ کے لیے ابھی تک کافی سرمایہ فراہم نہین ہوا تھا اسلیے ضرورت تھی کہ اسکی طرف بزرگان قوم کی توجہ مبذول کی جائے جسکے بغیر نہ تو درس کے لیے کوئی جگہ نکالی جاسکتی ہے نہ طلبا کے لیے ماندوبود کا انتظام ہوسکتا ہے اس لیے ضرورت تھی کہ امسال لکھنو مین ندوۃ العلما کا اجلاس سالانہ منعقد ہو اور نامکمل عمارت مین ہو تاکہ لوگون کو اسکی اہمیت کا صحیح اندازہ ہوسکے ارکان ندوۃ العلما کو اسکی بھی شکایت تھی کہ بزرگان اودھ کی نظر التفات ندوہ اور دارالعلوم کی جانب نہین ہے اور اس مین کچھ شک نہین کہ ایسا ہی تھا خواہ اسکا یہ سبب ہو کہ ہمنے کبھی اپنی ضرورت اُن کے سامنے ظاہر نہین کی، نہ جس طریقہ سے کرنا چاہیے تھا اُنکی توجہ اپنی جانب مائل کی یا اُنکے کثرت مشاغل نے اسکی اجازت نہین دی کہ وہ ہماری طرف متوجہ ہون، بہرحال ارکان ندوۃ العلما نے مناسب خیال کیا کہ ندوہ کا اجلاس امسال لکھنؤ مین ہونا چاہیئے۔

علاوہ اس کے لکھنؤ کو باعتبار علم و تمدن کے ہندوستان کے دوسرے متاز شہرون مین جو درجہ حاصل تھا وہ بھی اسبات کا مقتضی تھا کہ ندوۃ العلما کے سالانہ اجلاس کبھی کبھی اس شہر مین ہوتے رہین۔

ان تمام باتون پر غور کرکے ندوۃ العلما کے جلسۂ انتظامیہ مین جو دارالعلوم کے قدیم عمارت مین اسی غرض سے منعقد کیا گیا تھا یہ تجویز نہایت مسرت کے ساتھ منظور کی گئی اور ۶-۷-۸ اپریل ۱۹۱۲ء کی تاریخین جنمن ایسٹر کے ایام تعطیل بھی پڑتے ہین اس مبارک

جلسہ کے لیے انتخاب کی گئین اور اس تجویز کے عمل مین لانے کے لیے جسکے دردمندان قوم وحامیان اسلام بے چینی کے ساتھ مدت سے مشتاق تھے حسب دستور سابق ایک کمیٹی منتظمہ قرار دیگئی جسکے سکرٹری لکھنؤ بار کے سربرآوردہ ممبر جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا۔ اور اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ اودھ کے نامور اور ہمدرد قوم رئیس عالیجناب آنریبل سر راجہ تصدق رسولخان بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی۔ تعلقدار جہانگیر آباد قرار پائے اور ہم نہایت خوشی سے اسبات کا اعتراف کرتے ہین کہ جس ہمدردی، استقلال، اور مستعدی کے ساتھ استقبالی کمیٹی کے ممبرون نے عموماً اور مسٹر ممتاز حسین صاحب نے خصوصاً جلسہ کا انتظام کیا اور ہمارا ہاتھ بٹایا وہ قابل شکرگزاری ہے۔ زیادہ مسرت اس بات کی ہی کہ شکریہ ادا کرنے مین ہم تنہا نہین ہین بلکہ بہت سے معزز افراد قوم جو اس قسم کے علمی وادبی جلسون مین شرکت کے عادی ہین اور اُنھین اس قسم کے کامون کا تجربہ ہے ہمارے شریک ہین جو دل سے ممبران کمیٹی کے حسن انتظام کی داد دیتے ہین اور اُن کے کامون کی قدر کرتے ہین نیز اس روداد کے پڑھنے سے اُنکے کامون کا خاکہ کچھ نہ کچھ آپ کے ذہن مین بھی آجائے گا اگرچہ اُنکا کافی علم خود شریک ہونے پر منحصر تھا۔

بہرحال دو مہینے پہلے سے جلسہ کا انتظام نہایت مستعدی و سرگرمی سے شروع کر دیا گیا اور استقبالی کمیٹی کے جلسے ہر اتوار کو انتظامات پر غور کرنے اور فروگذاشتون کی اصلاح کے لیے منعقد ہونے لگے، جنمین ممبران کمیٹی، باوجود ذاتی مشاغل کے شریک ہوتے اور تمام مباحث مین جوش وخلوص کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔

جسوقت خیال آتا تھا کہ اس اجلاس کی اہم تجاویز پر غور کرنے اور اپنی رایون سے

مستفید کرنے کے لیے بزرگان قوم دور دراز مقامات سے کثیر تعداد مین تشریف لاکر اسکی اہمیت مین اضافہ کرینگے تو ممبران کمیٹی کی سرگرمی و مستعدی ترقی کرجاتی تھی اور امید افزا حوصلے پیدا ہوتے تھے۔

اسی لحاظ سے اخبارون کے ذریعے سے عام اعلان تمام ملک مین کردیا گیا تھا، اور آخر فروری سے طلبا کے وفود اکثر مقامات پر روانہ کیے گئے تھے جنھون نے بارونق فیض آباد، ردولی، دریاباد، کانپور، اوناؤ، رائے بریلی، پرتاپگڈھ، سلطانپور، رامپور، مرادآباد، بستی، خیرآباد، گورکھپور، علیگڑھ، آگرہ، گیا اور پٹنہ تک دورے کیے اور بزرگان قوم کو ندوہ کے مقاصد اور دارالعلوم کی تعلیم و تربیت پر عیانا واقف ہونیکا موقع دیا، نیز شمس العلما مولوی شبلی صاحب نعمانی اور مولانا سید عبدالحی صاحب نے مفصل نفیس بعض مقامات پر جاکر ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض لوگون کے ذہن نشین کیے اور ندوۃ العلما کے سرگرم وکلا مولوی غلام محمد صاحب شملوی اور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے بجد تن دہی اور جانفشانی کے ساتھ ملک مین دورے کیے اور شریک جلسہ ہونے کے لیے لوگون کو دعوت دی۔

ہم اُن بزرگون کا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتے جنھون نے طلبا سے نہایت ہمدردانہ برتاؤ کیا اور نہایت فیاضی سے ندوہ کی مالی اعانت بھی کی اور نہ خود کی بلکہ دوسرے اصحاب کو بھی اعانت پر آمادہ کیا۔

اس جلسہ کی اہمیت نہ صرف اُسکی اہم تجاویز کی بنا پر تھی بلکہ ایک بڑا حصہ اُن بعض تجاویز کو عملی صورت مین دکھانیکا تھا جو اجلاس دہلی مین پاس ہوئی تھین اور جو قومی ضروریات کے لحاظ سے ایک امتیازی حالت رکھتی تھین۔

جلسۂ دہلی مین ایک نہایت ضروری تجویز ایسے عربی لغت یا ڈکشنری تیار کرنیکی بابت پاس ہوئی تھی جو اُن معرب اور دخیل الفاظ کو شامل ہو جو زمانۂ حال کے تمدن اور اُسکے سائنٹفک ایجادات وعلمی وتجارتی اصطلاحات کی وجہ سے عربی زبان مین داخل ہوگئے ہین، اگرچہ صرف معرب ودخیل الفاظ کا لغت تیار کرنا کوئی بات نہین ہے، اب سے صدیون پیشتر مسلمانون کی ہمہ گیر توجہ اس جانب منتقل ہوچکی ہے لیکن یہ کوئی ایسا کام نہین جسکا ایک مرتبہ پورا کرلینا آیندہ نسلون کو بھی کافی ہوسکے، جسطرح زمانہ کو ایک حالت پر قرار نہین اُسی طرح زبان کا بھی کوئی خاص معیار نہین، خود اپنے تمدن کے اُتار چڑھاؤ اور دوسری ہمسایہ قومون کے تغیر وتبدل کا اثر جتنا جلد زبان پر نمایان ہوجاتا ہے اُتنا کسی چیز پر نہین ہوتا،

انھین وجوہ سے ندوۃ العلما نے اس تجویز کو ضروری خیال کرکے دہلی کے اجلاس مین پاس کیا اور مولوی سید **سلیمان صاحب نائب ادیب دار العلوم** نے جنکے متعلق یہ کام کیا گیا تھا نہایت کوشش سے دو سال کے اندر ایسی عربی ڈکشنری تیار کرلی جو چار ہزار معرب ودخیل الفاظ کی جامع ہے، وہ ڈکشنری چھپوادی گئی اور اسی جلاس مین پیش کی گئی جیسا کہ روداد سے معلوم ہوگا۔

دوسری تجویز جو جلسۂ دہلی مین پاس ہوئی تھی وہ زبان انگریزی مین ایک مستند وصحیح ترجمہ قرآن کی ضرورت تھی، چونکہ **نواب عماد الملک بہادر مولوی سید حسین صاحب بلگرامی** سے بڑھکر اس کام کا ہندوستان مین کوئی اہل نہ تھا اور وہ خود ترجمہ کا کام شروع کرچکے تھے اس لیے اُن سے خواہش کی گئی کہ وہ ازراہ عنایت ہماری اس خواہش کو قبول فرمائین، جسقدر ترجمہ ہوتا جائے وہ ندوہ مین بھیجتے جائین تاکہ اُن

علما کو جو انگریزی و عربی زبانون مین مہارت رکھتے ہین دکھایا جائے اور اُن سے مشورہ حاصل کیا جائے تو اب صاحب ممدوح نے اپنے خلوص و نیک نیتی سے یہ خواہش خوشی سے منظور کی اور نہایت محنت سے ترجمہ شروع کیا چنانچہ ابتک نو پارون کا ترجمہ ہو چکا ہے اور اُس کے اجزا اس اجلاس مین پیش بھی کیے گئے۔

تیسری تجویز اغلاط تاریخی کو کورس سے خارج کرانے کی بابت تھی اس شعبہ کی رپورٹ پڑھکر آپ کو اس کی کامیابی کا بھی اندازہ ہوگا،

چوتھی تجویز وقف علی الاولاد کے بابت تھی اسکے متعلق اتنا کہنا کافی ہے کہ سب مرحلے طے ہو چکے ہین صرف ضابطہ کی کارروائی باقی رہگئی ہے۔

ان سب تجاویز کو عملی صورت مین پیش کرنیکی وجہ سے جو اہمیت و فوقیت اس اجلاس کو ہونیوالی تھی اس سے یہ خیال پیدا ہونا ضروری تھا کہ نہایت کثرت سے بزرگان قوم شرکت کرینگے اس لیے نہایت مستعدی اور سرگرمی سے اسکا انتظام کیا جارہا تھا اور فی الواقع یہ خیال صحیح ثابت ہوا اور باوجودیکہ انھین تعطیلون مین اولڈ بوائز ایسوسی ایشن، انجمن حمایت اسلام، مؤتمر الانصار، افتتاح دار الحدیث مدرسہ اسلامیہ دیوبند کے جلسے ہونیوالے تھے تمام اطراف ملک سے **ندوۃ العلماء** کے بہی خواہان اسلام کو کھینچ لائی، سب سے زیادہ قابل فخر و مباہات ممالک اسلامی کے عظیم الشان مصلح اور مفتی محمد عبدہ مرحوم کے تلمیذ رشید علامہ سید رشید رضا ایڈیٹر المنار کی شرکت تھی جو باوجود انتہائی موانع کے باوجود اسکے کہ اُن کے بھائی قریب ترزمانہ مین شہید کر دیے گئے تھے اور مقدسہ کی کارروائی جاری تھی باوجود اس کے کہ مدرسۃ **الدعوۃ والارشاد** کا کام جسکو علامہ ممدوح نے نہ دو ہی کے انداز پر قائم کیا ہے ابتدائی حالت مین تھا اکیس دن کی بحری مسافت طے کرکے

اور شدائد سفر اور اخراجات کا بار برداشت کر کے صرف ندوہ کی شرکت کی غرض سے ہندوستان تشریف لائے۔

اُن کو جس چیز نے ہندوستان کے دور دراز سفر پر مجبور کیا، وہ ایک دعوت نامہ تھا جو جلسہ سالانہ کے موقع پر اُنھیں بھیجا گیا تھا، اس زمانہ میں انجمنوں کے جلسے اور اُن کے دعوت نامے ایک رسمی چیز ہو گئے ہیں اسلیے اُن میں اس قدر کشش نہیں ہو سکتی کہ عصر سے ایک ایسے کثیر الاشغال بزرگ کو کھینچ لائے، اُنکو جو چیز ہندوستان لائی وہ ندوۃ العلما کے مقاصد کی عظمت تھی جسکو خود اُنھوں نے اپنے مدرسہ دعوۃ الارشاد کا سنگ بنیاد قرار دیا ہے، ان مقاصد نے اُن کو مجبور کیا اور وہ ہندوستان کے سفر کے لیے آمادہ ہوئے۔

۲۲۔ مارچ کو بمبئی تشریف لائے اور وہاں کے بڑے بڑے معززین رؤسا اور اہل عرب نے آپکا خیر مقدم کیا چند روز کے قیام کے بعد وہ بمبئی سے دہلی کو روانہ ہوئے دہلی سے لاہور تشریف لے گئے اور ۲۴ اپریل کو ندوۃ العلما کی شرکت کے لیے لکھنؤ کو سرفراز کیا، اسٹیشن پر خاص طور سے استقبال کے لیے تیاریاں کی گئی تھیں، تمام شہر میں اُن کے استقبال کے لیے جلی حرفوں میں اشتہارات چسپاں کیے گئے تھے، معززین و اکابرین کی خدمت میں خطوط روانہ کیے گئے تھے، اس بنا پر اسٹیشن پر نہایت کثرت سے لوگ جمع ہو گئے تھے اور علما، طلبا، رؤسا، غرض ہر طبقے کے اصحاب استقبال کے لیے تشریف لائے تھے جنمیں سے بعض اصحاب باہر سے صرف اسی غرض سے آئے تھے، آنریبل سر راجہ محمد علی محمد خانصاحب بہادر والی محمود آباد نے اُنکی سواری کے لیے خاص طور پر اپنی گاڑی بھیجی تھی۔

اسٹیشن پر آٹھ بجے سے لوگ جمع ہونے شروع ہوئے، علامہ رشید رضا ۹ بجے پنجاب میل سے مع مولوی عبدالحق صاحب حقی بغدادی کے تشریف لائے سید صاحب ممدوح کے گاڑی سے اُترتے ہی معانقہ و مصافحہ کے لیے پرجوش مسلمانون کا وہ ہجوم ہوا کہ بمشکل لوگ اُن تک پہونچ سکتے تھے، درمیان سے گزرتے ہوئے وہ باہر تشریف لائے اور راجہ صاحب موصوف کی پرتکلف فٹن مین بیٹھ گئے، گاڑی نصف راہ تک آہستہ آہستہ چلی، پیچھے پیچھے رؤسا کی گاڑیان تھین، ساتھ ساتھ دارالعلوم کے طلبا اور پرجوش مسلمانون کی ایک جماعت تھی یہ سب ٹھہر ٹھہر کر "اہلاً وسہلاً و مرحبا" کے نعرے بلند کرتے تھے، اور سید صاحب کا متانت آمیز تبسم اسکا جواب دیتا تھا، لیکن نصف راہ سے مسلمانون نے جوش مسرت سے گاڑی کے گھوڑے کھولدیے اور مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹر کے مکان تک (جہان آپ فروکش ہونیوالے تھے) خود گاڑی کھینچ لائے۔

راستے مین عام لوگ اور دکاندار مسلمانون کے اس مذہبی جوش و ولولہ اور اخوت اسلامی کی اس زندہ تصویر کو دیکھنے کے لیے اپنے اپنے گھرون سے نکل آئے، راستہ مین ہر جگہ غیر اسلامی افراد اس اسلامی منظر کو تعجب و حیرت کی ساتھ دیکھتے تھے مسلمان ہر جگہ جوش کے ساتھ سلام کے لیے ہاتھ اُٹھاتے جاتے تھے اور سید صاحب اُسی متانت آمیز تبسم کے ساتھ ہاتھ اُٹھا اُٹھا کر اسلامی بھائیون کے سلام کا جواب دیتے جاتے تھے

طلبا کا جوش و خلوص کے ساتھ گاڑی کھینچنا، راستہ بھر، اہلاً وسہلاً و مرحبا، کے نعرے بلند کرنا اور جناب ممدوح کا متانت آمیز تبسم کے ساتھ جواب دینا اسلامی شوکت کا زمانہ گذشتہ یاد دلانے اور اسلامی شان کے دوبالا کرنے کے علاوہ ایسا منظر تھا جو کبھی چشم دل سے اوجھل نہین ہوسکتا اور آنکھون ہی کے ذریعے سے اس منظر کا لطف اُٹھایا جاسکتا

تھا، کانون کی راہ سے اُسکا ادھورا سا خاکہ بھی ذہن مین نہین آسکتا۔

رپورٹ کمیٹی استقبالی

جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب سکرٹری استقبالی کمیٹی نے جس فیاضی و ایثار کے ساتھ اپنا عزیز و پر از مشاغل وقت ندوۃ العلماء کے جلسہ مین صرف کیا اُسی سے باوجود بار بار شکریہ ادا کرنے کے ہم عہدہ برآ نہین ہو سکتے اسپر استقبالی کمیٹی کی رپورٹ لکھنے کی اُن سے درخواست کرنا نہایت بے موقع تھا اس لیے ہم مفصل رپورٹ پیش کرنے سے معذور ہین، اُس علم کی بنا پر جو ہمین انتظامات جلسہ اور کارکنون کے کام و کوشش سے حاصل ہوا ہم انتظامات کی تفصیل اور تنظیمین کی تقسیم اور گوشوارۂ جمع خرچ درج کرتے ہین۔

فہرست ممبران استقبالی کمیٹی

۱۔ عالیجناب راجہ سر تصدق رسول خان بہادر کے۔ سی۔ ایس آئی راجہ جہانگیر آباد۔

۲۔ جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب۔ بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا

۳۔ جناب آنریبل مسٹر محمد نسیم صاحب ایڈووکیٹ۔

۴۔ جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا۔

۵۔ جناب مسٹر وہاج الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔

۶۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔

۷۔ جناب مولوی بدر الحسن صاحب منصف۔

۸۔ جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل۔

۹۔ جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ہائیکورٹ۔

۱۰۔ جناب منشی اظہر علی صاحب بی۔ اے۔ وکیل

۱۱۔ جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ

۱۲۔ جناب منشی سخاوت علی صاحب مینوسپل کمشنر لکھنؤ۔

۱۳۔ جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خانصاحب بہادر۔

۱۴۔ جناب نواب سید مرتضیٰ حسن خانصاحب۔

۱۵۔ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس فیض آباد سکرٹری ندوۃ العلما۔

۱۶۔ جناب شمس العلما مولانا شبلی نعمانی معتمد دارالعلوم ندوۃ العلماء۔

۱۷۔ جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما۔

۱۸۔ جناب مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم آنریری سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ۔

۱۹۔ جناب حکیم حافظ عبدالولی صاحب۔

۲۰۔ جناب حکیم عبدالرشید صاحب۔

۲۱۔ جناب حکیم عبدالقوی صاحب۔

۲۲۔ جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب۔

۲۳ جناب حکیم کمال الدین صاحب۔

۲۴ جناب حکیم عبدالحسیب صاحب دریابادی۔

۲۵ جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب۔

۲۶ جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر چوک۔

۲۷ جناب فضل ایوبی صاحب۔

۲۸ جناب داروغہ عابد علی صاحب عطار امین آباد۔
۲۹ جناب بابو منصور علی خانصاحب گوڈس انسپکٹر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے۔
۳۰ جناب عبدالرزاق صاحب سوداگر امین آباد پارک۔
۳۱ جناب حافظ قطب الدین صاحب تاجر کتب چوک۔
۳۲ جناب حافظ عبدالستار صاحب تاجر کتب چوک۔
۳۳ جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد پارک۔
۳۴ جناب قاضی نظیر احمد صاحب۔
۳۵ جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت
۳۶ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر منبا کوئے خوردنی چوک
۳۷ جناب بلند خان صاحب کوتوال صدر بازار
۳۸ جناب ممتاز علی خان صاحب صدر بازار
۳۹ جناب خلیل احمد صاحب آنریری سکرٹری ایک آنہ فنڈ لکھنؤ۔
۴۰ جناب سید میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ لکھنو۔
۴۱ جناب محمود شاہ صاحب۔
۴۲ جناب حبیب الرحمٰن صاحب۔

انکے علاوہ اور بھی پرجوش و ہمدرد اصحاب تھے جنھوں نے نہایت سرگرمی و تیزی سے اپنے فرائض انجام دیے، اُنکے نام آپ اُنکی خدمات کے سلسلہ مین پائینگے۔

استقبالی کمیٹی نے تقسیم عمل کے طور پر خاص خاص انتظامات کیلیے خاص خاص جماعتون کو یا اصحاب کو نامزد کردیا تھا جس سے انتظامات مین نہایت سہولت و

آسانی ہوئی۔ اور ہر جماعت کے ساتھ طلبائے دار العلوم کے وانسٹرون کی جماعت امداد و اعانت کیلیے موجود تھی، اون انتظامات اور کارکنونکی تفصیل یہ ہے۔

انتظام استقبال مہمانان

جناب منصور علی خانصاحب گوڈس انسپکٹر اودھ روہیلکھنڈ ریلوے۔ جناب مجمو دشاہ صاحب جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب۔ جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد پارک۔ جناب سید میر جان صاحب سکرٹری مسلم کلب و مالک مسلم گزٹ۔ جناب حبیب الرحمان صاحب جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ بیرسٹرایٹ لا۔

انتظام قیام و آسایش مہمانان

جناب مولوی عبد القادر صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر۔ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تنباکو۔ جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت۔ جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب جناب داروغہ عابد علی صاحب عطار نظیر آباد۔ جناب فضل ایوبی صاحب جناب منشی سخاوت علی صاحب۔ جناب قاضی نظیر احمد صاحب۔ جناب حکیم کمال الدین صاحب جناب شیخ نظیر محمد خان صاحب مالک ہوٹل۔ جناب حکیم عبد القوی صاحب جناب منشی محمد حسن صاحب تحصیلدار لکھنؤ

انتظام طعام برائے مہمانان

جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب۔ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تنباکو جناب ممتاز علی صاحب قصاب صدر بازار جناب حافظ قطب الدین صاحب۔ جناب سید حسن شاہ صاحب

انتظام دکان طعام برائے وزیٹران

جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت۔

انتظام آرائش مقام جلسہ

جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکوٹ۔

جناب خواجہ سید اصغر حسین صاحب عرف پیارے صاحب۔

جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب عرف اچھے صاحب۔

جناب سید یوسف علی صاحب منیجر ہیوٹ ڈرائنگ اسکول لکھنؤ

جناب منشی ظہیر علی صاحب بی اے وکیل۔ جناب منشی صدیق احمد صاحب۔ جناب جانی خاں صاحب

انتظام دفتر واقفیت عامہ

جناب حکیم عبدالحسیب صاحب دریابادی۔

انتظام تقسیم ٹکٹ شرکت جلسہ

جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ۔

انتظام حفظ صحت و دواخانہ

جناب حکیم عبدالرشید صاحب و جناب حکیم عبدالحمید صاحب

انتظام دار التفکہ

طلباے دار العلوم کی انجمن المعین نے دار التفکہ کا انتظام کیا تھا، اس دُکان مین ہر طرح کا سامان تفکہ موجود تھا جس سے معزز مہمانون کو نہایت آسایش ہوئی۔

گوشوارہ جمع خرچ اجلاس سیزدہم ندوۃ العلما

(کتاب کے آخر مین ملاحظہ ہو)

کارروائی جلسہ ۶ اپریل ۱۹۱۲ء

اجلاس اول

۶ اپریل کی صبح سے دارالعلوم کے زیر تعمیر مکان مین قومی چہل پہل اور زندہ دلی کے آثار نظر آنے لگے معزز مہمانون کی آمد کا سلسلہ اگرچہ ۴ اپریل ہی سے شروع ہو چکا تھا اور برابر اب تک جاری تھا، دارالعلوم کے کمرے جو مہمانون کے ٹھہرنے کے لیے مخصوص کر دیے گئے تھے، علاوہ شہر کے بعض معزز اصحاب کی کوٹھیون کے جنمین مہمان ٹھہرائے گئے تھے، بالکل پُر ہو چکے تھے، اجلاس کا وقت ½ ۸ بجے سے تھا لیکن دفور شوق کی یہ حالت تھی کہ آٹھ ہی بجے سے ہال، اور اُس کے دونون جانبکی صحنچیان بھر گئی تھین اور شوق و انتظار کی بیچینی حاضرین کے چہرون سے عیان تھی، آٹھ بجے علامہ سید رشید رضا موٹر پر تشریف لائے اور تمام لوگ تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے اور جوش کے ساتھ اہلاً و سہلاً و مرحبا کی آواز بلند ہوئی، ٹھیک ½ ۸ بجے جلسہ کا افتتاح ہوا جیسا کہ ندوۃ العلما کے اجلاسون کا عام قاعدہ ہے پہلے مولوی عبدالحق صاحب حقی بغدادی اسسٹنٹ پروفیسر محمڈن کالج علیگڑھ نے نہایت

خوش الحانی کے ساتھ عربی لہجے مین چند آیتین قرآن مجید کی تلاوت کین جنکو تمام مجمع نے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ سنا اس تلاوت نے ایک ایسی کیفیت قلوب پر طاری کردی تھی جو بیان نہین کیجا سکتی، اسکے بعد جلسہ کی اصلی کارروائی شروع ہوئی، جناب آنریبل سر راجہ تصدق رسول خان بہادر کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ پریسیڈنٹ استقبالی کمیٹی۔ بعض وجوہ سے تشریف نہ لاسکے تھے اس لیے بجائے اُنکے مسٹر ممتاز حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا سکرٹری استقبالی کمیٹی نے راجہ صاحب کی جانب سے مہمانون کا خیر مقدم ادا کرتے ہوئے ایک پُرجوش تقریر کی جسمین ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی گئی تھی مگر افسوس ہے کہ یہ تقریر زبانی بیان کیگئی تھی اور جلسہ کے بعد جناب مقرر کو اس بات کا موقع نہین ملا کہ وہ اسکو اپنی یادداشت سے قلمبند فرماتے،

اس تقریر کے بعد ندوۃ العلما کے اجلاس سیزدہم کے لیے صدر نشین کا انتخاب کیا گیا، صدارت کے لیے جن بزرگون پر نظر پڑتی ہے اُنکے لیے صرف یہی ضروری نہین ہے کہ ملک مین عام اثر رکھتے ہون، ذی وجاہت ہون، روشن خیال ہون، بلکہ اُس کے ساتھ ہی یہ بھی شرط ہے کہ وہ اسلام وعلوم اسلام کے بہت بڑے حامی ہون، کسی معزز وقدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہون، جلسے مین اگرچہ ان صفات کے بزرگ بفضلہ تعالیٰ اور بھی تھے لیکن اُن اوصاف وحیثیتون مین جو درجہ علامہ سید رشید رضا ایڈیٹر المنار کا تھا وہ بالاتر تھا اس لیے ندوۃ العلما کی صدارت کے لیے آپ سے بڑھکر کوئی مؤون نہین ہوسکتا تھا چنانچہ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے آپکو تعارف کراتے ہوئے آپکی صدارت کی تحریک کی اور اُسکے ساتھ ایک مختصر تقریر کی جسمین آپ نے افسوس کے

کہا کہ اگرچہ علامہ ممدوح ہندوستان مین ناواقفیت کے ساتھ دیکھے جاتے ہین لیکن اُنکی عام وجاہت وہردل عزیزی معلوم کرنی ہو تو آپ اُنھین عرب، شام، مصر، قسطنطنیہ، طرابلس الغرب، ٹیونیس الجزائر، روس اور ممالک یورپ مین پوچھ لیجیے روشن خیالی کی نسبت اتنا کہنا کافی ہے کہ آپ نے مفتی محمد عبدہ جیسے عظیم الشان مصلح کے شاگرد رشید ہونے کے علاوہ خود بھی باوجود انتہائی صعوبتون کے عرصے سے اصلاح کا کام نہایت سرگرمی وایثار کے ساتھ جاری کر رکھا ہے اور اسی غرض سے چودہ سال سے المنار نہایت آب وتاب وآزادی کے ساتھ نکال رہے ہین جسکے پاکیزہ مضامین کی اسلامی ملکون مین دھوم ہے، اسلام وعلوم اسلام کی حمایت کا شغف اسدرجہ بڑھا ہوا ہے کہ آپنے مصائب سفر برداشت کیے تمام ٹرکی کا سفر کیا اور مصر مین ایک کالج دینی تعلیم کے لیے جسکا نام مدرسہ دعوت والارشاد ہے قائم کرلیا ہے جسکے لیے ایک لاکھ روپیہ کا گرانقدر عطیہ شیخ الاسلام کی جانب سے ملتا تھا مگر آپنے صرف اس بنا پر لینے سے انکار کردیا کہ آزادی مین خلل آئے گا لیکن جو صفت ندوہ مین اور آپ مین مشترک ہے وہ یہ ہے کہ آپ بھی پالیٹکس سے علیحدہ رہتے ہین، آپ نے مصر والون کو اس بات پر متوجہ کیا ہو کہ اگر تمہین ترقی کرنا ہے تو پالیٹکس سے علیحدہ رہو۔

اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے تائید کی اور آپ بالاتفاق رئیس مجلس منتخب ہوئے اور کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہوکر آپ نے نہایت فصاحت وبلاغت کے ساتھ ایک مبسوط وپرمغز تقریر فرمائی جو فی الحقیقت شوق عکاظ کے خطبون کو یاد دلاتی تھی اور عرب کی قادر الکلامی، زور کلام گرمی بیان اور قوت تاثیر زندہ شہادت تھی اگرچہ آپ نے تقریر عربی زبان مین کی اس وجہ سے اس تقریر کو جلسہ کا

ایک نہایت مختصر گروہ سمجھ سکتا تھا لیکن سید صاحب کے لب ولہجہ، جوش، حرکات وسکنات، روانی بیان، اور جابجا قرآن مجید کی آیتون کا اقتباس اور اُن سے استدلال یہ تمام چیزین ایسی تھین جنھون نے ہر شخص کو محو حیرت بنا دیا تھا اور اسلام کی پاک مذہبی زبان کی عظمت در و دیوار سے نمایان ہو رہی تھی،

خلاصۂ تقریر افتتاحی جناب علامہ سیّد رشید رضا آفندی الحسینی صدر انجمن جلسہ ندوۃ العلما

حضرات علمائے اسلام و مسلمانان ہند! مین ندوۃ العلما کا نہایت ممنون ہون کہ جسکو اُسکے سالانہ اجلاس مین شریک ہونے کی دعوت دیگئی جب یہ دعوت میرے پاس پہونچی تو مین مدرسۂ دعوت وارشاد کی بنیاد رکھنے اور اُسکے لیے مدرسون اور پروفیسرون کا انتخاب کرنے اور تمام ضروری سامان مہیا کرنے مین مشغول تھا، میرے دل مین مدت سے آرزو تھی کہ ہندوستان کی مین سیر کرون اور یہان کی اُن کوششون کا مطالعہ کرون جو مذہبی تربیت اور تعلیم کے باب مین مسلمان کر رہے ہین۔ باوجود سخت مشغول ہونے کے یہ آرزو غالب آئی اور مین نے مدرسہ دعوت وارشاد اور المنار کے کامون کو چھوڑ کر ندوہ کی دعوت کو قبول کر لیا گو کہ موقع اس بات کا تھا کہ مین ایسی مشغولیت کے وقت مصر سے ایک قدم باہر نہ جاؤن، انجمن دعوت وارشاد کے ممبرون نے بھی مجھے صلاح دی کہ مین ندوہ کی دعوت کو قبول کرون اور انجمن کی طرف سے ایک نمایندہ بنکر اجلاس ندوہ مین شریک ہون، چنانچہ مین آپ کے سامنے موجود ہون، اسوقت مسلمانون کی شان کو بلند کرنے

اور اُن مین تعلیم و تربیت پھیلانے کے متعلق جو کچھ مین بیان کرنا چاہتا ہون وہ اپنی طرف سے بھی بیان کرونگا اور آپکے مصری بھائیونکی طرف سے بھی جنکے دلون مین وہی فیلنگ موج زن ہے جو آپکے دلون مین ہے۔

اے میرے معزز اور محترم بھائیو! مجھے امید ہی کہ آپ میرے خیالات کو اس لحاظ سے نہین سینگے کہ وہ ایک بڑے ماہر فن کے خیالات ہین بلکہ اس لحاظ سے سینگے کہ وہ ایک خالص ہمدرد اسلام کے دل سے نکلے ہین اگر اُن مین کوئی بات ایسی ہو کہ قبول کرنے کے لائق ہو تو وہ قبول کرلی جائے اور اگر اُس مین کوئی غلطی ہو تو وہ معاف کردیجائے۔ مین پندرہ برس سے مصر مین مسلمانونکی تعلیم و تربیت کے مسئلہ پر برابر غور کرتا اور بحث کرتا رہا ہون مصر ایک ایسا ملک ہے جہان مسلمانون کی تعلیم اور ترقی کی باتون کا جاننا اور پہچاننا بہ نسبت دوسرے ملکون کے نہایت آسان ہے ایک دانائے فرنگ کا قول ہی کہ مصر دنیائے اسلام کا سوچنے اور سمجھنے والا دماغ ہی۔

اے برادران محترم! آپ برادر ملک کے تمام مسلمانون پر اسلام کا یہ حق کہ آپ اُس کے علوم اور اخلاق کو زندہ کرین ویسا ہی ہے جیسا کہ ملک مصر کے مسلمانون پر مین سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ مصر اور ہندوستان مین جسقدر تعلیم و تربیت اور رائے کی آزادی اور دولت کی بہتات ہی ایسی کسی ملک مین نہین ہی ہم پر لازم ہی کہ اس نعمت کا شکریہ ادا کرین اور اُس سے فائدہ اُٹھانے پر کمربستہ ہون۔

تاتار جسمین روسیون کی عملداری ہی اس مین مسلمانون نے تعلیمی ترقی پر اپنی توجہ مبذول کی ہی مگر حکومت کی طرف سے اسپر سختی کیجاتی ہے وہان کے مسلمان مدرسے مسلمانون کو تعلیم دینے کے قصور مین جیلخانے بھیجے جاتے ہین اور جلاوطن کیے جاتے

ہین، روس کاایک زبردست عالم جوعالم جان کے نام سے مشہور ہے تین سال سے
مصر مین اس لیے ٹھہرا ہوا ہے کہ اُسکو اپنے وطن مین واپس جانے کی اجازت نہین
ہی، اسکا قصور یہ ہے کہ وہ مسلمانون کو شہر کازان کے نامور اسلامی کالج مین تعلیم دیتا اور
اُن کے دلون مین بیداری پیدا کرتا تھا، اسکا ایک بھائی اور ایک نائب مدرس بھی
اسی قصور مین جلاوطن کردیا گیا ہے، روسی مسلمانون مین سے دو بھائیون عبداللہ اور
عبیداللہ نے قریہ بوبی مین ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی اور وہ اُسکو ترقی دینے مین مشغول
تھے کہ گزشتہ سال کے موسم سرما مین روسی حکومت نے اُن کو جیلخانے بھیجدیا، امید تھی
کہ بہت جلد کازان کے محکمۂ فوجداری مین ان پر مقدمہ دائر ہوگا، مگر ایک سال گزرنے
پر بھی وہ عدالت مین ابتک پیش نہین کیے گئے، روس کے ایک اسلامی اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ
عنقریب اپریل مین اُنکا مقدمہ پیش ہوگا، روس کے نیم سرکاری اخبار" نووی ایمیا" نے
گورنمنٹ روس کو تحریک کی ہے کہ وہ مسلمانان ترکستان کو تعلیم مین ترقی کرنے سے روکے
کیونکہ اس سے اُن مین پولیٹکل بیداری پیدا ہوگی، یہ حال اُن مسلمانون کا ہے جو آپکے
قریب ہی ایک یورپین سلطنت کے زیرسایہ آباد ہین، شمال افریقہ کے مسلمانون کا حال اُن سے
بدتر ہے۔ تاتار کے مسلمان باوجود حکومت کی سختیون کے تعلیم وتربیت کی دُھن مین لگے
ہوئے ہین، وہ مصر، شام، اور حجاز مین اپنی قوم کے طلبا بھیجتے رہتے ہین تاکہ وہ عربی
زبان سیکھین اور اپنے ملک مین واپس جاکر معلم کا کام انجام دین، اُن کے بعض طلبہ قسطنطنیہ
تک بھی پہونچتے ہین تاکہ علوم جدید کی تحصیل کرین مگر ٹیونس اور الجزائر کے مسلمان جو فرانس
کے زیرحکومت ہین یہ کام بھی نہین کرسکتے، فرانس نہایت سختی کے ساتھ انکی نگرانی کرتا
ہے بعض انصاف پسند فرانسیسی افسر اس بات کے قائل ہین کہ ان ملکون کے مسلمانون

بے حد دباؤ ڈالا جاتا ہے، فرانسیسی مدبرون مین سے بعض کی راے یہ ہے کہ یہ دباؤ جاری رکھنا چاہیئے یہان تک کہ افریقہ کے ان ملکون سے عربی زبان اور اسلام مٹجائے مگر بعض مدبر مسلمانون کے ساتھ حسن سلوک کی راے دیتے ہین جاوہ اور ملایا کے مسلمانون کی حالت تمام مسلمانون سے بدتر ہے، ہالنڈ کی حکومت نے اُن کے گرد جہالت کی چاردیواری کھینچدی ہے جس سے باہر وہ نہین نکل سکتے اگر آپ اُن مسلمانون کی دردناک حالت معلوم کرنا چاہین تو مین ایک انگریزی کتاب پیش کرون گا جسمین اُنکے مفصل حالات درج ہین آپ اُسکا ترجمہ کرائین اور اخبارون مین شایع کرین آپ کو خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ آپکے سرون پر ایسی حکومت نہین ہے، انگریزی حکومت کی بنیاد آزادی پر ہے اس حکومت کے سایہ مین رعایا اپنے تئین ترقی کے بلند مراتب پر پہونچا سکتی ہے بشرطیکہ وہ عقل و درایت سے کام لے یہ بات کسی اور یورپین حکومت مین کہین نہین ہے جو لوگ تعلیم کے کام مین مشغول ہون اُن کو ظاہر و باطن مین سیاست سے کنارہ کش ہوجانا چاہیے، شیخ محمد عبدہ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جس کام مین سیاست کا دخل ہو وہ بالکل خراب ہوجاتا ہے جو لوگ تعلیم کے کامون مین سیاست کو شامل کرتے ہین اگر اُنپر حکومت کی طرف سے سختی کیجاتی ہے تو کچھ بعید نہین ہے کیونکہ علم تمدن جسکی بنیاد تاریخ پر ہے بتاتا ہے کہ حکومتین اُن کوششون کو معافی کی نظر سے نہین دیکھ سکتین جو اُن کے اقتدار کے برخلاف کیجائین اور اُنکے سوا وہ ہر بات کو معاف کرسکتی ہین، غور کرو کہ ہمارے مذہب مین بھی خدا نے شرک کے سوا ہر گناہ کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے مگر مشرک کی بخشش اُسکی جناب مین بھی نہین ہوسکتی۔ ایسی ترقی یافتہ حکومتین موجود ہین جو قانونی اور انتظامی معاملات مین رحم اور انصاف سے کام لیتی ہین۔ مگر ایسی کوئی حکومت دنیا مین

نہین ہے جو سیاسی معاملات مین رحم یا انصاف کا برتاؤ کرے، قرن اول کی اسلامی حکومتون سے بڑھکر کوئی حکومت منصف اور مہربان نہین تھی یہان تک کہ فتوحات اور فوجی حکومت کے وقت بھی رحم و انصاف کا جلوہ اُنکے کامون مین نظر آتا تھا اور اسکا اقرار یورپ کے انصاف پسند مورخون نے علی الاعلان کیا ہے چنانچہ فرانس کا نامور مورخ موسیو لیبان لکھتا ہے "عربون سے زیادہ رحمدل انصاف پسند فاتحون کا سراغ تاریخ مین نہین ملسکتا۔ اگر ہم اس موقع پر خلفاے راشدین کی حکومت سے قطع نظر کرین، کیونکہ وہ پیغمبر اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے جانشین تھے اور اُن پر ہم دیگر حکومتونکو قیاس نہین کرسکتے تو کم سے کم بنی اُمیہ اور عباسیون کی حکومتون کو تو پیش نظر لاسکتے ہین، بلاشبہہ یہ دونون حکومتین دنیا کی قدیم اور جدید حکومتون مین قانون و انتظام کے لحاظ سے رعایا پر سب سے زیادہ مہربان اور فیاض تھین، مگر دیکھو کہ اُنھون نے اُن اشخاص کے ساتھ کیسا جابرانہ برتاؤ کیا جو اُنکے اقتدار کے مخالف تھے یہانتک کہ اُنھون نے آل رسول (علیہم السلام) کو ذبح کرنے مین بھی دریغ نہین کیا، وہ آل نبی مین سے جسکو جہان پاتے تھے اس وہم سے کہ مبادا وہ انکی حکومت مین خلل انداز ہو بے تکلف قتل کر ڈالتے تھے بلکہ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ حکومت کی طمع کے سبب باپ نے بیٹے کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے"

اے میرے معزز بھائیو! موجودہ حکومت آپکو اجازت دیتی ہے کہ آپ اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت کی روشنی سے منور کرین۔ انکو اپنے مذہبی اصول و عقائد سکھائین، انکو اسلامی فضائل کے زیور سے آراستہ کرین اور اُنکو دنیا و دین کی بہتری کے لیے جو چاہین سکھائین اور پڑھائین، ان تمام معاملات مین آپ آزاد ہین بشرطیکہ آپکی مذہبی اور علمی انجمنین اس حکومت کی واجبی عزت کرین اور اُسکے اقتدار کے برخلاف کوئی حرکت نکرنے پائین، اس حالت مین اگر آپ اپنی پوری طاقت اپنی قوم مین تعلیم پھیلانے مین صرف نہ کرین

تو یہ آپ کا قصور ہے حالانکہ اس سے بھی بڑھکر یہ حکومت آپ کو دینی اور دنیوی تعلیم پر آمادہ کرتی ہے مین اس بات کو سنکر حیرت مین ہون کہ انگریزی حکومت ہندوستان کے مسلمانونکو ہر پہلو سے تعلیم کی طرف رغبت دلاتی ہے، وہ علیگڑھ کالج وغیرہ پرائیویٹ تعلیم گاہون کو مالی مدد دیتی ہے، ندوۃ العلما ایک مذہبی جماعت ہے اور اُسکا مقصد اشاعت اسلام ہے تاہم گورنمنٹ نے ایک بیش قطعہ زمین اُسکو بھی عطا کیا ہے اور وہ چھ ہزار روپیہ سالانہ بھی اُس کو دیتی رہتی ہے، گورنمنٹ کی طرف سے جو امداد ین آپ کو مل رہی ہین اور جو ترغیبین اُسکی طرف سے دی جا رہی ہین اُسے قطع نظر کرکے آپ کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ حکومتین قومون کو ترقی نہین دیسکتین جب تک کہ وہ خود اپنی ترقی کے لیے سرگرمی سے کوشش نہ کرین. اس بنا پر واجب ہے کہ آپ اپنی ذاتی سرگرمیون اور کوششون پر بھروسا کرین کیونکہ قرآن مجید باآواز بلند کہتا ہے کہ ہر انسان اپنی ہی کوششون کا پھل پا سکتا ہے لارڈ کرومر سے ایک دفعہ مصر کے ایک ممتاز شخص نے کہا کہ "آپنے مصر کی مالی حالت کو درست کیا اور جو خدمت آپنے مصر مین انجام دی وہ حکومت کے لیے انجام دی مگر آپنے ابتک کوئی ایسا کام نہین کیا جس سے یہان کے مسلمان ترقی کرسکین" لارڈ کرومر نے کہا "جو لوگ آپ ترقی کرنا نہین چاہتے اُنکو کوئی شخص ترقی کے درجے پر نہین پہونچا سکتا، مصریون کا فرض ہے کہ وہ اپنی ترقی اور بہبودی کے لیے خود کام کرین اور جب وہ کام شروع کرینگے اور مجھ سے امداد کے طالب ہونگے تو مین اُنکو خوشی سے مدد دونگا"

اے میرے معزز ہم مذہبو!! ہماری سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی تعلیم کے طریقون کی اصلاح کرین یہ ضرورت بدیہی ہے اور اس سے ہر شخص متفق ہے، جامع ازہر کے جامور علما اور قسطنطنیہ کے علما سب اس ضرورت کو محسوس کر چکے ہین، قریب کے

دو سالون مین اُنھون نے حکام کے ساتھ ملکر کمیٹیان کی ہین اور اس ضرورت پر غور کیا ہی، اُنھون نے تعلیم کے جدید پروگرام تیار کیے ہین، اُن کتابون کو تعلیم کے لیے انتخاب کیا ہی جو پہلے تعلیم مین داخل نہ تھین اور اُن کتابون کو نصاب تعلیم سے خارج کیا ہی جو پہلے عام طور سے پڑھائی جاتی تھین، اُنھون نے علوم جدیدہ کی ضرورت کو بھی تسلیم کیا ہی اور نصاب تعلیم مین اُنکو شامل کیا ہی آپ نے بھی ہندوستان مین اس ضرورت پر غور کرکے اپنے قدیم نصاب تعلیم مین ترمیم کی ہے، ٹیونس کے علمانے بھی دو سال گزشتہ مین اپنے نظام تعلیم مین بہت سے تغیرات کیے ہین اگرچہ بہت سے لوگ اُن ملکون مین ایسے موجود ہین جو تعلیم قدیم سے ایک انچ آگے بڑھنا نہین چاہتے اور اُسکو منتہاے کمال خیال کرتے ہین مگر تمام سوچنے والون اور غور کرنے والون نے اس بات پر اتفاق کرلیا ہی کہ القاہرہ اور قسطنطنیہ مین جو نصاب تعلیم اب جاری ہی اُسمین گو نہ اصلاح ہوئی ہی مگر وہ اصلاح ابھی کمال کے درجہ پر نہین پونچی، قانون قدرت یہ ہی کہ سب لوگ ایک بات پر متفق نہ ہون، قانون قدرت یہ ہے کہ کسی قوم کے بہت سے آدمی کسی تمدنی اصلاح پر فوراً راضی نہون بلکہ ایک مدت دراز گزرنے کے بعد وہ اس اصلاح کو تسلیم کرین، یہ بھی قانون قدرت ہی کہ اگر کسی نظام مین فوری تغیر کیا جائے تو وہ نظام بالکل برباد ہوجائے اس بنا پر طالبان اصلاح کو اس بات سے غمگین ہونا نہین چاہیے کہ اُن کے گرد و پیش بہت سے آدمی قدیم نظام سے مایوس ہین اور اُنکی اصلاح پر راضی نہین ہین، اُن کا فرض یہ ہی کہ جو اصلاح اُنکو مطلوب ہی اُسکو سرگرمی سے شروع کرین اور استقلال کے ساتھ اُس اصلاح کی حمایت کرین، اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ قوم مین بیداری پیدا ہوگی اور انجام کار طالبان اصلاح کو فتح ہوگی، خدا فرماتا ہے کہ "وہ کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت کو

آپ نہ بدے ہم مسلمان اپنی تاریخ اور اپنے بزرگون کے کارنامون سے آگاہ ہین، ایک زمانہ تھا کہ ہماری قوم مین بڑے بڑے مذہبی پیشوا انصاف پرست حکمران، عامل علما، فیاض دولت مند، کامل صناع، ہنرمند کاشتکار، اور نامور تاجر تھے بلکہ ہم ہر ایک علم و عمل مین دنیا کی تمام قومون پر سبقت لے گئے تھے یہان تک کہ ہم جس ملک مین قدم رکھتے تھے اُس ملک کے باشندے ہماری طرف کھنچتے تھے اور مذہب زبان اور اخلاق مین ہماری پیروی کرنا چاہتے تھے مگر کیا آج بھی ہم ایسے ہی ہین؟ کیا ہم عزت اور عظمت کے آسمان سے نہین گر گئے ہین؟ کیا ہم ترقی کی دوڑ مین دنیا کی قومون سے کوسون پیچھے نہین رہگئے ہین؟ کیا ہمکو اپنی گزشتہ اور موجودہ حالت پر غور کرنا اور عزت حاصل کرنا نہین چاہیے؟ ہم سے ہر قوم آگے بڑھگئی ہے یہان تک کہ بت پرست لوگ بھی جو اس ملک مین اسلام کی روشنی پھیلنے سے پہلے پتھرون، جانورون، دریاؤن اور آگ کے شعلون کی پرستش کرتے تھے اور درختون کے پتے کھاتے اور ننگے بدن رہتے تھے، بلاشبہہ ہماری حالت مین یہ تغیر خدا نے نہین کیا ہے جبتک کہ ہمنے اپنی حالت کو بذات خود نہین بگاڑا یاد رکھو کہ یہ خدا کا اٹل قانون ہے اور اُس کے قانون مین کوئی ہیر پھیر نہین ہوسکتا، قرآن مجید مین مسلمانون سے کہا گیا ہے کہ تم دنیا کی بہترین قوم ہو جو دنیا کے باشندون کو اچھی باتون کی ہدایت کرنے اور بری باتون سے بچانے کے لیے پیدا کی گئی ہے"

کلام الٰہی مین جو صفات مسلمانون کے بیان کیے گئے ہین وہ سب ہم مین موجود تھے، ہم قومی معاملات مین نہایت آزادی سے رائے دیتے تھے ہماری علمی پیاس کبھی بجھنے نہ پاتی تھی، ہمارے اخلاق پاکیزہ اور شائستہ تھے، ہم خدا کی رسی کو مضبوط پکڑے

ہوئے تھے، ہم نیک کاموں کے کرنے پر ہر وقت کمربستہ رہتے تھے، ہم آپس میں برادرانہ سلوک کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آتے تھے، ہم قوم کے فائدوں کو اپنے ذاتی فائدوں پر ترجیح دیتے تھے، جب ہم نے ان تمام صفات کو مٹا دیا اور اپنے اندر سے نکال پھینکا تو خدا نے وہ نعمتیں اور برکتیں ہم سے چھین لیں جو ہمارے اسلاف پر نازل ہوئی تھیں، آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کمزور ہیں فلاکت زدہ ہیں، غیروں کی نگاہوں میں ذلیل ہیں، ایک دوسرے سے حسد کرتے ہیں، اور خود غرضیوں اور جاہ پسندیوں میں مبتلا ہیں، تعلیم سے بے پروا ہیں، ایک دوسرے کی مخالفت پر کمربستہ ہیں، جب تک ہم اپنی برائیوں کو خود دور نہ کرینگے اور اپنے نفسوں کی آپ اصلاح نہ کرینگے یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا ہمکو زمانۂ سلف کی کھوئی ہوئی عظمت پھر عطا کرے، ہمیں اپنی اصلاح اور ترقی کے لیے اُسی ہدایت پر چلنا چاہیے جس پر ہمارے نامور اسلاف چلتے تھے، امام مالک فرماتے ہیں کہ اُمت محمدی کے متاخرین کی اصلاح اُنھیں باتوں سے ہوگی جن سے اس امت کے متقدمین کی اصلاح ہوئی تھی، بلاشبہہ ہمکو اپنی اصلاح کے لیے تعلیم و تربیت پر متوجہ ہونا چاہیئے، اصلاح سے مراد یہ ہے کہ ہمارے اعمال ترقی کر جائیں اور اُن کا رُخ بہتری اور بہبودی کی طرف پھر جائے مگر اعمال علوم اور اخلاق کا نتیجہ ہیں۔

جب ہم تعلیم پاکر حق و باطل اور مفید و غیر مفید میں امتیاز کرنے لگینگے اور ہمارے اخلاق شائستہ ہونگے تو ہمارے اعمال بھی ایسے ہو جائینگے کہ ہم ترقی کو بلندی پر لیجائیں اور دینی اور دنیوی کمال کی منزلت تک پہونچائیں اس بنا پر ضروری ہے کہ ہم تربیت کے طریقے اور تعلیم کے طریقے کی اصلاح ایک ساتھ کریں جو طریقۂ تعلیم چند صدیوں سے ہماری

قوم مین جاری ہی اگر اُس سے ایسے علما تیار ہو سکتے جو قوم کی ترقی کیطرف لے جاتے اور اُس تنزل اور ادبار سے نکال سکتے جسمین مسلمان مبتلا ہین تو آج ہماری یہ ذلیل حالت نہ ہوتی اور ہماری قومیت کے اعضا فالج زدہ نہوتے۔

بچون کی تربیت کا حال یہ ہی کہ وہ گویا ہمارے نزدیک لائق بحث اور قابل توجہ نہین ہے، اکثر مسلمان بچونکی طرف سے بے پرواہین اور وہ اس باب مین خاندانی دستور کے پابند ہین مگر بڑے بڑے شہرون مین بعض نئی روشنی کے مسلمان البتہ بچونکی تربیت پر متوجہ ہین، مگر اُنھون نے اپنے بچونکو تربیت کے لیے یوروپین لیڈیون کے سپرد کر رکھا ہی، وہ اُن بچونکو اپنی زبان سکھاتی ہین اور اپنی قوم کی عادتین اُن مین پیدا کرتی ہین، یہ حال تو چھوٹے بچونکی تربیت کا ہی۔ بڑونکی تربیت جو وعظ و نصیحت سے ہو سکتی ہی ایسے لوگون کے حوالے کی گئی ہے جو ظاہر مین بزرگ اور نیک نظر آتے ہین مگر حقیقت مین جاہل مفسد ہین، مذہبی تعلیم کا یہ حال ہی کہ موجودہ طریق تعلیم بالکل بے ثمر ہے اور اُسکی اصلاح مین رایون کا اختلاف ہی۔

تعلیم بذات خود ایک فن ہی جو دیگر فنون کی طرح تمدن کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا ہی جیسا کہ ابن خلدون نے لکھا ہی، ہمارے اسلاف عقل و تجربہ کی بنا پر اپنے اپنے زمانہ کے حالات کے بموجب طریقۂ تعلیم پر توجہ کرتے رہے سب سے پہلا طریقہ تعلیم روایت اور املا تھا۔ یعنی اُستاد زبان سے کچھ بیان کرتا تھا اور شاگرد اُس کو سنکر یاد کر لیتے تھے، کاغذ پر لکھ لیتے تھے اسکے بعد یہ طریقہ نکلا کہ جو باتین یاد ہوتی تھین یا کاغذ پر لکھی ہوتی تھین، اُن سے نتائج نکالے جاتے تھے اور دلائل کے ساتھ ایک رائے کا مقابلہ دوسری رائے سے کیا جاتا تھا اور ایک خاص رائے کو ترجیح دی جاتی تھی اور اُسکی پیروی کیجاتی

تھی، پھر رفتہ رفتہ مختلف علوم وفنون مین کتابین لکھی گئین، اُن کتابون مین جو اول اول لکھی گئین سب سے بڑی خوبی یہ ہو کہ اُنکی عبارت آسان ہو اور اُن مین دلیلین اور مثالین کثرت سے درج کی گئی ہین اُنکے بعد جو مصنف آئے اُنھون نے پہلے مصنفون کے ایسے بیانات کی تشریح کی جو سمجھ مین نہ آتی تھی اور اُن کے مجمل مضامین کو تفصیل سے بیان کیا اور اُنکی غلطیونکو مدلل طریقے سے بیان کیا پھر ہمتین پست ہوگئین اور تحقیقات کا شوق دھیما ہوگیا اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پہلی کتابون کے خلاصے لکھے جانے لگے جسمین مختلف علوم کے ضروری قواعد اور مسائل مختصر عبارت مین بیان کیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ مثالین اور دلیلین درج نہین کیجاتی تھین، پھر اختصار کے لئے یہان تک بڑھی کہ ایک مصنف کسی علمی مسئلہ کو ایک وقت جس مختصر عبارت مین لکھتا تھا دوسرے وقت خود اسکو سمجھ نہ سکتا تھا، اس کے بعد وہ زمانہ آیا جسمین ان خلاصون کی شرحین اور شرحون کی شرحین لکھی جانے لگین اور رفتہ رفتہ اُن شرحون پر بھی حاشیے چڑھنے لگے، اس زمانہ مین طریقہ تعلیم یہ نکلا کہ کسی فن کی کتاب اُستاد کے ہاتھ مین ہے اور شاگرد اُس کے روبرو اول اُس کتاب کا متن پڑھتے ہین پھر اُسکی شرح، پھر اُسکا حاشیہ، اسکے بعد اُستاد تقریر کرتا ہی، ان تمام کوششون کا نتیجہ اسکے سوا اور کچھ نہ تھا کہ ایک مختصر کتاب کی عبارت سمجھ مین آجائے اور اُس عبارت کے حل کرنے کے لیے اوروں نے جو کچھ لکھا ہو وہ بھی سمجھ لیا جائے اس بیان سے مختصر طور پر ظاہر ہے کہ طریقہ تعلیم وطریقہ تصنیف زمانہ گزشتہ مین آہستہ آہستہ کسطرح بدلتا رہا ہے، یہ تبدیلیان ایکدم نہین ہوئین کیونکہ زمانہ حال کی مہذب سلطنتون کی طرح کوئی ایسا محکمہ تعلیم نہ تھا جسکی طرف سے تعلیم کا نصاب اور اُسکے قواعد یکسان طور پر تمام مدارس کے لیے شایع کیے جاتے، عباسیون کے زمانے مین تعلیم کا ایک خاص نظام البتہ وجود تھا جسکی پیروی مدرسہ نظامیہ

بغداد مین اور ان بڑے بڑے مدارس مین کیجاتی تھی جو مدرسۂ نظامیہ کے طرز پر چلائے جاتے تھے مگر نہ اُس نظام تعلیم کی عام اشاعت ہوئی نہ اُسکو ترقی دیگئی اسکا سبب یہ تھا کہ قوم برزوال آنا شروع ہوگیا تھا اور اسکے جسم مین تمدنی بیماریون کے جراثیم اپنا اثر کرنے لگے تھے یہ سچ ہے کہ امام غزالی اور اُن کے شاگرد ابوبکر عربی ابن خلدون، اور شیخ زکریا انصاری نے طریقہ تعلیم اور اسکے قواعد پر اپنی اپنی تصنیفات مین بحث کی مگر اس سے کچھ فائدہ نہوا الا یہ تھا کہ فن تعلیم ایک مستقل فن قرار دیا جاتا اور اُسکے مسائل کی تحقیقات پر خاص کتابین لکھی جاتین اور بادشاہون کے حکم سے مدارس عالیہ اُس طریقہ تعلیم پر عمل درآمد کرتے ہوئے انکی نظر مین صحیح اور مفید طریقہ نظر آتا پھر کچھ مدت کے بعد اگر اس طریقہ مین کچھ نقص نظر آتے تو اُنکی اصلاح کی جاتی جیساکہ آجکل مہذب سلطنتون مین کیا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ ایسا نہین کیا گیا کیونکہ ہماری قوم نہایت تیزی کے ساتھ زوال و تنزل کے نشیب کی طرف جارہی تھی یہ کیونکر ممکن تھا کہ اُسوقت ہم ترقی کی باتون کی طرف مائل ہوتے مین نے اس امر کو اسرار البلاغہ کے دیباچہ مین بیان کیا ہے یہ کتاب امام بلاغت شیخ عبدالقاہر جرجانی کی تصنیف ہے اور علم بیان کے مسائل اس مین بیان کیے گئے ہین۔ دلائل الاعجاز بھی ایک ایسی ہی کتاب علم معانی مین ہے۔ ان دونون کتابون کو دیکھکر اچھی طرح سمجھ مین آسکتا ہے کہ طریقہ تصنیف اور طریقہ تعلیم کو زمانہ مابعد مین کسقدر تنزل ہوا ہے، پہلی کتابین ہین جنمین فن بلاغت مستقل طور پر مدون کیا گیا ہے اور اُس مین کلیہ قاعدے بیان کیے گئے ہین اور اُن کے تمام مضامین عمدہ ترتیب کے ساتھ بابون اور فصلون مین تقسیم کیے گئے ہین یہ کتابین آج اُن کتابون سے کہین زیادہ افضل اور مفید ہین جو ان کے بعد اور اُنھین کی مدد سے لکھی گئین اور درس مین جاری کیگئین مثلاً مفتاح سکاکی مطول و مختصر علامہ بصارانی، ان کے بعد کی کتابون کا اثر یہ ہوا ہے کہ ممالک

اسلامیہ کے مدارس مین عربی زبان کی بلاغت مردہ ہوگئی ہے، مین نے اور شیخ محمد عبدہ مرحوم نے حجاز، عراق اور قسطنطنیہ مین اسرار البلاغۃ اور دلائل الاعجاز کی تلاش کرائی اور جب ان کتابون کے نسخے مل گئے تو اُنکی تصحیح کی اور اُنکو چھپوایا، شیخ مرحوم نے ان کتابون کا درس جامع ازہر مین دیا اور بہت سے طلبہ اُنکے حلقۂ درس سے مستفید ہوئے، اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ازہر مین عربی زبان کی فصاحت و بلاغت از سر نو زندہ ہوگئی، حالانکہ اس سے پہلے وہ مرچکی تھی، مصر کے محکمۂ تعلیم نے ان کتابون کو اُس کالج کے نصاب مین داخل کردیا ہے جس سے عربی زبان کے مدرس تعلیم پاکر نکلتے ہین، اور اب سوڈان کے گارڈن کالج مین بھی اُن کتابون کا درس جاری ہے، مین علوم اسلامیہ مین سے ہر علم کے طریقۂ تعلیم اور طریقۂ تصنیف کے تنزل کی مثالین بیان کرسکتا ہون مگر وقت کی تنگی کے سبب سے مجبور ہون تصنیف و تعلیم کے طریقون کا یہ تنزل تمام ممالک اسلامیہ مین عام طور پر ہوا اور اسمین کوئی تعجب نہین ہے کیونکہ دنیا بھر کے مسلمان ایک قوم ہین، انکی علمی اور عملی ترقیون کی بنیاد مذہبی ہدایت تھی جب وہ مذہب کے صراط مستقیم سے ہٹ گئے تو انکی ہر چیز پر زوال آگیا۔

بلاد عجم مین عربی زبان کے تنزل کی ایک اور بڑی وجہ پیش آئی اور وہ یہ تھی کہ علما عربی کتابون کے مضامین اپنے شاگردون کو ترجمے کے ذریعے سمجھانے لگے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طالبعلم برسون کی تعلیم کے بعد عربی زبان کے چند عام قاعدے سیکھ جاتا ہے مگر اُسکی طبیعت مین ایسا ملکہ پیدا نہین ہوتا کہ وہ بے تکلف عربی بول سکے اور لکھ سکے اور کسی بلیغ عربی کلام سے بغیر سمجھے اور وقت کے اُسی طرح اثر پذیر ہوسکے جسطرح کہ عربی زبان بولنے والے اثر پذیر ہوتے ہین، تاریخ اسلام کی پہلی صدیون مین عجم کے علما اُن عربون کے ساتھ خود بلاد عجم مین رہتے تھے اور جو شام، مصر، افریقہ اور اندلس مین جاکر آباد ہوئے تھے تصنیف و تالیف

انشاپردازی اور شاعری مین برابر کے شریک تھے اور اسلام کی وحدت اور ہمرنگی کا یہ نہایت دلفریب نظارہ تھا اس زمانے مین عجم کے مسلمان عربی زبان عملی طریقہ سے سیکھتے تھے اور اُس کے بولنے اور لکھنے کا ایسا ہی ملکہ حاصل کر لیتے تھے جیسا کہ خود عربون کو حاصل تھا جب ہیئتین پست ہوگئین اور عربی کتابین ترجمہ کے ذریعے سے پڑھائی جانے لگین تو مسلمانونکی گزشتہ فضیلت جاتی رہی اور مذہبی اور ادبی علوم پر زوال آگیا اور دنیا کے مسلمانون مین اسلامی وحدت و ہمرنگی کا تعلق باقی نہ رہا۔ آج یہ حالت ہی کہ بلاد عجم مین ایسے انشاپرداز شاذ و نادر ہی نظر آتے ہین جنکی عربی انشا سے عجمیت کی بو نہ آتی ہو نامور فارمر سید جمال الدین افغانی پہلا شخص تھا جس نے ادبی علمی روح مصریون کے قالبون مین پھونکی اُس نے جامعہ ازہر مین اپنے شاگردون کو عربی زبان مین تقریر اور تحریر پر آمادہ کیا اور انکو تقریر و تحریر کے صحیح قاعدے بتائے سید جمال الدین بذات خود فصیح البیان انشاپرداز اور خطیب تھا وہ عربی زبان مین گھنٹون تک بغیر لکنت نہایت روانی اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرتا تھا مگر باوجود ان تمام باتون کے آخر عمر مین وہ ایسے بعض نامون پر لام تعریف داخل کرتا تھا جن پر لام تعریف نہین آسکتا اور بولنے کا لہجہ بھی ایسا تھا جس سے عجمیت پائی جاتی تھی اسکی وجہ یہ تھی کہ سید جمال الدین نے عربی زبان اول کتابی طریقہ سے حاصل کی تھی پھر اپنی عقل سے ایسا طریقہ اختیار کیا جس سے عربیت کا ملکہ پیدا ہو جائے اور اُس طریقہ کی تعلیم مصری شاگردون کو دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس طریقہ کی تعلیم پاکر جو مصری نوجوان اُٹھے اُنکے بیان مین روانی اور سلاست اُستاد کے بیان سے زیادہ پائی جاتی ہی۔

اے علمائے کرام! آپ جانتے ہین کہ تمام علوم کے کلیہ قاعدے جزئیات سے لیے گئے ہین اس لیے جزئیات کا علم کلیات کے علم سے مقدم ہے مثلاً الگ الگ

جانورون اور درختون کا علم انسان کو پہلے پہل ہوا پھر اُن مین مشابہت اور اختلافات کا اندازہ کیا گیا اور اُنکی علمی تقسیم کی گئی اور اُنکی نوعین قرار دیگئین اگر تعلیم مین جزئیات کا علم شاگردون کو پہلے سکھایا جائے پھر کلیہ قاعدے بتلائے جائین تو یہ تعلیم کا وہ طریقہ ہی جو قانون قدرت کے مطابق ہے اور اس طریقے کی مخالفت گویا قدرت کی مخالفت ہی عام لوگ جب کسی زبان کو قدرتی اصول سے سیکھنا چاہتے ہین تو اول اس زبان کے مفرد الفاظ سیکھتے ہین، پھر اُن کو استعمال کرنے مین اہل زبان کی تقلید کرتے ہین، شروع مین زبان کے کلیہ قاعدے جو علماے صرف ونحو نے مرتب کیے ہین سمجھ مین نہین آسکتے البتہ اُسوقت سمجھ مین آسکتے ہین جبکہ اُس زبان کے سیکڑون ہزارون الفاظ اور فقرے ازبر ہو جائین، جن لوگون نے زبان کے کلیہ قاعدے تیار کیے ہین وہ بہت بڑے عالم اور محقق تھے تاہم جبھونے بچون کو زبان کی تعلیم شروع کرانے کے وقت اُن کے روبرو مفرد الفاظ کی جگہ صرف ونحو کے کلیہ قاعدے پیش کرین تو اسکے معنی یہ ہین کہ ہم اس سے پہلے کہ وہ جوان ہون اُنکو عالم اور محقق بنانا چاہتے ہین، علماے متقدمین نے عربی زبان کی تعلیم کے طریقے کو آسان بنانے کی ضرورت محسوس نہین کی کیونکہ اُنکو عربیت کا ملکہ حاصل تھا علاوہ اسکے انکی تعلیمی کتابین مثلاً الکتاب سیبویہ بہ نسبت ہماری کتابون کے قدرتی طریقہ تعلیم سے زیادہ قریب تھین کیونکہ اُن مین قواعد کلیہ کو وضح کرنے کے لیے مثالین کثرت سے درج کی گئی تھین، قرآن مجید اور اُسکی تفسیر کی تعلیم کا حال یہ ہی کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہین کہ قرآن مجید کے سمجھنے کی ضرورت صرف مجتہدون کو ہے جو اُسکی آیتون سے عبادات اور معاملات کے متعلق فقہ کے احکام نکالتے ہین، یہ لوگ سمجھتے ہین کہ عام مسلمانون کو قرآن فہمی سے بازرکھتے ہین وہ مذہب اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہین، اگر مین بیان کرون کہ قرآن مجید کی تعلیم کیونکر ہونی چاہیے

جس سے یقینی طور پر مسلمان ہدایت پاسکین تو یہ لوگ مجھپر زبان طعن وملامت دراز کرینگے

اے برادران محترم! خداوند عالم نے قرآن مجید تمام مسلمانون کی ہدایت کے لیے نازل کیا ہے، وہ اُن علما کی ہدایت کے لیے مخصوص نہین ہو جو اُسکی آیتون سے فقہ کے احکام نکالتے ہین اور اجتہاد کا فرض انجام دیتے ہین، کیونکہ وہ آیتین جنمین احکام درج ہین تعداد مین بہ نسبت اُن آیتون کے کم ہین جو انسانون کی روحون اور عقلون کو ہدایت کرتی ہین اور اُن کو ترقی کے بلند مدارج پر پہونچاتی ہین، زمانہ قدیم کے عام مسلمان جو ابتدائے اسلام مین موجود تھے قرآن مجید کی عام نصیحت آمیز آیتون سے ہدایت حاصل کرتے تھے اور اُس روحانی زندگی مین محو رہتے تھے جو قرآن مجید پر عمل کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے، حالانکہ اُن مسلمانون مین سب ایسے نہین تھے جو مجتہد کہلاتے ہون اور جو قرآن مجید کی آیتون سے فقہ کے احکام نکالتے ہون، اگر وہ قرآن مجید کی ہدایت پر نہ چلتے اور اُس روحانی تعلیم کو پیش نظر نہ رکھتے تو مسلمانونکی قوم ایک نامور قوم نہ بنتی اور مذہب اسلام دنیا مین اس سرعت کے ساتھ نہ پھیلتا، قرآن مجید نے اُنکی روحون کو پاکیزہ اور اُنکی عقلونکو شائستہ کردیا تھا، وہ جس ملک مین داخل ہوتے تھے وہان کے باشندے خود بخود اُنکی طرف کھنچتے تھے اور اُنکی پیروی کو اپنی خوش نصیبی خیال کرتے تھے وہ اپنی خوشی سے مذہب اسلام قبول کرلیتے تھے کیونکہ وہ اخلاق اور اعمال کے بہتر سے بہتر اور اعلےٰ سے اعلےٰ نمونے آنکھون کے سامنے دیکھتے تھے یعنی اُن مسلمانون کے اخلاق اور اعمال کو دیکھکر وہ دنگ رہجاتے تھے اور اُن کے دلون مین خود بخود یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ ایسی ہی اخلاقی اور روحانی پاکیزگی اُن کو بھی حاصل ہو،

عرب سے نکلکر جو مسلمان غیر ملکون مین پہونچتے تھے وہ اُن ملکون کی زبانون سے واقف نہین ہوتے تھے نہ وہ اُن ملکون کے باشندون کے لیے مدرسے جاری کرتے تھے اور نہ وہ اُن بچون کو اپنی زبان اور اپنا مذہب سکھاتے تھے پھر یہ کیونکر ہوا کہ مذہب اسلام نہایت تیزی کے ساتھ چین اور ہندوستان کے کنارون سے افریقہ اور یورپ کے ملکون تک نہایت قلیل عرصہ مین پھیل گیا، نادان کہتے ہین کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا مگر یہ نہایت عجیب بات ہی، کیا دنیا کو معلوم نہین ہی کہ یہ مذہب ایک شخص واحد سے شروع ہوا اور وہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین اُنکی قوم عمر بھر اُن سے لڑتی رہی اور تلوارون سے برابر مقابلہ کرتی رہی اُنکو اپنی قوم کے مقابلہ مین وفات سے کچھ ہی دن پہلے کامیابی ہوئی یعنی مکہ فتح ہو جانے پر، اس کے بعد اُن کے اصحاب حجاز کے مشرق اور مغرب مین پھیلے، کیا ممکن تھا کہ وہ مشرق اور مغرب کے باشندون کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرتے؟ حالانکہ جب وہ کسی قوم پر حاکم ہوتے تھے تو اُن سے خفیف سا جزیہ قبول کر لیتے تھے اور اُس کے معاوضہ مین وہ اُن کے ساتھ انصاف سے پیش آتے تھے اور اُن کو اجازت دیتے تھے کہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہین اور جو جھگڑا اُن کے درمیان ہو اُس کا فیصلہ وہ اپنے ہم مذہبون کی پنچائت سے کرالین، اُنھون نے کسی شخص کو بزور شمشیر اس بات پر مجبور نہین کیا کہ وہ مذہب اسلام قبول کرے بلکہ اسکا باعث یہ تھا کہ وہ مسلمانون کو انصاف پرست اور رحم دل دیکھتے تھے اور اخلاق وعادات مین اُن کو اپنے سے افضل پاتے تھے، یہ دیکھکر اُن کے دل خود بخود مسلمانون کی طرف کھنچتے تھے اور وہ اُن کے نقش قدم پر چلنا چاہتے

تھے اور اس بات کی خواہش اُنکے دلون مین پیدا ہوتی تھی کہ وہ اُنھین جیسے ہو جائین
اس بنا پر وہ بے تکلف مذہب اسلام کے حلقے مین داخل ہوتے تھے اور عربی زبان
سیکھنے پر آمادہ ہو جاتے تھے تاکہ وہ قرآن مجید کو بذات خود مطالعہ کر سکین اور اُس کی
اُن ہدایتون سے مستفید ہو سکین جنکے سبب مغلسون اور غریبون کا ایک عظیم الشان
گروہ تمام دنیا کا پیشوا بن گیا یہی سبب تھا کہ عربی زبان نہایت سرعت کے ساتھ
مذہب اسلام کے ساتھ پھیلتی گئی حالانکہ اُس کی تعلیم کے لیے نہ کوئی مدرسہ قائم کیا گیا تھا
اور نہ کوئی ایسی کتاب بنائی گئی تھی جس سے غیر ملکون کے باشندے عربی زبان سیکھ سکین
جو شخص عربی زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہو وہ قرآن مجید کی ہدایتون اور نصیحتون سے اچھی
طرح فائدہ اُٹھا سکتا ہے گو کہ اُس نے فقہ کی کوئی کتاب نہ پڑھی ہو کیونکہ قرآن مجید اُن
لوگون کے دلون پر عجیب تاثیر کرتا ہے جو اُس کو سمجھ سکتے ہین چنانچہ مصر کے عربی دان
عیسائی قرآن مجید کی تاثیر کا اقرار کرتے ہین، مین نے اُن کی زبان سے اکثر اُسوقت
جبکہ وہ کسی اسلامی مجلس مین شریک ہوتے ہین اور اُن کو قرآن مجید سننے کا اتفاق
ہوتا ہے بارہا یہ بات سنی ہے کہ قرآن کے پڑھنے کا دلون پر نہایت گہرا اثر ہوتا ہے
یہ حالت اُن لوگون کی ہے جو قرآن مجید پر ایمان نہین لائے، اس سے ہم قیاس کرتے
ہین کہ جو لوگ اُس پر ایمان لائے ہین اگر وہ اُسکو اچھی طرح سمجھ سکتے ہون تو اُن کے دلون پر
اُس کا کیا اثر ہوگا! اُنکی حالت یقیناً وہی ہوگی جو قرآن مجید مین بیان کی گئی ہے کہ
خدا کے اُس ہیبت انگیز پیغام کو سننے سے اُنکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین
جنکے دلون مین خدا کا خوف ہے، سچے مسلمان وہ ہین جو خدا اور اُس کے رسول پر
ایمان لائے ہین اور اُنکے دلون مین کوئی شک نہین رہا اور وہ جان و مال سے خدا

کے رستے مین قربانی کرتے ہین کیا ممکن ہی کہ جو لوگ عربی زبان نہ سمجھتے ہون وہ قرآن مجید سے ایسی ہدایت پاسکین اور ایسے ہی سچے مسلمان بن سکین؟ حاشا وکلا، خدا فرماتا ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خدا کے خوف سے پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا،

جو شخص عربی زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہی وہ قرآن مجید کو سنکر یقین کریگا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اس کتاب کے پڑھنے اور سننے کی تاکید اسی لیے فرمائی ہے کہ ہم اُسکی ہدایتون پر عمل کرکے اعلیٰ درجے کی روحانی زندگی حاصل کرین اور دنیا کی ایک اعلیٰ ترین قوم بنجائین، اس روحانی زندگی کے متعلق جو آیتین قرآن مجید مین ہین وہ اُن آیتون سے زیادہ غور طلب ہین جنمین معاملات کے متعلق خاص خاص احکام بتائے گئے ہین، خدا نے وحی کا نام روح اس لیے رکھا ہی کہ اُس وحی کے ذریعے سے ہدایت پانے والون کے قالبون مین ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے، یہی وہ زندگی تھی جس نے ہمارے اسلاف کو دنیا کا پیشوا بنا دیا تھا آج ہم اُس زندگی کی تلاش مین ہین اور چاہتے ہین کہ ہماری روح مین وہی جنبش پیدا ہو جس نے زمانہ سلف کے مسلمانون کو آگے بڑھا دیا تھا۔

مین چاہتا تھا کہ آج کی تقریر مین اسی زندگی پر بحث کرون مگر مولانا شبلی نے مجھ سے خواہش کی کہ مین تعلیم کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرون مین نے اپنی رائے کے بموجب اپنی تقریر کو اس آیت سے شروع کیا تھا، الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔ یعنی اُس خدا کی تعریف مین جسنے مرجانے کے بعد ہمکو دوبارہ زندگی بخشی اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر ہمکو پھر خدا کی طرف رجوع کرنا ہی، اس آیت مین اُسی روحانی زندگی

کی طرف اشارہ ہے جو ہمکو حاصل کرنی چاہیے، یہ آیت سوکر اُٹھنے کے بعد پڑھی جاتی ہو، اس مین کوئی شک نہین ہے کہ جو قوم یہ روحانی زندگی حاصل کرے، وہ گویا ایک طویل خواب غفلت سے بیدار ہوتی ہے، قومون کی موت خواب سے مشابہت رکھتی ہے اور انکی زندگی بیداری سے، مسلمانون کی قوم صدیون سے گہری نیند مین سوئی ہوئی تھی وہ نہین جانتی تھی کہ اُس کے گرد و پیش جو قومین پیدا ہو چکی ہین وہ کیا کر رہی ہین، اگر دش زمانہ کی ٹھوکرون سے اب اس قوم کے کچھ افراد جاگ رہے ہین اور یہ وہ لوگ ہین جو اصلاح کے طالب ہین اور جنھون نے اپنے اپنے ملک مین قوم کی موجودہ حالت کے برخلاف آواز بلند کی ہے۔

اے میرے معزز بھائیو! ہم ہمارے ہین اور ہماری دوا قرآن مجید مین بتائی گئی ہے جسکی نسبت دعویٰ کیا گیا ہو کہ وہ مسلمانون کے لیے عین رحمت اور سراسر شفا ہے جو شخص دوا کو نہین جانتا اُسکے تندرست ہونے کی کیا اُمید ہو سکتی ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ اس دوا کا جاننا عربی زبان جاننے پر موقوف ہے اگر اول عربی زبان حاصل کیجائے پھر قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کیا جائے تو بلا شبہہ ہماری بیماری کا علاج ہو سکتا ہے، عرب اور مصر کے مسلمان اس لیے تنزل کی حالت مین ہین کہ اُنھون نے قرآن مجید مین غور و فکر کرنا چھوڑ دیا ہے دیگر ملکون کے مسلمان اس لیے پست حالت مین ہین کہ نہ وہ عربی زبان سے اچھی طرح آگاہ ہین نہ قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کرتے ہین اگر مغرب کے مسلمان غور و فکر کی عادت ڈال لین اور مشرق کے مسلمان عربی زبان سیکھ کر غور و فکر کرنے لگین تو ہماری قوم پھر از سر نو زندہ اور بیدار ہو سکتی ہے، ہم نے عام عربون کو قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اسکا نہایت عمدہ نتیجہ

پیدا ہوا ہے اگر اس ملک مین بھی عربی زبان حاصل کرنے پھر قرآن مجید کو غور و فکر سے مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی جائے تو اسکا نتیجہ بھی نہایت عمدہ ہوگا۔

مین یقین کرتا ہون کہ عربی زبان کا سیکھنا تمام مسلمانون پر فرض ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ خدا نے تاکید کی ہے کہ مسلمان قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کرین اور اُس سے عبرت اور نصیحت حاصل کرین اور اُس کا مدار بلا شبہہ عربی زبان کے سیکھنے پر ہے۔

بعض علمائے سلف نے جنمین امام شافعی بھی داخل ہین یہی راے دی ہے اور قرن اول کے مسلمانون کا عمل بھی اسی پر تھا اگر ایسا نہ ہوتا تو مذہب اسلام کے ساتھ ساتھ عربی زبان شام، عراق، مصر، شمالی افریقہ اور اندلس مین نہ پھیلتی اور یہ وہ ملک ہین جنکو صحابہ اور تابعین نے فتح کیا تھا اگر عجم کے بعض زندیق قومیت اور جنسیت کی تحریک کھڑی نہ کرتے تو آج تمام دنیاے اسلام ایک زبان بولتی ہوتی اور جب اُس کی ترقی کے لیے کوئی صدا بلند کی جاتی تو اُسکے جواب مین ایک ساتھ لبیک کی صدا سنائی دیتی۔

قرآن مجید مین ایسی آیتین کثرت سے ہین جنمین تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانون کو قرآن کا مطالعہ غور و فکر سے کرنا چاہیے اور اُس کی ہدایتون اور نصیحتون کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے اور صاف ظاہر ہے کہ جب تک مسلمان عربی زبان کو اچھی طرح حاصل نہ کرلین قرآن مجید کی وہ عجیب تاثیر اُن کے دلون مین نہین ہو سکتی جس نے زمانۂ سلف کے مسلمانون کی کایا پلٹ کر دی تھی اور اُن کو ترقی اور ناموری کے بلند مراتب پر پہونچا دیا تھا۔

میرے اس تمام بیان کا خلاصہ یہ ہو کہ بجز کتاب ربانی کے کسی چیز سے نہ ہم شفا حاصل کر سکتے ہین نہ جدید زندگی پا سکتے ہین اور اس شفا اور زندگی کا حاصل کرنا عربی زبان کے سیکھنے پر منحصر ہے کیونکہ قرآن مجید کا ترجمہ قرآن مجید نہین ہو سکتا اور نہ اس کی وہ تاثیر ہو سکتی ہے جو اصل قرآن کے مطالعہ سے ہو سکتی ہے، پھر عربی زبان کا سہولت کے ساتھ حاصل کرنا اس بات پر موقوف ہو کہ ہم قدیم طرز تعلیم کو بدل ڈالین اور اس مین کامل اصلاح کرین اے برادران اسلام! آپ کا فرض ہے کہ آپ طالبان اصلاح کی امداد اور حمایت کرین، وقت تنگ ہو ورنہ مین بیان کرتا کہ اسلامی علوم کے طریقۂ تعلیم مین کیا اصلاح کرنی چاہیے اور کن دینوی علوم کی حاجت ہماری قوم کو ہو، مصر کے مدرسۂ دعوت وارشاد کا جو نظام شائع کیا گیا ہے اُس کے آخر مین ایک فصل اسی مضمون پر ہے اگر آپ چاہین تو اُس فصل کا مطالعہ کر سکتے ہین،

چونکہ علامہ ممدوح کی یہ پر مغز معنی خیز تقریر جو اسلامی، دینی تعلیمی اقتصادی اہم ترین مباحث پر مشتمل ڈھائی گھنٹہ تک جاری رہی اس لیے پروگرام کی اور کارروائی کا وقت نہ ملا اور دوسرے اجلاس پر اُٹھا رکھی گئین اور نماز ظہر کے لیے جلسہ برخواست کیا گیا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر کے بعد ٹھیک تین بجے ہال پُر ہوگیا اور صدر انجمن کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے چونکہ اجلاس اول کی بعض ضروری کارروائیاں قلت وقت کیوجہ سے رہ گئی تھین اس لیے انھین سے ابتدا کی گئی سب سے پہلے جناب مولانا شبلی صاحب نعمانی شمس العلمانے افتتاحی تقریر کا ترجمہ سنایا جسکا خلاصہ اوپر نقل کیا جا چکا ہے اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب نے وہ خطوط و تار پڑھکر سنائے جو والیان ملک و اعیان قوم کی طرف سے عدم شرکت کی معذرت مین آئے تھے اُن تمام خطوط اور تارون سے اس امر کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہندوستان کے اکابر کو ندوہ کے ساتھ کیسی ہمدردی ہے اس لیے ہم اُنھین اس موقع پر درج کرتے ہین۔

نقل خط چیف سکریٹری ہز ہائنیس نواب صاحب بہاولپور والی ریاست بنام مولانا شبلی نعمانی

جناب من! قبل ازین آپ نے تحریک فرمائی تھی کہ اعلیحضرت حضور پر نور دام اقبالہم

آغاز ماہ اپریل مین بمقام لکھنو مجلس ندوۃ العلما کی صدر نشینی قبول فرمائین ہز ہائنس بالقابہ کو عموماً تمام علمی مذہبی تحریکون اور خصوصاً ندوۃ العلما سے بیحد ہمدردی ہے اور حضور پر نور نہایت مسرت کے ساتھ آپکی یہ خواہش منظور فرماتے مگر ۶ - ۷ - ۸ - اپریل کو یہان چند ضروری کام ایسے درپیش ہین کہ ہز ہائنس کو ان تاریخون مین فرصت نہین ہو سکتی اس لیے افسوس ہے کہ حضور محتشم اجلاس ندوہ مین بہ نفس نفیس شریک نہین ہو سکتے۔ تاہم حضور پُر نور نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ایک افتتاحی تقریر بروہ مرحمت فرمائینگے کہ اجلاس مین پڑھی جائے۔ حضور پر نور دام ملکہم کی دلی خواہش ہے کہ ندوۃ العلما کا علمی مرکز سلطنت برطانیہ اور ملک اور قوم کے لیے بابرکت ثابت ہو۔

دستخط

(چیف سکرٹری)

نقل خط آنریبل نواب سر خواجہ محمد سلیم اللہ خانصاحب بہادر بالقابہ ڈھاکہ

مولانا العلامہ ادامکم اللہ بالفضل والکرامہ؛ السلام علیکم وعلی من لدیکم۔ نوازشنامہ مرقومہ ۱۲ مارچ ورود ہوکر باعث کمال مسرت کا ہوا، آپنے جو سالانہ جلسۂ ندوۃ العلما مین خود مع ارکان میری شرکت کی خواہش ظاہر فرمائی ہے مین آپ کا اور نیز اراکین ندوہ کی اس خاص یاد فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہون کہ فی الحال مجھکو مقامی ضرورتین اجازت نہین دیتی ہین کہ مین کہین نقل و حرکت کر سکون اور ہر کام مہتم بالشان ہو رہا ہے، مثلاً لاٹ صاحب کی تشریف آوری، اس سلسلہ مین ابھی سے مصروف ہو جانا پڑا ہے اگر مین اسوقت اپنی جگہ چھوڑتا ہون تو ایسا کوئی نظر نہین آتا جو یہان کے

ہر انتظامی امور کا اہلیت کے ساتھ ذمہ دار ہو سکے اس لیے مین نہایت حسرت کے ساتھ مدوہ سے عدم شرکت پر معافی چاہتا ہون۔ والعذر عند کرام الناس مقبول۔

ترجمہ تار آنریبل سید مرتضیٰ صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل مدراس

سکرٹری صاحب ندوۃ العلما لکھنؤ، مین علامۂ محترم کی شرکت پر مبارکباد پیش کرتا ہون اور کامیابی کا دل سے متمنی ہون۔

ترجمہ تار مولوی حاجی محمد یونس خانصاحب رئیس دتاؤلی ضلع علیگڑھ

بنام مولانا عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما لکھنؤ

افسوس ہے کہ مین اپنی والدہ کی علالت کی وجہ سے جلسہ کی شرکت کے لیے نہین آسکتا

ان خطوط کے سوا اور بھی رئیسون کے خطوط تھے جس مین ندوۃ العلما کے مقاصد و اغراض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی تھی لیکن تطویل کے خیال سے ہم ان کو قلم انداز کرتے ہین۔

خطوط اور تار کے پڑھے جانے کے بعد وہ ضروری ضروری تجویزین جو اجلاس اول مین تنگی وقت کیوجہ سے پیش نہو سکی تھین پیش کی گئین جنھین ہم یہان درج کرتے ہین۔

تجویز اول

"مجلس ندوۃ العلما اعلیحضرت ملک معظم قیصر ہند کی خدمت مین ہندوستان"
"کے کامیاب دورۂ شہنشاہی پر کمال عقیدت اور وفاداری کے ساتھ"
"مبارکباد پیش کرتی ہے"

اس تجویز کا پیش کرنا بحیثیت وفادار رعایا ہونے کے اور نیز اس لحاظ سے کہ گورنمنٹ عالیہ نہایت فیاضی اور فراخدلی کے ساتھ ہم پر احسانات کرنے کی عادی رہی ہے ندوۃ العلما کے لیے نہایت ضروری اور اہم تھا اس وجہ سے سب سے پہلے یہی تجویز پیش کی گئی۔ مولانا سید ظہور الاسلام صاحب فتحپوری نے نہایت جوش مسرت کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی، اپنی مختصر و جامع تقریر مین برٹش گورنمنٹ کے برکات و فوائد بیان کرتے ہوئے مسلمانون کو اُنکے ممتاز و غیر منفک قومی وصف وفاداری کی جانب توجہ دلائی اور مولوی سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ کی سرگرم تائید کے بعد ووٹ لینے پر نہایت جوش عقیدت و کمال خوشی کے ساتھ مندرجۂ بالا الفاظ مین نعرہائے مسرت کے ساتھ بالاتفاق پاس کی گئی۔

تجویز دوم

"گورنمنٹ اٹلی کے ینبوع وجدہ کے محاصرہ کی نسبت ویسرائے"
"بہادر نے جو کارروائی فرمائی اور جسکی بنا پر اٹلی اس ارادے سے باز رہی"

اسکے متعلق مجلس ندوۃ العلما نہایت خلوص کے ساتھ حضور وایسرائے "
"اور فارین سکرٹری کا شکریہ ادا کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ کامران"
کے متعلق بھی حضور وایسرائے اسی طرح مسلمانون کے جذبات کا لحاظ"
فرمائین گے۔

اس سال کا ایک نہایت اہم اور ظالمانہ واقعہ ہے کہ اٹلی نے بلا وجہ ٹرکی پر حملہ کرکے تاریخ عصر تہذیب مین ایک سیاہ تاریک اور خونین صفحہ کا اضافہ کیا اس سے نہ صرف تمام اسلامی دنیا کو اپنی پستی کا احساس ہے بلکہ اخوت اسلامی کی بنا پر اُن کے دلون پر ایک ناقابل اندمال زخم پہونچا اور اُن مین لازمی طور پر ٹرکی کی ہمدردی اور حملہ آور طاقت سے نفرت پیدا ہوگئی، لیکن جسوقت اٹلی نے اس بات کا اعلان کیا کہ جنگی کارروائیان بحر احمر تک وسیع کردی جائینگی اور ینبوع وجدہ کا محاصرہ کرلیا جائیگا تو بلحاظ اُس مذہبی عظمت کے جو تمام مسلمانون کے دلون مین مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی متمکن ہے اور بوجہ اس کے کہ جدہ و ینبوع ان مقدس مقامون کے خاص بنادر ہین تمام مسلمانون مین ایک نئی قسم کا خاص اضطراب پیدا ہوگیا جو پہلے احساس سے مغائر اور بدرجہا زیادہ تھا۔

چونکہ برٹش گورنمنٹ اُس ذمہ داری سے واقف ہے جو اسکو دنیا کی ایک بڑی اسلامی تعداد پر حکمرانی اور برٹش گورنمنٹ پر اُنکے اعتماد سے عائد ہوتی ہے لہذا اُس نے اپنی سات کروڑ رعایا کے دلون کے ایک جذبہ اور اُن کے ایک احساس و خیال کی بنا پر ایسی کارروائیان کین جنکی وجہ سے اٹلی کو اپنے اس ناجائز، خلاف انسانیت اور دل آزار ارادے سے باز رہنا پڑا۔ ندوۃ العلما پر بلحاظ اس کے و

مسلمانان ہند کی مذہبی جماعت اور دینی قائم مقام ہے یہ ضروری تھا کہ ایک ایسی تجویز پیش کرکے برٹش گورنمنٹ کی اس کارروائی پر جو اُس فیاضانہ احساس پر مبنی ہے جو اُسکو اپنی وفادار مسلمان رعایا کے ساتھ ہے حضور وائسرائے اور فارین سکرٹری کا شکریہ ادا کیا جائے اور تمام مسلمانون کے اُس امتنان کو ظاہر ہونے کا موقع دیا جائے جو گورنمنٹ عالیہ کی کارروائی سے اُن کے دلون مین پیدا ہوا ہے۔

نیز اٹلی کو اس جدید ارادہ سے باز رکھنے کے لیے برٹش گورنمنٹ سے استدعا کی جائے جو کامران کے محاصرہ کی بابت اُس نے کیا ہے۔

لہذا مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ لکھنؤ نے ایک مختصر اور جامع تقریر کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی اور مولانا خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری کی پرجوش تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور بالاتفاق جوش ومتانت کے ساتھ پاس کی گئی۔

تجویز سوم

"اعلیحضرت حضور نظام دکن کی ناگہانی وفات پر جو گزشتہ سال کا"
"بہت غم انگیز واقعہ ہے ندوۃ العلما تمام مسلمانان ہند کو مستحق تعزیت"
"سمجھتا ہے اور اس مجمع سے درخواست کرتا ہے کہ اُس کے"
"حق مین دعائے مغفرت کیجائے۔"

اعلیحضرت نظام الملک آصفجاہ سادس ہز ہائینس میر محبوب علیخان

مغفرت مکان نظام سابق کی علمی فیاضیان بھی علاوہ اُن تمام فیاضیون کے جنکی نظیر صفحات روزگار پر مشکل ہی مسکتی ہے اور جسکا تمام ہندوستان مین چرچا رہیگا اور جنھون نے اعلیحضرت غفران مآب کو محبوب القلب بنا دیا ہی ایسی نہین ہین کہ فراموش کی جاسکین اور خاصکر ندوۃ العلما پر اعلیحضرت کے جو احسانات ہین وہ ہرگز ایسے نہین کہ شکریہ سے ادا ہوسکین اور سچ پوچھیے تو ندوۃ العلما کی ابتدائے زندگی ہی سے دربار آصفیہ کی فیاضی نے اُس کو نشو و نما مین مدد دی اور اگر علمائے کرام علمی حیثیت سے اسکے بانی تھے تو حضور آصفجاہ سادس مالی حیثیت سے حقیقتاً اُس کے بانی کہلائے جانے کے مستحق ہین۔

اعلیحضرت کی ناگہانی وفات سے جو گزشتہ سال کا ایک نہایت الم انگیز واقعہ تھا تمام مسلمانان ہند اور علمی مرکزون کو ایک ناقابل تلافی نقصان اور ناقابل برداشت صدمہ پہونچا جس سے ندوۃ العلما بھی غیر متاثر نہین رہ سکتا تھا۔ اس لیے ندوۃ العلما نے بوجہ اُن احسانات عظیم کے جو دربار آصفیہ نے اُسپر کیے تھے ضروری خیال کیا کہ تمام مسلمانان ہند کی تعزیت ادا کی جائے اور اعلیحضرت عرش آشیانی کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی رقت انگیز تحریک اور منشی محمد احتشام علی صاحب کی تائید کے بعد بالاتفاق مندرجہ بالا تجویز انھین الفاظ کے ساتھ نہایت رنج و غم کی حالت مین پاس کی گئی اور نہایت خشوع و خضوع و حضور قلب کے ساتھ دعائے مغفرت کی گئی۔

تجویز چہارم

"ندوۃ العلماء حضور نظام حال کی خدمت مین اُنکی تخت نشینی پر"
اپنی مخلصانہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔ "

اس تجویز کی ضرورت مین بھی کلام نہین ہو سکتا تھا۔ مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے نہایت مسرت کے ساتھ اسکی تحریک کی اور مولانا سید عبدالحی صاحب نے نہایت جوش کے ساتھ تائید کی اور ووٹ لینے پر بالاتفاق پاس ہوئی۔

تجویز پنجم

"عالی جناب ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کو گزشتہ دربار دہلی پر والیٔ"
"خطاب عطا ہوا ہے بلحاظ اس نظر توجہ و شفقت کے جو ہر ہائینس"
"ایک عرصہ سے ندوۃ العلما اور تمام اسلامی کامون پر رکھتی ہین"
"ندوۃ العلما اپنی مخلصانہ تبریک پیش کرتا ہے"

عالی جناب ہر ہائینس نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فرمان روائے بھوپال کے علمی احسانات بھی کسی پر مخفی نہین ہین خاصکر آپکا علمی شغف اور عام اسلامی کامون کی طرف عموماً اور ندوۃ العلما کی طرف

خصوصاً آپکی توجہ التفات جسکی نظیر رؤسا مین کم ملتی ہے کسی طرح قابل فراموشی نہین اس بنا پر آپ کو گزشتہ دربار شاہنشاہی کے موقع پر جو اعلیٰ خطاب کراون آف انڈیا کا عطا ہوا ہے اُسپر ندوۃ العلما نے ضروری خیال کیا کہ ہز ہائنس کی خدمتمین وہ اپنی مخلصانہ تبریک پیش کرے۔ منشی محمد احتشام علی صاحب نے اس زولیوشن کی تحریک کی اور صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خان صاحب کی تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور بالاتفاق پاس کی گئی۔

تجویز ششم

"ندوۃ العلما کا یہ مجمع اس واقعہ پر اپنی نہایت مسرت و شادمانی"
"ظاہر کرتا ہے کہ عالی جناب نواب صاحب رامپور کو گزشتہ دربار"
"کے موقع پر ایک اعلیٰ خطاب مرحمت ہوا ہے۔ "

اس عالیشان دربار مین ہز ہائنس نواب حامد علی خان جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ والی رامپور کو بھی ایک اعلیٰ خطاب جی۔ سی۔ دی۔ او کا مرحمت ہوا تھا، ہز ہائنس بالقابہ کو بھی علمی دنیا کے ساتھ وہی تعلق حاصل ہے جو ایک روشن ضمیر کو اپنی قوم و ملک کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے ارکان ندوۃ العلما کا جناب ممدوح کے اس اعزاز پر اظہار مسرت کرنا ایک حد تک واجبی تھا، مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری نے نہایت گرم جوشی سے زولیوشن مندرجہ بالا کی تحریک کی اور جناب قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی کی تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور زولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

تجویز ہفتم

"عالی جناب ہز ہائنس سر آغا خان بالقابہ کو گزشتہ دربار دہلی کے موقع پر"
"جو اعلیٰ خطاب عطا ہوا ہے ندوۃ العلما بلحاظ اُس دلچسپی کے جو جناب"
"ممدوح کو مسلمانوں کی تعلیم سے ہے اپنی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ "

عالی جناب ہز ہائنس سر سلطان محمد شاہ آغا خان بالقابہ جس تن دہی کے ساتھ مسلمانوں کی تعلیم میں حصہ لیتے ہیں اور جس سرگرمی کے ساتھ اس میں کوشش کرتے ہیں اور جس اُولوالعزمی کے ساتھ اپنے ذاتی عیش و آرام پر اُن شدائد کو ترجیح دیتے ہیں جو تعلیم کے راستہ میں حائل ہیں وہ اس بات کے مقتضی تھے کہ **مجلس ندوۃ العلما** اپنی مسرت ظاہر کرتی اس لیے کہ جناب ممدوح کو اسی دربار میں جی سی ایس آئی کا اعلیٰ خطاب عطا ہوا ہے۔

جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے تحریک کی اور **مولوی غلام محمد صاحب** ہوشیارپوری کی تائید کے بعد ووٹ لینے پر نہایت مسرت کے ساتھ بالاتفاق پاس ہوا۔

تجویز ہشتم

"مجلس ندوۃ العلما گورنمنٹ کی خدمت میں یہ درخواست کرتی ہے کہ"

"تمام دفاتر سرکاری مین نماز جمعہ کے لیے بارہ بجے سے دو بجے"
"تک کے لیے تعطیل قرار دی جائے جسکے نہ ہونے سے تمام مسلمان"
"ایک بہت بڑے مذہبی فرض کی بجاآوری سے محروم رہجاتے ہین"

یہ آخری تجویز سب سے زیادہ ضروری اور اہم تھی جسے مذہبی لحاظ سے ایک ممتاز درجہ اور بلند مرتبہ حاصل تھا، مولانا شبلی نعمانی شمس العلما نے ایک مختصر اور پر دلائل تقریر کے ساتھ اُسکی تحریک کی جسمین آپ نے بیان کیا کہ ابتک تعطیل نہ ہونے کے یہ معنی نہین کہ گورنمنٹ کا یہ منشا نہین کہ مسلمانون کے مذہب مین دست اندازی کرے بلکہ اصل بات یہ تھی کہ جسوقت تعطیلین معین کی گئی تھین اُسوقت خود گورنمنٹ نے مسلمانون اور ہندؤن سے اُنکے اُنکے مذہبی دن دریافت کیے تھے، ہندو وہ اندیش تھے اُنھون نے پہلے ہی سے تمام تیوہار بتا دیے اور پوری تعطیلین حاصل کرلین، مسلمانون نے بیجا قناعت سے کام لیکر معلوم نہین کیون عید وغیرہ تو بتا دیے لیکن اُن سے زیادہ موکد فرض جمعہ چھوڑ گئے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ایک بہت بڑے فرض کی بجاآوری سے جس سے زیادہ موکد کوئی فرض نہین محروم ہین، اول تو نماز ہی تمام فرائض مین سب سے زیادہ موکد ہے اور پھر نمازون مین سب سے زیادہ جمعہ کی تاکید ہے لیکن گورنمنٹ اب بھی تیار ہے کہ اُن تمام غلطیون کو جو لاعلمی سے پیدا ہوگئی ہین مٹا دے اس لیے جو اختلاف ہم اُسکے سامنے ظاہر کرینگے وہ قطعاً پورا کیا جائے گا۔ جناب مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب بی اے ایل ایل بی نے اسکی نہایت پرجوش تائید کی اور جناب مرزا محمود احمد صاحب قادیانی کی تائید مزید کے بعد ووٹ لیگئے

اور تجویز مندرجہ بالا انھین الفاظ کے ساتھ نہایت جوش کی حالت مین بالاتفاق پاس کی گئی۔

صیغۂ ترجمۂ القران

ان تجاویز کے پاس ہونے کے بعد سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات جو باقی رہگئی تھی وہ یہ تھی کہ صیغۂ ترجمۂ القران کی کارروائی قوم کے سامنے پیش کیجائے اور اس نے گزشتہ سال سے اسوقت تک جو کچھ کیا ہے وہ پبلک کے سامنے ظاہر کیا جائے اور جہان تک ترجمہ ہوچکا ہے وہ اسٹیج پر دکھایا جائے تاکہ قوم کو اُسکا صحیح اندازہ ہوسکے اور معلوم ہوسکے کہ مجموعی طور پر اب تک کیا کام ہوا؟ کیونکر ہوا؟ کیسا ہوا؟ اس بنا پر مولانا شبلی صاحب نعمانی شمس العلما نے اس کی رپورٹ پیش کی ہم اُسے یہان درج کرتے ہین۔

رپورٹ صیغۂ ترجمۂ القران

رپورٹ

ترجمۂ قرآن مجید بہ زبانِ انگریزی

دلی کے اجلاس سالانہ ندوہ مین یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ ندوہ کے اہتمام سے قرآن مجید کا انگریزی مین ترجمہ کرایا جائے، اس کے مصارف کے لیے جناب حکیم اجمل خان صاحب کی کوشش سے کرنل اسماعیل خان صاحب سفیر افغانستان نے پانچ ہزار کی رقم دینی منظور کی تھی،

جلسہ کے بعد مین نے متعدد حضرات سے اس بارہ مین خط کتابت کی اسی سلسلہ مین نواب عماد الملک بلگرامی کو بھی خط لکھا انھون نے جواب لکھا کہ مین نے قرآن مجید کا ترجمہ شروع کر دیا ہی اور دو برس مین پورا کر دون گا،

تمام ہندوستان مین نواب صاحب موصوف کے سوا اس وقت کوئی ایسا مسلمان موجود نہین جو عربی دان بھی ہو اور ایسی اعلیٰ درجہ کی انگریزی لکھ سکتا ہو کہ اہل زبان اُس کا اعتراف کرین، اس بنا پر لوگون نے اس خبر کو بڑی مسرت سے سُنا اور مین نواب صاحب موصوف سے برابر اس کے متعلق خط کتابت کرتا رہا، لیکن چونکہ مقصود یہ تھا کہ ترجمہ شخصی حیثیت سے نہ ہو، بلکہ قابل اور زباندان اشخاص کی ایک کمیٹی قایم کی جاے اور وہ لوگ ترجمہ کو غور اور فکر سے پڑھ کر تنقید کرین، اور یہ تنقیدات نواب صاحب کے پاس بھیجدی جایا کرین، اس غرض سے مین نے ایک کمیٹی قایم کی جس مین مولوی حمید الدین صاحب بی۔ اے مولوی محمد صالح صاحب ایم۔ اے بھی شامل تھے، مولوی حمید الدین کی عربی زباندانی کو اہل مصر نے بھی تسلیم کیا ہے، اور اُن کی تفسیر عربی کے جسقدر اجزا شایع ہو چکے ہین وہ خود اُن کے کمال ادب کے شاہد ہین،

نواب صاحب موصوف نہایت انصاف پرست اور متواضع شخص ہین، وہ اس کے لیے آمادہ ہین کہ جو رائین پیش کیجائین گی اُن پر وہ کافی لحاظ کرین گے، چنانچہ جب سورۂ فاتحہ کے ترجمہ کے متعلق مولوی حمید الدین صاحب کی مفصل تنقیدی یادداشت اُن کے پاس پہونچی تو اُنھون نے مجھکو یہ الفاظ لکھے،

"مولوی حمید الدین صاحب کا نوٹ سورۂ الحمد پر ملا، مین انکے احکام کی جانتک ممکن ہوگا پابندی کرونگا"

نواب صاحب موصوف نے پہلی اطلاع جو ترجمہ کے ابتدا، کی دی تھی، وہ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کی تھی، اس کے بعد ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۰ء کو اُن کا خط آیا کہ وہ سورۂ بقر اور آل عمران پر نظر ثانی کر رہے ہین ۲۳۔ اگست سنہ ۱۹۱۰ء کو اُنھون نے سورہ بقر کا ترجمہ چھپوا کر بھیجدیا اور خط مین لکھا کہ سورۂ نساء کا ترجمہ ہو رہا ہے، ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کے خط مین اُنھون نے اطلاع دی کہ ۵ سورتون کا ترجمہ چھپ گیا مین اپنے ساتھ اُن کو ولایت لے جاؤنگا اور اگر خرچ کا تحمل ہو سکونگا تو وہین چھپوا دون گا، ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کے خط مین لکھا کہ سورۂ انعام کا ترجمہ انشاء اللہ تعالے جلد چھپوا کر آپ کو بھیجا جاتا ہے،

ترجمہ کی خصوصیات، قرآن شریف کے جتنے ترجمے انگریزی مین ہوے ہین سب مین کوئی نہ کوئی سخت نقص ہے، سب سے بہتر ترجمہ راڈول صاحب کا ہے لیکن وہ بھی نقائص سے خالی نہین، نواب صاحب نے اپنے ترجمے مین جو خصوصیتین ملحوظ رکھی ہین، حسب ذیل ہین، جیساکہ وہ خود اپنے الفاظ مین لکھتے ہین،

"عبارت مین روانی ایسی ہو کہ پڑھنے مین لطف آوے، انسجام ہو،،

(۲) تفسیر کی بو بھی نہ پائی جائے ترجمہ لفظ بہ لفظ ہو (۳) رشاقت الفاظ و،،

"ہمواری اصوات کا لحاظ رہے۔ "

انگریزی زبان مین انجیل کا جو ترجمہ کیا گیا، اس کی نسبت عام اتفاق ہے کہ اس سے بہتر انگریزی نہین لکھی گئی، مبصرین کا بیان ہے کہ نواب صاحب کے ترجمۂ قرآن کی انگریزی بھی اسی طرز کی ہے،

نواب صاحب موصوف جس محنت، کاوش، احتیاط، غور و فکر، اور بار بار مراجعت اور نظر ثانی کے ساتھ ترجمہ کر رہے ہین اس کا اندازہ ان کے بعض

فقرات سے ہوگا، جو کہ مین اُن کے خطوط سے اقتباس کرتا ہون،

"مین اس وقت سورۂ بقر و سورۂ آل عمران کے ترجمے پر نظر ثانی کر رہا ہون، مین دیکھتا ہون کہ بار بار نظر ڈالنے کی ضرورت ہی، نظر ثانی نہین بلکہ نظر عاشر بھی ہو تو بعض مقامات پر اطمینان نہین ہوتا، دو مقام کا جو بظاہر نہایت آسان معلوم ہوتے ہین بطور نمونہ ذکر کرتا ہون، سورۂ فاتحہ مین **غیر المغضوب علیہم ولا الضالین** کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے، علیٰ ہذا سورۂ **بقرہ** کی اول آیت کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے، اگر **الکتاب** کو خبر مانین تو ایک طور سے ترجمہ ہوگا اور اگر **الکتاب** کو مبتدا خیال کرین تو ترجمہ بدل جائیگا"

"اس قسم کے شکوک پیدا ہوتے ہین، اکثر تو ان مین سے ایسے ہین جن مین خود مفسرین مین اختلاف ہی، ایسی صورتون مین کسکی ہدایت کی متابعت کیجائے"

"حتی الامکان ترجمہ لفظ بلفظ کیا گیا ہے اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ چھاپنے کیوقت صفحہ کے پائین کچھ حواشی لکھنا پڑیگا"

"میری محنت اور میری مشکلات کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہین، ایک ایک سورہ کے ترجمے اور نظر ثانی و ثالث و رابع مین مہینون صرف ہو جاتے ہین، تفاسیر و لغات وغیرہ کیطرف رجوع کرنا سب میرے ہی ذمہ ہے، اس پر بھی مجھے خود پوری تشفی نہین ہوتی ہے، مین نہ فقیہ ہون نہ محدث نہ بڑا زباندان، اس پر بھی جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے مین اُس مین کوتاہی نہین کرتا ہون، بعض مقامات ایسے پیش آتے ہین کہ اُن مین صلاح و مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے، مثلاً نمونہ از خروارے **کانوا یفعلون** کی ترکیب پر جہان جہان قرآن شریف مین کلمات آئے ہین اُن مین

معنی استمرار لینا چاہیے یا نہین"

کسب اور اکتسب کا کیا ترجمہ ہونا چاہیئے۔

لیسوا ایا نہم مین لیس کے لفظی معنی کا لحاظ رکھنا چاہیے یا نہین ؟

اس قسم کے بہت مقام ہین کہانتک لکھون"

اخیر اطلاعی خط جو نواب صاحب کا آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہو کہ دس پارون کا ترجمہ ہو چکا، لیکن اسی اثنا مین وہ وزارتِ حیدرآباد کے مددگار مقرر ہو گئے، جب سے اُن کا کوئی خط نہین آیا، لیکن مجھکو معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے متعدد سربی دان اور انگریزی دان اشخاص، اُن کی مدد کے لیے مقرر کر دیے ہین، اس لیے امید ہے کہ وہ کام کو جاری رکھ سکین۔

اس سلسلہ مین یہ امر بھی افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ سفیر صاحب افغانستان نے مصارف ترجمہ کے لیے جو پانچ ہزار دینے منظور کیے تھے۔ اس مین سے صرف پانچ سو وصول ہوئے، باقی کیلیے مین نے بارہا تحریک کی لیکن بظاہر کوئی امید نہین معلوم ہوتی،

اثنائے تقریر مین شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے فرمایا کہ ابتک جسقدر ترجمہ ہو چکا ہے وہ ملک کے قابل اور ذی علم انگریزی دانون مین تقسیم کر دیا ہے تاکہ اس بات کا صحیح اندازہ ہو سکے کہ ترجمہ کہان تک قابل اطمینان حالت مین ہے

رپورٹ پیش کرنے کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔

جلسہ عام

بعد نماز مغرب وعظ کے لیے جلسۂ عام منعقد ہوا اس مین کثرت سے لوگ جمع ہوے، اور مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دار العلوم نے اپنے وعظ سے حاضرین کو مستفید فرمایا، مولانا کا وعظ مذہبی اثر اور ضروریات زمانہ کے احساس پر مشتمل تھا جسے سنکر لوگ بہت محظوظ ہوئے اور باوجودیکہ وعظ بہت دیر تک جاری رہا لیکن حاضرین کے شوق مین کمی نہین آئی آخر وعظ ختم کرکے جلسہ برخواست کیا گیا، ہم یہان پر مولانا ممدوح کا وعظ بجنسہ درج کرتے ہین۔

وعظ جناب مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دار العلوم مدوۃ العلما

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد کما صلیت علی سیدنا ابراہیم علی آل سیدنا ابراہیم انک حمید مجید اللّٰھم بارک علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد کما بارکت علی آل سیدنا ابراہیم و علی آل سیدنا ابراہیم انک حمید مجید۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

یا ایہا الذین آمنو لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللّٰہ و من یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون ؛ و انفقوا مما رزقنکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق و اکن من الصلحین ولن یوخر اللّٰہ نفسا اذا جاء اجلہا واللّٰہ خبیر بما تعملون۔

حضرات کرام !! مین نے آپکو سورۂ منافقین کی وہ آیتین سنائی ہین جنمین خاص مسلمانون سے مخاطب کرکے فرمایا گیا ہے کہ تم لوگ منافقون کی طرح جنکا ذکر اس سورہ مین ہے، خدا کی یاد (نماز پنجگانہ) سے ہرگز غفلت نہ کرو۔

قبل اسکے کہ مین آپ کو ان آیتون کا ترجمہ سناؤن اور شان نزول عرض کرون یہ مناسب سمجھتا ہون اور چاہتا ہون کہ آپکو انسان کی اصل فطرت اور اُسکی غرض خلق کی طرف متوجہ کرون جس سے اس آیہ کریمہ کے سوائے توضیح و تفسیر کے علاوہ یہ بات بھی نہایت وضاحت سے معلوم ہوجائیگی کہ ذکر خدا سے غافل رہنے والے ان آیات کریمہ مین اسقدر سختی سے کیون مخاطب کیے گئے ہین،

حضرات !! اس سے آپ کو انکار نہین ہوسکتا کہ دنیا کی تمام مخلوق تمام چیزین جو ہماری پیش نظر ہین انسان کی محکوم ہین اور انسان ان سب پر حاکم ہین، لیکن انمین سے بعض چیزین یا تو خود انسان کی آبعد ارہین۔ جیسے گھوڑا وغیرہ یا انسان کی اُس خداداد قوت کی تابع ہین جو ضرورت کے وقت انھین مسخر کرلیتی ہے جیسے شیر وغیرہ، باقی وہ امور جو امور عامہ سے تعلق رکھتے ہین اور کسی خاص انسان کے قبضۂ اقتدار مین رہنے سے نظام عالم مین خلل و نقصان کا احتمال رکھتے تھے باری تعالیٰ نے خود اپنی تسخیر مین رکھکر اُنکے تمام منافع کو انسان کی طرف رجوع فرماکر تکمیل انعام فرمایا ہے، بہرصورت تمام یہ سب چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین،

حضرات !! اب غور طلب یہ امر ہے کہ یہ تمام چیزین جنکا مالک انسان ہے اور جو انسان کی مملوک سمجھی جاتی ہین انکو خود انسان ہی نے بنائی ہین یا اسکے علاوہ کوئی اور ہے جسکی بنائی ہوئی ہین،

دنیا کے تمام عقلا اس بات کے قائل ہین کہ تمام چیزین جنکا مالک انسان ہی یا یون کہیے کہ جو انسان کی مملوک ہین وہ درحقیقت نہ تو اُنکی مملوک ہین اور نہ اُنکی مخلوق، یہ تو ظاہر ہی ہے کہ دنیا کی تمام چیزین مخلوق ضرور ہین اور ہر مخلوق کے لیے خالق کا ہونا ضروری ہے اس بنا پر انسان جب اسکا خالق نہین ٹھہرا تو اس سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوگئی کہ انسان کے علاوہ کوئی اور ہے جو اسکا خالق ہی اور درحقیقت وہی اسکا مالک حقیقی بھی ہے تو ایسی حالت مین انسان ان چیزون کا اس طرح مالک ہوجائے کہ اصل مالک پر غالب آجائے غیر ممکن اور محال ہی، اسلیے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ یہ تسلیم کرلیا جائے بلکہ مان لینا پڑیگا کہ مالک حقیقی خداوند تعالے نے انسان کو تمام چیزون کا مالک بنا دیا ہے۔

حضرات!! یہانتک تو آپکو انسان کے وہ حالات معلوم ہوئے ہین جو اُنکی ذات سے خارج ہین اگر اُنکی اندرونی فطرت پر بہ تعمق نظر کی جائے اور علاوہ اسکے کہ ہم قرآن کا مطالعہ کرین خود عقل و تجربہ اس بات کو بتلاتا ہے کہ انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے جو آپ اپنی نظیر ہے، آپ اپنی مثال ہی،

صاحبو! کیا ہمارے پُرانے اور جدید مشاہدات انسان کی کمال فطرت کے گواہ نہین؟ دیکھو ایک بچہ لوہے کی نوکدار سلاخ ہاتھی جیسے عظیم الجثہ حیوان کو چبھوتا ہے مگر سوائے اسکے کہ وہ اس بچہ کی اطاعت کرے اور کچھ بھی نہین کرسکتا۔ شیرون کو باوجود اُسکی صولت و شجاعت کے اُسکو ہم مسخر کرتے ہین اور ایک معمولی سی آہنی پنجرون مین مقید رکھتے ہین، اور اُن کا تمام زور، تمام شجاعت، تمام مدافعت جو درحقیقت اُنمین ہوتی ہین اور مسلم ہین، باقی نہین رہتین۔

کیا ہم انسانون نے خداداد قوتون سے رصدین بناکر باوجود کروڑون میل کی مسافت کے آسمانون کے حالات دریافت نہین کئے؟ کیا ہم مین ایسے لوگ موجود نہین ہین؟ جو مریخ کی آبادی والون سے تھوڑے زمانے مین خط وکتابت کی کامیابی کی امید کرتے ہین، کیا ہم نے بارود، توپ، ریل، تار برقیان، جہازات تیار نہین کیے؟

انھین وجوہ سے خدا کی ہمزبان ہوکر کلام مجید قسم کھاکر چیخ اُٹھا، لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم، اور مخبر حقیقی نے یہ خبر دی کہ ان اللہ خلق آدم علی صورتہ، خداوند تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے اوصاف سے موصوف کیا اسی واسطے خداوند تعالےٰ نے فرمایا، فی انفسکم افلا تبصرون، اپنے آپ کو کیون نہین تعمق نظر سے دیکھتے ہو کہ تمھین اپنی عجیب الخلقت ہونے کا یقین ہوتا اور اسکی وجہ سے اپنے خالق اور اُسکے احسانات کا قطعی علم اور یقین ہو یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین اسکے کہنے اور قائل ہوجانے پر مجبور ہوئے کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ، جو اپنی حقیقت پہچانتا ہے وہ خداوند تعالےٰ کو بھی پہچانتا ہے،

حضرات! مجھے یاد ہے کہ مجھکو بچپن مین ایک موضوع قصہ پڑہایا گیا تھا جس کو سنکر آپ معلوم کرینگے کہ واقعی انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے اس لیے اُسکا ذکر کرنا یہان بے موقع نہوگا،

(قصہ) کہتے ہین کہ جب شیر جوان ہوا تو اپنی جوانی کی جوشستی مین کسی کی ہیبت اُسکے دل مین نہ تھی اور نہ کسیکو آنکھون مین لاتا تھا، تو اُسکی مان نے اُس سے کہا اگر تم کسی سے نہین ڈرتے ہو تو مت ڈرو لیکن انسان سے ہمیشہ ڈرتے رہو، شیر نے جب اپنی ماں

یہ نصیحت سنی تو وہ اسکے بعد اپنی مان سے رخصت ہو کر ایک عام راستہ پر قیام پذیر ہوا، عام راستہ تو تھا ہی، جو اُس راستہ سے گزرتا تھا سب سے یہ پوچھتا جاتا تھا کہ تو کون، تو کون ہے؟ جو اپنے آپ کو بتلا دیتا تھا کہ مین فلان ہون، مین فلان ہون، اُسکو وہ چھوڑ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ چلے جاؤ، یہانتک کہ اُس راستے سے ایک ہاتھی گزرا اُس کے عظیم الجثہ ہونے کی وجہ سے شیر کو یہ گمان ہوا کہ کہین یہی تو انسان نہین ہے؟ اس لیے شیر نے اُس سے بار بار پوچھا کہ تو کون ہے؟ کہین تو انسان تو نہین ہے؟ اُس نے اسی طرح انسان ہونے سے بار بار انکار کیا، اس سوال و جواب کے بعد درحقیقت ایک آدمی اپنے کندھے پر ایک کلہاڑی رکھے ہوئے نظر سے گزرا اُسکے حسب معمول سوال کرنے کے بعد اُسکو معلوم ہوا کہ حضرت انسان یہی ہین تو شیر نے اُس سے بڑی جراءت و صولت سے پوچھا کہ آخر تم مین کونسی بات ہے؟ کونسی قوت ہے؟ کونسا کمال ہے؟ کہ جسکی وجہ سے میری مان نے تم سے ڈرنے اور جان بچانے کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی ہے، میرے خیال مین یہ عورتونکی کم عقلی ہے جسکی وجہ سے میری مان نے مجکو ڈرنے اور جان بچانے کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی ہے، انسان نے شیر کی یہ سب باتین سنکر اُسکے خیال کی طرح تصدیق اور تائید کی اور اُسکو اُس کے اس خیال کا اعتماد اور پورا وثوق و یقین دلایا، جب انسان نے یہ سمجھ لیا کہ شیر کو اپنے اس خیال کا اعتماد راسخ اور یقین ہو گیا تو ایک روز انسان نے شیر سے یہ کہا کہ مجھ سے آپ کی مان نے اس بات کی خواہش کی ہے کہ مین جنگلی لکڑی کا ایک عمدہ طوق آپکی مان کے لیے بناؤن لیکن چونکہ مجکو آپ کی مان کے گلے کا اندازہ معلوم نہین ہے اس لیے اسکے

بنانے سے مین مجبور ہون، مگر جہانتک میرا خیال ہے مین یہ سمجھتا ہون کہ آپکی ران کا گلا آپکے گلے کے برابر ہوگا اگر جنگل آپ میرے ساتھ چلتے تو بہتر اور مناسب ہوتا، شیر نے خوشی سے اس بات کو منظور کیا اور دونون جنگل کو روانہ ہوئے جب دونون جنگل مین پہونچے تو ایک پہاڑی لکڑی مین سوراخ کرکے شیر کا سر اُسکے اندر کردیا اور اُس کے اوپر سے ایک دوسری لکڑی کی میخ ٹھوک دی، اسکے بعد شیر کو اُسکی مان کی نصیحت اور ہدایت یاد دلائی، شیر نے انسان کی یہ دور اندیشی اور دانائی معلوم کرکے اُسکے آگے اپنا سر جھکا دیا، اور اُس کو اپنی مان کی نصیحت یاد آئی، اور اُسکو اس مصیبت مین گرفتار ہونے کے بعد اس بات کا یقین ہوگیا کہ درحقیقت انسان کی چالون سے ہمیشہ بچنا چاہیے،

حضرات! یہ تو ایک موضوع قصہ تھا اب یہ چاہتا ہون کہ اسی سلسلہ مین آپکو ایک منقول قصہ سناؤن تاکہ آپ کو اس بات کا زیادہ علم و وثوق ہو کہ انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے، اور ایک عجیب بلا کا پتلا ہے،

منقول ہے کہ حضرت سلیمان کے زمانے مین جہان اور بہت سی عجیب باتین ظہور پذیر ہوئین اُنھین عجیب باتون مین سے ایک عجیب بات یہ ہے کہ جب سلیمان کی عدالت مین لوگ زیادہ جھوٹ بولنے لگے اور جھوٹے سچے لوگ مشتبہ ہوگئے اور اس بات کی تمیز باقی نہین رہی کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے تو حضرت سلیمان نے خداوند تعالےٰ سے یہ دعا مانگی کہ کوئی ایسی صورت اور تدبیر بتلادی جائے جس سے صادق و کاذب مین تمیز ہو جائے، حضرت کی دعا مقبول ہوئی اور خداوند تعالےٰ کی طرف سے بیت المقدس کی مسجد مین ایک نجر لگا دی گئی

اور بتلادیا گیا کہ جب جھوٹے سچے، مشتبہ ہون تو اُنکی چھان بین اس زنجیر سے کیجائے سچے کا ہاتھ تو اس زنجیر تک پہونچ جائے گا لیکن جھوٹا اس سے قاصر رہیگا اور اُس کا ہاتھ اس زنجیر تک کسی طرح نہ پہونچ سکیگا، ایک زمانہ دراز تک اس سے کام چلتا رہا اور جھوٹے اور سچے کی شناخت ہوتی رہی، آخرش، ایک مرتبہ کسی شخص نے کسی شخص کے پاس سو اشرفیان امانت رکھین، جب اُس نے اُس سے اپنی اشرفیان مانگین تو وہ مکر گیا، حضرت سلیمان علیہ السّلام سے استغاثہ کیا گیا آپنے حسب معمول دونون کو زنجیر کے پاس جانے کا حکم دیا، مدعا علیہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے ایک روز کی مہلت لی، اسی اثنا مین اُس نے یہ حیلہ اور فریب کیا کہ وہ سات سو اشرفیان کسی بانس مین سوراخ بناکر اُسکے اندر بھر دین اور اُس بانس پر قبضہ لگواکر اُسکا منہ بند کردیا اور پھر اُنکو ہاتھ مین لیکر حاضر ہوا، زنجیر چھونے کے لیے جب جانے لگا تو لکڑی اصل مالک کو یہ کہکر کہ آپ ذرا میری لکڑی تھامے رہین دیدی اور زنجیر چھونے سے خداوند تعالے سے دعا کی کہ البتہ تو دانائے راز ہے اگر تو جانتا ہے کہ مین نے تمام مال صاحب مال کے ہاتھ مین دیدیا ہے اور میرے پاس اُس مین سے کچھ بھی نہین ہے تو تو میرا ہاتھ اُس زنجیر تک پونہچادے، چونکہ وہ اس حیلہ کے لحاظ سے سچا تھا اس لیے زنجیر تک اُسکا ہاتھ پہونچ گیا اور وہ اپنی مخصوص لاٹھی مدعی سے لیکر خوشی خوشی گھر چلا گیا، مدعی اس واقعہ دردانگیز سے ششدر رہ گیا، اور اس واقعہ کی کایا پلٹ سے اس خدائی زنجیر کی وقعت لوگون کے دلون سے اُٹھ گئی،

اسکے بعد خداوند تعالے نے اس کے اصل راز کو وحی کے ذریعہ سے حضرت

سلیمان پر ظاہر کر دیا اور وہ زنجیر اٹھالی گئی،

علاوہ اسکے کہ ان حکایات اور قصص سے آپ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ انسان ایک عجیب الخلقت مخلوق ہے یہ بات بھی واضح طور سے سمجھی جا سکتی ہے کہ انسان کے واقعات ضبطِ تحریر و تقریر سے باہر ہین، اب مین آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہون کہ دنیا کی تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین جیسا کہ کلام مجید کی یہ آیتین، خلق لکم ما فی الارض جمیعا، سخر لکم من الشمس، اور اس کے علاوہ اور انھین قسم کی دوسری آیتین اس بات کی تصریح کرتی ہین کہ دنیا کی تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہین، سورج کو انسان کے فائدہ کے لیے مسخر کیا، آسمان انسان ہی کے لیے بنا، زمین انسان ہی کے لیے بنی، الغرض ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند
تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

حضرات؛ یہ غور کرنے کی بات ہے کہ جب دنیا کی تمام چیزین خداوند تعالیٰ نے انسان ہی کے لیے بنائین تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خود انسان بھی کسی چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے یا نہین اس بات کا تو کوئی بھی قائل نہین بلکہ یہ بالکل غیر ممکن اور محال ہے کہ انسان کسی کام کے لیے نہین پیدا کیا گیا اور اس کے خلق کرنے کی کوئی غرض نہین،

حضرات جب انسان نکما ٹھہرا اور اسکی خلقت محض لغو و بیکار ٹھہری تو آپکو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ ساری کائنات کی خلقت لغو اور بیکار ہے اور علاوہ اسکے غضب تو یہ ہوگا کہ جب تمام چیزین انسان ہی کے لیے بنائی گئین اور انسان نکما ٹھہرا

تو نعوذ باللہ یہ لازم آئے گا کہ باری تعالے نے عبث کام کیا ہو اور اُسکا قول لغو ہو،
اس لزوم کو کوئی بھی تسلیم نہین کر سکتا اور اسکے خلاف عقل ہونے کے علاوہ
کلام ربانی بھی اسکی تردید کرتی ہے جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے، افحسبتم انما
خلقناکم عبثا وانکم الینا لاترجعون فتعالی اللہ الملک الحق، کیا تم ایسا گمان بھی کر سکتے ہو
کہ ہم کو کسی کام کے واسطے نہین بنایا، اور کیا تم ہر پھر کر میرے پاس نہ آوگے،
خداوند تعالے بیکار کام کرنے سے پاک ہے،
اسی مفہوم کو پھر خداوند تعالے نے دوسری جگہ یون فرمایا ہے، ذلک
ظن الذین لایعقلون، انسان کو عبث اور بیکار محض خیال کرنا بے عقلون کا کام
ہے، جب ان دلائل سے صاف صاف لفظون سے یہ بات معلوم ہو گئی اور
اسکو عقل سلیم بھی تسلیم کرتی ہو کہ بیشک انسان کسی نہ کسی کام کے لیے پیدا کیا گیا
تو اب عقلاً اور نقلاً یہ معلوم کرنا کہ کس کام کے لیے بنایا گیا ہے ایک امر آسان اور
سہل ہے نہ تو اس مین کوئی دشواری ہے اور نہ دقت، عقل تسلیم کرتی ہے کہ جب
انسان دنیا کی تمام چیزون کا مخدوم ہے تو یہ اُسکا خادم ہو سکتا ہو جو اُس سے بھی اعلے
اور اولے ہو اور اُسکا خالق اور مالک ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ انسان ایک ایسی عجیب
چیز اس کے علاوہ کسی اور دوسرے کی کسی طرح خادم نہین ہو سکتی جو اس سے
ناقص اور ادنی ہے، نقلاً یون ظاہر ہے کہ خداوند تعالے فرماتا ہے کہ ما خلقت الجن
والانس الا لیعبدون، ہم نے انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے،
حضرات! مین آپ سے اس موقع پر یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہون
کہ آدمی خوشی خوشی عبادت اور اطاعت جب ہی کر سکتا ہے جب اُس کو اُس

کام کے فوائد معلوم ہونے کے علاوہ اُسکے طرق و آداب سے بھی واقفیت ہو، فوائد کا معلوم ہونا
اس لیے ضروری ہے کہ جب تک کسیکو کسی کام کے متعلق اس بات کا یقین نہ دلایا جائے کہ
اسکا نتیجہ عمدہ ہو اور یہ تمہارے لیے مفید ہو اُسوقت تک اُس کو اُس کام کے کرنے مین عذر اور
تامل ہوتا ہے ، نہ وہ اسکے لیے آمادہ ہو سکتا ہے اور نہ اُسکا دل قبول کریگا کہ ہم اس کام کو
کرین لیکن طرق عبادت کی واقفیت اس بنا پر ضروری اور مناسب ہے کہ ہر شخص کی اطاعت
اگر اس کے منشا اور خواہش کے موافق ہوتی ہے تو اُسکو اس سے خوشی ہوتی ہے ورنہ
ظاہر ہے کہ خلاف منشا اور خلاف خواہش ہونے سے بجائے اس کے کہ اُسکو اس سے
خوشی ہو رنج ہوتا ہے ۔

حضرات ! جہان تک مین سمجھتا ہون میرا یہ خیال ہے کہ اسی واسطے خداوند تعالے
نے اپنی رحمت کاملہ سے انھی دو اجرون کی تفصیل و توضیح و تشریح و تعلیم کے لیے ایک نہین
دو نہین بلکہ ہزارون انبیا علیہم السلام کو باعتبار ضرورت زمانہ کے وقتاً فوقتاً یہ تعلیم دلائی کہ جس
کام کے لیے تم کو خداوند تعالے نے بنایا ہے اگر تم اُس کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتے
رہے تو صرف یہی نہین ہو کہ تم نے اپنے محسن ، اپنے خالق کا تکمیل انعام کے صلے مین شکریہ
ادا کیا بلکہ اسکا نتیجہ ، اسکا ثمرہ ، اسکا نعم البدل یہ بھی ہے کہ تمکو خداوند تعالے اس عالم فانی سے
فنا ہونے کے بعد ہمیشہ کے لیے اُس عالم جاودانی اور نورانی مین جگہ دیگا جہان تم ہمیشہ عیش و
راحت سے جاودانی زندگی بسر کروگے اور جتنی تمہاری خواہشین ہونگی اوس سے کہین زیادہ
خداوند تعالے تم کو عطا فرمائیگا جیسا کہ خود خداوند تعالے نے فرمایا ہے لھم ما یشاؤن و لدینا مزید

مسلمانو ! تم یہ بھی یاد رکھو کہ وہان ایسی نعمتین ہین جو تمہارے نقطہ خیال سے بھی باہر ہین
جیسا کہ قرآن و حدیث سے اسکی تصریح ہوئی ہے لا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاءا بما کانو

یعلمون (ترجمہ قرآن) کسی شخص کو یہ تفصیل معلوم نہین ہے کہ اُس کے اعمال صالحہ کے صلہ مین کیا چیز دیجائیگی جس سے آنکی آنکھین ٹھنڈی ہونگی، وقال النبی صلعم یقول اللہ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علے اقلب بشر ذکی رواہ المسلم وعلی قلب بشر خطرت (ترجمہ حدیث) آنحضرت فرماتے ہین کہ خداوند تعالے کہتا ہے کہ مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین مہیا کی ہین کہ جسکو نہ کسی آنکھون نے دیکھا ہے اور نہ کسی کانون نے سنا ہے اور نہ کسی کے دل مین بھی اسکا خیال گذرا ہوا ہے،

آپ کو ان آیتون اور حدیثون سے تو کام کے فوائد معلوم ہوگئے باقی طرق عبادت تو خود انبیا علیہم السلام نے بتا دیے ہین اور اسکے خود بھی پابند رہے ہین،

مسلمانو! نہایت ہی افسوس اور شرمناک بات ہوگی اور اس سے بڑھکر بے غیرتی اور کیا ہوسکتی ہے کہ اگر ہم لوگ ایسے اطمینان اور ایسے اعلیٰ نعم البدل کے صلے مین بھی خداوند تعالے کی اطاعت نہ کرین اور اُسکی عبادت کیطرف مشغول نہ ہون،

حضرات! اول اول جو آیتین مین نے آپکو پڑھکر سنائی ہین اُن مین خداوند تعالے نے تین طرح کی عبادتون کا ذکر فرمایا ہے، شروع مین نماز پنجگانہ، آخر مین حج و زکوٰۃ اور اُسوقت انھین تینون عبادتون کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہون،

آپ کو یاد ہوگا کہ اس سے پہلے انکے ترجمہ کا بھی آپ سے وعدہ کرچکا ہون لہذا اسکا ترجمہ حسب ذیل ہے،

ترجمہ

ایسا نہ ہو کہ تم اپنے مال و متاع اور اپنی اولاد کے سبب سے خدا کی یاد (نماز پنجگانہ)

سے غفلت کرو اور یاد رکھو کہ جو شخص ایسا کریگا وہ ضرور خسارہ اور نقصان اُٹھانے والون مین سے ہے، اور مرنے سے پہلے اپنے مال کا ایک حصہ (زکوۃ) دیا کرو ایسا نہ ہو کہ مرتے دم کہنے لگو کہ خدا تھوڑی مہلت اور دے کہ مین صدقہ دون اور صالحین کے زمرہ مین داخل ہو جاؤن، (یعنی حج کرون) تم یاد رکھو کہ خدا آئی ہوئی موت کو نہ ٹالیگا، اسلیے اُس وقت تمہاری یہ آرزو بے سود ہوگی، یہ بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تمہارے تمام اعمال و افعال کا دانا اور بینا ہے،

حضرات ! اگرچہ اس آیت مین لفظ ذکر اللہ کا ہے جو عام ذکر خدا کو شامل ہے، لیکن مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ آگے اس آیت کے وعید شدید کا ذکر ہے لہذا ذکر سے مراد سوائے صلوۃ مفروضہ کے اور کسی نفل عبادت پر امکان عمل نہین ہے کیونکہ خداوند تعالے علل شناس ہے اور سب سے زیادہ ترک عبادت کا سبب اولاد کی رکھ رکھاؤ اور تحصیل مال کی محبت ہے اور اکثر حالات مین درحقیقت یہی عدم عبادت کے سبب واقع ہوتی رہتی ہین، لہذا یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز کے سبب قریب کا مراد لینا مقتضائے کمال بلاغت ہے، خصوصاً صلوۃ، زکوۃ، حج، کہ جنمین وقت صرف ہونے کے علاوہ مال کا بھی صرف کثیر ہے، اور اسکی وجہ سے اولاد کی نگرانی اور مال کے حصول مین وقوع نقصان کا احتمال رہتا ہے اسلیے باری تعالے نے ان دونون کو تصریح سے بیان فرمایا۔

حضرات ! چونکہ اسقدر وقت نہین ہے کہ مین تینون عبادتون کو کسی قدر تفصیل سے بھی عرض کر سکون لہذا اون مین سے جو سب سے اہم اور ضروری ہے مین اس کو کسی قدر اجمالی تفصیل کے ساتھ عرض کرون گا"

مسلمانو ! آپ کو معلوم ہے کہ نماز پنجگانہ ایک نہایت ضروری اسلامی فرض ہے اور یہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے خداوند تعالے کی تعظیم اور بندہ کی بندگی معلوم ہوتی

ہی، اسی سے عابد و معبود مین معبودیت عبدیت اور محبت و ارادت کا سلسلہ مضبوط ہوتا ہے، اسی سے محسن کی احسانمندی ظاہر ہوتی ہے، اسی سے آدمی ادنیٰ سے اعلیٰ ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسکے ترک کی کسی وقت مین اجازت نہین دیگئی، اور اسکے ترک کو کفر یعنی قطع رابطہ عبدیت اور معبودیت سے تعبیر کیا گیا ہے، مگر افسوس ہے اُن مسلمانون کے حال پر جو باوجود اسکے کہ وہ جانتے ہین کہ یہ فرض ہے اور اسکا ترک کرنا کسی حال مین درست نہین مگر پھر بھی اس سے غافل ہین اور اس فریضہ کے ادا کرنے مین خصوصاً زیادہ سست اور غافل ہین، اور اپنے کو برائے نام مسلمان کہتے ہین، کیا مسلمانی اسی کا نام ہے، علاوہ اس کے جو لوگ اس فریضہ کو ادا بھی کرتے ہین اُنھون نے جو طریقہ اختیار کیا ہے اور جس ہیئت و حالت سے ادا کرتے ہین وہ نہایت ہی قابل افسوس ہے،

حضرات! جسنے کبھی قرآن کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ خداوند تعالیٰ جل شانہ نے نماز کی بار بار جابجا تاکید فرمائی ہے اور اسکی تمام سورتون کی توضیح کردی ہے، مجکو ایک دفعہ خیال ہوا کہ نماز کے متعلق جس قدر آیتین ہین اُن سب کو منتخب کرون چنانچہ قرآن پاک مین مین نے اول سے آخر تک ایکسو ستاسی آیتین اس قسم کی پائین جو بتصریح نماز کی تاکید کرتی ہین،

مفسر حقیقی آنحضرت صلعم نے بھی اسکی علی اور قولی ایسی تاکید کی ہے کہ جسکی نظیر اور احکام شرع مین نہین ملتی،

صحابۂ کرام، فقہا، اور محدثین نے اسکے متعلق جو کچھ بھی فرمایا اور خدا اور رسول کے کلام کا مطلب جو کچھ بھی سمجھایا وہ بجائے خود قابل یقین اور قابل عبرت ہی،

حضرات ! علاوہ ان آیات واحادیث واقوال فقہا ومحدثین کے اگر ہم خود اس بات پر غور کرین کہ اگر ایک شہنشاہ ہمین ایک قرآن بھیجے اور کسی خاص کام کی ایکسو ستاسی مرتبہ تاکید کرے، اور اُسکے ہر پہلو کو مختلف طریقون سے سمجھا دے اور بتا دے اور پھر بھی ہم اُسکی تعمیل نکرین تو کیا وہ شہنشاہ ہم سے خوش ہو سکتا ہے ؟

افسوس ہے اُن مسلمانون پر جو دنیا دار محسنونکی تو اس درجہ تک خدمت کرتے ہین کہ اُنکی ضد اور ہٹ بھی بغیر پوری کیے ہوئے اُنھین آرام اور چین نہین ملتا مگر حیف صد حیف کہ اپنے منعم ومحسن حقیقی خداوند تعالے کی عبادت کا اُن کے دل مین کبھی خیال بھی نہین ہوتا

حضرات ! اُن تمام آیتون کا جو شروع قرآن سے آخر تک مین نے منتخب کی ہین اور میری نظر سے گزری ہین اسوقت ذکر نا اگر محال نہین ہے تو مشکل ضرور ہے، لہذا انمین سے چند آیتین عرض کرتا ہون جس سے آپ معلوم کر لینگے کہ نماز کسقدر موکد فرض ہے، حج وزکوٰۃ کسقدر ضروری ہین،

آیات

الم ۔ ذلک الکتاب لاریب فیہ ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون (آگے چلکر انھین لوگون کے متعلق یہ کہا گیا ہے)

اولٰئک علیٰ ہدی من ربہم واولٰئک ہم المفلحون، اُن پرہیزگارون کے لیے ہدایت ہے جو ایمان لاتے ہین اور التزام سے نماز ادا کرتے ہین، زکوٰۃ دیتے ہین، اور یہی وہ لوگ ہین جو ہدایت پر ہین اور نجات ابدی پانے والے ہین،

اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، اور جماعت سے نماز پڑھو،

وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوربہم وانہم الیہ راجعون ۔ نماز اُن لوگون کے لیے جنکے دل مین نہ تو خدا کا خوف ہے اور نہ خدا کے وصال کا اعتقاد ہے نہایت تکلیف دہ اور شاق ہے مگر اُن لوگون کے لیے نہایت آسان اور سہل ہے جو اپنے آپ کے حضور مین عاجزی کرتے ہین، جنکو یہ اعتقاد راسخ ہے کہ وہ اپنے آپ سے ملاقات کرینگے اور ہمیشہ وہان رہین گے،

واذ اخذنا میثاق من بنی اسرائیل ۔ اس کے بعد پھر یہ فرمایا واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ، ہمنے بنی اسرائیل سے نماز اور زکوۃ کے متعلق خاص عہد لیا تھا ۔

اینما تولوا فثم وجہ اللہ، خوف اور قبلہ نہ معلوم ہونے کے وقت جسطرف ہو کر نماز پڑھو گے نماز مقبول ہوگی۔

حضرات ! اس آیت کے متعلق کسی قدر تفصیل کے ساتھ کچھ بیان کر دینا مین مناسب سمجھتا ہون اور جو احکام اس آیت سے سمجھے جاتے ہین اُنکی بھی کسی قدر تفصیل کی حاجت ہے،

صورت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑائی مین ہو اور دشمن اُسکے مقابل جانب مین ہو تو اس وقت مین ادائے نماز کی صورت دوسری جگہ یون معلوم ہوتی ہے کہ نصف لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھین اور نصف لوگ اُنکی حفاظت کرین اور اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو سکے تو پھر جسطرف ہو کر نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی، جیسا کہ اوپر کی آیت سے سمجھا جاتا ہے ۔

خداوند تعالےٰ نے ایسی حالت کے اعتبار سے نماز کی ہیئت کس قدر آسان کر دی اور قبلہ و قیام و قعود کے شرائط بھی معاف کر دین، بیماری کی حالت مین ادائے نماز

کی صورت بدل دی اور شارع علیہ السلام نے یہان تک فرمادیا کہ، وان لم تستطع مستلقیا یعنی اگر بیٹھکر نماز نہ پڑھ سکو تو لیٹکر پڑھو، (کتب فقہ مین تمام ائمہ اور محدثین کا اجماعی مسئلہ ہی کہ اگر عورت بچہ جنتی ہو اور نماز کا وقت گزر رہا ہو تو اُسپر فرض ہے کہ بچہ کا سر کسی چیز مین رکھکر نماز ادا کرے

واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ، واذا کنت فیہم واقمت لہم الصلوۃ واذا طامہم واقیموا الصلوۃ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا۔ ان سب سہولتون کے بعد خداوند تعالے نے یہ فرمادیا کہ جب تم اطمینان کی حالت مین ہو تو نماز کو بدستور معمول ادا کرو جیساکہ اس آخر آیت سے معلوم ہوتا ہے،

حافظوا علے الصلوات والصلوۃ الوسطیٰ ، تمام نمازون خصوصاً صلوۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر کی زیادہ حفاظت کرو۔

یاایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق الخ نماز کے لیے وضو کرلیا کرو اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرو۔

واذا قاموا الی الصلوۃ قاموا کسالیٰ ، ولا یاتون الصلوۃ الا وہم کسالی۔ منافقین جب نماز کیلیے اٹھنا چاہتے ہین تو سستی کرتے ہین، **فائدہ** ان دونون آیتون سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سستی سے نماز پڑھنے والا خدا کے نزدیک منافق ہی،

قال اللہ تعالے انی معکم لان اقیم الصلوۃ وآتیتم الزکوۃ ، خداوند تعالے نے بنی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ اگر تم نماز پڑھتے رہے اور زکوۃ دیتے رہے تو ہم تمہارے ساتھ ہین،

واذا ناد یتم الی الصلوۃ اتخذوہا ہزوا ولعبا ذلک بانہم قوم لا یعقلون، جب تم نماز کی اذان دیتے ہو تو کفار مذاق سمجھتے ہین اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اسکو سمجھتے نہین،

ان الذین یقیمون الصلوۃ ومما رزقنھم ینفقون اولئک ھم المومنین حقا لھم درجات عند ربھم مغفرۃ ورزق کریم ، جو لوگ نماز پڑھتے ہین ، زکوۃ دیتے ہین ، یہی مسلمان ہین ، خدا کے نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہے ، اور گناہون سے مغفرت ہے اور عمدہ رزق ہے ،

اقم الصلوۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل وقرآن الفجر ان قران الفجر کان مشھودا ، ظہر سے عشا تک کی نمازین پڑھو ، صبح کی نماز پڑھو اسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہین ،

ان الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ ، ہم مسلمان کو اگر بادشاہ بنا دینگے تو وہ نماز پڑھینگے زکوۃ دینگے ، **فائدہ** جو لوگ فلاح روزی ترقی چاہتے ہین انھین اس آیت کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیئے ،

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون ، والذین ھم علی صلواتھم حافظون ، اولئک ھم الوارثون الذین یرثون الفردوس ھم فیھا خالدون ، جو لوگ خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہین اور تمام نمازون کی محافظت کرتے ہین انھین کو نجات ملیگی اور یہی جنت الفردوس کے مالک ہین جہان ہمیشہ رہین گے ،

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر والبغی ، نماز درستگی اخلاق کا سبب ہے اور بیہودہ باتونکی مانع ہے ،

حضرات ! ان تمام آیتون سے آپ کو بخوبی واقفیت ہوگئی ہوگی کہ نماز کی فضیلت ، نماز کا نتیجہ ، نماز کی برکت کس قدر ہے اور خداوند تعالے نے ہر موقع ہر حالت کے اعتبار سے اس مین کسقدر آسانی پیدا کردی ہے ، اگر اس پر بھی مسلمان اس سے غفلت کرین تو ان سے بڑھکر بدنصیب دنیا مین کون ہوگا ؟ جیساکہ تارک الصلوۃ اور بے وقت نماز پڑھنے والون کے لیے جو وعید شدید خداوند تعالے نے کی ہے آپ ذیل کی آیتون سے معلوم کرسکینگے ،

ویل للمصلین الذین ہم عن صلوتہم ساہون ۔ سخت عذاب اُن نماز پڑھنے والون کے لیے ہی جو پابندی سے نماز نہین پڑھتے ۔

ما سلککم فی سقر قالو لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین ، جب دوزخیون سے پوچھا جائیگا کہ کس وجہ سے تم جہنم مین آئے تو وہ کہین گے کہ نہ تو ہم نماز پڑھتے تھے اور نہ ہم زکوۃ دیتے تھے ،

لاصدق ولا صلی ولکن کذب وتولے ، نہ تو رسول کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ رسول کی تکذیب کی اور نماز سے انکار کیا ،

اقیموا الصلوۃ ولا تکونو من المشرکین ، نماز پڑھو کافر مت بنو ،

مین مناسب سمجھتا ہون کہ ان آیات کی اُن حدیثون کا بھی ذکر کرون جن سے نماز کی فضیلت اور تاکید سمجھی جاتی ہے ،

ترجمۂ حدیث

لیلۃ المعراج مین پچاس وقت کی نمازین خداوند تعالے نے فرض کردی تھین لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی راے اور مشورہ سے آنحضرت صلعم نے بار بار خداوند تعالے سے التجا کرکے کم کرائین یہان تک کہ پانچ وقت کی نمازین رہگئین ، بخاری شریف مین جس لفظ سے اس کے متعلق روایت ہے وہ یہ ہے کہ ، یا محمد انا خمن وخمون لا تبدل القول لدی حققت عن عبادی دا مضت فریضتی ، اے محمد یہ نمازین تو پانچ وقت کی ہین لیکن اس مین ثواب پچاس وقت کا ہے ، مین نے اپنے بندون کے لیے اسمین تخفیف کردی اور فرض بدستور رکھا ، میری بات مین تغیر نہین ہے ،

من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر ، جسنے نماز جان بوجھکر چھوڑدی وہ کافر ہوگیا ،

اس حدیث کا مطلب امام احمد اور حسن بصری اسکے ظاہر معنی پر لیتے ہین، لیکن اور ائمہ نے اسکی تاویل کی ہے، امام ترمذی نے بھی اسی تاویل پر صاف حدیث نقل کی ہو کہ الفرق بین العبد والکفر ترک الصلوٰۃ،

بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام الی یوم القیامہ، اُن لوگون کو قیامت مین نور تام کی خوشخبری دیدو جو اندھیری راتون مین نماز کے لیے مسجدون مین جاتے ہین،

ترمذی شریف کی صحیح روایت مین ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جسطرح دن بھر مین کوئی پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے اور پاک صاف ہو جاتا ہے اسی طرح پنجگانہ نماز ادا کرنے والا تمام گناہون سے پاک صاف ہو جاتا ہے،

ترمذی کی ایک روایت مین یہ بھی ہے کہ کسی فعل خیر کے ترک کو کفر نہین سمجھتے تھے مگر ترک صلوٰۃ کو کفر سمجھتے تھے کتب فقہ مین بھی ائمہ نے تصریح کر دی ہے کہ اگر محلے والے محلے کی مسجدون مین نمازین پڑھنا چھوڑ دین تو خلیفہ وقت پر واجب ہے کہ اگر وہ توبہ سے انکار کرین تو اُس کو قتل کر ڈالین،

حضرات! نماز ہی کے لیے خداوند تعالےٰ نے کعبہ اور مقدس کو بیت اللہ کا لقب دیا ورنہ ظاہر ہو کہ خداوند تعالیٰ کو مکان کی کیا حاجت ہو اور جن لوگون نے اس بیت اللہ کی توہین کرنی چاہی اُس کو خداوند تعالیٰ نے ابابیل کی ایک کرائی ہوئی کنکری سے ہلاک اور برباد کر دیا جیسا کہ آپکو اصحاب فیل کی حکایت سے معلوم ہو، انبیا علیہم السلام نے نماز کیلیے ہمیشہ مسجدین اور جامع مسجدین اور اعلیٰ سے اعلیٰ انتظام اور التزام فرمایا جسکے آثار آپ لوگون کے سامنے دو چار نہین بلکہ ہزارون موجود ہین باوجود ان تمام باتونکے اگر کوئی نہ سمجھے اور عاقبت کار غور و فکر کرے اُسکو اپنے زندہ رہنے سے مرجانا بہتر ہو مین خدا سے دعا کرتا ہون کہ تمام مسلمانون کو نیک کام کی ہدایت دے اور انھین اس بات کی توفیق دے کہ خداوند تعالےٰ کے احکام کی تعمیل کرین۔

اجلاس سوم

وفور شوق نے بزرگان قوم کو آٹھ ہی بجے سے ہال مین پہونچا دیا اور تمام اصحاب نہایت بے چینی کے ساتھ افتتاح کا انتظار کرنے لگے ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے معزز صدر انجمن علامہ سید رشید رضا آفندی تشریف لائے اور افتتاح فرمایا۔

سب سے پہلے دار العلوم کے ایک کمسن بچہ محمد محسن نے قرآن کریم کی چند آیتین اس درد کے لہجے مین پڑہین کہ تمام ہال درد و اثر کی تصویر بن گیا اُس کے بعد اصلی کارروائی کا آغاز ہوا۔

جلسۂ دہلی مین یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ایک صیغہ اُن اغلاط تاریخی کی تصحیح کیلئے بنایا جائے، جو یونیورسٹیون کے کورسونمین اسلامی اور بزرگان و شاہان اسلامی کے متعلق غلط فہمی پیدا کرتی ہین اور اُن کے کیرکٹر پر بدنما دھبہ لاتی ہین، یہ صیغہ یونیورسٹی کے سامنے اُن اغلاط کو پیش کرکے درخواست کرے گا کہ وہ کورس سے خارج کیے جائین۔

اسوقت تک اس صیغہ نے جو کچھ کام کیا ہے اور یونیورسٹی کو توجہ دلاکر جہان تک اصلاح کی ہے قوم کے سامنے اُسکا پیش کرنا ضروری تھا اسلئے مولوی سید سلیمان صاحب ناظم دیوبند دار العلوم نے اس صیغہ کی رپوٹ پیش کی (جنکے متعلق اسکا کام کیا گیا تھا) مولانائے موصوف نے

اثنائے تقریر مین انگریزی کورس کے جن قابل افسوس اور غلط فقرون کا حوالہ دیا جو اسلام رسول اکرم صلعم اور صحابہ کرام سے متعلق تھے تو اُن کو سُنکر تمام حاضرین بیتاب ہو گئے۔

رپورٹ صیغۂ تصحیح اغلاط تاریخی

جناب پریسیڈنٹ و دیگر حاضرین! آج ہندوستان مین اسلامی کانفرنسین اور اسلامی انجمنین قائم ہین ہر قسم کی تحریکین جا بجا کی جارہی ہین، ہر موضوع پر مضامین لکھے جاتے ہین، تقریرین کی جاتی ہین، لیکن ان تمام تدابیر سے مسلمانون مین جو عام افسردگی اور سکون پھیلا ہوا ہے اسکے بجاے کسی قسم کی حرارت، جوش نہین پیدا ہوگا، اُنمین کسی قسم کی بلند حوصلگی بلند ارادگی، علوے ہمت اور ایثار نہین پیدا ہو سکتا جو قومی ترقی کے اجزا اور روح ہین اور جن سے قوم کے قالب مین جان آتی ہے، اسی بنا پر سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ ہم اس مہلک قومی مرض کے اسباب و علل کی جستجو کرین۔

حضرات! اقوام عالم کی گزشتہ تاریخین جو پچھلون کے لیے چراغ راہ ہین وہ ہمکو بتاتی ہین کہ قوم کے قوائے احساس مین صرف دو چیزین حرکت پیدا کر سکتی ہین، مذہب اور تاریخ۔ مذہب کے متعلق سوال یہ ہے کہ آیا آجتک تمام اسکولون اور کالجون مین جو تعلیم ابتدا سے انتہا تک دیجاتی ہے، اُسمین مذہب کا ایک حرف آتا ہے؟ آیا اسمین اسلام کی خصوصیات کا کہین ذکر ہوتا ہے جس سے ہم اپنی قومیت کا مفہوم سمجھ سکتے؟ آیا اسمین جناب رسول صلعم کی تعلیمات کا بیان ہوتا ہے جن کو پڑھکر ہم کو اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ غیر معمولی خلوص اور اُنس پیدا ہوتا؟ آیا قرآن کی ایک سورۃ بھی بچپن سے لیکر عہد شباب کی مدت تعلیم مین ہمارے بچے سُنتے ہین جن سے قرآن مجید کی عظمت اُنکے دل مین قائم ہوتی؟ اس سوال کا

جواب بجز اسکے اور کچھ نہین ہی کہ اسکولون مین جو ہمارے بچونکو تعلیم دیجاتی ہی وہ ہمارے مذہبی احساسات کے بالکل برخلاف ہی اُن کو معاذ اللہ یہ تعلیم دیجاتی ہی کہ "قرآن محمد نے توراۃ اور انجیل سے انتخاب کرکے ترتیب دیا ہی محمد جب مکہ سے بھاگ گیا تو اُسکے اِس فرار کا نام ہجرت ہی صحابہ بالکل وحشی خونخوار اور سخت متعصب تھے، مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا مُسلمانون کو حکم دیا گیا کہ جو لوگ اسلام پر ایمان نہ لائین اُنکو قتل کرڈالین، اُنکی جائداد اور اسباب پر قبضہ کرلین اور وہ یا تو اپنے ملک سے نکال دیئے جائین اور یا اُنسے جزیہ کے نام سے ایک بھاری مذہبی ٹیکس وصول کیا جائے اگر ائین جو غلام پکڑے جائین وہ جبراً مسلمان کرلیے جائین محمد کے بعد اُسکے اقوال ایک کتاب مین جمع کیے گئے جس کا نام قرآن ہی"

کیا اِن ہدایات واقوال کو پڑھکر مُسلمان بچونمین کسی قسم کی مذہبی حرارت باقی رہسکتی ہی؟ کیا اُنمین کسی قسم کی مذہبی روح پیدا ہوسکتی ہی؟ کیا اُنکو یہ مضامین پڑھکر اسلام پیغمبر اسلام قرآن مجید اور صحابہ کرام کے ساتھ کسی قسم کی محبت اور وابستگی پیدا ہوسکتی ہی؟ اگر نہین پیدا ہوسکتی تو پھر اُنمین قومی غیرت وحمیت اور قومی جد وجہد کے آثار کی تلاش بیکار ہی،

قومی زندگی کی دوسری قوت محرکہ تاریخ ہی، تاریخ ہمکو ان سوالات کے جواب بتاتی ہی کہ ہم کون تھے؟ ہم کون ہین؟ ہمکو کیا کرنا چاہیئے؟ تاریخ ہمکو ہمارے اسلاف کے کارنامے سُناتی ہی جن سے ہمارے قوائے احساس مین حرکت پیدا ہوتی ہی، تاریخ ہمارے سامنے ہمارے بزرگون کے حالات، آداب، اخلاق، اور تمدن کی تصویرین کھینچتی ہی جس سے ہمارے دلونمین اُنکی تقلید کا جوش پیدا ہوتا ہی، تاریخ ہمارے سامنے اُنکی عظمت، جلالت، استقلال، ہمت عزم اور ثبات قومی کی داستانین دُہراتی ہی جس سے ایک معذورانہ سرور کے ساتھ اِن چیزون کے حاصل کرنیکی کوشش شروع ہوتی ہی لیکن جو تاریخ ہمارے

بچون کو عام اسکولون مین پڑہائی جاتی ہی، کیا اُس سے اُنمین کسی چیز کے پیدا ہونے کی اُمید کی جاسکتی ہی؟ کیا غازی گر و ملاح محمود، راہزن شہاب الدین، بیرحم قطب الدین متعصب فیروز شاہ، بے قانون اکبر، عیش پرست و شرابی جہانگیر اور دغاباز و مکار عالمگیر مین سے کوئی اس قابل ہی جسمین سے کسی پر ہم فخر کرسکین اور اُسکے کارنامے پڑھکر ہمارے دل و دماغ مین اُسکی تقلید کا کوئی جوش پیدا ہو۔

اِن وجوہ سے یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جو تمام قومی انجمنون اور کانفرنسون کی توجہ کا محتاج تھا، لیکن ایک آدھ رزولیوشن کے سوا اب تک اسکے متعلق کچھ نہین کیا گیا۔

ندوۃ العلما کے گزشتہ اجلاس دہلی مین اسکی طرف توجہ کیگئی اور حسب ذیل تجویز منظور ہوئی، (تجویز) یہ جلسہ تجویز کرتا ہی کہ تاریخی کتب مروجہ مدارس انگریزی مین جو غلطیان پائی جاتی ہین اور جنکا تعلق اسلام کے ساتھ ہی اُنکی اصلاح کا کام مناسب ذرائع کے ساتھ ندوۃ العلما انجام دے (روداد دہلی صفحہ ۲۰۰) اور اسی جلسہ مین یہ کام مجھ سے متعلق کیا گیا اسی بنا پر جلسہ کے بعد فوراً ہی ندوۃ العلما کی ماتحتی مین شعبۂ تصحیح اغلاط کے نام سے ایک صیغہ قائم کیا گیا، جس نے تجویز مذکور عملی صورت مین لانے کے لئے مناسب حد تک کوششین کین، سب سے پہلے شعبہ تصحیح کی طرف سے ۲۵ مئی ۱۹۱۰ء کو تمام اسلامی اخبارات مین اعلان کیا گیا کہ ندوۃ العلما کی زیر نگرانی شعبہ تصحیح اغلاط تاریخی قائم ہوگیا ہی جن لوگون کو انگریزی کورس کی کتب تاریخ مین مذہب اسلام اور تاریخ اسلام کے متعلق غلطیان معلوم ہوتی ہون ازراہ عنایت وہ شعبۂ تصحیح کو مطلع فرمائین، اسی اعلان مین اسکول اور کالج کے مسلمان ٹیچرون اور پروفیسرون سے بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹی کی تاریخی کتابون کی اسلامی، تاریخی، مذہبی غلطیون کا نشان دین، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ بجز طالبعلمون

اور عام مُسلمانون کے کسی مسلمان ٹیچر اور پروفیسر نے اسکی طرف توجہ نہ کی، حالانکہ یہ کام سب سے زیادہ اُنکی توجہ کا محتاج تھا، خیال ہوسکتا تھا کہ اخبارات کی عالمگیر آوازان تک نہ پہونچی ہو اسلئے خاص خطوط کے ذریعے سے مختلف یونیورسٹیون کے متعلق حسب ذیل حضرات سے اس امر کی التجا کی گئی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹی کی تاریخی کتابون کے نام اور اُنکے مصنفین کے نام سے اور اگر ممکن ہو تو اسمین اسلام کے متعلق جو غلطیان ہون اُنسے اطلاع دین۔

کلکتہ یونیورسٹی۔ جناب مولوی محمد یٰسین صاحب پروفیسر پٹنہ کالج پٹنہ۔

بمبئی یونیورسٹی۔ جناب مولوی شیخ عبدالقادر صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر کرن کالج پونہ

پنجاب یونیورسٹی۔ جناب مسٹر محمد عبدالعزیز صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج۔ لاہور

مدراس یونیورسٹی۔ جناب مسٹر محمد ابراہیم صاحب قریشی ایل۔ ٹی۔ مدراس۔

الہ آباد یونیورسٹی کے متعلق کئی صاحبون سے عرض کیا۔

لیکن افسوس کے ساتھ اظہار کرنا پڑتا ہی کہ انمین سے کسی صاحب نے بھی اسکی طرف توجہ کی تکلیف گوارا نہین کی، مجبوراً مختلف عام شخصون کی بھیجی ہوئی یادداشتونکی بنا پر شعبہ کو خود اپنی ہمت پر بھروسہ کرنا پڑا اسب سے پہلے الاقرب فالاقرب کے اُصول کی بنا پر شعبہ نے الہ آباد یونیورسٹی کی طرف توجہ کی الہ آباد یونیورسٹی مین جو تاریخی کتابین داخل ہین اُنمین سب سے پہلے مارسیڈن کی ہسٹری قابل ذکر ہی جسمین نہ صرف واقعات غلط ہین، بلکہ اُس کا طرز تحریر بھی دل آزار ہی، یہ ہسٹری بدقسمتی سے نہ صرف الہ آباد مین داخل ہی بلکہ کلکتہ وغیرہ دیگر یونیورسٹیونکی جونیر کلاس مین بھی داخل ہی نمونہ کے طور پر ہم اسکی چند مثالین پیش کرتے ہین۔

(۱) محمد کے مرنے کے کچھ دن بعد اُسکے اقوال ایک کتاب مین جمع کئے گئے ..... جو تمام مسلمانون کے نزدیک ایک مقدس کتاب کیطرح تسلیم کی جاتی ہو صہ۴۰

(۲) وہ کہتے ہین کہ اُنکا مذہب ۶۲۲ء سے شروع ہوا جب محمد مکہ سے بھاگ گیا.....

محمد کا فرار ہجرت کے نام سے مشہور ہو صہ۴۰

(۳) عرب ٹھیک اسیطرح خونخوار اور جنگجو تھے جیسے پہلے (قبل از اسلام) لیکن وہ آپس مین نہ لڑسکے، وہ جوش سے بھرے تھے اور اُن کا خیال تھا کہ اُنکا فرض ہو کہ اپنا نیا مذہب تمام دُنیا مین پھیلائین، اُن لوگون کو قتل کرین جو اُنمین نہ ملجائین اور اُن کی جائداد اور اسباب پر قبضہ کرلین، اُنھون نے خیال کیا کہ نہ ایمان لانے والون کے ساتھ جنگ ایک مقدس جنگ ہو جس سے خدا خوش ہوتا ہو اور اُنکا عقیدہ تھا کہ جو مسلمان اسمین مارے جائین گے وہ سیدھے بہشت چلے جائین گے، جو لوگ اُنمین ملجاتے تھے لیکن وہ اپنا مذہب نہین تبدیل کرسکتے تھے اُنکو ایک بھاری ٹیکس دینا پڑتا تھا جسکا نام جزیہ ہو صہ۴۰

(۴) سو برس کے عرصہ مین اُنھون نے فارس، ترکستان، اور افغانستان لے لیا..... اور یہ تمام ملک مُسلمان ہوگئے بعض اہل فارس جنھون نے نہ اُنکا ساتھ دیا اور نہ وہ مسلمان ہوئے اُنھون نے اپنا مُلک چھوڑدیا اور ہندوستان بھاگ آئے جہان وہ بارہ سو سال سے زیادہ عرصے سے مقیم ہین، یہ لوگ پارسی ہین۔ صہ۴۱

(۵) وہ (افغان) کل کے کل خونخوار مسلمان تھے جو اپنے مذہب کے لیے جوش سے لبریز تھے، صہ۴۲

(۶) ہندوستان اُس زمانے مین دُنیا مین سب سے زیادہ زرخیز ملک تھا اور ہندوستان اور مغربی ممالک کے درمیان بڑی تجارتون کی آمد و رفت تھی، یہ تجارتین افغانستان سے

ہوکر گزرتی تھین، محمود نے اکثر قیمتی اسباب سے لدے ہوے اونٹون کا طویل سلسلہ دیکھا تھا جو ہندوستان سے فارس جاتے تھے اور اُسنے تاجرون سے معلوم کیا تھا کہ ہندوستان مین دولتمند سندر اور شہر واقع ہین، وہ جیسے ہی بادشاہ ہوا ہندوستان مین ایک مقدس جنگ (جہاد) کے لیئے آمادہ ہوا اور اُسنے اِس ملک کے دولتمند سندرون اور شہرون کو لوٹ لیا۔ صـ۴۲و۴۳

(۷) محمد غوری نومرتبہ اپنی فوج کو میدان مین لایا اور اُسنے اُن دولتمند شہرون کو لوٹا جہان محمود نہ پہونچ سکا تھا، صرف بنارس مین اُسنے ایک ہزار مندرون سے زیادہ برباد کیا اور چار ہزار اونٹون پر خزانہ لاد کر لے گئے صـ۴۴

(۸) (افغان بادشاہون کے وقت کی حالت) کسی شخص کی زندگی اُن خوفناک زمانون مین محفوظ نہ تھی، کوئی شخص اِس اندیشہ سے سو نہ سکتا تھا کہ کہین اُسکے سنگدل دشمن ناگہان ظاہر نہون اور اُسکے اسباب اور بچون کو نہ لے جائین، اسیطرح ہر وہ شخص جو نقد یا جواہرات رکھتا تھا وہ اُنکو زمین مین دفن کر دیتا تھا تاکہ بعض سپاہی اُنکو زبردستی چھین نہ لے جائین، ہم جو اسوقت یا اس زمانہ مین رہتے ہین مشکل سے خیال کر سکتے ہین کہ ہندوستان کی حالت پٹھان بادشاہون کے وقت مین کسقدر خطرناک تھی، ہندوؤن کے بہت سے قدیم سندر برباد کر دیے گئے تھے کیونکہ نیکبخت سے نیکبخت پٹھان بھی اُن لوگون کے لیے بیرحم تھا جو اُسکے عقیدے پر نہ تھے اور اُنکا خیال تھا کہ اُنکا فرض ہی کہ ہندوؤن کو مسلمان بنائین اور اُن لوگونکو مار ڈالین جو اُنکی مقاومت کرین، بہت سے زرخیز کھیت اسلیئے غیر مزروع چھوڑ دیئے گئے کہ غریب رعایا اپنی جان بچانے کے لئے جنگلون مین چلی گئی صـ۴۶

(۹) قطب الدین بچپن مین غلام تھا اُس زمانے کے مسلمانون مین لڑائی کے قیدی

فتحمندون کے غلام ہو جاتے تھے اور دور دراز ملکون مین فروخت کر دیے جاتے تھے، اور مجبور کیئے جاتے تھے کہ وہ مسلمان ہو جائین اور چونکہ وہ اپنے ملک اور اپنے لوگون سے دور ہو جاتے تھے اسلیئے وہ مالک کے خاندان کو اور اُسکے عزیزون کو اسطرح دیکھتے تھے جس طرح کہ وہ اپنے رشتہ دارون کو دیکھتے تھے اور اُن کے وفادار ہو جاتے تھے ۔صفحہ ۴۰

(۱۰) قطب الدین افسرون کے لیئے نہایت مہربان اور سخی تھا، لیکن اُسنے ہندوون کے ساتھ نہایت بیرحمی کا سلوک کیا، اُسنے پچیس ہندو مندرون کے پتھرون سے ایک بڑا مینار دلّی مین بنایا ۔صفحہ ۴۰

(۱۱) ماریڈن صاحب جہان افغان بادشاہون کے مظالم دکھاتے ہین یہان تک کہ وہ افغان بادشاہون کے سب سے زیادہ علم پرور مہربان بادشاہ فیروز شاہ تغلق کی نسبت لکھتے ہین کہ "فیروز شاہ تمام پٹھان بادشاہون مین سب سے بہتر تھا اُسنے تقریباً چالیس برس تک سلطنت کی، اُسنے سڑکین اور نہرین بنائین، مسافرخانے اور عربی اور فارسی کے مدارس قائم کیئے، اُسنے رعایا کے ساتھ بادشاہان سابق کے نسبت مہربانی کا برتاؤ کیا، مگر وہ ہندوؤن کے لیئے نہایت سنگدل تھا جنھون نے اپنا مذہب نہین بدلا تھا، اور اُسنے یہ خیال کیا تھا کہ یہ اُسکا فرض ہے کہ وہ ہندوون کی عبادتگاہین برباد کر کے اُن کے ویرانون مین اسلامی مساجد تیار کرے" صفحہ ۵۰

(۱۴) جہانگیر کے حالات کا عنوان یہ ہے "عیش پرست شرابی جہانگیر"

(۱۳) اکبر کے انتظامی حالات کا ذکر کر کے اُسکی عظمت اُن بیموقع اتہامی الفاظ مین گھٹائی ہے، اکبر کی خواہش اکبر کا قانون تھا، اُسنے وہ کیا جو اُسکے دل نے چاہا،

اوسکے مافوق کوئی طاقت نہ تھی، لیکن انگلش گورنمنٹ مین انگلنڈ اور ہندوستان دونون ملکون مین قانون ہے جسکو ہر شخص جانتا ہے اور جسکی ہر شخص کو اطاعت کرنی چاہیے، بادشاہ انگلستان اوس سے زیادہ قانون نہین توڑ سکتا جتنا ایک غریب فقیر، صہ ۲۰

(۴) (اورنگ زیب) آٹھوین برس شاہجہان مرگیا، دو برس کے بعد اورنگ زیب نے ان تمام ہندو اور عیسائی نوکرون کو برطرف کردیا جو بادشاہان سابق کے وقت سے مامور تھے اور اونکی جگہ مسلمانون کو مقرر کیا، اکبر نے بہت سے راجپوتون کو اپنی خدمت مین رکھا تھا اور اون پر مہربان تھا، راجپوتون نے اکبر کو محبوب رکھا اوسکے لیے لڑنے اور ایک عظیم الشان حکومت کے قائم کرنے مین اوسکی امداد کی، برخلاف اسکے راجپوتون نے اورنگ زیب سے نفرت کی، اور اونھون نے اور ہندوؤن کی دوسری قومون نے اوسکی خلاف اوس سے لڑائی کی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اوس عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجادی جسکو اکبر نے تعمیر کیا تھا، اوسنے ہندو مذہب کو نفرت سے دیکھا اور بنارس کے مندرون کو منہدم کیا اور پجاریون کو قتل کرڈالا اور وہان کے بتون کو اپنے محل مین اوٹھا لایا جہان وہ دروازے پر زمین مین اس طرح ڈالدیے گئے کہ کوئی شخص بغیر اونکو پامال کیے اورنگ زیب کے پاس نہین پہونچ سکتا تھا، اوس نے بہت سے دیگر مقامات مین ہندوؤن کے گھر جلادیے اور اون کے پھل دار درخت کاٹ ڈالے اور گایون کو ذبح کرکے اونکی عبادت گاہون کو ناپاک کردیا، اوسنے ہندوؤن کو گھوڑون، ہاتھیون، پالکیون پر سوار ہونے سے روکدیا، وہ صرف پیدل چلتے تھے، اوسنے ایک سے زیادہ مرتبہ قابل نفرت جزیہ یعنی مذہب کا ٹیکس جاری کیا جو اکبر کے وقت سے موقوف تھا، باشندگان دہلی اس کے محل کے پاس اسلیے گئے کہ اوس سے عرض کرین کہ یہ ٹیکس اونسے

اوٹھالیا جائے اور اپنی گریہ وزاری سے اوسکے کانون کو بھردیا، مگر اوس پر غضب بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکے ہاتھی باہر لائے جائین اور اونکو اوس بیکس بھیڑ پر دوڑایا جائے جس سے بہت سے مرگئے اور بہت سے زخمی ہوے، پھر وہ مسجد مین نماز پڑھنے چلاگیا، ہندؤن کے ساتھ تقریبًا ایسی بُری طرحسے برتاؤ کیا جسطرح ٹھانون کے خوفناک زمانہ مین کیا گیا تھا اور راجپوتون نے شمال مین اور مرہٹون نے جنوب مین اپنی خودسر سلطنتین قائم کرلین، جودھپور کے راجہ نے شہنشاہ کو لکھا اور کہا کہ اگر حضور اون کتابون کو پڑہتے ہین جنکو تمام لوگ مقدس کہتے ہین تو آپ دیکھینگے کہ خدا تمام بنی نوع انسان کا خُدا ہے نہ صرف مسلمانون کا خدا، حضور اپنی مسجدون مین خدا کی عبادت کرتے ہین اور ہندو اپنے مندرون مین، آپ کے پردادا اکبر تمام آدمیون پر مہربان تھے خواہ وہ یہودی ہون یا عیسائی، مسلمان ہون یا ہندو، اسی طرح پہلے کے دو شہنشاہ تھے یعنی آپ کے دادا اور والد بزرگوار لیکن حضور اپنی ہندو رعایا کو پامال کررہے ہین، اورنگ زیب ایک عمدہ بادشاہ ہوسکتا تھا اگر اوسکی تمام رعایا مسلمان اور اوس خاص فرقہ کی ہوتی جو سنی کہلاتا ہے، اورنگ زیب ایک روکھا اور سخت سرد دل آدمی تھا، وہ شریف اور سخی نہ تھا، اوس سے بہت سے آدمی ڈرتے تھے اوس سے کسی نے محبت نہ کی یہان تک کہ خود اوسکے بیٹے درحقیقت اوس سے خوف کھاتے تھے، (صفحہ ۸۰، ۸۱، ۸۲)

مارسیڈن ہسٹری سے مسلمان کسقدر آزردہ ہین اسکا قیاس اس سے ہوسکتا ہے کہ شعبہ تصحیح کے قیام کا جب ابتداءً اعلان کیا گیا تو اطراف ہندوستان سے متعدد اصحاب نے سب سے پہلے اسی کتاب کی طرف توجہ دلائی، مارسیڈن ہسٹری کے

علاوہ الہ آباد مین مٹرکولیشن مین ڈیلافوس صاحب کی ہسٹری ہے جسکا صرف ایک مقام ہم آپ کو سنائے دیتے ہین "اسلام بنفسہ اپنی تعلیم اور اپنے مذہب مین شامل کرنے مین بودہ مذہب کے بالکل مخالف ہے، .....

پیروان بودہ کو اپنے مذہب کی اشاعت مین صلح کن طریقون سے کام لینے اور غیر مذہب والون کے ساتھہ نرمی کا طریقہ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، برخلاف اسکے مسلمانون کو تاکید کیگئی ہے کہ وہ غیر مذہب والون کے ساتھہ جنگ کرین اور اگر ضرورت پڑے تو اپنے عقیدے کو تلوار کی نوک سے منوانے پر مجبور کرین، ایک ایسا مذہب جیسا کہ اسلام ہے مشتعل اور خونخوار عربون کے طبائع کے بالکل مناسب تھا جنھون نے نہایت شوق وذوق کے ساتھہ اس مذہب کو آغوش مین لیا اور وہ اپنے پیغمبر کے ارشاد کے پورا کرنے کے شوق مین دنیا کو فتح کرنے اور مذہب پھیلانے کے لیے اپنے مذہب کے سفید جھنڈون کے نیچے قرب وجوار کے ممالک مین جوق جوق اُمنڈ آئے (صہ ۶۶)

ان تمام غلطیون کا انتخاب مضمون کی صورت مین کیا گیا اور جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کے تمام اسلامی اخبارات مین شائع کرایا گیا، جسکے ساتھہ ان سے یہ درخواست بھی کیگئی تھی کہ وہ یونیورسٹی سے اس کتاب کے خارج کرنے کی تحریک کرین۔

تمام اسلامی اخبارات کے عموماً وطن اور پیسہ اخبار کے خصوصاً ہم مشکور ہین کہ اونھون نے اپنے خاص مضامین کے ذریعہ سے یونیورسٹی کو اس طرف توجہ دلائی بلکہ ناشکری ہوگی اگر ہم بعض ہندو اخبارون کے اڈیٹرون کا شکریہ نہ ادا کرین کہ اونھون نے بھی اس تحریک کے ساتھہ ہمدردی ظاہر کی، بعض انگریزی اخبارون نے بھی اسطرف توجہ کی لیکن ان مضامین سے یونیورسٹی پر کوئی اثر نہین پڑا اس لیے خاص کوشش کی

ضرورت ہوئی، چنانچہ اس سلسلہ مین پہلے مارسیڈن صاحب کی ہسٹری کے متعلق رجسٹرار صاحب الہ آباد یونیورسٹی کو ایک یادداشت بھیجی گئی اور اوسکے اخراج کی تحریک کیگئی، صاحب موصوف نے سررشتہ ڈائرکٹر صاحب صوبجات متحدہ کو اس باب مین جو کچھ لکھا اور جو جواب شعبہ کے دفتر مین بھی بھیجا گیا وہ حسب ذیل ہے،

نمبر (۲۳۴۷) ۲۸ اگست سنہ ۱۹ء از اجلاس ایم جی وے کول صاحب۔ ایم اے۔ رجسٹرار یونیورسٹی الہ آباد بنام "ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم صوبجات متحدہ"، حسب ہدایت سنڈیکیٹ کمیٹی یونیورسٹی ہزا رپورٹ مورخہ ۳ جولائی سنہ ۱۹ء منجانب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی بھیجتا ہون، جسمین یہ درخواست کیگئی ہے کہ تاریخ ہندوستان مولفۂ مسٹر اے۔ مارسیڈن نصاب کورس مڈل کلاس سے بالکل خارج کردی جائے بجائے اسکے تاریخ ہندوستان مولفۂ الیف ڈیلافوس بعد چند ترمیمات کے داخل کیجائے، لہذا آپ سے استدعا کیجاتی ہے کہ مندرجۂ بالا مضمون پر رپورٹ کرین،

یونیورسٹی نے اس یادداشت کی اطلاع خود مصنف کو یعنی مارسیڈن صاحب کو بھی دی کیونکہ وہ اتفاق سے اوس وقت ہندوستان مین تھے، اُنھون نے نہ صرف خط وکتابت سے اس مسئلہ کو طے کرنا چاہا بلکہ خود لکھنؤ آنے کی زحمت گوارا کی اور شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی سے زبانی حسب یادداشت پیش کردہ یونیورسٹی وعدہ کیا کہ وہ اپنی تاریخ سے قابل اعتراض مقامات کو خارج کردینگے، کلکتہ پہونچکر اپریل سنہ ۱۱ء مین اونھون نے حسب ذیل خط لکھا۔

(یکم اپریل از کلکتہ) مائی ڈیر مولوی صاحب، مین آپ کو تکلیف دینا نہین چاہتا، اس تحریر کا منشا یہ ہے کہ ہندوستان مین میرا زمانہ قیام قریب ختم ہے،

بس ایک ہفتہ اور کلکتہ مین رہنا باقی ہے، قبل روانگی مجھے اپنی تاریخ کے طبع ثانی کا انتظام کرنا چاہیے، یہان کے چلے جانے کے بعد عمدہ طریقے سے اسکا انجام دینا نہایت مشکل ہوگا، مین آپ سے حسب ذیل عنایت کا خواستگار ہون،

(۱) مسٹر ڈی لافوس ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کو اس مضمون کا خط لکھے کہ چونکہ مسٹر مارسیڈن نے طبع ثانی مین اپنی تاریخ سے اُن چند سطور کا نکالدینا منظور کرلیا ہے اسلیے اب کتاب سے مجھے کچھ تعرض نہین ہے اور اس لیے مین اپنا وہ خط جو اونکی تاریخ کے متعلق آپ کو لکھا ہے واپس لیتا ہون،

(۲) ایک انگریزی اور ایک اردو کتاب مین حاشیہ مین اُن اصلاحات کو جو آپ کرانا چاہتے ہین، میرے پاس بھیجدیجیے، مین آپ کی قیمتی ہدایات کی پوری تعمیل کرونگا، میرا پتہ سرورق پر لکھا ہوا ہے، مین ہون آپکا مخلص اے مارسیڈن

اسکے بعد شعبہ نے ۱۳ اپریل ۱۸۱۲ء کو جناب ڈائرکٹر صاحب الہ آباد کو حسب ذیل خط لکھا،

جناب من! مسٹر مارسیڈن کے خط کی نقل آپ کی آگاہی اور معائنہ کیلیے منسلک ہے، وہ اپنی تاریخ ہند سے چند فقرے نکال دینے کے متعلق جو قابل اعتراض ہین میرے خیالات معلوم کرنے کے خواہشمند ہین، بات یہ ہے کہ کتاب کے اوس حصہ کا عام لہجہ جسمین مسلمانون کی تاریخ سے بحث ہے نسبتاً غیر منصفانہ ہے اور اسکا تو کچھ کہنا ہی نہین ہے کہ کتاب مین بہت سے واقعات غلط بیان کیے گئے ہین۔ کتاب کے پہلے حصہ مین جسمین ہندوؤن کا ذکر ہے کوئی ایسی بات معلوم نہین ہوتی جس سے اونکے قومی احساس کو گزند پہونچے مگر اسکی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ کتاب مذکور کی

اُردو تالیف ترجمہ مین ایک ہندو جنٹلمین کا نام بھی شامل ہے، محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے قائم کی ہے کہ صوبہ آگرہ واودہ مین جو کتابین اسکول مین داخل نصاب کیجائین وہ اونکی جانچ پڑتال کرے، اسکے سکریٹری مسٹر آفتاب احمد خان لکھتے ہین کہ کتاب مذکور کمیٹی کے زیر غور ہے اور اوسکا نتیجہ عنقریب شایع کیا جائیگا،

بہرحال اگر مسٹر مارسیڈن قابل اعتراض فقرون کے نکال دینے اور اُن غلط بیانات کی جو اوسمین پائی جائین تصحیح کر دینے کا وعدہ کرتے ہین تو مجھے نظر ثانی کردہ کتاب کی اشاعت و استعمال مین کچھ عذر نہوگا۔

اس خط کے جواب مین ۱۰ جولائی ۱۹۱۱ء کو شعبہ کے نام ڈائرکٹر صاحب الہ آباد کا حسب ذیل جواب نمبری (۱۷۸۰) آیا

منجانب آنریبل مسٹر سی الیف ڈیلافوس ایم۔ اے ڈائرکٹر صیغۂ تعلیمات عامہ صوبۂ متحدہ۔

بخدمت جناب مولوی سید سلیمان صاحب سکرٹری صیغۂ تصحیح اغلاط تاریخ اسلامی۔

جناب من۔ بحوالہ خط شمس العلما مولانا شبلی نعمانی مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۱۱ء، مین آپ کو اس امر سے مطلع کرنے کی عزت حاصل کرتا ہون کہ مسٹر مارسیڈن کے اوس خط کی نقل جسمین اُنھون نے اپنی تاریخ ہند سے قابل اعتراض فقرون کے نکال دینے کا وعدہ کیا ہے اور جسے آپ نے منسلک کرنا لکھا ہے۔ ابھی تک ہمارے آفس مین نہین پہونچی،

بہرحال داستہ یہان تک طے ہوچکا ہے جس سے قیاس ہوسکتا ہے کہ اگر

چند سال تک اس قسم کی کوششین رہین تو یونیورسٹیان اس قسم کی کتابون سے پاک ہوسکتی ہین، لیکن بڑی مشکل ایک اور ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض کتابین ایسی ہین جنمین کوئی بات بظاہر قابل اعتراض نہین، لیکن کتاب کا ٹون اور لہجہ ایسا ہی جس سے کہین تو تمسخر اور کہین تحقیر سمجھی جاتی ہے، ان کتابون کا کیا علاج ہے ؟ بالفرض اگر مسلمانون کی چیخ پکار سے یہ کتابین یونیورسٹیان اسوقت نکال دین تو آیندہ کے لیے ہمکو کیا اطمینان ہوسکتا ہے کہ اس قسم کی کتابین دوسرے سال پھر نہ داخل کردیجائینگی؟ نیز اور چند مشکلات قابل ذکر ہین اول یہ کہ غیر مسلمان یونیورسٹی کے مختلف صیغون مین بھرے ہوے ہین اور انھین کی تالیفات داخل نصاب ہوتی رہتی ہین، یہ کتابین عام طور سے ایسی ہوتی ہین کہ انمین اسلام اور تاریخ اسلام کے متعلق جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہین اونکا نمونہ آپ کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے —

اسکے علاوہ ہم آپ کو دکھانا چاہتے ہین کہ ایک شخص کو ایک تاریخ کے مرتب کرنے مین بغیر کسی اعتراض کے دوسرون کی قومی و مذہبی تحقیر کے ساتھ اپنے مناقب قومی و مذہبی کے ذکر کے کس کس قسم کے مواقع مل سکتے ہین —

الہ آباد یونیورسٹی مین دو کتابین داخل ہین، پہلی کتاب مینول جغرافیہ ہی جو کرسچین لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا کی تصنیف ہی، عیسائیون کا قومی حیثیت سے ہندوستان مین کوئی پایہ نہین ہے، اب آپ بغور دیکھین کہ ایک عیسائی سوسائٹی جغرافیہ کے مباحث مین جس سے قوم و مذہب کو کوئی تعلق نہین کس طریقہ سے دوسری قومون کے مقابلہ مین اپنی عظمت مسلمان اور ہندو بچون کے دل مین قائم کرتی ہے، اس

کتاب کے حسب ذیل فقرون پر غور کرو" یہودیت، عیسائیت، اسلام سکھاتا ہی کہ خدا ایک ایسی ذات ہے جس نے انسان پر اپنے آپ کو خود ظاہر کیا ہے، یہودیت عہد عتیق پر مبنی ہے، عیسائیت عہد عتیق کو تسلیم کرتی ہے لیکن اوسکے ساتھ عہد جدید کا بھی اضافہ کرتی ہے، اور وہ خدا کے اوس کامل الہام پر مشتمل ہے جسکو اوسنے ایک انسان مین اور عیسیٰ مسیح کے کامون مین آدمیون پر ظاہر کیا ہے، اسلام قرآن پر مبنی ہی، عیسائیت سب سے زیادہ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کا مذہب ہے" (صفحہ ۴۶)

حضرات! ایسی یونیورسٹی کو جسے ہندو، مسلمان، اور عیسائی سب کے ساتھ یکسان تعلق ہے، کیا حق ہے کہ چند مذاہب کے ذکر کے موقع پر کسی خاص مذہب کی نسبت اتنے تعظیمی الفاظ کا اضافہ کرے، اسکے بعد سوسائٹی کے جغرافیہ مین لکھا ہے" ہر مذہب کے پیرودن کی ٹھیک تعداد معلوم نہین ہوسکتی تخمینہ یہ ہے عیسائیت (۴۷) کرور، یہودیت اسی لاکھ، اسلام اڈنیس کرور، ہندو بیس کرور، بودہ بیس کرور، اسی لاکھ اور دیگر مذاہب تیس کرور چالیس لاکھ" صفحہ ۴۷

اس فقرے مین کسی مذہب پر نا جائز حملہ نہین لیکن سوال یہ ہے کہ بیس کرور ہندو اور تینتالیس کرور عیسائیون کے مقابلہ مین مسلمانون کی صرف اڈنیس کرور تعداد کیا اوکی تحقیر نہین ہے اور تحقیر نہو تو کیا خلاف واقع نہین ہے؟

ہم فرض کرتے ہین کہ ہندوستان مین صرف چھ کرور مسلمان ہین، چین مین کم از کم چار کرور ہین، میلیشیا مین کم از کم چار کرور ہین، ایران مین کم از کم ایک کرور، افغانستان مین کم از کم ایک کرور، روس مین کم از کم تین کرور، مصر مین ایک کرور، ٹرکی و عرب و شام مین تین کرور، افریقہ مین کم از کم چھ کرور، مختلف جزائر و ممالک یورپ جیسے آسٹریا

بلجیم یا، یونان، کریٹ وغیرہ وامریکہ مین ایک کرور مجموعہ تقریبًا تیس کرور ہی، ایک اور جگہ بھی ہندوستان کے تمام مذاہب کے متعلق دو دو لفظ لکھکر حسب ذیل تفصیل درج کردی ہے،

"عیسائیت اب ہندوستان کے مختلف حصون مین ترقی کر رہی ہے، یہان پر ٹسٹنٹ مشنری ٹرنیکو سار پرتگیز ۱۵۴۶ء سے شروع ہوی اب ہندوستان مین قریب قریب تیس لاکھ کے عیسائی ہین اور اونکی تعداد ہر سال بڑھتی جاتی ہے، انمین تقریبًا ایک ثلث پرٹسٹنٹ اور باقی رومن کیتھولک اور شامی عیسائی ہین، کئی صدیون سے شامی عیسائی جنوبی اور مغربی سواحل پر آباد ہین" صـ۸۴

یہ سب کو معلوم ہے کہ چین مین مسلمانون کی تعداد کافی ہے، لیکن سوسائٹی کی نظر مین چین مین مذہبی مردم شماری کے ذکر کے موقع پر اسلام کے ذکر کی ضرورت نہین، لیکن عیسائیت جو ابھی وہان بالکل اجنبی ہے اوسکے ذکر کی ضرورت ہے،

دوسری کتاب جسکا مین اس وقت حوالہ دینا چاہتا ہون وہ رمیش چندر دت کی تاریخ ہے اسمین گو کسی مذہب و قوم کو برا نہین کہا گیا لیکن ہندو عہد مین ہندون کے دور ترقی کا اس مبالغہ کے ساتھ اس مین ذکر کیا گیا ہے اور اون کے علوم و فنون اور تمدن کی تصویر اس طرح کھینچی ہے جسکو دیکھکر یقین ہو جاتا ہے کہ اس قوم کے مقابلہ مین دنیا کی کوئی قوم نہین پیش کیجا سکتی،

ہمارے مسلمان اہل قلم کو جو یونیورسٹیون سے متعلق ہین، اسکی طرف اول تو کوئی توجہ نہین، دوسرے اگر کسی نے کوئی تاریخ لکھی بھی تو محاسن عہد اسلام اوسکے قلم سے نہین نکلتے، مثلاً عبدالکریم بی۔اے۔ کی ہسٹری پیش نظر ہے جو کلکتہ یونیورسٹی مین داخل ہے، ایک اور مشکل یہ ہے کہ انگریزی اور اردو کے سوا کورس کی جو کتابین

مرہٹی اور ہندی وغیرہ دوسری زبانون مین پڑہائی جاتی ہین اونکی اصلاح کی کیا صورت ہے؟ مرہٹی زبان مین جو کورس ہے اوسمین عالمگیر کی عزت و شرافت تک پر حملہ کیا گیا ہے، ممالک متوسطہ کے مقامات جیلپور و ساگر وغیرہ مین ہندی کی پستکین جاری ہین جنکو ہندو مسلمان سب پڑہتے ہین، ایک ہندی پستک حصۂ سوم صفحہ ۲۸ سطر ۴ و ۵ مین ہے، "مسلمانون نے اپنا دہرم تلوار کے زور سے پھیلایا" کیا ایک عام یونیورسٹی کی کتب نصاب مین کسی مذہب کے متعلق ایسے الفاظ مناسب ہین؟

اس موقع پر یونیورسٹی سے دو باتین قابل سوال ہین، مذہب اسلام کی جو حقیقت انگریزی تاریخی کورس مین ظاہر کی جاتی ہے اوسکی ضرورت یون پڑتی ہے کہ اسلامی عہد کے ذکر مین افغان فاتحین کا ذکر آتا ہے، افغانون کے ذکر کے ساتھ مصنفین یونیورسٹی کو یہ بتانا پڑتا ہے کہ ان کا مذہب کیا تھا اور یہ بھی بتانا پڑتا ہے کہ ان اقوام مین اسقدر شجاعت کیون ہے؟

ناچاران دونون کا جواب دینا پڑتا ہے کہ ان کا مذہب اسلام تھا، جسکے یہ اوصاف ہین اور اونکی شجاعت اوس خونخوار مذہب کا اثر ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر قوم کے ذکر کے موقع پر اوسکے مذہب کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ضروری ہے تو ہندو عہد مین ہندوؤن کی مذہبی تعلیمات کا اور انگلش عہد کی ابتدا مین عیسائیت کی تاریخ کیون نہین بیان کیجاتی، اور اگر تاریخ قوم کے مذہب کا ذکر ضروری نہین تو پھر خواہ مخواہ صرف مسلمانون کے سر پر یہ احسان کیون ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہر قوم مین بھلائیان اور برائیان دونون ہوتی ہین، تاریخ کا فائدہ یہ ہے کہ اوسکو دیکھکر اور سن کر انسان اس سے فائدہ حاصل کرے،

مسلمانون کے عہد کی صرف بُرائیان چن لینا اور بھلائیان چھوڑ دینا انصاف کا کہان تک مقتضا ہے اور اس سے اسکولون کے بچون کو بجز اس بات کے کہ مسلمانون کی بُرائیون کے واقعات ازبر ہو جائین اور کس قسم کا فائدہ پہونچ سکتا ہے ؟

ان تمام امور کی تفصیل کے بعد مشکلات بالا کے حل کرنے کی حسب ذیل تجویزین پیش کیجاتی ہین،

(۱) سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ارباب قلم کو توجہ دلانا چاہیے کہ وہ ہندوستان کی ایک ایسی اسلامی تاریخ لکھین جو یونیورسٹی کورسمین داخل کرائی جائے، اور بغرض ترغیب اس قسم کی تاریخ لکھنے والون کے لیے انعام مقرر کیا جائے،

(۲) چونکہ یونیورسٹی کی تعلیم نے عام طور سے ہندوستان کی اسلامی تاریخ کے متعلق نہایت کثرت سے غلط معلومات پھیلا دی ہین اسلیے ضرورت ہے کہ عہد اسلام کی ایک مفصل اور محقق تاریخ نہایت استیعاب کے ساتھ لکھی جائے اور وہ شعبہ کی طرف سے شایع کیجائے،

(۳) ہر صوبہ مین مسلمانون کو اپنی اپنی یونیورسٹی کی کتب نصاب کی نگرانی کیطرف توجہ دلائی جائے،

اس صیغہ کی رپورٹ کے بعد **شمس العلما مولانا شبلی صاحب نعمانی** کی وہ بیش بہا تقریر شروع ہوئی جو دار العلوم کی ضرورت پر آپ نے کی تھی اور جسمین آپ نے کافی طور سے دار العلوم کے مقاصد و اغراض پر روشنی ڈالی اور اوسکی ضرورت کو بہت خوبی سے ظاہر فرمایا تھا، اس موقع پر ہم وہ تقریر درج کرتے ہین۔

تقریر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

ندانم این کہ سر رشتہ در کجا بندست کہ آہ من بکشیدن نمی شود آخر

حضرات مین اس موضوع پر صرف آج ہی نہین کھڑا ہوا ہون، بلکہ کہنے کو کئی بار کہہ چکا ہون، لیکن یا تو لوگون کا دل نہین تھا یا میرے زبان نہین تھی اس لیے مجھے غالب کا یہ شعر کہنا پڑتا ہے کہ ؎ یارب وہ نہ سمجھین ہین نہ سمجھین گے مری بات ؛ دے اور دل انکو جو نہ دے مجھکو زبان اور ؛ حضرات مسئلہ اولین یہ ہی بلکہ مقدم مسئلہ یہ ہے کہ آپ اتنے دور دراز مقامات سے جو بلائے گئے ہین، آپ کو جو یہ تکلیف دی گئی ہے، آیا کسی ضروری کام کے لیے آیا حقیقت مین کوئی ضروری چیز ہے یا جس طرح ایک شخص کے گھر پر تقریب ہوتی ہے یا شادی ہوتی ہے تو وہ اوسکی ضرورت خاص ہے، اگر وہ اپنے احباب اور دوستون کو بلاتا ہے اور لوگ اوسکی خاطر سے چلے آتے ہین۔ لیکن یہ مسلمہ ہے کہ وہ کوئی ضرورت عام نہین ہے، کیا اس حیثیت سے آپ صاحبان تشریف لائے ہین۔

حضرات! اس وقت قوم کو اتنی ضرورتین پیش ہین، اسقدر قوم مختلف مصائب مین گرفتار ہو رہی ہے کہ اگر وہ اپنا وقت، اپنا مال، اپنا روپیہ اسی طرح سے ہر ایک کام پر ضائع کیا کرے تو قوم بالکل برباد ہو جائیگی اور اوسمین اتنی قابلیت نہین ہے کہ وہ اتنے مصارف کثیر کے لیے روپیہ لائے نہ اوسکا وقت اتنا ارزان ہے کہ جسے وہ ضایع کر سکے، ہمارے ایک شاعر نے کہا ہے ؎ فکر معاش ذکر بتان یار رفتگان ؛ دو دن کی زندگی مین بھلا کیا کرے کوئی ؛ اس لیے سب سے پہلے ہمارے حاضرین آڈینس کا یہ کام ہونا چاہیے

کہ خود کل مسلمان مطالبہ کرین کہ تم جو اتراتے ہو اور تمام دنیا کے لوگون کے سامنے اعلان کرتے ہو کہ ندوہ ایک ضروری شے ہے، ندوہ حقیقت مین ایک ضروری شے ہے یا نہین۔

اب حضرات! اس بات کا زمانہ نہین رہا کہ لیڈر لوگ آ بلوا حمق بنالین اور جو کچھ وہ کہدین آپ اوسکو تسلیم کرلیا کرین وہ زمانہ نہین رہا ہے کہ چند سربرآوردگان قوم (خواہ کسی حیثیت سے وہ ممتاز ہو گئے ہون) علانیہ کہا کرلوگون سے کہتے ہین کہ آؤ آؤ یہ ایک بہت ضروری چیز ہے، اور غریب آنکھین بند کیے ہوے اونکے پیچھے پیچھے چلے آتے ہین، اب زمانہ یہ ہے کہ خود جو لوگ کسی قوم کے ہین اور جو عام پبلک ہے وہ خود فیصلہ اس بات کا کرین کہ ہم سے لوگ کیا کہتے ہین اور ہمین کس راستے پر لیے آتے ہین، اوس سے بہتر کون زمانہ پیدا ہوسکیگا، عمر فاروق کے زمانہ سے بہتر کون سا زمانہ ہوسکتا ہے، جبکہ اونھون نے ایک موقعہ پر کہا کہ اگر مین خلاف شریعت کہونگا تو تم سیدھا کیا کروگے، تو ایک بدو کھڑے ہوکر کہتا ہے کہ مین تجھے سیدھا کردونگا، یہ کوئی وقت نہین ہے کہ آپ خود اس بات کا فیصلہ نہین کرتے آپ کو خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ ندوہ حقیقت مین ضروری شے ہے یا نہین ہے، اگر نہین ہے تو یہان اتنے احباب ہین اتنے بزرگ ہین اتنے اہل رائے ہین آپکو قطعی فیصلہ کرنا چاہیے حقیقت مین اس سے زیادہ افسوسناک اور کوئی بات نہین، ہمکو مسلم لیگ کا کام ہے، ہمکو یونیورسٹی کا کام ہے، ہمکو علی گڈھ کالج کا کام ہے اور ہمکو چاسون کام ہین، اس لیے پہلے سب سے زیادہ مقدم کام یہ ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے نہایت صحیح منطق سے اور نہایت صحیح فلسفہ سے اور نہایت صحیح فیلنگ سے اس بات کا فیصلہ کرین کہ ندوہ حقیقت مین کوئی چیز قوم کے لیے ضروری ہے یا نہین، اگر نہین ہے تو صاف علیحدہ ہوجانا چاہیے، کسی کی پرواہ نہین کرنا چاہیے، کسی کا اجارہ نہین ہے کوئی دوستانہ رشتہ نہین ہے یہ

قومی معاملہ ہو اور اگر حقیقت مین ضروری چیز ہے تو زیادہ توجہ اور زیادہ لطافت کے ساتھ
آپ کا عمل ہونا چاہیئے، نہ اس طرح کہ آپ بذریعۂ دعوت اور باصرار اور بجبر بلائے جائین۔
اس فیصلہ کے لیئے مندرجہ کوئی ضروری شے ہی یا نہین، سب سے پہلے ہمکو یہ فیصلہ کرنا ہے
کہ ہماری تمام نوعیت کا ہماری تمام ضرورتون کا ہماری تمام زندگی کا اور ہمارے تمام خیالات
کا محور اصلی کیا ہے؟ کیا محور ہے کہ جسکے گرد ہم گردش کر رہے ہین؟ جبتک ایک مرکز یا مقصد
نہ قائم کرلیا جاوے کسی چیز کے ضروری یا غیر ضروری ہونے کا فیصلہ نہین ہوسکتا، ہر ایک
قوم نے دنیا مین اپنا ایک محور قرار دیا ہے اور ایک منصوبہ قرار دیا ہے اوسکے گرد دورا کرتے
ہین، ایک نظام شمسی افعال مین بھی جاری ہے، جس طرح نظام شمسی بھی آفتاب ہے اوسکے
گرد تمھارے سیارے حرکت کرتے ہین، اور اوسکی طرف جذب ہوتے رہتے ہین اور اوسکی طرف
مائل ہین، اوسی طرح انسان کی حرکات، ارادات، جذبات اور تمام اغراض کا ہمیشہ ہر شخص
مین ایک نظام ہوا کرتا ہی، ایک محور ہوا کرتا ہے جسکے گرد اوسکے تمام خواہشات اور جذبات
پھرا کرتے ہین، اسوقت ہمارا محور کیا ہے ہمارے تمام افعال اور ارادے کیا ہین، مثلاً یورپ
نے اوسنے اپنا محور قومیت قرار دیا ہے نیشن کو یعنی یورپین ہونے کو، جو شخص یورپین ہے
اون کے نزدیک اوسکے حقوق دفعتًا بالاتر ہو جاتے ہین بہ نسبت اون تمام لوگون کے جو
یورپین نہین ہین، یورپ کا ایک جاہل گروہ، ایک اُجڈ ایک بدتر سے بدتر فرد اونکے نزدیک
ہم تمام شریف شخصون سے اور ذات والے انسانون سے اور اعلیٰ نسب لوگون
سے زیادہ رتبہ اور حق رکھتا ہے، کیون؟ اس لیے کہ اونکا محور اور نگاہ مرکز خیال قومیت ہے،
اسلیے جہان یہ قومیت پائی جائیگی وہان اونکی تمام محبت، ہمدردی، جوش اور سب چیزین
اوسکے گرد پیدا ہو جائینگی اور اگر یہ محور نہین ہے تو تمام چیزین اوس سے ہٹ جائینگی۔

لیکن اب سوال یہ ہی کہ ہمارا محور اب کیا ہے، آیا جسطرح سے یورپ کا محور قومیت ہے؟ یا جسطرح سے پارسیون کا محور اونکی نسل اور اونکا مجوسی ہونا ہے؟ اور کسی اور قوم نے جس نے کہ جغرافیہ اور زمین کی رو سے اپنا محور قرار دیا ہے جو کسی خاص ملک کے رہنے والے ہین، وہ سمجھتے ہین کہ جو اوس زمین سے پیدا ہوا ہے وہ ہمارا ہے اور ہم اوسکے ہین اور ہمارے عام جذبات اوس سے متعلق ہین آیا یہی ہمارا محور ہے، آپ فیصلہ کرینگے کہ ہماری قومیت ہماری نیشن ہمارا وجود نہ نسل ہے نہ ملک ہے نہ زمین ہے، ہماری ہستی ہمارا وجود کل کا کل مذہب اور فقط مذہب ہے (چیرز) آپ اس بات کا خیال فرما سکتے ہین اور آپ جان سکتے ہین کہ ایک شخص جو کہ آج اس وقت تک چمار ہے اور جو بدترین فرد ہے ہندوستان مین نہ خود ہمارے نزدیک نہین خود اونکی قوم کے نزدیک یعنی ہندو لوگون کے نزدیک اچھوت ہے شدر ہے اوسکو مطلقاً اجازت نہین ہے، اعلی سوسائٹی مین بیٹھنے کی اگر اوسکے کان مین علم کی آواز پہونچے تو اوسکے کان مین سیسہ پلا دینا چاہیے، اگر وہ چمار وہ ارذل ترین خلق آپ لوگون کے سامنے یہ کہدے کہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ تو کچھ فرق باقی نہین رہتا ہے ہم مین اور اوسمین (چیرز) اگر مسجد مین نماز کی جماعت ہو اور وہ چمار صف مین جاکر کھڑا ہو تو کوئی حق پہونچ سکتا ہے اس صدر کو یا کسی سلطان کو کہ وہ کہے کہ وہ تو چمار ہے اور مین سلطان ہون (چیرز) تو جب ہماری قومیت ہمارا وجود ہماری نیشن کل کی کل مذہب ہے تو ہمارا محور ہمارا مرکز گردش فقط مذہب ہے فقط دین ہے اور کوئی چیز نہین (مرحبا) جو شخص اس سے زیادہ کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے وہ جاہل ہے، اس بات کے تسلیم کرنے کے بعد کہ ہمارا مرکز خیال ہمارا مذہب ہے اب ہمکو یہ غور کرنا ہے کہ اس وقت ہم مذہب کے لیے ہندوستان مین کیا کر رہے ہین جس چیز پر ہماری تمام زندگی موقوف ہے

اوسکے لیے ہم کیا کر رہے ہین؟

حضرات غور کیجیے یہ خیال کرنے کی بات ہے یہ معترضہ جملہ عرض کرتا ہون ہمیشہ کام لینے والون کو دنیا کی اس بات کو جاننا چاہیے اور اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اول کس چیز سے کام لینا چاہیے اور اونکو دیکھ لینا چاہیے کہ خود ایسی اشیا مین کہان تک مادہ اور گرمی اور قوت فاعلیہ موجود ہے اوس چیز کے متحرکات کو اور اوسکے جوش کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ چیز فوراً ابل پڑیگی اور فوراً مشتعل ہوجائیگی تمام چیزون مین ایک مخفی جوہر ہوتا ہی لیکن اوبھرا ہوا نہین ہوتا، اوسکو اگر اوبھارو گے تو اوبھر جائیگا، لیکن اگر جوہر نہین ہی تو کتنی ہی تدبیرین کیجاوین کتنا ہی زور ڈالا جاوے وہ مشتعل نہین ہوگا اور نہ اوبھریگا، مسلمانون مین غور کرکے دیکھ لو اونمین بہت قومیت کے جذبات کو پیدا کیا گیا تعلیم کے بہت کچھ جذبات پیدا کیے گئے تمام چیزون کی طرف اونکو مائل کیا گیا اونکے جذبات کو منعطف کیا گیا بلکہ بہت جگہ ہمارے مسلمان خود مصر مین جہان سے ہمارے صدر صاحب تشریف لائے ہین وہان وطنیت کی فیلنگ کو پیدا کرنا چاہتے ہین، ایک گروہ یعنی نیشن پارٹی پیدا ہوا ہے، آیا یہ جذبات ہم مین آسانی سے مشتعل ہوسکتے ہین، سخت ناکامی ہمین ہوئی ہے اور ہوگی، ہماری جو نیشن ہے ہمارا جو وجود ہے، اوسی جذبہ کو حرکت مین لانے سے کام نکلے گا، اوسی جذبہ سے کام لینا ہے، اوسی کو گرمانے سے ہم کام لیسکین گے، اور ہمارے پرزے متحرک ہوجائینگے۔

اب یہ غور کرنا ہے کہ بقاے مذہب کے متعلق ہم مسلمان اس موجودہ حالت مین کیا کر رہے ہین۔

حضرات! اسلام پر ایک مدت مدید گذری ہے، اسلام نے ہر قسم کا زمانہ پایا ہے

اور ہر قسم کے دور اس پر گذرے ہین، ہماری پچھلی تاریخ ہمارے لیے ایک ایسا نمونہ ہے کہ نقر و دولت مین افلاس اور غنا کی حالت مین، حکومت اور محکومیت بھی ہر قسم کے تجربے ہمارے اسلاف کے موجود ہین، ہم کسی حالت مین ہون ہمارے لیے ایک شمع ہدایت موجود ہے، اگر ہم اوسکو اختیار کرین تو ہم بے شبہ تمام کامون مین کامیاب رہین گے، ہمارے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور نہین گذرا ہے جو فقط محکومیت اور مغلوبیت کا دور ہے جسکا جو کچھ مقتضٰے تھا عیسیٰ علیہ السلام نے اوسکی تلقین فرمائی، وہ ایسے گروہ کے لیے مناسب ہے جو انھین حالات مین ہو، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ زمانہ نہین پایا جبکہ وہ خود بادشاہ ہوتے اور اونکی کوئی رعایا ہوتی، اس لیے انجیل کے احکام اس قسم کی ضروریات سے خالی ہین ۔ اب مین اصل مسئلہ کو چھیڑتا ہون، عملاً دیکھتا ہون کہ گذشتہ زمانے مین دو قسم کا دور اسلام پر گذر چکا ہے ۔

ایک وہ زمانہ ہے کہ ۱۳ برس تک جناب رسول اکرم صلعم مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے ہین ایسی مظلومیت کی حالت مین ہین کہ نماز پڑہنا ممکن نہین، گھر سے نکلنا ممکن نہین وعظ کے لیے کھڑے ہوتے تو کافر پتھر مارتے، اُن کو زخمی کر دیتے ہین جس جگہ آپ وعظ دیتے ہین ایک شخص کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ جھوٹ کہہ رہا ہے، جو لوگ آپ پر ایمان لانا چاہتے ہین اونکو گرم بالو پر لٹایا جاتا ہے، اون پر گرم پتھر رکھا جاتا ہے اور سنگسار کیا جاتا ہے اور اونسے فرمائش کی جاتی ہے کہ بولات ۔ عزا، وہ کہتا ہے ۔ احدا ۔ احدا ۔ احدا ۔ (خدا ۔ خدا ۔ خدا)

اور ایک وہ زمانہ گذرا ہے کہ جناب رسول اکرم کی ہدایتین ہمارے لیے اس دور کے مناسب موجود ہین اور ہم اونسے فائدہ اوٹھا سکتے ہین مگر اسکے ساتھ جناب رسول اکرم

صلعم نے جو کچھ سکھلایا تھا فقط تھیوری میں تخیلات میں نہ تھے بلکہ عملاً دنیا کو ایک نمونہ دکھلا دینا تھا، خود اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی خدا نے گذارا جو دوسرا پہلو ہے زندگی کا یعنی حاکم ہو کر رہنا، غالب ہو کر، بادشاہ بن کر مدینہ منورہ میں واپس آئے، فتح مکہ نصیب ہوئی، وہ سرکش جنھوں نے کیا کیا ستایا تھا، مغلوب ہو گئے، دب گئے، وہ دور پیش آیا کہ یا تو انھوں نے سختی سے مجبور کیا تھا کہ آپ مکہ معظمہ سے تشریف لے جائیں مدینہ منورہ کو، یا وہ زمانہ آیا کہ دس ہزار صحابہ آپ کے ساتھ ہیں، شان و شوکت سے مکہ معظمہ میں داخل ہوتے ہیں اُس وقت خود حضور کی آنکھیں آبدیدہ ہو جاتی ہیں کہ میں کس حالت سے نکلا تھا اور کس حالت میں واپس آیا، اس وقت آپ حرم محترم کے چوکھٹ پر کھڑے ہیں اور اونھیں کافرون کو جنھوں نے جسم نبوی کو آزار پہونچایا تھا اور ستایا تھا آنحضرت اون سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں اے لوگو تم جانتے ہو کہ میں آج تم سے کیا برتاؤ کرونگا اور ابھی تم سے کیا کرنے والا ہوں اب اون سے استفسار ہے کہ کچھ خبر ہے کہ آج میں تم سے کس طرح پیش آؤنگا، وہ لوگ بھی نباض تھے، سمجھتے تھے رسول اللہ کے اخلاق و عادات سب پر ظاہر ہو چکے تھے کسی نے کہا اے محمد تو شریف اور ہمارا بھائی ہے تو شریف بھتیجہ ہے، جن کو رسول اللہ کے بھتیجہ ہونے کا رشتہ تھا اونھوں نے کہا کہ اے محمد تو شریف بھتیجا ہے کسی نے کہا کہ تو شریف بھائی ہے، رسول اللہ نے فرمایا کہ تم دوست ہو جاؤ سب کو چھوڑا کسی قسم کا مواخذہ نہیں۔

ایک یہ دور پیش آیا ہمکو اسلام نے ہر دور کے موافق نمونے اور مثالیں بتا دی ہیں اور ہم عمل کر سکتے ہیں، ہم ایسی تقلید جامد میں نہیں پڑ سکتے، ہمکو اگر آپ ایسی تقلید جامد میں رکھنا چاہتے ہیں تو اب وہ زمانہ گذر گیا کہ خواہ آپ مذہبی لیڈر ہوں یا دنیاوی لیڈر ہوں اب ہم ایسی تقلید جامد میں گرفتار نہیں ہو سکتے ہیں۔۔ برس کا جو دراز زمانہ پہلے تھا اوسکی

جو ضروریات اور حالات تھے اوسپر بھی ہم قائم رہے ہین اور اسی طرحسے ہم تمام باتون کو ایسی سختی کے ساتھ پکڑے ہین اور ذرا بھی اپنے لیے تغیر اختیار نہ کرین تو اسکے معنی یہ ہین کہ ہم فنا ہوجائینگے، اس کشمکش کے زمانہ مین ناممکن ہی کہ ہم کسی کا مقابلہ کرسکین، اس وقت ہم کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ زمانہ کہان نکل آیا ہے ضروریات مذہب اب کیا پیدا ہوگئین ہین، ان ضروریات مذہبی کے لیے ہمین اب کیا سامان پیدا کرنے ہین۔

حضرات ناراض ہونے کی بات نہین ہے یہان تو آپ کو یہ حق ہے کہ مجھے گردن پکڑوا کر نکلوا دیجیے، لیکن سچ کہنے پر مجھے سزا نہ دیجیے، مین کہتا ہون کہ جب سو برس کے اندر کے زمانے کی ضرورتین خود ہمارے مذہبی امور کے متعلق اسقدر بدل گئی ہین کہ ایک قرن کثیر کا فرق پیدا ہوگیا ہے، اور اگر ہم لوگون کو ہمارے تمام پیشوا اسی حالت مین جکڑ کر رکھنا چاہتے ہین کہ جس حالت مین ہم دو سو برس پہلے تھے، ہماری تعلیم ہمارا نصاب ہماری تمام ترقیان ہمارے تمام واقفیت السنہ اگر بالکل ابھی تک وہی قائم رکھی جاتی ہین جو آج سے دو سو برس قبل تھین تو کیونکر ہم مقابلہ کرسکتے ہین؟ آپ جانتے ہین کہ کیا ضروریات مذہب مین پیدا ہوگئی ہین؟ امریکہ مین ایک ایکلیسیکل کانفرنس ہوتی ہے وہ اعلان کرتی ہے کہ دنیا بھر مین جو مذہب حق ہو وہ آئے، ایک میدان مقابلہ ہی اگر وہ اپنے سچے مذہب کو پیش کرے جسکے مذہب مین سچائی ہوگی ہم اوسکو تسلیم کرینگے، چند سال ہوے ایک مذہبی کانفرنس امریکہ مین قائم ہوئی اوسنے بہت بڑی فیاضانہ مہمانی گوارا کرکے تمام لوگون کو جمع کیا۔ حضرات عبرت کی بات ہے کہ اس امتحان کے موقع پر اس گھوڑ دوڑ مین، اس میدان مناظرے مین پارسی گئے، حالانکہ اونکا مذہب مذہب دعوت نہین ہے، اونھون نے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کی،

ہندو گئے، جو کہ دوسرے مذہب والون کو اپنے مذہب مین نہین ملا سکتے بغیر آریہ لوگون کے، اونمین ایک شخص تھا، اوسنے تقریر کی اوسکا لکچر مین نے اُردو مین ترجمہ کراکر چھپوا دیا ہے، وہ گئے، یہودی گئے، غرض دنیا کا کوئی مذہب اور دنیا کی کوئی قوم باقی نہین رہی جو اس میدان مناظرہ مین نہین گئی اور جسنے اعلان کے ساتھ اپنے مذہب کی آزادی اور اپنے مذہب کی خوبی نہین بیان کی، لیکن اس کلیہ عام سے جو مین نے ابھی بیان کیا ہے اگر مستثنےٰ رہے تو صرف ہمارے مسلمان بھائی، ایک داعی اور ایک واعظ اسلام کا امریکہ نہین گیا، نہ صرف ہندوستان سے بلکہ ایران سے مصر سے، افریقہ سے قسطنطنیہ سے کسی جگہ سے کوئی شخص ایک بھی مسلمان نہین گیا۔

کیا فائدہ ہے اس تمام تعلیم سے جو تمام دنیا مین دی جارہی ہے؟ کیا فخر کرسکتے ہین ترکون پر اس بات کا کہ وہ یورپ کے علوم و فنون جدیدہ سیکھ رہے ہین؟ بھاڑ مین جائین یہ علوم و فنون جدیدہ جب اونھون نے یہ قابلیت پیدا نہین کی کہ وہ ایک ترک کو امریکہ بھیج سکتے جو امریکہ جاکر اونکی زبان مین مذہب اسلام کی تعلیم و تلقین کرسکتا، کیا ہمارے علما سکدوش ہوسکتے ہین اپنے اس فرض سے اپنی منطق سے اپنے حیلے سے اپنی حجتون سے کیا ہم کو مجبور و زیر کرسکتے ہین، گذر گیا وہ زمانہ اندھیر کھانے کا اب ممکن نہین کہ دنیا ان ضرورتون کو محسوس نہ کرسکے اگر ہمارے پیشوایان دین ان ضرورتون کو رفع نہ کرینگے اور علوم و فنون جدیدہ کو نہ سیکھین گے اور اگر اُن زبانون کو نہ حاصل کرینگے اور اب بھی یہ فتوی جاری رکھینگے۔ کہ اُن زبانون کا سیکھنا ناجائز ہے، تو اونکو منصب مقتدائی چھوڑ دینا چاہیئے اور علیحدہ ہوجانا چاہیے، مین نے ایک جزوی مثال اس بات کی پیش کی ہے کہ ہماری دنیوی ضرورتین بدل گئی ہین اور ہمکو کہان تک

زمانے کے ساتھ منقلب ہوجانا چاہیئے کیا پہلو بدلنا ہے ہمکو دفعتاً زمانے کے ساتھ اور اون ضروریات کے ساتھ، اسلیے مختصراً مجھے بتانا ہے اور دکھانا ہے کہ کیونکر دو یا تین مذہبی ضرورتین نئی پیدا ہوگئی ہین، ایک یہ کہ اس بات پر تو ہم مجبور ہین ۔ گورنمنٹ موجودہ کے طریقۂ نظام سے یعنی تعلیم جو گورنمنٹ نے ملک مین پھیلائی ہے ہم اوسکو حاصل کرین، اس سے گریز کرنا اپنے آپ کو برباد کرنا ہے، جن لوگون نے ابھی تک اس سے گریز کیا، وہ تمام میدان مقابلے مین دوسرے لوگون سے پیچھے رہ گئے، آپ دیکھتے ہین کہ وہ بنگال جہان سرزمونا تھ پیدا ہوتا ہے جو ہندوستان کا سب سے بڑا اسپیکر ہے، وہین کے کسی مسلمان صاحب کو بھیجیے کہ اوسکے سامنے بات تک نہین کرسکتے ہین، اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ الگ رہے تعلیم عامہ مجاریہ سے، جب ہمکو اس سے مفر اور گریز نہین تو ہمکو اوسکے مقابلہ مین کیا کرنا چاہیے۔

اب ایک گروہ ہمکو ایسا قائم اور زندہ رکھنا ملک مین ضروری ہے یا نہین جو مجبور نہو گورنمنٹ کی ملازمت پر، گورنمنٹ کی نوکریون پر، گورنمنٹ کی ملازمت اور نوکری کی وجہ سے جس تعلیم پر وہ مجبور ہے وہ مجبور نہو بلکہ آزاد اور حُر ہو اور وہ ایسی تعلیم حاصل کرے کہ جو ایک طرف تو مذہب اور اوسکے تمام معلومات سے پُر ہو اور کامل ہو، دوسری طرف وہ انگریزی زبان اور یورپ کے علوم و فنون کو حاصل کرسکے، آپ جانتے ہین کہ تقسیم عمل کی بنا پر تمام دنیا کام کرتی ہے، اللہ پاک نے تقسیم عمل کا اصول ہر شے مین جاری کر رکھا ہے تمام انتظام عالم اس پر مبنی ہے ہم خود ایک جسم واحد ہین، لیکن سننے کا کام کان کے سپرد ہے، بولنے کا کام زبان کے متعلق ہے، سب کے کام بٹے ہوے ہین، اصول تقسیم عمل پر یہ کہنا حماقت ہے کہ مختلف لوگون کو مختلف کام حوالہ کردینا قوتون کو پراگندہ

کرتا ہے، آپ جانتے ہین کہ تمام چیز ایک مین جمع کرنا سخت حماقت ہے، ہمارے جسم مین بھی یہ تقسیم عمل جاری ہے، ہاتھ اور کام کرتا ہے دماغ اور کام کرتا ہے، زبان اور کام کرتی ہے، پاؤن اور کام کرتے ہین، بلکہ سب علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہین۔ یہی تقسیم عمل اللہ پاک نے خود ہم لوگون کو قرآن مجید مین سکھائی تھی، اللہ تعالی عالم الست ہی ہمیشہ کے حالات سے جو کچھ ہین اور جو آئندہ ہونے والے ہین اون سب سے واقف ہے۔

آپ خیال فرمائیے کہ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین ہمہ تن اسلام تھا، کوئی ضرورت صحابہ کو اور مسلمانون کو نہ تھی فقط دین و مذہب ہی اونکی دنیاوی ضرورتون کے لیے کافی تھا، اُن کو نہ نوکری کی حاجت تھی اور نہ ملازمت کی، اس وجہ سے کہ فتوحات ہوتی تھین ایک طرف تو ثواب جہاد اور دوسری طرف مال غنیمت ہم خرما و ہم ثواب، مگر اوس وقت بھی ہماری شریعت نے ہماری غیرت نے ہمارے اللہ پاک نے یہ حکم نہین دیا کہ تمام جہان صحابہ ہو، سب فقیہ بن جائین، سب مفسر بن جائین، سب واعظ بن جائین، سب مولوی ہو جاوین یہ نہین تھا، اللہ پاک نے فرمایا تمام گروہ مین سے ایک گروہ تجویز ہونا چاہیے کہ جسکا کام ہے تفقہو حاصل کرنا مذہب مین جسکی خدمت ہو امر بالمعروف کرنا و نہی المنکر جو تمام قوم کے لیے بمنزلہ دل و بمنزلہ دماغ ہی یہ فرقہ کہین ہے آج، کیا آپ اس دعوے کے پیش کرنے سے کہ آپ بوجہ دنیوی ضرورتون کے اور بوجہ فکر معاش کے انگریزی تعلیم اور گورنمنٹ کی تعلیم پر مجبور ہین، اس لحاظ سے آپ اس فرض سے بھی سبکدوش ہونا چاہتے ہین کہ ۵ یا ۶ کروڑ سے زائد مسلمانون کی آبادی ہو اسمین وہ فرقہ جسکا اللہ پاک نے ذکر کیا نہ موجود ہے اور اگر وہ باقی نہ رہا تو کیا ہمارا محمود آئینہ باقی رہ سکتا ہے؟

حضرات جو لوگ جانتے ہین وہ جانتے ہین اور جو نہین جانتے ہین اونکو جاننا چاہیے کہ ہمارے یہان فرض کی اللہ پاک نے دو قسمین بیان کی ہین ہماری شریعت مین فرض کی دو قسمین ہین فرض عین و فرض کفایہ، فرض عین تو وہ ہے جو ہر شخص پر فرض ہی اور آپ کے ادا کرنے سے میرا فرض ادا نہین ہوتا اور میرے ادا کرنے سے آپ کا فرض ادا نہین ہوسکتا ظہر کی نماز کے لیے یہ بات نہین ہوسکتی کہ آپ میری طرف سے پڑہ لین لیکن ایک فرض کفایہ ہوتا ہے، فرض کفایہ وہ ہے کہ اگر محلہ بھر مین ایک شخص نے اوس فرض کو ادا کر دیا تو سب سبکدوش ہو سکتے ہین سبکدوشی مین تو یہ آسانی ہے لیکن مواخذے مین سب کے سب دہرے جاتے ہین، وہ تنہا ہی گنہگار نہین ہے بلکہ شہر کا ایک ایک فرد گنہگار بلکہ شہر کے دس ہزار کے دس ہزار آدمی گنہگار ہین، ثواب پانے مین وہ ایک شخص اور عذاب کے پانے مین وہ سب کے سب گرفتار ہین، اب ایک فرقہ ایسا پیدا ہونا چاہیے جسکا ذکر قرآن شریف مین ہے جو ہادی دین ہو، یہ ایک فرض عینی نہین ہے کہ ہر ایک پر فرض ہو ہر مسلمان پر واجب آئے چاہے عالم ہو یا محدث بلکہ فرض کفایہ ہے، یعنی ۷ کرور مسلمانون کا یہ فرض ہے کہ اپنی ہی قوت سے اپنی ہی ہر قسم کی اعانت سے اپنی ہی ہر قسم کی جد وجہد سے اس ایک فرقہ کو ہندوستان مین اور جہان جہان مسلمان ہون باقی رکھین، جو اس خدمت کو انجام دین ما مجھ سے ہمیشہ یہ سوال کیا جاتا ہے اور سب سے زیادہ مسئلہ لاینحل طلبا ندوہ کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ لوگ جو ندوہ سے پڑہ کر نکلتے ہین کہان جائینگے اور کیا کرینگے اور کہان سے کھائینگے؟ یہ ہمارے اوپر ایک بار ہے ایک بوجھ ہی ہم اسے کیونکر برداشت کرینگے، معاف کیجیے یہ اونسے پوچھنے کی بات ہی یا تم کمبختون کے پوچھنے کی بات ہے، اب تم سے یہ سوال ہے کہ ایسے گروہ کا پیدا کرنا اوسکی اعانت اور اوسکا زندہ رکھنا

تمھارا فرض ہے یا نہین؟ کیا یہی اصول تمام یورپ مین جاری نہین ہے اور فیلوشپ کے تمام اصول خود اون قومون مین جاری نہین ہین جو بیدار ہین جو وعظ کہتے ہین اور تمام دنیا مین تعلیم پھیلاتے ہین، قوم خود اونکی مدد کرتی ہے، کیا وہ گورنمنٹ سے روپیہ یا تنخواہ مانگتے ہین؟ نہین ہرگز نہین، کوئی شخص نہین بتا سکتا کہ گورنمنٹ ان باتون مین مدد دیتی ہو، آپ کو معلوم ہے کہ مذہب کا جو فنڈ انگلستان مین ہے اور جو مذہبی ضروریات مین خرچ کیا جاتا ہے اوسکی اقل سے اقل تعداد سالانہ دو کروڑ ہے جسمین ایک پیسہ بھی گورنمنٹ کا نہین ہے بلکہ قوم کا ہے، کیا تم کو یہ دعویٰ ہے کہ تم دنیوی ترقی مین آزادی خیال مین اور وسعت مشرب مین جرمن اور انگلستان سے بڑھ گئے یا بڑھ جانا چاہتے ہو؟ اگر یہ نہین ہے تو یہ سوال معناً خود آپکی طرف اولٹتا ہے، کہ تم خود کتنے بخیل، کتنے شقی اور کتنے کودن ہو، یہ ہمسے سوال کرنے کی بات ہے یا تم سے؟ اس لحاظ سے اس مسئلہ کو بالکل پس انداز کرنا چاہیے، یہ کہنا غلط ہے کہ ہر شخص جو عضو معطل ہو وہ اوسی طرح فکر معاش کرے جیسا کہ وہ گروہ جو کام کرنا چاہتا ہو، اوسکو مطمئن کرنا اور اوسکو اپنی ضروریات سے آزاد کرنا یہ تمھارا فرض ہے، ہندوؤن نے برہمنون کے ساتھ کیا کیا، اونھون نے برہمنون کا ایک فرقہ بنایا برہمن کوئی ذات نہین تھی، ہندؤن نے اسقدر عمدہ تقسیم کی تھی کہ مین نثار ہو جاتا ہون اونکے اس مسلک پر، اونھون نے اپنے لیے ایک گروہ برہمنون کا پیدا کیا اسی اصول تقسیم عمل کی بنا پر ایک گروہ قوم مین وہ ہے جو نہ زمینداری کرے اور نہ جائداد پیدا کرے نہ تجارت کرے نہ صنعت و حرفت پیدا کرے، بلکہ ایک عضو معطل جو تمام کامون سے رہا ہو آزاد رہے، مگر وہ تمام علوم کی حفاظت کرے تمام مراسم مذہبی کی حفاظت کرے تمام اخلاق قوم کی حفاظت کرے اوسکا نام اونھون نے برہمن رکھا، مگر وہ اس بات کو جانتے تھے کہ ایسا گروہ یقیناً باقی نہین رہ سکتا جبتک کہ قوم کیطرف سے

کوئی احترام نہ کیا جائے، یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ اونھون نے برہمنون کا کہان تک احترام کیا،
اونکے یہان حکم ہے کہ اگر برہمن کسی شخص سے کہدے کہ مجھے کھانا دو اور وہ نہ دے تو پھر
اوسکی نجات کا کوئی طریقہ نہین ہے وہ پاپی ہے وہ بخشا نہین جا سکتا، ایک بڑے سے بڑا
بادشاہ دربڑی سے بڑا راجہ برہمن کے پاس آکر اوسکے پاؤن پر سر رکھتا ہے اور فخر کرتا ہے
اس بات پر کہ اوسنے ایک برہمن کے پاؤن پر سر رکھا، کیونکہ اس وقت وہ ایک ایسی خدمت
انجام دے رہا ہے جو محتاج ہے اس بات کی کہ وہ تمام افکار و مشاغل سے آزاد رہے،
اسی بنا پر یہ کچھ بڑی بات نہین ہے کہ ایک چھوٹا سا گروہ قوم مین ہو، یہ نہین کہا جاتا کہ ہزار
دو ہزار چار ہزار یا پچاس ہزار ایک کنول کا پھول پوری گڑھیا کو روشن کر سکتا ہے، ایک
شخص واحد تمام دنیا کو زندہ کر سکتا ہے اگر قوم مین دو چار دس شخص ایسے عالم موجود ہون
بادیان دین زمانے کی ٹھیک ضرورتون کے موافق جیسا کہ زمانے نے ہر زمانے مین پیدا
کیے ہین جیسی ضرورت ہوئی ایک زمانے مین حضرت عبد اللہ ابن عباس اور عبد اللہ
ابن عمر پیدا ہوئے جب ضرورت ہوئی اون کے قائم مقام امام غزالی اور شاہ ولی اللہ پیدا
ہوے۔ ان لوگون کے معلومات بھی ان کے علوم بھی انکے خیالات بھی اگر آپ دیکھین گے
تو بڑا فرق پائینگے، امام رازی تمام فلسفہ چھانے بیٹھے ہین تمام فلاسفی کے نکات سے واقف
ہین، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ تابعین ہمارے حضرت امام بخاری اور امام مسلم جو پیشوایان دین
ہوے ہین وہ فلسفہ اور منطق اونسے بہتر جانتے تھے نہین اوس زمانے مین اوسکی ضرورت نہ تھی
لیکن جب ضرورت پیش آئی تو اونھین پیشوایان دین کو فلاسفی پڑھنی پڑی اور محقق بننا پڑا،
غرض اس سوال کو ہمیشہ کے لیے قلب سے مٹا دینا چاہیے، لیکن اب دوسری ذمہ داری عائد
ہوتی ہے اوس دوسرے گروہ پر، مین نے جی کھول کر آپ لوگون کو گالیان دی ہین لیکن

مجھکو اسی ٹارلیشن اور فیاضی کے ساتھ اب خود بھی گالیان کھانے کے لیے تیار ہوجانا چاہیے
سوال یہ ہے کہ ہمارا جو گروہ اس وقت ہادی دین ہے جو پیشوا ہے تمام قوم کا اور لیڈر ہے
ہمارے مذہب کا وہ اس وقت کی موجودہ دینی ضرورتون کو کسقدر انجام دے رہا ہے؟
پہلا یہ سوال ہے کہ آیا یہ ضرورت ہے یا نہین کہ اگر امریکہ ہمکو بلائے کہ آؤ ہماری
زبان مین ہمکو ہدایت کرو تو آیا ہمکو اونکی زبان سیکھنا ضرور ہے یا نہین اگر نہین ہے تو کیا
وجہ ہے؟ اللہ پاک نے انبیا کو بھیجا ہے تو کہتا ہے کہ مین نبیون کو بھیجا کرتا ہون اوسی قوم
کی زبان پر کیا ضرورت ہے اوس قوم کی زبان دانی کی پیغمبرون کو وہ کوئی اور زبان بولے
اور وہ کوئی اور؟ بلسانہ وقومہ کی کیا ضرورت ہے؟ آیا اس بات کی ضرورت ہے یا نہین کہ
جاپان یہ کہے کہ مین تشنہ لب ہون مذہب مین، مین سنتا ہون کہ مذہب اسلام نہایت اچھی
چیز ہے، مگر یہ تبلائیے کہ مذہب اسلام ہے کیا؟ تو کیا ہم اوسسے یہ فرمائش کرینگے کہ آپ پہلے
اُردو سیکھیئے تب ہم تبائینگے؟ حضرات میرا ذاتی علم ہے مین بمبئی مین ایک پارسی کو جانتا ہون،
کہ جسنے سُنی سنائی چند باتین اسلام کی سنی تھین کچھ انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا اوسنے دیکھا تھا،
اوسنے مسلمانون سے کہا کہ مجھے اچھی طرح سے سمجھاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ مین اُردو نہین جانتا انگریزی
زبان مین مجھ سے بولو تو مین سمجھ جاؤن گا، جب لوگون سے کچھ نہ سمجھا سکے تو اوسنے قرآن مجید اپنے
ہاتھ مین لیا اور کہا کہ اے خدا مین نہین جانتا کہ اسمین تو نے کیا کہا ہے؟ مگر جو کچھ تو نے کہا ہے
مین گول گول اوسپر ایمان لاتا ہون، اب کیا اس بات کی ضرورت نہین ہے کہ ایسے عالم پیدا
ہون، جو غیر زبانون سے واقف ہون، کیا ابھی تک یہ موقع باقی ہے کہ ہم نفرت کرین اور
اپنے یہان انگریزی نہ آنے دین۔

دوسری ضرورت یہ ہے کہ ہمارے مذہب پر سیکڑون پہلوؤن سے سیکڑون کروڑون سے

حملے ہو رہے ہین، ہمارا مذہب برباد کیا جا رہا ہے کن کن طریقون سے براہ راست نہین (سامنے کا گھاؤ چندان کاری نہین ہوتا) پہلوون سے کروٹون سے اگر کوئی عیسائی ایک کتاب مذہب کے رد مین لکھے تو مسلمان آسانی سے کہیگا کہ یہ مذہب کا رد ہے اسکو عیسائی نے لکھا ہے مین اسکو نہین پڑہونگا لیکن اگر وہ تاریخ لکھتا ہے تو کیا کوئی شخص اس بات پر بدگمانی کرسکتا ہے کہ وہ تاریخ ہے؟ تاریخ مین کوئی بات نہین ہے، ہر زبان ہر قوم کی تاریخ پڑھنی چاہیئے، اب وہ تاریخ اسلام کو پڑہتا ہے، وہ سر ولیم میور صاحب کی لائف آف محمد پڑہتا ہے، اب اس کتاب مین اندر اندر جو زہر مخفی ہے، جو سم قاتل سرایت کر رہا ہے اوسکے پڑہنے والے کو خبر نہین ہوتی اور زہر اندر اندر دوڑ جاتا ہے، اسکا کیا علاج ہے؟ آیا ہمارے علما اوسکو پڑہتے ہین اور اوس سے واقف ہین؟ یا نہین اگر واقف ہین تو کسی سے اونھون نے فرمائش کی ہے کہ خیر تم ترجمہ ہی کرکے دو ہم اوسکا جواب لکھین گے، ایک عظیم الشان لٹریچر جو دوسری زبانون مین پیدا ہو گیا ہے، اسلام کو تباہ کرنے والا برباد کرنے والا، کیا آپ اوسکو اس طرح پر مٹا سکتے ہین؟ یعنی تاریخ اسلام کا ہم نے کیا مقابلہ کیا ہے، حضرات مجھے حیرت ہوتی ہے اور عجیب طرح کا میرے دل مین قرحہ پیدا ہوتا ہے آزردہ دہلوی کا شعر ہے وہ کہتے ہین ؎

کامل اس فرقۂ زہاد سے اوٹھا نہ کوئی ۔۔۔ کچھ ہوس گر تو یہی اندقدح بار اٹھے

حضرات اس وقت تک جو کچھ اسلام کی خدمت کی ہے غیر قومون کے سامنے وہ ہمارے علما نے نہین کی ہے ہم نے نہین کی ہے مولویون نے نہین کی ہے ہم دستار بندون نے نہین کی ہے بلکہ اون لوگون نے کی ہے جو داڑھی منڈواتے ہین، امیر علی نے کی ہے جو بالکل داڑھی منڈاتا ہے جسکو مین صورتاً عیسائی سمجھتا ہون، اوسنے ایک کتاب اسپرٹ آف اسلام لکھی ہے، اس کتاب کو پڑہ کر عیسائیون اور ایرانیون نے بھی اسلام کی وقعت اور تعریف کی ہے،

سرسید احمد خان نے خطبات احمدیہ جو اونھون نے انگلستان مین رہکر لکھی ہی اوس مین اُنھون نے خاص خدمت انجام دی ہی اوسکا اثر جو کچھ انگریزون مین پھیلا وہ کیا اثر ہے، آپ خود اوسکو سمجھ سکتے ہین، یہ کسقدر افسوسناک بات ہے کہ وہ فرائض اور خدمات جو ہمارے ہین اونکا بوجھ ہم سے چھین کر یہ رندان قدح خوار پی لین، اسکے مقابلہ مین مین آپ کو عملی باتین دکھاؤنگا کہ یہ ندوہ ہے جسپر ہم فخر کرتے ہین اور جسکی ہم عزت کرتے ہین ہر جگہ اسکے پھیلانے والے اسکے داعی اسکے مدد دینے والے چندہ کرکے درپے ترقی کے تمام تحریکون کو پیدا کرنے والے کون ہین یہی انگریزی خوان ہین، ہم علما کیا کرتے ہین ہم کفر کا فتوی دیدیتے ہین، اور کہتے ہین کہ جو شخص ندوہ مین شریک ہوتا ہے وہ کافر ہے، ندوہ ایک لغو چیز ہے اوسمین شامل ہونے کی کوئی ضرورت نہین ہے، کیا کوئی علما مین ایسا باہمت ہے جو ندوہ مین کام کرنے کے لیے مصروف ہو، خدا سلامت رکھے ہمارے چند نفوس کو مثلاً مولانا عبدالحی صاحب جو ندوہ مین خدمت مذہبی انجام دے رہے ہین، مجھے بتاؤ کہ ہندوستان مین اور کون ایسے حضرات ہین جو اس قسم کا کام کر رہے ہین، عربی کے جو مبیون مدرسے کانپور مین قائم ہین وہ کس نے قائم کیے ہین، سوداگرون نے دنیادارون نے، سودخوارون نے، خیر سود کھاتے ہین یا نہین، اونھون نے قائم کیے ہین کسی عالم نے نہین قائم کیے ہین سوائے مدرسہ دیوبند کے جسپر ہم فخر کرتے ہین اوسکو مولانا قاسم مرحوم نے قائم کیا تھا، علاوہ اسکے کوئی مدرسہ کسی عالم نے قائم نہین کیا انھین دنیادارون نے قائم کیا ہے وہی کام کرتے ہین اور کسی عالم کو بلاکر نوکر رکھ لیتے ہین، خیر اب سوال یہ ہی کہ یہ خدمتین اگر ضروری ہین تو ہم اونکو کہان تک انجام دے سکتے ہین، اب اس پہلو کو چھوڑ دو ایک دوسرا پہلو زبردست آپ کے لیے رہتے کا یہ ہی کہ ہماری گورنمنٹ انگریزی سے جو تعلقات مذہبی ہین جن مسائل کا

گورنمنٹ سے تعلق ہی اون کے متعلق نہایت اشد ضرورت ہے کہ قوم کو یہ تمنا ہونی چاہیے
کہ ہمارے پیشوایان دین اس کام مین ہاتھ ڈالین، سوال یہ ہے کہ فرض کیجیے ایک اجماعی
مسئلہ وقف علی الاولاد کا ہے، بہت سے مقدمات عدالت مین غلط فیصل ہو جاتے ہین
اونکے متعلق نوٹس لینا ہمارے علما کا کام ہی کیا کوئی عالم جانتا ہے کہ کیا کیا نظائر ہائیکورٹ
مین ہوتے ہین اونکو کچھ علم ہے کہ دنیا مین کیا ہوتا ہے جس زمانہ مین کہ تعطیلین مقرر ہوئی
تھین وہ گورنمنٹ کے تمام احکامات سے ایسے بے خبر تھے ایسی عدم واقفیت ایسی عدم اطلاع،
ایسی گوشہ نشینی کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہم مذہبی خدمات انجام دے رہے ہین جو اس قسم کا
کام ہے، اب ان حالات کے لحاظ سے فقط یہ سوال ہے کہ آیا مذہبی پہلو کے اعتبار سے
قوم کو ایک مذہبی مرکز کی ایک مذہبی سنٹر کی ایک مذہبی مرجع عام کی ضرورت ہے یا نہین؟
کوئی شخص اس سے انکار کر سکتا ہی؟ حضرات مین خود ہی اس بات کا اقرار کرتا ہون کہ ندوہ
نے بھی ان فرائض کو انجام نہین دیا ہے اگر دیا ہے تو نہایت کم لیکن مین یہ کہنا چاہتا ہون
کہ اگر اس وقت کوئی چیز مرجع ہو سکتی ہے جو سنٹر قرار دیا جا سکتا ہی تو وہ ندوہ ہے، اسمین آپ
جلدی نہ کیجیے غور سے سُن لیجیے ہر کام مین دو عمل ہین دو ڈگریان ہین دو درجہ ہین تھیوری
اور پریکٹیس، خیال یا ارادہ اور عمل اول ارادہ اسکے بعد عمل، یہ ایک مانی ہوئی اور بدیہی بات ہے
کہ بجز جماعت علماے ندوہ کے کسی جماعت نے یہ آواز دس یا سولہ برس پہلے نہین بلند کی
کہ ہمکو ایک جدید نصاب کی ضرورت ہے ہمکو ایک نئے کورس کی ضرورت ہے ہمکو اصلاح
کی ضرورت ہے اون تمام طرائق تعلیم مین ندوہ کا جتنا لٹریچر ہے ندوہ کی جتنی روئداد ین
ہین آپ اونکو اوٹھا کر پڑھ لیجیے، مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواروی اور مولوی عبدالقادر
صاحب دہلوی نے کہ جو ہمارے علماے ندوہ مین شریک ہین اونھون نے شروع سے

برابر انھین ضرورتون کو تسلیم کرلیا ہے۔

حضرات آپ کو معلوم ہے کہ انھین ضرورتون کی احساس کی بنا پر اونھون نے انگریزی زبان کو نصاب تعلیم ندوہ مین داخل کیا، اگرچہ اوسکی سخت ممانعت ہوئی اتنی شدید مخالفت ہوئی کہ ایک بزرگ جنھون نے اپنی جائداد ۵۰ ہزار روپیہ کی ندوہ پر وقف کی تھی اونھون نے اوسکے دینے سے انکار کردیا، جب مین نے خط لکھا تو اونھون نے جواب دیا کہ اسمین انگریزی داخل کیگئی ہے، اس واسطے مین اسمین مدد نہین دیسکتا، چنانچہ اونھون نے اپنے زمانۂ اخیر تک نہین دیا، لیکن اب مل رہا ہے، اسقدر مخالفتین پیش آئین دنیا دار لوگون کی طرف سے نہین بلکہ خود دینداروں ہی کی طرف سے، مگر باوجود اسکے ہمارے علمائے ندوہ نے برداشت کیا اور اس معاملہ کو قبول کیا، اونکو تعجب ہوگا کہ ہمارے مولانا نعیم الرحمن صاحب جو یہان بیٹھے ہوے ہین ایک منکشف زاہد ہین، مگر جبوقت انگریزی داخل کرنے کا مسئلہ درپیش ہوا تو آپ بھی تشریف رکھتے تھے، اگر میرا حافظہ غلط نہین ہوا ہے ۵۵ برس کی عمر کیوجہ سے تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے کاملاً اوس سے اتفاق کیا تھا اور کہا تھا کہ بیشک انگریزی زبان داخل ہونی چاہیئے، صرف یہی نہین بلکہ جب دوبارہ دوسرے جلسے مین لکھنؤ مین یہ بات پیش ہوئی کہ بجاے غیر ضروری اور غیر لازمی ہونے کے انگریزی لازمی اور کمپلسری کردینی چاہیے تو اوس وقت بھی آپ نے شرکت کی اور تائید کی۔

اب آپ دیکھ سکتے ہین کہ جو ارادہ اور خیال ہے وہ تو قطعاً ندوہ مین پیدا ہوگیا، اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ ہمارے علما جو انگریزی زبانین اور انگریزی علوم وفنون پر آمادہ ہین وہ بے تعصب ہین یعنی آپ کو معلوم ہے کہ دو سال قبل ہمارے ندوہ مین یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ اس بات کا انتظام کیا جاوے کہ علوم وفنون جدیدہ بھی داخل کیے جاین

اور ہمارے طلبا خاص علوم و فنون کو سیکھیں۔

حضرات آپ کو معلوم ہو کہ فزیکل سائنس جو ہے اوسکی کئی ایک کتابیں مصر میں عربی میں ترجمہ ہوئی ہیں اوسمیں ایک کتاب ہے دروس الاولیہ وہ تصنیف ہے ایک عورت کی وہ ہمارے ندوہ کے نصاب میں داخل درس کر دیگئی ہے مگر رونا یہ ہے کہ آج پانچ برس سے داخل نصاب ہے لیکن صاحبو ہم میں کوئی اوسکا پڑھانے والا نہیں ہے، وہ عربی زبان میں ہے اور عورت کی تصنیف ہے مگر ہمارے رجال کبار اوسکو پڑھا نہیں سکتے، اس بنا پر یہ رائے ہوئی کہ اب اوسکو چھوڑ کر کیا طریقہ اختیار کیا جاوے، دو سال ہوئے کہ ایک جلسہ قائم کیا گیا اوسمیں بھی ہمارے بیشتر متکشفین شریک تھے اور موجود اونھوں نے یہ تجویز منظور کی کہ پندرہ پندرہ بیس بیس روپے ماہوار کے وظیفے دیے جائیں اور ہمارے یہاں کے طلبا (یعنی ندوہ کے) علی گڈھ کے کالج میں جاوین اور وہاں قیام کر کے پروفیسر ضیاء الدین سے یا کسی شخص سے جو پڑھانے پر آمادہ ہو اس علم کو حاصل کریں، دیکھیے ہماری اس بے تعصبی کو اور داد دیجیے کہ کوئی گروہ کوئی مدرسہ عربی کا اس بات پر راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو علی گڈھ بھیجتا اور اپنے پاس سے وظیفہ دیکر علوم پڑھاتا تو بہرحال ہمنے یہ دورہ طے کر لیا، ہمارے علما خود مستعد اور آمادہ ہیں اس تجویز کے قبول کرنے پر، مگر بات یہ ہے کہ ہم نے یہ کام نہیں کیا ہم لوگ طریقۂ عمل سے واقف نہیں تھے اسلیے ہم کامیابی کے ساتھ نہ کر سکے مگر ہم ڈھونڈھ رہے ہیں اور زمانہ ہمکو لیجا رہا ہے۔

دوسری خدمت آپ دیکھتے ہیں اون باتوں سے جو گورنمنٹ سے متعلق ہیں، اونکے متعلق نوٹس لینا اور اونکی خبر رکھنا اور اونسے واقفیت پیدا کرنا، اسکو ندوہ کس حد تک کر رہا ہے، آپ کو معلوم ہے کہ وقف علی الاولاد کا مسئلہ، اوسکو آپ ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں،

آپ نے ایک اڑتی سی بات سن لی ہوگی کہ ایک فقہ کا مسئلہ پریوی کونسل نے خراب کردیا تھا اوسکی اب اصلاح ہوجائیگی، مین کہتا ہون کہ وقف علی الاولاد کا مسئلہ وہ ہے کہ جسپر مسلمانون کے ہزارون لاکھون خاندانون کی بربادی اوس سے ٹل سکتی ہے اگر وہ کامیاب ہوجاوے، ایک طرف ہوکا لجون کا بنانا اور دوسری طرف وقف علی الاولاد کا مسئلہ، مسئلہ وقف علی الاولاد کے یہ معنی ہین کہ اگر ایک شخص اپنی جائداد کی نسبت یہ کہلائے کہ یہ جائداد میرے ہی خاندان مین تا بقیامت باقی رہے، بجز اسکے کہ جب کوئی نسل باقی نہ رہے تو اوسوقت فقرا کو مل جائے تو یہ وقف صحیح ہوگا، مثلاً وہ جائداد منتقل نہین ہوسکتی کوئی فروخت نہین کرسکتا اور کوئی خاندان کا آدمی اوسکو گرو نہین رکھ سکتا ہمیشہ کے لیے وہ جائداد محفوظ ہوجاتی ہے، ایسا عمدہ قانون ہے ایسا مسئلہ ضروری ہے جس پر قوم کی بقا موقوف ہے غلطی سے پریوی کونسل والون نے نہین سمجھا ہے، ہم کہتے ہین کہ جیسا کہ ہمارے حضرت صدر نے فرمایا ہے کہ بہت سے مسئلون پر یورپ کے لوگ اعتراض کرتے ہین وہ نیک نیتی سے کرتے ہین، وہ بدنیتی سے نہین کرتے، وقف ایک خیراتی چیز ہے، وقف کے معنی ہین خیرات کرنے کے اسکے کیا معنی ہین کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو خیرات دیتا ہے اپنی اولاد کو خیرات کرتا ہے، پریوی کونسل نے اپنی نظیر مین یہ لکھا تھا کہ متفنن اعظم کی نسبت یہ قیاس کرنا بیجا ہوگا کہ وہ یہ حکم دیتے ہین کہ ایک چیز ایک ہاتھ سے دے اور دوسرے ہاتھ سے لیلے، وقف کے یہ معنی قرار دینا غلط ہے جو وہ دیتے ہین کہ وقف گھر ہی مین رہا، گھی کہان گیا کھچڑی مین، صدر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ہو نہین سکتا کہ انگریزی قوم اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہو کہ خیرات اپنی اولاد اپنی خاندان اپنی قوم کو دی جاسکتی ہے، ابھی تک کوئی اس نقطہ کو نہین سمجھا کہ خیرات کے ہم سب مستحق ہین ہماری ذات بھی ہو اور ہماری

اولاد بھی، خیر یہ ایک مسئلہ دقیق ہے لیکن عرض یہ ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان مسئلہ جس پر کسی جماعت نے کسی سوسائٹی نے کسی گروہ علما نے توجہ نہین کی ہمارے ندوہ نے اس کام کو اوٹھایا، اس طرح سے نہین اوٹھایا کہ جسطرح ہم دوسرے کامون کو اوٹھاتے ہین کہ بس ایک ریزولیوشن پاس کردیا اور اوسکو پچ کردیا اور چھوٹ کر کے مس کردیا اور وہ اکسپیرین گیا اس طرح نہین بلکہ ایک ایجٹیشن پیدا کردیا، کوئی انجمن ہندوستان کی باقی نہین رہی جسمین ریزولیوشن پاس نہین ہوئے اس امر کے متعلق، اور صوبہ کے گورنمنٹ و وائسرائے کی خدمت مین نہ بھیجے گئے ہون اور اس رپورٹ کا انگریزی مین بھی ترجمہ کردیا گیا تھا، ہر جگہ سے دستخط کرائے گئے اور میموریل بھجوائے گئے، ایک عام شور مچادیا تمام ہندوستان مین جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک قانون بنا اور مسٹر جینا نے اوسکو پیش کیا، تمام ممبران کونسل نے باوجود اسکے کہ ہندو ممبر بھی تھے نہایت زور کے ساتھ اوسکی موافقت کی اور مسٹر سنہا نے بھی اوسکی تائید کی، یہ وقف کا مسئلہ ہے، آپ نے ابھی میرے عزیز دوست سید سلیمان کو جنہے ابتدا سے آخر تک اسی ندوہ مین تعلیم پائی ہے دیکھا ہے (لوگ کہتے ہین کہ ندوہ نے کیا کیا؟ کچھ نہین کیا ایک سلیمان کو پیدا کیا تو یہی کافی ہے) اوسنے بھی جو پورٹ تصحیح اغلاط تاریخی پڑھی ہے اوسکو آپنے سنا ہے یہ ایک ضروری مسئلہ کے متعلق ہے جسکی لوگون کو کچھ پروانہ تھی، حضرات کیا آپ نے اس بات پر غور کیا ہے کہ آپکے ہزارون لاکھون بچے اون الفاظ کو مدرسون مین پڑھتے ہین جنکو آج آپ نے سنا اور جن کے سننے سے آپ کے دل لرز لرز گئے ہین اور جسپر آپ نے نفرت کے نعرے بلند کیے ہین، (کبھی اس سے پہلے آپ نے نعرے بلند کیے تھے) سوال یہ ہے کہ جب آپ کا لڑکا پڑھ کر گھر مین آتا تھا تو کیا کبھی اوسنے شکایت کی کہ آیا ایسے ناگوار اور لغو الفاظ ہمکو اسکول مین پڑھائے جاتے ہین؟ آپکا احساس مذہبی زائل ہورہا ہے، آپکو اسپر رونا چاہیے کہ آپکی فیلنگ

آپ کے احساس مذہبی بالکل فنا ہوتے جاتے ہین اگر جو کچھہ آتا جائے آپ اوسکو قبول کرتے جائین، تو نعوذ باللہ اسلام دنیا سے بالکل خارج ہو جائیگا، ندوہ کا یہی کام ہے کہ فیلنگ مذہبی کو زندہ کردے، ندوہ کے سوائے کون سی ایسی جگہ ہے جہان آپ ایسے روشن خیال لوگ اور انگریزی دان جمع ہوتے ہین؛ مجھے یہ خوب معلوم ہے کہ آپ کا قصور نہین انگریزی دان تو ہر جگہ جانے کو تیار ہین، میرے دوست آنریبل آفتاب احمد خان صاحب دیوبند گئے تھے، وہان اسپر اعتراض ہوا کہ اوسکو کیون بولنے دیا، یہ خدمت کے لیے موجود ہین مگر آپ اون کو خدمتگار نہین بناتے ہین، اسی طرح آپ سے مین فیلنگ خراب ہوتی جاتی ہے اور تم مردہ ہوتے جاتے ہو، مذہبی فیلنگ کو زندہ رکھو، صرف ندوہ ہی اس فیلنگ کو زندہ رکھہ سکتا ہی کیونکہ اوسنے اس کام کو کسی حد تک کیا ہے، وہ آپ کو نہایت فیاضی کے ساتھہ مدعو کرتا ہی، اس اسٹیج پر جسپر علماے کبار بیٹھے ہین ایسے لوگ بھی بیٹھے ہین جو ایک حرف نہین جانتے، اس بنا پر آپ لوگ دیکھتے ہین کہ ہر سال ہمکو موقع ملتا ہے کہ ہم آپ کے اون احساسات مذہبی کو جو مر گئے ہین اور مرتے جاتے ہین اُن پر جلا کر کے اونکو روشن کرین، حضرات یہ شاعری نہین، مین بے شبہ شاعر ہون لیکن ہر شخص اس بات کو تسلیم کریگا کہ میری کتابین شاعری سے خالی ہین مجکو تمام عمر مین اگر کسی نے داد دی ہے اور کسی کی صلاح پر اگر مین خوش ہوا ہون اور کسی کی باتون سے اگر میرے دل مین جگہ ہوئی تو صرف یہی ہے کہ ایک شخص نے کہا تھا کہ شبلی گو ایک شاعر طبع شخص ہے اور اوسکی فیلنگ شاعرانہ ہے مگر عالم تاریخ مین آن کر اوسنے ایک شعر نہین باندھا، مین جو کچھہ کہ رہا ہون وہ سخن سازی نہین ہے، لفاظی نہین ہے، واقعات ہین حقیقت ہے، اس لیئے مین آپ کے سامنے صرف یہ کہنا چاہتا ہون کہ اگر آپ چاہتے ہین کہ ہندوستان مین مسلمانون مین احساس مذہبی قائم رہے

اور قوم کو جو مذہبی ضرورتین پیش آتی ہین اونکا کوئی پیش کرنے والا گروہ موجود ہے گورنمنٹ کے سامنے رعایا کے لیے لڑنے والا اور گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ چلنے والا تو صرف یہی ندوہ ہوسکتا ہے، اگر آج نہین ہے تو کل ہوگا اگر قابلیت ہے تو اسی مین ہے، اس بنا پر مین آپ صاحبان کے سامنے جہان یہ پیش کرتا ہون کہ ندوہ ایک ضروری چیز ہے قوم کے لیے ایک لازمی چیز ہے، اسکے ساتھ ہی یہ کہونگا کہ اس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ ہمارا ایک مرکز ایسا ہو جسکی آواز تمام قوم کی آواز سمجھی جائے جسطرح سے کہ مسلم لیگ نے ایک جلسہ بنایا کہ جسکا منشا یہ ہے کہ پولیٹکل باتون مین اوس جلسہ کی آواز تمام قوم کی آواز سمجھی جائے، اسیطرح سے ہمکو ضرورت ہے کہ ہماری ایک مذہبی کانفرنس ہو جسکی آواز تمام مسلمانون کی آواز سمجھی جائے، اگر یہ نہین ہے تو مذہبی امور مین آپ گورنمنٹ کے مقابلہ مین کامیاب نہین ہوسکتے، بلکہ وہی بات پیش آئیگی جو ہمارے دوست عزیز مرزا مرحوم کو پیش آئی تھی اونھون نے کہا تھا کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وقف کی نگرانی کرے اسلیے کہ اکثر وہ بیجا طور پر خرچ ہوتا ہے گورنمنٹ پوچھتی ہے کہ پہلے آپ اپنا بت کیجیے کہ یہ صرف آپ کا (مرزا صاحب کا) خیال ہے یا اور تمام مسلمانون کا حالانکہ اونھون نے پرسنل حیثیت سے نہین بھیجا تھا مسلم لیگ کیطرف سے بھیجا تھا، مگر گورنمنٹ کو شبہ ہے کہ آیا مسلم لیگ بھی مسلمانون کی آواز ہے یا نہین (بحث ہونے لگی اور سلسلہ تقریر منقطع ہوگیا)

میری یہ عرض ہے کہ اس وقت تک اگرچہ ندوہ نے کوئی ایسی قوت حاصل نہین کی جیسا کہ مین نے آپ سے بیان کیا تھا، اور جسکی کہ خواہش ہے لیکن پھر بھی اگر اس وقت گورنمنٹ یا گورنمنٹ کے افسران کسی جماعت کے مسلمانون کی مذہبی آواز مانتے ہین تو وہ یہی ندوہ ہے، اس وقت اسکی دو تین مثالین پیش کرتا ہون۔

اولاً تو آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر جینا نے جب وقف علی الاولاد کا قانون پریوی کونسل مین پیش کیا تو اونھون نے نہایت تشریح کے ساتھ کہا (مین نے اونکی اسپیچ خود پڑھی)

کہ ندوۃ العلما جو ایک ایجوکیٹڈ مولویون کا جلسہ ہے اونکی انجمن متفق ہے اور اونسے اس مسئلہ کو نہایت زور سے دکھایا ہے اور تمام مسلمانون کو اسپر متفق کیا ہے۔

دوم میرے پاس ایک مجسٹریٹ صاحب کا سرکاری خط آیا کہ میرے یہان ایک مقدمہ پیش ہے جسمین عورت چاہتی ہے کہ لڑکی کو اپنے پاس رکھے اور شوہر چاہتا ہے کہ وہ اپنے پاس رکھے شاید دونون مین طلاق ہوگئی تھی، ندوہ بتائے کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے؛ جو کچھ مین نے اپنے ندوہ کے مولویون سے لکھا کر بھیجا، مجسٹریٹ نے اوسی کے مطابق فیصلہ کیا اور مجسٹریٹ نے شکریہ کا خط مجھے لکھا کہ وہ دونون اوس فیصلہ پر راضی ہو گئے۔

سوم میرے ہاتھہ مین ڈپٹی کمشنر کانڈو کا ایک لفافہ ہے، اونکی عدالت مین ایک بہت بڑا مہتم بالشان جھگڑا پیش تھا، کسی مذہبی مسئلہ کے متعلق، اونھون نے پوچھا اور یہان سے جو جواب گیا اوسکے موافق فیصلہ کیا اور لکھا کہ مین اسپر اعتماد کرتا ہون۔

اگر آپ لوگ چاہتے ہین کہ ہماری ایک مذہبی آواز ہو۔ تو ایک چیز کو اختیار کیجیے، اگر ندوہ ابھی تک آپکی مذہبی آواز نہین ہے تو اوسکو بنائیے آخر آپکو یہی بنانا ہے لیکن اگر اس سے بہتر کوئی چیز آپ کو مل جائے تو آپ اوسکو اختیار کیجیے لیکن اگر ایک چیز ایک حد تک بن چکی ہے تو اس بنا پر اوسکی قدر کیجیے اور اوسکو قوم کی آواز سمجھیے، اس امر کے عرض کرنے کے بعد اب مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ ندوہ نے اس اصول کی بنا پر ایک دارالعلوم قائم کیا اور جسکا وہ اصول اختیار کیا کہ جسکی مین نے آپ کے سامنے تشریح بیان کی ہے، مین اس بات کو مانتا ہون کہ ندوہ اب تک اس طریقۂ تعلیم مین کامیاب نہین ہوا اسلیے کہ وہ مشکل طریقہ ہے اگر ہم وہ طریقہ اختیار کرتے جو سرکاری اسکولون مین جاری ہے اور اپنے لڑکون کو وہان پڑھنے کے لیے بھیجتے یا وہ طریقہ اختیار کرتے جو قدیم

مدارس عربیہ مین تھا، یہ دونون طریقے نہایت آسان ہین مگر مشکل یہ ہے، درکف جام شریعت وغیرہ۔

ایک طرف تو شریعت کا پیالہ ہے شیشہ سے نازک اور دوسری طرف جنت ہے، ندوہ اسی خیال مین گرفتار رہے چار برس سے مین خود پڑا ہوا ہون سو سو طرحسے غور کرتا ہون کہ کیا کیا تدبیر اختیار کیجائین، جہانتک بنا مین نے کوشش کی، یہ تو ممکن نہین ہوسکتا کہ ایک برتن مین جسمین ایک سیر پانی رکھنے کی گنجائش ہو اوسمین دو سیر پانی بھر دیا جائے، اوسمین تو صرف ایک سیر آئے گا، ہماری جو قدیم علوم و فنون کی کتابین ہین وہ اور انگریزی علوم اور زبان بھی یہ دونون ایک برتن مین کیونکر سما سکتے ہین؛ اسواسطے ہمکو یہ کرنا پڑا کہ ہمنے اپنے یہان کی جو غیر ضروری چیزین سمجھین اونکو گھٹا دیا، بہت سی فلسفہ اور منطق کی کتابین گھٹادین (جسپر ہمارے مولوی نقی صاحب راضی ہون یا نہون) اُسکی جگہ انگریزی داخل کی، ایم۔اے۔اور۔بی۔اے۔ کی قابلیت کے اشخاص اپنے اسٹاف مین مقرر کیے تقریباً تین سو چار سو روپیہ خاص انگریزی پڑہانے پر صرف کیے جارہے ہین، یہ سب کچھ کیا جارہا ہی لیکن یہ ایسی چیز نہین کہ اگر قوم پوچھے کہ ندوہ نے ۱۵-۱۰ برس مین کیا کیا تو اوسکے نتائج آسانی سے دکھلائے جاسکتے ہون، کام کیا جارہا ہے اور قوم کے برتاو کی ہمارے ساتھ یہ حالت ہی ہماری ایک اہم ضرورت اس وقت یہ ہے کہ ہمکو ایک عمارت بنانا چاہیے، ہم سے یہ خواہش ہی کہ لڑکے ایسے سلیقے والیسی پابندی سے والیسے قاعدے سے رہین جس طرحسے کہ اعلیٰ درجہ کے بورڈنگون مین رہتے ہین، لیکن ہماری یہ حالت ہی کہ ہمکو ایک کوٹھری نصیب ہے جسمین ہم پانچ پانچ لڑکون کو بھرتے ہین جگہ نہین ملتی، میرے پاس ہر روز نہین تو ہفتے مین دو تین دفعہ خطوط آتے ہین کہ مین اپنا لڑکا ندوہ مین بھیجنا چاہتا ہون مجھکو لکھنا پڑتا ہی کہ

جگہ نہین ہے، مین نے جب سُنا ہے کہ ہمارے حضرت صدر ندوہ کی پرانی عمارت دیکھنے کے لیے جانے والے ہین تو مین نے کہا کہ وہان کہان جاتے ہو، چند روز ہوئے ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن نے مجھ سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ مین ندوہ مین آکر دیکھون اور مین اکزامن کرون کیونکہ یہ میرا فرض ہے، مین نے کہا کہ تھوڑے دن اور معاف کیجیے،

حضرات کیا یہ افسوس کی بات نہین ہے، کیا اسکی شرم بانیان ندوہ اور قوم کو نہین ہے؟ اور سات کروڑ مسلمانون کو نہین ہے؟ ایک حاتم دوران یعنی بھاولپور کی رئیسہ نے اگر ہمکو پچاس ہزار روپے دیے جس سے یہ عمارت کھولی ہے تو کیا اس ہی فرض کفایہ ہے کیا، کروڑ مسلمان سبکدوش ہوگئے؟ یہ مکان پچاس ہزار مین نہین باسٹھ ہزار مین بنا پھر بھی ناتمام ہے، اب ضرورت یہ ہے کہ اسکے لیے اپیل کرنا ہے ملک سے، قوم سے اس وقت تک ہم اس لیے چپ رہے، کیونکہ ہم جانتے تھے کہ ایک نہایت اہم اور نہایت ضروری اور عالمگیر کام ہندوستان مین ہو رہا ہے یعنی یونیورسٹی کا، اسلیے ہمنے زبان بلند نہین کی لیکن اب وقت آگیا ہے کہ قوم کو واقف ہونا چاہیے اور تقسیم عمل کی بنا پر کام ہونا چاہیے، تم ایسے مرے ہوے نہین ہو کہ یونیورسٹی کے بنانے کے بعد بس تم بالکل مرگئے اور تم مین کسی قسم کی حالت باقی نہین رہی اور سیکڑون برس تک تم کسی کام کے قابل نہین رہے یہ نہین ہے۔

حضرات ہمین اسوقت صرف پندرہ بیس ہزار روپیہ اسکول و مسل ممبرون کے لیے اور تیس چالیس ہزار روپیہ بورڈنگ کے لیے چاہیے، آپ تیس لاکھ چالیس لاکھ چاہتے ہین تو ہم اتنا نہین چاہتے، مین آپ صاحبان سے اپیل کرنا چاہتا ہون کہ آپ دوسرے وقت بھی اسپر غور کرین کہ ان چند سکون کے جمع کرنے کی کیا تدابیر اختیار کرین اور ہم کو

کیا کرنا چاہیے؟ میرے ذہن مین بہت سی تدبیرین آئی ہین، اجمالاً مین آپ کے سامنے پیش کرتا ہون، جو حضرات یہان بیٹھے ہین اور یہان کے رہنے والے ہین اور جنکا اثر یہان کے رئیسون پر ہے اونکا ایک ڈیوٹیشن بنائین اور ہمارے راجہ صاحب محمودآباد اور راجہ صاحب جہانگیرآباد کے پاس جاوین، اگرچہ مین جانتا ہون کہ ابھی وہ سخت زد وضرب اوٹھا چکے ہین یعنی ایک ایک لاکھ روپیہ یونیورسٹی مین دے چکے ہین مگر حضرات واضح رہے کہ ہم اون لوگون کی نسل ہین، محلب کو قتل کرتے ہوے ہاوج نے یہ کہا کہ جسدن ایک ہزار روپیہ داخل کریگا اوس دن تو قید سے چھوڑ دیا جائیگا اور جس دن ایک ہزار روپیہ نہ داخل کریگا اوس دن پھر قید مین ڈالا جائیگا، چنانچہ وہ غریب وزانہ ایک ہزار روپیہ کہین سے بہم پہونچاتا تھا جس دن نہین بہم پہونچاتا تھا وہ قید مین رہتا تھا، ایک دن ایک شاعر عربی اوسکے پاس گیا اوسوقت جبکہ اوسنے ایک ہزار روپیہ مہیا کیا تھا اور جانتا تھا کہ ایک ہزار روپیہ دیکر چھوٹ جاؤنگا، شاعر نے بڑی ضرورت بیان کی، اوسنے وہ ہزار روپیہ اوس شاعر کے حوالے کیا اور خود قید مین گیا۔

جبکہ ہمارے قدمانے ایسی مثالین پیش کی ہین کہ ایک شخص قید قبول کرلیتا ہی بمقابلے اسکے کہ ایک شاعر کو ناکام واپس کرے تو کیا ہمارے رئیس ایسے ہین کہ اگرچہ وہ زد کھا چکے ہین تو کیا وہ پانچ پانچ ہزار کی رقم نہین دیسکتے ہین، اسکے بعد مین یہ تجویز پیش کرتا ہون کہ قوم کے سامنے خود ارکان ندوہ کے سامنے بغیر اسکے کہ مجکو کوئی ڈر ہو یا اس بات کا کچھ خوف ہو کہ میرے احباب مجھ سے روٹھ جائینگے مین کہونگا کہ خود ارا کین ندوہ مین ایسے شخص موجود ہین جو کم سے کم پانچ پانچ سو روپیہ دے سکتے ہین، ندوہ مین ۵۱ ممبر ہین جسمین سے دس بارہ ایسے ہین جو پانچ پانچ سو روپیہ آسانی دیسکتے ہین، سب سے

پہلے مین خود پانچ سو روپیہ کا چک لکھتا ہون، اسکے بعد مین یہ خواہش کرتا ہون کہ دس دس روپیہ کے دینے والے پانچ ہزار مہیا کیے جاوین اور اس طرح پچاس ہزار جمع ہوجائینگے، دس روپیہ دینا کوئی مشکل کام نہین ہے، یہ چند تجویزین آپ صاحبان کے سامنے پیش کرتا ہون اگر آپ صاحبان مین کوئی ہمدردی ہے کوئی رحم ہے تو میرے بعد کوئی اور صاحب بھی اسکی تائید فرمائینگے، مین اب جسقدر بکنا تھا بک چکا اور جو کہنا تھا کہہ چکا۔

نوٹ۔ چونکہ یہ تقریر مختصر نویسون نے قلمبند کرکے دی ہے اور ابھی ان لوگون نے اتنی مہارت اور مشق نہین پیدا کی ہے کہ اصل تقریر لفظ بلفظ قلمبند کرسکین، اسلیے اس تقریر مین وہ زور نہین ہے جو مولانا ممدوح کے بیان مین تھا۔

اس تقریر کے اختتام پر صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خان صاحب خلف الصدق عالی جناب نواب سید صدیق حسن خان مرحوم نے اپنا بیش بہا کتب خانہ ندوہ کو عنایت فرمانے کا اعلان کیا۔

نواب صاحب موصوف کا کتب خانہ جو ایک محب علم و ماہر فن کی جانفشانیون کا نتیجہ ہے، جسقدر بیش قیمت ہوگا ظاہر ہے، جسمین قلمی اور مذہبی کتابون کا حصہ زیادہ ہے، اس کتب خانہ کے شمول سے ندوۃ العلما کے کتب خانہ مین قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔

مولانا شبلی نعمانی کی تقریر مین عمارت کے لیے چندہ کی تحریک کی گئی تھی اور مولانا شبلی نے خود اپنی جانب سے پانسو روپیہ اور علامہ سید رشید رضا کی

تشریف آوری کی مسرت مین سو روپیہ دینے کا اعلان فرمایا، جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری، جناب نواب سید علی حسن خان صاحب صفی الدولہ حسام الملک رئیس بھوپال، جناب نواب سید نور الحسن خانصاحب رئیس بھوپال، جناب مولوی حبیب الرحمان خانصاحب رئیس ٹھیکین پور، اور خان بہادر میر جعفر حسین صاحب چیف انجینر نے پانچ پانچ سو روپیہ کے چندے کھولئے۔

حاضرین کے جوش کو دیکھکر جناب منشی محمد احتشام علی صاحب اور خان بہادر سید جعفر حسین صاحب نپسل اور کاغذ لیکر عام مسلمانون کی طرف بڑھے اور چندے کی معقول رقم حاصل کی۔

خان بہادر سید جعفر حسین صاحب نے جو ابتدا سے اسلامی تحریکون مین سرگرم حامی ہین اور جنھون نے دار العلوم کی زیر تعمیر عمارت کی ڈیزائن اور اسٹیمٹ تیار کی ہے اُسوقت کھڑے ہوکر مختصر مگر پر درد الفاظ مین مذہبی ضرورتون کا احساس کرتے ہوے تکمیل عمارت کی تجویز پیش کی اور آپ نے فرمایا کہ مین پانچ سو کی رقم اس جرمانہ مین ادا کرتا ہون کہ میرے مجوزہ تخمینے کے مطابق عمارت مکمل نہ ہوسکی، اسکے بعد آپ نے اوسکے اسباب بیان کرتے ہوے فرمایا کہ نہ تو میرے تخمینے مین غلطی ہے اور نہ تعمیر کرنے والون نے زیادہ خرچ کر ڈالا بلکہ مجھے تعجب ہے کہ کارکنان تعمیر نے اتنے روپے مین اسقدر عمارت کیسے تیار کرلی آپ نے فرمایا کہ میرا تخمینہ اوسی وقت کے مناسب تھا جسمین کہا گیا تھا، اب چونہ وانیٹ کا نرخ بڑھ گیا ہے مزدوری تقریبًا دونی ہوگئی ہے اسلیے اتنے روپے مین جتنا کام ہوا ہی وہ قابل قدر ہے اور اتنا کام سرکاری تعمیر مین اتنے روپے سے آجکل نہین کیا جاسکتا آخر مین آپ نے کہا کہ یہ رقم مین اسلیے دیتا ہون کہ اسی صرف سے ایک فد ملک مین

دورہ کرے اور تکمیل عمارت کے لیے چندہ جمع کرے اور ازراہ ایثار آپ نے مالی امداد ہی پر قناعت نہین کی بلکہ خود وفد مین شامل ہوکر دورہ کی تکلیف گوارا فرمانے پر آمادگی ظاہر فرمائی۔

اس موقع پر مولوی حبیب الزمان خان ندوی رئیس شاہجہان پور نے دارالعلوم کے طلباے قدیم کی طرف سے یہ اعلان کیا کہ دارالعلوم کے احاطہ مین دارالمطالعات کے نام سے ایک مختصر عمارت طلباے قدیم خود اپنے چندے سے تعمیر کردینگے، یہ عمارت طلباے حال کے لیے دارالمطالعہ اور طلباے قدیم کے لیے اونکے ورود مدرسہ کے موقع پر دارالقیام کا کام دیگی۔

ان چندون کے علاوہ بعض اور حضرات نے بھی چندے لکھائے اور بعض اصحاب نے نقد عنایت فرمایا، لیکن سب سے زیادہ قابل فخر و مباہات ایک سو روپیہ کا وہ چندہ تھا جو مغز صدر انجمن علامہ سید رشید رضا نے عطا فرمایا، علامہ ممدوح کی یہی تکلیف کیا کم تھی جو اونھون نے ایسا دور و دراز سفر کرکے گوارا فرمائی لیکن مولانا کے خلوص و ایثار نے گوارا نہ کیا کہ اپنے احسانات مین بغیر اضافہ کیے رہ سکین۔

صیغہ وقف علی الاولاد

مولانا شبلی نعمانی نے اس صیغہ کی رپورٹ پڑھکر سنائی، جو بہت خوشی کے ساتھ سنی گئی۔ اس رپورٹ کو ہم یہان درج کرتے ہین۔

رپورٹ

صیغۂ

وقف علی الاولاد،

اس صیغہ کے متعلق اس سے پہلے جسقدر کام ہوچکا تھا، مین اُس کو پچھلی مطبوعہ رپورٹ مین بہ تفصیل لکھ چکا ہون، یعنی تمام ملک سے خط کتابت، فتاوے کا مُہیا کرنا اور چھاپ کر شائع کرنا، وقف کے مسئلہ پر اُردو اور انگریزی مین مفصل رسالہ لکھکر تمام اہل الرائے کے پاس بھجوانا، تقریباً چالیس ہزار تصدیقی دستخط کرانا کہ وقف اولاد مسلمانون کا مذہبی مسئلہ ہے،

اب یہ کام رہ گیا تھا کہ گورنمنٹ کی خدمت مین باضابطہ موریل بھیجا جائے اجمالی طور پر ان کوششون کا تذکرہ حضور وایسرائے کی کونسل مین مسٹر **جینا** نے کیا جنھون نے **وقف علی الاولاد** کے متعلق ایک بل کونسل مین پیش کیا، انھون نے یہ بل پیش کرتے وقت انگریزی زبان مین ایک مفصل تقریر کی، اُس مین ندوہ کی تحریک اور کوششون کے متعلق جو کچھ کہا اُسکا ترجمہ حسب ذیل ہے،

"ایک انجمن جسکا نام **ندوۃ العلما** ہے جو کہ مشتمل ہے تعلیم یافتہ علما پر اور تعلیم یافتگان فقہ پر، مجھکو یقین ہے کہ اسنے ایک موریل گورنمنٹ مین بھیجا ہے، مین ٹھیک نہین جانتا کہ وہ گورنمنٹ مین پہنچ گیا ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ موریل دستخط کرانے کے لیے بھیجا گیا ہے اور کئی ہزار دستخط اُسپر ہوچکے ہین اور مجھکو یہ یقین ہے کہ وہ گورنمنٹ کو بھیجا

جا چکا ہے اور اگر اب تک نہین بھیجا گیا تو امید ہے کہ عنقریب پہونچ جائیگا، اس موریل کی ایک کاپی مولانا شبلی نعمانی نے میرے پاس بھی بھیجی تھی، اسلامی جماعت پر علامہ موصوف کا بہت بڑا اثر ہے اور ملک کی نظر مین اُن کی راے بہت بلند مرتبہ رکھتی ہے، اس موریل مین اُنھون نے اس بحث کے متعلق بہت سی معتبر اسناد کا اقتباس کیا ہے، اور اس کی بابت جو کچھ مُسلمانون کی فیلنگ اور احساس ہے اسکا بھی ذکر کیا ہے،،

مسٹر موصوف نے اِس کے بعد وقف علی الاولاد کے رسالہ کی بعض عبارات کا اقتباس کیا ہے،

نواب عبدالمجید نے کونسل مین اِس بِل کی تائید مین جو گفتگو کی اُسمین حسب ذیل فقرے کہے،

،،ہم لوگ شمس العلما مولوی شبلی نعمانی صاحب کی اُن تکالیف اور مساعی کے بیحد شکور ہین جو اُنھون نے اسکی بابت کین،،

اس کے بعد مین نے ۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء کو ہوم ممبر وایسراے کونسل کی خدمت مین ایک خط لکھا، کہ مسلمانون کی خواہش ہے کہ آپ انکا ایک ڈیپوٹیشن اس غرض سے قبول کرین کہ وہ مسئلہ وقف علی الاولاد کے متعلق آپ کے سامنے تمام مباحث اور معلومات پیش کرین جسکا جواب بذریعۂ تار کے حسب ذیل آیا،

از شملہ، ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء نمبر ۱۲۶۴، جوڈیشل،

بجواب خط مورخہ ۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء آنریبل ہوم ممبر خوشی سے آپ کی ملاقات کرین گے، گورنمنٹ آف انڈیا کے سکرٹری کے کمرے مین، ۱۲ بجے چہارشنبہ کے دن تاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۱ء،

اس کے بعد راجہ صاحب محمود آباد کا تار آیا،

آپ کے ڈیپوٹیشن کی تاریخ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء مقرر ہوئی، اور ونکو اطلاع دیجئے لیکن بدقسمتی سے مین بیمار ہوگیا اور ڈیپوٹیشن کا جانا ملتوی رہگیا،

پھر ہوم ممبر صاحب نے، ۲ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء مقرر کی اور اس بنا پر مین کلکتہ گیا، لیکن افسوس ہے کہ بجز بعض عُلماء کے اور ممبران ڈیپوٹیشن، کلکتہ نہین آئے اسلیے مجھکو تاریخ ملتوی کرانا پڑی اسکے بعد مین پہلی مارچ سنہ ۱۹۱۲ء کو پھر اسی غرض سے کلکتہ گیا، اور ۴ مارچ کو مسٹر جینا کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ مسودۂ وقف پر بحث کرنے کے لیے چند ممتاز ممبران وایسرائے کونسل کو جمع کرین، چنانچہ کلکتہ کلب مین اس غرض سے ایک جلسہ ہوا جس مین اکثر معزز ممبران کونسل موجود تھے، گفتگو کے بعد اُمور بحث طلب فیصل ہوگئے اور اکثر ممبران کونسل نے یہ راے دی کہ اب ڈیپوٹیشن جانے کی کوئی ضرورت نہین، دستخط تصدیقی جو قریب چالیس ہزار کے ہین معہ دیگر کاغذات کے مسٹر جینا کو بھیجدئے گئے کہ وہ مُسوّدہ کے پیش کرنے کے وقت ان چیزون کو پیش کردین گے۔

ان کارروائیون کے بعد اب (جبکہ رپورٹ چھپ رہی ہے) یہ مژدۂ جانفزا پہنچا کہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے اصولی طور پر وقف علی الاولاد کے

مسودہ کو منظور کرلیا اور جزئی امور اجلاس کونسل مین فیصل پاجائین گے،

خدا کا شکر ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان اور مفید کام جس سے ایک طرف تو ہزارون لاکھون مسلمانون کی حفاظت جایداد کا بندوبست ہوگیا اور دوسری طرف ایک مذہبی مسئلہ جو غلطی سے گویا منسوخ کردیا گیا تھا پھر تسلیم کرلیا گیا اور شریعت اسلامی دست اندازی سے محفوظ رہ گئی، ندوۃ العلماء کا یہ کارنامہ زرین ہندوستان کی تاریخ مین ابدتک یادگار رہے گا، وللہ الحمد،

کارروائی انجمن ہاے اسلامی،

متعلق

وقف علی الاولاد

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۱۳ اکتوبر ۱۹۰۹ء	مدراس	مدراس مسلم لیگ،	مدراس لیگ، اس اہم مسئلہ کے اصول کو گورنمنٹ سے تسلیم کرانے کے متعلق ضروری کارروائی کرے،	اس جلسہ مین سات سو معزز مسلمان جمع تھے،
۲۶ دسمبر ۱۹۰۹ء	لکھنؤ	آل انڈیا شیعہ کانفرنس	جواز وقف علی الاولاد کا مسئلہ شیعون مین بلکہ اہل	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			اسلام مین مسلمہ ہی لیکن پریوی کونسل مین خلاف فیصلہ ہوگیا ہے لہذا یہ کانفرنس اِس مسئلہ کے جوازِ شرعی کا اظہار کرکے گورنمنٹ سے مستدعی ہی کہ آیندہ اس کی اصلاح فرمائی جاوے۔	
۱۳۔اپریل ۱۹۱۰ء	سانڈی ضلع ہردوئی	انجمن اسلامیہ	ہمکو اس مسئلہ مین اُس حدتک اتفاق ہی جہانتک ندوہ کو ہے،	
۱۴۔اپریل ۱۹۱۰ء	کوہاٹ ضلع سرحدی	انجمن اسلامیہ	ندوۃ العلما اور مولوی شبلی صاحب اس مسئلہ کے متعلق جو کوششین کررہے ہین، اس کے شکریہ کا رزولیوشن منظور ہوا،	

تاریخ	مقام	نام انجمن و مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۱۵ اپریل ۱۹۱۱ء	اعظم گڈھ	انجمن اصلاح المسلمین	یہ شریعت اسلام کا ایک اصول ہی کہ ایک مسلمان اپنی اولاد کے فائدے کے لیے وقف کر سکتا ہے،	اس رزولیوشن کی نقل پریوسٹ سکرٹری لفٹنٹ گورنر بہادر کو بھیجی گئی،
۳۱ جولائی ۱۹۱۱ء	بمبئی	انجمن اسلام	وقف علی الاولاد کی تائید،	مسٹر فضل بھائی نے تائید میں تقریر کی،
۵ جولائی ۱۹۱۱ء	سمن ضلع فرخ آباد،		وقف علی الاولاد ازروے شریعت اسلامیہ ایک ضروری مسئلہ ہے اور تمام اسلامی مذاہب کو اس سے اتفاق ہے مسٹر جینا کے قانونِ وقف کے ساتھ اتفاق ہی، بہ ترمیمات پیش کردۂ ندوۃ العلماء،	
۲۰ اگست ۱۹۱۱ء	امرت سر،	انجمن اسلامیہ،	مسئلہ وقف علی الاولاد	

تاریخ	مقام	نام انجمن مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			پرجو موریل آنریبل مسٹر جینا کی طرف سے پیش ہوا ہی انجمن اسلامیہ امرت سر اسکی تائید کرتی ہے اور ترمیمات پیش کردہ ندوہ سے اسکو اتفاق ہے	
	دہلی،	اجلاس سالانہ آل انڈیا مسلم لیگ	وقف علی الاولاد کی تائید مین رزولیوشن پاس ہوا،	
یکم جولائی ۱۹۱۱ء	الموڑہ	انجمن تہذیب الاسلام	ندوۃ العلما سے استدعا کیجائے کہ ہم جمیع مسلمانان الموڑہ وقف علی الاولاد کو اپنا مذہبی مسئلہ سمجھتے ہین اور ملتجی ہین کہ گورنمنٹ عالیہ مسئلہ وقف کو منظور فرماکر داخل قانون کردے	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۹، اپریل ۱۹۱۱ء	بریلی	انجمن اسلامیہ	انجمن کی راے مین وقف علی الاولاد شرعاً جایز ہے اور مسلمانونکو مسودۂ وقف پیش شدہ کونسل سے وہان تک اتفاق ہے جہان تک ندوۃ العلما کو ہے،	
۹ جولائی ۱۹۱۱ء	بونکڑان ضلع لودھیانہ	مسلمانون کا ایک عام جلسہ ہوا،	مسئلہ وقف علی الاولاد ہماری شریعت کے مطابق ہے، مسودہ پیش شدہ کونسل سے ہمکو اتفاق ہے،	گورنمنٹ کو اسکی نقل بھیجی گئی،
۱۴، جولائی ۱۹۱۱ء	گوجرانوالہ	جامع مسجد مین عام جلسہ ہوا،	مسئلہ وقف علی الاولاد ہمارا شرعی مسئلہ ہے گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ مسئلہ مذکور قانونی صورت مین لایا جاے،	گورنمنٹ مین اسکی نقل بھیجی گئی،

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۱۸، جون سنہ ۱۹۱۱ء	چھپرامئو،	ایک عام جلسہ مسلمانون کا ہوا	وقف علی الاولاد شریعت اسلام کا ایک اہم مسئلہ ہے،	
۹، اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	لکھنؤ،	قیصر باغ مین عام جلسہ ہوا	وقف اولاد ہمارا شرعی مسئلہ ہے،	راجہ صاحب محمودآباد پریسیڈنٹ تھے،
۱۴، اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	مرادآباد،	کئی ہزار آدمیون کا مجمع ہوا	ایضاً	قاضی شوکت حسین محرک تھے،
اگست سنہ ۱۹۱۱ء	الہ آباد،	معزز بیرسٹران الہ آباد کا جلسہ ہوا	اس جلسہ مین قرار پایا کہ مسودہ قانون وقف کے متعلق اجمالاً یہ اظہار کیا جاے کہ ہم کو اصولاً اس سے اتفاق ہے،	
۱۰، اکتوبر سنہ ۱۹۰۹ء	بنارس،	انجمن تہذیب الاخلاق بنارس	یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ وقف علی الاولاد بموجب شریعت اسلام صحیح ہے،	
ستمبر سنہ ۹ء	نواشہر،	انجمن فلاح قریش،	انجمن مین وقف اولاد کے کاغذات پڑھے گئے	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			وہ انجمن وقف علی الاولاد کی راے سے اتفاق کرتی ہے،	
اگست سنہ ۱۹۱۱ء	غازی پور،	معززین شہر کا ایک جلسہ ہوا	مُسلمانان غازی پور کو قانون وقف سے اصولاً اتفاق ہے،	
اگست سنہ ۱۹۱۱ء	امرت سر،	انجمن اصلاح تمدن،	ہم مسودہ وقف اولاد کی تائید کرتے ہین،	
″	جھنگ،	انجمن خادم المسلمین،	وقف اولاد شرعی مسئلہ ہے اس لیے مسودہ وقف مع ترمیمات ندوۃ العلما پاس کیا جاے،	

ضمیمہ

اہل الراے اور مقننین کی راٰیں اور تحریریں،

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء	نواب عماد الملک بلگرامی سابق ممبر انڈیا کونسل،	مسٹر گاڈلی کے نام مسئلہ وقف اولاد کے متعلق ایک مطول خط	یہ خط علیحدہ طبع ہو گیا ہے،

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		ہے جس کے بعض فقرے یہ ہین "مسلمانان ہند کی قدیم شخصی اور رسمی قانون مین انگریز ججون کی جانب سے اس جدید قاعدہ کا داخل کرنا ان اسباب مین سے ہے جو ممتاز اسلامی خاندانون کو رفتہ رفتہ نیست کر رہے ہین"	
سنہ ۱۹۰۵ء	مولوی سید امیر علی صاحب جج پریوے کونسل،	مسئلہ وقف علی الاولاد کے ثبوت مین ایک مضمون ہے جو سنہ ۱۹۰۵ء مین نائین ٹین ٹنفتہ سنچری مین شایع ہوا، اور دوبارہ لا جرنل صفحہ ۱۵ مین چھاپا گیا،	
سنہ ۱۹۰۶ء	آنریبل جسٹس نایر،	یہ ایک مضمون ہے جو وقف علی الاولاد کے ثبوت مین کنٹری ریویو سنہ ۱۹۰۶ء مین شایع ہوا،	
سنہ ۱۹۰۸ء	خان بہادر مولوی محمد یوسف صاحب وکیل کلکتہ،	وقف علی الاولاد کے ثبوت مین ایک نہایت مفصل اور مدلل رسالہ انگریزی زبان مین لکھا،	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا بمبئی، جناب نواب صاحب ڈھاکہ	اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ انگریزی زبان مین لکھا اور شایع کیا مولوی شمس الہدیٰ صاحب نے وقف علی الاولاد کو محدود کرکے ایک قانون پیش کیا تھا، اسپر گورنمنٹ نے رائین طلب کی تھین اس کی مخالفت مین نواب صاحب ڈھاکہ نے ۴۰ صفحہ کا ایک خط شایع کیا، جس کے اخیر مین لکھتے ہین "اس مسئلہ کے متعلق ہم جناب مولوی شبلی صاحب کی کوششون اور لیگ کی توجہ کو بہت کافی خیال کرتے ہین"	
۵ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء	شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیرپور سندھ اسٹریٹ،	کمشنر صاحب سندھ کے نام ایک چٹھی ۱۴ صفحون کی اس مسئلہ کے ثبوت مین لکھکر بھیجی، اسکی ایک نقل میرے نام بہ حیثیت سکرٹری انجمن وقف علی الاولاد بھیجی،	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	جناب آنریبل سر راجہ علی محمد خان صاحب رئیس محمود آباد، ممبر وایسرائے کونسل،	ایک خط مین مجھکو لکھتے ہین، "واقعی معاملۂ وقف اولاد ایک نہایت ضروری مسئلہ ہے، سب سے پہلے اس مسئلہ کا دست بابرکت سے انجام پانا بہت مناسب ہی"	
۲۴، اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء	جناب راجہ تصدق رسول خان صاحب رئیس جہانگیر آباد،	مجھکو ایک خط مین لکھتے ہین، مسئلہ وقف اولاد کے متعلق اخبارات مین مضامین دیکھے گئے، مگر ہمارے ہان کوئی فارم آنجناب کے ہان سے موصول نہین ہوا، اگر فارم آیا ہوتا تو تعمیل ارشاد مین کوشش کیجاتی"	
	خان بہادر مولوی محمد شفیع صاحب بیرسٹر سکرٹری مسلم لیگ پنجاب	ایک خط مین لکھتے ہین "میری قطعی رائے ہے کہ فیصلہ پریوی کونسل شرع محمدی کے اصولون اور احکام کے برخلاف ہے"	
۲۷، اگست سنہ ۱۹۰۹ء	خان بہادر فضل ربی صاحب	ایک خط مین لکھتے ہین "وقف	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	مرشد آباد،	علی الاولاد کے لیئے جو مجلس قایم ہوئی ہے، اسکی ممبری مین حقیر کو شامل کیا جاے"	
۲۵ اگست سنہ ۱۹۰۹ء	نواب مزمل اللہ خان رئیس علی گڈھ وجوائنٹ سکرٹری کالج علیگڈھ	مجلس وقف علی الاولاد کی ممبری کو اپنی عزت سمجھ کر قبول کرتا ہون ایک سو روپیہ کی ناچیز رقم بطور چندہ عند الضرورۃ حاضر کرنے کا وعدہ کرتا ہون،	
۲۶، فوری سنہ ۱۹۱۰ء	سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ پنجاب،	ایک خط مین لکھتے ہین، "آنجناب سے مسئلہ وقف علی الاولاد کا ذکر بھی آیا تھا درحقیقت آپ نے اس امر مین جو کوششین فرمائی ہین ان سے قوم کو بڑا نفع پہنچنے کی توقع ہے، خدا کرے کہ آپ کی کوششین کامیاب ہون"	
۷، اگست سنہ ۱۹۱۱ء	خان بہادر مولوی محمد یوسف وکیل کلکتہ،	انڈر سکرٹری گورنمنٹ بنگال نے مولوی صاحب موصوف سے مسودہ قانون وقف پیش کردہ	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		مسٹر جینا کے متعلق رائے طلب کی تھی، اس کے جواب مین ۳۶ صفحہ کا ایک مدلل خط وقف کے ثبوت مین ہے، یہ چھاپکر شائع کیا گیا ہے،	
۲۳، اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	مولانا لطف اللہ صاحب مفتی ریاست رامپور،	مسٹر محمد قمر شاہ بیرسٹر جوڈیشل سکرٹری رام پور اسٹیٹ نے مفتی صاحب مذکور سے رائے طلب کی تھی کہ مسوّدہ قانون وقف شرعاً صحیح ہے یا نہین، مفتی صاحب نے صحیح قرار دیکر اسکو مدلل کیا ہے	
	مولوی اسماعیل وکیل شاہجہان پور و سکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شاہجہان پور،	صاحب کلکٹر شاہجہان پور نے مولوی صاحب موصوف سے مسودہ وقف پر رائے طلب کی تھی، مولوی صاحب نے اصل قانون کو ضروری ثابت کرکے چند ترمیمین پیش کی ہین،	
۲۹، اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ء	نوابصاحب سچین اسٹیٹ	ایک خط مین جو سکرٹری انجمن وقف	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		کے نام ہی، لکھتے ہین، "جناب والا نے جو اسکیم وقف علی الاولاد کی تجویز فرمائی ہے، وہ مسلمانون کے قدیم خاندانون کے حق مین رحمت مجسم ہے،	یہ بہت بڑا خط ہی
۱۹ مئی سنہ ۱۹۱۱ء	مولوی مقبول عالم صاحب وکیل بنارس،	صاحب کمشنر قسمت بنارس نے مولوی صاحب سے مسودہ قانون وقف پر راے طلب کی تھی مولوی صاحب نے قانون کی تائید کی، اور خفیف ترمیمات پیش کین،	اسکی نقل میرے پاس بھیجدی ہے
۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۱ء	مولوی ابن احمد صاحب بیرسٹر و سکرٹری پراونشل مسلم لیگ الہ آباد،	ایک خط مین سکرٹری انجمن وقف علی الاولاد کو لکھتے ہین، پراونشل مسلم لیگ آپ کی تائید مین عنقریب ممبوریل گورنمنٹ مین روانہ کرے گی،	
۳۰ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء	حکیم اجمل خان حاذق الملک دہلی،	مجھکو ایک خط مین لکھتے ہین، "جس حد تک وقف اولاد کی	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		تحریک پہونچ چکی ہے وہ خوشی کا باعث ہے،	
۲۲ مئی سنہ ۱۹۱۱ء	عبدالقدوس بادشاہ صاحب، مدراس،	ایک خط مین لکھتے ہین، وقف علی الاولاد کا مسئلہ بہت بھاری کام ہے جس باب مین آپ کو معلوم کرایا ہون، اور آپ بھی اس کے لیے کوشش کر رہے ہین،	
	مولوی علی احمد شاہ صاحب بدایون پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ وسکرٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ،	ایک خط مین لکھتے ہین مسلمانان ضلع بدایون کی طرف سے مبارکباد کامیابی مسئلہ وقف علی الاولاد دیتا ہون اور یہ مسئلہ مسلمانونکا مسلم شرعی مسئلہ ہے،	

صیغہ وقف کی رپورٹ پڑھنے کے بعد مرزا ہادی صاحب عزیز نے اپنی وہ بیش بہا و پر تاثیر نظم سنائی جس کا بیچینی سے انتظار کیا جا رہا تھا، مرزا صاحب کی نظم اور پھر طرز ادا ایسی نہ تھی جو کسی دل پر اثر کئے بغیر رہسکتی وہ نظم مندرجہ ذیل ہے،

نظم مرزا ہادی صاحب عزیز لکھنوی

بیدرد سہی لیکن ہم تمکو رُلا دینگے
جو گھاؤ جگر مین ہی وہ آج دکھا دینگے

ارمان ہین ناواقف آئین محبت سے
ہم مدرسۂ دل مین اب درس وفا دینگے

اسباب جہالت کو تم جمع کئے جاؤ
اک نالۂ سوزان سے ہم آگ لگا دینگے

سمجھے تھے بنائینگے اکسیر خبر کیا تھی
خاکستر دل تجھکو اس طرح اُڑا دینگے

تم جمع کئے جاؤ دامن مین ان اشکون کو
ہر قطرہ سے ہم دل کی تصویر بنا دینگے

جو حرف غلط مجھکو سمجھے ہین سمجھنے دو
دیکھون مری ہستی کو کیونکر وہ مٹا دینگے

کیا اُنسے کرین شکوہ انداز تغافل کا
جب رو کے کہینگے کچھ وہ اور رُلا دینگے

کیا داد وفا لینگے غیرون سے ترے زخمی
پیراہن خونین کو کعبہ مین چڑھا دینگے

ہم چشم تغافل کو پھر قدح کرینگے اب
غفلت کے حجابونکو اک پل مین اُٹھا دینگے

گذری ہوئی دنیا کے اوراق ذرا اُلٹو
جو بات نہین تم مین وہ تمکو دکھا دینگے

اسلام کی وہ شوکت دیکھوگے اگر پھر تم
گذرے ہوے افسانے ہم یاد دلا دینگے

سرسام جہالت کی گرمی سے ہی سخت الجھن
بڑھتے ہوے پارہ کا زور آج گھٹا دینگے

اِس جادۂ علمی پر ہمراہ چلے آؤ
رفتار زمانہ کی ہم تم کو سکھا دینگے

ہوگی عُلما کو جب پیکار مین سرگرمی
ہم داغ محبت سے وہ آگ دبا دینگے

ہو فلسفۂ مغرب یا فلسفۂ مشرق
دریا کی ہم ان دونون دھارونکو ملا دینگے

تمنے جسے دامن سے غفلت کے بجھایا تھا
پھر مجلس علمی مین وہ شمع جلا دینگے

آرائش رُوحانی منظور اگر ہوگی
تعلیم کے آئینے محفل مین لگا دینگے

"پیدا تو کر دل مین تم ذوق خود آرائی"
"پھر زیب تمھین دیگی خود بینی و خود آرائی"

ای جذبۂ روحانی اے نفس ہیولانی
وہ نقش بٹھا دل پر جو ہو نہ کبھی فانی

دنیا کی ہر اک طاقت مغلوب ہوئی جس سے
تعلیم کی قوت ہے وہ قوتِ روحانی

غالب ہے یہی عنصر دنیا کے عناصر پر
باقی ہے یہی جوہر اعراض ہین سب فانی

مبدے کی طرف اپنے مڑکر تو ذرا دیکھو
آئیگا نظر تمکو اک جلوۂ عرفانی

تاریخ کے صفحون پر ڈالو نظر عبرت
کردار سے پھر اپنے شاید ہو پشیمانی

تم جسکے موید ہو وہ دل ہے سراسیمہ
تم جسکے مقلد ہو وہ عقل ہے دیوانی

اسلام کی یہ حالت دیکھی نہین جاتی ہے
اس خانۂ ویران کی اللہ رے ویرانی

اب گور غریبان کے ذرّون مین چمکتے ہین
جو علم دکھاتے تھے سینون مین درخشانی

افسوس نہین تم مین کوئی کشش ایسی بھی
اور خاک کے پردون مین یہ جذبۂ پنہانی

یہ جذر و مد آئینہ ہے جہل مرکب کا
ہٹتے گئے مرکز سے بڑھتی گئی نادانی

آثار قدیمہ پر کب تک یہ تمھین نازش
اسلاف کی عزت پر کب تک یہ رجز خوانی

کچھ تم بھی کرو کچھ تم بھی کرو محنت
ناکارہ بنا دیگا یہ ذوق تن آسانی

معلوم بھی ہے تمکو کیا علت ہستی ہے؟
مقصود نہین اس سے آرایش جسمانی

کیا ہو گیا یہ تمکو کیون مر گئے سب جذبے
وہ جوش، نہ ہے باقی وہ حالتِ وجدانی

ہر علم مین ہر فن مین ہو کتنے تہی مایہ
ہے تمکو پسندیدہ یہ بے سر و سامانی

اے قوم کے نوخیز و اب کسکی ضرورت ہے
ہین معتمد ندوہ جب شبلی نعمانی

پھر کیون نہین کرتے ہو تسخیر علوم اب تم
ہاتھون مین تمھارے ہے جب نقش سلیمانی

اے دین کے ہمدردو دنیا ہی مین رہنا ہے
حاصل کرو اسکو بھی تا قوت المکانی

تقریر گل افشان کو پہلو مین سنو آکر
ہین دامن ندوہ مین جو پھول چنو آکر

اِس نظم کے ختم ہونے کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا اور تمام حاضرین محظوظ ہو کے تشریف لے گئے۔

اجلاس چہارم

تین ہی بجے سے تمام اصحاب نے تشریف لاکر ہال کو بھر دیا، آدھ گھنٹہ کے بعد صدر انجمن صاحب تشریف لائے اور کارروائی شروع ہوئی، سب سے پہلے مولوی سید سلیمان صاحب مدرس دار العلوم کو موقع دیا گیا کہ وہ اپنی بیش بہا کتاب **الدلیل الی المعرب والدخیل** کو جو حسب تجویز نمبر ۲ منظور کردہ اجلاس دوازدہم ندوۃ العلماء انھوں نے تیار کی ہے پیش کریں۔

مولوی صاحب ممدوح نے ایک مختصر اور موزوں تقریر کے ساتھ اس لغت کو پیش کیا اور خاص جلسہ نے مولوی صاحب ممدوح کی اس خدمت شاقہ کو دلی اعتراف اور بیحد مسرت کے ساتھ قبول کیا

اس کے بعد ایک نہایت اہم اور ضروری تجویز پیش ہوئی جسکا منشا یہ تھا کہ چونکہ حضور نظام کی ریاست مین خطیبون اور امامون کے لیے منجانب ریاست جاگیرین مقرر ہین اور اکثر انمین بالکل جاہل ہین اسلیے جلسۂ ندوۃ العلما کو گورنمنٹ نظام سے درخواست کرنی چاہیے کہ خطیبون اور امامون کے لیے تعلیم لازمی کردے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوے نہایت عمدہ و موثر تقریر فرمائی، افسوس ہے کہ وہ تقریر قلمبند نہین ہوسکی مگر ضروری خلاصہ اسکا یہ تھا مذہبی حیثیت سے تو اس تجویز کی ضرورت مین کلام نہین، فقہ کی رو سے علم امامت کے لیے ضروری شرط ہے لیکن دنیوی حیثیت سے بھی اسکی اہمیت کا انکار نہین کیا جاسکتا۔

آج کل قومی تنزل کے دور کرنے کیلئے مختلف تدبیرین کی گئین لیکن واقعہ یہ ہے کہ قومی بہبود کے مسائل جس سرعت کے ساتھ امامون اور خطیبون کے ذریعے سے پھیل سکتے ہین کسی دوسرے ذریعہ سے نہین پھیل سکتے۔ خطیب یا امام ہمیشہ ایک جماعت کو اپنے ساتھ رکھتا ہے جو پنجوقتہ اسکے پیش نظر رہتی ہے، اس جماعت مین غریب، امیر، رذیل، شریف، غرض ہر طبقے کے لوگ ہوتے ہین اس بنا پر ان مسائل کو ہر خطیب نہایت آسانی کے ساتھ قوم کے ہر طبقے مین پھیلا سکتا ہے لیکن اس گروہ کی جہالت سے نتیجہ بالکل برعکس نظر آتا ہے، مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ اس کی تائید کی اور آپ کے بعد مولانا عبدالباسط صاحب صاحبزادہ ملا عبدالقیوم صاحب مرحوم کھڑے ہوے اور ایک مختصر اور پر دلائل تقریر

کی تائید فرمائی جس مین آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ نظام نے خود ہی اپنی ریاست کے خطیبون اور امامون کے لیے مذہبی تعلیم لازمی کردی ہے مگر اہلکارون کی بے توجہی سے ابتک عملدرآمد نہین شروع کیا گیا اس لیے بجاے اسکے کہ گورنمنٹ نظام سے تعلیم کے لازمی کرنے کی درخواست کیجاے اسکی درخواست کرنی چاہیے کہ مجوزہ اسکیم پر عملدرآمد شروع کیا جائے۔

اس ترمیم کی تائید مولانا میر عبدالکریم صاحب مدرس دارالعلوم نے فرمائی اس لیے رزولیوشن مین ترمیم کی گئی اور ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا گیا۔

"یہ جلسہ گورنمنٹ عالیہ نظام حال کے اس سرکلر کے جو قاضیون،،
"خطیبون اور امامون کے لئے مذہبی تعلیم لازم کردینے کے متعلق"
"نافذ فرمایا گیا ہے دل سے قدر کرتا ہے اور یہ درخواست کرتا ہے کہ"
"انکا نصاب تعلیم اور انتظام فرمایا جاے۔،،

اس کے بعد پروگرام کی ترتیب کے لحاظ سے مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ندوۃ العلما کے اغراض و مقاصد پر تقریر کرنے والے تھے لیکن وقت ختم ہوچکا تھا اسلیے وہ دوسرے دن کے لیے اُٹھا رکھی گئی اور اجلاس چہارم اس اہم تجویز پر ختم ہوا۔

اجلاس عام

اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ بعد مغرب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد فضائل و کمالات سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرما کر حاضرین کو محظوظ ہونے کا موقع دینگے لیکن سرعت کے ساتھ بے دینی کے سیلاب کا اُمڈا چلا آنا اور کثرت سے خیالہائے شکوک و شبہات کا نمودار ہو ہو کر قلوب کے تکدر کا پتہ دینا اس بات کا مقتضی تھا کہ اسے روکا جائے اور ان شبہات کا ازالہ کیا جائے۔

پنجاب کے مشہور اسپیکر خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے ویکیل چیف کورٹ بھی اس جلسہ میں تشریف لائے تھے اور پروگرام میں اور اہم تجاویز کی وجہ سے آپ کے لکچر کے لیے وقت نہ نکل سکا تھا اسلیے مولانا ابوالکلام آزاد نے آپ کی ضروری تقریر کو اپنی تقریر پر ترجیح دی۔

بعد مغرب خواجہ صاحب ممدوح اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے تقریباً تین گھنٹہ تک فضائل اسلام پر ایک بسیط تقریر فرمائی، خواجہ صاحب کا طرز استدلال جدید معلومات کو قرآن کریم کے ساتھ مطابقت دینا اور اسلام کی افضلیت کو غیر مذاہب کے مقابلے پر بغیر کسی قسم کی دل آزاری کے جدید طریقوں سے ثابت کرنا ایسا نہ تھا کہ بغیر موثر و مفید ہوئے اور بغیر زنگ آلودہ دلوں کو صیقل کیے رہ سکتا، تمام حاضرین نے محویت کے ساتھ تقریر سُنی، تقریباً گیارہ بجے تقریر ختم ہوئی۔

اجلاس پنجم

سب کارروائیون سے پہلے حسب قاعدہ قرآن مجید کی تلاوت کی گئی، اسکے بعد خان بہادر میر جعفر حسین صاحب نے اعلان کیا کہ کل کے چندہ کی مقدار گیارہ ہزار روپیہ تک پہنچ چکی ہے اور رغبت دلائی کہ چندۂ موعودہ کو ادا کرنا چاہیئے اور یہ بھی بیان کیا کہ چندہ جمع کرنے کو فوراً دورہ شروع کیا جائے اور سب سے پہلے اضلاع اودھ و گورکھپور و پٹنہ وغیرہ کا دورہ ہوگا۔

بدقسمتی سے امسال ندوۃ العلماء کے چند معزز ممبرون نے وفات پائی تھی جسطرح انھون نے قومی خدمات کو انجام دیا اور ایثار کا نیا نمونہ پیش کیا جو صرف قرون اولیٰ مین مل سکتا ہے وہ ندوہ کو اس پر مجبور کرتا تھا کہ یہ جلسہ انکے احسانات کو دوہرا کر انکے لیے دعاے مغفرت کرے اور انکے پسماندون سے تعزیت ادا کرے۔

مولانا خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری نے نہایت رقت قلب کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی اور جناب مولانا مسیح الزمان خان صاحب مرحوم، جناب خان بہادر حاجی قادر بخش صاحب مرحوم، جناب قاضی علی احمد صاحب بدایونی مرحوم، جناب مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم،

جناب حکیم حاجی عبدالعزیز صاحب مرحوم کے لیے نہایت خضوع وخشوع سے دعاے مغفرت کی گئی اور اون کے پس ماندون سے تعزیت ادا کی گئی،

تجویز یازدہم

اسکے بعد نہایت اہم رزولیوشن پیش ہوا یعنی ملک معظم نے ازراہ مہربانی جو تعلیمی عطیہ پچاس لاکھ روپیہ کا مرحمت فرمایا ہے اوسکا تعلق تمام ملک کے ساتھ ہے اس لیے مستند عربی مدارس کو بھی اوسمین حصہ ملنا چاہیئے۔

مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے ایک مختصر مگر پرزور تقریر مین گورنمنٹ سے اسکے لیے درخواست کرتے ہوے تجویز ہالا کی ان الفاظ کے ساتھ تحریک کی

"مجلس ندوۃ العلما گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ شاہنشاہی عطیہ"

"پچاس لاکھ روپے مین سے عربی مستند مدارس کو بھی حصہ ملنا چاہیے"

شمس العلما مولانا عبداللہ صاحب ٹونکی اور خان بہادر شمس العلما مولوی ابوالخیر صاحب نے اسکی تائید کی اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

خان بہادر شمس العلما مولوی ابوالخیر صاحب نے تائید کرتے ہوے چندہ کی رغبت دلائی اور آیۃ ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ" تلاوت کرکے دیر تک وعظ فرماتے رہے، اسکے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب معتمد صیغۂ مال نے ندوۃ العلما اور دارالعلوم کے جمع خرچ پیش کیے اور نہایت اطمینان کے ساتھ سُنے گئے،

(نوٹ) جمع خرچ وگوشوارہ حسابات ندوۃ العلما رپورٹ ہذا کے آخر مین ملاحظہ ہون،

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی نے جمع خرچ پر یہ مارک

فرماتے ہوئے نہایت مفید و مبسوط تقریر فرمائی اور یہ ظاہر کیا کہ مسلمانوں مین فیاضی، غیرت اور جوش موجود ہی مگر وہ مجبور ہین دے نہین سکتے اونکے مصارف بڑھے ہوئے ہین لہذا کامیابی کی بنیاد یہ ہے کہ مسلمان اعتدال اور میانہ روی اختیار کرین ۔

افسوس ہے کہ ہم ایسی مفید تقریر کو قلمبند نہ کر سکے اسلیے درج کرنے سے معذور ہین

اشاعۃ اسلام ایسا ضروری صیغہ جو ندوۃ العلما کے اہم مقاصد مین داخل بھی ہے ایسے موقع پر کیونکر فراموش کیا جا سکتا تھا چونکہ وقت کافی بچ گیا تھا اسلیے شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس مبحث پر ایک مبسوط و مؤثر تقریر فرمائی اور اوسکے متعلق خاص خاص تجویزون کو ذکر کیا اور اوسکی مثالین پیش کین

مولانا ممدوح کی یہ تقریر جسکا لفظ لفظ اثر مین ڈوبا ہوا تھا حاضرین کے دل مین چٹکیان لے رہی تھی اور اون کی اندرونی تاثیر کو امداد کی صورت مین ظاہر کر رہی تھی ۔

یہ حالت دیکھکر مولانا نے فرمایا کہ صاحبو! ظاہر ہے اور فوری اثر جو مسلمانون کا خاصہ ہے مین اسکا قائل نہین بلکہ آپ لوگ یہان سے جانے کے بعد اس اثر اور تحریک کو جاری کرین تو وہ قابل قدر اور اسلام کی سچی خدمت ہی وہ تقریر حسب ذیل ہے ۔

نوٹ، چونکہ مولانا ممدوح کی یہ تقریر بھی مختصر نویسون کے ذریعہ سے لی ہی اس لیے اسمین وہ قوت اور زور نہین ہے جو مولانا ممدوح کے بیان مین تھا ۔

تقریر شمس العلما مولانا شبلی صاحب نعمانی

حضرات مین نے اسلام کی تاریخ جہانتک مجھ سے ہو سکا نہایت غور و فکر کے ساتھ پڑھی ہے، مین تیرہ سو برس کی وسیع مدت کا ایک حد تک واقف کار ہون، کہ تمام ممالک اسلامیہ مین

مسلمانون کی حالتین مختلف زمانون مین مختلف سلطنتون مین مختلف دورون مین کیا رہی ہے مگر مین آپ کو صحیح شہادت دیتا ہون، کہ مجھکو نہین معلوم ہے کہ مسلمانون پر کوئی وقت اور کوئی زمانہ آج سے زیادہ مشکل شاق اور آج سے زیادہ تباہ کنندہ گذرا ہے، مجھکو معلوم ہے کہ ایک زمانہ ایسا مسلمانون پر گذرا ہے چھٹی اور ساتوین صدی مین جبکہ تاتاری اوٹھے اور وہ ایک طرف سے پامال کرتے ہوے شام تک پہونچ گئے، مورخون کا یہ بیان ہے کہ نوے لاکھ مسلمان قتل کردیے گئے اور پیوند خاک کردیے گئے، ایسا سخت زمانہ بھی گذرا ہے سیکڑون سلطنتین تباہ ہوگئین، سیکڑون خاندان برباد ہوگئے، بغداد جو کہ امام دین اور تمام دنیا کے مسلمان جسکو مبت العرب کہتے تھے اوسکی یہ کیفیت ہوگئی کہ جو لوگ سفر مین گئے ہوے تھے جب وہ واپس آئے تو اونکو اپنا محلہ نہین ملتا تھا تو گھرون کا کیا ذکر ہے، یہ حالت گذری ہے ایسا زمانہ تھا جبکہ شیخ سعدیؒ کو یہ کہنا پڑا کہ ؎

ای محمد گر قیامت سر برون آری ز خاک　　سر بر ون آرد قیامت در میان خلق ہنوز

خون فرزندان احمد مصطفے شد ریختہ

ایسی حالت گذری ہے مگر مین اس حالت کو بھی آجکی حالت سے آسان تر اور سہلتر سمجھتا ہون، اسلیے کہ اون پر تو فقط ایک ملکی مصیبت تھی، مذہب پر اخلاق پر قوم کی معاشرت پر کوئی حملہ نہین تھا کوئی صدمہ نہین تھا، تاتاری کسی مسلمان سے یہ نہین کہتے تھے کہ تم اپنے عقائد اسلام سے برگشتہ ہوجاؤ، اور کوئی ایسی ترغیبین تاتاری نہین دیتے تھے کہ جس سے مسلمانون کے مذہبی اعتقادات وہ مذہبی خیالات مین کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو، چنانچہ اسکا یہ اثر پیدا ہوا کہ خود وہی ہلاکو خان کہ جو بانی کنندہ دین اسلام تھا اوسکا پوتا مسلمان ہوگیا اور اسلام لایا، اسکی وجہ یہ تھی کہ بجز ملکی حالات کے مذہب سے اونکو کوئی غرض نہ تھی، مذہبی معاملات مین وہ نہایت فیاضی سے مسلمانون کو دخل دیتے تھے یہانتک کہ اون کے واعظ اور علما جو دربار مین داخل تھے اون سے وہ وعظ اور پند

سنتے تھے محقق طوسی جو باعث فخر ہی لحاظ اپنے علم کے اور کمالات کے وہ وزیر تھا ہلاکو خان کا،
اس سے آپ قیاس کر سکتے ہین کہ یہ مصیبت یکطرفہ تھی مگر آج کل مسلمانون کی کیا حالت ہی کونسا
پہلو ہے جس طرف سے زد نہین ہے وار نہین ہے ان سب کی تفصیل کرنیکا موقع نہین ہے
مسلمانون کی پولیٹیکل حالت کیا ہی؟ اسکو جانے دیجیے مسلمانون کی تعلیمی حالت کا تناسب کیا ہی
جسکے لیے یونیورسٹی قائم ہو رہی ہی یہ بھی ایک ضروری چیز ہے لیکن خیر سوال یہ ہی کہ یا تو یہ حالت
تھی کہ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۔ یا اب اسکے مقابلے مین کیا لفظ سننے مین آتے ہین کہ ہندستان
مین (آپ لوگون کے گھبھی کبھی بطور خفیف آواز کے جو کانون مین بھنک کیطرح پڑ جاتی ہی) فلان
مقام پر تو مسلم مائل بہ ارتداد کر دیے گئے، یا مرتد کر دیے گئے، آپ یہ کہکر اپنی تسلی کر لیتے ہین کہ وہ پہلے ہی
سے ایسے تھے، یہ اتفاق کی بات ہے کسی لالچ سے کسی طمع سے کسی حرص سے اونسے قبول کر لیا ہوگا
لیکن حضرات جیسا کچھ آجکل کئی مہینون کی خط و کتابت سے معلوم ہوا ہی اشتہارات دینے
کے بعد جو تحریرات جا بجا سے آئی ہین اور جو کیفیتین محقق طور سے معلوم ہوئین جو ایجنٹ اور سفیرون کے
بھیجنے سے دریافت کی گئین، خاص ایک شخص حسن شاہ مقرر کر کے بھیجا گیا، اونھون نے بہت سے
مقامات مین جاکر خود دیکھا تو ایسی حیرت انگیز باتین معلوم ہوئی ہین کہ جسکی بنا پر مین نہین سمجھتا کہ اگر
تمام مسلمان قوت متفقہ سے متحد نہ ہونگے تو کیا ہوتا ہے، حضرات اس بات کی شکایت کرنا نہایت عیب
ہے میرے نزدیک یہ بالکل بدنصیبی کی بات ہی کہ ہم آپ یہ شکایت کیا کرین کہ ہمارا فریق ثانی خواہ
ہندو یا پارسی ہون خواہ مجوسی یا کوئی ہون کیون ہمکو ترغیب دیتے ہین، نعوذ باللہ اسلام سے
مرتد ہو جانیکی، کیون ہندو بنانا چاہتے ہین کیون عیسائی بنانا چاہتے ہین مگر دنیا میدان مسابقت
اور کشمکش ہے میدان رزم ہے اسمین آپ کسکو روک سکتے ہین، فرض کیجیے کہ ایک خاندان کے دو
لڑکے ہین اونمین آپسمین رشتہ اتحاد و ارتباط ہی دونون گریجویٹ ہین، ایک عہدہ ڈپٹی کلکٹری کا خالی ہو

تو کیا دونون اوسکے حاصل کرنیکی کوشش نہ کرینگے؟ کیا ایک یہ چاہیگا کہ مین فیل ہوجاؤن اور اور میرا بھائی پاس ہوجاوے اور نوکر ہوجاوے نہین بلکہ دونون برابر درجہ کی قوت صرف کرینگے اور کوشش کرینگے اور دونون حقیقتًا یہ چاہینگے کہ میرا بھائی کامیاب نہو اور مین ہوجاؤن، کیا یہ کسی قسم کی بدنفسی ہی یہ دنیا کی حالت ہی فطرت انسانی ہی کہ اپنے مقصد کے حاصل کرنیکے لیے جتنی تدبیرین ممکن ہون وہ کرے، اس لیے ہمارے مخالف اور ہمارے فریق ثانی بہت کچھ کوشش کررہے ہین تو ہمکو یہ اعتراض نہ کرنا چاہیے کہ وہ کیون کرتے ہین اونکی شرارت ہے یا خدانخواستہ اونکی خباثت ہی، یہ نہین ہے بلکہ ہمکو خود یہ دیکھنا ہے کہ ہم بجاے خود بھی ایسی ہی کوشش کرتے ہین یا نہین اگر نہین کرینگے تو یہ میدان مسابقت ہی ہمین ہم ہارجائینگے۔ حضرات حالت یہ ہے کہ ہم تو فخر و ناز کرتے ہین علیگڈہ کالج پر، ہم فخر و ناز کرتے ہین دیوبند پر، ہم فخر و ناز کرتے ہین ندوۃ العلما پر، لیکن مین آپ کے سامنے ایک مختصر سی چیز کا جسنے کبھی اپنا نقارہ فخر نہین بجایا ہی اوسکی حالت بیان کرتا ہون کیا کوئی ایسی مثال تمام دنیا مین اسوقت موجود ہے کوئی دکھا سکتا ہی مین آپ کے سامنے ایک خاص بات پیش کرتا ہون کہ ہمارے جتنے کام اس وقت تمام ہندوستانیمن ہین اون سب کے ہم نقارہ نواز ہین ثنای خود بخود گفتن نمی نیید اگر ندوہ ہی تو ہم کو اپنے ندوہ کے متعلق لندوہ مین لکھنا پڑتا ہے کہ یہ ایسی چیز ہے ویسی چیز ہی، رپورٹمین ہین روداد مین ہین اگر علیگڈہ ہی تو اوسکی ہر سال یہی نقارہ نوازی کیجاتی ہے، کانفرنسون کے ذریعہ سے لوگون کے ذریعہ سے مگر وہ لوگ بھی آج ہین اس دنیا مین اونکی طرف کو دیکھنا چاہیے کہ سب کچھ کررہے ہین مگر اونکے حالات اونکی کوششین اونکی جدوجہد اونکی زبان سے سننے مین نہین آتی بلکہ زمین و آسمان بولتے ہین، مجکو گروکل کا قصہ اسوقت بیان کرنا ہے، کہنا پڑتا ہے کہ گروکل کے حالات کسی ہندو کے لکھے ہوے مجھے نہین ملے، مین نے

گروکل کے حالات اوسکے بانیون سے سنے ہین نہ تحریرون سے اور نہ زبانی، بلکہ اون مسلمانون سے جو وہان گئے ہین، اون انگریزون سے جنھون نے وہان جاکر قیام کیا ہو پانچ پانچ اور چھ چھ دن وہان رہے ہین اونھون نے پانیر مین اسپر متعدد آرٹیکل لکھے ہین اونسے سُنے ہین اور معلوم کیے ہین، وہ یہ حالات ہین، یہان تو یہ حالت ہو کہ اگر ہم کسی غریب آدمی کو عربی پڑھوانا چاہین تو ضرور ہو کہ ہم اوسکو وظیفہ دین، اسکالرشپ دین، اگر کسی کو ہم انگریزی پڑھوانا چاہین تو گو ہم اوسکی دنیاوی معاش کے لیے بندوبست کر رہے ہین، لیکن ہمکو ضرورت ہے کہ ہم اوسکو روشوتین دین وظیفہ اور اسکارشپ دین، رشوتین بھی چھوٹی نہین دس دس بیس بیس اور چالیس چالیس روپیہ کی، برادران اسلام سوال یہ ہو کہ اگر آپ مین سے کوئی ایسا مدرسہ قائم کرے جسکی مین ابھی اسوقت تشریح کرتا ہون تو آپ مجھکو بتائیے کہ تمام ہندوستان مین سے ایک شخص بھی ایسا ہو جو ایسی تعلیم کے لیے مستعد ہو اور ایسے مدرسہ مین جانے کیلیے طیار ہو یعنی گروکل جو چیز ہے اوسنے اپنے مقاصد اپنے اصول اور اپنے دل یہ قرار دیے ہین کہ یہ ایک درسگاہ ہم بناتے ہین جسمین وہ بچے لیے جائینگے جنکی عمر شاید آٹھ برس کی ہو ایسے بچے اسمین داخل کیے جائینگے شرط یہ ہوگی کہ چوبیس ۲۴ برس کی عمر تک وہ گھرون پر جانے نہ پائین فقط وہان تعلیم پائین اور وہ کسی مشغلہ مین نہ پڑینگے، ۲۴ - ۲۵ برس تک کی عمر کا جو زمانہ ہو نوکری کرنے کا جسکے بعد سرکاری نوکری نہین ملتی اس زمانے کو گویا وہ کھو دینگے، مقصد یہ ہے کہ وہ ناکارہ ہو جائین اور سرکاری ملازمت کی ترغیب کا ذرا بھی موقعہ باقی نہ رہے، اونکو وہان پر زندگی کیونکر بسر کرنی ہوگی، یون کہ ایک لکڑی کا تختہ سونے کو ملیگا، پلنگ نہین چارپائی نہین گدا نہین، کمبل اوڑھنے کے لیے، پانون یا تو ننگے یا کھڑاؤن پہننے کیلیے ملینگی، یہ تو اونکی حالت ہوگی، لذائذ اطعمہ جو ہمارے یہان سب سے بڑی چیز کالج مین بھی اور ہمارے غریب جھونپڑے (یعنی ندوہ) مین بھی رات دن رہتی ہو وہ یہ ہے کہ

آج قورمے کا مزہ ذرا اُترا ہوا تھا پلاؤ کا رنگ اچھا نہین تھا، زعفران کم تھی، طلبہ کی شکایت ہے کہ آج قورمہ مین کساؤ کم تھا، مگر اونکو سیدہا سادہ بالکل غریبانہ کھانے دیے جائینگے، مگر یہ کن کے لڑکے ہین آپکو یہ خیال ہوگا کہ سڑک پر پڑے ہوے بچے چُن لیے گئے ہونگے، اُن کو تو اتنا بھی غنیمت ہے مگر یہ وہ لڑکے ہین جنکے والدین مصارف کے لیے ۲۵ روپیہ ماہوار دیتے ہین، ۲۵ روپیہ ماہوار فیس ہے ایسی سخت زندگی سے رہنے کے لیے ایسی مصیبت سے بسر کرنیکے لیے اونکے والدین ۲۵ روپیہ ماہوار اپنے گھر بیٹھے بھیجتے ہین، ۳۰ لڑکے تعلیم پا رہے ہین اور اونمین سے ایک بھی ایسا نہین ہے کہ جو مفلس ہو جسکو وہ اسکالرشپ دیتے ہون یا رشوت دیکر پڑہاتے ہین، کپڑے روپیہ بھی دیے جائین، کمبل اوڑہنے کے لیے، فرش خاک سونے کو، کھانے کے لیے ایسی سادی غذا جسپر ہم مسلمان مشکل سے راضی ہونگے، کام اونکا کیا؟ تعلیم وہ کیا پاتے ہین؟ اونکی تعلیم یہ ہے کہ ایک طرف تو نہایت اعلیٰ درجہ کی سنسکرت اور ویدا اور اُن کے جو علوم دینی ہین اونکی تکمیل، مگر معاف کیجیگا، ہم لوگونکی طرح نہین کہ اتنے بڑے محقق بنے بیٹھے ہین پوچھو کہ حضرت ایک حرف انگریزی بھی پڑہ سکتے ہو تو جواب ندارد، جب مین ٹرکی سے واپس آرہا تھا اتفاق سے گھر مین علالت تھی، ایک رات کو بارہ بجے تار آیا مین نے اسکو کھولا، دل مین دبدہا پیدا ہوا کہ کیا واقعہ ہے خدا جانے کیسا تار ہے خیر مین دوڑا ہوا سرسید مرحوم کے نواسے کے پاس گیا اونھون نے پڑھکر سنایا کہ یہ تار نواب علی حسن خانصاحب نے بھوپال سے بھیجا ہے وہ آپکو ٹرکی سے بخیر واپس آنے پر مبارکباد دیتے ہین، یہ حال ہم مولوی صاحبان کا ہے، اور اونکو دیکھیے کہ سنسکرت مین تو یہ کمال اور اپنے مذہب کی پوری واقفیت اوسکے ساتھ بھی انگریزی مین نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم، اس حد تک کہ فیلپ جسنے پانیر مین ایک بڑا آرٹیکل لکھا ہے کہتا ہے کہ مین نے وہان کے لڑکون کو جاکے دیکھا کہ انٹرنس کلاس مین جو لڑکے پڑھتے ہین وہ

انگریزی مین سرکاری کالجون کے بی - اے - کی برابری کرتے ہین، آلات سائنس تمام جمع کیے گئے ہین، بڑے بڑے لائق اور اعلیٰ درجہ کے پروفیسراون کو موجودہ علوم و فنون سکھاتے ہین اور سائنس کی تعلیم دیتے ہین اور اوسکے ساتھ ریاضت محنت اور جفاکشی اونکو سکھلائی جاتی ہے، اونکو دو وقت تالاب مین نہلایا جاتا ہے اور اونکو میلون دوڑایا جاتا ہے اور اونکو مجاہدین بنایا جاتا ہے، کام اونکا کیا ہوگا؟ کام اونکا یہ ہوگا کہ نہ وہ سول سروس مین جگہ تلاش کرینگے، نہ وہ بائیسکورٹ کی جمی کے متوقع ہونگے، نہ وہ کچہریون مین جاکے خاک چھانینگے، نہ وہ بیٹھکر ممبر پر وعظ کرینگے، بلکہ اون کا کام یہ ہوگا کہ گلے مین کفنی ڈالے ہوے ادنیٰ درجہ کے دہاتون مین جاکر جہان زندگی بسر کرنا سخت مشکل ہے وہان چنے چبا چبا کر بسر کرینگے اور اپنے مذہب کو پھیلائینگے اور نعوذ باللہ مسلمانون کو ہندو بنائینگے، یہ اونکا مقصد ہے اسکے اوپر ایک طرف تو ہماری فیلنگ یہ پیدا ہوتی ہے کہ ہماری ترقی ہو، دوسری طرف جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص سرندر ناتھ بایدن موہن مالوی اپنی قوم کے لیے کام کر رہا ہے تو ہم اوسکی تحقیر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ کیون ایسا کر رہا ہے اور مسلمانون کو نقصان پہونچا رہا ہے؛ بلکہ ہمکو داد دینی چاہیے کہ اوسکا جو فرض تھا اپنی قوم کے لیے اوسکو وہ ادا کر رہا ہے، اب اوسکے مقابلہ مین ہمکو کیا کرنا چاہیے؟ اونکی (یعنی ہندوونکی) تو مختلف شاخین قائم ہوچکی ہین، مختلف شدھی سبھائین قائم ہوچکی ہین، کیفیت یہ ہے کہ مین نے ابھی کسی اخبار مین یہ اشتہار جو چھپوایا ہے نہین بھیجا ہے لیکن باین ہمہ مسلم گزٹ نے اسکے پروف کو غلطی سے چھاپ دیا، اوسکا یہ اثر ہوا کہ فوراً آریہ مسافر مین اور پرکاش مین اپیل کیگئی کہ اوہو مسلمان غضب ڈھائے دیتے ہین ہماری شدھی کو روکے دیتے ہین، ہم جو نومسلمون کو شدھ کرنا چاہتے ہین اوسکو روکے دیتے ہین، لہذا ہمکو فوراً قوت کے ساتھ آمادہ ہوجانا

چاہیئے اور اس مہینے مین ہمکو دس ہزار روپیہ جمع کر دینا چاہیے جہان ایک اغظ مسلمانون کا جائے وہان ہمکو دو بھیجنے چاہئین، یہ اعلان چار اخبارون مین جو یہان آتے ہین، آرمیا فرا، ارجن، پرکاش، اور لیڈر مین مین نے دیکھا تھا، یہان تو کچھ بھی نہین ہوا اور وہان طیاریان ہوگئی ہین، اوسکی ایک شاخ فرخ آباد مین قائم ہوئی ہے، مجھسے خود ایک وہان کے تحصیلدار نے بیان کیا تھا کہ مین نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ وہان کے نصاب تعلیم مین قرآن مجید کی تفسیر حسینی داخل ہے، کیا کسی نیک نیتی سے کیا اس لیے کہ قرآن مجید سے کوئی فائدہ حاصل کرین، کیا اسلیے کہ ہدایت لینا چاہیے، کیا مقصد تفسیر حسینی کے رکھنے سے، مگر اسکے مقابلہ مین مسلمانون مین کیا ہے پورا سناٹا، پورا سناٹا، اگر مقابلہ کیا جاتا ہے تو اس طرح سے کہ توپ کے مقابلہ مین کھیان، یا اگر مقابلہ کیلیے آمادہ ہوتے ہین تو ایسی صورت سے اور ایسی بے ترتیبی سے کہ کچھ بھی اثر نہین ہوتا، آج ہندوستان مین پانچ یا سات کروڑ مسلمان ہین مگر اونمین سے اہل عرب یا اہل عجم بہت کم ہین، زیادہ تر وہ لوگ ہین جو کہ یہان کے لوگ تھے اور وہ مسلمان ہوگئے، یا کیے گئے، جیسا کہ لوگ کہتے ہین کہ جبراً وہ مسلمان کیے گئے، خیر یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے، لیکن جہانتک مین نے تحقیق کی ہے کوئی شخص یہانتک کہ ایک متنفس بھی جبراً مسلمان نہین کیا گیا، سخت جاہل ہے جسکا یہ دعوی ہے کہ لوگ جبراً مسلمان کیے گئے، عالمگیر سے زیادہ لوگ کسکو متعصب کہہ سکتے ہین، مگر عالمگیر کے متعلق خود الفنسٹن نے یہ لکھا ہے کہ عالمگیر نے جتنا بھی ظلم کیا ہو مگر یہ مطلقاً ثابت نہین ہے کہ تمام عمر مین ایک ہندو بھی جبراً مسلمان کیا ہو، واقعات اور حالات ایسے تھے، آج آپ اس زمانہ مین خیال فرمائین کہ ہماری گورنمنٹ انگریزی مین کسقدر ٹالرشن اور کسقدر بے تعصبی ہے، کسقدر ہماری مذہبی فیلنگ کا خیال کرتی ہے، جسطرح ایک مسلمان پادری ہوکر اسلام کے خلاف کہہ سکتا ہے، اسیطرح اوس سے زیادہ

سختی کے ساتھ ایک مسلمان پادری پر اعتراض کرسکتا ہی لیکن گورنمنٹ کبھی دخل نہین دیتی،
باوجود اس بے تعصبی اور باوجود اس چشم پوشی اور باوجود اس فیاض دلی کے کیا نتیجہ ہی
کہ اسوقت ۳۰ لاکھ آدمی عیسائی ہوگئے، جو مسلمان تھے یا ہندو تھے، کیا یہ جبراً عیسائی
بنائے گئے ہین؟ یورپ کا اور انگریزی خوانون کا مذاق یہ ہی کہ جہان دو واقعات کو انھون نے
ساتھ دیکھا یہ منطق کی غلطی کرتے ہین، ایک کو علت اور دوسرے کو معلول قرار دیتے
ہین، انھون نے دیکھا کہ مسلمان ہندوستان مین آئے، یہ ایک بات، ہندو بہت سے
مسلمان ہوگئے، یہ دوسری بات، اب انھون نے ایک کو علت اور دوسرے کو معلول
قرار دے لیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ مسلمانون نے جبراً ہندؤن کو مسلمان کیا، لیکن اگر یہ دلیل صحیح ہی
تو کہنا چاہیے کہ خدانخواستہ انگریزی گورنمنٹ نے بھی لوگون کو جبراً عیسائی بنایا، لیکن حضرات
اگر انگریزون نے لوگون کو جبراً عیسائی نہین بنایا ہی تو غیرون کو کیا حق ہی کہ وہ کہین کہ ہندو
جبراً مسلمان بنائے گئے، یہ ایک واقعہ ہے کہ جب حضرت معین الدین چشتی اجمیر شریف
مین تشریف لائے تو راجپوتانہ بھر مین کہین اسلامی سلطنت نہ تھی کون جبر کرنے والا تھا،
خواجہ صاحب کوئی تلوار نہین رکھتے تھے کوئی لاؤ لشکر نہین رکھتے تھے، ایک فقیر مسکین
گوشہ نشین، وہ آکر زمین مین پہاڑ کی کھو مین بیٹھ گئے اور راجپوتانہ بھر کو روشن کردیا (چیرز)
آج کیا حالت ہے؟ مین اجمیر گیا ہون (آج اتنا تعصب اور منافرت ہندو مسلمانون مین
پیدا ہوگئی) مگر ہاان ہمہ مین نے سنا ہی کہ ایک ہندو آتا ہے، پہلے جناب حضرت خواجہ
معین الدین چشتی کے مقبرہ کے درشن کرتا ہے اوسکے بعد اپنے شوالہ مین جاتا ہے، ان لوگون
نے اسلام کو پھیلایا تھا، آج ہزارون لاکھون ہندؤن کو دیکھتے ہین کہ اون کے مزار پر جاتے
ہین اور سجدہ کرتے ہین، جسکو ہم بھی جائز نہین رکھتے، وہ اتنا اعتقاد اور محبت رکھتے ہین،

کیا اسپر بھی آپ یقین کر سکتے ہین کہ اسلام جبراً پھیلایا گیا، اونھون نے اسلام کا ایسا نمونہ دکھلا دیا کہ دل اونکی طرف کھنچا جاتا تھا، جیسا کہ جناب صدر نے کل فرمایا تھا، کیا نکتہ نہیں فرمایا تھا، مین برابر تاریخین دیکھتا رہا ہمیشہ حالات پڑھتا رہا کبھی اس نکتہ کی طرف میری نظر بھی نہین پڑی تھی جیسا کہ صدر محترم نے فرمایا، آپ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام جب ایران مین گئے تو زبان سے بالکل ناآشنا تھے، کوئی صاحب یہ نہین کہ سکتے کہ وہ وہان فارسی زبان مین تقریرین کرتے تھے، یا شام مین تو بالکل گونگے تھے وہان کی زبان کے لحاظ سے، مترجم کے ذریعہ سے بولتے تھے زبان کی ضرورت نہ تھی، اونکا جسم، اونکی صورت، اونکے عادات اونکے اخلاق، اونکے حالات، یہ چیزین تھین جو لوگون کو موہ لیتی تھین اور لوگ مسلمان ہو جاتے تھے۔

ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ سفیر روم آیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجمع مین پیغام لیکر جنگ کا، یہ واقعات ہین، وہ شام کو وہان آکر ٹھہرا اور رات کا بڑا حصہ اوسنے وہان بسر کیا، دیکھتا ہے ایک عجیب محویت طاری ہے عجب لوگ ہین جنکے چہرے سے جنکی باتون سے جنکے نور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین منور ہوئی جاتی ہے جہان دیکھتا خاکساری پاتا ہے پوچھتا ہے کہ امیر المومنین کہان ہے؟ زمین عساکر کہان ہے؟ لوگ کہتے ہین کہ کہین زمین پر بیٹھا ہوگا، ایک غریب آدمی فرش خاک پر بیٹھا ہوا ہے نہ کوئی تعظیم ہے نہ تکریم، اس رنگ کو دیکھکر اوسکا یہ عالم ہوا کہ اوسنے کہا کہ حضرت مین تو اب واپس نہین جاؤنگا یہین رہونگا، اونھون نے کہا کہ یہ نقض عہد ہوگا، سفیر جب کہین جایا کرتا ہے تو یہ بات بھی داخل عہد سمجھی جاتی ہے کہ وہ اوسی طرح سے بخیر و عافیت واپس بھیج دیا جاوے تاکہ یہ شکایت نہو کہ وہ جبراً روک لیا گیا، اسواسطے اگر اسلام لاتے بھی ہو تو ایک دفعہ جاؤ اور پھر

واپس آؤ، ان چیزون نے مسلمان بنادیا تمام دنیا کو، یہ چیز تھی مسلمان بنانے والی۔

حضرت ابن عباس اسکندریہ کو فتح کرتے ہین، مصر و قاہرہ فتح ہوجانے کے بعد حضرت عیسیٰ کا ایک سٹیچو یا بت بنا ہوا تھا اتفاقاً ایک تیر کسی نے مارا وہ آنکھ مین لگ گیا، اوس تصویر کی آنکھ پھوٹ گئی، اس واقعہ کو مسلمان تو الگ خود مصر اور یورپ کے ایک مؤرخ نے جو عیسائی اور پشپ تھا اوسنے لکھا، مین نے اوسکی کتاب مین جو آکسفوڈ مین چھپی ہے خود دیکھا کہ پروفیسر تقاق نے لکھا ہے کہ لوگون نے جاکر عمر ابن عباس سے شکایت کی کہ آپ کے ایک شخص نے ہماری بزرگ تصویر کو توڑ ڈالا اور بی حرمتی کی آپ نے واقعہ پوچھا اوسنے بیان کیا، تب آپ نے پوچھا کہ معاوضہ کیا چاہتے ہو اسکا کیا کفارہ ہے؟ اونھون نے کہا ہم بھی جو محمد تمھارا نبی ہے اوسکا ایک بت بنا کر اوسکی آنکھ کو پھوڑ دینا چاہتے ہین آپ نے فرمایا کہ اس سے تو کچھ حاصل نہین، ہم لوگ تو تصویر کی تعظیم نہین کرتے تصویر بنانا تو کبھی ہمارے نزدیک قابل تعظیم نہین، کیا تم اس بات پر راضی ہوسکتے ہو کہ ہم مین سے جس شخص کو چاہو اوسکی ایک آنکھ پھوڑ دو؟ اونھون نے کہا کہ ہم آمادہ ہین لیکن عیسیٰ ہمارا خدا ہے سب سے بڑا شخص تھا اسواسطے ہمارا ایک فوجی ادنیٰ درجہ کے شخص کے ساتھ یہ برتاؤ کرنا پورا انتقام نہین ہے، اگر تمھارا رئیس عسکر یعنی سپہ سالار فوج اس بات پر آمادہ ہو تو البتہ ہم راضی ہوسکتے ہین، حضرت ابن عباس نے پوچھا کونسی آنکھ اوسکی پھوٹی تھی؟ اوسکے بعد تلوار لی اور اپنی آنکھ پیش کی اور کہا کہ اسکو نکال لو تلوار اوسکے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اوس نے کہا کہ حیف ہے تم لوگون سے مقابلہ کرنا، غرض کہ ان باتون نے مسلمان بنادیا، بہرحال جو لوگ کہ برکات اولیا سے، اور جو حضرت صوفیہ کرام کی روشنی کے اثر سے مسلمان ہوے تھے، آج اونکی کیا حالت ہے؟ ہم نے جو تحقیقاتین کی ہین ہم نے جو رپورٹین

حاصل کی ہین، ہمارے پاس ایک پشتارہ ہے نہایت کثیر خطوط کا جسمین سے چند نام مین نے
اس اشتہار مین شایع کردیے ہین، ان سے معلوم ہوا کہ وہان کے مسلمون کی کیا حالت
ہے؛ اون کے نام تو ہین لچھمن سنگھ، دیال سنگھ اگر اونسے پوچھا جاوے کہ تم جانتے ہو
کہ خدا ہے کوئی؛ رسول خدا کوئی شخص گذرا ہے، نہین معلوم صحابہ کرام کوئی چیز نہین معلوم
نماز روزہ وغیرہ کبھی سُنا ہے، نہین کسی کسی گاؤن مین مسجد ہے مگر اوس مسجد کو گوبر سے لیپتے
ہین، بعض مسجدون مین بت رکھے ہوے ہین جنکو وہ جاکر پوجتے ہین، یہ حالت ہے، اگر
کسیکو شک ہو تو جاکر دیکھ آئے یہ کسکا قصور ہے اونکا یا ہمارا، ہم مسلمانون کا، ہم واعظین کا،
ہم داعات کا، حضرات یہ بے شبہ نہایت آسان بات ہے کہ ہم وعظ کہنے کے لیے
ایسے مقامات پر جائین کہ جہان ہم آرام و آسائش سے کھا سکتے ہین پی سکتے ہین ہماری
دعوت ہوسکتی ہے ہمارا کھانا جو ہم گھر مین کھاتے ہین وہ کم از کم ہمکو وہان ضرور ملسکتا ہے،
مگر اون مقامات مین جانیکی ضرورت ہی نہین، ان مقامات مین جانا تو ؎ گفتن دعاے
زلف تو تحصیل حاصل ست؛ جانا تو وہان ہے جو قصبات اور شہرون سے پندرہ پندرہ
بیس بیس میل پر مقامات ہین جہان خود ہمارے ندوہ کا ایک طالبعلم عبدالودود گیا ہے
اوسنے خود بیان کیا ہے کہ مین تین وقت وہان رہا ہون کوئی چیز کھانے کو نہین ملی،
وہان نہ کوئی دوکان تھی نہ بازار، تین وقت متصل فاقہ کرنا پڑا کسی نے مجھے روٹی نہین
دی، چوتھے وقت شہر مین آکر مین نے کھانا کھایا، اوسی جگہ جانے والا تلاش کرنا چاہیے،
وہان جانے کے لیے لوگ طیار نہین ہین، خطوط جو میرے پاس آتے ہین آپ اون کو
پڑھیے، اوسمین یہ ہے کہ شہرون مین تو آپ واعظ بھیجتے ہین، شہرون مین آپ مناظرہ
کرتے ہین، آپ اون مقامات مین علاج کرتے ہین جہان مریض ہی نہین، جہان بیماری ہے،

جہان موت ہے وہان کیا ہورہا ہے ۔

حضرات میرے اوپر ابتدا اس اثر کی یون ہے کہ دو سال ہوے کہ شاہجہانپور سے ایک خط میرے پاس سفید خان سوداگر کا آیا تھا کہ شاہجہان پور سے آٹھ کوس پر ایک گانون ہے جمال پور وہان کے رئیس راجپوت جو مسلمان ہین وہ ہندو ہونا چاہتے ہین، آریہ وہان پہونچ گئے ہین اونکو ہندو کرنا چاہتے ہین، آپ جلد آئیے اور مدد کیجیے، انھون نے اسکے ساتھ ہی دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام کے مولانا عبدالحق حقانی کو لکھا تھا وہان سے دو واعظ تشریف لائے تھے اور مین ندوہ سے گیا جس وقت مین یہان سے چلا ہون میری جو حالت تھی نہایت سخت، یہ طلبہ ندوہ کے جو یہان بیٹھے ہین وہ اسکے شاہد ہون گے کہ مین نے اوسوقت کوئی گالی کوئی سب وشتم نہین اوٹھا رکھی تھی جو مین نے ان ندوہ والون کو نہ سنائی ہوگی کہ اے بے حیاؤ اور اے کم بختو ڈوب مرو یہ واقعات پیش آئے ہین، ندوہ کو آگ لگا دو اور علیگڈہ کو بھی پھونک دو، یہی الفاظ مین نے اوسوقت کہے تھے جو آج کہتا ہون، اوسوقت نہایت افسوس مین مین یہان سے گیا تھا، وہان جاکر مین نے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے لوگون نے یہ بیان کیا کہ آریہ اس گاؤن مین آئے ہوے ہین اونکو ہندو بنانا چاہتے ہین مسلمان علما کو بلوایا ہے جمال پور سے ایک کوس پر خیمہ کھڑا کیا گیا ہے، تین سو روپیہ کھانے مین صرف ہوے ہین، چندہ وغیرہ کیا گیا ہے، وہ نومسلم بیچارے یہ کہتے تھے کہ مناظرہ ہم جانتے نہین، پڑھے لکھے نہین، آپ ہمارے اس گاؤن مین آئیے اور یہان آکر ہمکو سمجھائیے، جو باتین ہمارے دل مین ہونگی ہم آپ سے کہین آپ اونکا جواب دیجیے، پھر جو کچھ بھی ہو یہ واقعہ ہے اسمین ذرا بھی غلط نہین کہتا ہون، اسکے شاہد سید وزیر حسن صاحب

وکیل شاہجہان پور ہین وہ اسکی گواہی دیسکتے ہین، اسپر ایک شخص رانمی نہوا کہ گاؤن مین جائے، اس بات کا کوئی ڈر نہین تھا کہ وہ لوگ خدانخواستہ فوجداری کرینگے یا ماررینگے، کیونکہ پولیس اور تحصیلدار وہان موجود تھے کہ امن وامان قائم رہے۔

مین نے بالآخر یہ کہا کہ بھائیو مجھے تو پالکی مین ڈال کر وہان لیچلو، مین چلتا ہون، لیکن کوئی شخص نہین لیگیا، غرض تین دن تک مین وہان پڑا رہا، بالآخر اون لوگون نے اعلان کردیا کہ ہم ہندو ہین۔

کیا یہ واقعات آپ کے کانون مین پڑتے ہین، اگر نہین پڑتے تو آپکی بیخبری کی داد دینی چاہیے، اور اگر پڑتے ہین تو آپ کا دل جل نہین جاتا، بھبک نہین جاتا، کڑھ نہین جاتا، اس سے زیادہ کیا بے حمیتی ہوگی؟ کیا یہ باتین ایسی ہین کہ جس سے چشم پوشی کیجائے؟ لیکن اصل مین غور یہ کرنا ہے کہ جب انسان کسی مشکل مین گرفتار ہوجائے تو اوسکو کرنا کیا چاہیے؟ یہ نہین ہے کہ مسلمانون کو احساس نہین ہوتا، خدا کے فضل سے اب بھی اولاً مسلمانون مین علما وفضلا ہین جو جا بجا جاتے ہین، دوسرے انجمنین قائم ہوگئی ہین، مثلاً انجمن تبلیغ الاسلام اور انجمن ہدایت الاسلام دہلی اور اور انجمنین ہین، وعظ مین نے مگر ایک بات مجھے یہ کہنا ہے جسکے لیے مین نے یہ اشتہار دیا تھا اور آپ صاحبان سے خواہش کی تھی کہ ندوہ مین آئیے مجھے آپ سے مشورہ کرنا ہے اور باتین پوچھنا ہے، بعض صاحبان نے اسمین بہت دلچسپی لی ہے، مثلاً مولوی علی احمد صاحب آگرہ۔

غور یہ کرنا ہے کہ آیا یہ تدبیرین کافی ہین یا نہین اور یہ پراگندہ کوششین حقیقت مین قوت بخش ہین یا نہین؟ جو تدابیر اسوقت اختیار کیگئی ہین اونکو آپ غور سے سنیے، آپ کا کھانے کا وقت آتا جاتا ہے خیر کچھ پرواہ نہین، آپ کو زحمت ہوتی ہے اوسکو

تھوڑی دیر کے لیے برداشت کر لیجیے، یہ مسئلہ حیات و ممات اسلام کا ہے، فقط اسوقت ہی نہین بلکہ گھرون مین جائیے اور اون تدبیرون کا جو یہان پیش کیجاتی ہین اونکا لحاظ کیجیے اور سوچیے کہ اب کیا کرنا ہے ؛ ایک مرتبہ صحیح خاکہ بن جاتا ہے، تمام ملک مین اسکے لیے دورہ کرنا ہے، ایک تدبیر تو یہ کیگئی تھی کہ علما، واعظین رکھے گئے وہ شہرون مین بھیجے گئے اور اونھون نے مناظرے کیے ایک لحاظ سے یہ تدبیر بہت مفید ہے، وجہ اسکی یہ ہے کہ اون کے حملے ہر پہلو سے ہین، ایک پہلو اونکا یہ ہے کہ قرآن مجید پر اعتراض، اور مسائل اسلام پر اعتراض، قرآن شریف کے احکام پر اعتراض، شہرون مین جو بڑی بڑی انجمنین قائم ہین اور مناظرے ہوتے ہین اون کے لیے اکثر ایسے لوگ ہین جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب پانی پتی، اور اور لوگ ہین جنھون نے اسمین خاص مہارت پیدا کی ہے وہ جاتے ہین اور مناظرے کرتے ہین، یہ تدبیر ایک حد تک مفید ہے اور ایک حد تک کام کر رہی ہے، لیکن وہ جو سوال ہے ان دیہات مین جانے کا اور وہان کام کرنیکا اوسکے متعلق مین نے جتنی رپورٹین پڑھی تھین وہ یہ ہین کہ یا تو وہ اُن ہی مقامات پر گئے ہین جہان کھانا آسانی سے مل سکتا ہے، یا اگر کسی ایسے مقام پر گذر ہو گیا جہان زیادہ مشکلات و دشواریان نہین، اونھون نے جو خانہ پُری کی ہے مین نے اوسکو پڑھا تو معلوم ہوا کہ کسی جگہ ایسے گانون مین دس دن بھی کام نہین کیا کیونکہ اون تکلیفون کے برداشت کرنے کے عادی نہین ہین، آپ لوگون نے جو ہم لوگون پر نوازشین کی ہین اب وہ ہمارے لیے ظلم ہو گئین، آپ نے ہمارے علما کی ایک جو خاطر داریان کی ہین پالا پوسا ہے اور تربیت دی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جبتک نرم گدے نہون، پلنگ چارپائی نہون اوس وقت تک ہم سے رہا نہین جاتا، اسی وجہ سے دیہاتون مین جانا سخت مشکل ہے

اب صرف دو تدبیرین نظر آتی ہین، ایک یہ کہ ایسے دیہات مین نومسلمون کے لیے مسلمانون کے لیے چھوٹے چھوٹے مکاتب قائم کیے جائین، ۵ - ۶ - ۷ - گانون کا ایک حلقہ قرار دے کر ایک صدر مقام جہان سے آدہ آدہ کوس کے فاصلے پر دیہات ہون وہان ایک مکتب ہو، جسمین نہ آپ کا یہ فلسفۂ یونانی اور نہ انگریزی کا ایک لفظ ہو بلکہ صرف قرآن شریف کا متن اور اُردو اتنی کہ جس سے محض مسائل عبارت و نماز و روزہ اور وہ بھی نہایت آسان آسان، مشکل اور دشوار مسائل فقہ بھی نہین، یہ اون کو پڑہائے جائین، بلکہ حضرات مین سے کسیسے اس بات کو کہتا ہون چاہے حامیان اُردو بگڑین یا نہین، مگر ہمکو ناگری مین ان رسالون کو شایع کرنا چاہیے - وجہ اسکی کیا ہے -

ہم دیکھتے ہین کہ ایک شخص مزدور اگر اُردو پڑہنے بیٹھے تو اوسکے چار برس صرف ہو جاتے ہین، بیچارہ کب تک پڑہیگا لیکن ہندی کے لیے کیا مشکل ہے اگر یہ ایک حرف بھی روز سیکھے تو اٹھائیس تیس دن مین سیکھ لیگا کیونکہ اسمین مفرد حروف ہین، اگر سورۂ قرآن شریف کے علاوہ جو اپنی عبارت مین مخصوص ہے، بقیہ مسئلہ مسائل کو ہم ناگری مین کردین تو اسمین کیا دشواری ہے، کوئی حرج نہین، آپ جانتے ہین کہ چین مین دو کروڑ مسلمان ہین اونکی تمام تصنیفات چینی زبان مین ہین، قرآن شریف کا ترجمہ تک چینی زبان مین ہے، یا تو اس قسم کے مکاتب جابجا قائم کیے جائین، یا دوسری یہ تدبیر ہے کہ ایسے لوگ جو بڑے عالم نہون جو فارغ التحصیل نہون، جو بہت جید طالبعلم نہون، اسواسطے کہ اگر ایسے ہون گے تو پانچ دس روپیہ مین وہ آپ کا کام نہین کرسکتے اونکی شان کے بھی خلاف ہے، بلکہ ایسے معمولی خواندہ آدمی ہون کہ جو اُردو و فارسی معمولی پڑہ لکھ لیتے ہون، اونکو ایک ٹرمینگ کے طور پر ندوہ مین یا مدرسۂ آلمیات کانپور مین ایک سال بھر مزید تعلیم و وظیفے دیکر دلائی جائے اسکے بعد

دس دس بارہ بارہ روپیہ تنخواہین مقرر کرکے اون کو دیہات مین بھیجا جائے کہ دو دو
تین تین مہینے قیام کرین اور وعظ کرین اور سمجھائین، مِل جل کر نصیحت کرین اور زبانی باتون
مین تعلیم دین، جب ایک گانون درست ہوجائیگا تو دوسرے گانون پر اثر ہوگا۔

یہ کام تدریج کا ہے صحیح خیالات اور تدبیرون سے کام کیجیے، ہزار نشانے مارے
اگر نشانے پر نہین پڑتا تو سارا زور آپ کا بیکار جاتا ہے، ساری تیراندازی فضول جاتی ہے،
اگر آپ راستہ چلتے ہین اور سیدھے راستہ پر پڑ گئے تو چاہے آپ چیونٹی کی چال بھی چلین گے
تو توقع ہے کہ ایک دن آپ منزل مقصود پر پہونچ جائینگے، لیکن اگر آپ ریل کی چال چلتے
ہین اور اُلٹے چلتے ہین تو تمھاری تمام کوششین قومی اور ملکی خواہ کیسی ہی زور کیساتھ ہون
حقیقت مین اگر وہ راستہ سے ہٹی ہوئی ہین تو آپ منزل مقصود تک نہین پہونچ سکتے۔

اب مین اسکے متعلق اسوقت آپ سے کچھ بھی تحریک نہین کرتا، مگر مین یہ کہتا ہون
کہ جتنے بزرگ یہان بیٹھے ہوے ہین اونکو اپنی اپنی جگہون پر جاکر ان باتون پر غور کرنا چاہیے
سوچنا چاہیے ہر شہر مین اسکے متعلق کمیٹیان قائم کرنا چاہیے، شہر کے لوگون کو ایسے کم
درجہ کے واعظین اور مدرسین تلاش کرنا چاہیے۔

حضرات مین کہہ سکتا ہون کہ گو مین ندوۃ العلماء کا فدائی ہون، مگر اس کام کیلئے
کاش میرے ایک پاؤن کے سوائے تمام جسم بھی کام آسکتا تو مین اور زیادہ مشکور ہوتا، کیونکہ
مین سب کام سے زیادہ اس تحریک کو مقدم سمجھتا ہون اسمین کچھ چندہ جمع کرنا نہین ہے بلکہ
ایثار النفس والے آدمی پیدا کیے جائین، جہانتک ہوسکے عملی آدمی پیدا کیے جائین،
شاید ایسا وقت آئیگا کہ ایسے لوگ پیدا ہوجائینگے کہ جو ماہوار کچھ رقم چار آنہ آٹھ آنہ ایک روپیہ
خاص اس کام کے لیے مقرر کردین، آپکو معلوم ہے کہ مین نے کوئی نوٹس چندہ کا نہین دیا لیکن

محض ایک ذرا سا نوٹس دینے سے کہ کہان کہان نومسلم پائے جاتے ہین لوگون نے میرے پاس خطوط بھیجنے شروع کردیے کسی نے لکھا کہ ایک روپیہ ماہوار میرا لکھدیجیے (ایک صاحب نے ایک روپیہ پیش کیا بطور چندہ کے) مین جوش کا فوری اندازہ نہین کیا کرتا چندے دو قسم کے ہوتے ہین ایک فوری جیسے کہ ندوہ کی عمارت کیلیے آج صبح دیا جاچکا ہی اسکو ہم نہایت غنیمت سمجھینگے، اسوقت فوری جوش کی ضرورت ہوتی ہی اسکے بعد اگر آپ کا جوش ٹھنڈا ہوجائے تو کچھ پرواہ نہین لیکن ایک وہ ضرورتین ہوتی ہین جو مستمر ہین پائدار ہین انکے لیے کوئی ٹیکس ہونا چاہیے آپکے قلب پر اور دل پر ثبت ہونا چاہیے کہ وہ ٹیکس ہی اسوقت مین دیکھتا ہون کہ اتنے صاحب یہان جو تشریف فرما ہین پانچ چھ سو آدمی ہونگے، اگر یہان سے جانیکے بعد جو کچھ بھی تجویز ہو اوسکے متعلق مجھے خط لکھین کسی قسم کی رائے مجھے اسکے متعلق دین کوئی تدبیر بتلائین کمیٹی قائم کرین اور مجھکو اطلاع دین مجھکو خود وہان بلائین خود ایک روپیہ ماہوار کے لیے مجھے وہان سے خط لکھین اور اپنے دوستون کو اسکے لیے آمادہ کرین تب مین سمجھونگا کہ آپ کے قلب پر صحیح اثر ہوا ہی اس سے ہمکو کام لینا ہی، یہ ہے دلی جوش، ورنہ سخن سازی سے کوئی نتیجہ نہین۔

اسکے بعد جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی اے۔ وکیل چیف کورٹ پنجاب نے اسی مسئلہ پر تقریر کی اور آپ کے بعد مولوی ابوالکمال عبدالودود صاحب نے اسکی تائید کی۔

ان تقریرون کا مسلمانون پر جو اثر ہوا اسکی دیرپائی کی دلیل یہ ہی کہ شب کو جب مولوی ابوالکمال صاحب نے اون مسلمانون کے نام لکھنے چاہے جو واپسی کے بعد اس تجویز مین عملی مدد دین گے تو تقریباً ڈیڑھ سو مسلمانون نے اپنے نام فہرست مین لکھوائے۔

اس کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخاست کیا گیا۔

اجلاس ششم

سب سے پہلے قرآن مجید کی چند آیتون کی تلاوت کیگئی، اوسکے بعد دار العلوم کی تعلیم کا نمونہ پیش کیا گیا، اول درجہ بھاکا کے ایک طالبعلم سید امداد حسین نے بھاکا مین اس خوبی سے تقریر کی کہ لوگون کو اوسکے پنڈت ہونے کا دھوکا ہوتا تھا۔

اسکے بعد معین الدین و عبدالرحمن دو مسن بچون نے فضائل اسلام اور اسباب تنزل و ترقی پر اس خوبی و دلیری سے تقریر کی کہ تمام جلسہ دنگ رہگیا۔

ندوہ کے مختلف النوع امتیازات و خصوصیات مین سے ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہان ادب عربی کی کامل تعلیم دی جاتی ہے جس سے طالبعلم بے تکلف تحریر و تقریر پر قادر ہو جاتا ہے، اسکی مثالین متعدد مواقع پر کامیابی کے ساتھ پیش کی جا چکی ہین لیکن یہ موقع اس حیثیت سے اور موقعون سے ممتاز اور اس امتحان کے لیے مشکل تھا کہ پریسیڈنٹ عربی نژاد تھا اور اس مرتبہ کا تھا کہ رعب غالب آجانا بعید نہ تھا۔ باآین ہمہ اونھون نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ تقریر کی اور ندوہ کی عزت کو

قائم رکھا، افسوس ہے کہ یہان پر ہم اونکی تقریرین قلمبند نہ ہونیکی وجہ سے درج نہین کرسکتی
اسکے بعد مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے اُن حضرات
کا شکریہ ادا کیا جنھون نے اس اجلاس مین ندوۃ العلما کے خدمات انجام دی تھین اور اون سے
مفصل طور سے آپ واقف ہو چکے ہین -

اسکے بعد مسٹر ممتاز حسین بیرسٹر ایٹ لا نے معزز مہمانون کا شکریہ ادا کیا،
آخر مین علامہ سید رشید رضا صدر انجمن اجلاس کھڑے ہوے اور اس جوش کیساتھ
اپنی پر مغز اختتامی تقریر کی کہ تمام جلسہ کو اپنا ہمرنگ بنا لیا -

یہ اونکی آخری اور یادگار تقریر تھی اور اون کو نظر آرہا تھا کہ اونکی صرف ان چند
تقریرون سے مسلمانان ہندوستان کی اصلاح نہین ہوسکتی، اس بنا پر مریض کو مرض
الموت مین چھوڑ کر جانا اون پر کسقدر شاق تھا؛ ہمارے خیال مین بھی نہین آسکتا،
اس خیال نے اونکی آواز مین رقت پیدا کردی اور اس پاک رقت نے تمام دردآشنا
دلون کو تڑپا دیا -

اس تقریر کے بعد شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے صدر انجمن کا اردو مین شکریہ
ادا کیا اور مولوی سید سلیمان صاحب نے اوسی وقت عربی مین اوسکا ترجمہ سنا دیا -

شکریہ کے ضمن مین اونکی تکالیف و شدائد کا ذکر بھی کیا گیا تھا جو اونکی قومی اصلاح
مین پیش آئے تھے، خصوصًا اون تکالیف کا جو اون کو صرف ندوہ کے لیے مصر و ہندوستان
آنے کے لیے برداشت کرنی پڑین، جسوقت مولوی سید سلیمان نے اسکا ذکر کیا ہے اور
آخری تحیت کے الفاظ ادا کیے ہین علامہ ممدوح کے چہرے سے آثار و نور الم نمایان
ہونے لگے، جوش غم مین کھڑے ہوگئے اپنی تکالیف و شدائد کے ذکر مین سرور کائنات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صعوبات و تکالیف کا ذکر زبان پر لائے تھے کہ فرط غم نے زبان خشک کردی، قطرات اشک نے تری پہنچانے کے بجاے اس آتش غم پر تیل کا کام کیا، اور دیر تک یہ حالت (جسکے لیے لیل و نہار کی آنکھین بھی ترستی رہینگی) قائم رہی۔

اس تقریر نے اون حاضرین کے قلوب مین ایک حرکت پیدا کردی جو مقرر کی زبان سے ناآشنا تھے لیکن محبت نبوی کی سچی تاثیر اون کے قلوب کو گرم کیے ہوے تھی۔

معزز مقرر کے بیٹھ جانے کے بعد حاضرین نے (فدا لک) تین نعرے دعا اونکے لیے بلند کیے۔

اسکے بعد آخری کارروائی یہ ہوئی کہ نہایت خشوع و خضوع سے دعا کیگئی کہ خداوند تعالی ہم مین خلوص، حسن نیت، و ایثار پیدا کرکے نیک تجاویز کو عمل مین لانے کے لیے توفیق خیر عطا فرمائے اور نور اسلام کو شوائب ظلمات سے پاک رکھے۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون ۵

سید عبدالحی
نائب ناظم ندوۃ العلماء
لکھنؤ

یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۲ء

آمدنی چندۂ ندوۃ العلماء من ابتدای اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء

نمبر ۱	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہم	الف ع ۹
	اوقاف	
نمبر ۱	از وقف شاہجہان پور	صماع ۵
نمبر ۲	از وقف مولوی خدا یار خان صاحب موضع بھترنا پور ضلع بریلی	ب ل ع ۵
نمبر ۳	از وقف وکان چندوسی معرفت جناب مولوی عبدالحی صاحب وکیل	د ع ۵
نمبر ۴	از وقف مکان واقع جھانسی معرفت منشی تسلیم حسین صاحب ہلد کلکٹری	ص
نمبر ۵	از جناب منشی محمد احتشام علی صاحب متولی بابت وقف حاجی قادر بخش مرحوم	د ع ۵
نمبر ۶	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	ما ع ۵ ۸
	(کرایہ دوکانات)	
۱	کرایہ دوکانات متعلقہ مکان دارالعلوم ندوۃ العلماء واقع گولہ گنج لکھنؤ	ب ل ع ۵ ۹ ۶ پائی
	میزان الف ل ع ۵ ۱ ۶ پائی	

آمدنی چندۂ تعلیم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء

(۱)	گرانٹ ان ایڈ عطیہ پراونشیل گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ واودہ	صماع ۵ ۱۱ ۴ پائی
(۲)	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	سماع ۵
(۳)	عطیہ حضور نواب صاحب بہادر والی ریاست رامپور خلد اللہ ملکہم	صماع
(۴)	عطیہ ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ	صماع

چندۂ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	جناب عبداللطیف صاحب خلف برگذیر احمد جان صاحب پشاور معرفت مولوی فضل الرحمان صاحب وکیل ندوۃ العلماء	صہ ر
۲	جناب منشی محمد اسمٰعیل خان صاحب رئیس نائی کی منڈی آگرہ معرفت شمس العلماء شبلی نعمانی	۵ صہ ر
۳	جناب مولوی محمود علی صاحب پروفیسر ندوۃ العلماء کالج، کپورتھلہ پنجاب بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	صہ ر
۴	جناب حافظ سلطان احمد صاحب ٹھیکہ دار کمسریٹ۔ فیض آباد بسعی ایضاً	صہ ر
۵	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی اے۔ وکیل۔ بسعی ایضاً	صہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۶	جناب منشی محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ بسعی ایضاً	صہ ر
۷	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب بی۔اے وکیل " بسعی ایضاً	صہ ر
۸	جناب محمد روشن خان صاحب مالک نیو ڈاک بنگلہ چھاؤنی انبالہ بسعی ایضا	صہ ر
۹	جناب سردار اکرنجش صاحب توپ خانہ بازار " بسعی ایضا	صہ ر صہ ر
۱۰	جناب ابو محمد یوسف صاحب احمدی بسعی ایضا	صہ ر
۱۱	جناب سید غلام بھیک صاحب بی اے پلیڈر شہر انبالہ۔ بسعی ایضا۔	صہ ر
۱۲	جناب ماسٹر غلام نبی صاحب شاہ وری بازار لال کرتی چھاؤنی انبالہ	صہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۳	جناب منشی حاجی عبدالرحیم صاحب رئیس بستی، ریاست پٹیالہ	صہ ر
۱۴	جناب حافظ محمد امیر اللہ صاحب سوداگر محلہ غلزیان	صہ ر
۱۵	جناب منشی مولا بخش صاحب ٹھیکیدار	صہ ر
۱۶	جناب مولوی قاضی عبدالرحمن صاحب وکیل ریاست پٹیالہ متعینہ فیروزپور	صہ ر
۱۷	جناب قاضی عبدالعزیز صاحب منیجر امی اینڈ کو ریاست پٹیالہ	صہ ر
۱۸	جناب خان غلام محمد خانصاحب منصرم متصل تکیہ رحیم شاہ پٹیالہ	صہ ر
۱۹	جناب شیخ وارث علی صاحب وکیل عدالت پٹیالہ	صہ ر
۲۰	جناب ڈاکٹر شیخ ظہور الاسلام صاحب لاہوری دروازہ پٹیالہ	صہ ر
۲۱	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب ریاست پٹیالہ	صہ ر
۲۲	جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب جج چیف کورٹ ریاست پٹیالہ	صہ ر
۲۳	جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم-بی-سسٹنٹ سرجن "	صہ ر
۲۴	جناب شیخ محمد شفیع صاحب اسسٹنٹ سپلائی ڈیپارٹمنٹ پٹیالہ و سکرٹری معین ندوہ "	صہ ر
۲۵	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب ایل-ایم-اے-لاہوری دروازہ پٹیالہ	صہ ر
۲۶	جناب رفیق محمد خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا ریاست نابھہ	۵ صہ ر
۲۷	جناب بابو نظیر حسین صاحب افسر تعمیرات "	معہ ر
۲۸	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب چیف میڈیکل افسر "	صہ ر
۲۹	جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب محلہ حکیمان " "	صہ ر
۳۰	جناب حکیم عبدالرحیم صاحب "	صہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۳۱	جناب حکیم محمد حسن صاحب خلف حکیم قادر بخش صاحب مرحوم ناظم (بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	۵/
۳۲	جناب مولوی سیف اللہ صاحب وکیل، بستی (بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے۔ ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	۵/
۳۳	جناب مولوی عطاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل بستی	۵/
۳۴	جناب مولوی محمد فاروق صاحب سب جسٹر ار بستی	۵/
۳۵	جناب مولوی محمد محسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی	۵/
۳۶	جناب مولوی وکیل احمد صاحب مختار	۵/
۳۷	جناب مولوی عبد الغفار صاحب وکیل عدالت 〃	۵/
۳۸	جناب میر عنایت حسین صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ بستی (معرفت معین ندوہ شملہ)	۵/
۳۹	جناب بابو فتح الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کامرس ڈیپارٹمنٹ شملہ	۵/
۴۰	جناب بابو نور الدین صاحب کلرک یونیوڈیپارٹمنٹ (بذریعہ جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلماء)	۵/
۴۱	جناب سید احمد علی شاہ صاحب گورکھپور	۵/
۴۲	جناب مولوی حمید اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ	۵/
۴۳	جناب مولوی سبحان اللہ صاحب رئیس اعظم	۵/
۴۴	جناب علامہ مولانا محمد حسان اللہ صاحب عباسی رئیس و وکیل گورکھپور	۵/
۴۵	جناب قاضی فراست حسین صاحب وائس چیرمین میونسپل بورڈ 〃	۵/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قیمت
۴۶	جناب مولوی حکیم برہم صاحب اڈیٹر مشرق اخبار گورکھپور	۱ صہ
۴۷	جناب شاہ محمد نظیر صاحب اسسٹنٹ اڈیٹر مشرق اخبار	۱ صہ
۴۸	جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب رئیس	۱ صہ
۴۹	جناب مولوی صدیق صاحب گورکھپور	۱ صہ
۵۰	جناب مولوی سعید صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر	۱ صہ
۵۱	جناب مسٹر شاکر علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا	۱ صہ
۵۲	جناب مسٹر انور علی صاحب بیرسٹر ایٹ لا	۱ صہ
۵۳	جناب قاضی تجمل حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔	۱ صہ
۵۴	جناب قاضی نعیم الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ	۱ صہ
۵۵	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب	۱ صہ
۵۶	جناب مولوی نثار اللہ صاحب بی۔ اے۔ منیجر فیکٹری	۱ صہ
۵۷	جناب قاضی وجاہت حسین صاحب رئیس	۱ صہ
۵۸	جناب خان بہادر منشی محمد خلیل صاحب چیرمین مینوسپل بورڈ	۱ صہ
۵۹	جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے۔ ہیڈ ماسٹر دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ (معرفت شمس العلما مولانا شبلی نعمانی)	۱ صہ
۶۰	جناب چودہری محمد حسن صاحب انھونہ ضلع رائے بریلی	۱ صہ
۶۱	جناب چودہری انوار حسن صاحب سبیعہ ضلع بارہ بنکی	۱ صہ
۶۲	جناب ڈاکٹر وزیر محمد صاحب میران حسنی نائی منڈی آگرہ	۱ صہ
۶۳	جناب منشی مرتضی صاحب چیف کلرک ریلوے مراد آباد	۱ صہ
	میزان کل ۳۶۲ ۵ صہ	

چندۂ وزیٹری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قسم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قسم
	(بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلما لکھنؤ)		۸	جناب بابو احمد جان صاحب کلرک آف کورٹ انبالہ	عار
۱	جناب مولوی محمد فائق صاحب وکیل - فیض آباد	عار	۹	جناب منشی سعید الدین خان صاحب سب انسپکٹر پولیس "	عار
۲	جناب منشی یوسف حسین صاحب مختار معرفت منشی امتیاز علی صاحب وکیل - فیض آباد	عار		(بسعی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم - اے - ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلما)	
			۱۰	جناب مولوی محمد سلیم صاحب بستی	عار
۳	جناب حافظ محمد ابراہیم و عبد الغنی صاحبان توپخانہ بازار چھاؤنی انبالہ	عار	۱۱	جناب سید عبد الحمید صاحب "	عار
			۱۲	جناب سید تفضل حسین صاحب "	عار
۴	جناب بابو فتح شاہ خان صاحب ہیڈ کلرک پی، ڈبلو - ڈی "	عار	۱۳	جناب مولوی ضامن حسین صاحب "	عار
			۱۴	جناب مولوی محمود الحسن صاحب "	عار
۵	جناب بابو عبد الرحیم صاحب کیمپ کلرک دفتر انسپکٹر جنرل ریلوے "	عار	۱۵	جناب مولوی عبد الرحمن صاحب " قانون گو "	عار
۶	جناب مرزا اعجاز حسن صاحب بی - اے - وکیل شہر انبالہ	عار	۱۶	جناب مولوی حبیب اللہ خان صاحب	عار
			۱۷	جناب مولوی ارتضی حسین صاحب "	
۷	جناب منشی نظر محمد صاحب "	عار		انسپکٹر آبکاری "	عار

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد ووٹ
	(معرفت معین ندوہ شملہ)	
۱۸	جناب ابوالخیر صاحب خلف جناب مولوی منعم الدین صاحب کوہ شملہ	عار
۱۹	جناب محمد احمد صاحب " "	عار
۲۰	جناب عبدالرزاق صاحب "	عار
۲۱	جناب عبدالرب صاحب "	عار
۲۲	جناب منشی منعم الدین صاحب "	عار

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد ووٹ
	(معرفت جناب قاضی نذیر حسین صاحب ایم۔اے۔ ہیڈ ماسٹر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)	
۲۳	جناب مولوی محمد نظیر صاحب محکمہ افیون گورکھپور	عار
	جناب منشی شمس الدین صاحب وکیل "	عار
	میزان کل	
	مللعہ عار	

عام اغراض ندوۃ العلماء

	(بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء)	۶	سلوتریان انگریزی ۲ نفر فی ۴ "	۸ ر
		۷	سلوتریان ویسی ۲ نفر فی ۲ "	۴ ر
۱	جناب سید دین محمد شاہ صاحب رسالدار بھاول پور	۸	نائگان ۱۶ نفر فی ۲ "	عار
		۹	سلح داران ۲۸۲ نفر فی ۱ "	معہ ۱۰ ر
۲	جناب سردار رب نواز خان صاحب "	۱۰	دفعہ دار جناب رب نواز خان صاحب "	۴ ر
۳	جناب تارا سنگھ صاحب سائی دار "	۱۱	جناب عبدالرحمن خان صاحب "	
۴	جناب سید مختار الحسین شاہ صاحب "		صوبہ دار پنشنر "	معہ ر
۵	کوت دفعہ داران ۸ نفر فی ۴ "	۱۲	جناب غلام مرتضی صاحب کوت دفعدار "	معہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد فوج	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد فوج
۱۳	جناب مولاداد خان صاحب کوارٹر ماسٹر	عہ/	۲۹	جناب سردار عبدالغفور خان صاحب	
۱۴	جناب شیر خان صاحب	عہ/		جمعدار بھاولپور	عہ/
۱۵	جناب لال خان صاحب لیس		۳۰	جناب عظیم خان صاحب میجر	۲/
	نائک ریاست بھاولپور	عہ/	۳۱	جناب عظیم خان صاحب کمشنر فوجداری	
۱۶	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب	۷/		ریاست بھاولپور "	۲/
۱۷	جناب خدا بخش خان صاحب		۳۲	جناب الدتا صاحب حولدار	۲/
	ایکجسٹن	عہ/	۳۳	جناب بچایا خان صاحب "	۲/
۱۸	جناب عیسیٰ خان صاحب صوبہ دار	عہ/	۳۴	جناب خواجہ محمد خان صاحب "	۲/
۱۹	جناب رحمت خان صاحب جمعدار	عہ/	۳۵	جناب قادر بخش صاحب "	۲/
۲۰	جناب محمد جعفر خان صاحب کوارٹر ماسٹر	۲/	۳۶	جناب رب نواز خان صاحب نائک	۱/
۲۱	جناب شہاب الدین صاحب ثانی حولدار	۲/	۳۷	جناب جان محمد صاحب نائک	۱/
۲۲	جناب نظام الدین صاحب حولدار	۲/	۳۸	جناب حق نواز خان صاحب "	۱/
۲۳	جناب محمد عالم خان صاحب "	۲/	۳۹	جناب ہارون خان صاحب نائک	۱/
۲۴	جناب محمد شریف خان صاحب "	۲/	۴۰	جناب رحیم اللہ صاحب حولدار	۲/
۲۵	جناب اللہ رکھا خان صاحب مستری	۲/		لیسان ۶ نفر فی ار "	۶/
۲۶	سپاہیان ۱۷ نفر کمپنی نمبر ۲	للعہ/	۴۱	ہاتھران ۶ نفر فی ار "	۶/
۲۷	جناب سردار محمد فضل خان صاحب	عہ/	۴۲	سپاہیان ۸۰ نفر فی ار "	۱۰/
۲۸	جناب سردار اکرم خان صاحب صوبہ دار	عہ/	۴۳	جناب شیخ خدا بخش صاحب ڈاکٹر	۵/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۴۴	متفرق چندہ بھاولپور	۱۳ سے ۱۳	۵۲	جناب سعید اسد جان صاحب	
۴۵	پالاسازان ۱۲ نفر فی ار	۱۲ ر		پیزار فروش (معرفت ایضاً) پشاور	۴
۴۶	نامعلوم الاسم معرفت شمس العلماء		۵۳	جناب مرزا صاحب پیزار فروش	
	مولانا شبلی صاحب نعمانی	۴ ر		معرفت ایضاً، پشاور	۴ ر
۴۷	جناب غلام نبی صاحب کمپازیٹر		۵۴	جناب رمضان صاحب معرفت ایضاً	
	بی آئی پریس، بھائی کلہ بمبئی	۵ ر		پشاور	۴ ر
۴۸	جناب اسد اللہ خان صاحب		۵۵	جناب میان محمد صاحب پیزار	
	شفا خانۂ نینی تال، معرفت			فروش، معرفت ایضاً، پشاور	۴ ر
	شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی	۴ ر	۵۶	جناب خلد الدین صاحب معرفت	
۴۹	جناب مولوی وصل خانصاحب			ایضاً، پشاور	۴ ر
	نرسنگ کٹرہ	۴ ر	۵۷	جناب غلام محمد صاحب چوب	
۵۰	جناب منشی علی گوہر صاحب کلرک			فروش معرفت ایضاً ،،	۴ ر
	دفتر انگریزی صاحب ڈپٹی کمشنر		۵۸	جناب میان نتھو پیزار فروش	
	بہادر کوہاٹ	۵ ر		معرفت ایضاً ،،	۴ ر
۵۱	جناب حاجی میان محمد صاحب		۵۹	جناب حاجی فضل احمد صاحب	
	چوب فروش، معرفت مولوی			پیزار فروش معرفت ایضاً ،،	۴ ر
	فضل الرحمن صاحب وکیل		۶۰	جناب عبد الحکیم صاحب چوب	
	ندوہ، پشاور	۴ ر		فروش معرفت ایضاً ،،	۴ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد درخواست	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد درخواست
۶۱	معرفت جناب سید فخر الحسن صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چوڑی، راجپوتانہ بیکانیر	۱ لعہ	۶۹	جناب اکرام الٰہی صاحب سوداگر چوک فیض آباد	عہ
۶۲	جناب مولوی ابوالفضل سید شاہ عباس صاحب لڑکانہ، ضلع سکر سندہ	عہ	۷۰	جناب حافظ انعام الٰہی و حافظ اسماعیل و حاجی عبد الغفار صاحبان سوداگران چوک فیض آباد	صہ
	(بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء از فیض آباد)		۷۱	جناب منشی صابر علی صاحب فیض آباد	عہ
			۷۲	جناب عبد الغنی صاحب اٹاوہ	عہ
۶۳	اہلیۂ محترمہ جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب بی اے وکیل فیض آباد	۱ عہ	۷۳	جناب محمد قاسم صاحب فیض آباد	عہ
			۷۴	جناب حافظ ممتاز حسین صاحب سوداگر سنگ "	عہ
۶۴	جناب حافظ سلطان احمد صاحب کمسریٹ ٹھیکہ دار "	۱ عہ	۷۵	جناب دین محمد صاحب "	عہ
۶۵	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی اے وکیل "	صہ	۷۶	جناب محمد شریف صاحب "	عہ
			۷۷	جناب بہادر خان صاحب "	عہ
۶۶	خواتین خاندان منشی امتیاز علی صاحب بی اے وکیل	معہ	۷۸	جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب "	عہ
			۷۹	جناب امیر حسن صاحب "	عہ
۶۷	جناب شیخ جیون بخش صاحب اینڈ کمپنی سوداگر چوک "	صہ	۸۰	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب "	عہ
			۸۱	جناب محمد علی صاحب "	عہ
۶۸	جناب عبد الرحمان صاحب "	عہ	۸۲	جناب حافظ امجد علی صاحب "	۴

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
	نامعلوم الاسم	۲ر	۹۳	جناب امین الدین خان صاحب ٹھیکہ دار بعیضہ صدر بازار (بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل مدوۃ العلما)	۴ر
۸۴	جناب روشن خان صاحب مالک نیو ڈاک بنگلہ چھاؤنی انبالہ بابتہ ۱۱ع	۹ر			
۸۵	جناب بابو احمد ہارون صاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر چھاؤنی انبالہ	۱۵ر	۹۴	جناب منشی رحمان بخش صاحب شرشتہ دار مجسٹریٹ کنٹونمنٹ چھاؤنی انبالہ	۴ر
۸۶	جناب بابو میر اکمل حسین صاحب کلرک پی ڈبلو ڈی ،،	۴ر	۹۵	جناب بابو عبدالواحد صاحب کلرک محکمہ نہر چھاؤنی انبالہ	۸ر
۸۷	جناب مولوی کمال الدین صاحب جفت فروش صدر بازار ،،	۴ر	۹۶	جناب حافظ عبدالرحمان صاحب کلرک ،، ،،	۸ر
۸۸	جناب میر یوسف علی صاحب توکلی ،، ،،	۴ر	۹۷	جناب شیخ عبدالمجید صاحب سوداگر صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۴ر
۸۹	جناب منشی رشید احمد خان صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس انبالہ	۴ر	۹۸	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب ،،	۴ر
۹۰	جناب عبداللطیف خان صاحب صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۸ر	۹۹	جناب مستری فضل الدین صاحب رنڈی گودام مسٹریٹ صدر بازار ؒ	۴ر
۹۱	جناب بابو شیخ احمد بخش صاحب ؒ	۴ر	۱۰۰	جناب خواجہ عبدالعزیز صاحب شال مرچنٹ بازار لال کرتی چھاؤنی انبالہ	۴ر
۹۲	جناب محمد رمضان صاحب میندار	۴ر			

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۰۱	جناب محمد صدیق صاحب چھاونی انبالہ	عہ/
۱۰۲	جناب غیاث الدین صاحب "	۸/
۱۰۳	جناب محمد شفیع صاحب "	۴/
۱۰۴	جناب عبدالرشید صاحب "	۸/
۱۰۵	جناب میاں منظور احمد صاحب عطار۔ صدر بازار "	۴/
۱۰۶	متفرق چندہ از صدر بازار چھاونی انبالہ معرفت جناب محمد روشن خان صاحب	عہ/ ۱۳/ ۶ پائی
۱۰۷	جناب بابو نعمت اللہ خانصاحب کلرک دفتر انسپکٹر آرڈیننس جنرل سپلائی سروس چھاونی انبالہ	عہ/
۱۰۸	جناب قاضی علی احمد صاحب ممبر و وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی شہر انبالہ	عہ/
۱۰۹	جناب بابو عبدالرحمان صاحب کلرک خزانہ شہر انبالہ	عہ/
۱۱۰	جناب منشی رحمت الٰہی صاحب مثل خوان عدالت ڈسٹرکٹ جج شہر انبالہ	عہ/
۱۱۱	جناب خان عبداللطیف خان صاحب نقل نویس عدالت جج	عہ/
۱۱۲	جناب شیخ اللہ بخش صاحب سوداگر	۸/
۱۱۳	جناب منشی امام الدین صاحب ناظر عدالت ضلع	۸/
۱۱۴	جناب منشی فیض محمد صاحب انسپکٹر	۴/
۱۱۵	جناب منشی حاجی محمد ہلال و منشی رحمت اللہ صاحبان سوداگران	عہ/
۱۱۶	جناب منشی عبدالرزاق صاحب عدالت ججی	۸/
۱۱۷	جناب منشی عبداللہ صاحب	۴/
۱۱۸	متفرق چندہ از جامع مسجد	۹/
۱۱۹	چندۂ متفرق از محلہ چوک، بسی ریاست پٹیالہ، معرفت جناب شیخ رحمت اللہ صاحب	عہ۵/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد درخواست	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد درخواست
۱۲۰	جناب حاجی منشی عبدالرحیم صاحب رئیس بسی، ریاست پٹیالہ	عدد ۵	۱۲۸	جناب محمد تقی صاحب نقلنویس بسی ریاست پٹیالہ	۸
			۱۲۹	جناب حافظ نوربخش صاحب	۸
۱۲۱	متفرق چندہ از محلہ مومن زیان بسی، پٹیالہ، معرفت چودھری جانا و ماگھی صاحبان	عدد ۱	۱۳۰	جناب جانی وعبدہ صاحبان بزقصابان	۰
			۱۳۱	جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب بی۔ اے چیف کورٹ ریاست پٹیالہ	عدد ۵
۱۲۲	متفرق چندہ از محلہ غلزیان، بسی ریاست پٹیالہ، معرفت حافظ قدرت اللہ و محمد بخش و عیدو صاحبان	للعہ	۱۳۲	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب	عدد ۱
			۱۳۳	جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ایم۔ بی۔ اسسٹنٹ سرجن	عدد ۱
۱۲۳	حافظ و امیر اللہ صاحبان	عدد ۵	۱۳۴	جناب ڈاکٹر ظہور الاسلام صاحب لاہوری دروازہ	عدد ۱
۱۲۴	جناب چودھری نبی بخش صاحب محلہ حسن زئی، بسی ریاست پٹیالہ	عدد ۱	۱۳۵	متفرق چندہ از جامع مسجد بوقت وعظ	للعہ ۲
۱۲۵	جناب حکیم محمد سعید صاحب معرفت حافظ امیر اللہ صاحب	عدد ۱	۱۳۶	جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب منیجر دہرم پور	عدد ۱
۱۲۶	جناب منشی رحیم بخش صاحب ٹھیکیدار بسی ریاست پٹیالہ	عدد ۱	۱۳۷	جناب شیخ محمد حنیف صاحب سوداگر	عدد ۱
۱۲۷	جناب کریم بخش صاحب مضبہ فروش محلہ غلزیان	عدد ۱	۱۳۸	جناب حافظ عبدالحکیم صاحب سوداگر گوٹہ	عدد ۱

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۱۳۹	جناب فضل علیم صاحب متصل امرتسر	۱ عدد	۱۴۹	ڈیل - ایم - اے - لاہور وزیر آباد	
۱۴۰	جناب قاضی حبیب الرحمان صاحب			ریاست پٹیالہ	۱ عدد
	محلہ قاضیان ریاست پٹیالہ	۱ عدد	۱۵۰	جناب قاضی عبدالعزیز صاحب	
۱۴۱	جناب بابو احمد شاہ صاحب			بی اے - ریاست پٹیالہ	۱ عدد
	منیجر سنگر کمپنی "	۱ عدد	۱۵۱	جناب مولوی نیاز احمد صاحب	
۱۴۲	جناب بابو نور الدین صاحب			چوک ناردانہ " "	۱ عدد
	ٹیلیگراف ماسٹر ریاست پٹیالہ	۱ عدد	۱۵۲	جناب ولی محمد صاحب معرفت	
۱۴۳	جناب بابو سکندر خان صاحب			قاضی محمد سلیمان صاحب "	۱ عدد
	سرہندی دروازہ "	۱ عدد	۱۵۳	جناب حافظ محمد اسحٰق صاحب	۸ ر
۱۴۴	جناب جمعدار آلہ بخش صاحب	۱ عدد	۱۵۴	جناب سید محمد کاظم صاحب	
۱۴۵	متفرق چندہ از ملازمان نہر "	۱ عدد		اہلمد جوڈیشل سرہند "	۴ ر
۱۴۶	جناب مولوی غلام محمد صاحب		۱۵۵	جناب حافظ خیرات محمد صاحب	۸ ر
	ہیڈ ماسٹر کنڈہ میر "	۱ عدد	۱۵۶	معرفت جناب شیخ محمد خانصاحب	۱۵ ر ۱ عدد
۱۴۷	ایک صاحب، معرفت مولوی		۱۵۷	متفرق چندہ از بازار معرفت	
	غلام محمد صاحب "	۱ عدد		جناب قاضی عبدالعزیز صاحب	۱۴ ر ۳
۱۴۸	جناب مولوی غلام محمد صاحب		۱۵۸	جناب مولوی مختار احمد صاحب	
	شملوی، وکیل ندوہ "	۱ عدد		ناردانہ، ریاست پٹیالہ	۱ عدد
۱۴۹	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب،		۱۵۹	جناب فتح محمد صاحب خیاط	۸ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تنخواہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تنخواہ
۱۶۰	جناب عطا محمد صاحب اسسٹنٹ منیجر امی اینڈ کو ریاست پٹیالہ	۸ ر	۱۷۲	جناب منشی محمد رمضان صاحب پٹواری ریاست نابھہ	عہ ر
۱۶۱	ریکارڈ کیپر صاحب امی اینڈ کو	۸ ر	۱۷۳	جناب منشی مہربان علی صاحب "	عہ ر
۱۶۲	جناب عبدالرزاق صاحب چپراسی امی اینڈ کو	۴ ر	۱۷۴	جناب منشی محمد اسلام صاحب "	۶ ر
۱۶۳	والدہ صاحبہ بابو دلبر حسین صاحب بند نقرئی محلہ حکیمان ریاست نابھہ	لعہ ر	۱۷۵	جناب منشی ظہور الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ مکینیشن "	عہ ر
۱۶۴	جناب منور علی خان صاحب ممبر کونسل بند نقرئی محلہ حکیمان "	للعہ ر	۱۷۶	جناب غربت حسین صاحب "	۸ ر
۱۶۵	جناب حکیم عبدالکریم صاحب "	۶ ر	۱۷۷	جناب رحیم بخش صاحب "	۸ ر
۱۶۶	جناب منشی فیض بخش صاحب " افسر منڈی محلہ بلوخان "	۶ ر	۱۷۸	چندۂ متفرق "	۱۲ ر
۱۶۷	جناب منشی محمد رمضان صاحب چٹھی نویس بخشی خانہ "	۶ ر	۱۷۹	جناب منشی غلام قادر صاحب "	عہ ر
۱۶۸	جناب بابو حسین بخش صاحب "	عہ ر	۱۸۰	جناب منشی عبدالحکیم صاحب پلیڈر "	۶ ر
۱۶۹	جناب حکیم نظام الدین صاحب وکیل "	عہ ر	۱۸۱	جناب فتو کشمیری صاحب "	عہ ر
۱۷۰	جناب بابو اللہ بخش صاحب "	عہ ر	۱۸۲	جناب عمر محمد صاحب جمعدار "	عہ ر
۱۷۱	جناب حسین بخش صاحب کھجوہ "	عہ ر	۱۸۳	چندۂ متفرق در مجلس عید میلاد محلہ ملتان "	صہ ر
			۱۸۴	جناب کرنیل محمد رمضان خانصاحب بہادر امپریل سروس ترب پٹیالہ	۶عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد فرم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد فرم
۱۸۵	جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب		۱۹۲	جناب ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب	
	مڈیکل سٹور کیپر صدر شفاخانہ پٹیالہ	۵ر		ہاسپٹل اسسٹنٹ سردار شہر	
۱۸۶	جناب جمال الدین صاحب خیاط			ریاست بیکانیر	۶ر
	بازار مندہ گران "	۸ر		(معرفت جناب سکرٹری مغنیہ شملہ)	
۱۸۷	جناب منشی فتح محمد صاحب اوورسیر		۱۹۳	جناب بابو محمد شعبان صاحب	
	احاطہ مولوی محمد جعفر صاحب			کلرک خزانہ، کوہ شملہ	۶ر
	صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۸ر	۱۹۴	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب	
۱۸۸	جناب منشی نور محمد صاحب کلرک			کلرک کاؤس ڈپارٹمنٹ شملہ	۳ر
	جنرل ڈاکخانہ "	۸ر	۱۹۵	جناب خواجہ کبیر جو صاحب	
۱۸۹	جناب میر حشمت علی صاحب			شال مرچنٹ اپر بازار "	۵ر
	کلرک دفتر انسپکٹر جنرل ریلوی		۱۹۶	جناب عبدالخالق صاحب "	۴ر
	میل سروس "	۸ر	۱۹۷	جناب محمد عمر جو صاحب امرتسری	۸ر
۱۹۰	جناب میران محمد یٰسین صاحب		۱۹۸	جناب رحمت اللہ صاحب میوہ فروش	۴ر
	معرفت منشی نعمت اللہ صاحب		۱۹۹	جناب عبدالرحمن صاحب	۴ر
	دفتر انسپکٹر جنرل ریلوے میل سروس		۲۰۰	جناب احمد جو صاحب کشمیری	۴ر
	چھاؤنی انبالہ	۸ر	۲۰۱	جناب محمد سلطان صاحب شال مرچنٹ	۵ر
۱۹۱	جناب منشی خدا بخش صاحب اسٹیمیٹر			جناب شیخ علی محمد صاحب	
	ورکس سروس چھاؤنی انبالہ	۴ر		جام مرچنٹ "	۸ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قسم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قسم
۲۰۳	جناب عبدالکریم صاحب شال مرچنٹ اپر بازار کوہ شملہ	۸/	۲۱۳	جناب حاجی عبدالصمد صاحب شال مرچنٹ اپر بازار شملہ	عہ/
۲۰۴	جناب عبدالعزیز صاحب "	۴/	۲۱۴	جناب حاجی محمد جو صاحب امرتسری	عہ/
۲۰۵	جناب میاں محمد صاحب کابل ہاؤس	عہ/	۲۱۵	جناب سلطان ڈار صاحب "	۸/
۲۰۶	جناب میاں عزیز الدین صاحب ٹیلر، اپر بازار، کوہ شملہ	عہ/	۲۱۶	جناب خواجہ عبدالقدوس صاحب امرتسری " "	عہ/
۲۰۷	جناب شیخ محمد زکریا صاحب واچ مرچنٹ " "	عہ/	۲۱۷	جناب ڈاکٹر ایم۔ اے سعید صاحب	عہ/
۲۰۸	جناب خواجہ عبدالواحد صاحب شال مرچنٹ " "	۴/	۲۱۸	جناب محمد جو صاحب سوداگر "	۸/
۲۰۹	جناب میاں جان محمد صاحب گھڑی ساز " "	۸/	۲۱۹	جناب غلام رسول صاحب گھڑی ساز " "	۸/
۲۱۰	جناب میاں اکبر خان صاحب کابل کمپنی " "	۶/	۲۲۰	از پرشین ہاؤس " "	عہ/
۲۱۱	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب ملک میڈیکل ہال " "	عہ/	۲۲۱	جناب جان سرور صاحب سوداگر	عہ/
۲۱۲	جناب شیخ علی الدین صاحب گھڑی ساز " "	۴/	۲۲۲	جناب ابو غلام تقی صاحب	
			۲۲۳	سنٹیری انسپکٹر کوہ شملہ	عہ/
			۲۲۴	جناب منشی محمد عمر صاحب نعمانی سوداگر لوربازار "	۱۲/
			۲۲۴	جناب حسن محمد صاحب خیاط "	۱/
			۲۲۵	جناب عبدالغنی و محمد رفیع صاحبان سوداگران	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	چندہ
۲۲۶	جناب شیخ محبوب الٰہی صاحب	
	سوداگر، کوہ شملہ	عہ/
۲۲۷	متفرق چندہ معرفت جناب لوی	
	منعم الدین صاحب "	۵/۶ پائے
۲۲۸	جناب محمد امیر صاحب شال مرچنٹ "	۴/
۲۲۹	جناب سر عبدالعزیز صاحب کتب فروش "	۴/
۲۳۰	جناب محمود خان صاحب دی کاندار "	۲/
۲۳۱	جناب صدرالدین و امام الدین	
	صاحبان "	۴/
۲۳۲	جناب شیخ محمد شریف و عبدالغنی	
	صاحبان تمباکو فروش "	عہ/
۲۳۳	جناب سخاوت حسن صاحب	
	جفت فروش "	عہ/
۲۳۴	جناب شاہ میر خان صاحب	
	وملاجی صاحب تمباکو فروش "	۴/
۲۳۵	جناب صوفی یاد محمد صاحب "	۴/
۲۳۷	جناب عبدالغنی صاحب	
	ٹین ساز، لوربازار "	۴/

نمبر شمار	نام مع پتہ	چندہ
۲۳۷	جناب عمر بخش صاحب قلعی گر لوہاری	۴/
۲۳۸	جناب محمد سعید اینڈ برادرس لوہار بازار	۲/
۲۳۹	جناب شیخ عبدالغنی صاحب	
	جفت فروش "	عہ/
۲۴۰	جناب رشید احمد صاحب عطار "	۱/
۲۴۱	جناب قدرت اللہ خانصاحب	
	جام مرچنٹ "	۲/
۲۴۲	جناب عبدالقادر صاحب کباڑی "	۴/
۲۴۳	جناب مستری کفایت اللہ صاحب "	۴/
۲۴۴	جناب شیخ احمد خان صاحب	
	کابلی نان پز "	۸/
۲۴۵	جناب مرزا محمد بیگ صاحب	
	دندان ساز "	عہ/
۲۴۶	جناب عزیز دار صاحب ٹمبال فروش "	عہ/
۲۴۷	جناب احمد خانصاحب شال مرچنٹ "	۸/
۲۴۸	جناب مرزا ہدایت بیگ صاحب	
	کلرک عدالت "	عہ/
۲۴۹	جناب منشی عبدالمجید صاحب محرر عدالت "	۸/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۲۵۰	جناب میان سوندھا صاحب ناجر چرم مارکٹ، کوہ شملہ	۱ عدد	۲۶۴	جناب منشی اشرف خانصاحب شملہ	۸ ر
۲۵۱	جناب سید محمد شاہ صاحب ٹھیکہ دار سنجولی	۱ عدد	۲۶۵	جناب منشی مبارک حسن صاحب "	۴ ر
۲۵۲	جناب علی محمد صاحب "	۱ عدد	۲۶۶	جناب فرخ حسن صاحب "	۴ ر
۲۵۳	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب کلرک بارنس کورٹ	۱ عدد	۲۶۷	جناب منشی علی شیر صاحب قریشی "	۴ ر
۲۵۴	جناب منشی محمد عبداللہ صاحب " منہاس فرشاہ جواد خانصاحب	۱ عدد	۲۶۸	جناب منشی قادر بخش صاحب "	۲ ر
۲۵۵	جناب منشی مولا بخش صاحب "	۱ عدد	۲۶۹	جناب منشی خواجہ بخش صاحب "	۲ ر
۲۵۶	جناب منشی کریم بخش صاحب "	۱ عدد	۲۷۰	جناب منشی بندہ علی صاحب "	۲ ر
۲۵۷	جناب منشی شہاب الدین صاحب "	۱ عدد	۲۷۱	جناب بابو فیروز الدین صاحب کلرک فنانس ڈیپارٹمنٹ "	۱ عدد
۲۵۸	جناب منشی برکت علی صاحب "	۱ عدد	۲۷۲	جناب بابو دین محمد صاحب کلرک آرمی ڈیپارٹمنٹ "	۱ ر
۲۵۹	جناب منشی شمس الحق صاحب "	۱ عدد	۲۷۳	جناب بابو حبیب اللہ صاحب ہیڈ کلرک مینوسپل بورڈ "	۱ عدد
۲۶۰	جناب حافظ محمد بخش صاحب "	۱ عدد	۲۷۴	جناب بابو غلام محمد صاحب سٹور کیپر "	۱ عدد
۲۶۱	جناب منشی میر احمد صاحب "	۸ ر	۲۷۵	جناب مرزا بدر الدین صاحب ٹھیکہ دار سنجولی "	۱ عدد
۲۶۲	جناب منشی محمد بخش صاحب "	۸ ر			
۲۶۳	جناب منشی جان محمد صاحب بٹ "	۸ ر	۲۷۶	جناب شیخ قدرت اللہ صاحب ٹھیکہ دار "	۱ عدد

نمبر	نام مع پتہ	تنخواہ
۲۷۷	جناب سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ شملہ	۱۸۰
۲۷۸	جناب منشی منظور محمد صاحب کلرک آف دی کورٹ، کوہ شملہ	۴۰
۲۷۹	جناب منشی کریم بخش صاحب عدالت کوہ شملہ	۸۰
۲۸۰	جناب خان صاحب بابو عبدالاحد صاحب اسسٹنٹ انجینئر	۹۰
۲۸۱	جناب منشی عبداللطیف صاحب محرر وکیل "	۸۰
۲۸۲	جناب خواجہ عبدالصمد صاحب بی اے منصف و رئیس اعظم	۹۰
۲۸۳	جناب بابو فتح دین صاحب کلرک کامرس ڈیپارٹمنٹ "	۹۰
۲۸۴	جناب منشی محمد حسن خان صاحب سپرنٹنڈنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ"	۵۰
۲۸۵	جناب میر مشتاق احمد صاحب" کلرک آرمی ڈیپارٹمنٹ "	۵۰
۲۸۶	جناب بابو عبدالعزیز صاحب اوورسیر	

نمبر	نام مع پتہ	تنخواہ
۲۸۶	مینوسپل بورڈ، کوہ شملہ	۱۸۰
۲۸۷	جناب بابو امام الدین صاحب کلرک پنجاب بینک "	۴۰
۲۸۸	جناب حاجی محمد جہانگیر صاحب بٹ پنشنر " "	۱۸۰
۲۸۹	جناب شیخ محمد اکبر صاحب بیڈر گورنمنٹ پریس "	۴۰
۲۹۰	متفرق از بیضہ فروشان مارکٹ "	۴۰
۲۹۱	جناب منشی الہ بخش صاحب، مونوٹائپ پریس "	۱۵۰
۲۹۲	جناب عبدالستار صاحب شال مرچنٹ"	۴۰
۲۹۳	جناب عزیز جان صاحب "	۸۰
۲۹۴	جناب عبدالعزیز صاحب" سٹون مرچنٹ "	۸۰
۲۹۵	جناب بابو نورالدین صاحب کلرک یونیو ڈیپارٹمنٹ "	۴۰
۲۹۶	جناب بابو ممتاز حسین صاحب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ "	۴۰

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد حصہ
۲۹۷	جناب بابو محی الدین صاحب	
	پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ	۱۶
۲۹۸	جناب بابو مطلوب حسن صاحب "	۱۶
۲۹۹	جناب حافظ میر غیاث الدین	
	صاحب فارن ڈیپارٹمنٹ "	۱۶
۳۰۰	جناب بابو محمد اسمعیل صاحب	
	آرڈنس ڈیپارٹمنٹ "	۱۶
۳۰۱	جناب مولوی ابو صالح عبد المجید صاحب "	۱۶
۳۰۲	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب ڈار "	۱۶
۳۰۳	جناب بابو غلام نبی صاحب "	۱۶
۳۰۴	جناب محمد رشید خانصاحب "	۸
۳۰۵	جناب بابو عبد الغفار صاحب "	۸
۳۰۶	جناب بابو نجم الدین صاحب "	۴
۳۰۷	جناب فضل الٰہی صاحب "	۴
۳۰۸	جناب بابو سندھے خانصاحب "	۸
۳۰۹	جناب محمد حسن خان صاحب "	۱۶
۳۱۰	جناب بابو عبد الغنی صاحب اسلم "	۸
۳۱۱	جناب بابو محمد احسن خانصاحب "	۴
۳۱۲	جناب بابو عبد الاحد صاحب شملہ	۸
۳۱۳	جناب بابو سراج الدین صاحب "	۸
۳۱۴	جناب بابو امیر الدین صاحب "	۸
۳۱۵	جناب بابو سیف اللہ شاہ صاحب "	۱۶
۳۱۶	جناب بابو عبد الحکیم صاحب "	۸
۳۱۷	جناب بابو عبد المجید صاحب "	۸
۳۱۸	جناب بابو عبد الرحمٰن صاحب "	۸
۳۱۹	جناب بابو محمد امین صاحب "	۱۶
۳۲۰	جناب بابو محمد نصیر اللہ صاحب "	۸
۳۲۱	جناب بابو عبد الحمید صاحب "	۸
۳۲۲	جناب خان بہادر مولا بخش صاحب	
	نقاشی فارن ڈیپارٹمنٹ "	۱۶
۳۲۳	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ	
	ڈرافٹسمین "	۱۶ پائی
۳۲۴	بقایا سال گذشتہ	۸ پائی

جملہ میزان عام اغراض

سمائے ۲/۵ پائی

اشاعۃ الاسلام

نمبر شمار	نام مع پتہ	چندہ ماہوار	نمبر شمار	نام مع پتہ	چندہ ماہوار
۱	جناب کریم احمد و محمد صفر صاحبان معرفت مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ	سے ر	۱۲	جناب محمد صدیق ولد نجف علی صاحب	۴ ر
			۱۳	جناب شیخ گھیاون صاحب	۸ ر
			۱۴	جناب شیخ الہ بخش صاحب	۲ ر
۲	جناب قادر بخش صاحب شیشہ گر	للہ ر	۱۵	جناب شیخ واحد علی صاحب	۴ ر
۳	منجانب شیخ وہاج الدین صاحب مرحوم، معرفت مولوی سلیمان صاحب واعظ	سے ۴ ر	۱۶	جناب شیخ حیدر علی صاحب	۴ ر
			۱۷	جناب شیخ تفضل حسین صاحب	۸ ر
			۱۸	جناب شیخ شیر محمد صاحب	۲ ر
۴	جناب شیخ افضل احمد صاحب	۸ ر	۱۹	جناب دین محمد صاحب	۴ ر
۵	جناب شیخ تفضل حسین صاحب رحمان پور	۴ ر	۲۰	جناب لال محمد صاحب	۸ ر
			۲۱	جناب غلام حسین صاحب	۱ ر
۶	جناب شیخ خدا بخش صاحب	۴ ر	۲۲	جناب محمد شفیع صاحب	۲ ر
۷	جناب شیخ فضل احمد صاحب	۸ ر	۲۳	جناب شیخ للو صاحب	۴ ر
۸	جناب شیخ قوت علی صاحب	۸ ر	۲۴	جناب عبد الرحیم صاحب	۱ ر
۹	جناب عبد الغفور صاحب	۴ ر	۲۵	جناب قادر بخش صاحب	۲ ر
۱۰	جناب عبد الشکور صاحب	۴ ر	۲۶	جناب میری حجام صاحب	۴ ر
۱۱	جناب شیخ محمد صدیق صاحب	سے ر	۲۷	منجانب والدہ مرحوم ماجد علیصاحب	۸ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۲۸	جناب کاظم صاحب جراح	عہ/	۴۱	انجمن الفرض ضلع ہمیرپور	۳۰/
	معرفت مولوی سید سلیمان صاحب واعظ		۴۲	جناب پیر محمد صاحب تمباکو فروش	
۲۹	اہلیہ ماجد علی صاحب	۶/		ہمیرپور، ضلع	عہ/
۳۰	جناب لال محمد صاحب نائب	۲/	۴۳	جناب حافظ محمد صدیق صاحب	
۳۱	جناب دوست محمد صاحب	۲/		منشی تھانہ دار ہمیرپور	عہ/
۳۲	جناب عبدالحمید صاحب	۱/۲	۴۴	جناب مرزا رحمت اللہ بیگ	
۳۳	جناب مغفران صاحب	۲/		صاحب قانون گو راٹھ	۱۸/
۳۴	جناب سعداللہ صاحب	۲/	۴۵	جناب حبیب احمد صاحب کلرک	
۳۵	جناب رحیم صاحب	۳/		نہر راٹھ	عہ/
۳۶	جناب حسن علی صاحب	۴/	۴۶	جناب غلام مصطفےٰ و شاہ	
۳۷	جناب اقبال حسن صاحب	۱/		بہادر خان و نوعلی صاحبان راٹھ	۱۸/
۳۸	جناب حسن صاحب	۱/	۴۷	جناب کفایت علی صاحب	
۳۹	جناب بچہ صاحب	۴/		تحصیلدار۔ راٹھ۔	۴/
	(بذریعہ جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ)		۴۸	جناب حیدر بخش صاحب ٹھیکیدار راٹھ، ضلع	۸/
۴۰	جناب محمد اسمٰعیل سعداللہ عبدالحق		۴۹	جناب محمد حبیب احمد صاحب	۴/
	عزیز حسن، محمد عادل، وطفیل احمد		۵۰	جناب محمد موسیٰ کاظم صاحب	
	صاحبان صوفی گنج ضلع ہمیرپور	۳۰/۱۶		نائب تحصیلدار	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	نمبر شمار
۵۱	جناب محمد امیر اسد صاحب آڈیٹر نویس		۶۰	جناب میر حاتم علی، وسید	
	بذریعہ جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب ہمیرپور	عہ/		امجد علی صاحبان راٹھ ضلع ہمیرپور	عہ/
۵۲	جناب محمد احسان اللہ خان و		۶۱	جناب منشی عبدالرزاق صاحب	
	محمد کامل صاحبان ،، ،،	۸/		سب انسپکٹر ،، ،،	عہ/
۵۳	جناب مٹھو بیگ صاحب چوہدری	عہ/	۶۲	جناب مرزا احمد بیگ صاحب	
۵۴	جناب ولی محمد صاحب قلندر، وزیر			وغیرہ ۱۶ نفر ،، ،،	عصہ/۲
	وحسینی، وکریم صاحبان ،، ،،	عہ/	۶۳	نجف خان و نور محمد مظفر حسن	
۵۵	جناب عبدالباسط، خدا بخش			صاحبان ،، ،،	عا/۶
	وعوض علی صاحبان ،، ،،	عا/۸	۶۴	جناب نواب و وزیر صاحبان	
۵۶	جناب عبدالکریم، احمد خان،			وغیرہ راٹھ، ضلع ہمیرپور	عہ/۱
	عالم خان، حسن خان صاحبان		۶۵	جناب تمیز الدین قاضی صاحبان	
	راٹھ، ضلع ہمیرپور ،،	عہ/		ٹھیکہ داران ،، ،،	صہ/
۵۷	جناب غازی وچاہو، وجھمن،		۶۶	معرفت جناب مولوی حکیم الدین	
	وگھسیٹے صاحبان ،، ،،	عہ/		صاحب واعظ ندوہ از مہوبہ	
۵۸	جناب عید و شاہ وجنگو وغیرہ			ضلع ہمیرپور	عہ/۱۵
	صاحبان ،، ،،	عا/	۶۷	جناب شیخ محمد اصغر علی صاحب	
۵۹	جناب عطاء اللہ خان و گلاب			ساکن مدن ہوت، معرفت	
	صاحبان راٹھ، ضلع ہمیرپور	۱۰/		مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ	عا/۸

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۶۸	مسلمانان جمال پور معرفت مولوی سلیمان صاحب خطاط	۱ عدد ۱ پائی	۸۵	جناب عبدالرب صاحب	۴ر
۶۹	جناب محمد یوسف صاحب		۸۶	جناب شیخ محمد اصغر صاحب معرفت مولوی محمد سلیم صاحب خطاط	۸ر ۶
	ساکن جمال پور	۴ر	۸۷	مسلمانان جمال پور	۱ عدد ۹
۷۰	جناب نور محمد خانصاحب	۴ر	۸۸	جناب محمد یوسف صاحب ساکن جمال پور	۴ر
۷۱	جناب حسن خان صاحب	۲ر	۸۹	جناب نور محمد خان صاحب	۴ر
۷۲	جناب محمد عیسیٰ صاحب	۱ عدد ر	۹۰	جناب حسن خان صاحب	۲ر
۷۳	جناب بچو صاحب	۸ر	۹۱	جناب بندہ خدا صاحب	۸ر
۷۴	جناب محمد شعیب صاحب	۴ر	۹۲	جناب نبی صاحب حجام صاحب	۸ر
۷۵	جناب کریم صاحب حجام	۶ پائی	۹۳	جناب عبدالستار صاحب	۸ر
۷۶	جناب عبدالخالق صاحب	۲ر	۹۴	جناب محمد عثمان صاحب	۴ر
۷۷	جناب کالے خان صاحب	۱ر	۹۵	جناب کریم صاحب حجام	۶ پائی
۷۸	مسماۃ سکونت صاحبہ	۱ر	۹۶	جناب محمد اسحاق صاحب	۸ر
۷۹	جناب رحمان صاحب	۱ر	۹۷	جناب رحیم خیاط صاحب	۱ر ۳ پائی
۸۰	گنگوہی صاحب معرفت مولوی		۹۸	جناب ظہور خان صاحب	۸ر
	سلیمان صاحب خطاط نزہۃ العلما	۲ر	۹۹	جناب مجد علیصاحب	۴ر
۸۱	جناب محمد یعقوب صاحب	۱ر	۱۰۰	بقایا مئی سنہ ۱۱ء	۶ پائی
۸۲	جناب جمال الدین صاحب	۱ر	۱۰۱	معرفت جناب مولوی حکیم الدین صاحب خطاط الحمد	للہ عصہ ۶
۸۳	جناب اسماعیل خان صاحب	۶ پائی	۱۰۲	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب	
۸۴	جناب ظہور خان صاحب	۸ر		بذریعہ مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواری	عصہ

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۱۰۳	جناب منشی عبدالغفور خانصاحب انجینیر اٹاوہ، معرفت جناب شاہ مولانا سلیمان صاحب پھلواروی	۵	۱۰۶	معرفت جناب مولوی سید حکیم الدین صاحب واعظ بذریعہ جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی	۱۱ ۵
۱۰۴	معرفت جناب مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ از ٹھیری، ڈاکخانہ سیف اللہ گنج ضلع سلطانپور	۱	۱۰۷	جناب مسماۃ آمنہ بی بی صاحبہ معرفت جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی	۱ ۴
۱۰۵	معرفت جناب مولوی محمد سلیم صاحب واعظ، از ٹھیری، ڈاکخانہ سیف اللہ گنج، ضلع سلطان پور	۱	۱۰۸	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب واعظ سابق	۳ للعہ
			۱۰۹	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب واعظ سابق	۵ للعہ
جملہ میزان عام اغراض مالعہ ۳/۴ پائی					

قیمت چرم قربانی وزکوٰۃ وغیرہ ندوۃ العلماء

	بسعی مولوی غلام محمد صاحب شملوی		۳	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب بہاولپور	۱
۱	جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب میڈیکل آفسر بہاولپور	۵	۴	جناب سید محمد طاہر صاحب دارا گنج، الہ آباد معرفت جناب معتمد صاحب تعلیمات	۱
۲	جناب غلام حسن خان صاحب ریاست بہاول پور	۱	۵	جناب مولوی تمیز الدین صاحب	۱

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قسم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قسم
۵	وکیل ایٹ لا، ضلع اورنگ آباد دکن معرفت یوسف الدین قادری متعلم ندوۃ العلماء	عہ/	۱۲	جناب ابو الفضل سید شاہ عباس صاحب لڑکانہ ضلع سکھر سندھ (بذریعہ معین ندوہ شملہ)	عہ/
۶	جناب سید فخر الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چورو، بیکانیر	عہ/	۱۳	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء کوہ شملہ	عہ/
۷	جناب منشی فیض الحسن صاحب پیلی کوٹھی گولا گنج لکھنؤ قیمت یک کھال کہ	۶/ عہ/	۱۴	جناب مولوی منعم الدین صاحب رئیدر مونوٹائپ پریس کوہ شملہ	عہ/
۸	جناب مولوی محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ، دو کھال بھیڑ چرم قربانی	۱۳/		قیمت چرم قربانی	
۹	جناب مولوی عبد السمیع صاحب نزول آفیسر لکھنؤ، دو کھال بھیڑ چرم قربانی	عہ/ ۱۴/	۱۵	جناب بابو عبد القادر صاحب سکرٹری معین ندوہ کوہ شملہ	یک کھال
۱۰	جناب سردار سبحان خاں صاحب ملازم مسٹر واٹ صاحب پروفیسر کیننگ کالج لکھنؤ قیمت یک کھال کہ	عہ/ ۸/	۱۶	جناب بابو عبد العزیز صاحب	یک کھال
۱۱	جناب مولوی برکت علی صاحب ایم اے - ایل - ایل - بی ہیڈ ٹرانسلیٹر چیف کورٹ پنجاب	عہ/	۱۷	جناب میاں عبد الغفور صاحب گاذر	۲ کھال
			۱۸	جناب میاں عبد القادر صاحب ٹھیکہ دار	۲ کھال / عہ/ ۱۲/
			۱۹	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	یک کھال
			۲۰	جناب منشی عبد القادر صاحب لائبریرین ریلوے بورڈ	یک کھال

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد زر
	امداد یتامیٰ	
۲۱	منجملہ چندہ عید الفطر کوہ شملہ حصہ امداد یتامیٰ	۳۰ ۱۰ ۱۰
۲۲	جناب اہلیہ محترمہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ شملہ	۳۰
۲۳	جناب اہلیہ محترمہ جناب عبد القادر صاحب، کوہ شملہ	۱۲ ۸
۲۴	معرفت جناب سید ہاشم علیصاحب امداد یتامیٰ معرفت معینین ندوہ شملہ	۱۲
۲۵	جناب منشی قلندر بخش صاحب ریکارڈ کیپر ریلوے بورڈ شملہ	۱۲
۲۶	جناب مرزا غلام حسن صاحب ریلوے بورڈ ،،	۸
۲۷	جناب سید مہدی علی صاحب ،،	۸
۲۸	جناب منشی محمد ابراہیم صاحب ،،	۸
۲۹	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین ریلوے بورڈ، کوہ شملہ	۸

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد زر
	آمدنی مدزکوٰۃ ندوۃ العلماء	
۳۰	جناب میر جمال الدین صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین ریلوے بورڈ، شملہ	۳
۳۱	جناب بابو عبد الرحیم صاحب کلرک ریلوے بورڈ ،،	۶
۳۲	جناب بابو غلام احمد صاحب کلرک ،،	۸
۳۳	چندۂ عید الفطر نصف حصہ ،،	۵ ۱۵ ۶
۳۴	چندۂ عید الضحیٰ نصف حصہ ،،	۱۰ ۱۰ ۰
۳۵	قیمت چرم قربانی از زنانہ جناب عبد القادر صاحب ٹھیکیدار شملہ ۲۔ کھال،	۱۴
	جملہ میزان چرم قربانی وزکوٰۃ	۲۶۰
	آمدنی فروخت کتب کتبخانہ ندوۃ العلماء معرفت ناظر کتبخانہ	
۱	کتب متفرقہ مکررات	۱۵
۲	مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد دوم	۱
	میزان	۱۵

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
	چندۂ دار العلوم من ابتداء اپریل ۱۱ء لغایت مارچ ۱۲ء		۸	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب کلرک کامرس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ	۵ ر
۱	قیمت دو عدد انگشتری نقرئی آمد جلسۂ پٹنہ	۸ ر	۹	جناب بابو عبد القادر صاحب رئیس و سکرٹری معین ندوہ ،،	۵ ر
۲	جناب مولانا سید شیر علی صاحب سابق مہتمم دار العلوم لکھنؤ	۱۵ ر	۱۰	جناب بابو بدر الدین صاحب ٹھیکہ دار سنجولی ،،	۸ ر
۳	جناب منشی گلزار علی صاحب منشنر تحصیلدار محمود آباد ضلع سیتاپور معرفت جناب معتمد صاحب تعلیمات (بذریعہ معین ندوہ شملہ)	۸ ر	۱۱	جناب بابو برکت علی صاحب ریلوے بورڈ ،،	۸ ر
۴	جناب روشن خان صاحب انبالوی، کوہ شملہ	۵ ر	۱۲	انجمن احمدیہ ،،	۳ ر
۵	جناب محمد ایوب صاحب کانی شاپ جتوک، کوہ شملہ	۵ ر	۱۳	جناب بابو محمد عبد اللہ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹورآفس بارنس کوٹ کوہ شملہ	۵ ر
۶	جناب بابو غلام قادر صاحب کلرک دفتر گزامینر ملٹیری ورکس شملہ	۵ ر	۱۴	جناب منشی عبد القادر صاحب نائب مالک آرمی پریس کوہ شملہ	۸ ر
۷	جناب منشی عبد الرحمان صاحب مارکٹ، کوہ شملہ	۵ ر	۱۵	جناب مرزا محمد بیگ صاحب دندان ساز ،،	۵ ر
			۱۶	جناب جان محمد صاحب گھڑی ساز، کوہ شملہ	۸ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد دکان	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد دکان
۱۷	جناب خواجہ کبیر جو صاحب رئیس کوہ شملہ	۵ر	۲۷	جناب شیخ عبدالرزاق صاحب جام مرچنٹ، کوہ شملہ	۸ر
۱۸	جناب حاجی عبدالصمد صاحب اپر بازار ،،	۴ر	۲۸	جناب احمد جو صاحب کشمیری اپر بازار ،،	۸ر
۱۹	جناب محمد سلطان صاحب شال مرچنٹ ،،	۸ر	۲۹	جناب خان سرور صاحب سوداگر	۴ر
۲۰	جناب غلام محمد صاحب امرتسری ،،	۴ر	۳۰	جناب محمد زکریا صاحب گھڑی ساز اپر بازار ،،	۵ر
۲۱	جناب محمد عمر جو صاحب ،،	۴ر	۳۱	جناب نظیر احمد صاحب ،،	۴ر
۲۲	جناب نورالدین صاحب سٹون مرچنٹ ،،	۳ر	۳۲	جناب محمد امیر صاحب گھڑی ساز اپر بازار ،،	۸ر
۲۳	جناب محمد اکبر خان صاحب مالک کابل کمپنی ،،	۴ر	۳۳	جناب محمد عمر صاحب نعمانی لور بازار ،،	۸ر
۲۴	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب مالک میڈیکل ہال ،،	۴ر	۳۴	جناب شیخ محمد مشرف صاحب تمباکو فروش ،،	۴ر
۲۵	جناب نور محمد و محمد حسن صاحبان سوداگران ظروف ،،	۴ر	۳۵	جناب شیخ کرم صاحب آئینہ فروش	۴ر
۲۶	جناب سیف الدین صاحب سٹون مرچنٹ	۸ر	۳۶	جناب عبدالغنی صاحب جفت فروش	۸ر
			۳۷	جناب فیض محمد صاحب ،،	۸ر
			۳۸	جناب میاں محمد اسمٰعیل صاحب	۴ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد ٹکٹ	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد ٹکٹ
۳۹	جناب اشفاق الرحمٰن صاحب عطار، کوہ شملہ	۴	۵۱	جناب مہدی حسین صاحب خانسامان کوہ شملہ	۴
۴۰	متفرق چندہ از لور بازار	۱۲	۵۲	جناب شیخ علی محمد صاحب جام فروش اپر بازار	۴
۴۱	جناب مستری میاں خان صاحب روٹی گودام	۴	۵۳	متفرق چندہ از بیضہ فروشان و میوہ فروشان	۴
۴۲	جناب بابو عبدالعزیز صاحب سب اوورسیر سیون پلٹن	۶	۵۴	جناب بابو دین محمد صاحب، بی اے۔	۳
۴۳	جناب مرزا شیر محمد صاحب ہیڈ ڈرافٹس مین	۵	۵۵	جناب بابو حبیب اللہ صاحب مینو سپلیٹی	۲
۴۴	جناب میر جمال الدین صاحب نقشہ نویس ریلوے بورڈ	۳	۵۶	جناب بابو محمد حسن خان صاحب کلرک دفتر اگزامینر مٹری ورکس	۴
۴۵	جناب بابو نور بخش صاحب	۴			
۴۶	جناب منشی عبدالرحیم صاحب	۴	۵۷	جناب بابو عبداللطیف صاحب	۸
۴۷	جناب بابو غلام محمد صاحب ڈاک	۴	۵۸	جناب بابو محمد جہانگیر صاحب	۴
۴۸	جناب بابو بشیر حسین صاحب کلرک ریلوے بورڈ	۴	۵۹	جناب بابو عبدالاحد صاحب	۴
			۶۰	جناب بابو عبدالغفور صاحب	۸
۴۹	جناب منشی محمد حسن صاحب کلرک	۴	۶۱	جناب بابو محمد یوسف صاحب	۸
۵۰	جناب منشی عبدالحق صاحب	۴	۶۲	جناب بابو عبدالحکیم صاحب	۴

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قدم
۶۳	جناب بابو سراج الدین صاحب کلرک دفتر اگزامنر ملٹری ورکس کوہ شملہ	۴/
۶۴	جناب بابو عبدالغنی صاحب "	۴/
۶۵	جناب محمد حسن خان صاحب "	۴/
۶۶	جناب بابو عبدالغفار صاحب "	۸/
۶۷	جناب بابو غلام قادر صاحب "	۲/
۶۸	نامعلوم الاسم "	۲/
۶۹	جناب بابو محمد شریف صاحب "	۴/
۷۰	جناب بابو عبدالکریم صاحب "	۲/
۷۱	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب ڈار "	عہ/
۷۲	جناب بابو محمد حفیظ صاحب "	۸/
۷۳	جناب بابو محمد عظمت اللہ خانصاحب "	۴/
۷۴	جناب بابو ولایت علی شاہ صاحب دفتر کائنات فضائیہ "	عہ/
۷۵	نامعلوم الاسم "	۸/
۷۶	جناب بابو مولا بخش صاحب "	عہ/
۷۷	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب منہاس "	عہ/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قدم
۷۸	جناب محمد شہاب الدین صاحب کوہ شملہ	عہ/
۷۹	جناب بابو شیخ محمد اکرام اللہ صاحب "	عہ/
۸۰	جناب بابو سید مبارک حسن صاحب	۸/
۸۱	جناب محمد بخش صاحب "	۸/
۸۲	جناب بابو میر احمد صاحب "	
	دفتر کائنات فضائیہ "	۸/
۸۳	جناب بابو فرخ حسن صاحب "	۲/
۸۴	جناب بابو عطا محمد صاحب "	۳ پائی
۸۵	منجملہ چندۂ عیدالفطر حصہ دارالعلوم	۱۰ روپے ۱۰ پائی
۸۶	جناب بابو تمیز الدین خانصاحب ریلوے ٹیلیگراف انسپکٹر "	عہ/
۸۷	جناب بابو عبدالرحمان خانصاحب سٹور کیپر مونوٹائپ پریس "	۸/
۸۸	جناب بابو بشیر احمد صاحب کلرک " "	۷/
۸۹	جناب بابو عبدالعزیز خان صاحب ڈسپیچر "	۸/

نمبر شمار	نام مع پتہ	چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	چندہ
۹۰	جناب بابو محمد عثمان صاحب کیوٹر کوہ شملہ	۴ر	۱۰۳	جناب منشی عبدالغفار صاحب کوہ شملہ	۲ر
۹۱	جناب بوآرڈ ناصاحب کاپی ہولڈر	۴ر	۱۰۴	جناب منشی شمس الدین صاحب	۴ر
۹۲	جناب سید مشتاق علی صاحب	۴ر	۱۰۵	جناب شیخ گھسیٹو صاحب دفتری	۲ر
۹۳	جناب سید جلال الدین صاحب	۴ر	۱۰۶	جناب میر حید رحسین صاحب	۲ر
۹۴	جناب بابو کرم بخش صاحب	۴ر	۱۰۷	جناب علی بخش صاحب	۲ر
۹۵	جناب منشی عبدالغفار صاحب ریڈر	۸ر	۱۰۸	جناب میاں وحیدالدین صاحب	۲ر
۹۶	جناب منشی الہ بخش صاحب کشن ہولڈر کرکٹنگ برانچ	۸ر	۱۰۹	جناب شیخ نیاز احمد صاحب	۱ر
۹۷	جناب منشی محمد خان صاحب گل انچارج پریس ڈیپارٹمنٹ	۸ر	۱۱۰	جناب بابو شہزاد خان صاحب کیو بورڈ اپر موٹو ٹائپ پریس	۴ر
۹۰	جناب منشی محمد عثمان صاحب کنٹریکٹر	۸ر	۱۱۱	جناب بابو بھگت رام صاحب	۴ر
۹۹	جناب منشی محمد خلیل صاحب	۲ر	۱۱۲	چندہ منشرق عیدالفطر نصف حصہ	۵ر ۵ پائی
۱۰۰	جناب منشی روشن علیصاحب	۲ر	۱۱۳	چندہ عیدالضحیٰ نصف حصہ	۱۰ر ۱۰ پائی
۱۰۱	جناب منشی شرافت حسین صاحب	۲ر	۱۱۴	جناب محمد محمود اللہ بادشاہ صاحب رئیس مدراس	۱۵ر مانگے
۱۰۲	جناب بابو عبدالرشید خانصاحب کرکٹینگ تراجٹائپ پریس	۴ر			
				جملہ میزان چندہ دارالعلوم	
				امامعہ للعہ ۳/۴ ۱/۲	

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قسم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قسم
	چندہ وظائف ندوۃ العلما		۸	جناب الحاج خان بہادر عبدالعزیز	
۱	جناب نواب صاحب بہادر			بادشاہ سفیر سلطان روم مدراس	۵ر
	بالقابہ، والی ریاست بھاولپور		۹	جناب ایم۔ اے حیات پاچھا	
	خلد اللہ ملکہ، دوسال	۴ر		صاحب مدراس	۵ر
۲	جناب امیر الامرا۔ ناصر الاسلام		۱۰	جناب محمد محمود اسد بادشاہ صاحب	۱۰ر
	شیخ بہاء الدین صاحب سابق		۱۱	جناب حاجی بدرالدین صاحب	۱۰ر
	وزیر ریاست جوناگڑھ	۱۰ر	۱۲	جناب ٹی امین الدین صاحب	۱۰ر
۳	جناب مولانا حبیب الرحمن خان		۱۳	جناب لیبالم حاجی عبدالرحمن صاحب	۱۰ر
	صاحب رئیس شروانی بھیکن پور		۱۴	جناب کنم بادی عبدالقادر صاحب	۴ر
	ضلع علیگڈھ	۱۰ر	۱۵	جناب محمد عبدالکریم صاحب فاروقی	۱ر
۴	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب		۱۶	جناب منشی امداد حسین صاحب	
	رئیس کاکوری معتمد ندوۃ العلما	۱۰ر		موضع اساس، پوسٹ مئو،	
۵	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب			ضلع گیا	۵ر
	رئیس و تاجر انگانا پانک اسٹریٹ مدراس	۵ر	۱۷	جناب منشی محمود حسین صاحب	
۶	جناب مولوی حمید الدین صاحب			ہیڈ کانسٹبل محرر تھانہ اہروہ	
	پروفیسر میو کالج الہ آباد	۴ر		ضلع مرزاپور	۳ر
۷	جناب مولوی ظفر اللہ خاں صاحب		۱۸	جناب بھگو خان صاحب	
	ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ	۵ر		تاجر عطر، فرخ آباد	۱۰ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	رقم چندہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	رقم چندہ
	(بذریعہ معین ندوہ شملہ)			تعلیم سنسکرت و بھاشا	
۱۹	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب بیضہ فروش کوہ شملہ	ماعہ ۵	۱	جناب مولانا محمد حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	۵ عہ
۲۰	جناب مولوی علاء الدین صاحب واعظ	۵ عہ	۲	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی اورنگ آباد دکن	۵ عہ
۲۱	جناب سردار نتھا سنگھ صاحب ریلوے بورڈ	۵ عہ	۳	جناب مولوی نواب علی صاحب پروفیسر بڑودہ کالج بڑودہ	۵ عہ
۲۲	جناب ابو محمد حسن خانصاحب	۵ عہ		(چندہ تعلیم سنسکرت معین ندوہ شملہ)	
۲۳	جناب منشی برکت علی صاحب	۵ عہ	۴	جناب مولوی محمد منعم الدین صاحب کوہ شملہ	۵ عہ
۲۴	جناب منشی بشیر حسن صاحب	۵ عہ	۵	جناب عبد الرب صاحب بن مولوی منعم الدین صاحب	۵ عہ
۲۵	جناب مولوی ابو المعالی جواد صاحب	۵ عہ	۶	جناب عبد الرزاق صاحب	۵ عہ
۲۶	جناب منشی عبد الغفار صاحب	۵ عہ		جناب محمد احمد صاحب	۵ عہ
۲۷	جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر رمیس گوڈون اسٹریٹ نمبر ۲۳ مدراس	۵ عہ		جناب ابو الخیر صاحب	۵ عہ
	جملہ میزان چندہ وظائف ندوۃ العلما			جناب [illegible] صاحب	۵ عہ
	السامع للعہ ۵			میزان کل	۵
	۳				

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
	تعلیم عربی			**(انعام تفسیر و حدیث)**	
۱	جناب منشی محمد اسحاق صاحب بہدوئی، ضلع مرزاپور	۵۰	۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار تحصیل سفی پور ضلع اُناؤ	۵۰
	تعمیر مسجد			**تعلیم دینیات**	
۱	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب بھاولپور، بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی۔	۴۰	۱	جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب گھسیارہ منڈی لکھنؤ، بتقریب بسم اللہ خوانی دختر خود۔	۴۰
	تعمیر بورڈنگ ندوۃ العلماء		۲	جناب مولوی حکیم سید عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ	۱۰
۱	جناب مولوی سید علی صاحب زینبی، قائم مقام ادیب ندوۃ العلماء لکھنؤ،	۵۰		**میزان**	۵۰
	عام تعلیم			**چندۂ مستقل سالانہ**	
۱	جناب ناظر حسن صاحب، معرفت جناب مولانا عبدالحی صاحب، نائب ناظم ندوۃ العلماء، بستی	۵۰	۱	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب، اسسٹنٹ سرجن پشاور	۵۰

نقشہ تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ، من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	رقم واجب الوصول	کیفیت
۱	ناظر کتبخانہ	۴۰ روپے	یکسال	۴۸۰ روپے	
۲	فراش کتبخانہ	۵ روپے	۱۱ ماہ ۵ یوم	۵۵ روپے ارزیابی	
	میزان کل			۵۳۵ روپے ارزیابی	

نقشہ تنخواہ کارندۂ جائداد موقوفہ شاہجہانپور، من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء

۱	منشی ناظم علی صاحب مختار متعینہ وقف ضلع شاہجہانپور	۴۰ روپے	یکسال	۴۸۰ روپے	

نقشہ تنخواہ ملازم و معطیین اشاعۃ الاسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء

۱	مولوی سید حکیم الدین صاحب حافظ	۳۰ روپے	۱۰ ماہ ۲۲ یوم	۳۱۰ روپے	
۲	مولوی محمد سلیم صاحب حافظ	۴۰ روپے	۹ ماہ	۳۶۰ روپے	
۳	مولوی محمد سلیمان صاحب حافظ	۴۰ روپے	۹ ماہ	۳۶۰ روپے	
	میزان کل			۱۰۳۰ روپے	

نقشہ تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ، من ابتدائے اپریل ۱۹۱۱ء لغایت مارچ ۱۹۱۲ء

۱	محرر مال ندوۃ العلماء	۴۰ روپے	یکسال	۴۸۰ روپے	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ واجب الوصول	کیفیت
۲	محرر دفتر مراسلات	۴۰ و ۴	یکساں	۴۰	یکم اکتوبر ۱۱ء سے اضافہ
۳	چپراسی	۵	۱۰ ماہ ۲۰ یوم	۵ ار ۱۱ پائی	پانچ روپیہ ماہوار کا ہوا
	میزان کل			۴۵ ار ۱۱ پائی	

نقشہ تنخواہ ملازمین وکلاء ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۱ء لغایت مارچ ۱۲ء

۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی	۷	یکساں	۷	جنوری ۱۲ء سے ۴۰
	وکیل ندوۃ العلماء	۵			ماہوار کا اضافہ ہوا
۲	وکیل دوم ہنگامی	۵	۱۹ یوم فروری ۱۲ء	۴۰ ار ۱۴ پائی	
	میزان کل			۱۱ ار ۱۴ پائی	

نقشہ تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۱ء لغایت مارچ ۱۲ء

۱	قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر	۱۵۰	یکساں	۱۵۰	
۲	مولانا شیخ محمد صاحب ادیب	۷۰	۱۱ ماہ ۲۰ یوم	۷۰ ار ۱۱ پائی	
۳	مولوی میر عبدالکریم صاحب فاضل	۴۰	۵ ماہ ۶ یوم	۱۵ ار ۱۱ پائی	انکا تقرر ۲۵ ستمبر ۱۱ء سے ہوا
۴	مولوی سید علی صاحب قائم مقام ادیب	۴۰	یکساں	۴۰ ار ۳ پائی	انکو ۴۰ ماہوار الاونس قائم مقام ادیب ہونیکی وجہ سے ملتا ہے اور معاوضہ اہتمام من ابتدائے ۵ فروری ۱۱ء بحساب ۴۰ انکا تقرر مارچ ۱۲ء سے بطور قائم مقامی ہوا
۵	سید پیارے صاحب بی اے قائم مقام سکنڈ ماسٹر	۴۰ ۳۰	۳ ماہ ۲۹ یوم	۱۰ ار ۸ پائی	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ واجب الوصول	کیفیت
۶	مولوی سید سلیمان صاحب نائب ادیب	۵۰ ر	یکسال	۶۰ ر	
۷	مولوی محمد شبلی صاحب مدرس عربی	۴۰ ر	یکسال	۴۸ ر	
۸	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس عربی	۳۰ ر	یکسال	۳۶ ر	
۹	مولوی عبدالسلام صاحب مدرس عربی	۳۰ ر	۱۱ ماہ ۲۹ یوم	۳۳ ر ۱۴ آنے	
۱۰	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس عربی	۲۵ ر	یکسال	۳۰ ر	
۱۱	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس عربی	۲۵ ر	۹ ماہ ۳ یوم	۲۳ ر ۸ آنے	
۱۲	ماسٹر دین محمد صاحب تھرڈ ماسٹر	۲۵ ر	۹ ماہ ۱۶ یوم	۲۳ ر ۱۵ آنے	
۱۳	ماسٹر عبدالجلیل صاحب فوتھ ماسٹر	۲۵ ر	یکسال	۳۰ ر	
۱۴	پنڈت لوکناتھ صاحب معلم بھاشا	۲۵ ر	۱۱ ماہ ۱۴ یوم	۲۹ ر ۵ آنے	
۱۵	ماسٹر فدا حسین صاحب معلم ریاضی	۲۵ ر	یکسال	۳۰ ر	
۱۶	مولوی قمرالدین صاحب مدرس عربی	۲۵ ر	یکسال	۳۰ ر	
۱۷	منشی عبدالحفیظ صاحب محرر دارالعلوم	۱۵ و ۱۷	۹ ماہ ۱۳ یوم	۱۲ ر	۱۰۔اپریل ۱۱ء کو بمشاہرہ ۱۵ سے ماہوار تقرر ہوا اور ۲۔نومبر ۱۱ء سے ۱۸ ماہوار ترقی ہوئی،
۱۸	منشی سید علی صاحب مفتی محرر دارالعلوم	۴۰ ر	۱۹ یوم فروری ۱۱ء	۱۸ ر	
۱۹	منشی فضل حسین صاحب محرر معتمد صاحب دارالعلوم	۲۵ ر	۷ ماہ ۲۹ یوم	۱۳ ر ۶ آنے	
۲۰	منصو علی چپراسی دارالعلوم	۵ ر	یکماہ ۲۱ یوم	۶ ر ۲ آنے	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	رقم واجب الوصول	کیفیت
۲۱	سراج الدین چپراسی دارالعلوم	صہ ر	یکماہ ۵ یوم	صہ ۱۲ ر ۱ پائی	
۲۲	محمد شیر خان چپراسی "	للعہ و صہ ر	۹ ماہ ۲۷ یوم	للعہ للعہ ۱۳ ر ۲ پائی	جولائی ۱۸۸۹ء سے
۲۳	مولوی سید نجم الہدی صاحب مدرس عربی	عہ ر	۳ ماہ ۳ یوم	عہ ر	عہ ر ماہوار اضافہ ہوا
۲۴	غلام علی دربان	صہ ر	۴ ماہ ۷ یوم	عہ ۱۱ ر ۱۰ پائی	
۲۵	مولوی عبدالظاہر صاحب محرر معتمد صاحب دارالعلوم	صہ ر	یکماہ	صہ ر	
۲۶	سید باقر حسین صاحب بی۔ اے سکنڈ ماسٹر۔	عہ ر	۷ ماہ ۶ یوم	۱۰ ما صہ ۱۵ ر ۱ پائی	
۲۷	مولوی سید شیر علی صاحب مہتمم دارالعلوم	صہ و ما ر	یکماہ ۷ یوم	صہ للعہ ۹ ر ۲ پائی	۷ یوم بحساب ما ر و یکماہ بحساب صہ
۲۸	شفیع بخش دربان	صہ روپے	۷ ماہ ۱۰ یوم	عہ روپے ۱۳ ر ۱ پائی	
۲۹	مولوی فضل الرحمن صاحب قائم مقام محرر دارالعلوم	صہ ر	۲۹۔ یوم	للعہ روپے ۱۳ ر ۲ پائی	
۳۰	نصور الحسن صاحب قائم مقام سکنڈ ماسٹر	لہ عہ ر	۲۲۔ یوم جنوری ۱۸۹۰ء	عہ ر	
	میزان کل			معمولی صہ ۸ ر ۲ پائی	

نقشہ جمع خرچ دفتر ندوۃ العلماء بابت سنہ ۱۳۲۹ من ابتداء یکم ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء تا آخر ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء

	صدر	
الف عین ۹/	شکر رعائی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ	
ما ۲	چندہ رکنیت	
صاد لام ۸/۱	عام اغراض ندوۃ العلماء	
۹/۱	عطیات ندوۃ العلماء	
ما عین ۴/۴	چندہ اشاعت الاسلام	
ما عین ۱۴/۱	زکوٰۃ	
ما عین ۱۲/۱/۲	امداد یتیمی	
عین ۱۵/	فروخت کتب	
۲۴۸۱ الف عین لام ۱۰/۱/۲	میزان کل	
	مصارف	
ما عین ۱۱/۱	تنخواہ ملازمین دفتر ندوہ	
ما عین ۱۱/۲	تنخواہ ملازمین کتب خانہ	
بعین ۳/۲	جلد بندی کتب	
۱۰/	خرید اسباب	
ما عین ۳/	محصول آب خانہ موقوفہ حیدرآباد	
الف عین ۹/	طبع	
ما عین ۱۰/۳	متفرقات سائر خرچ ندوہ	
صاد عین ۱۰/	تنخواہ واعظین اشاعت الاسلام	
ما عین ۸/۲	سفر خرچ واعظین اشاعت الاسلام	
ما عین ۱/۳	سفر خرچ وکلاء	
۱۱/	مہمانداری	
عین ۹/۶	مصارف سائر خرچ فیضہ معین الندوہ	
عین ۲/۴	مصارف معین الندوہ مدراس	
۱۰/	واپسی چندہ	
ما عین ۱۱/۳	ڈاک	
ما ۳/	بلیاری ایڈریس	
۲۴۸۱ الف عین لام ۶/۴	میزان کل	

نقشہ جمع و خرچ دارالعلوم مؤدۃ العلماء لکھنؤ سن ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۱ء لغایت ۳۱ مارچ ۱۹۱۲ء

آمد

صہ ۱۱/۴۴	۱	گرانٹ ان ایڈ عطیہ گورنمنٹ ممالک متحدہ
مہ صہ	۲	عطیہ کارعالیہ الیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا
صمار	۳	عطیہ حضور نواب صاحب دریاست رامپور خلد اللہ ملکہ
صمار	۴	عطیہ ہائنس سر آغا خان بہادر
ساصہ	۵	اوقاف ضلع شاہجہانپور
صعہ	۶	اوقاف حاجی شیخ قادر بخش صاحب فیض آباد
ساعہ ۸/	۷	کرایہ مکانات وسیتی واقع لالہ لاجپت لکھنؤ
مللعہ ۹/۴۶	۸	کرایہ مکانات دارالعلوم
صہ	۹	کرایہ دوکان چندوسی
ص	۱۰	کرایہ مکانات جھانسی
السا صہ ۳/	۱۱	وظائف مع سالانہ ریاست جاورہ پور
امامعہ ۴/۳۲	۱۲	چندۂ دارالعلوم
صہ	۱۳	انعام تفسیر و حدیث
عار	۱۴	تعمیر مسجد
ص ۲/	۱۵	تعلیم سنسکرت
مللعہ	۱۶	جائداد موقوفہ خدا یار خان مرحوم
للعہ	۱۷	تعلیم عام
سہ	۱۸	چندۂ مستقل سالانہ
صہ	۱۹	تعمیر بورڈنگ
عہ	۲۰	تعلیم عربی
صہ	۲۱	تعلیم دینیات
۶/۴۱	۲۲	میزان کل

صرف

مہ صہ ۸/۴۷	۲۳	تنخواہ ملازمین دارالعلوم
للصہ ۵/۴۹	۲۴	سفرخرچ وسائر خرچ دارالعلوم
ماصہ ۶/۴۳	۲۵	انتقال مدرسہ و عمارت جدید
الما مللعہ ۹/۴۷	۲۶	وظائف طلباء
صہ ۴۶/	۲۷	خرید فرنیچر بیج و کلاک
لعہ ۱۴/۴۹	۲۸	طبع کاغذات دارالعلوم
لعہ ۴/	۲۹	مصارف اوقاف شاہجہانپور
لعہ ۴۳/	۳۰	مرمت مکان دارالعلوم
ہر	۳۱	خرید کتب درسیہ و تجہیز کتابی
ماعہ ۱/۴۶	۳۲	مکان آرائشی نزد واقع مکان گنج
۳/۷ باقی	۳۳	میزان کل

۷۸۶

فہرست عطیات چندہ ندوۃ العلماء

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء لغایت اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

نمبرا		
۱	پراونشل گورنمنٹ گرانٹ اِن ایڈ۔	۱۰۰۰
۲	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	۱۰۰۰
۳	عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہٗ۔ بحساب سو روپیہ ماہوار حالی	۳۰۰
۴	آمدنی وقف حمزہ پور ضلع شاہجہانپور	۱۳
۵	آمدنی جائداد موقوفہ مولوی خدا یار خان صاحب موضع بھرتنا پور ضلع بریلی	۴
۶	آمدنی جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم معرفت منشی احتشام علی صاحب ٹرسٹی اوقاف رئیس کاکوری	۵۰
۷	آمدنی کرایہ دوکان موقوفہ چندوسی ضلع مراد آباد	۵
۸	آمدنی مکان موقوفہ واقع للت پور ضلع جھانسی	۱۴
۹	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	۱۵

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	بذریعہ جناب بابو نظام الدین صاحب امرت سر	
۱	جناب حافظ محمد حلیم صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ کانپور	۱
۲	جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر	۱
۳	جناب شیخ شمس الدین و مہر بخش صاحبان تاجر چرم امرتسر	۱
۴	جناب شیخ علی بخش صاحب تاجر چرم و مینوسپل کمشنر امرتسر	۱
۵	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرت سر	۱
۶	جناب میاں قطب الدین صاحب سوداگر و مینوسپل کمشنر امرت سر	۱
۷	جناب میاں فیروز الدین صاحب سوداگر و آنریری مجسٹریٹ	۱
۸	جناب میاں نور محمد صاحب تاجر چرم امرت سر	۱
۹	جناب حاجی قادر بخش و مولا بخش صاحبان تاجران چرم امرتسر	۱
۱۰	جناب میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ امرت سر	۱
۱۱	جناب شیخ محمد جمیل صاحب وداگرد آنریری مجسٹریٹ امرت سر	۱
۱۲	جناب شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم	۱
۱۳	جناب بابو شمس الدین صاحب تاجر چرم	۱
۱۴	جناب مولوی محمد حکمت اللہ خانصاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی امرت سر	۱
۱۵	جناب میاں اللہ جوایا صاحب تاجر چرم امرت سر	۱

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۶	جناب حاجی غلام حسین و خدا بخش صاحبان تاجر چرم امرت سر	ص/
۱۷	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	ص/
۱۸	جناب حاجی پیر محمد احمد الدین صاحب و صدر الدین صاحب تاجران چرم امرتسر	ص/
۱۹	جناب خانصاحب شیخ فضل کریم صاحب بی اے افسر مال بندوبست امرتسر	ص/
۲۰	جناب خواجہ غلام محی الدین صاحب بی اے - ایل ایل بی وکیل امرتسر	ص/
۲۱	جناب میان غلام مصطفےٰ صاحب سوداگر میونسپل کمشنر امرت سر	ص/
۲۲	جناب میان غلام نبی صاحب سوداگر پشمینہ موری گنج امرتسر	ص/
۲۳	جناب میان عبد اللہ تو صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلو والیان امرتسر	ص/
۲۴	جناب میان حسام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرت سر	ص/
۲۵	جناب میان محمد بخش صاحب سوداگر پشمینہ کٹڑہ اہلو والیان امرتسر	ص/
۲۶	جناب میان حبیب اللہ صاحب سوداگر پشمینہ چکی دروازہ گھنٹہ گھر امرتسر	ص/
۲۷	جناب میان کریم الدین صاحب سوداگر مشین ہال بازار امرتسر	ص/
۲۸	جناب ماسٹر عبد الرحمن خانصاحب مدرس ریاضی و سائنس ایم۔ اے - او ہائی اسکول امرتسر	ص/
۲۹	جناب میان محمد نظر احمد صاحب طالب علم ہائی کلاس ایم اے - او ہائی اسکول امرتسر	ص/
۳۰	جناب میان بڈھے شاہ صاحب سوداگر کٹڑہ موری گنج امرت سر	ص/
	معرفت جناب مولوی مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب مولوی مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب سب جج۔	

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	چندہ ہوشیارپور	
۳۱	جناب خان بہادر منشی محمد علی خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر خانپور ضلع ہوشیارپور	۵/
۳۲	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم	۵/
۳۳	جناب مولوی الٰہی بخش صاحب پلیڈر	۵/
۳۴	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم۔اے پلیڈر	۵/
۳۵	جناب خان صاحب یار محمد صاحب رئیس و ذیلدار جہانخیلان	۵/
۳۶	جناب فقیر سید افتخار الدین صاحب مہتمم بندوبست	۵/
۳۷	جناب مرزا امین اللہ صاحب نائب مہتمم بندوبست	۵/
۳۸	جناب راجہ ولی اللہ خان صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس	۵/
۳۹	جناب مولوی محمد اشرف صاحب سکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول	۵/
۴۰	جناب ڈپٹی احمد بخش صاحب منیجر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر قصبہ شام چوراسی ضلع ہوشیارپور	۵/
۴۱	جناب مولوی جان محمد صاحب ہوشیارپوری تحصیلدار پالم پور ضلع کانگڑا	۵/
	چندہ قصور ضلع لاہور	
۴۲	جناب مولوی عبدالقادر صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب	۵/
۴۳	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب پلیڈر	۵/
۴۴	جناب مولوی محمد داؤد صاحب مختار	۵/
۴۵	جناب میاں فضل دین صاحب گورا	۵/
۴۶	جناب میاں حاجی محمد حسن صاحب مالک کارخانہ	۵/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	وزیر آباد ضلع گجرانوالہ	
۴۷	جناب راجہ محمد اکرام اللہ خانصاحب رئیس اعظم	۱
۴۸	جناب مولوی مرزا محمد ظفر اللہ خانصاحب سب جج	۱
۴۹	جناب قاضی باقر شاہ صاحب	۱
۵۰	جناب چودہری حیات صاحب ولد	۱
۵۱	جناب بابو غلام حسن صاحب	۱
۵۲	جناب شیخ نیاز احمد صاحب سوداگر	۱
۵۳	جناب حاجی ملک غلام مصطفےٰ صاحب سوداگر	۱
۵۴	جناب حاجی ملک بوٹا صاحب سوداگر	۵
۵۵	جناب حاجی عمر بخش صاحب سوداگر	۱
۵۶	جناب شیخ دین محمد صاحب سوداگر	۱
۵۷	جناب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر	۱
۵۸	جناب میاں محمد دین صاحب سوداگر	۱
۵۹	جناب شیخ عبد القادر صاحب سوداگر	۱
۶۰	جناب سردار عظمت اللہ خان صاحب	۱
۶۱	جناب قاضی مرید طاہر صاحب	۱
۶۲	جناب چودہری امیر بخش صاحب چرنگ معہ برادری پوسٹ نظام آباد ضلع گجرانوالہ	۱
	چندہ سیالکوٹ	
۶۳	جناب شیخ پیر محمد و محمد جان صاحبان سوداگران جہاوانی	۱
۶۴	جناب شیخ مہر بخش صاحب سوداگر	۵
۶۵	جناب چودہری کلو خانصاحب بزقصاب	۱
۶۶	جناب پیر ماہی صاحب سوداگر	۱
۶۷	جناب شیخ محمد سلطان صاحب سوداگر	۱
۶۸	جناب شیخ نبی بخش و صدا بخش صاحبان سوداگران جرم	۱
۶۹	جناب شیخ چراغ دین صاحبان وغیرہ	۱

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	سوداگران حیدرم	ص/
۷۰	جناب بابو علی گوہر صاحب	ص/
۷۱	جناب میان الہ رکھا صاحب	ص/
۷۲	جناب چودہری نصیر الدین و امام الدین صاحبان	ص/
۷۳	جناب احمد حامد صاحب سوداگر چرم	ص/
۷۴	جناب مولوی محمد شفیع صاحب افسر مال	ص/
۷۵	جناب سلیمان محمد فاضل صاحب ٹھیکہ دار	ص/
۷۶	جناب حاجی چودہری سلطان محمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا	ص/
۷۷	جناب چودہری محمد امین صاحب پلیڈر	ص/
۷۸	جناب چودہری نصر اللہ خانصاحب	ص/
۷۹	جناب شیخ ظہور الہی صاحب	ص/
۸۰	جناب شیخ علی بخش صاحب مختار	ص/
۸۱	جناب میان حسین الدین صاحب پلیڈر	ص/
۸۲	جناب راجہ عطا محمد خانصاحب آنریری مجسٹریٹ	ص/
۸۳	جناب بابو خورشید عالم صاحب کلرک آف دی کورٹ	ص/
۸۴	جناب شیخ مولا بخش صاحب سوداگر چوب	ص/
۸۵	جناب حاجی میان غلام علی صاحب ٹھیکہ دار	ص/
۸۶	جناب بابو فضل احمد صاحب سٹور کیپر جہاد نی	ص/
	چندہ گجرات بیجاب	
۸۷	جناب نواب ملک خدا بخش خانصاحب ڈسٹرکٹ جج	ص/
۸۸	جناب سردار یار محمد خانصاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	ص/
۸۹	جناب خان بہادر احمد حسین خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	ص/
۹۰	جناب شہزادہ محمد یوسف خان صاحب پنشنر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	ص/
۹۱	جناب ملک شیر محمد خانصاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع گجرات	ص/

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۹۲	جناب چودھری فضل علی خانصاحب آنریری سول جج	صرر
	چندہ گجرانوالہ پنجاب	
۹۳	جناب نواب اسلم حیات خانصاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرانوالہ	صرر
۹۴	جناب میان عبدالحمید صاحب جج	صرر
۹۵	جناب فقیر سید جلال الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر	صرر
۹۶	جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر	صرر
۹۷	جناب بابو عبدالعزیز صاحب پلیڈر	صرر
۹۸	جناب بابو عطا محمد صاحب "	صرر
۹۹	جناب مولوی عبدالحق صاحب "	صرر
	چندہ متفرق	
۱۰۰	جناب مولوی سید محمد اسماعیل صاحب وکیل و آنریری سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ ہمیرپور	صرر
۱۰۱	جناب حاجی محمد یعقوب خانصاحب رئیس پیلی کوٹی ملیگڈہ	صرر
۱۰۲	جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب چیف میڈیکل افسر ریاست نابھہ	صرر
۱۰۳	جناب قاضی محمد خلیل صاحب بریلی	عدد
۱۰۴	جناب حکیم محبوب علی صاحب رئیس انولہ ضلع بریلی	عدد
۱۰۵	جناب مولوی سید عبدالودود صاحب رئیس بریلی	صرر
۱۰۶	جناب ذوق الملک حکیم حافظ اجمل خانصاحب رئیس دہلی	عدد
۱۰۷	جناب سید باقر صاحب - بی - اے ایل - ایل - بی وکیل بستی	صرر
۱۰۸	جناب مولوی نور محمد صاحب موضع لکھا - ضلع موتی ہاری	صرر
۱۰۹	شیخ ابوالحسن صاحب موضع جمارپوری ڈاکخانہ بلندر ضلع موتی ہاری	صرر
۱۱۰	جناب شیخ عبدالکریم صاحب موضع کندہولیا	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۔
۱۱۱	جناب شیخ امیر الحسن صاحب	صر
۱۱۲	جناب منشی ریاضیت حسن صاحب موضع لگھی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صر
۱۱۳	جناب شیخ ولی محمد صاحب موضع لگھی۔ ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صر
۱۱۴	جناب شیخ امانت حسین صاحب موضع سربرو ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	صر
۱۱۵	جناب مولوی ضیاء الدین صاحب وکیل بارہ بنکی	صر
۱۱۶	جناب مولوی ولایت علی صاحب وکیل بارہ بنکی	صر
۱۱۷	جناب مولوی نواب علی صاحب وکیل بارہ بنکی	صر
۱۱۸	جناب مولوی نصیر الدین حیدر صاحب	
	ڈپٹی کلکٹر	صر
۱۱۹	جناب مسیح الدین صاحب بیرسٹر بارہ بنکی	صر
۱۲۰	جناب فرید الدین صاحب نعمانی ردولی ضلع بارہ بنکی	صر
۱۲۱	جناب قاضی ولی الحق صاحب ردولی۔ ضلع بارہ بنکی	صر
۱۲۲	جناب شیخ مختار احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	صر
۱۲۳	جناب شیخ انوار الرحمان صاحب قدوائی ٹیچر سوٹ اسکول بارہ بنکی	صر
۱۲۴	جناب شیخ عبد العلی صاحب بہسارہ ضلع بارہ بنکی	صر
۱۲۵	جناب حاجی قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	صر
۱۲۶	جناب چودہری رشید الدین صاحب تعلقدار بارہ بنکی	صر
۱۲۷	جناب چودہری مجید الدین صاحب تعلقدار	صر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۲۸	جناب شیخ محمود علی صاحب رئیس بہیارہ ضلع بارہ بنکی	۵/
۱۲۹	جناب شیخ زین العابدین صاحب بہیارہ ضلع بارہ بنکی	
۱۳۰	جناب حافظ عبدالصمد صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	۵/
۱۳۱	جناب شیخ مشتاق علے صاحب رئیس گدیہ ضلع بارہ بنکی	۵/
۱۳۲	جناب حافظ محمد نقی صاحب تاجر علیگڈھ	۵/
۱۳۳	جناب مولوی امانت اللہ صاحب علیگڈھ	۵/
۱۳۴	جناب مولوی حبیب الرحمان خانصاحب شروانی علیگڈھ	۵/
۱۳۵	جناب مولوی عبدالخالق صاحب وکیل علیگڈھ	۵/
۱۳۶	جناب مولوی محمد صالح صاحب رئیس علیگڈھ	۵/
۱۳۷	جناب حاجی سید وارث علی شاہ صاحب آگرہ	۵۰/
۱۳۸	جناب حافظ عبدالعزیز صاحب تحصیلدار پنشنر علیگڈھ	۵/
۱۳۹	جناب نواب حاجی محمد اسماعیل خان صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ	۵/
۱۴۰	جناب علی احمد صاحب وکیل آگرہ	۵/
۱۴۱	جناب حافظ محمد محسن صاحب کرادی آگرہ	۵/
۱۴۲	جناب خان بہادر سید آنی صاحب بیرسٹر آگرہ	۵/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴۳	جناب مرزا قیم بیگ صاحب چغتائی ڈپٹی کلکٹر آگرہ	صر
۱۴۴	جناب صوفی قادر علی خانصاحب مالک مفید عام آگرہ	صر
۱۴۵	جناب مولوی محمد شفیع صاحب سکریٹری میونسپل بورڈ اٹاوہ	صر
۱۴۶	جناب مولوی سراج الدین صاحب جج خفیفہ کانپور	صر
۱۴۷	جناب سید ممتاز حسن صاحب رزاقی بانسوی لکھنؤ	صر
۱۴۸	جناب شیخ نیاز علی صاحب رئیس پنچیل ضلع بارہ بنکی	صر
۱۴۹	جناب شیخ عبدالرحمان صاحب بڑا گاؤن ضلع بارہ بنکی	صر
۱۵۰	جناب مولوی الطاف حسین صاحب تحصیل دار - لکھنؤ	صر
۱۵۱	جناب حافظ محمد یونس صاحب سررشتہ دار ضلع اناؤ	صر
۱۵۲	جناب شیخ محبوب علی صاحب دریاباد ضلع بارہ بنکی	صر
۱۵۳	جناب شیخ ریاست علی صاحب دریاباد ضلع بارہ بنکی	صر
۱۵۴	بیوہ مشیر الزمان صاحب	صر
۱۵۵	والدہ مسعود الزمان صاحب	صر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۵۶	جناب حاجی دہری شرف الزمان صاحب تعلقدار گڈہی	ص/
۱۵۷	جناب شیخ غلام حسین صاحب تحصلدار ریاست محمود آباد	ص/
۱۵۸	جناب مولوی علی بخش صاحب وکیل گیا	ص/
۱۵۹	مسٹر ریاض الحق بیرسٹر اسٹ لا گیا	ص/
۱۶۰	جناب مولوی خواجہ محمد نور صاحب وکیل گیا	ص/
۱۶۱	جناب مولوی سید نور الدین احمد صاحب بلخی گیا	ص/
۱۶۲	جناب مولوی فضیلت حسین صاحب وکیل گیا	ص/
۱۶۳	جناب مولوی سید ظفر نواب صاحب رئیس گیا	ص/
۱۶۴	جناب حاجی میر مدار بخش صاحب موضع کٹنی کورہ ضلع گیا	ص/
۱۶۵	جناب بابو محمد ابراہیم صاحب رئیس ٹیڑہی گھاٹ پٹنہ	ص/
۱۶۶	جناب بابو عبد المجید صاحب رئیس ٹیڑہی گھاٹ پٹنہ	ص/
۱۶۷	جناب شاہ محمد عثمان صاحب عینک ساز مرادپور بانکی پور	ص/
۱۶۸	جناب مولوی محمد مسلم صاحب تاجر کتب بانکی پور	ص/
۱۶۹	جناب مولوی محمد حسین صاحب وکیل ہائیکورٹ بانکی پور	ص/
۱۷۰	جناب آنریبل مولوی فخر الدین صاحب وکیل بانکی پور	ص/
۱۷۱	جناب داروغہ عبد اللطیف صاحب تاجر مرادپور بانکی پور	ص/
۱۷۲	جناب مولوی نصیر الحق صاحب رئیس پٹسنہ بہار	ص/
۱۷۳	جناب مرزا محمد عابد علی بیگ صاحب بلیح آباد	ص/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۷۴	جناب محمد یونس خانصاحب بلیح آباد	۱
۱۷۵	جناب حبیب احمد خانصاحب بلیح آباد	۱
۱۷۶	جناب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب بلیح آباد	۱
۱۷۷	جناب محمد اسحاق خانصاحب بلیح آباد	۱
۱۷۸	جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب بلیح آباد	۱
۱۷۹	جناب محمد اسماعیل خانصاحب "	۱
۱۸۰	جناب نظیر احمد خانصاحب بلیح آباد	۱
۱۸۱	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر رکالج۔ الہ آباد	۱
۱۸۲	جناب مولوی اسحاق صاحب وکیل الہ آباد	۱
۱۸۳	جناب مسٹر بن احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا الہ آباد	۱
۱۸۴	جناب ن بہادر عابی عبدالرشید خانصاحب سکریٹری میونسپل بورڈ مرزاپور	۱
۱۸۵	جناب مصطفےٰ خانصاحب رئیس بارگھاٹ مرزاپور	۱
۱۸۶	جناب شیخ عبدالکریم صاحب آنریری مجسٹریٹ مرزاپور	۱
۱۸۷	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب ابن شیخ عبدالکریم صاحب مرزاپور	۱
۱۸۸	جناب یٰسین خانصاحب رئیس مرزاپور	۱
۱۸۹	جناب مولوی عبدالباقی صاحب سب انسپکٹر پولیس مرزاپور	۱
۱۹۰	جناب مولوی عزیزالدین صاحب وکیل عدالت جی مرزاپور	۱
۱۹۱	جناب منشی لطیف احمد صاحب سب انسپکٹر سپرنٹنڈنٹ جیل مرزاپور	۱

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۹۲	جناب حشمت علی صاحب بار گھاٹ معرفت مصطفےٰ	
	خواجہ صاحب مرزا پور	۵ر
۱۹۳	جناب مولوی حبیب احمد صاحب رئیس بلوعن بازار بنارس	۵ر
۱۹۴	جناب مولوی فضل عالم صاحب وکیل بنارس	۵ر
۱۹۵	جناب مرزا اختر بخت صاحب رئیس سوالا بنارس	۵ر
۱۹۶	جناب خان بہادر محمد طیب صاحب کوتوال بنارس	۵ر
۱۹۷	جناب حاجی قادر بخش صاحب بخشی بنارس	۵ر
۱۹۸	جناب منشی تصور حسین صاحب سب انسپکٹر چوک بنارس	۵ر
۱۹۹	جناب مولوی عترت حسین صاحب وکیل بنارس	۵ر
۲۰۰	جناب مرزا اسحاق صاحب رئیس	
	دال کی منڈی بنارس	۵ر
۲۰۱	جناب محمد علی صاحب تاجر غلہ شیشہر گنج بنارس	۵ر
۲۰۲	جناب عبد الستار صاحب بنارس	۵ر
۲۰۳	جناب مسٹر اقبال صاحب بنارس	۵ر
۲۰۴	جناب شیخ حسین صاحب بنارس	۵ر
۲۰۵	جناب حاجی ہادی صاحب بنارس	۵ر
۲۰۶	جناب قاضی سراج احمد صاحب رائے بریلی	۵ر
۲۰۷	جناب شیخ کفایت اللہ صاحب رئیس پرتاب گڈھ	۵ر
۲۰۸	جناب شیخ محمد باقر صاحب وکیل پرتاب گڈھ	۵ر
۲۰۹	جناب خان بہادر ڈپٹی محمد باقر صاحب سلطان پور	۵ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۱۰	جناب مولوی محمد لطیف صاحب منصف صدر سلطانپور	ص/
۲۱۱	جناب محمد یعقوب خانصاحب تعلقدار بہرہ مؤرائے بریلی	ص/
۲۱۲	جناب مولوی علاء الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	ص/
۲۱۳	جناب شیخ محمد رضا صاحب سلطانپور	ص/
۲۱۴	جناب شیخ محمد رضا صاحب سلطان پور	ص/
۲۱۵	جناب محمد شفیع صاحب مختار فیض آباد	ص/
۲۱۶	جناب محمد حامد صاحب ایڈیٹر قیصر ہند فیض آباد	ص/
۲۱۷	جناب محمود عالم صاحب وکیل فیض آباد	ص/
۲۱۸	جناب شیخ حافظ یار محمد صاحب ٹانڈہ فیض آباد	ص/
۲۱۹	جناب منشی صابر علی صاحب فیض آباد	ص/
۲۲۰	جناب منشی حبیب اللہ صاحب فیض آباد	ص/
۲۲۱	جناب مسٹر حامد علی خانصاحب بیرسٹرایٹ لا فیض آباد	ص/
۲۲۲	جناب چودھری رسول بخش صاحب سوداگر فیض آباد	ص/
۲۲۳	نامعلوم الاسم فیض آباد	ص/
۲۲۴	جناب محبوب احمد صاحب فیض آباد	ص/
۶۲۱۰	جناب مولوی سید علی صاحب مدرس دارالعلوم ندوہ لکھنؤ	ص/
۲۲۶	جناب مضان علیصاحب تعلقدار بہرہ ضلع رائے بریلی	ص/
۲۲۷	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل رائے بریلی	ص/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۲۸	جناب شیخ محمد ذکریا صاحب رائے بریلی	ص/	۲۳۷	جناب چودہری عبدالقیوم صاحب رئیس ضلع ہردوئی	ص/
۲۲۹	جناب شیخ محمد شعیب صاحب رائے بریلی	ص/	۲۳۸	جناب سید کرامت حسین صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر سندیلہ ضلع ہردوئی	ص/
۲۳۰	جناب سید احمد سعید صاحب رائے بریلی	ص/	۲۳۹	جناب سید قمرالدین احمد صاحب سندیلہ ضلع ہردوئی	ص/
۲۳۱	جناب سید محمد سلیم صاحب رائے بریلی	ص/	۲۴۰	جناب شیخ نثار الرحمان صاحب تعلقدار بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی	ص/
۲۳۱	جناب سید محمد عبداللہ صاحب	ص/	۲۴۱	جناب سید سعید الحسن صاحب رئیس بانسہ ضلع بارہ بنکی	ص/
۲۳۲	جناب سید محمد صاحب رائے بریلی	ص/	۲۴۲	جناب مولوی صالح حسن صاحب چھپرہ	ص/
۲۳۴	جناب مولوی عین الحق صاحب فیض آباد	ص/	۲۴۳	جناب خواجہ محمد احسن صاحب چھپرہ	ص/
۲۳۵	جناب منشی التفات رسول صاحب تعلقدار سندیلہ ضلع ہردوئی	۵۰	۲۴۴	مسٹر ممتاز حسین بیرسٹرایٹ لا سکرٹری کمیٹی استقبالی ندوہ	ص/
۲۳۶	جناب چودہری عبدالباسط صاحب رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی	ص/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۴۵	نامعلوم الاسم	۵۰ ص
۲۴۶	جناب حافظ قطب الدین صاحب لکھنؤ	۱ ص
۲۴۷	جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر چوک لکھنؤ	۱ ص
۲۴۸	جناب منشی رفیع القدر صاحب ڈپٹی کلکٹر بنارس	۱ ص
۲۴۹	جناب میان غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار کٹام لستر	۱ ص
۲۵۰	جناب منشی عبد الغنی صاحب امرتسر	۱ ص
۲۵۱	جناب چودھری شفیق الزمان صاحب تعلقدار بہول ضلع بارہ بنکی	۱ ص
۲۵۲	جناب منشی اظہر علی صاحب وکیل لکھنؤ	۱ ص
۲۵۳	جناب شاہ محمد خانصاحب تاجر لکھنؤ	۱ ص
۲۵۴	جناب غلام محمد صاحب منشی	
۲۵۵	جناب خواجہ مظاہر حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ سہارنپور	۱ ص
۲۵۶	جناب مسٹر محمد صدیق صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۱ ص
۲۵۷	جناب سید نبی اللہ صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۱ ص
۲۵۸	آنریبل مسٹر محمد رفیق جوڈیشل کمشنر لکھنؤ	۱ ص
۲۵۹	جناب مولوی شمس الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر بدایون	۱ ص
۲۶۰	جناب مولوی بدر الحسن صاحب منصف لکھنؤ	۱ ص
۲۶۱	جناب ممتاز علی صاحب صدر بازار لکھنؤ	۱ ص
۲۶۲	جناب سید محمد محسن صاحب بریلی	۱
۲۶۳	جناب عبد الحکیم صاحب بی اے علیگڈھ	۱ ص

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶۴	جناب مسٹر حبیب اللہ صاحب جوائنٹ مجسٹریٹ کانپور	۵۰
۲۶۵	جناب مولوی غلام صفدر خانصاحب آگرہ	۵۰
۲۲۶	جناب مولوی میر عبدالکریم صاحب علوی مدرس فقیہ اول دارالعلوم ندوہ لکھنؤ	۵۰
۲۶۷	جناب بابو عبدالعزیز خانصاحب تعلقدار ہرکجور ضلع سلطانپور	۵۰
۲۶۸	جناب بابو محمد زمان خانصاحب تعلقدار ہرکجور ضلع سلطانپور	۵۰
۲۶۹	جناب رشید الدین صاحب موضع بہرہا ضلع علیگڈھ	۵۰
۲۷۰	جناب سید ظہور احمد صاحب وکیل لکھنؤ	۵۰
۲۷۱	جناب مرزا سمیع اللہ بیگ صاحب وکیل لکھنؤ	۵۰
۲۷۲	جناب سید وزیر حسن صاحب وکیل لکھنؤ	۵۰
۲۷۳	جناب مولوی احسان اللہ صاحب وکیل گورکھپور	۵۰
۲۷۴	جناب حبیب اللہ صاحب فیض آباد	۵۰
۲۷۵	جناب شیخ عبدالرؤف صاحب رئیس محمودآباد ضلع الہ آباد	۵۰
۲۷۶	جناب منشی امتیاز علی صاحب وکیل فیض آباد	۵۰
۲۷۷	جناب سید فضل الرحمان صاحب وکیل کانپور	۵۰
۲۷۸	جناب ضیاء الحسن صاحب علوی کاکوری لکھنؤ	۵۰
۲۷۹	جناب سید یٰسین صاحب تاجر جرجیم کانپور	۵۰
۲۸۰	جناب شاہ محمد خانصاحب تاجر لکھنؤ	۵۰
۲۸۱	جناب صفی الدولہ حسام الملک	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
	نواب سید علی حسن خانصاحب لکھنؤ	صہ	۲۹۰	جناب خواجہ سید رشد الدین صاحب لکھنؤ	صہ
۲۸۲	جناب نواب امیر حسن خانصاحب لکھنؤ	صہ	۲۹۱	جناب غلام زین العابدین صاحب رئیس میرٹھ	صہ
۲۸۳	جناب نواب مقتدیٰ خانصاحب لکھنؤ	صہ	۲۹۲	جناب منشی واحد علی صاحب کاکوری لکھنؤ	صہ
۲۸۴	جناب خواجہ حمید الدین صاحب لکھنؤ	صہ	۲۹۳	جناب وصی الحسن صاحب وکیل لکھنؤ	صہ
۲۸۵	جناب مولوی عبد الحی صاحب بہو پالی لکھنؤ	صہ	۲۹۴	جناب عبد الرشید خانصاحب فتحپور	صہ
۲۸۶	جناب نواب مسعود حسن خانصاحب لکھنؤ	صہ	۲۹۵	جناب خان بہادر شیخ احمد حسن صاحب تعلقدار پرمانوان ضلع پرتابگڈہ	صہ
۲۸۷	جناب نواب سید مرتضےٰ حسن خانصاحب لکھنؤ	صہ	۲۹۶	جناب مولوی محمد اشرف صاحب وکیل کوہاٹ	صہ
۲۸۸	جناب نواب سید ارتضےٰ حسین خان صاحب لکھنؤ	صہ	۲۹۷	جناب بابو چراغ الدین صاحب نائب سکریٹری انجمن اسلامیہ قصور ضلع لاہور	صہ
۲۸۹	جناب سید عبد الرحمان صاحب لکھنؤ	صہ			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹۸	جناب محمد علم خانصاحب رئیس گوتنی ضلع پرتابگڈھ	۱ صر
۲۹۹	جناب مولوی حفیظ الدین صاحب بارہ بنکی	صر
۳۰۰	جناب شیخ نظیر حسین تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	صر
۳۰۱	جناب حکیم محمد خلیل اللہ صاحب رئیس بریلی	صر
۳۰۲	جناب عبدالرحمان صاحب وکیل ضلع آرہ	صر
۳۰۳	جناب مولوی حبیب الزمان خانصاحب شاہجہان پور	صر
۳۰۴	معرفت منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس	۵ صر
۳۰۵	معرفت بابو منصور علی خانصاحب سپرنٹنڈنٹ اسٹیشن چارباغ لکھنؤ	۵ صر
۳۰۶	جناب مولوی عبدالقادر صاحب	
۳۰۷	ڈپٹی کلکٹر پنشنر لکھنؤ	صر
	جناب حبیب الزمان خان صاحب برنبگلہ عبدالقادر	
	صاحب صوبہ دار حیدرآباد	صر
۳۰۸	جناب شیخ عبدالحی بحیرالوان ضلع رائے بریلی	صر
۳۰۹	جناب ابوالاعجاز عبدالرشید صاحب عرشی گنیش پور	
	ڈاکخانہ صدر ستی	صر
۳۱۰	جناب سید احمد شیر صاحب مکان حکیم احمد خان قاضی	
	جیلان۔ پشاور	صر
۳۱۱	جناب شیخ ابوالحسن صاحب وکیل سیتاپور	صر
۳۱۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب وکیل سیتاپور	صر
۳۱۳	جناب میر مظفر حسین صاحب وکیل سیتاپور	صر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۱۴	معرفت حکیم عبدالقوی صاحب لکھنؤ	۱ عدد
۳۱۵	معرفت حکیم عبدالرشید صاحب لکھنؤ	۱ للعدد
۳۱۶	جناب مرزا محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ	۱ صد
۳۱۷	جناب شیخ شاہد حسین صاحب تعلقدار گدیہ ضلع بارہ بنکی	۱ صد
۳۱۸	جناب شیخ محمد موسیٰ رضا صاحب رئیس بجنور ضلع لکھنؤ	۱ صد
۳۱۹	جناب شیخ محمد رضا صاحب رئیس بجنور	۱ صد
۳۲۰	جناب سید اشرف علی صاحب رئیس امیٹھی ضلع لکھنؤ	۱ صد
۳۲۱	جناب مرزا اصغر حسین صاحب بلوچ پورہ لکھنؤ	۱ صد
۳۲۲	جناب محمد حسن و محمد اسحاق صاحب دوکاندار امین آباد	۱ صد
۳۲۳	جناب شیخ فرزند علے صاحب وکیل لکھنؤ	۱ صد
۳۲۴	جناب حکیم محمد علی خان صاحب ایڈیٹر مرقع عالم ہردوئی	۱ صد
۳۲۵	جناب مولوی محمود الحق صاحب قادری وکیل ہردوئی	۱ صد
۳۲۶	جناب نواب عبدالکریم خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی	۱ صد
۳۲۷	جناب حامد حسین خانصاحب رئیس اللہ پور شاہ آباد	۱ صد
۳۲۸	جناب خواجہ سید کاظم حسین صاحب آنریری سکریٹری میونسپل بورڈ و رئیس شاہ آباد	۱ صد
۳۲۹	جناب شہزادے علے خانصاحب بی۔ اے ولاور پور شاہ آباد	۱ صد
۳۳۰	جناب مولوی اکبر علی صاحب سکریٹری محکمہ جنگی بانس بریلی	۱ صد

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۳۱	جناب مولوی قمر علی صاحب وکیل بانس بریلی	۵
۳۳۲	جناب صاحبزادہ عبدالصمد خانصاحب بہادر چیف سکریٹری نواب صاحب رامپور	۵
۳۳۳	جناب نواب قار الملک مولوی مشتاق حسین صاحب اودھ	۵
۳۳۴	جناب حافظ احمد علی خانصاحب سپرنٹنڈنٹ کارخانہ جات نواب صاحب رامپور	۵
۳۳۵	جناب مولوی قمر شاہ خانصاحب جوڈیشل سکریٹری رامپور	۵
۳۳۶	جناب صاحبزادہ عبدالمجید خانصاحب ریونیو سکریٹری ریاست رامپور	۵
۳۳۷	جناب مولوی حشمت علی خان صاحب مہتمم بندوبست رامپور	۵
۳۳۸	جناب مولوی محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد	۵
۳۳۹	جناب سید رضا علی صاحب وکیل مراد آباد	۵
۳۴۰	جناب قاضی شوکت حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ و ممبر مراد آباد	۵
۳۴۱	جناب مولوی سید حسن صاحب وکیل مراد آباد	۵
۳۴۲	جناب مولوی میر انتظام علی صاحب مختار مینوسپل بورڈ مراد آباد	۵
۳۴۳	جناب مولوی عبدالحی صاحب وکیل مراد آباد	۵
۳۴۴	جناب مولوی تمیز علی صاحب سب رجسٹرار مراد آباد	۵
۳۴۵	جناب شیخ رحمت علی صاحب آنریری مجسٹریٹ مراد آباد	۵

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۴۶	جناب شیخ محمد یعقوب صاحب سوداگر ظروف مرادآباد	۵
۳۴۷	جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور	۵
۳۴۸	جناب مولوی رضی الدین صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور	۵
۳۴۹	جناب رحمان حسین خاں صاحب تحصیلدار شاہجہانپور	۵
۳۵۰	جناب مولوی مطیع اللہ خانصاحب ڈپٹی کلکٹر شاہجہان پور	۵
۳۵۱	جناب قاضی عظیم الحق صاحب اسسٹنٹ منیجر کورٹ آف وارڈس شاہجہان پور	۵
۳۵۲	جناب محمد ایوب صاحب عینک ساز لکھنؤ	۵
۳۵۳	جناب مولوی عباس علی	
	خان صاحب ناظم مال رامپور	۵
۳۵۴	جناب سید ابن حسن شاہ صاحب شاہجہان پور	۵
۳۵۵	جناب شیخ ریاضت حسن صاحب موضع بگہی پوسٹ مسورپا ضلع مولی ہاری	۵

میزان الـــ
نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۵۶	جناب سید اصغر علی شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ	۱۰

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ وزیری

بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خاں صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ

چندہ گجرات پنجاب

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲	جناب شیخ فضل الدین صاحب شرف صدر	۱۰ ر
۳	جناب سید غلام شاہ صاحب پلیڈر	۱۰ ر
۴	جناب سید حامد علی شاہ صاحب سکریٹری میونسپل کمیٹی	۱۰ ر
۵	جناب شیخ کرامت اللہ صاحب	۱۰
۶	جناب مولوی عبداللطیف صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس	۱۰ ر
۷	جناب بابو مولا بخش صاحب سفید پوش	۱۰ ر
	چندہ گجرانوالہ پنجاب	
۸	جناب چودھری قایم علی خان صاحب کورٹ انسپکٹر	۱۰ ر
۹	جناب ماسٹر محمد الدین صاحب میونسپل کمشنر	۱۰ ر
۱۰	جناب مولوی نذیر حسین صاحب امام جامع مسجد	۱۰ ر
	چندہ متفرق	
۱۱	جناب سید محمود عالم صاحب رئیس مغلپورہ فیض آباد	۱۰ ر
۱۲	جناب شیخ موسیٰ صاحب موضع سوریاڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۱۰ ر
۱۳	جناب شیخ صداقت صاحب موضع سوریاڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۱۰ ر
۱۴	جناب شیخ امانت صاحب موضع سوریاڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۱۰ ر
۱۵	جناب شیخ عقیق صاحب موضع سوریاڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۱۰ ر
۱۶	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب موضع سوریاڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۱۰ ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۷	جناب شیخ کفایت حسین صاحب موضع سوریا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶ر	۲۳	جناب شیخ عبداللہ صاحب موضع مٹھوی ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶ر
۱۸	جناب مولوی نورالدین صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶ر	۲۴	جناب شیخ محمد نواب صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶ر
۱۹	جناب شیخ سبحان صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶ر	۲۵	جناب شیخ ریاض الدین صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶ر
۲۰	جناب شیخ عدالت حسین صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶ر	۲۶	جناب مولوی شراکت حسین صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶ر
۲۱	جناب شیخ شمس الہدیٰ صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶ر	۲۷	جناب شیخ عبدالرزاق صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶ر
۲۲	جناب شیخ علی عباس صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	۶ر	۲۸	جناب شیخ اسماعیل صاحب موضع سروا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹	جناب شیخ ولی محمد صاحب موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عار
۳۰	جناب شیخ شراکت حسین صاحب شیرواڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عار
۳۱	جناب شیخ علیم الدین صاحب ڈاک خانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عار
۳۲	جناب شیخ بشیر صاحب ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عار
۳۳	جناب شیخ اصغر علی صاحب موضع دیوروا ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عار
۳۴	جناب دلدار صاحب ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عار
۳۵	جناب شیخ امانت حسین صاحب موضع بستی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عار
۳۶	جناب شیخ عبداللہ صاحب موضع بستی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عار
۳۷	جناب شیخ جمن صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عار
۳۸	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب موضع سمبھا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عار
۳۹	جناب مولوی احمد حسین صاحب موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	عار
۴۰	جناب شیخ بدرالدین صاحب موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا ضلع موتی ہاری	عار
۴۱	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	موضع جہارسوی ڈاکخانہ	
	ملان ضلع مولی ہاری	۶
۴۲	جناب شیخ خوشی صاحب	
	موضع ڈمڑا ڈاکخانہ سوریا	
	ضلع مولی ہاری	۶
۴۳	جناب فوجدار صاحب	
	موضع بگہی ڈاکخانہ سوریا	
	ضلع مولی ہاری	۶
۴۴	جناب شیخ یار علی صاحب	
	موضع جوگیا ڈاکخانہ رامنگر	
	ضلع مولی ہاری	۶
۴۵	جناب شیخ نعمت صاحب	
	موضع سکٹا ڈاکخانہ سوریا	
	ضلع مولی ہاری	۶
۴۶	جناب شیخ حافظ شبیث	
	صاحب موضع سہیا ڈاکخانہ	
	رام نگر ضلع مولی ہاری	
۴۰	جناب شیخ علی حسن صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	موضع سہیا ڈاکخانہ رام نگر	
	ضلع مولی ہاری	۶
۴۸	جناب نوازش علی صاحب	
	بارہ بنکی	۶
۴۹	جناب مقصود علی صاحب	
	بارہ بنکی	۶
۵۰	جناب محبوب علی صاحب	
	ناظر بارہ بنکی	۶
۵۱	جناب اشفاق حسین صاحب	
	ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی	للعہ
۵۲	جناب محمد ادریس صاحب	
	ردولی ضلع بارہ بنکی	۶
۵۳	جناب شاہ مصطفےٰ احمد صاحب	
	ردولی ضلع بارہ بنکی	۶
۵۴	جناب شاہ علی احمد صاحب	
	ردولی ضلع بارہ بنکی	۶
۵۵	جناب اقبال الرحمان صاحب	
	ردولی ضلع بارہ بنکی	۶

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۵۶	جناب محمد علی صاحب تاجر ردولی ضلع بارہ بنکی	۱
۵۷	جناب الطاف علی صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	۱
۵۸	جناب انعام الرحمان صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	۱
۵۹	جناب عبدالوحید صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	۱
۶۰	جناب بدرالحسن صاحب تحصیلدار ردولی ضلع بارہ بنکی	۱
۶۱	جناب حافظ عبدالرؤف صاحب آنریری مجسٹریٹ بارہ بنکی	۱
۶۲	جناب عبدالکریم صاحب بارہ بنکی	۱
۶۳	جناب شیخ عبدلاحد صاحب مختار ریاست محمود آباد بارہ بنکی	۱
۶۴	جناب مفتی احسان الحق صاحب	
	ناظر جوڈیشلی لکھنؤ	۱
۶۵	جناب حافظ عبدالکریم صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	۱
۶۶	جناب شیخ نواب علی صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	۱
۶۷	جناب مہدی علی صاحب تاجر ردولی ضلع بارہ بنکی	۱
۶۸	جناب مظہرالحسن صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی	۱
۶۹	جناب مولوی علی نقی صاحب وکیل علیگڈھ	۱
۷۰	جناب حاجی محمد مصطفےٰ صاحب علیگڈھ	۱
۷۱	جناب منشی علی حسن صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آگرہ	۱
۷۲	جناب شیخ ولی اللہ صاحب رئیس آگرہ	۱
۷۳	جناب شیخ وحید الدین صاحب آگرہ	۱

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۷۴	جناب شیخ غلام صفدر خان صاحب آگرہ	۱۶
۷۵	جناب مولوی سلامت اللہ صاحب آگرہ	۱۶
۷۶	جناب مولوی عبدالغفار صاحب ڈپٹی کلکٹر آگرہ	۱۶
۷۷	جناب نثار احمد صاحب کوتوال آگرہ	۱۶
۷۸	جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب مختار اٹاوہ	۱۶
۷۹	جناب مولوی عنایت حسین صاحب اٹاوہ	۱۶
۸۰	جناب سید احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ اٹاوہ	۱۶
۸۱	جناب سید صادق حسین صاحب احمدی اٹاوہ	۱۶
۸۲	جناب مولوی غلام مجتبےٰ صاحب رئیس اٹاوہ	۱۶
۸۳	جناب مولوی الطاف حسین صاحب ام۔اے ہڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول اٹاوہ	۱۶
۸۴	جناب اہلمنانہ ڈاکٹر محمد سمیع صاحب دریاباد	۱۶
۸۵	جناب چودہری مصطفےٰ علی صاحب دریاباد	۱۶
۸۶	جناب غلام حیدر صاحب کمپوڈر ٹیر دریاآباد	۱۶
۸۷	جناب منشی محبوب اشرف صاحب کٹھوکر تالاب گیا	۱۶
۸۸	جناب منشی منیر الدین صاحب پیشکار گیا	۱۶
۸۹	جناب حافظ ابوالبرکات صاحب کٹھوکر تالاب گیا	۱۶
۹۰	جناب مولوی غنی حیدر صاحب وکیل گیا	۱۶
۹۱	جناب منشی محمد احسن صاحب	۱۶

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	مختار گیا	عار
۹۲	جناب مسٹر عبدالحلیم صاحب بیرسٹر گیا	عار
۹۳	جناب منشی فخرالدین صاحب مختار گیا	عار
۹۴	جناب منشی مطیع الحق صاحب گیا	عار
۹۵	جناب منشی الوہاب صاحب گیا	عار
۹۶	جناب مولوی خلیل الرحمان صاحب وکیل گیا کٹوگھر تالاب	عار
۹۷	جناب مولوی واعظ الحق صاحب وکیل گیا	عار
۹۸	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب گیا	عار
۹۹	جناب مولوی عمدہ رضا گیا	عار
۱۰۰	جناب منشی شجاعت حسین صاحب گیا	عار
۱۰۱	جناب منشی سید گوہر علی صاحب گیا	عار
۱۰۲	جناب مولوی محمد انجم صاحب گیا	عار
۱۰۳	جناب منشی مشیر الدین صاحب گیا	عار
۱۰۴	جناب میر شفاعت حسین صاحب رئیس گیا	عار
۱۰۵	جناب حکیم شمس الدین صاحب گیا	عار
۱۰۶	جناب مولوی عبدالحمید صاحب سپرنٹنڈنٹ معروف گیا	عار
۱۰۷	جناب عبدالحکیم صاحب منشی پیکار بنسیج معروف گنج گیا	عار
۱۰۸	جناب نصیر الدین صاحب بیرسٹر گیا	عار

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۱۰۹	جناب منشی نورالہدیٰ صاحب کلرک گیا	۱ر	۱۲۰	جناب منشی لطافت علی خان صاحب گیا	۱ر
۱۱۰	جناب مولوی عاشق حسین صاحب گیا	۱ر	۱۲۱	جناب شاہ عبدالغفور خان صاحب ٹٹرہی گھاٹ پٹنہ	۱ر
۱۱۱	جناب عنایت احمد خانصاحب ہڈ کلکٹر گیا	۱ر	۱۲۲	جناب مولوی محمد اسماعیل خان صاحب مرادپور بانکی پور	۱ر
۱۱۲	جناب منشی امیرالدین صاحب پیشکار گیا	۱ر	۱۲۳	جناب سید حسن صاحب سررشتہ دار جمعی مرادپور بانکی پور	۱ر
۱۱۳	جناب منشی نورالہدیٰ صاحب کلرک گیا	۱ر	۱۲۴	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بانکی پور	۱ر
۱۱۴	جناب مولوی محمد موسیٰ صاحب گیا	۱ر	۱۲۵	جناب مولوی سید انورالحسن صاحب وکیل بانکی پور	۱ر
۱۱۵	جناب مولوی عبداللہ صاحب گیا	۱ر	۱۲۶	جناب مولوی سید محبوب حسن صاحب رئیس چوہٹہ بانکی پور	۱ر
۱۱۶	جناب مسٹر محمد حبیب صاحب کریم گنج گیا	۱ر	۱۲۷	جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب بانکی پور	۱ر
۱۱۷	جناب منشی حفیظ الدین صاحب تاجر گیا	۱ر	۱۲۸	جناب ڈاکٹر امیرالدین صاحب جنرل ہاسپٹل بانکی پور	۱ر
۱۱۸	جناب منشی عابد حسین صاحب گیا	۱ر			
۱۱۹	جناب منشی شاہ عبدالعزیز صاحب ہڈ کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ گیا				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۲۹	جناب غلام محمد صاحب کاغذی محلہ بھار	۱ عدد
۱۳۰	جناب یوسف علی خانصاحب عالم گنج پٹنہ	۱ عدد
۱۳۱	جناب مولوی سید نور الہدیٰ صاحب وکیل سری باغ بانکی پور	۱ عدد
۱۳۲	جناب مولوی سید لطافت اشرف صاحب موضع بدرہ پور پٹنہ	۱ عدد
۱۳۳	جناب مولوی حکیم عبد الحمید صاحب سری باغ بانکی پور	۱ عدد
۱۳۴	جناب مولوی حکیم سید نجم الہدیٰ صاحب بانکی پور	۱ عدد
۱۳۵	جناب مولوی سید عبد الحی صاحب زمیندار موضع سائن ضلع پٹنہ	۱ عدد
۱۳۶	جناب مولوی ظہور الدین صاحب رئیس سودا بگرہ پٹنہ	۱ عدد
۱۳۷	جناب مولوی ظہور الحق صاحب مختار۔ موضع ندورہ ضلع پٹنہ	۱ عدد
۱۳۸	جناب مولوی محب الحق صاحب مختار بانکی پور	۱ عدد
۱۳۹	جناب محمد عبد الغفار صاحب عینک ساز بانکی پور	۱ عدد
۱۴۰	جناب سید محمد یوسف صاحب مختار بانکی پور	۱ عدد
۱۴۱	جناب مولوی محمد خلیل صاحب زمیندار۔ موضع گیلانی ضلع پٹنہ	۱ عدد
۱۴۲	جناب مولوی مہدی حسن خانصاحب وکیل سری باغ بانکی پور	۱ عدد
۱۴۳	جناب ڈاکٹر محمد عبد الغفور صاحب مالک گرین مڈیکل ہال بانکی پور	۱ عدد
۱۴۴	جناب شیخ محمد نصیر الدین صاحب زمیندار استھایان ضلع پٹنہ	۱ عدد
۱۴۵	جناب سید محمد اسحاق صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	موضع پٹنہ	۱۶
۱۴۶	جناب مولوی محمد اشفاق حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بانکی پور	۱۶
۱۴۷	جناب منشی علی کریم و محمد احسن اجمان بانکی پور	۱۶
۱۴۸	جناب عبد الرحیم خانصاحب پسر یعقوب خانصاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۴۹	جناب عبد الحمید خانصاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۵۰	جناب محمد رمان خانصاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۵۱	جناب منیر محمد خان صاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۵۲	جناب احمد خانصاحب ،،	۱۶
۱۵۳	جناب محمد تکمیل خان صاحب ،،	۱۶
۱۵۴	جناب عبد العزیز صاحب ،،	۱۶
۱۵۵	جناب سبحان علی خان صاحب ،،	۱۶
۱۵۶	جناب یٰسین علیخان صاحب ،،	۱۶
۱۵۷	جناب عالمگیر خان صاحب ،،	۱۶
۱۵۸	جناب مولوی عطاء اللہ بیگ صاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۵۹	جناب عبد الاحد خانصاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۶۰	جناب وصی احمد خانصاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۶۱	جناب کمیل خانصاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۶۲	جناب عبد الوحید خانصاحب بلیچ آباد	۱۶
۱۶۳	جناب سید عبد الرؤف صاحب بیرسٹر ایٹ لا الہ آباد	۱۶
۱۶۴	جناب مولوی غلام مجتبیٰ صاحب وکیل الہ آباد	۱۶
۱۶۵	جناب مولوی محمد نعمان صاحب وکیل الہ آباد	۱۶
۱۶۶	جناب رسول احمد صاحب منصرم الہ آباد	۱۶
۱۶۷	معرفت مولوی حمید الدین صاحب	۱۶

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قم
	اعظمی اللہ آباد	۱ عدد	۱۷۷	جناب ملک محمد یعقوب صاحب بنارس	۱ عدد
۱۶۸	جناب حکیم رفعت اللہ صاحب مرزا پور	۱ عدد	۱۷۸	جناب نواب جان صاحب بنارس	۱ عدد
۱۶۹	جناب حکیم عبدالحمید صاحب مرزا پور	۱ عدد	۱۷۹	جناب حاجی الٰہی صاحب بنارس	۱ عدد
۱۷۰	جناب مولوی ثناء الحق صاحب مرزا پور	۱ عدد	۱۸۰	جناب عبدالحلیم صاحب انسپکٹر "	۱ عدد
۱۷۱	جناب ممتاز علی صاحب رئیس مرزا پور	۱ عدد	۱۸۱	جناب عبدالحمید صاحب وکیل "	۱ عدد
۱۷۲	جناب تاج الدین صاحب مختار مرزا پور	۱ عدد	۱۸۲	جناب مولوی عمر صاحب "	۱ عدد
۱۷۳	جناب حکیم مہدی حسن صاحب بنارس	۱ عدد	۱۸۳	جناب مولوی غلام مظہر صاحب "	۱ عدد
۱۷۴	جناب حاجی بڈھن صاحب بنارس	۱ عدد	۱۸۴	جناب مولوی عبدالواحد صاحب بنارس	۱ عدد
۱۷۵	جناب خواجہ احمد صاحب بنارس	۱ عدد	۱۸۵	جناب ڈاکٹر محمد وزیر صاحب بنارس	۱ عدد
۱۷۶	جناب محمد جان صاحب بنارس	۱ عدد	۱۸۶	جناب حافظ عبدالرحیم صاحب مختار بنارس	۱ عدد
			۱۸۷	جناب یاد علی صاحب مختار بنارس	۱ عدد
			۱۸۸	جناب مرزا اکبر بخت صاحب "	۱ عدد
			۱۸۹	جناب مرزا محمود بخت صاحب "	۱ عدد

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۹۰	بذریعہ مرزا سلیم صاحب دفعدار اعظم گڈہ	۵		بنارس	للعہ
۱۹۱	جناب مولوی شاہ علیم عطا صاحب		۱۹۹	جناب سعید الدین صاحب پرتاب گڈہ	۱
	مدرسہ سلون ضلع رائے بریلی	۱	۲۰۰	جناب محمد شاکر خانصاحب سلطان پور	۱
۱۹۲	جناب مولوی حلیم عطا صاحب				
	مدرسہ سلون ضلع رائے بریلی	۱	۲۰۱	جناب منشی وہاج الدین صاحب سلطانپور	۱
۱۹۳	جناب محمد یعقوب صاحب تھانہ دار نصیر آباد سلون ضلع رائے بریلی	۱	۲۰۲	جناب شیخ عبد الحمید صاحب وکیل ہائی کورٹ سلطانپور	۱
۱۹۴	بذریعہ تھانیدار صاحب بنارس	۳			
۱۹۴/۱/۲	" " چوک بنارس	۲½	۲۰۳	جناب منشی صفدر حسین صاحب سلطانپور	۱
۱۹۵	جناب نثار احمد صاحب تعلقدار عطا گنج ضلع رائے بریلی	۱	۲۰۴	جناب سالدار صاحب میر محبوب علی صاحب بہگونہ تحصیل مسافر خانہ سلطانپور	۱
۱۹۶	جناب منشی بشیر احمد صاحب پیشکار رائے بریلی	۱	۲۰۵	جناب بنیاد حسین خانصاحب سلطان پور	۱
۱۹۷	جناب ابو الاعلی صاحب پرتاب گڈہ	۱	۲۰۶	بذریعہ مسٹر اقبال صاحب بنارس سلطانپور	للعہ
۱۹۸	جناب عبد القادر صاحب				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۰۷	جناب سید حمید الدین صاحب وکیل سلطانپور	۱		سررشتہ دار سلطانپور	۱
۲۰۸	جناب منشی بیجو خان صاحب سلطان پور	۱	۲۱۷	جناب اصغر علی صاحب قرق امین سلطانپور	۱
۲۰۹	جناب منشی محی الاسلام صاحب انسپکٹر محکمہ آبکاری سلطانپور	۱	۲۱۸	جناب عبد الغفور صاحب نائب محافظ دفتر سلطانپور	۱
۲۱۰	جناب منشی احکام الدین صاحب سلطان پور	۱	۲۱۹	جناب منشی شہاب الدین صاحب سلطانپور	۱
۲۱۱	جناب منشی مظہر الحق صاحب سلطان پور	۱	۲۲۰	جناب شیخ عبد السلام صاحب وکیل سلطانپور	۱
۲۱۲	جناب منشی عبد الکریم صاحب سلطانپور	۱	۲۲۱	جناب حکیم عبد الواحد خان صاحب گونڈہ	۱
۲۱۳	جناب منشی ولی محمد صاحب عرائض نویس سلطانپور	۱	۲۲۲	جناب حکیم محی الدین صاحب گونڈہ	۱
۲۱۴	جناب شیخ عبد الغفور صاحب زرگر پارچہ سلطانپور	۱	۲۲۳	جناب مولوی محمد حسن صاحب منصف گونڈہ	۱
۲۱۵	جناب غلام علی صاحب زرگر سلطانپور	۱	۲۲۴	جناب حامد حسین صاحب خلف نیاز احمد صاحب	
۲۱۶	جناب بشیر الدین صاحب			انسپکٹر آب کاری سلطانپور	۱

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
۲۲۵	جناب سید غلام مصطفےٰ صاحب ملازم عجبی گونڈہ	۱ عار	۲۲۴	جناب مرزا محمود بیگ صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	۱ عار
۲۲۶	جناب مظفر محمد خانصاحب تحصیلدار گونڈہ	۱ عار	۲۲۵	جناب منشی محمد یوسف صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	۱ عار
۲۲۷	جناب بابو محمد اسرائیل صاحب وکیل گونڈہ	۱ عار	۲۲۶	جناب شیخ عبد الغنی صاحب سوداگر اترولہ گونڈہ	۱ عار
۲۲۸	جناب منشی عبد القادر خانصاحب وکیل گونڈہ	۱ عا	۲۲۷	جناب میر قربان علی صاحب رئیس اترولہ ضلع گونڈہ	۱ عار
۲۲۹	جناب منشی مسیتا خان صاحب منصرم گونڈہ	۱ عار	۲۲۸	جناب منشی امان علی صاحب مختار فیض آباد	۱ عار
۲۳۰	جناب منشی نصیر الدین صاحب منصرم منصفی گونڈہ	۱ عار	۲۲۹	جناب محمد عبد العزیز صاحب ہڈ ماسٹر فیض آباد	۱ عار
۲۳۱	جناب بابو منظور علی صاحب ہڈ کلرک گونڈہ	۱ عار	۲۳۰	جناب منشی اعجاز علی صاحب وکیل فیض آباد	۱ عار
۲۳۲	جناب منشی محمد لیسین صاحب وکیل اترولہ گونڈہ	۱ عار	۲۳۱	نامعلوم الاسم معرفت محمود عالم صاحب وکیل فیض آباد	۱ عار
۲۳۳	جناب سید محمد رضی الدین احمد صاحب بیرسٹر اترولہ گونڈہ	۱ عا			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۴۲	جناب شیخ عبدالقیوم صاحب ٹانڈہ فیض آباد	۱
۲۴۳	جناب شیخ مصطفےٰ حسین صاحب ٹانڈہ فیض آباد	۱
۲۴۴	جناب حافظ عبدالحکیم صاحب	
	اخیتار حسین گنج فیض آباد	۱
۲۴۵	جناب منشی امان اللہ صاحب ناظر فیض آباد	۱
۲۴۶	جناب مولوی محمد فائق صاحب وکیل فیض آباد	۱
۲۴۷	جناب چودھری نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	۱
۲۴۸	جناب مولوی عبدالباری صاحب	۱
۲۴۹	جناب رمضان علی خان صاحب تعلقدار بہرہ سوہ ضلع رائے بریلی	۱
۲۵۰	جناب رستم خانصاحب صوبدار	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بہادرپیر پور	۱
۲۵۱	جناب عبدالجبار صاحب بسوان	۱
۲۵۲	جناب عبدالمجید صاحب جالاپور	۱
۲۵۳	جناب مرتضیٰ حسین صاحب چھپیرہ	۱
۲۵۴	جناب عبدالحمید صاحب چھاتہ	۱
۲۵۵	جناب ہادی حسین صاحب	۱
۲۵۶	جناب علی حسن صاحب	۱
۲۵۷	جناب مولوی ابوالخیرات صاحب بسوان	۱
۲۵۸	جناب اسماعیل خان صاحب سندیلہ	۱
۲۵۹	جناب منشی رحمت علی صاحب سندیلہ	۱
۲۶۰	جناب چودھری عبدالودود صاحب سندیلہ	۱
۲۶۱	جناب سید مرتضیٰ علی صاحب سندیلہ	۱

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶۲	جناب سید مصطفےٰ علی صاحب سندیلہ	۱ عدد
۲۶۳	جناب مختار احمد صاحب سندیلہ	۱ عدد
۲۶۴	جناب امیر حسن صاحب سندیلہ	۱ عدد
۲۶۵	نامعلوم الاسم معرفت منشی محمود علی صاحب لکھنؤ	۱ عدد
۲۶۶	جناب محمود الزمان صاحب ملانوان	۱ عدد
۲۶۷	جناب رضی الحسن صاحب گدیہ بارہ بنکی	۱ عدد
۲۶۸	جناب سید امیر احمد صاحب گدیہ بارہ بنکی	۱ عدد
۲۶۹	جناب منشی دلاور علی صاحب لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۰	جناب شیخ عنایت حسین صاحب لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۱	جناب معشوق علی صاحب لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۲	جناب حکیم شاہ نظیر الحق صاحب بانکی پور	۱ عدد
۲۷۳	جناب محمد نذیر صاحب سب انسپکٹر تھانہ چھاؤنی لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۴	جناب محمد بشیر صاحب اور سیر چھاؤنی لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۵	جناب محمد ضا خانصاحب صدر بازار لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۶	نامعلوم الاسم لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۷	جناب محمود خانصاحب سعادت گنج لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۸	جناب محمد حسین صاحب عالم نگر لکھنؤ	۱ عدد
۲۷۹	جناب شیخ انعام الرحمان	۱ عدد

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب ردولی ضلع	
	بارہ بنکی	۷ے
۲۸۰	جناب سید عبداللہ	
	صاحب تحصیلدار	
	بھوپال اسٹیٹ	۷
۲۸۱	جناب محمد حبیب صاحب	
	رائے بریلی	۷
۲۸۲	جناب محبوب علی	
	صاحب ثمر وتہ رائے بریلی	۷
۲۸۳	جناب محمد طٰہٰ صاحب	
	سلون - رائے بریلی	۷
۲۸۴	جناب عبدالجلیل صاحب	
	چواڑہ ضلع مونگیر	۷
۲۸۵	جناب عبداللطیف خانصاحب	
	چواڑہ ضلع مونگیر	۷
۲۸۶	جناب حافظ محمد احسن	
	صاحب وحشی نگرامی	
	لکھنؤ	۷

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۸۷	جناب سید عبدالنعیم صاحب	
	دسنہ ضلع پٹنہ	۷
۲۸۸	جناب محمد بشیرالحق صاحب	
	دسنہ ضلع پٹنہ	۷
۲۸۹	جناب احمد جان صاحب	۷
۲۹۰	جناب محمد حنیف صاحب	
	کانپور	۷
۲۹۱	جناب محمد اظہر صاحب	
	لکھنؤ	۷
۲۹۲	جناب محمد عبدالحمید صاحب	
	الہ آباد	۷
۲۹۳	جناب حافظ محمد حسن علیضا صاحب	
	وکیل اعظم گڈھ	۷ے
۲۹۴	جناب حمید بخش صاحب	
	غازی پور	۷
۲۹۵	جناب علی حسین صاحب	
	چکبندی لکھنؤ	۷
۲۹۶	جناب مولوی مرزا محمود احمد	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب ناظم مدرسہ	
	احمدیہ قادیان	عا
۲۹۷	جناب حافظ روشن	
	علی صاحب ناظم دینیات	
	قادیان	عا
۲۹۸	جناب سید شاہ سرور	
	حیدر شاہ صاحب	
	مدرسۂ احمدیہ قادیان	عا
۲۹۹	جناب قاضی امیر حسن	
	صاحب اول مدرس	
	مدرسۂ احمدیہ قادری	عا
۳۰۰	جناب سید عبدالحی صاحب	
	عرب۔ قادیان	عا
۳۰۱	جناب شیخ محمد تیمور عالم	
	پروفیسر علیگڈھ	عا
۳۰۲	جناب شفیق الحسن صاحب	
	سب انسپکٹر لکھنؤ	عا
۳۰۳	نامعلوم الاسم	ے

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۰۴	جناب حسین علی صاحب	
	محلہ ماہ ویوری الہ آباد	عا
۳۰۵	جناب احسان حسین صاحب	
	قیصر باغ لکھنؤ	عا
۳۰۶	جناب عبدالحکیم صاحب لکھنؤ	عا
۳۰۷	جناب رحیم بخش صاحب	
	قصائی باڑہ لکھنؤ	عا
۳۰۸	جناب عبدالحکیم صاحب دسنہ ضلع پٹنہ	عا
۳۰۹	جناب ابوداؤد احمد صاحب ،،	عا
۳۱۰	جناب سید معزالدین صاحب	
	دسنہ ضلع پٹنہ	عا
۳۱۱	جناب محمد سمیع صاحب	
	وکیل جونپور	عا
۳۱۲	جناب احمد شاہ خانصاحب	
	وکیل جونپور	عا
۳۱۳	جناب احمد یار خانصاحب	
	الہ آباد	عا
۳۱۴	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	جھوائی ٹولہ لکھنؤ	۱؍
۳۱۵	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ	۱؍
۳۱۶	جناب محمود الزمان صاحب لکھنؤ	۱؍
۳۱۷	جناب عشرت علیصاحب لکھنؤ	۱؍
۳۱۸	جناب اسماعیل صاحب لکھنؤ	۱؍
۳۱۹	جناب مرزا محمد وسیم صاحب وکیل اعظم گڈھ	۱؍
۳۲۰	جناب سلطان احمد صاحب اعظم گڈھ	۱؍
۳۲۱	جناب عبدالحکیم صاحب ،،	۱؍
۳۲۲	جناب عظیم الدین صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ لکھنؤ	۱؍
۳۲۳	جناب نظیر علی صاحب اورسیر ٹکسال لکھنؤ	۱؍
۳۲۴	جناب احترام علی خان صاحب کاکوری لکھنؤ	۱؍
۳۲۵	جناب عزت علی صاحب کاکوری لکھنؤ	۱؍
۳۲۶	جناب انعام علی صاحب کاکوری لکھنؤ	۱؍
۳۲۷	جناب عبدالکبیر صاحب چیف ریڈر بنارس	۱؍
۳۲۸	جناب محمد محسن الدین حسن صاحب لکھنؤ	۱؍
۳۲۹	جناب مولوی عبدالباسط صاحب لکھنؤ	۱؍
۳۳۰	جناب سید حسن خانصاحب لکھنؤ	۱؍
۳۳۱	جناب سید حسن صاحب لکھنؤ	۱؍
۳۳۲	جناب سید سلمانصاحب لکھنؤ	۱؍

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۳۳	جناب فہیم الدین صاحب بانس بریلی	۵/		بلیح آباد لکھنؤ	۵/
۳۳۴	جناب اکبر حسین صاحب سیتہ ضلع بارہ بنکی	۵/	۳۴۳	جناب عبدالوہید خانصاحب بلیح آباد لکھنؤ	۵/
۳۳۵	جناب فاروق احمد صاحب رائے بریلی	۴/	۳۴۴	جناب فضل احمد صاحب لکھنؤ	۴/
۳۳۶	جناب فخر الحسن صاحب لکھنؤ	۴/	۳۴۵	جناب رحیم حسین صاحب لکھنؤ	۴/
۳۳۷	جناب عبدالحق صاحب پیلی بھیت	۴/	۳۴۶	جناب مولوی صفدر حسین صاحب	۴/
۳۳۸	جناب عبدالسبحان صاحب گورکھپور	۴/	۳۴۷	جناب مولوی عبدالحلیم صاحب امام جامع مسجد گورکھپور	۴/
۳۳۹	جناب محمد احمد خانصاحب شاہ آباد	۴/	۳۴۸	جناب لیاقت علی خان صاحب لکھیم پور	۴/
۳۴۰	جناب مولوی عبدالعلی صاحب رائے بریلی	۴/	۳۴۹	جناب محمد شبیر خانصاحب لکھیم پور	۴/
۳۴۱	نامعلوم الاسم	۴/	۳۵۰	جناب شمیم احمد صاحب بلیح اباد لکھنؤ	۴/
۳۴۲	جناب محمد مقیم خانصاحب	۴/			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۵۱	جناب نسیم احمد صاحب ولد عبدالکریم صاحب ملیح آباد	۱
۱۵۲	جناب حافظ عبدالحق صاحب سوداگر امین آباد لکھنؤ	۱
۳۵۳	جناب قصور عالم صاحب بارہ بنکی	۱
۳۵۴	نامعلوم الاسم	۱
۳۵۵	عبدالستار صاحب صدیقی علیگڈھ کالج	۱
۳۵۶	جناب [illegible] صاحب قصبہ [illegible] ضلع رائے بریلی	۱
۳۵۷	جناب قاضی یونس صاحب چوک لکھنؤ	۱
۳۵۸	جناب محمد اسماعیل صاحب لکھنؤ	۱
۳۵۹	جناب محمد مصطفےٰ حسین صاحب گورکھپور	۱
۳۶۰	جناب محمد جمیل صاحب گورکھپور	۱
۳۶۱	جناب شیخ محرم علی صاحب	
	جگور	۱
۳۶۲	جناب راحت حسین صاحب لکھنؤ	۱
۳۶۳	جناب خلیل احمد صاحب سکریٹری ایکٹرنہ نڈ لکھنؤ	۱
۳۶۴	جناب بشیر احمد صاحب صدیقی	۱
۳۶۵	جناب سید غلام السبطین صاحب فلورمل لکھنؤ	۱
۳۶۶	جناب مرزا جعفر حسین صاحب لکھنؤ	۱
۳۶۷	جناب سید اصغر حسین صاحب گھسیارمنڈی	۱
۳۶۸	جناب ممتاز علی صاحب سیدواڑہ فتح پور بارہ بنکی	۱
۳۶۹	جناب عبدالجلیل صاحب دربار ہوٹل لکھنؤ	۱
۳۷۰	جناب سید شہامت حسین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نمبر شمار
	صاحب لکھنؤ	۱؍		نظیر آباد لکھنؤ	۱؍
۳۷۱	جناب فاروق احمد صاحب		۳۸۰	جناب کرامت حسین	
	جنرل سپرنٹنڈنٹ لکھنؤ	۱؍		صاحب بارہ بنکی	۱؍
۳۷۲	جناب سید ابن الحسن صاحب		۳۸۱	جناب حکیم حنیف صاحب	
	لکھنؤ	۱؍		تکمیل الطب لکھنؤ	۱؍
۳۷۳	جناب محمد یعقوب خانصاحب		۳۸۲	جناب محمد سلطان صاحب	
	قندھاری بازار لکھنؤ	۱؍		کانپور	۱؍
۳۷۴	جناب شیخ احمد بدیہو		۳۸۳	جناب مولوی خادم	
	صاحب فیض آباد	۱؍		علی صاحب شیر پور	
۳۷۵	جناب منور خانصاحب			ضلع اناؤ	۱؍
	لال کرتی لکھنؤ	۱؍	۳۸۴	جناب باسط حسین	
۳۷۶	جناب عبد الکریم صاحب			صاحب شیر پور ضلع اناؤ	۱؍
	افسر مدرسہ اسکول فتحپور	۱؍	۳۸۵	نامعلوم الاسم	۱؍
۳۷۷	جناب منشی محمد علی صاحب		۳۸۶	جناب محمد اسماعیل خانصاحب	
	لکھیم پور	۱؍		صدر بازار لکھنؤ	۱؍
۳۷۸	جناب بلند خانصاحب		۳۸۷	جناب غفران الحق صاحب	
	صدر بازار لکھنؤ	۱؍		لکھیم پور	۱؍
۳۷۹	جناب حسن رضا صاحب		۳۸۸	جناب محمد اسد خانصاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بارہ بنکی	عا،
۳۸۹	جناب محمد ابراہیم خانصاحب صدر بازار لکھنؤ	عا،
۳۹۰	معرفت بابو منصور علی خانصاحب اسٹیشن چارباغ لکھنؤ	عہ،
۳۹۱	جناب منشی عاشق علی صاحب سیتاپور	عا،
۳۹۲	جناب مولوی سلیمان احمد صاحب رئیس سہارنپور	عا،
۳۹۳	جناب سید اسد اللہ صاحب سیتاپور	عا،
۳۹۴	جناب ڈاکٹر نبی احمد خان صاحب ہردوئی	عا،
۳۹۵	جناب صبغۃ اللہ صاحب رئیس اللہ پور شاہ آباد	عا،
۳۹۶	جناب مولوی احسان عظیم صاحب انسپکٹر ڈاکخانہ بریلی	عا،
۳۹۷	جناب مولوی عبد القیوم صاحب بریلی	عا،
۳۹۸	جناب پیارے خان صاحب مراد آباد	عا،
۳۹۹	جناب پیر جی محسن الدین صاحب مختار امروہہ	عا،
۴۰۰	جناب امیر حسن خان صاحب شاہجہانپور	عا،
۴۰۱	جناب مولوی عبد العزیز خانصاحب سابق ہڈ مولوی عربک اسکول بریلی	عا،

میزان

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	بذریعہ جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم و رئیس امرتسر	
۱	جناب حافظ محمد حلیم صاحب رئیس و تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ کانپور	۵۰
۲	جناب بابو نظام الدین و حاجی عبد الرحیم صاحبان تاجران چرم امرت سر	۵۰
۳	جناب مہر بخش و شیخ شمس الدین صاحب تاجران چرم امرت سر	۵۰
۴	جناب شیخ علی بخش صاحب تاجر چرم و میونسپل کمشنر امرت سر	۵۰
۵	جناب میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرت سر	۵۰
۶	متفرق چندہ از جامع مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم بروز جمعہ امرت سر	۱۶ ۱۰ ۲
۷	جناب حاجی قادر بخش و مولا بخش صاحبان تاجران چرم	۱۶ ۱۸
۸	جناب میر حبیب اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرت سر	۵۰

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۹	جناب شیخ محمد جمیل صاحب سوداگر و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۱۰۰
۱۰	جناب شیخ علی محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	۵۰
۱۱	جناب میاں اللہ خواہ صاحب تاجر چرم امرتسر	۴۸
۱۲	جناب حاجی غلام حسین و خدا بخش صاحبان تاجران پرم امرتسر	۵۰
۱۳	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر	۱۰۰
۱۴	جناب شیخ دوست محمد صاحب تاجر چرم امرتسر	۴۸

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۵	جناب میاں مہر حق صاحب خلف جناب خان صاحب سندھی خانصاحب مرحوم انسپکٹر پولیس امرتسر	۴۰
۱۶	چندہ فراہم کردہ جناب میاں مہر حق صاحب خلف جناب خان صاحب سندھی خانصاحب مرحوم انسپکٹر پولیس امرتسر	۱۴۰
۱۷	جناب میاں حسام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	۴۰
۱۸	جناب میاں حبیب اللہ صاحب سوداگر شمینہ پیکی دروازہ گھنٹہ گھر امرتسر	۷۰
۱۹	فراہم کردہ جناب شیخ نصیر الدین صاحب مرحوم معرفت مولوی غلام محمد صاحب اختر امرتسر	۴۰

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قم
۲۰	جناب میان وزیر محمد صاحب بل روٹی والا ہال بازار امرتسر	۴
۲۱	جناب میاں چراغ الدین صاحب پٹرنک ٹالاب ٹنڈا امرت سر	۴
۲۲	جناب میان تاج الدین صاحب گاڑیان ہال بازار امرت سر	۴
۲۳	جناب اللہ بخش صاحب رنگساز ہال بازار امرت سر	۴
۲۴	جناب میان اللہ بخش صاحب گاڑیان ہال بازار امرت سر	۴
۲۵	جناب منشی احمد شاہ صاحب اپیل نویس امرت سر	۴
۲۶	جناب میان غلام حسن صاحب رنگریز اہلوالیان امرت سر	۴
۲۷	جناب میان غلام محی الدین صاحب ٹھیکہ دار امرت سر	۴
۲۸	جناب عبدالرزاق صاحب رنگریز اہلو والیان امرتسر	۴
۲۹	چندہ متفرق امرتسر	۵۷
۳۰	جناب ماسٹر اسد اللہ صاحب مدرس ایم اے - اوہابی اسکول امرت سر	
۳۱	جناب مولوی ظہور الدین صاحب مدرس ایم - اے اوہابی اسکول امرتسر	۴
۳۲	جناب میان عبدالوہاب صاحب چپراسی - ایم - اے اوہابی اسکول امرتسر	۴
۳۳	نا معلوم الاسم معرفت	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قم
	جناب مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوۃ العلماء امرتسر	۸/
۳۴	متفرق چندہ از ایم - اے - او - ہائی اسکول مرتسر بذریعہ جناب منشی مہر علی صاحب	۲/۱۰
۳۵	جناب بابو سر سعادت علی خان صاحب ریس ایم - اے - او ہائی اسکول امرت سر بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پور	۴/
	بمعی جناب مرزا محمد ظفر اللہ خانصاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ)	
	چندہ ہوشیار پور	
۳۶	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم	۵/
۳۷	جناب حاجی طالع محمد صاحب رئیس موضع بسم اللہ پور	۴/
۳۸	جناب خان صاحب بار محمد صاحب ذیلدار جہانخیلان	۵/
۳۹	جناب حبیب اللہ خانصاحب ٹھیکہ دار ریلوے	۴/
۴۰	جناب ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اسسٹنٹ سرجن	۴/
۴۱	جناب ڈاکٹر محمد علیصاحب اسسٹنٹ سرجن	۴/
۴۲	جناب محمد بخش صاحب نائب تحصیلدار بندوبست	۴/
۴۳	جناب شیخ علی احمد صاحب تحصیلدار بندوبست	۴/
۴۴	جناب منشی نبی بخش صاحب سب انسپکٹر پولیس	۴/
۴۵	جناب بابو سندھی خانصاحب سپروائیزر ریلوے	۴/
۴۶	جناب رحیم بخش صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	افسر لین پولیس	۸/
۴۷	جناب منشی نظر احمد صاحب تحصیلدار	۴/
۴۸	جناب حاجی شیخ غلام محی الدین صاحب رئیس خانپور ضلع ہوشیارپور	۴/
۴۹	جناب شیخ جان محمد صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ ڈیرہ غازی خان	۴/
	چندہ قصور ضلع لاہور	
۵۰	جناب بابو محمد مستقیم صاحب بی۔ ڈبلو۔ انسپکٹر گوڈی واڑا ضلع کرشنا صوبہ مدراس	۴/
۵۱	جناب حافظ عبدالرحمن صاحب امام مسجد	للعہ ۱۲/
۵۲	جناب میاں فضل دین صاحب گورا	۲/
۵۳	جناب میر لوی محمد داؤد صاحب مختار	۲/
۵۴	جناب میر لوی غلام محی الدین صاحب پلیڈر	۲/
۵۵	جناب میر لوی عبدالقادر صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب	۲/
	چندہ وزیرآباد ضلع گجرانوالہ	
۵۶	جناب بابو غلام حسن خانصاحب	۷/
۵۷	جناب چودہری فضل الدین صاحب ٹھیکہ دار	۴/
۵۸	جناب شیخ الٰہی بخش صاحب بوٹ فروش	۴/
۵۹	جناب شیخ قایم الدین صاحب اپیل نویس	۴/
۶۰	جناب حکیم صفدر علیصاحب	۴/
۶۱	جناب شیخ نور الدین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب کمبوہ	۸/
۶۲	جناب شیخ نورالدین صاحب سوداگر	۴/
۶۳	جناب حافظ غلام رسول صاحب سوداگر	۴/
۶۴	نامعلوم الاسم	۴/
۶۵	جناب میاں شہاب الدین صاحب سوداگر	۴/
۶۶	جناب محمد حسین صاحب تاجر کتب	۸/
۶۷	جناب حسین بخش صاحب سوداگر	۸/
۶۸	جناب فضل الٰہی صاحب	۸/
۶۹	جناب منشی سردار محمد صاحب	۸/
۷۰	جناب منشی محمد جان صاحب	۸/
۷۱	جناب منشی فضل الدین صاحب	۸/
۷۲	جناب محمد الدین صاحب	۸/
۷۳	جناب مہر الٰہی صاحب	۸/
۷۴	جناب مہر اللہ جوایا صاحب	۴/
۷۵	جناب محمد عبداللہ صاحب سوداگر	۸/
۷۶	جناب محمد الدین و چراغ الدین صاحبان سوداگران	۸/
۷۷	جناب سلطان محمد و اللہ بخش صاحبان سوداگران	۴/
۷۸	جناب مولا بخش و علی محمد صاحبان سوداگران	۸/
۷۹	جناب شیخ فضل الدین و فضل آلہی صاحبان سوداگران	۴/
۸۰	نامعلوم الاسم	۴/
۸۱	جناب ملک غلام محمد صاحب ساکنہ سوہدرہ	۴/
۸۲	جناب ملک شرف الدین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب سوداگر چوب	للعہ
۸۳	جناب علی گوہر صاحب سوداگر چوب	عہ
۸۴	جناب جمعدار محمد قاسم صاحب سوداگر چوب	عہ
۸۵	جناب ڈاکٹر غلام محی الدین صاحب	عہ
۸۶	جناب شیخ فتح الدین صاحب	۸
۸۷	جناب شیخ نبی بخش صاحب	۸
۸۸	جناب مسٹر مہر الہی صاحب مشن اسکول	عہ
۸۹	جناب مسٹر محمد حسین صاحب مشن اسکول	عہ
۹۰	از برادری بوچر خانہ	صہ
۹۱	جناب میاں کرم الہی صاحب سوداگر	عہ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	چندہ پوسٹ منظام آباد ضلع گجرانوالہ	
۹۲	جناب چودہری امیر بخش صاحب چمرنگ معہ برادری	صہ
۹۳	جناب مستری الہ دتا صاحب	عہ
۹۴	جناب مستری خوشی محمد صاحب	عہ
۹۵	جناب مستری کرم الہی صاحب	عہ
۹۶	جناب مستری نبی بخش صاحب	عہ
۹۷	جناب مستری محمد موسیٰ صاحب	عہ
۹۸	جناب مستری سلطان محمود صاحب	عہ
۹۹	جناب مستری رکن الدین صاحب	عہ
۱۰۰	جناب مستری محمد الدین صاحب	عہ
۱۰۱	جناب مستری امام الدین صاحب	عہ
۱۰۲	جناب مرزا حیدر علی و مبارک علی صاحبان	عہ
۱۰۳	جناب مستری اسماعیل صاحب	۸

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۰۴	جناب مستری ابراہیم صاحب	۸/
۱۰۵	جناب مستری چراغ دین صاحب	۸/
۱۰۶	جناب مستری محمد الدین صاحب ٹھیکہ دار	۶/
	چندہ سیالکوٹ	
۱۰۷	جناب شیخ پیر محمد و محمد جان صاحبان سوداگران جہاوٹی	ص/
۱۰۸	جناب شیخ مہر بخش صاحب سوداگر جہاوٹی	۶/
۱۰۹	جناب شیخ پیر ماہی صاحب سوداگر	ص/
۱۱۰	جناب شیخ محمد سلطان صاحب سوداگر	ص/
۱۱۱	جناب ماسٹر کرم الٰہی صاحب پلیڈر	۷/
۱۱۲	جناب مولوی امام دین	
	صاحب پلیڈر	۶/
۱۱۳	جناب میاں رحیم گل صاحب	۶/
۱۱۴	جناب احمد الدین ولال دین صاحبان سوداگران چرم	۶/
۱۱۵	جناب شیخ میر بخش و محمد الدین صاحبان سوداگران چرم	۶/
۱۱۶	جناب حاجی گلاب صاحب سوداگر چونا	۶/
۱۱۷	جناب شیخ دین محمد صاحب سوداگر چرم	۶/
۱۱۸	جناب عبداللہ گلاب صاحبان دوکان داران	۸/
۱۱۹	جناب نظام دین و نواب دین صاحبان دوکانداران	۸/
۱۲۰	جناب محمد الدین و قمر الدین	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحبان	۱۶/
۱۲۱	جناب رحیم بخش و فضل کریم صاحبان	۱۶/
۱۲۲	جناب عمر بخش و مہر دین صاحبان سوداگران چرم	۱۶/
۱۲۳	جناب حاجی شاہ ولی و خوش حال خان صاحبان	۱۶
۱۲۴	جناب شہاب الدین و غلام نبی صاحبان	۸/
۱۲۵	جناب رحیم بخش و علم الدین صاحبان	۸/
۱۲۶	جناب فضل الدین و عمر الدین صاحبان	۸/
۱۲۷	جناب صوبہ دو کاندار صاحب	۸/
۱۲۸	جناب شیخ نور ماہی صاحب	
	سوداگر بانس	۱۶/
۱۲۹	جناب کریم الدین و عبداللہ صاحبان	۱۶/
۱۳۰	جناب شیخ محمد صاحب دو کاندار	۱۶/
۱۳۱	جناب صمدو صاحب قصاب	۸/
۱۳۲	جناب عبداللہ صاحبؒ	۱۶/
۱۳۳	جناب مولا بخش صاحبؒ	۸/
۱۳۴	جناب نبی بخش صاحبؒ	۴/
۱۳۵	جناب مولا صاحب ؒ	۴/
۱۳۶	جناب جنڈا صاحب ؒ	۴/
۱۳۷	جناب ولی داد صاحب سوداگر چرم	۱۶/
۱۳۸	جناب شیخ نیاز الدین و احمد دین صاحب صاحبان	۱۶/
۱۳۹	جناب چوہری الہ دتا صاحب چمرنگ	۱۶/
۱۴۰	جناب پیر بخش صاحب چمرنگ	۱۶/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴۱	جناب منشی مولا بخش و محمد عالم صاحبان	۱/	۱۵۱	معرفت جناب سالدار ابراہیم صاحب منجانب مسلمانان ۲۸ کیولری چھاؤنی ملتان	۵۰/
۱۴۲	جناب شیخ گلاصا حب قصاب	۱/			
۱۴۳	جناب اللہ بخش صاحب ممبر بنگ	۱/		معرفت جناب مولوی غلام	
	چندہ گجرات پنجاب			صاحب شملوی وکیل ندوہ	
۱۴۴	جناب منشی غلام محی الدین صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ			بسعی جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائل پور)	
	انسپکٹر مدارس	۱/			
۱۴۵	جناب قاضی امیر بخش صاحب	۱/	۱۵۲	چندہ از جامع مسجد لائلپور	
۱۴۶	جناب شیخ غلام حیدر صاحب	۱/		بوقت نماز	۱۴/
	چندہ گجرانوالہ پنجاب		۱۵۳	جناب شیخ فتح الدین صاحب	
۱۴۷	جناب مولوی غلام مصطفےٰ صاحب	۱/		ویٹنری انسپکٹر لائلپور	۵/
۱۴۸	جناب منشی حیات محمد صاحب نائب کورٹ انسپکٹر	۱/	۱۵۴	جناب بابو احمد الدین صاحب فارسٹر تحصیل لائلپور	۱۰/
۱۴۹	جناب چودھری امام الدین صاحب	۱/	۱۵۵	جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائلپور	۵/
۱۵۰	جناب منشی عنایت اللہ صاحب	۱/	۱۵۶	جناب قاضی عبد الواحد صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لائلپور	۱
۱۵۷	جناب منشی شیخ خدا بخش صاحب بائیسکل والے لائلپور	۱
۱۵۸	جناب منشی دوست محمد خان صاحب الہمد آبادی لائلپور	۱/۴
۱۵۹	جناب بابو نیک عالم صاحب پوسٹ آفس لائلپور	۱
۱۶۰	جناب میاں فضل الٰہی صاحب لائلپور	۱/۸
۱۶۱	طالب علم لائلپور	۱/۲
۱۶۲	جناب میاں کریم بخش صاحب مستری لائلپور	۱/۴
۱۶۳	جناب میاں رحمت اللہ صاحب لائلپور	۱/۷
۱۶۴	جناب میاں حسین بخش صاحب دوکاندار لائلپور	۱/۴
۱۶۵	جناب ملک شیر محمد خانصاحب	
	پولیس لائلپور	۱
۱۶۶	جناب میاں میر بخش صاحب کتب فروش لائلپور	۱/۴
۱۶۷	جناب شیخ عمر بخش و عطا محمد صاحبان لائلپور	۱/۸
۱۶۸	یک نامعلوم الاسم لائلپور	۱/۴
۱۶۹	جناب بابو محمد سعید صاحب سب ورسیر لائلپور	۱
۱۷۰	جناب شیخ فضل میران صاحب قانونگو آفس لائلپور	۱/۴
۱۷۱	جناب مولوی غلام باری صاحب وکیل لائلپور	۱/۲
۱۷۲	جناب بابو عبد الحمید صاحب خلف مولوی غلام باری صاحب وکیل لائلپور	۱/۴
۱۷۳	جناب چودہری اللہ دتا صاحب لائلپور	۱/۴
۱۷۴	جناب شیخ غلام قادر صاحب	

نمبر شمار	نام و پتہ	تعداد رقم
	عرضی نویس لائلپور	عہ/
۱۷۵	جناب منشی محمد حسین صاحب احمدی	عہ/
۱۷۶	جناب میاں بدر الدین صاحب خیاط لائل پور	عہ/
۱۷۷	دو صاحب ملازمان پوسٹ آفس لائل پور	۱۴/
۱۷۸	جناب میاں محمد حسین صاحب مستری لائلپور	عہ/
۱۷۹	جناب مولوی محمد رمضان صاحب مدرس لائل پور	۱۶/
۱۸۰	جناب بابو دین محمد خان صاحب متعلم لائل پور	عہ/
۱۸۱	جناب مولوی نیاز احمد صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر لائل پور	عہ/
	(بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شلوی وکیل ندوہ بسعی جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائلپور)	
۱۸۲	جناب میاں فضل الٰہی صاحب لائل پور	۱۸/
۱۸۳	جناب چودھری محمد دین صاحب چمڑہ منڈی لائلپور	عہ/
۱۸۴	ایک بچہ طال اللہ عمرہ بوقت وعظ لائل پور	۱۶/
۱۸۵	جناب میاں غلام حسین صاحب لائل پو	۱۴/
۱۸۶	جناب بابو غلام قادر صاحب پوسٹ آفس لائل پور	عہ/
۱۸۷	جناب بابو محمد شجاع صاحب پوسٹ آفس لائلپور	۱۸/
۱۸۸	جناب مولوی محمد لطیف صاحب محرر ملازمین لائلپور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۸۹	جناب منشی محمد ورخانصاحب لائل پور	۴/
۱۹۰	جناب قاضی فقیر محمد صاحب دوکان دار کپڑے بازار لائلپور	۶/
۱۹۱	جناب شیخ عطا محمد صاحب ہیڈ منشی محکمہ نہر لائلپور	۶/
۱۹۲	جناب ملک برکت علیصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لائلپور	۴
۱۹۳	جناب بابو شیر محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ اسلامیہ بورڈنگ لائل پور	۱۸/
۱۹۴	جناب چودہری عبدالعزیز صاحب اہلمد سایر مہتمم بندوبست لائل پور	۴/
۱۹۵	جناب سید الطاف حسین صاحب محرر آبکاری	۵
۱۹۶	جناب شیخ مولا بخش صاحب محرر لوکل فنڈ	۴/
۱۹۷	جناب چودہری خدا بخش صاحب گرداور حبڑانوالہ لائلپور	۶/
۱۹۸	جناب شیخ شمس الدین صاحب ریڈر لائلپور	۴/
۱۹۹	جناب شیخ عبداللہ و شیخ محمد دین صاحبان لائلپور	۴/
۲۰۰	جناب شیخ عمر بخش و شیخ مولا بخش صاحبان لائلپور	۴/
۲۰۱	جناب شیخ عمر بخش صاحب تمباکو فروش ریل بازار لائل پور	۴/
۲۰۲	جناب مستری کرم دین صاحب لائلپور	۲/
۲۰۳	جناب لالہ لدھا مل صاحب صراف ریل بازار لائلپور	۷/
۲۰۴	جناب شیخ فضل الہی و	۴/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	امام الدین صاحبان لائلپور	۴/
۲۰۵	جناب میاں فیض بخش صاحب تمباکو فروش ریل بازار لائلپور	۴/
۲۰۶	جناب چودہری الہ دتا صاحب مستری لائلپور	۴/
۲۰۷	جناب قاضی اللہ بخش صاحب دوکاندار لائلپور	۸/
۲۰۸	جناب شیخ مولا بخش و الہ دتا صاحبان لائلپور	۸/
۲۰۹	جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب ریڈر لائلپور	۴/
۲۱۰	جناب شیخ الہی بخش صاحب خلف محمد عبداللہ صاحب ممبر لائل پور	۴/
۲۱۱	شیخ محمد بشیر صاحب زمیندار ہاوس لائلپور	۴/
۲۱۲	جناب شیخ کریم بخش صاحب آصغر وکیل لائلپور	۴/
۲۱۳	جناب شیخ فیروز الدین و احمد دین صاحبان لائلپور	۴/
۲۱۴	جناب بابو محمد وزیر صاحب کلرک ڈاکخانہ لائل پور	۸/
۲۱۵	جناب شیخ کریم بخش صاحب تمباکو فروش لائلپور	۸/
۲۱۶	جناب سید فتح حسین شاہ صاحب نائب کورٹ لائلپور	۸/
۲۱۷	جناب بابو محمد دین صاحب کلرک آف دی کورٹ لائل پور	۴/
۲۱۸	جناب منشی محمد اشرف صاحب نائب کلرک آف دی کورٹ لائلپور	۴/
۲۱۹	جناب چودہری مراد علی خانصاحب دیوانی لائلپور	۴/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۲۰	جناب شیخ عبدالمجید صاحب اہلمد تعمیر ضلع غیر لائلپور	۴/
۲۲۱	جناب منشی محمد دین صاحب نقشہ نویس لائلپور	۴/
۲۲۲	جناب منشی کرم الٰہی صاحب ایجنٹ بیرسٹرایٹ لا لائلپور	۸/
۲۲۳	جناب منشی رحیم بخش صاحب ایجنٹ وکیل لائل پور	۴/
۲۲۴	جناب مولوی محمد حسین صاحب اہلمد اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر لائلپور	۸/
۲۲۵	جناب شیخ ایزد بخش صاحب منشی خوان منصف لائلپور	۴/
۲۲۶	جناب شیخ امام الدین صاحب تھانہ دار لائلپور	۴/
۲۲۷	جناب بابو مولا بخش صاحب لائل پور	۸/
۲۲۸	جناب بابو محمد دین صاحب	
	لائلپور	۸/
۲۲۹	جناب قاضی عبدالرحمن صاحب ریڈر لائلپور	۴/
۲۳۰	جناب میاں مولا بخش صاحب کاندہی لائلپور	۲/
۲۳۱	جناب ملک حسام الدین صاحب اورسیر لائلپور	۴/
۲۳۲	جناب مستری فتح الدین صاحب لائلپور	۴/
۲۳۳	جناب شیخ عبداللہ صاحب ممبر کمیٹی لائلپور	للعہ/
۲۳۴	جناب میاں محکم دین و فیروز دین صاحبان لوہار لائل پور	۴/
۲۳۵	یک صاحب درد وعظ لائل پور	۴/
۲۳۶	جناب چودہری نورالدین صاحب نمبردار رگ ب ۳۲۸ لائلپور	۴/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۳۷	جناب منشی محمد دین صاحب پٹواری مال لائلپور	۴ر
۲۳۸	جناب چودہری رحمت اللہ خانصاحب چک نمبر ۱۰ رکھ برانچ لائلپور	۴ر
۲۳۹	جناب منشی غلام محمد صاحب سفید پوش لائلپور	۴ر
۲۴۰	جناب چودہری نبی بخش صاحب چک نمبر ۱۹۸ رکھ برانچ لائل پور	۴ر
۲۴۱	جناب سید لطف علی شاہ صاحب نائب تحصیلدار لائل پور	۴ر
۲۴۲	جناب میان کریم بخش صاحب رنگریز لائلپور	۲ر
۲۴۳	جناب شیخ چراغ دین و سراج دین صاحبان ٹین دار لائلپور	۴ر
۲۴۴	جناب میان فتح محمد صاحب حلوائی لائل پور	۴ر
۲۴۵	جناب سائین کرم دین صاحب شیر فروش - لائل پور	۴ر
۲۴۶	جناب میان قطب دین صاحب نان بائی لائل پور	۴ر
۲۴۷	جناب میان رمضان صاحب نان بائی لائلپور	۴ر
۲۴۸	جناب میان میر بخش صاحب نانبائی لائلپور	۲ر
۲۴۹	جناب شیخ فضل کریم صاحب نانبائی لائلپور	۱ر
۲۵۰	جناب مسماۃ فاطمہ نانبائی لائلپور	۲ر
۲۵۱	جناب میان چراغ دین و نبی بخش صاحبان نانبائی	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	لائلپور	۴/
۲۵۲	جناب میاں محمد اکبر صاحب زین فروش لائلپور	۸/
۲۵۳	جناب میاں دین محمد صاحب گھڑی ساز لائلپور	۸/
۲۵۴	بک شاہ صاحب لائلپور	۲/
۲۵۵	جناب منشی حبیب احمد صاحب اہلمد لائلپور	۴/
۲۵۶	جناب شیخ مولا بخش و محمد حسین صاحبان کالونی ہوس لائلپور	۱۶/
۲۵۷	جناب میاں رحیم بخش صاحب لائلپور	۸/
۶۵۸	جناب بابو علی محمد صاحب ایگریکلچر کالج لائلپور	۸/
۲۵۹	جناب مستری نظام الدین صاحب لائل پور	۸/
۲۶۰	یک نامعلوم الاسم لائل پور (چندہ از مقام ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بسعی جناب مولانا غلام محمد صاحب شعلوی وکیل ندوۃ العلماء مرسلہ جناب شیخ غلام محمد و جان محمد صاحبان سوداگران)	۱۶/
۲۶۱	جناب ڈاکٹر عزیز الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	۸/
۲۶۲	جناب پیرزادہ منور احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر جھنگ ڈویژن	۸/
۲۶۳	جناب شیخ عمر الدین صاحب ضلعدار محکمہ نہر	۸/
۲۶۴	جناب میاں نور الدین صاحب ضلعدار نہر بنگلہ بھاکٹ	۸/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶۵	جناب شیخ نور الٰہی صاحب ہیڈ منشی محکمہ نہر جھنگ ڈویژن	ص/
۲۶۶	جناب شیخ محمد شریف صاحب سب انسپکٹر پولیس	ے/
۲۶۷	جناب مہتاب عالم صاحب محرر	ے/
۲۶۸	جناب غلام محی الدین صاحب واصلباقی نویس	ے/
۲۶۹	جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب ڈینری اسسٹنٹ	عہ/
۲۷۰	جناب ارو غہ غلام نبی صاحب	عہ/
۲۷۱	جناب منشی دولت علی صاحب	عا/
۲۷۲	جناب منشی سردار علی شاہ صاحب محرر لوکل فنڈ	۸/
۲۷۳	جناب چودھری شہاب الدین صاحب	عا/
۲۷۴	جناب منشی امام الدین صاحب ایجنٹ	۸/
۲۷۵	جناب منشی محمد رمضان صاحب لوٹ بیہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عا/
۲۷۶	جناب شیخ غلام محمد و جان محمد صاحبان سوداگران ضلع لائل پور	ص/
۲۷۷	جناب شیخ فتح محمد صاحب ارائے لوٹ بیہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/
۲۷۸	جناب شیخ کریم بخش و نور احمد صاحبان	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	دوکانداران ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۵/	۲۸۴	جناب شیخ اسماعیل صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۷۹	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب میونسپل کمشنر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۵/	۲۸۵	جناب شیخ امام الدین صاحب دوکاندار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۸۰	متفرق معرفت جناب مولوی غلام محی الدین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	للعہ ۸/	۲۸۶	جناب میاں عبدالواحد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۸۱	جناب میاں غلام محمد صاحب پیران دتا ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور	۱۶/	۲۸۷	جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/
۲۸۲	جناب شیخ کریم بخش و اللہ بخش صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/	۲۸۸	جناب شیخ فضل الٰہی صاحب دوکان دار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
۲۸۳	جناب شیخ غلام رسول و وخدا بخش صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/	۲۸۹	جناب مولوی الہ دتا صاحب سکنڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۹۰	جناب ماسٹر وین محمد صاحب وزیر ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۹۱	جناب بابو ہادا صاحب میونسپل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/
۲۹۲	جناب نتھو صاحب تیلی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۹۳	یک سافر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/
۲۹۴	جناب خانسامان غلام محمد صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/
۲۹۵	جناب بابو واجد بخش صاحب اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۹۶	جناب میاں سلطان واللہ دتا صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۲۹۷	معرفت جناب مولوی اللہ دتا صاحب خیاط ٹوبہ ٹیک ضلع لائل پور	۱۶/۵ مبلغ
۲۹۸	جناب جہان خانصاحب کانسٹیبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۳/۵ مبلغ
۲۹۹	جناب جے دھری مہتاب نمبردار چک نمبر ۳۳ جھنگ برانچ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
۳۰۰	جناب مہدی خانصاحب چپراسی ٹوبہ ٹیک ضلع لائل پور	۸/
۳۰۱	جناب احمد خانصاحب چپراسی ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۰۲	یک سافر ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۲/
۳۰۳	جناب بے یام سنگھ نمبردار چک	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قم
	نمبسر ۳۲۳ جہنگ برانچ ٹوبیہ			سنگھ ضلع لائلپور	للعہ
	ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/	۳۱۱	جناب شیخ کرم دین صاحب	
۳۰۴	جناب یحیان خانصاحب			ٹوبیہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/
	کانٹبل ٹوبیہ ٹیک سنگھ ضلع		۳۱۲	جناب شیخ کمال الدین صاحب	
	لائل پور	۴/		کانسٹبل ٹوبیہ ٹیک	
۳۰۵	جناب حافظ عبدالرحمان صاحب			سنگھ ضلع لائل پور	۸/
	ٹوبیہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/	۳۱۳	جناب منشی شہاب الدین	
۳۰۶	جناب محمد الدین صاحب			صاحب کمپوڈر ٹوبیہ ٹیک	
	نانبائی ٹوبیہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۸/		سنگھ ضلع لائل پور	۸/
۳۰۷	جناب سبحان صاحب نانبائی		۳۱۴	جناب شیخ محمد عیسیٰ و عبداللہ	
	ٹوبیہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/		صاحبان ٹوبیہ ٹیک سنگھ	
۳۰۸	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب			ضلع لائل پور	۸/
	ٹوبیہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/	۳۱۵	جناب شیخ بابو دین رحیم بخش	
۳۰۹	جناب چوہدری الہی بخش صاحب			صاحبان ٹوبیہ ٹیک سنگھ لائلپور	۸/
	نمبردار چک نمبر ۳۵ ٹوبیہ		۳۱۶	یک مسافر صاحب ٹوبیہ	
	ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۸/		ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۳/
۳۱۰	جناب چوہدری نبی بخش صاحب		۳۱۷	جناب میران بخش صاحب	
	ذیلدار بیاگھٹ ٹوبیہ ٹیک			ٹوبیہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۱۸	جناب بابو عزیز الدین صاحب دوکاندار ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۴ ر
۳۱۹	جناب منشی الطاف کریم صاحب جمعدار اصطبل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور	۶ ر
۳۲۰	جناب میاں انعام اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور	۲ ر
	متفرق	
۳۲۱	جناب قبلے رت اللہ صاحب ملازم لفٹنٹ دھاپ صاحب ہمایہ کلب نمبر ۱۶ کوہ منصوری (معرفت جناب مولوی غلام محی الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ بنگرار ضلع لائلپور	۷ ر
	بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	
۳۲۲	جناب منشی رکن الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	۱ عہ
۳۲۳	جناب منشی محمد بخش صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	عہ
۳۲۴	جناب منشی عمر الدین صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور	عہ ر
۳۲۵	جناب حافظ احمد بخش صاحب چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائلپور (بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء)	عہ ر
۳۲۶	جناب منشی فتح محمد صاحب اسٹور کیپر جاؤنی جالندہر (بسعی جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائل پور)	۵ عہ ر
۳۲۷	جناب شیخ عبد القادر صاحب پبلک پراسیکیوٹر لائل پور	۵ ر
۳۲۸	جناب منشی عطاء اللہ صاحب محرر ڈاک ڈی سی لائلپور	عہ ر
۳۲۹	جناب میاں محمد حیات صاحب وزیر	۴ ر

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۳۰	جناب منشی کریم الدین صاحب		۳۳۹	جناب شیخ الٰہی بخش و	
	محافظ خانہ لائل پور	۴ /		مولا بخش صاحبان	
۳۳۱	جناب منشی شاہ محمد صاحب			غلہ منڈی لائلپور	۷ /
	نائب کورٹ لائل پور	۸ /	۳۴۰	جناب لالہ انند رام صاحب	
۳۳۲	جناب سردار مراد علی صاحب			انریری مجسٹریٹ لائلپور	۴ /
	آرمی ریمونٹ لائل پور	۴ /	۳۴۱	جناب شیخ تاج الدین	
۳۳۳	جناب منشی کریم اللہ صاحب			صاحب حاکم الدین صاحب	
	عرائض نویس لائل پور	۴ /		لائل پور	۴ /
۳۳۴	جناب منشی الہ دتا صاحب		۳۴۲	جناب شیخ الہ دتا و مولا	
	پٹواری لائل پور	۸ /		بخش صاحبان بزازان	
۳۳۵	ایک صاحب لائل پور	۴ /		لائل پور	۴ /
۳۳۶	جناب بو غلام محمد صاحب		۳۴۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب	
	ہیڈ کلرک ڈاکخانہ لائلپور	۴ /		ٹھیکہ دار لائل پور	۵ /
۳۳۷	جناب آجہ عبدالقادر و		۳۴۴	جناب امام الدین صاحب	
	راجہ راجولی خان صاحبان			برتن فروش لائل پور	۱ /
	چک نمبر ۳۸۶ گ ب لائل پور	۸ /	۳۴۵	جناب احمد الدین صاحب "	
۳۳۸	جناب میاں محمد الدین صاحب		۳۴۶	جناب مولوی محمد اسماعیل	
	درزی لائل پور	۸ /		صاحب لائل پور "	۲ /

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۴۷	جناب میاں کریم بخش صاحب مینا ری فروش لائل پور	۱/
۳۴۸	جناب خلیفہ محمد بخش صاحب لائل پور	۴/
۳۴۹	جناب شیخ فضل الدین صاحب بساطی لائلپور	۴/
۳۵۰	جناب غلام محمد صاحب برتن فروش لائلپور	۲/
۳۵۱	جناب منشی محمد روشن صاحب عرائض نویس لائل پور	۴/
۳۵۲	جناب چودھری احمد خان صاحب محرر کمیٹی لائل پور	۴/
۳۵۳	جناب مستری عمر الدین صاحب قفل فروش لائل پور	۲/
۳۵۴	جناب مستری محمد الدین صاحب لائل پور	۹/۲
۳۵۵	جناب میاں نظام الدین صاحب شتر سوار لائل پور	۴/
۳۵۶	بوساطت جناب غلام فرید صاحب اسٹور کیپر ریلوے لائلپور	۵۰/
۳۵۷	جناب شیخ غلام علی صاحب محکمہ نہر لائل پور	۴/
۳۵۸	جناب منشی سراج الحق صاحب فورمین ہائی سکول لائلپور	۲/
۳۵۹	جناب حکیم محمد امین الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا لائل پور	۴/
۳۶۰	جناب شیخ عطاء اللہ صاحب کلرک آرمی ریمونٹ لائل پور	۴/
۳۶۱	جناب میاں اللہ دتا صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	نان پیر لائل پور	۸/
۳۶۲	جناب منشی مراد علی صاحب ناظر لائل پور	عہ/۴
۳۶۳	جناب مولوی صدر الدین صاحب انسپکٹر دکنیشن لائل پور	عہ/
۳۶۴	جناب شیخ محمد الدین و قمر الدین صاحبان لائلپور (بوساطت جناب قاضی عبد القادر صاحب محکمہ نہر)	۴/
۳۶۵	جناب بابو عبد الغنی صاحب نقشہ نویس لائلپور	۸/
۳۶۶	یک نامعلوم الاسم لائلپور	عہ/
۳۶۷	جناب منشی میر حسن صاحب محافظ دفتر لائلپور	عہ/
۳۶۸	جناب بابو شہاب الدین صاحب کلرک لائلپور	عہ/
۳۶۹	جناب منشی عبد الماجد	
	صاحب منشی لائلپور	عہ/
۳۷۰	جناب بابو نظام الدین صاحب نقشہ نویس نہر لائلپور	۴/
۳۷۱	جناب بابو محمد حسین صاحب خزانچی لائلپور	۸/
۳۷۲	یک نامعلوم الاسم لائل پور	۴/
۳۷۴	جناب منشی محمد ابراہیم صاحب نقشہ نویس لائلپور	۴/
۳۷۵	جناب شیخ غلام حسین صاحب ضلعدار گڈرو الا لائلپور	۱۶/
۳۷۶	جناب بابو محمد بخش صاحب کلرک ریونیو لائلپور	۸/
۳۷۷	جناب مستری رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار لائلپور	عہ/
۳۷۸	جناب میاں اللہ بخش صاحب لائل پور	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۷۹	جناب بابو نور الٰہی صاحب کلرک لائلپور	۸/
۳۸۰	جناب سید مہدی حسن صاحب ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۸/
۳۸۱	جناب منشی شاہ محمد صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۸/
۳۸۲	جناب سید خادم حسین صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴/
۳۸۳	جناب منشی میر بخش صاحب کلرک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴/
۳۸۴	جناب بابو فتح محمد صاحب سب اوورسیر دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۸/
۳۸۵	جناب غلام محمد صاحب دفتری دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۸/
۳۸۶	جناب خیر الدین صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴/
۳۸۷	جناب سردار خان صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۴/
۳۸۸	جناب مشتاق محمد صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴/
۳۸۹	جناب رحیم بخش صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور	۴/
۳۹۰	جناب مہر خان صاحب چپراسی ڈسٹرکٹ بورڈ	۲/
۳۹۱	جناب غلام حیدر صاحب مستری لائل پور	۲/
۳۹۲	جناب برخوردار احمد سعید صاحب لائلپور	۲ پائی

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	(بوساطت جناب مولوی			احمد صاحب فتح گڑھ	
	عطا محمد صاحب وکیل لائلپور			ضلع فرخ آباد	۶/
۳۹۳	جناب مولوی عبدالمجید صاحب			(بسعی جناب مولوی غلام	
	مولوی فاضل لائل پور	۵/		محمد صاحب شملوی	
۳۹۴	جناب منشی نبی بخش صاحب			وکیل ندوۃ العلماء	
	(بکمیٹی مولوی عبدالمجید			لکھنؤ مرسلہ جناب	
	صاحب مولوی فاضل			منشی نفیس الدین احمد	
	لائل پور	۸/		صاحب مشلخوان عدالت	
۳۹۵	جناب محمد ابراہیم			منصفی جھنگ)	
	علیخان و محمد یونس		۳۹۹	جناب مولوی ولی محمد	
	علیخان متولیان جائداد			صاحب جھنگ	۵/
	موقوفہ محلہ میاں سراے		۴۰۰	جناب امام بخش خانصاحب	
	سنبھل ضلع مرادآباد			جھنگ	۵/
۳۹۶	جناب قاضی اسماعیل صاحب		۴۰۱	جناب محمد حسن	
	مرحوم سنبل ضلع مرادآباد	للعہ/		صاحب جھنگ	۸/
۳۹۷	جناب مولوی عطا محمد صاحب		۴۰۲	جناب دین محمد صاحب	
	وکیل لائلپور پنجاب	۵/		دیندار جھنگ	۶ پائی
۳۹۸	جناب مولوی سید مقبول		۴۰۳	جناب نور محمد صاحب تیلی جھنگ	۲/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۰۴	جناب محرم صاحب نگریز جھنگ	۲/
۴۰۵	جناب عمر بخش صاحب جھنگ	۱/
۴۰۶	جناب خدا بخش صاحب پرس جھنگ	۲/
۴۰۷	جناب محمد حسن والہ وسایا صاحبان تاجران چرم جھنگ	۴/
۴۰۸	جناب عبدالرحمن فتح دین والہ دین صاحبان جھنگ	۶/
۴۰۹	جناب سلطان محمد صاحب جھنگ	۲/
۴۱۰	جناب احمد دین صاحب جھنگ	۱/
۴۱۱	جناب رمضان صاحب حجام جھنگ	۲/
۴۱۲	جناب قایم دین پوربی صاحب	
	جھنگ	۴/
۴۱۳	جناب میاں محمد درزی صاحب جھنگ	۱/
۴۱۴	جناب مستری خیر محمد صاحب جھنگ	۸/
۴۱۵	جناب میاں الہ دتا صاحب جھنگ	۴/
۴۱۶	جناب چودھری الہ جوایا صاحب جھنگ	۶/
۴۱۷	جناب امیر دودھی صاحب جھنگ	۲/
۴۱۸	جناب حافظ غلام محمد صاحب جھنگ	۴/
۴۱۹	جناب میر برخوردار پوربی صاحب جھنگ	۲/
۴۲۰	جناب الہ بخش صاحب درزی جھنگ	۲/
۴۲۱	جناب میاں فضل احمد صاحب	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد فرد	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد فرد
	درزی جہنگ	۴/	۴۳۰	جناب مثری الہ دتا صاحب سب اوورسیر جہنگ	۴/
۴۲۲	جناب الہ دتا صاحب جمعدار جہنگ	۶/	۴۳۱	جناب خلیفہ حسن دین صاحب جہنگ	۸/
۴۲۳	جناب سنیاسی سراز صاحب جہنگ	۳/	۴۳۲	جناب شیخ احمد نواز خان صاحب جہنگ	۴/
۴۲۴	جناب شیخ غلام یسین صاحب وکیل جہنگ	۵/	۴۳۳	جناب بابو سرار محمد خانصاحب جہنگ	۶/
۴۲۵	جناب شیخ الہی بخش صاحب وکیل جہنگ	۵/	۴۳۴	جناب منشی عبدالکریم صاحب جہنگ	۸/
۴۲۶	جناب منشی نفیس الدین احمد صاحب مختار عدالت منصفی جہنگ	۶/	۴۳۵	جناب بابو محمد بخش صاحب کلرک جہنگ	۸/
۴۲۷	جناب بابو علی محمد صاحب سینٹری کلارک جہنگ	۸/	۴۳۶	جناب میاں جمال الدین صاحب ٹھیکہ دار جہنگ	۷/
۴۲۸	جناب مہر صالح محمد صاحب جہنگ	۲/	۴۳۷	جناب منشی غلام علیصاحب جہنگ	۸/
۴۲۹	جناب مولوی کبر علیصاحب جہنگ	۴/	۴۳۸	جناب مولوی عبدالغفور صاحب جہنگ	۸/
			۴۳۹	چندہ از مسجد قاضیان جہنگ	۵/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۴۰	جناب حافظ محمد بخش صاحب جھنگ	۱/۴		جھنگ	۱/۳ پاؤ
۴۴۱	جناب فقیر گل محمد صاحب جھنگ	۱/۲	۴۴۹	جناب میاں اللہ جوایا صاحب پوری جھنگ	۲
۴۴۲	جناب مرزا احمد علی وعلی محمد صاحبان جھنگ	۱/۱	۴۵۰	جناب میاں خدا بخش صاحب پوری جھنگ	۱/۴
۴۴۳	جناب میاں صالح محمد صاحب جھنگ	۱/۱	۴۵۱	جناب سید محمد شاہ صاحب نائب تحصیل دار جھنگ	۱/۴
۴۴۴	جناب میاں الہ بخش صاحب محرر دفتر جھنگ	۱/۲	۴۵۲	جناب میاں قایم دین صاحب درزی جھنگ	۱/۲
۴۴۵	جناب سید امام شاہ صاحب جھنگ	۱/۲	۴۵۳	جناب مولوی نور محمد صاحب ایجنٹ جھنگ	۱/۴
۴۴۶	جناب چودہری مظفر خان صاحب جھنگ	۱/۴	۴۵۴	جناب میاں غلام حسین صاحب ایڈیٹر جھنگ	۱/۴
۴۴۷	جناب منشی امیر بخش صاحب جھنگ	۱/۲	۴۵۵	جناب میا علی محمد صاحب درزی جھنگ	۱/۱۰
۴۴۸	جناب حاجی عبداللہ صاحب		۴۵۶	جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب جھنگ	۱/۸
			۴۵۷	جناب میاں محمد رمضا	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	صاحب برزی جہنگ	۱/
۴۵۸	جناب بابو پیر بخش صاحب کلرک جہنگ	۴/
۴۵۹	جناب منشی اعتقاد احمد خان صاحب جہنگ	۴/
۴۶۰	جناب الہی بخش صاحب جہنگ	۸/
۴۶۱	جناب جمعدار سنجاوت حسین صاحب	۴/
۴۶۲	از ملازمان اصطبل سرکاری جہنگ	۴/
۴۶۳	جناب میان محمد اشرف صاحب کاتب جہنگ	۲/
۴۶۴	جناب میان سلطان مہمی جہنگ	۲/
۴۶۵	معرفت جناب مولوی مولا بخش صاحب محکمہ نہر جہنگ	۱۴/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۶۶	جناب میان علی محمد صاحب جہنگ	۸/
۴۶۷	جناب میان عنایت آرائی صاحب جہنگ	۲/
۴۶۸	جناب میان غلام حسن صاحب جہنگ	۴/
۴۶۹	جناب میان محمد بخش صاحب جہنگ	۴/
۴۷۰	یک نامعلوم الاسم جہنگ	۴/
۴۷۱	جناب سید سردار شاہ صاحب جہنگ	۴/
۴۷۲	جناب میان احمد صاحب مختار صاحب جہنگ	۴/
۴۷۳	جناب حاجی محمد یار صاحب قصاب جہنگ	۲/
۴۷۴	جناب ڈاکٹر محمد امام الدین صاحب جہنگ	۱۶/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۷۵	جناب سید الف شاہ صاحب جہنگ	۸/
۴۷۶	جناب مرزا اصغر علیصاحب اسسٹنٹ سرجن جہنگ	۴/
۴۷۷	جناب بابو رحمت علی خانصاحب جہنگ	۱۶/
۴۷۸	جناب فخر الدین احمد صاحب کلرک جہنگ	۴/
۴۷۹	جناب بابو غلام حسن صاحب جہنگ	۴/
۴۸۰	جناب میان الہ داد خانصاحب جہنگ	۱۶/
۴۸۱	جناب میان خدا بخش صاحب جہنگ	۴/
۴۸۲	جناب منشی الہ بخش صاحب جہنگ	۴/
۴۸۳	جناب حکیم غلام حسین صاحب جہنگ	۴/
۴۸۴	جناب مولوی کریم بخش صاحب جہنگ	۴/
۴۸۵	جناب میان علی بخش والد تاصاحبان درزی جہنگ	۴/
۴۸۶	جناب میان احمد بخش صاحب جہنگ	۴/
۴۸۷	یک مسلمان صاحب جہنگ	۲/
۴۸۸	جناب میان گل محمد صاحب درزی جہنگ	۸/
۴۸۹	جناب میان محمد دین صاحب خوجہ جہنگ	۸/
۴۹۰	جناب میان غلام عیسی صاحب جہنگ	۴/
۴۹۱	جناب سید گل حسن شاہ صاحب جہنگ	۴/
۴۹۲	جناب میان محمد موجی صاحب	۲/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۹۳	جناب میاں الہ دتا صاحب درکیان جھنگ	۲ ر
۴۹۴	جناب میاں ولایت و غلام حسن صاحبان جھنگ	۴ ر
۴۹۵	جناب حاجی غلام نبی صاحب جھنگ	۸ ر
۴۹۶	جناب چودھری غلام رسول صاحب جھنگ	۴ ر
۴۹۷	چندہ اہلکاران محکمہ نہر معرفت جناب مولوی مولا بخش صاحب جھنگ	۵ ر

میزان کما للعہ
۹ ر ۱/۲ پائی

فہرست آمدنی عطیہ و متفرق جلسہ ندوۃ العلمائ

نمبر شمار	معرفت	نام	رقم	کیفیت
		چندہ متفرق	صہ	
۱	معین الدین صاحب	حافظ شمس الدین صاحب عطار سلون	عہ	عطیہ
۲	بذریعہ محمد شکر	منشی اشتیاق احمد صاحب سلون	عہ	〃
۳	〃	علی محمد خان صاحب بریلی	عہ	〃
۴	〃	منشی عطاء اللہ صاحب فیض آباد	عہ	〃
۵	〃	منشی صادق حسین صاحب سلطانپور	عہ	〃
۶	〃	چندہ متفرق بذریعہ مولانا خلیل صاحب	۱۷	〃
۷	〃	چندہ متفرق بذریعہ محمد عثمان صاحب سلون	۴	〃
۸	بذریعہ محمد اکرم علی	حکیم محمد احسن صاحب سیوان	عہ	بطور امداد
۹	〃	امیر حسن صاحب 〃	عہ	〃
۱۰	〃	ابو الحسن صاحب چھاتہ	للعہ	〃
۱۱	〃	محمد تقی صاحب جھجھرہ	عہ	〃
۱۲	〃	فضل الرحمان صاحب ڈپٹی کلکٹر سیوان	عہ	
۱۳	〃	عابد علی خانصاحب ولد رمضانی خانصاحب متوطن احاطہ فقیر محمد خان لکھنؤ میز انکل	۵۰ ۱۳	عطیہ بابت مصارف دعوت مہمانان بابت

فہرست آمدنی متفرق بابت طعام وزیٹران

نمبر شمار	بذریعہ	نام و پتہ	رقم	کیفیت
۱	ٹکٹ آفس	مولوی عبدالباسط صاحب	۸/عہ	
۲	//	ارشد صاحب	۸/عہ	
۳	//	فرید احمد خانصاحب	۸/عہ	
۴	//	محمد احمد صاحب	۸/عہ	
۵	//	مصطفےٰ حسین صاحب	۸/عہ	
۶	//	محمد کامل صاحب	۱۲/	
۷	//	ریاض الحسن صاحب	۸/عہ	
۸	//	محمد عظیم صاحب	عہ/	
۹	//	محمد احمد خانصاحب	۴/	
۱۰	//	منشی نواب علی صاحب	۴/	
۱۱	//	فیض الحسن صاحب	۴/	
		میزان کل	۸/عہ	

فہرست چندہ ممبری بہ تبادلہ ٹکٹ وزیٹری

فہرست اون ممبرون کی جنہون نے کچھ روپیے دے اور ٹکٹ وزیٹری واپس کئے لیکن نام اونکے ہین جنہون نے چندہ وزیٹری سے کم روپیے دے ہین

نمبر شمار	معرفت	نام و پتہ	رقم	کیفیت
۱	ٹکٹ آفس	مولوی فضل الدین صاحب مدرس فارسی انجمن اسلامیہ	عہ /	واپسی ٹکٹ وزیٹری
۲	//	مولوی سید حسین احمد صاحب وکیل و پریسیڈنٹ مسلم لیگ مظفر پور	عہ /	//
۳	//	مولوی اقبال احمد صاحب اعظمگڈھ	عہ	//
۴	//	حافظ عبد اللہ صاحب بالائے قلعہ علیگڈھ	عہ /	//
۵	//	مولوی عبد الستار صاحب وکیل جونپور	عہ /	//
۶	//	حفیظ احمد صاحب مختار بنارس	عہ /	//
۷	//	بابو محمد حمزہ صاحب تاجر چرم کانپور	عہ /	//
۸	//	محمد صادق صاحب تحصیلدار سنئی گھاٹ ضلع بارہ بنکی	عہ /	//
۹	//	شیخ نظام الدین صاحب میرٹھ	عہ /	//
۱۰	//	مولوی عبد الحی صاحب اعظمگڈھ	عہ /	//

نمبر شمار	معرفت	نام و پتہ	رقم	کیفیت
۱۱	ٹکٹ آفس	نجم الدین احمد صاحب میرٹھ	عہ۱	واپسی دو ٹکٹ ورزبیڑی
۱۲	//	نوازش احمد صاحب رائے بریلی	عہ۱	//
۱۳	//	سید نقی احمد صاحب سندیلہ	عہ۱	//
۱۴	//	محمد اصغر صاحب کانپور	عہ۱	//
۱۵	//	بابو علی گوہر صاحب ٹکٹ کلرک دفتر انگریزی کوہاٹ	عہ۱	//
۱۶	//	حاجی محمد سردار صاحب داگر جرم قصور ضلع لاہور	عہ۱	//
۱۷	//	محمد مسلم خانصاحب گنتی	عہ۱	//
۱۸	//	حکیم جواد حسین صاحب گورکھپور	عہ۱	//
۱۹	//	شیخ ناصر علی صاحب رئیس بجنور	عہ۱	//
۲۰	//	عبد الکبیر خانصاحب دارد ہاگورکھپور	عہ۱	//
۲۱	//	ابو بکر محمد حلیم صاحب گیا	عہ۱	//

میزان کل ۲۱عہ

نوٹ ان حضرات کے اسمائے گرامی فہرست چندہ وزیبڑی میں تلاش کئے گئے مگر ناموں کا پتہ نہیں چلتا

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ زکوٰۃ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	(بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بسعی جناب زاہد محمد ظفر اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ)	
	چندہ ہوشیارپور	
۱	جناب منشی میراں بخش صاحب پٹواری	۵۰
	چندہ قصور ضلع لاہور	
۲	جناب حاجی محمد سردار صاحب تاجر	۵
۳	جناب مولوی حافظ حاجی محمد شاہ صاحب سجادہ نشین	۵
۴	جناب حاجی حبیب اللہ صاحب گورا	۵
	چندہ متفرق	
۵	قیمت گھڑی متروکہ جناب حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم رئیس فیض آباد	۷
	متفرق	
۶	جناب سراج الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ریاست ممدوٹ۔ ڈاکخانہ جلال آباد ضلع فیروزپور پنجاب	۵
۷	جناب نظام الدین صاحب سب ڈویژنل افسر ملیٹری ورکس جہاؤنی امرتسر	۵۰/۱۸
	(بذریعہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۸	جناب منشی فتح محمد صاحب اسٹور کیپر جہاؤنی جالندہر	۵۰
	متفرق	
۹	جناب منشی عبداللہ صاحب سلوٹڑی کورٹ نمبر ۱۶ پشاور	۳
۱۰	اہلیہ محترمہ جناب سید علی احمد صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	۵
۱۱	جناب منشی محمد ظہر صاحب نائب تحصیلدار للت پور ضلع جہانسی	۵
۱۲	جناب شیخ غلام جیلانی صاحب پنشنر منصف لائلپور	۵۰
۱۳	جناب مولوی شہاب الدین صاحب، معرفت شمس العلما مفتی مولوی عبداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم	۵۰

میزان اللغت ۸/

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ دارالعلوم ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قسم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد قسم
	(معرفت جناب مولانا مولوی		۵	جناب ہمشیر کلاں رمضان	
	سید عبدالحی صاحب نائب			علی خانصاحب گنورہ۔	
	ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ			ضلع رائے بریلی	عہ/
۱	جناب رمضان علی خان			(بسعی چودھری معین الدین متعلم	
	صاحب تعلقدار و رئیس			درجہ دوم دارالعلوم ندوہ لکھنؤ	
	گنورہ ضلع رائے بریلی	عہ/	۶	جناب چودھری قیام الدین	
۲	جناب والدہ ایجاد محمد خان			صاحب تحصیلدار قصبہ کستہ	
	صاحب ساکن ستر کہ ضلع			ضلع کھیری	عہ/
	لکھنؤ	۱۴/	۷	جناب میر ضمیر حسن صاحب	
۳	جناب کرم علی خانصاحب			شیعی قصبہ کستہ	
	تعلقہ دار بیرامئو ضلع			ضلع کھیری	۶/
	رائے بریلی	للعہ/	۸	جناب میر عاشق علیصاحب	
۴	جناب زوجہ محمد احمد خانصاحب			شیعی قصبہ کستہ ضلع	
	گنورا، ضلع رائے بریلی	عہ/		کھیری	۶/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۹	جناب سید معظوم علی صاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۶/
۱۰	جناب شیخ محمد علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۶/
۱۱	جناب شیخ معشوق علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۶/
۱۲	جناب شیخ معشوق علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۶/
۱۳	جناب میر تجمل حسین صاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۶/
۱۴	جناب میکو سائیس صاحب چودھری جناب قیام الدین صاحب از قصبہ کستہ کھیری اودھ	۱۶/
۱۵	جناب حاجی لالو صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۶/
۱۶	جناب انگنے صاحب نورباف قصبہ کستہ ضلع کھیری -	۱۸/
۱۷	جناب میان خانصاحب	
۱۸	قصبہ کستہ ضلع کھیری جناب حسن علی صاحب شیعی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۸/
۱۹	جناب بھوکر صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۸/
۲۰	جناب مستماۃ دولت قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۸/
۲۱	جناب مرزا نظر بیگ صاحب قصبہ ضلع کھیری	۱۴/
۲۲	جناب رحمو صاحب قصاب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۴/
۲۳	جناب بھیکا صاحب قصاب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۲/
۲۴	جناب کریم بخش صاحب حلوائی قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۲/
۲۵	جناب شیخ شبرانی صاحب نورباف قصبہ کستہ ضلع کھیری	۱۱/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۶	جناب فرزند علیصاحب قصبہ کستہ ضلع کھیری	۴ر
	متفرق چندہ	
۲۷	جناب مدین اللہ صاحب ساکن ۹۶ ½ کانگا بازار اسٹریٹ کلکتہ	۵ر
۲۸	اہلیہ محترمہ جناب سید علی احمد صاحب انسپکٹر پولیس کرنال	۵ر
۲۹	جناب عبدالعزیز صاحب ریاست بہاولپور	۵
	میزان	۴
		۱۰
	چندہ وظائف	
۱	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب تاجر و رئیس ۱۵۰ انگا پاٹانک اسٹریٹ مدراس	۵۰ر
۲	جناب مولوی حمیدالدین صاحب عربک پروفیسر میور کالج الہ آباد	۵ر
۳	جناب امیر الامرا شیخ بہاؤالدین صاحب بالقابہ وزیر ریاست جوناگڈھ	ماہ ۱۲
۴	جناب نواب محمد مزمل اللہ خانصاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ	۵ر
۵	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ (منجملہ ماہ ۵ر)	۴
۶	جناب مرزا ظفر اللہ خانصاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ	۵ر
	چندہ عام تعلیم	
۱	جناب حاجی محمد خان صاحب وکلار بازار ہوشیار پور	۵۰ر
	انعام تفسیر و حدیث	
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	ماہ ۱۲

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	نائب تحصیل دار صفی پور ضلع اُناو	للعہ
	چندہ مستقل سالانہ	
۱	جناب مولوی حاجی قربان احمد صاحب وکیل بار رہ بنکی	۵عہ
۲	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور	۵عہ
	قیمت فوٹو	۱۲لعہ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
	چندہ ماہوار دار العلوم	
۱	جناب نظام الدین صاحب سب ڈویژنل آفیسر ملٹری ورکس جہاڈنی امرتسر	۸ع

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۲ء

چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب شیخ غلام زین العابدین صاحب	۱۰	۷	جناب وزیر محمد صاحب وکیل آگرہ	۵
۲	جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب امین آباد لکھنؤ	۵	۸	جناب بابو علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک ڈپٹی کمشنر کوہاٹ	۵
۳	جناب خان بہادر احمد حسن خان صاحب فتحپور	۵	۹	جناب خطیب صاحب جامع مسجد ہلدوانی منڈی ضلع نینی تال	۵
۴	جناب صاحبزادگان منشی ممتاز حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا۔ لکھنؤ	۱۰	۱۰	جناب حسن علی صاحب	۵
۵	جناب شاہ محمد خان صاحب جنرل مرچنٹ لکھنؤ	۵	۱۱	جناب محمد رضا صاحب تاجر سلطان پور	۵
۶	جناب سردار حاجی محمد صاحبان سوداگران قصور ضلع لاہور	۵	۱۲	جناب عبدالکبیر خانصاحب سب انسپکٹر گورکھپور	۵
			۱۳	جناب عبدالعزیز خان صاحب زمیندار	۵

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱۴	جناب نوازش احمد صاحب	۵۰
۱۵	جناب قاضی ولی الحق صاحب نعمانی ردولی ضلع بارہ بنکی	۵
۱۶	جناب علی احمد صاحب آگرہ	۵
۱۷	جناب غلام صفدر خان صاحب آگرہ	۵
۱۸	جناب مولوی عبدالغفور صاحب موہن پور۔ گیا	۱۱
۱۹	جناب عبدالجلیل صاحب پشاوری متعلم ندوۃ العلماء لکھنؤ	۳
۲۰	جناب دُلارے صاحب صاحبزادۂ جناب پیارے صاحب لکھنؤ	۵
۲۱	جناب ولایت علی صاحب	
	راے بریلی	۱
۲۲	جناب خدا بخش صاحب ہمیرپور	۱
۲۳	جناب مسٹر ایم۔ ایل گھوش صاحب پروفیسر رٹیڈ کرسچین کالج لکھنؤ	۱
۲۴	جناب خورشید حسن صاحب سلون۔ ضلع راے بریلی	۱
۲۵	نامعلوم الاسم	۱
۲۶	جناب محمد مصطفےٰ صاحب	۱
۲۷	جناب افضال الحق صاحب	۱
۲۸	جناب عبدالحی صاحب عرب	۱
۲۹	جناب محمد فرید صاحب	۸
۳۰	جناب محمد سلطان صاحب	۴
۳۱	جناب علامہ سید رشید رضا صاحب اڈیٹر المنار مصر	۱

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۲	جناب مولوی فضل الرحمن صاحب نگرام ضلع لکھنؤ	عہ	۴۰	مالک مطبع نامی لکھنؤ جناب احمد حسین و دلدار حسین صاحبان تاجران تمباکو خوردنی چوک لکھنؤ	عہ۵۷
۳۳	جناب منشی شفاعت علی صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	عہ	۴۱	منجانب مسلمانان سب انسپکٹران اردو شاٹ ہنڈریڈ۔ کرشچین کالج لکھنؤ	عہ۲۹
۳۴	جناب مشتاق علی صاحب مینو سیلٹی بارہ بنکی	عہ	۴۲	متفرق چندہ معرفت جناب احمد حسین و دلدار حسین صاحبان تمباکو خوردنی فروشان چوک لکھنؤ	عہ۲۰
۳۵	جناب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی معتمد تعلیمات ندوۃ العلماء لکھنؤ	ششماہی	۴۳	جناب بابو نظام الدین صاحب رئیس و تاجر چرم موری گنج امرتسر	عہ۲۵
۳۶	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری و معتمد مال دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	ششماہی	۴۴	جناب ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملیح آباد لکھنؤ	عہ۱۰
۳۷	جناب منشی محمود علیصاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	عہ۲۵			
۳۸	جناب امیر حسن صاحب بجنی گنج۔ لکھنؤ	عہ۱۰			
۳۹	جناب حافظ قطب الدین صاحب				

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۵	جناب منشی شیخ ہاشم علیصاحب رئیس جگور ضلع بارہ بنکی	۲۵ عدد		بسعی جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری بذریعہ رسید نمبری ۹ مرسلہ جناب زاظفراللہ خانصاحب سب جج سیالکوٹ)	
۴۶	جناب مولوی بدرالحسن صاحب منصف لکھنؤ	۳ عدد			
۴۷	جناب شمس الحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر ضلع بجنور	۹ عدد	۵۱	جناب فضل الٰہی صاحب انسپکٹر آبکاری شہر سیالکوٹ	۱ صد
۴۸	جناب منشی ولی محمد صاحب واصلباقی نویس مہوبا ضلع ہمیرپور	۱ عدد	۵۲	جناب شیخ عبداللہ صاحب	۱ عدد
			۵۳	جناب مستری میراں بخش صاحب ٹھیکہ دار سیالکوٹ	۱ عدد
۴۹	جناب مولوی علاءالحسن صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور	۱ صد	۵۴	جناب مستری خدا بخش صاحب نال والہ شہر سیالکوٹ	۱ صد
۵۰	جناب مسٹر عبدالحلیم صاحب بیرسٹرایٹ لاگیا معرفت جناب حکیم عبدالولی صاحب جہوائی لوٹلہ لکھنؤ	۱ صد	۵۵	جناب میرامانت علیصاحب وغیرہ شہر سیالکوٹ	۱ عدد
			۵۶	جناب منشی نبی بخش صاحب اپیل نویس وغیرہ شہر سیالکوٹ	۱ عدد
	(فہرست چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم از سیالکوٹ		۵۷	جناب سید فرزند علیصاحب آرٹسٹ شہر سیالکوٹ	۱ عدد

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۵۸	جناب مستری فضل صاحب سیالکوٹ	عہ/
۵۹	جناب مستری رمضان صاحب معمار	عہ/
۶۰	جناب مستری عظیم خانصاحب ٹھیکہ دار	عہ/
۶۱	جناب ماسٹر محمد عباس صاحب	عہ/
۶۲	جناب سید خورشید علیصاحب ایڈیٹر عرائض نویس شہر سیالکوٹ	عہ/
۶۳	جناب سید خورشید علیصاحب اپیل نویس شہر سیالکوٹ	عہ/
۶۴	جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب	عہ/
۶۵	جناب مولوی عبدالقدیر صاحب	عہ/
۶۶	جناب منشی فضل دین صاحب محرر شہر سیالکوٹ	عہ/
۶۷	جناب منشی الٰہی بخش صاحب محرر	عہ/
۶۸	جناب منشی شاہ دین صاحب	عہ/
۶۹	جناب مستری نبی بخش صاحب	عہ/
۷۰	جناب سید چراغ شاہ صاحب معمار	عہ/
۷۱	جناب جمعہ ہری سلطان علی صاحب حافظ محمد	عہ/
	متفرق	
۷۲	جناب مولوی عبدالباسط صاحب میرٹن دروازہ چارکمان حیدرآباد دکن	صہ/
۷۳	جناب قاری عبدالولی صاحب لک مطبع آسی محمود نگر لکھنؤ	صہ/
	(بذریعہ جناب مرزا ظفراللہ خانصاحب رسید نمبر ۹۰ بسعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	
۷۴	جناب منشی احمد خان صاحب کلرک محکمہ سپلائی شہر سیالکوٹ	للعہ/
۷۵	جناب منشی میاں اکبر علیصاحب ٹھیکہ دار	۷/
۷۶	جناب مولوی شیخ فضل احمد صاحب اسٹور کیپر شہر سیالکوٹ	۱۳/۱۴ عہ/
۷۷	جناب میر ممتاز علی صاحب محرر جنگی شہر سیالکوٹ	عہ/
۷۸	جناب مستری خدا بخش صاحب ساکن میانہ پورہ شہر سیالکوٹ	عہ/
۷۹	جناب مستری مہر دین صاحب ساکن میانہ پورہ شہر سیالکوٹ	عہ/

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۸۰	جناب مستری محمد الدین صاحب ساکن میانہ پورہ شہر سیال کوٹ	عہ/
۸۱	جناب حاجی چودہری سلطان محمد خان صاحب بیرسٹرایٹ لا شہر سیال کوٹ	عہ/
۸۲	جناب میر نبی بخش صاحب آرائین شہر سیالکوٹ	عا/
۸۳	جناب حکیم حامد علی صاحب ساکن کوٹھی لوہاران شہر سیالکوٹ	ہ/
	متفرق	
۸۴	جناب مولوی محمد محمود عالم صاحب رئیس مغلپور ۔۔ فیض آباد	صہ/
۸۵	جناب نواب سید نور الحسن صاحب رئیس بہویال	
	مقیم گھسیاری منڈی لکھنؤ	صا/
۸۶	جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب فتح گنج لکھنؤ	معہ/
۸۷	جناب سید برکات احمد صاحب پھاٹک دبیر الدولہ	
	بھادر لکھنؤ	غلہ/
۸۸	جناب حکیم جواد حسین صاحب سوداگر محلہ گورکھپور	غلہ/
۸۹	جناب محمد علی صاحب سوداگر بوٹ امین آباد لکھنؤ	ص/
۹۰	جناب محمد یوسف علی خان صاحب ویٹنری اسسٹنٹ فرخ آباد	ص/
	میزان	۲۶۸۷-۱۲ سکا معہ ۵/

قیمت فروخت روئداد معہ مدات متفرق

من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ سنہ ۱۹ء

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب بابو علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک کوہاٹ یک جلد روئداد جلسہ دہلی	۱۲/
۲	معرفت جناب مولوی محمد خلیل صاحب یک جلد روئداد جلسہ دہلی	۱۲/
	امانت بلا تفصیل	
۱	جناب قاضی فضل الرحمن صاحب پشاور	۵/
۲	جناب مولانا عبدالسبحان صاحب رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	۵/
	معرفت مولوی فرزند علی صاحب	۷/
	قیمت فروخت کتب دارالعلوم	
	قیمت فروخت کتب منظوم نحویہ معرفت حافظ فضل الرحمن صاحب مدرس ندوہ	۱۲/
	من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ سنہ ۱۹ء	
	چندہ اشاعۃ الاسلام	
	جناب مولوی محمد مقتدی خان صاحب شروانی از علی گڈھ	۱۰/

فہرست عطیات چندہ ندوۃ العلما

	من ابتدائے یکم نومبر ۱۲ء تغایت ۳۱ مارچ ۱۳ء	
۱	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلداللہ ملکہم	سالانہ ۶ر

چندۂ تعلیم

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
۱	پراونشیل گرانٹ ان ایڈ	اعصار
۲	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلداللہ ملکہا	الماصہ ر
۳	عطیہ ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ	صمار
	میزان کل للعمار	

اوقاف

نمبر شمار	نام نامی	تعداد رقم
۱	آمدنی وقف حمزہ پور ضلع شاہجہان پور	مارعصہ
۲	آمدنی از جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم رئیس فیض آباد معرفت جناب منشی محمد حشام علیصاحب رئیس کاکوری متولی وقف	مار
۳	کرایہ مکان موقوفہ للت پور۔ ضلع جھانسی۔	عصہ ر
۴	کرایہ مکانات وصیتی لال باغ لکھنؤ۔	مارعصہ ر
	میزان کل الماللعصہ ر	

فہرست چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم من ابتدائے یکم نومبر ۱۲ سنہ ۱۳ تا غایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۴

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب		۸	جناب فتح الدین خان صاحب	
	ہوشیارپوری)			موج پور ضلع ہشیارپور	عہ ر
۱	جناب حافظ نور محمد صاحب رئیس		۹	جناب خان صاحب شیر محمد خانصاحب ,,	عہ ر
	چوہیکی نور محل ضلع جالندر	عہ ر	۱۰	جناب نور محمد خان صاحب ,,	عہ ر
۲	جناب سید بدرالحسن صاحب بی اے		۱۱	جناب منشی نظیر احمد صاحب	
	منصف لکھنؤ (بقیہ منجملہ پچاس کے)	عہ ر		تحصیلدار ہشیارپور	عہ ر
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری)		۱۲	جناب سردار محمد اسحٰق خان صاحب	
۳	جناب چودھری عبدالمجید صاحب			سپرنٹنڈنٹ ہشیارپور	عہ ر
	سفیدپوش نکودر ضلع جالندر	عہ ر	۱۳	جناب دوست محمد خان صاحب	
۴	جناب خانصاحب گاموخان صاحب			بیرسٹرایٹ لاہشیارپور	عہ ر
	رئیس بھٹیان ملازم ریاست کپورتھلہ	عہ ر	۱۴	جناب نور احمد خان صاحب	
۵	جناب چودھری الٰہی بخش صاحب			سوداگر ہشیارپور	عہ ر
	زمیندار سیدوپٹی ضلع ہشیارپور	عہ ر	۱۵	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس	
۶	جناب چودھری بخش صاحب ,,	عہ ر		اعظم ہشیارپور	عہ ر
۷	جناب مولانا غلام محمد صاحب فاضل		۱۶	جناب چودھری گھمنا سنگھ صاحب سکنہ	
	ہشیارپوری	عہ ر		فیروزپور تحصیل دسوہا ضلع ہشیارپور	عہ ر

نمبر شمار	نام مع پتہ	نمبر شمار	نام مع پتہ	نمبر شمار
۱۷	جناب چودھری برکت علی خانصاحب اسسٹنٹ نہر ہشیارپور	عہ	۲۷ جناب بیان یار محمد خانصاحب رئیس اعظم جمان خیلان ضلع ہشیارپور	۱ عہ
۱۸	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم اے پلیڈر ہشیارپور	عہ	۲۸ جناب ماسٹر عبید اللہ صاحب فراہم کردہ از اسلامیہ سکول امرتسر بذریعہ بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم	۱۴ ۲ پائی
۱۹	جناب منشی محمود خان صاحب پٹواری محکمہ نہر دوآبہ ہشیارپور	۸ ر	۲۹ جناب مولوی قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بانس بریلی (منجملہ پچاس کے)	۲۵ عہ
۲۰	جناب مولوی حاکم علی صاحب خلف چودھری کریم بخش صاحب نمبردار ڈلی وال ہشیارپور	۸ ر	۳۰ جناب مولوی عبد الباسط صاحب خلف ارشد ملا عبد القیوم صاحب چادر گھاٹ حیدرآباد دکن	
۲۱	جناب منشی محمد علاء الدین خان صاحب کلرک محکمہ انہار ضلع ہشیارپور	۸ ر	(منجملہ دس روپیہ کے)	۱ عہ
۲۲	جناب منشی غلام محمد صاحب پٹواری ،،	۸ ر	۳۱ جناب منشی محمد علی صاحب محرر مال ندوۃ العلماء لکھنؤ	۱۵ عہ
۲۳	جناب محمد حسن خان صاحب طالب علم کوہاٹ	۸ ر	۳۲ از ملازمان کارخانہ جناب منشی محمد احتشام علیصاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۱۰ عہ
۲۴	جناب ڈاکٹر تفضل حسن خانصاحب سب اسسٹنٹ سرجن کوہاٹ	۸ ر	۳۳ جناب مولوی ابو الکلام صاحب آزاد مکلاوڈ اسٹریٹ کلکتہ	۱ عہ
۲۵	جناب حکیم نجم الدین خانصاحب ،،	عہ ر		
۲۶	جناب منشی میران بخش صاحب پٹواری		میزان کل مارک ۲۶۵ ۳ پائی	

سرمایہ مستقل سالانہ

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد روپیہ
۱	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور	۴۰
	فروخت جائداد	
۱	بابت قیمت مکان دار العلوم واقع محلہ گولہ گنج لکھنؤ	۱۵۰۰ غ
	چندۂ وظائف طلبائے دار العلوم ندوہ	
۱	جناب مولانا مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ (صہ رامپور)	۵۰
۲	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ	۴۰

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد روپیہ
۳	جناب منشی نثار الرحمن صاحب رئیس بڑا گاؤں ضلع بارہ بنکی	۵۰
۴	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب ۱۵۰ انگا پاٹا نک اسٹریٹ مدراس	۲۵ غ
۵	جناب مولوی حمید الدین صاحب بی۔اے۔ عربک پروفیسر ایم۔سی کالج الہ آباد	۳۰
	میزان کل ۱۷۵	
	انعام تفسیر و حدیث	
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پرواضلع اناؤ	۱۵ غ

چندۂ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	نمبر شمار	رقم چندہ
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)		
۱	جناب نواب فاخر احمد خان صاحب رئیس پانی پت	صہ	
	(چندۂ متفرق)		
۲	جناب سید انوار الرحمٰن صاحب نائب ناظم ریاست جے پور	صہ	
۳	جناب سید فخر الحسن صاحب سب اسسٹنٹ سرجن سردار شہر ریاست بیکانیر	صہ	
	میزان	صہ	
	عام اغراض ندوۃ العلماء		
	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی)		
۱	جناب مولوی قاری عبد السلام صاحب انصاری پانی پت	عہ	
۲	جناب قاضی محمد رزق اللہ صاحب پانی پت	عہ	
۳	جناب منشی تبارک اللہ صاحب پانی پت	۸	
۴	جناب سید نصیب علی صاحب "	۲	
۵	جناب پیر جی عبد الحکیم صاحب سب انسپکٹر	عہ	
۶	جناب منشی غلام حسن صاحب پٹواری "	۸	
۷	دختر تیز تفضل حسین صاحب مرحوم "	عہ	
۸	جناب شیخ احمد جان صاحب تاجر شین "	۴	
۹	جناب قاضی حمید حسن صاحب "	عہ	
۱۰	چندہ متفرق در جامع مسجد بر در جمعہ "	۴	
۱۱	معرفت چودھریان ٹھٹھیران بوقت وعظ مسجد ٹھٹھیران "	عہ ۲	
۱۲	جناب میاں حافظ محمد حنیف صاحب پسر عبد الوہاب صاحب گلی سلنگیان زیر قلعہ پانی پت	۸	

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قیمت
۱۳	جناب مولوی محمد یونس صاحب خلف مولوی سلامت اللہ صاحب پانی پت	عہ
۱۴	جناب بابو عبد الغنی صاحب بی۔اے وکیل کرنال	۵ ۰
۱۵	قیمت تین عدد رکابی عطیۂ دختر جناب میر تفضل حسین صاحب پانی پت	عہ
	چندۂ عام اغراض ندوۃ العلماء	
۱۶	جناب والدہ صاحبہ مشتاق حسین صاحب باغ میر صاحب سابق ممبر کونسل	۳ ۰
۱۷	جناب عزیز اللہ صاحب گوٹہ فروش سردار شہر ریاست بیکانیر	عہ
۱۸	جناب منشی محمد فضل احمد صاحب سٹور کیپر سپلائی ٹرانسپورٹ سیالکوٹ بہ تقریب منگنی پسر خود مسمی نظیر احمد سلمہ	۲ ۰
۱۹	جناب خان بہادر محمد رمضان صاحب ریاست پٹیالہ	عہ
	میزان کل مایہ	۵ ۰
	فروخت کتب کتب خانۂ ندوۃ العلماء	
	نام کتاب قیمت دو جلد شرائط الوسائط	۱ ۸

نقشہ تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

من ابتدائے یکم اپریل ۱۲ء تا ۳۱ مارچ ۱۳ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ ماہوار	مدت کارکردگی	تاریخ جائے تعیناتی	کیفیت
۱	شمس العلماء مولوی مفتی محمد عبداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم	ماہ ۱۰۰	۱۰ ماہ ۱۰ یوم	الصاعہ ۱۰ ارہ پائی	
۲	قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے ہیڈ ماسٹر دارالعلوم	ماہ ۱۵۰	۱۱ ماہ ۱۳ یوم	الصاعہ ۱۰ ارہ پائی	
۳	مولانا شیخ محمد صاحب عرب ادیب	۸۰ر	۱۱ ماہ ۲۳ یوم	سابعہ ۵ر پائی	
۴	مولانا میر عبدالکریم صاحب علوی فقیہ اول	صاعہ ۱۰ر	۱۱ ماہ ۲۰ یوم	الصاعہ ۱۰ ارہ پائی	
۵	مولوی سید علی صاحب ادیب قائم مقام	صاعہ ۱۰ر	۱۲ ماہ	۶۳۳ سابعہ ۵ر ۱۰ پائی	اسین عہ ۱۰ر الاونس اہتمام وعہ ۱۰ ماہوار الاونس ادبیہ
۶	سید پیارے صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر	۵۰ر	۱۲ ماہ ۱۰ یوم	الصاعہ ۱۲ ارہ پائی	
۷	مولوی محمد شبلی صاحب مدرس	۳۰ر	۱۲ ماہ	ماہ ۳۰	
۸	مولوی عبدالسلام صاحب مدرس	عہ ۳۰	۱۰ ماہ	ماہ ۳۰	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ جو ملی	کیفیت
۹	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس	عہ ر	۱۱ ماہ ۱۱ یوم	مابعہ ۱۵ ر ۲ پائی	
۱۰	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس	عہ ر	۱۲ ماہ	مار للعہ ر	
۱۱	پنڈت لوکناتھ صاحب مدرس سنسکرت	عہ ر	۶ ماہ ۴ یوم	مابعہ ۹ ر ۳ پائی	۵ ر دسمبر ۱۲ سنہ ع کو آپ علیحدہ ہوئے
۱۲	سید عبدالجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	عہ ر	۱۲ ماہ	مار للعہ ر	
۱۳	ماسٹر دین محمد صاحب تھرڈ ماسٹر	عہ وعہ	۱۲ ماہ	مار عہ ر	آپ کا اضافہ صدر مابعہ ۱۲ سنہ ع سے ہوا
۱۴	ماسٹر فدا حسین صاحب مدرس ریاضی	عہ ر	۹ ماہ	ما عہ ر	یکم دسمبر ۱۲ سنہ ع سے ہوا
۱۵	مولوی سید سلیمان صاحب	عہ ر	۳ ماہ ۷ یوم	مالہ ۱۰ ر ۸ پائی	
۱۶	مولوی سلطان احمد صاحب مدرس عربی	عہ ر	۱ ماہ	معہ ۸ ر	
۱۷	مولوی قمر الدین صاحب مدرس عربی	عہ ر	۱۱ ماہ ۲۳ یوم	مابعہ ۸ ر ۵ پائی	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ فی ماہ	ایام کارکردگی	تنخواہ فی الحال	کیفیت
۱۸	منصور علی چپراسی	۵ر	۱۲ ماہ	۶ر	
۱۹	منشی سید علی صاحب محرر دارالعلوم	۴ر	۴ ماہ - ۱۱ یوم	۱۱ر ۳ پائی	
۲۰	ماسٹر صادق علی صاحب قائم مقام مدرس ریاضی	۴ر	یکماہ - ۲۰ یوم	۲ر ۷ پائی	
۲۱	سراج الدین چپراسی	۵ر ۷ر	۱۱ ماہ - ۲۳ یوم	۱۱ر ۵ پائی	یکم دسمبر سے ۱۲ ر ماہوار اضافہ ہوا۔
۲۲	منشی فضل حسین صاحب محرر معتمد صاحب دارالعلوم	۵ر	۳½ ماہ	۱۸ر ۸	
۲۳	شفیع بخش دربان	۷ر	۱۲ ماہ	۴ر	
۲۴	سید باقر حسین صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔ بی۔سابق سکنڈ ماسٹر	۶ر	۲۷ یوم	۴ر ۲ پائی	
۲۵	سید عبدالجلیل صاحب قائم مقام محرر دارالعلوم	۵ر	۶ یوم	۵ر ۵ پائی	
۲۶	مولوی شبلی صاحب متعلم مدرسہ	۱۵ر و ۴ر و ۴ر	۰	۴ر ۳ پائی	

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ ماہوار	رخصت کی تاریخ	تاریخ حاضری	کیفیت
۲۷	منشی صفدر حسین صاحب محرر دار العلوم	۴۰	۳ ماہ ۸ یوم	۱۱ ر ۱۰ پائی	
۲۸	ماسٹر نظور الحسن صاحب	للعہ	۲۷ یوم	۷ ر ۱ پائی	
۲۹	سید علی حسن صاحب محرر دار العلوم	۳۰	۴ ماہ ۱۶ یوم	۴ پائی	
۳۰	سید محمد رضا صاحب قائم مقام مدرس ریاضی۔	۴۰ و ۳۰	۳ ماہ ۸ یوم	۱۳ ر ۱۱ پائی	
۳۱	مولوی حافظ محمد یوسف صاحب متعلم مدرس	۱۸ و ۴۰	۲ ماہ ۸ یوم	۸ ر	
۳۲	منشی محمد یحییٰ صاحب محرر دار العلوم	۴۰	۳ ماہ ۲۰ یوم	۵ ر ۴ پائی	
۳۳	مولوی عبد الواجد صاحب قائم مقام مدرس	۱۸ و ۳۰	۱۷ یوم	۱۳ ر ۶ پائی	۳ یوم ستمبر بحساب ۱۸ و ۱۴ یوم بحساب ۳۰
۳۴	ماسٹر غنی محمد صاحب قائم مقام سکنڈ ماسٹر	۳۰	۲۷ یوم	۱۲ ر ۱ پائی	
				میزان	للعہ ۵ ر

نقشہ تنخواہ ملازمین وکلائے ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ع تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ع

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ ماہوار	مدت کارکردگی	تنخواہ مستحقہ	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء	۵۰۰ر	۱۲ ماہ	۶۰۰	
۲	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہشیارپوری ,,	۵۰	۱۲ ماہ	۶۰۰	
۳	مولوی یوسف صاحب وکیل بنگامی	۴۰	۱۳ یوم	۱۳ر	
	میزان کل			۱۲۱۳ر	

تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ع تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ع

۱	محرر مال	۴۰	۱۲ ماہ	۴۸۰	
۲	محرر مراسلات	۴۰	۱۲ ماہ	۴۸۰	
۳	چپراسی	۱۵ر	۹ ماہ ۱۳ یوم	۱۳۵ر ۲ر ۵ر	
	میزان کل				

تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۲ع تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ع

۱	ناظر کتب خانہ	۴۰	۱۲ ماہ	۴۸۰	
۲	مددگار ناظر کتبخانہ	۱۵ر	۱۴ ماہ ۱۳ یوم	۲۱۵ر ۵ر پائی	
۳	فراش کتب خانہ	۷ر	۱۲ ماہ	۸۴	
	میزان کل				

نقشہ آمدنی ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے سنہ ۱۳۱۲ھ تا اخیر سنہ ۱۳۱۳ھ

الف ۱	—	عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ
الف ۲	۲	چندۂ رکنیت
الف ۳	۳	چندۂ وزیٹری
ما للعہ ۱۳	۴	عطیات ندوۃ العلماء
الف ۴ ۱۳	۵	چندۂ عام اغراض ندوۃ العلماء
ما ص ۲	۶	زکوٰۃ
عص ۸	۷	فروخت کتب روداد
۱۳	۸	ڈاک
عص	۹	چندۂ اشاعت اسلام
لہ ع ۸	۱۰	قیمت طعام وزیٹران
۸	۱۱	فروخت کتب کتبخانہ
ہ ع ۹	۱۲	امانت
صمم ۱	۱۳	میزان کل

نقشہ مصارف ندوۃ العلماء من ابتداے یکم اپریل سنہ ۱۲ عرفانیت ۳۱ مارچ سنہ ۱۳ ع

الف معہ ۵ر۲ پائی	ـ	تنخواہ ملازمین دفتر
الف سابیہ ۱۳ر	۲	تنخواہ وکلاء
مار یہ ۱۲ر	۳	سفر خرچ وکلاء
مار معہ ۵ر۸ پائی	۴	تنخواہ ملازمین کتبخانہ
لہ للعہ ۴ر۳ پائی	۵	جلد بندی کتب
لہ یہ ۳ر	۶	خرید الماری کتبخانہ
الر ۷ر۴ پائی	۷	سائر خرچ ومتفرقات دفتر
مار ۱۴ر۹ پائی	۸	ڈاک
ما معہ ۱۱ر۶ پائی	۹	طبع ندوہ
مالہ یہ ۱ر	۱۰	زکوٰۃ مدد خرچ یتیم خانہ کانپور
لع مالہ یہ ۱۵ر۹ پائی	۱۱	معارف جلسہ سالانہ
صہ ۹ر۳ پائی	۱۲	مہانداری
عہ ر	۱۳	سفر خرچ ارکان
صہ ر	۱۴	کرایہ مکان کتبخانہ
صہ مار للعہ یہ ۱۱ر۸ پائی	۱۵	میزان کل

نقشہ آمدنی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سن ۱۳۴۱ھ سے ۱۳۴۲ھ تک

۱	گرانٹ ان ایڈ	
۲	عطیہ ریاست بھوپال	
۳	چندۂ تکمیل عمارت	
۴	قیمت فروخت مکان دارالعلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ	
۵	عطیہ ہز ہائینس سر آغا خان بالقابہ	
۶	از متولیان جائداد موقوفہ حاجی شیخ قادر بخش مرحوم فیض آباد	
۷	اوقاف موضع حمزہ پور ضلع شاہجہان پور	
۸	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	
۹	کرایہ مکان واقع للت پور ضلع جھانسی	
۱۰	وقف موضع بھرتنا پور ضلع بریلی	
۱۱	کرایہ دوکان چندوسی ضلع مراد آباد	
۱۲	چندۂ دارالعلوم	
۱۳	چندۂ مستقل سالانہ	
۱۴	متفرقات دارالعلوم	
۲۵	چندۂ ماہوار دارالعلوم	
۱۶	فروخت کتب دارالعلوم	
۱۷	وظائف	
۱۸	انعام تفسیر وحدیث	
۱۹	چندہ عام اغراض	
۲۰	چندہ تعلیم دارالعلوم	
۲۱	کرایہ دوکانات دارالعلوم	
۲۲	میزان کل	

نقشہ مصارف دارالعلوم من ابتدائے تعلیم یکم اپریل ۱۲ء تا ۳۱ مارچ ۱۳ء

۱	تنخواہ ملازمین دارالعلوم	
۲	مرمت وصفائی مکان دارالعلوم ومکانات وصیتی واقع لال باغ	
۳	تعمیر عمارت جدید بلڈنگ	
۴	سائر خرچ دارالعلوم	
۵	وظائف طلباء	
۶	خرید فرنیچر	
۷	ڈاک دارالعلوم	
۸	طبع	
۹	خرید کتب درسیہ	
۱۰	مصارف مقدمہ اوقاف کرنال	
۱۱	لگان آراضی نزول جدید بلڈنگ واقع مکارم نگر	
۱۲	کمیشن فروخت مکان دارالعلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ	
۱۳	کرایہ مکان بورڈنگ	
۱۴	مرمت وتعمیر مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ از سرمایہ محفوظ	
۱۵	میزان کل	

غلط نامہ۔ روداد جلسہ دورہ ۱۲ سنہ ۱۹ء

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۶۴	۲۸	ندارد	ع
۱۴	۶۶	۴۶	ندارد	ع
۱۶	۶۶	۵۵	ندارد	ع
۲۳	۷۰	۱۱۱	عیایت احمد	عنایت احمد
۲۴	۷۷	۱۱۹	ندارد	ع
۲۸	۷۷	۲۴۳	ندارد	ع
۴۱	۸۰	۲۹۹	قادری	قادیان
۴۵	۸۱	۳۱۵	حکیم عبدالحکم	عبدالحلیم
۴۴	۸۳	۳۵۶	مولوی عبدالحمید	مولوی عبدالحمید
۴۹	۸۸		ندارد	ع
۵۶	۹۷	۱۸۴	۶	۶ پائی
″	۹۸	۲۹۲	ندارد	ص
۵۶	۱۰۵	۲۹۰	ندارد	ص
″	″	۲۹۹	ندارد	ص
۶۱	۱۰۸		ندارد	ص
۶۴	۱۰۸		ندارد	غ
	۱۱۲	۳۹۴	نشان آنہ ندارد	۱۸

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

روداد

چہاردہم ۱۴ جلسۂ ندوۃ العلماء

منعقدۂ

۳-۴-۵- اپریل سنہ ۱۹۱۵ء مطابق ۱۷- ۱۸- ۱۹- جمادی الاولی سنہ ۱۳۳۳ھ

روز شنبہ و یکشنبہ و دوشنبہ واقع عمارت جدید دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

حسب ایمائے

مجلس انتظامی ندوۃ العلماء

عابد لیجانی شاہی پریس لکھنؤ میں چھپی

سب سے پہلے آپ

کی خدمت مین اے معزز ارکان ندوۃ العلما، یہ اپیل کی جاتی ہے کہ رسالہ الندوہ کی توسیع اشاعت کیلئے سعی فرمائے، الندوہ آپکی مجلس کا آرگن ہے۔ اور آسکے اغراض و مقاصد اور مہتم بالشان کارناموں کی اشاعت کرتا ہے، اس لیے اے محترم ارکان! اگر آپ اپنے معزز احباب و اقارب کے حلقۂ اثر مین الندوہ کے لیئے سعی فرما کر صرف پانچ پانچ جدید خریدار پیدا کردین (جو جناب کے لیے ذرا بھی دشوار نہین) تو الندوہ پوری کامیابی سے ندوۃ العلما کی بہترین خدمات انجام دیسکتا ہے، اُمید ہے کہ یہ اپیل بے اثر نہ رہیگی، کیونکہ جناب ندوۃ العلما کے رکن انتظامی ہین، اسلیئے دوسرون سے زیادہ ندوۃ العلما کے ضروریات کا درد و احساس رکھتے ہین، اور ہم اسی احساس و فرض شناسی کے نام پر جناب سے اپیل کرتے ہین،

برکریمان کار ہا دشوار نیست

خاکسار محمد اکرام اللہ خان ندوی ایڈیٹر رسالۂ الندوہ

دفتر ندوۃ العلما،

لکھنؤ

۳۷۸۵۰۶
۵۹۸
۴۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمہید

ہندوستان ایک وسیع براعظم ہی جس مین قریبًا ۲۰ کرور مسلمان آباد ہین، یہ ایسی عظیم الشان تعداد ہی کہ آج دنیا مین کسی اسلامی حکومت کے زیر سایہ بھی اسقدر مسلمان موجود نہین ہین، ان ۲۰ کرور مسلمانون کی مذہبی و دنیوی ضرورتین قدرتًا اس قدر وسیع ہین کہ ان کا حصول بغیر اجتماعی قوت اور مسلسل جد و جہد کے ناممکن ہی، ہمارا زمانہ مقابلہ اور کشمکش کا زمانہ ہی اور مسابقت کے خیال نے اقوام عالم کے درمیان ایک عجیب طرح کا تصادم اعمال و تزاحم افکار پیدا کر دیا ہی، کوئی نہین کہہ سکتا کہ اس کشمکش کا کیا انجام ہوگا، البتہ اسقدر یقینی ہی کہ جن قومون مین ہمت، جوش، استقلال، عمل، اور عزم و حوصلہ زیادہ ہوگا، وہی اس میدان مسابقت مین کامیاب ہونگی، لیکن جو قومین تنگ حوصلہ، غافل، اور بے خبر ہین، اور گذشتہ عروج و ترقی کے غرور بیجا نے ان کو خواب شیرین مین مبتلا کر رکھا ہی، وہ آخرکار فنا ہو کر رہین گی اور ان کا بھی وہی حشر ہوگا جو آج سے پہلے دنیا کی اکثر عظیم الشان تاریخی قومون کا ہو چکا ہی، کیونکہ اس دنیا مین کمزور، ناتوان، اور ضعیف الارادہ قومون کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہین حاصل ہی، بلکہ صرف وہی

قومین زندہ رہ سکتی ہین جو زندہ رہنا چاہتی ہین اَب مسلمانون کو اختیار ہی خواہ وہ اپنے اسلاف کا نمونہ بنکر اُس از دست رفتہ عروج کو حاصل کرین جس نے ان کو دُنیا مین ممتاز و سربلند کیا تھا، یا قناعت و کوتاہ ہمتی سے اپنے مستقبل کو بخت و اتفاق کے حوالہ کرکے بزرگون کی ہڈیون پر نوحہ گری اور مرثیہ خوانی اختیار کرین،

مسلمانون کے تنزل کا افسانہ اس قدر دھرایا گیا ہی کہ اَب بے مزہ ہوچکا ہی، لیکن کیا کیا جائے کہ ابھی تک مسلمانون نے اس سے عبرت و بصیرت نہین حاصل کی اس لیے یہ خشک و بیمزہ افسانہ ابھی بار بار دہرایا جائے گا، یہان تک کہ یا تو ہماری قوم بیدار ہو، یا (خدانخواستہ) وہ پیام اجل جو ایک دفعہ ہر قوم کے پاس آتا ہی، اسکو سیلاب فنا سے ہم آغوش کردے،

کہا جاتا ہی کہ مسلمانون کے تنزل پر ماتم کرتے ہوئے کئی صدیان گذر چکین، آخر اِس شور و فغان کا نتیجہ اور اس نالہ و فریاد کا مقصد؟ ہمکو تن بہ تقدیر اور رضا بقضا کہکر خاموش ہوجانا چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے کہ آئندہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہی، لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام کی یہ تعلیم نہین ہی اسلام نے ہمکو غور و فکر اور تدبر کا حکم دیا ہی، اور یہ بتایا ہی کہ خدا اُنہی کی مدد کرتا ہی جو آپ اپنی مدد کرتے ہین، یہ سچ ہی کہ ہمارا تنزل آج سے شروع نہین ہوا، لیکن پہلے ابتدا تھی اَب انتہا ہی، یہ بھی سچ ہی کہ ہمارے نالہ و فریاد اور شور ماتم کی صدائین مدّت سے کرہ ہوا مین گونج رہی ہین، لیکن پہلے مبالغہ تھا اور اَب واقعہ ہی، کون نہین جانتا کہ ایسی عالمگیر مصیبت مسلمانون پر کبھی نہین آئی، اُس زمانے مین یہ حالت تھی کہ اگر **بغداد** مین اُنکا **آفتاب اقبال** غروب ہوتا تھا تو **اُندلس** کے اُفق سے طلوع ہوتا تھا، اور جب اُندلس مین تاریکی پھیلتی تھی، تو وسط ایشیا کے میدانون اور سواحل باسفورس کا ذرہ ذرہ اس نیّر درخشان سے چمک اُٹھتا تھا، غرض مسلمانون کے اقبال کی کشتی اگر ایک جگہ ڈوبتی تھی تو

دوسری جگہ پھلتی تھی، مگر ابتو تمام دُنیائے اسلام مین تاریکی پھیلی ہوئی ہی اس لیے ہماری فریاد پہلے سے زیادہ پراثر اور ہمارا احساس ہمیشہ سے زیادہ نازک تر ہونا چاہیئے۔

غرض جب کہ مسلمانان عالم نکبت و ادبار مین مبتلا ہین، تو ان کا سب سے پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے کہ وہ اِس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرین، لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ تمام مسلمانان عالم کے لیئے ایک **نظام عمل** نہین بنایا جا سکتا، ہر جگہ کے حالات و خصوصیات جُداگانہ ہین، اِس لئے ہم مُسلمانان ہند کو اپنا دائرہ عمل صرف ہندوستان تک محدود رکھنا چاہیئے، اور یہ غور کرنا چاہیئے کہ مسلمانان ہند کے ضروریات کیا ہین؟ اور یہان ہمکو ترقی و کامیابی کے جو وسائل حاصل ہین اُن سے ہم کیونکر فائدہ اُٹھا سکتے ہین؟

دُنیا مین جو قومین تجارت، دولت، صنعت و حرفت اور علم و فن کی ہر شاخ مین ممتاز ہین وہ **ترقی یافتہ** کہلاتی ہین، اِس بنا پر مسلمان بھی اگر ترقی کرنا چاہتے ہین تو اُن کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ مین کامیابی کی راہین تلاش کرین اور اس کے بعد بحیثیت ایک مسلمان کے ترقی کرین، کیونکہ اگر مُسلمان مُسلمان رہکر ترقی نہ کرین گے تو وہ ترقی مسلمانون کی نہوگی بلکہ کسی اور قوم کی ہوگی، اور یہ اسیوقت ممکن ہی جب مسلمان اپنی قومی روایات اور مذہبی علوم و فنون کے تحفظ کا معقول طریقہ سے انتظام کرلین،

مذہبی تعلیم و تربیت کی ضرورت، اور قومی تاریخ کی حفاظت ایسا مسئلہ ہے جس پر کافی بحث ہوچکی ہی، اور جو کچھ اس موضوع پر لکھا جا چکا ہی، اسپر اب کسی اضافہ کی مطلق ضرورت نہین ہی، اس لیئے اَب یہ سوال ہمارے سامنے نہین ہی، کہ مذہبی تعلیم کی ضرورت ہی یا نہین؟ بلکہ غور طلب یہ امر ہی کہ مذہبی تعلیم و تربیت کا انتظام کیونکر اور کس طریقہ سے کیا جائے؟ اِس موقع پر ہم اسی سوال کا مختصر جواب عرض کرین گے،

حقیقت یہ ہو کہ اوائل اسلام سے اب تک مسلمانون مین مذہبی تعلیم کا خاص طور پر اہتمام رہا ہی، ایسا کوئی زمانہ نہین گذرا جبکہ مسلمانون نے مذہبی تعلیم سے یکسر قطع نظر کرکے اس سے استغنا ظاہر کیا ہو، البتہ تغیر زمانہ کے ساتھ طریقہ تعلیم مین بھی ہمیشہ تغیر ہوتا رہا، جس زمانہ کی جیسی ضرورتین تھین، اُسی کے مطابق نظام تعلیم طیار کیا گیا، اور جب تک وہ ضرورتین باقی رہین، اسپر عمل ہوتا رہا، چنانچہ ہندوستان مین بھی ایک طریقہ تعلیم رائج تھا، لیکن چالیس پچاس برس کے اندر یہان جو تغیرات و انقلابات پیش آئے انھون نے حالات کو بالکل تبدیل کردیا، اب مذہبی تعلیم حصول معاش کا ذریعہ نرہی، اس لیے حصول معاش کی ضرورت نے مسلمانون کو انگریزی تعلیم کی طرف متوجہ کردیا، اس کا قدرتًا یہ نتیجہ ہوا کہ مذہبی تعلیم کی طرف اعتنا نہین رہا، اس سے قطع نظر مذہبی علوم کی تحصیل و تکمیل مین اسقدر زمانہ صرف ہوتا تھا، کہ ہر شخص دُنیا سے بے نیاز ہوکر مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی جرأت نہین کرسکتا تھا۔ اب دو ہی صورتین تھین یعنی یا تو مسلمانون کو انگریزی تعلیم سے قطعًا روک دیا جائے، یا مذہبی طریقہ تعلیم کی اصلاح کی جائے، **اول الذکر** صورت ناممکن تھی کیونکہ جو کوششین مقتضیات زمانہ کے خلاف کیجاتی ہین وہ ہمیشہ بے سود بلکہ ناکامیاب ثابت ہوتی ہین، اس لیے **دوسری صورت** پر عمل کرنا پڑا، چنانچہ چند روشن خیال اور زمانہ شناس علما، کی طرف سے "اصلاح طریقہ تعلیم" کی آواز بلند ہوئی، اس تحریک نے آخر کار ایک مستقل حیثیت اختیار کرلی، جو **مجلس ندوۃ العلما** کیصورت مین ظاہر ہوئی، اس انجمن نے اصلاح طریقہ تعلیم کی ضرورت کو ملک پر ظاہر کیا، اور جیسا کہ دستور ہی، اس مفید تحریک کے متعلق بھی مخالفانہ و موافقانہ دونون ہی قسم کی صدائین بلند ہوئین، اور ندوۃ العلما کو زمانہ دراز تک طرح طرح کے مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑا،

اصلاح طریقہ تعلیم کے متعلق ندوہ کی سالانہ روداد ون اور تقریرون مین اسقدر بحث ہوچکی ہی

کہ اب اسکے اعادہ کی حاجت نہین ہی معمولی غور و فکر سے ہر شخص اسکو محسوس کرے گا کہ جب حالات تبدیل ہو گئے ہین، اور خورد و نوش، لباس، وضع قطع، اسباب معاش، وسائل سفر، غرض جملہ طرق معاشرت مین غیر معمولی اور اہم تبدیلیان واقع ہو چکی ہین، وسائل آمد و رفت نے مسلمانون کو تمام اقوام عالم سے روشناس کر دیا ہی، اور جدید علوم نے مذہب مین فلسفہ کی آمیزش کر کے، خیالات مین عجیب تلاطم پیدا کر دیا ہی، مطابع کی آزادی اور حریت فکر نے تبادلہ خیالات کے لیے سہولتین بہم پہونچا دی ہین، اور علوم کی نشر و اشاعت کے وسائل پہلے سے زیادہ وسیع ہو گئے ہین، تو اس حالت مین یہ محض ناممکن ہی کہ ہم قدیم سطح پر قائم رہ سکین کیونکہ ان تمام حالات کا تقاضا ہی کہ طریقہ تعلیم مین بھی اصلاح کر کے مذہبی تعلیم کو زمانہ حال کے لیئے مفید و کارآمد بنایا جائے بس یہی سب سے زیادہ مہتم بالشان مسئلہ تھا جو ندوۃ العلماء کے قیام کا باعث ہوا، لہذا مذہبی تعلیم کا بہترین طریقہ وہ ہی جس کو ندوہ نے رائج کیا ہی"

ندوۃ العلماء کا سب سے پہلا اجلاس سنہ ۱۳۱۱ھ مین بمقام **کانپور** منعقد ہوا، اس کے بعد وقتاً فوقتاً ہندوستان کے مختلف شہرون مین اس انجمن کا **سالانہ جلسہ** منعقد ہوتا رہا، کبھی کبھی بعض ناگزیر اسباب پیش آجانے سے دو سال تک کوئی جلسہ نہ ہو سکا، غرض گذشتہ اپریل سنہ ۱۹۱۵ء تک ندوۃ العلماء کے چودہ سالانہ اجلاس منعقد ہوئے، انمین سے تیرہ اجلاس ہائے سالانہ کی مفصل روداد ین چھپکر شائع ہو چکی ہین اور اب چودھوین اجلاس کی روداد ناظرین کی خدمت مین پیش کی جاتی ہی، اور اُنسے درخواست کی جاتی ہی کہ وہ بامعان نظر اس روداد کو ملاحظہ فرما کر **ندوۃ العلماء** کی ترقی و کامیابی کے لیے سعی فرمائین،

دار العلوم ندوۃ العلماء کی گذشتہ تاریخ اور اسکی ترقی کے اسباب و وسائل

روداد سالانہ کے مطالعہ سے ناظرین پر واضح ہوگا کہ اگرچہ مجلس ندوۃ العلماء کے مقاصد
مقاصد ہین، لیکن عدم فراہمی سرمایہ کی وجہ سے ابتک ان سب پر عمل نہو سکا، اس لئے آغاز کار
سے ندوہ کی تمام کوششین اصلاح طریقہ تعلیم پر منحصر رہین، ابتداء مین کارکنان ندوہ کو کسی دار العلوم
کے قائم کرنے کا خیال نہ تھا بلکہ صرف یہ مقصد تھا کہ ہندوستان مین جا بجا جو عربی مدارس
موجود ہین انکی اصلاح کیجائے اور مروجہ نصاب ضروری تغیر و تبدل کے بعد ان مدارس مین
رائج کیا جائے اور ندوہ وقتاً فوقتاً اپنے مفید مشورون سے بانیان مدارس کی اعانت کرتا
رہے، لیکن اس مقصد مین کامیابی نہین ہوئی اور تجربہ سے معلوم ہوا کہ لوگ ابھی عملی طور پر کسی
اصلاح کے قبول کرنے کے لیئے تیار نہین ہین، اس لیئے یہ قرار دیا گیا کہ خود مجلس ندوۃ العلماء اپنے
اہتمام و انتظام سے ایک دار العلوم قائم کرے جس مین اپنا مجوزہ طریقہ تعلیم رائج کرکے لوگون
کے سامنے اپنے مقصد کا عملی نمونہ پیش کرے چنانچہ حسب تجویز مجلس انتظامی ندوۃ العلماء منعقدہ
۱۲ محرم ۱۳۱۳ھ ایک مفصل سکیم "مسودہ دار العلوم" کے نام سے عام طور پر بغرض حصول آراء
شائع کیگئی، اور قریباً تمام علماء اور دیگر تعلیم یافتہ اصحاب نے قیام دار العلوم کی تجویز سے اتفاق
ظاہر کیا اسکے بعد شوال ۱۳۱۳ھ کے اجلاس ندوہ منعقدہ بریلی مین یہ تجویز بالاتفاق منظور
ہوگئی، اور تمام رائین جو قیام دار العلوم کی تائید مین موصول ہوئی تھین ایک مستقل رسالہ
مین تجویز دار العلوم کے نام سے شائع کردی گئین، پھر مزید غور و مباحثہ کے بعد یہ طے ہوا کہ
دار العلوم لکھنؤ مین قائم کیا جائے، اور اسکا ابتدائی درجہ کھولدیا جائے چنانچہ ابتدائی ضرورتون
کے لیئے نو ہزار دو سو روپیہ کو ایک مکان خرید کر ۹ جمادی الاولی ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۶ جون ۱۸۹۸ء

کو لکھنؤ مین دار العلوم کا افتتاح کر دیا گیا، لیکن ظاہر ہی کہ اُس مجوزہ دار العلوم کی وسیع ضرورتون کے لیے جس کا خاکہ "مسودہ دار العلوم" مین شائع کیا گیا تھا یہ عمارت کافی نہ تھی چنانچہ چند ہی سال بعد ایک وسیع عمارت کی ضرورت نہایت شدت سے محسوس ہونے لگی لیکن سرمایہ کا مسئلہ سنگ راہ تھا اس مشکل کو ریاست بھاولپور کی برمحل فیاضی نے (جو پچاس ہزار روپیہ کی صورت مین ظاہر ہوئی) حل کر دیا اور لوکل گورنمنٹ نے بھی ایک خوش منظر اور وسیع قطعہ زمین دریائے گومتی کے قریب عطا فرما کر اپنی علم پروری کا ثبوت دیا، بلکہ ارکان ندوہ کی درخواست پر سر جان ہیوٹ بالقابہ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے یہ بھی منظور فرمایا کہ وہ دار العلوم کا سنگ بنیاد اپنے ہاتھ سے نصب فرمائین گے، چنانچہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۰۸ء کو یہ رسم ادا کی گئی یعنی مشاہیر علماء اُمرا اور مقامی معززین کی موجودگی مین ہز آنر نے دار العلوم کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا، خان بہادر میر جعفر حسین صاحب نے نقشہ طیار کیا اور تعمیر کا سلسلہ شروع ہو گیا،

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ دربار بھاولپور سے عمارت دار العلوم کے لیے پچاس ہزار روپیہ عطا ہوا تھا، لیکن کام جاری ہو جانے پر معلوم ہوا کہ تکمیل عمارت کے لیے ابھی مزید روپیہ کی ضرورت ہی، اس بنا پر ارکان انتظامیہ نے یہ مناسب خیال کیا کہ دار العلوم کی قدیم عمارت جو نو ہزار دو سو روپیہ مین خریدی گئی تھی اور جس مین بہت کچھ ترمیم و اضافہ ہو چکا تھا فروخت کر دی جائے، چنانچہ ۱۔ مارچ ۱۹۱۳ء کو عمارت مذکورہ پندرہ ہزار کو فروخت کر دی گئی، اور دار الاقامہ (بورڈنگ) دفتر اور کتب خانہ کرایہ کے مکانات منتقل کر دیا گیا، قریباً ایک سال تک یہی صورت قائم رہی، اس کے بعد اپریل ۱۹۱۴ء مین دار العلوم و دار الاقامہ عمارت جدید مین منتقل ہو گیا،

دارالعلوم کے قیام وتدریجی ترقی کی یہ مختصر تاریخ تھی جو عرض کی گئی، اب موجودہ حالت یہ ہی کہ عمارت جدید ابھی تک نامکمل ہی، اور اگرچہ اسپر تخمیناً ۸۰ ہزار روپیہ صرف ہوچکا ہی لیکن بایں ہمہ اسکی تکمیل کے لیئے ابھی ۳۰ ہزار روپیہ کی اور ضرورت ہی جس کے بغیر عمارت کی تکمیل ناممکن ہی ضرورت ہی کہ یہ روپیہ سال روان مین فراہم ہوجائے ورنہ مجبوراً تعمیر کا کام بند کردینا پڑے گا اور ہمارے ناظرین خود فیصلہ کرسکتے ہین کہ یہ کس قدر افسوسناک امر ہوگا کہ ایک زیر تعمیر عمارت کو نامکمل حالت مین موسمی حوادث سے نقصان اُٹھانے کے لیے چھوڑ دیا جائے، اس کے علاوہ خود ہماری قوم کے لیے بھی یہ کچھ کم شرم کا باعث نہین کہ ایک نہایت مفید مذہبی تحریک اسطرح محض روپیہ نہونے سے ناکامیاب ہو،

مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ندوہ کی **تکمیل مقاصد** کے متعلق جو ضرورتین بالفعل درپیش ہین ان کو ہم اس موقع پر بوضاحت قوم کے سامنے پیش کردین ورنہ اندیشہ ہی کہ ہم اپنے فرض کے ادا کرنے سے قاصر رہین گے چنانچہ وہ ضرورتین حسب ذیل ہین،

(۱) زیر تعمیر عمارت کے لیئے مزید تیس ہزار روپیہ فراہم کرنا تاکہ عمارت سال روان مین مکمل ہوجائے اور تعلیم وتربیت کے متعلق جو ضروری انتظامات پیش نظر ہین ان پر عمل کرنے کا موقع حاصل ہو،

(۲) **دارالاقامہ** کے لیئے بالفعل کم ازکم ۲۵ ہزار روپیہ درکار ہی، اسوقت ندوہ کا کوئی دارالاقامہ (بورڈنگ) نہین ہی بلکہ عارضی طور پر زیر تعمیر درس گاہ کا نصف حصہ طلبہ کے قیام وسکونت کے لیے مخصوص کردیا گیا ہی، ظاہر ہی کہ یہ عمارت کا بیموقع استعمال ہی جو صرف نہایت مجبوری کی حالت مین جائز رکھا جاسکتا ہی، اس طریقہ بود وباش کا یہ نتیجہ ہی کہ تعلیم و تربیت کا انتظام معقول پیمانہ پر نہین ہوسکتا، اس لیئے یہ حالت زیادہ مدت تک قائم نہین

رکھی جاسکتی، اور اگر صرف موجودہ ضروریات کو پیش نظر رکھا جائے جب بھی سردست پچیس کمروں کی ضرورت ہی، اس لیئے اگر اس سال پچیس کمرے تیار نہو سکے تو سخت مشکلات کا سامنا ہوگا،

(۳) ندوہ کی جدید عمارت شہر کے باہر ہی یہاں قرب وجوار مین کوئی مسجد نہین ہی ایک عظیم الشان مذہبی درسگاہ کے متعلق جہان طلبہ وعلماء کی ایک معقول جماعت ہر وقت رہتی ہو کسی مسجد کا نہونا کس قدر افسوسناک ہی، مسجد نہونے سے جو تکلیف ہی وہ شب و روز مین پانچ دفعہ محسوس ہوتی ہی، روداد کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اس دفعہ اجلاس کے موقع پر مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہی، اور کچھ روپیہ بھی فراہم ہوگیا ہی، لیکن نہ اسقدر کہ اس سے مسجد کا کوئی معقول حصہ تعمیر ہوسکے، مجوزہ مسجد کا نقشہ مسجد نبوی کے مطابق تیار کیا گیا ہی اس طریقہ سے مسجد کا جو حصہ بھی تیار ہوجائیگا، وہ استعمال کیا جاسکے گا بالفعل ایک حصہ کی تعمیر کے لیئے پندرہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہی، جس کے فراہم ہوجانے پر کام شروع کیا جاسکتا ہی تعمیر مسجد جس قدر خیر و برکت اور حصول ثواب کا باعث ہی۔ اس مین کس کو شبہ ہوسکتا ہی، اس لیئے ہمکو اُمید ہی کہ اس رقم کے فراہم کرنے کے لیئے کسی مزید تحریک کی حاجت نہوگی،

(۴) ندوۃ العلماء کے پاس ایک وسیع اور شاندار کتب خانہ ہی، جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے تمام صوبہ مین ممتاز ہی اس مین متعدد بیش بہا اور نادر الوجود کتابین موجود ہین، جو کسی دوسری جگہ دستیاب نہین ہوسکتین، لیکن کس قدر تعجب کا مقام ہی کہ ندوہ کے پاس کتب خانہ کے لیے کوئی عمارت نہین، اور دارالعلوم کی عمارت مین جو شہر کے باہر ہی گنجائش نہین، اسلیئے کتب خانہ اب تک دارالعلوم سے قریبًا دو میل کے فاصلہ پر شہر کے اندر ایک کرایہ کے مکان مین ہی، جس کا کرایہ ماللہ سالانہ ندوہ کو اپنے خزانہ سے ادا کرنا پڑتا ہی، جو ندوہ کی مالی حالت

کے اعتبار سے ایک گرانقدر رقم ہی اس کے علاوہ سب سے بڑی دشواری یہ ہی کہ بعد فاصد کی وجہ سے ندوہ کے طلبہ و مدرسین کتب خانہ سے بآسانی فائدہ نہین اُٹھا سکتے، حالانکہ کتب خانہ قرب و بعد کو تعلیم سے بہت بڑا تعلق ہی اس لیئے کتب خانہ کا دار العلوم کے قریب ہونا نہایت ضروری ہی تاکہ طلبہ و مدرسین فرصت کے اوقات مین وہان جاکر تحقیق و مطالعہ مین مصروف رہین،

جو وسیع قطعہ زمین ندوہ کو عمارت کے لیے ملا ہی اسمین **تعمیر کتب خانہ** کے لیئے کافی گنجائش موجود ہی، اور اس دفعہ اجلاس سالانہ مین بھی یہ طے پایا ہی کہ شمس العلما **علامہ شبلی نعمانی** مرحوم کی یادگار کے طور پر کتب خانہ کی عمارت تیار کیجائے لہذا ارباب کرم اور قدردان علم و فن سے اُمید ہی کہ وہ اپنے اسلاف کے دماغی نتائج کی حفاظت کے لیے بلند حوصلگی سے کام لین گے، اور اسقدر روپیہ فراہم کردین گے کہ ندوہ کا کتب خانہ کرایہ کے مکانات سے بے نیاز ہوجائے،

(۵) ابتک ہمنے ندوۃ العلما کے متعلق جن ضروریات کا تذکرہ کیا ہی اس کا تمام تر تعلق **سلسلہ تعمیرات** سے ہی لیکن ہمارے ناظرین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دار العلوم، دار الاقامہ مسجد کتب خانہ، یہ سب چیزین صرف اسیوقت مفید و کارآمد ہوسکتی ہین جب قوم کے ہونہار نوجوانون کو ندوہ کی تعلیم و تربیت سے فائدہ اُٹھانیکا موقع حاصل ہو، موجودہ حالت یہ ہی کہ دار العلوم مین طلبہ کی تعداد کافی نہین ہی کیونکہ ندوہ زیادہ طلبہ کو وظیفہ اعانت نہین دے سکتا، ابتداء سے ندوہ مین یہ دستور رہا ہی کہ ارباب خیر طلبہ کے لیے ماہوار وظائف عطا کرتے ہین یہ روپیہ دار الاقامہ مین داخل ہوتا ہی اور اس سے غیر مستطیع طلبہ کے خورد و نوش کا انتظام کیا جاتا ہی، لیکن آجکل وظائف کی تعداد گھٹ گئی ہی، اس لیئے غیر مستطیع طلبہ دار العلوم کی تعلیم سے

فائدہ نہین حاصل کر سکتے،

دار الاقامہ کی فیس طلبہ سے تین روپیہ ماہوار وصول کی جاتی ہی اس رقم مین طلبہ کے قیام وطعام اور روشنی وغیرہ کے مصارف بھی داخل ہین، لہذا برادران اسلام سے درخواست ہی کہ وہ ماہوار وظائف جاری فرماکر اپنی قوم کے حاجت مند اور ہونہار نوجوانون کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع دین ایک وظیفہ کی مقدار چھ روپیہ ماہوار ہی لیکن اگر کوئی صاحب اس سے کم رقم مقرر فرمائین گے تو وہ بھی نہایت شکریہ سے قبول کیجائے گی،

(۶) دار العلوم کی روز افزون تعلیمی و انتظامی ضروریات کے لیے ایک مستقل سرمایہ کی ضرورت ہی قیام دار العلوم کے وقت کوئی سرمایہ نہین جمع کیا گیا بلکہ عام چندون کے اعتبار پر کام شروع کر دیا گیا اور اب تک یہی حالت قائم ہی، مستقل سالانہ آمدنی دس ہزار سے زیادہ نہین جو دار العلوم کے وسیع اخراجات کے مقابلہ مین قطعًا ناکافی ہی، اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت کے لیئے جو دار العلوم کا نصب العین ہی قابل اساتذہ اور بہترین ساز و سامان کی ضرورت ہی، جو بغیر معقول آمدنی کے ممکن نہین، عربی علم ادب اور انگریزی کا اسٹاف کافی ہی کیونکہ لوکل گورنمنٹ جو پانچسو روپیہ ماہوار عطا کرتی ہی وہ اسی صیغہ مین صرف کیا جاتا ہی، لیکن مذہبی تعلیم و تربیت کے مصارف تمامتر عام چندے پر منحصر ہین، جسکی مقدار اسقدر ناکافی ہی کہ ہمیشہ مشکلات کا سامنا رہتا ہی، اگر یہی حالت باقی رہی تو مذہبی و دنیوی صیغہ کا توازن قائم نہین رہ سکتا یہ صورت واقعہ نہایت قابل توجہ ہی لہذا قوم کا فرض ہی کہ وہ سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور کرے کہ دار العلوم کا موجودہ حالت تک پہونچکر اسطرح ناکام رہنا کس قدر شرم اور افسوس کا مقام ہی،

ہمارے باخبر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جب ۱۳۱۳ھ مین دار العلوم کا خاکہ تیار کیا گیا

تو اس وسیع کاروبار کی اہمیت کے لحاظ سے قوم سے دس لاکھ روپیہ کا مطالبہ کیا گیا تھا جو بالکل بجا تھا مگر اس لحاظ سے کہ گذشتہ بیس سال کے اندر حالات مین غیر معمولی تغیر پیدا ہوگیا ہے نیز مسلمانون نے باعتبار احساس و بیداری نمایان ترقی کی ہے پس لاکھ روپیہ کا مطالبہ زیادہ اہم نہین لیکن باین ہمہ ارکان ندوہ بالفعل صرف موجودہ ضروریات کیلیے ایک چھوٹی سی رقم چاہتے ہین کیا جس قوم نے دو تین سال کے اندر مسلم یونیورسٹی اور مجروحین جنگ طرابلس و بلقان کے لیے ایک کرور سے زیادہ روپیہ چندہ مین دیدیا اسکے نزدیک ایک مذہبی دارالعلوم کی اہم ضروریات کے لیے ایک دو لاکھ روپیہ فراہم کردینا ناممکن ہے؟

ہمکو امید ہے کہ برادران اسلام ہمارے معروضات پر غور فرماکر وقت و موقع کی اہمیت کو محسوس کرین گے نیز اسلامی اخبارات جو حسیات اسلامیہ کے بہترین مظاہر ہین روداد کے اس حصہ کو شائع فرماکر قوم کو ندوہ کی ضروریات پر توجہ دلائین گے تاکہ قوم کے جو توقعات ندوہ سے وابستہ ہین وہ قریب ترین زمانہ مین حاصل ہوسکین،

این چنین در سگہ شرع بہ این حال تباہ — خود بہ بینید و بپرسید کہ چون می باید
فرصت از دست بشد ہرچہ کنی زود بکن — این نہ کارے کہ در و صبر و سکون می باید
این چنین کار بہ تمکین و سکون بر ناید — اندکے نیز درین شیوہ جنون می باید

کار ملت نہ بہ افسانہ و افسون باشد
سینۂ سوختہ و درد درون می باید

تجویز اجلاس سالانہ ندوۃ العلماء

۱۰ جنوری ۱۹۱۵ء کو ندوہ کی مجلس انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ اس سال ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس خود ندوۃ العلماء کے مرکز لکھنؤ مین ۳-۴-۵ اپریل ۱۹۱۵ء کو منعقد کیا جائے، اسی مجلس مین یہ بھی طے ہوا کہ اجلاس سالانہ کے ضروری انتظامات کے لیئے ایک استقبالیہ کمیٹی قائم کیجائے اور تمام مقامی ارکان و دیگر معززین شہر سے درخواست کی جائے کہ وہ اس کمیٹی کی ممبری قبول فرمائین، استقبالیہ کمیٹی کو یہ اختیار دیا گیا کہ ہر انتظامی صیغہ کیلئے علیحدہ علیحدہ سب کمیٹیان قائم کرکے ان کے لیے ایک ایک سکرٹری منتخب کرلے، ان انتظامات کے لیئے جلسۂ انتظامیہ نے بالاتفاق مولوی سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائی کورٹ کو مجلس استقبالی کا سکرٹری اور مولانا حکیم سید عبد الحی صاحب و حکیم محمد عبد الرشید صاحب کو جوائنٹ سکرٹری منتخب کیا، جس کو ان حضرات نے بخوشی قبول فرمالیا، ناظم صاحب ندوۃ العلماء کو اختیار دیا گیا کہ وہ مصارف جلسہ کے لیے دو ہزار روپیہ تک استقبالیہ کمیٹی کو دے سکتے ہین۔

مجلس استقبالی

۲۰ جنوری کو مولوی سید ظہور احمد صاحب کے مکان پر استقبالیہ کمیٹی کا پہلا جلسہ منعقد ہوا جس مین بالاتفاق یہ طے ہوا کہ معزز اصحاب کو خطوط لکھکر استقبالیہ کمیٹی مین شرکت کے لیے استدعا کی جائے چنانچہ معززین شہر کی ایک فہرست جلسہ مین پیش کیگئی جو بالاتفاق منظور ہوئی، اور تمام معزز اصحاب کو خطوط لکھے گئے، جن مین سے اکثر حضرات نے نہایت خوشی سے کارکنان ندوہ کی درخواست کو منظور فرماکر استقبالیہ کمیٹی کی ممبری قبول فرمائی، ۲۰ جنوری

کے بعد استقبالیہ کمیٹی کے چار اجلاس ۲۸ و ۲۵ و ۲۹ مارچ ۱۵ء کو زیر صدارت جناب مولوی **نظام الدین حسن** صاحب بی اے۔ بی ایل سابق ڈپٹی کمشنر یار و جناب شیخ **فرزند علی** صاحب وکیل لکھنؤ منعقد ہوئے جسمین اجلاس سالانہ کے انتظامات کے متعلق تمام ضروری تجاویز پر غور کیا گیا ہر شخص کے فرائض متعین کیے گئے اور ہر صیغہ کے لیے جداگانہ ایک ذمہ دار شخص کا انتخاب کیا گیا یہ امر باعث مسرت ہے کہ تمام اصحاب نے نہایت مستعدی و سرگرمی سے اپنے متعلقہ فرائض کو انجام دیکر ارکان ندوہ کو منت پذیری و شکر گذاری کا موقع دیا،

اجلاس کا اعلان اور وفود کی روانگی

تجویز اجلاس سالانہ کے بعد دفتر ندوۃ العلماء سے قریبًا پندرہ سو دعوتی خطوط تمام اضلاع ہند کے مقتدر اور با اثر اصحاب، اڈیٹران اخبارات، اور علماء کی خدمت مین روانہ کیے گئے اور اُن سے اجلاس سالانہ مین شرکت کی درخواست کی گئی، روزانہ اخبارات مین جلسہ کا اعلان کیا گیا، اور ہزارون اشتہارات مختلف مقامات مین شائع کیے گئے، لکھنؤ اور قریب قریب کے اضلاع مین جلی قلم اعلان چسپان کیے گئے، اور طلبائے دار العلوم کے چار وفد اضلاع اودھ روہیلکھنڈ مین ٹکٹ فروخت کرنے اور عام مسلمانون کو اجلاس مین مدعو کرنے کے لئے روانہ کیے گئے چونکہ اس دفعہ انجمن حمایت الاسلام کے سالانہ جلسے کی وجہ سے پنجاب کے اکثر مہمانون کے تشریف لانے کی اُمید نہ تھی، اور خود ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس مین بھی چند روز باقی رہ گئے تھے، اس بنا پر طلبہ کو صرف قریب ترین مقامات مین دورہ کی اجازت دیگئی اور انکی کوششین صرف چند اضلاع تک محدود رہین، تاہم بلحاظ حالات موجودہ کوئی وفد ناکامیاب نہین رہا، کیونکہ طلباء نے قریبًا تین سو روپیہ کے ٹکٹ اِس قلیل

مدت مین فروخت کرلیے ارکان ندوہ شکر گذار ہین کہ طلبہ جن جن مقامات پر گئے وہان کے با اثر اصحاب نے اُن کے کام سے عملی ہمدردی کا اظہار کیا اور ہر طریقہ سے انکی اعانت کی،

ارکان ندوۃ العلماء اور انجمن اصلاح کا باہمی تصفیہ

چونکہ معاملات ندوۃ العلماء کے متعلق قریبًا دو سال سے ملک مین اختلاف پھیلا ہوا تھا، اس لئے بجا طور پر یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ اس دفعہ ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس مسلمانون کی بدقسمتی کا عبرت انگیز منظر اور اُن کے ادبار کی تماشا گاہ ہوگا جہان مسلمانون کے دو تعلیم یافتہ گروہ باہم دست و گریبان نظر آئین گے، اس خیال نے دردمندان اسلام کو بیچین اور مضطرب کر رکھا تھا، لیکن خدا کا شکر ہے کہ عین مایوسی و اضطراب کے عالم مین اُمید کی روشنی چمکی، یعنی ابھی اجلاس مین کم و بیش پندرہ روز باقی تھے کہ صلح کی سلسلہ جنبانی شروع ہو گئی، اگرچہ مسلمانونکی بدقسمتی نے اسدرجہ مایوس کر دیا ہے کہ کسیطرح یہ توقع نہین تھی کہ اس گفتگو کا خاتمہ بخیر ہوگا، لیکن با این ہمہ انجام کا انتظار تھا، بحمداللہ کہ یہ حالت منتظر زیادہ دیر تک قائم نہین رہی، اور آخر کار ۳۱۔ مارچ کی وہ تاریخی رات آگئی، جسکی صبح صادق سے دارالعلوم مین دور جدید کا آغاز ہوا،

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ فریقین کی طرف سے پانچ پانچ وکلاء تصفیہ باہمی کیلئے منتخب کیے گئے تھے، چنانچہ حسب قرارداد ۳۱۔ مارچ کی شب کو ارکان انتظامیہ کے وکلاء یعنی جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب و جناب منشی محمد احتشام علی صاحب و جناب آنریبل مسٹر محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ و جناب سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی اور جناب حکیم عبدالرشید صاحب دارالعلوم کی جدید عمارت مین جمع ہوئے، اور انجمن اصلاح کی طرف سے جناب حاذق الملک حافظ حکیم محمد اجمل خان و جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علیحسن خان

وجناب مولانا ابوالکلام آزاد وجناب بابو نظام الدین صاحب ایس امرتسر اور جناب ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا، تشریف لائے، اِن تمام حضرات کے جمع ہونیکے بعد معاملات ندوہ پر گفتگو شروع ہوئی جو نہایت اطمینان وسکون خاطر سے دیر تک جاری رہی، آخر الامر دستور العمل ندوۃ العلما، مین ضروری تغیر وتبدل کیا گیا، دارالعلوم ندوہ کے تعلیم یافتہ اصحاب مین سے پانچ ارکان کا انتخاب منظور کیا گیا، اور اسیطرح تمام مختلف فیہ مسائل کا اطمینان سے فیصلہ ہوگیا، درحقیقت یہ مسلمانونکی نہایت خوش قسمتی ہی کہ خدانے فریقین کے دلون کو صلح کے لیے جھکا دیا اور ندوہ کی ضرب المثل دیرینہ کشمکش کا غالباً ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہوگیا، جدید دستور العمل جو آخری مرتبہ ضروری ترمیمات کے بعد منظور کیا گیا ہی عنقریب شائع کیا جائیگا جس سے ناظرین کو موجودہ تغیرات کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہوسکین گے،

اجلاس سالانہ کا انتظام

صلح کا ایک نمایان اثر یہ ظاہر ہوا کہ یکم اپریل کی صبح سے ہر طبقہ کے مقتدر اصحاب اجلاس سالانہ کو کامیاب بنانے اور ہر قسم کے خدمات انجام دینے کے لیے ہمہ تن مستعد نظر آتے تھے، ضروری انتظامات کی تقسیم ہوچکی تھی، چنانچہ اسٹیشن پر مہمانون کے استقبال کا انتظام منشی محمود علی صاحب سوداگر امین آباد کے متعلق تھا جنکی اعانت کیلئے طلبائے دارالعلوم کی ایک جماعت ہمیشہ اسٹیشن پر موجود رہتی تھی، جہانتک ہمکو معلوم ہی انتظام نہایت معقول تھا اور کسی مہمان کو شکایت کا موقع نہین ملا۔ کھانے کا انتظام حاجی قطب الدین صاحب مالک نامی پریس، محمد کامل صاحب تاجر چکن اور سید حسن شاہ صاحب کے ذمہ تھا، جنکی مدد کیلئے ہر وقت متعدد اشخاص موجود رہتے تھے، اِن حضرات نے چار روز تک نہایت

خوش اسلوبی سے اِس خدمت کو انجام دیا، حالانکہ اجلاس کا مقام شہر سے فاصلہ پر واقع تھا، اِس لیئے قدرتاً انتظام مین دشواریان پیش آتی رہین، لیکن خوش قسمتی سے مہمانون کو اِن دشواریون کا اثر محسوس نہین ہوا اور ہر کام اپنے وقت پر انجام پاتا رہا، اجلاس کی ترتیب و آرائش، فراہمی سامان، اور روشنی کا انتظام خواجہ سید رشید الدین صاحب نے قبول فرمایا تھا۔ یہ انتظام اسقدر مکمل تھا کہ کسی کو شکایت نہین پیدا ہوئی، مہمانون کے آرام و آسائش کے متعلق ہر چیز پہلے سے فراہم کرلیگئی تھی، جو کافی مقدار مین موجود رہتی تھی، جلسہ گاہ کی ترتیب و زیبائش کے انتظام مین طلبائے دارالعلوم بھی شریک غالب تھے، اور اُنھون نے نہایت محنت و دلسوزی سے اِس خدمت کو انجام دیا۔

لکھنؤ کے مشہور و خاندانی طبیب حکیم محمد عبدالرشید صاحب و حکیم محمد عبدالحمید صاحب کے زیر نگرانی مہمانون کے آرام و آسائش کے لیے اجلاس کے احاطہ مین دواخانہ بھی قائم کیا گیا تھا، یہان ہر قسم کی مفرد و مرکب دوائین مہیا کیگئی تھین، یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہی کہ حکیم محمد عبدالرشید صاحب نے مہمانون سے ادویہ کی قیمت قبول نہین کی، بلکہ خود اِن تمام مصارف کو برداشت کیا، اور اس کے علاوہ دیگر انتظامات مین بھی حصہ لیکر اپنے قیمتی وقت کا اکثر حصہ مہمانونکی خدمت کیلئے وقف کر دیا۔

دفتر واقفیت عامہ کا انتظام حکیم محمد عبدالحسیب صاحب و خواجہ سید صغر حسین صاحب کے متعلق تھا یہان سے مہمانون کے متعلق ہر قسم کے ضروری معلومات حاصل کیے جاسکتے تھے۔

اجلاس کے احاطہ مین ٹکٹ گھر بھی قائم کیا گیا تھا جسکی نگرانی اور حساب کتاب کی ذمہ داری جناب منشی شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ نے قبول فرمائی تھی،

اجلاس کے باہر طلبائے دارالعلوم نے بھی انجمن المعین کی طرف سے حسب معمول دوکان قائم کی تھی، جہان مہانون کیلئے موسمی فواکھات چائے، شربت لیمونیڈ وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا، اس دوکان کا تمام انتظام طلبا، کے ہاتھ مین تھا جو نہایت سلیقہ وصفائی سے باقاعدہ طور پر اپنے متعلقہ فرائض کو انجام دیتے تھے،

کارکنان ندوۃ العلما ممنون ہین کہ تمام حضرات نے شب و روز مصروف رہکر نہایت دلسوزی وہمدردی سے اپنے اپنے خدمات کو انجام دیا خصوصًا مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے سکرٹری استقبالیہ کمیٹی کی مخلصانہ ہمدردی خاص طور پر قابل شکریہ ہی، کیونکہ جناب ممدوح نے باوجود کثرت اشغال ہر قسم کی ذمہ داری اور عام نگرانی کو قبول فرماکر کارکنان ندوہ کو بڑی حد تک اہم ذمہ داریون سے سبکدوش کر دیا، ہمکو مولوی سید ظہور احمد صاحب کے اِن مخلصانہ خدمات پر ذرا بھی تعجب نہین، کیونکہ آپ ہمیشہ سے ندوہ کے ایک سرگرم رکن ہین اور ہر موقع پر ندوۃ العلما کے تمام معاملات مین آپ نے عمیق دلچسپی کا اظہار کیا ہی،

مہمانون کی آمد اور اُن کا انتظام آسائش

یکم اپریل کی صبح سے مہمانونکی آمد شروع ہوگئی جس کا سلسلہ اجلاس کی آخری تاریخ یعنی پانچوین اپریل تک جاری رہا۔ مہمانونکے قیام وطعام کا انتظام دارالعلوم کی جدید عمارت اور اس کے وسیع احاطہ مین کیا گیا تھا، اور عمارت جدید کا نو تعمیر ہال جلسہ کے لیے تجویز کیا گیا تھا جس مین تخمینًا پانسو کرسیان موجود تھین گیلریون مین بھی نشست کا انتظام کیا گیا تھا، مہمان تک ہمکو معلوم ہی یہ انتظام راحت بخش و قابل اطمینان تھا۔ نووارد مہمان جب قیام گاہ پر پہونچتے تھے تو سب سے پہلے ندوہ کی باہمی کشمکش ان کو تحقیق حالات پر آمادہ کرتی تھی،

اور جب ان کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام معاملات کا بوجہ احسن فیصلہ ہو گیا، اور اب کسی قسم کا اختلاف باقی نہین رہا تو اُنکی مسرت کی کوئی حد نہین رہتی تھی، الغرض وہ فریقانہ جوش جس کو ہر شخص اپنے دلمین لیکر آیا تھا آغاز اجلاس تک رخصت ہو چکا تھا،

عدم شرکت اجلاس سالانہ پر اظہار تاسف اور معذرت کے خطوط

جن معزز اصحاب کی خدمت مین اجلاس ندوۃ العلماء کی شرکت کے لیئے دعوتی خطوط روانہ کیئے گئے تھے انمین سے بعض اصحاب کسی مجبوری یا مصروفیت کی وجہ سے شریک اجلاس نہو سکے اور خطوط کے ذریعہ سے اظہار افسوس کیا انمین سے چند خطوط کا ضروری اقتباس یہان درج کیا جاتا ہے،

(۱)

جناب مخدومی و مکرمی مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ،

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

گرامی نامہ مطبوعہ رقمزدہ ۱۰ ماہ حال کا بہت بہت شکریہ قبول فرمایئے، جس مین جناب نے مہربانی سے آئندہ اجلاس ندوہ مین خاکسار کو مدعو فرمایا ہے، اس اجلاس مین شریک ہونے سے مجکو بہت زیادہ خوشی ہوتی، لیکن اپنی متواتر علالتون کے باعث خصوصاً پچھلی سخت علالت کیوجہ سے جس کا سلسلہ ابھی تک بدستور چلا جاتا ہے، مین اس جلاس مین شرکت سے قطعاً قاصر و مجبور ہون، اور مجکو امید ہے کہ جناب والا بھی شرکت سے معذور تصور فرما کر معاف فرمائینگے تاہم میری دلی خواہش ہے اور خداوند تعالیٰ کی درگاہ مین دعا ہے کہ اس اجلاس مین تمام باہمی اختلاف رفع ہون، اور ندوہ کے مقاصد کی کامیابی کے لیئے کوئی بہترین صورت نکل آئے، اور

یہ اجلاس ہر طرح کامیاب ثابت ہو، آمین،

خاکسار مشتاق حسین (نواب وقار الملک) امروہہ ۱۲۔ مارچ ۱۹۱۵ء

(۲)

جناب مولانا حافظ محمد فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور تحریر فرماتے ہین،

"اسمین کوئی شبہہ نہین کہ یہ جلسہ بعض خصوصیات سے بہت اہمیت رکھتا ہی۔ لیکن مجبوری یہ ہی کہ اسوقت مرض طاعون کی یہان شدت ہی، علاوہ دیگر اعزہ واقارب کے میری دختر سخت علیل ہی ایسی حالت مین کسی طرح مکان مین سے علیحدہ ہونا مناسب نہین معلوم ہوتا ہی امید ہی کہ اِس موقع پر میری غیر حاضری محض مجبوری پر مبنی سمجھی جائے گی۔ فقط والسلام۔

(۳)

گرامی نامہ جناب نواب عبد الصمد خان صاحب یہا در رئیس چھتاری

عنایت وکرمفرمائے مخلصان مولانا محمد خلیل الرحمن صاحب دام عنایتکم،

بعد اشتیاق ملاقات کے مدعا نگار ہون عنایت نامہ نمبری ۱۰۹۸ باطلاع جلسہ چہاردہم ندوۃ العلماء (بمقام لکھنؤ) بہ تعیین تاریخ ۳-۴-۵۔ اپریل آیا۔ نہایت مشکور کیا، مین اِس جلسہ مین بخوشی تمام شریک ہوتا، اور دلچسپی لیتا، مگر اِن تاریخون پر پہلے سے دوسرے کام مین حصہ لینے کا وعدہ کر لیا گیا ہی، اِس لیئے مجبوری ہو گئی، اسکا مجکو بہت افسوس ہی زیادہ شوق ملاقات فقط

(۴)

جناب خان بہادر نواب سید نصیر الدین احمد صاحب رئیس بہار ضلع پٹنہ تحریر فرماتے ہین،

شرکت اس جلسہ کی باعث اعزاز سمجھتا ہون مگر مقتضائے عمر ضعف ناتوانی۔ اور دائمی علالت کے نقل وحرکت مین سخت دشواری ہی اِسی وجہ سے کسی جلسہ مین شرکت کا اتفاق

نہین ہوتا۔ اگر مجھ مین صلاحیت ہوتی تو بسر و چشم شرکت کو حاضر تھا۔ آپ حضرات سے بوجہ مجبوری و معذوری اپنی عدم شرکت کی معافی چاہتا ہون، والعذر عند کرام الناس مقبول،

(۵)

شمس العلماء مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب مصنف تفسیر حقانی ہیڈ مولوی مدرسۂ عالیہ کلکتہ تحریر فرماتے ہین:-

مولانا المکرم۔ السلام علیکم

حضرت کا مفاخرت نامہ پہونچا، ممنون فرمایا، مئی کی ۱۶ کو تعطیل ہوگی اور آجکل سالانہ امتحان کی تیاری، کیونکر شریک ہو سکتا ہون،

(۶)

جناب مولوی محمد حبیب اللہ صاحب مدار المہام ریاست کدورا تحریر فرماتے ہین۔

نامہ عنایت بغرض شرکت اجلاس ندوۃ العلماء صادر ہو کر باعث مشکوری ہوا، افسوس ہے کہ بوجہ علالت حاضری سے معذور ہون اُمید ہے کہ آپ اس مجبوری کو معاف فرمائین گے،

خاکسار حبیب اللہ۔

۲۹۔ مارچ ۱۹۱۵ء

(۷)

ندوہ کے قدیم ہمدرد مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس تحریر فرماتے ہین،

میری صحت چند دن سے خراب ہے اس لیئے مین شریک ہونے سے بالکل قاصر ہون، مگر اُمید رکھتا ہون کہ جلسہ بفضلہ اچھا ہوگا، اور کامیابی ہوگی، میرے مکرم دوست جناب سید عبد القادر صاحب عُرف جیلانی صاحب جلسہ مین شریک ہونے والے ہین اُن کا شریک ہونا گویا تمام

مدراس کا شریک ہونا ہی،

(۸)

جناب مولوی حاجی محمد دین صاحب چیف جج و ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیمات ریاست بہاولپور،
اپنے ایک گرامی نامہ مین تحریر فرماتے ہین۔

"ایک عریضہ جناب سید عبدالحی صاحب کی خدمت مین بھیجا ہی جس مین اپنی عدم شمولیت کی وجہ ظاہر کر کے معافی طلب کی ہی کیا کیا جائے جلسۂ انجمن حمایت اسلام اور جلسۂ ندوۃ العلماء کی ایک ہی تاریخون نے محروم رکھا ہی کہ مین جلسۂ ندوہ مین شامل نہ ہو سکا جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب افسر تصریفات جلسۂ ندوہ مین شامل ہون گے، اور اُمید ہی کہ جناب مولانا مولوی حاجی رحیم بخش صاحب بہادر پریسیڈنٹ کونسل ریاست بھی شامل جلسہ ہون،

(۹)

گرامی نامہ جناب مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب سب جج درجۂ اوّل سیالکوٹ۔

حضرتِ مولانا! والا نامہ بجواب عریضہ نیاز شرف صدور لایا مین حاضری لکھنؤ کیلئے بالکل تیار تھا، لیکن پہلے جیسا کہ عرض کیا تھا، بہت دن مین بیمار رہا جس سے طبیعت کمزور ہو گئی ہی، اب پھر مجھے دورہ درد سر کی سخت تکلیف ہوئی اس سے اور زیادہ نحافت ہو گئی ہی، اور اس قدر طویل سفر سے خوف معلوم ہوتا ہی، اس لیئے اِسوقت کی حاضری سے معذور رہون۔ معاف فرمایا جاؤن،

(۱۰)

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب تحریر فرماتے ہین،

جناب من، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ دعوتی جلسہ کا پہونچا، چونکہ پنجاب مین حمایت اسلام کا جلسہ اُنہی تاریخون مین ہی، اس لیئے شرکت مشکل ہے،

امید وار معافی

خاکسار

ابوالوفا ثناء اللہ

امرت سر۔

مندرجۂ بالا معزز اصحاب کے علاوہ اور بھی خطوط موصول ہوئے ہین جس مین شرکت اجلاس سالانہ سے معذوری اور عدم شرکت پر اظہار تاسف کیا گیا ہی لیکن ہم قلت گنجائش کی وجہ سے ان خطوط کو نقل کرنیسے معذور ہین اور صرف ان معزز حضرات کے اسمائے گرامی ذیل مین درج کرتے ہین۔

(۱) جناب خواجہ محمد حبیب اللہ صاحب نواب ڈھاکہ بالقابہ

(۲) جناب آنریبل خان بہادر محمد عبدالقدوس بادشاہ صاحب مدراس۔

(۳) جناب مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب پروفیسر ڈھاکہ کالج۔

(۴) جناب قاضی محمد خلیل صاحب رئیس بریلی۔

(۵) جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نیر اعظم مرادآباد۔

(۶) جناب مولوی امانت اللہ صاحب علی گڈھ۔

(۷) جناب سید فضل الرحمن صاحب بی اے وکیل کانپور۔

(۸) جناب مولانا سیف الرحمان صاحب مدرس مدرسۂ فتحپوری دہلی۔

(۹) جناب رحمن حسین خان صاحب پنشنر تحصیلدار شاہجہانپور۔

(۱۰) جناب حکیم ابوتراب محمد عبدالحق صاحب امرت سر۔

ان حضرات کے علاوہ خان بہادر شمس العلماء مولوی ابوالخیر صاحب فصیحی غازیپوری اور قاضی محمد سلیمان صاحب سشن جج پٹیالہ نے بذریعۂ تار شرکت سے معذوری ظاہر فرمائی،

اجلاس سالانہ کا آغاز

زیر صدارت جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری

۳-اپریل ۱۹۱۵ء روز شنبہ کو ۳ بجے دن کے زیر صدارت جناب شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری ندوہ کا سالانہ اجلاس نہایت سکون و اطمینان سے شروع ہوا، تلاوت قرآن مجید کے بعد جناب حکیم محمد عبدالرشید صاحب پریسیڈنٹ استقبالیہ کمیٹی نے ایک مفصل تقریر کرتے ہوئے جو ندوہ کے مقاصد و اغراض پر مشتمل تھی مہمانوں کا خیر مقدم کیا، اس کے بعد مولانا محمد خلیل الرحمان صاحب ناظم ندوۃ العلماء نے حسب ذیل سالانہ رپورٹ پڑھکر سنائی۔

رپورٹ جناب ناظم صاحب ندوۃ العلماء

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد مجھکو دلی افسوس کے ساتھ اس امر کا اعتراف ہے کہ تھوڑے عرصے سے ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس بے ترتیب ہو گئے اور گذشتہ اجلاسوں کے بعد سب سے آخری اجلاس جو اپریل ۱۹۱۳ء مین بمقام لکھنؤ منعقد ہوا اُس کے بعد دُنیائے اسلام مین کچھ ایسے پریشان کن واقعات پیش آتے رہے اور مسلمانون پر دیگر ضروریات قومی کی وجہ سے اس قدر چندونکی بھرمار رہی کہ وہ دوسری طرف سر نہ اُٹھا سکے اور ندوۃ العلماء کی مالی مشکلات اسقدر بڑھگئی کہ مجبوراً ارکان کو ایک طرف تو پبلک چندون کی مایوسی نے دوسری طرف ندوۃ العلماء

کی مالی کمزوری نے اسکی جرأت نہ کرنے دی کہ سالانہ اجلاس کا بار بھی موجود سرمایہ کے سر ڈالا جائے انھین وجوہ سے ۱۳ء و ۱۴ء کے اجلاس مجبوراً ملتوی رکھنا پڑے مگر اسکے ساتھ ہی یہ امر بھی ارکان کے پیش نظر تھا کہ قومی اطمینان اور توجہ نیز بعض کارروائیونکی منظوری حاصل کرنے کے لیے جلسۂ عام کا جلد سے جلد منعقد ہونا بھی ضروری ہی چنانچہ اسوقت باوجود گذشتہ موانع سے قوی موانع موجود ہونیکے اپنی ذمہ داری کے خیال نے موجودہ اراکین کو مجبور کیا اور اُنھون نے اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس پر بھروسہ کرکے اِس جلسۂ عام کا اعلان کر دیا اور ۱۹۱۲ء مین جو وجہ غیر مکمل عمارت دارالعلوم لکھنؤ مین انعقاد جلسہ کی تھی وہی اسوقت بھی موجود ہی کہ اکابر قوم تشریف لائین اور تعمیر مین ۱۲ء کے بعد سے جو ترقی ہوئی ہی اُس کو ملاحظہ فرمائین اور جو کسر بوجہ کمی سرمایہ کے اسمین باقی ہی اُسکی طرف بھی خاص توجہ فرمائین، لہذا یہ اجلاس سالانہ بھی بمقام لکھنؤ عمارت دارالعلوم مین قرار دیا گیا۔

السعی منی والاتمام من اللہ

کارروائی جلسہ ہائے انتظامیہ

انعقاد جلسۂ انتظامیہ | اپریل ۱۲ء کے جلسۂ عام کے بعد سے اسوقت تک دس جلسہائے انتظامیہ منعقد ہوئے جسمین سے جلسہائے منعقدۂ ۱۸- ۱۹- ۲۰ جولائی ۱۳ء مین معتمدین نے استعفے دیئے چونکہ ارکان انتظامیہ کو پیشتر اِس سے یہ نقص انتظامی محسوس ہو رہا تھا کہ تقسیم عمل کے طریقہ پر تین معتمدیان جو قائم کی ہین تینون کے مساوی الاختیار ہونیکی وجہ سے برابر تصادم رہتا ہی اور اِس سے انتظام مین بڑا خلل پڑتا ہی اور یہ انتظامی نقص خود معتمدین کو بھی محسوس ہو رہا تھا لہذا جلسۂ انتظامیہ نے وہی قدیم انتظام پھر قائم کر دیا کہ ایک شخص با اختیار ناظم رہے اور حسب

ضرورت بماتحتی ناظم نائب ناظم مقرر کیے جائین چنانچہ اس کے بعد انتخاب نظامت کی جو کارروائی عرصے سے چلی آرہی تھی اور اسمین بشمول دیگر حضرات میری بھی نامزدگی ہوئی تھی دیگر حضرات کے انکار و عدم جواب کی وجہ سے جلسۂ انتظامیہ نے مجھے بشرط منظوری جلسۂ عام ناظم منتخب کیا، جس کے بعد سے اسوقت تک چھ جلسہائے انتظامیہ منعقد ہوئے جسمین علاوہ معمولی کارروائیون کے حسب ذیل اہم کارروائیان ہوئین جن کو پیش کرنا مناسب سمجھتا ہون۔

تعمیرات تعمیرات کے حساب و کتاب کی جانچ کے لیئے اولاً جناب خان بہادر میر جعفر حسین صاحب انجنیر آڈیٹر مقرر ہوئے مگر جب جناب موصوف نے لکھنؤ تشریف لانے سے انکار کیا تو جلسۂ انتظامیہ نے بمعاوضہ آڈیٹر مقرر کرنے کی تجویز کی اور میر عاشق حسین صاحب سابق انجنیر ریاست بھاولپور نے اُسقدر معاوضہ پر جو ان کے مصارف آمد و رفت کے واسطے کافی ہو آڈیٹر ہونا منظور کیا چنانچہ دو تین بار اُنھون نے تشریف لاکے جانچ کی جسکی تفصیلی کیفیت آپ حضرات کو انکی آوٹ پورٹ سے معلوم ہوگی۔

انتخابات و اجلاس اراکین کونسل نظامت و مجلس مال و مجلس دارالعلوم کا انتخاب ۲۱ جون ۱۹۱۴ء کو عمل مین آیا۔ کونسل نظامت نے تاریخ انتخاب سے اسوقت تک دو اجلاس کیئے اور مجلس دارالعلوم نے تین اجلاس کیئے۔

انتظام جائداد موقوفہ شاہجہانپور جائداد موقوفہ شاہجہانپور پر مولوی عبدالواحد خان صاحب مرحوم جنھون نے دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لیے یہ جائداد وقف کی تھی بحیثیت متولی قابض تھے اور وہ اسکی آمدنی کو بطور خود مدرسہ جامع مسجد شاہجہانپور مین جس کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کی شاخ قرار دیا تھا صرف کرتے تھے۔

مولوی صاحب کے انتقال کے بعد عدالت سے اسکا داخل خارج مین نے بحیثیت

ناظم کے اپنے نام کرا کر بذریعۂ کارندہ وغیرہ کے اسپر قبضہ کیا۔

خدا کا احسان ہے کہ باوجود شدید مخالفت و مزاحمت کے عدالت سے بھی کامیابی ہوئی اور قبضہ بھی ہو گیا مگر ان چند سالوں مین مقدمات اور مخالفتوں کی وجہ سے بجز سو دو سو روپیہ سالانہ کے اور زیادہ نفع نہین ہوا بلکہ بسا اوقات اسکی آمدنی سے زیادہ اپنے پاس سے ندوۃ العلماء کو خرچ کرنا پڑا۔

اسی خیال سے اطمینان قبضہ و دخل کے بعد حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ۲۱ جون سنہ ۱۴ء مین نے مولوی احمد زمان خان صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہجہان پور کو جو ہمزلوپور کے نصف حصہ کے شریک ہین نکاسی خام سے علاوہ مالگذاری کے جو سمانہ ہی ایک سو بیس روپیہ بابت اخراجات تحصیل وصول و منافع ٹھیکہ وار کے منہا کر کے پانسو چھتیس روپیہ سالانہ پر اس جائداد کا ٹھیکہ سات سال کے واسطے دیدیا گیا۔ اور قبل ٹھیکہ دینے کے اس کشاکش کے زمانے مین جو بقایا اسامیون کے ذمہ مبلغ ایک ہزار تین سو آٹھ روپیہ باقی تھے وہ بھی بہ منہائی حق چہارم تحصیل وصول مبلغ تین سو ستائیس روپیہ کے مبلغ نو سو اکاسی روپیہ پر ٹھیکہ دار کے ذمہ کر دیئے گئے اور وہ اسکو ایک سو چونسٹھ روپیہ سالانہ قسط کے حساب سے ادا کرین گے اسطرح پر سر دست تا ادائے بقایا بلا کسی تردد اور مصارف مقدمات کے سات سو روپیہ سالانہ آمدنی ملتی رہیگی اور اس کے بعد مبلغ پانسو چھتیس روپیہ سالانہ منافع کی مستقل آمدنی ہو گی۔

فروخت جائداد | تکمیل عمارت دار العلوم کے لیے تعمیر کے چندے کی کمی ہو گئی تھی نیز مکانات وصیتی قضلو بیگم صاحبہ واقع لال باغ لکھنؤ کی مرمت وغیرہ مین زیادہ صرف ہوتا تھا لہذا جلسۂ انتظامیہ ۹ مارچ سنہ ۱۳ء نے یہ طے کیا تھا کہ عمارت قدیم دار العلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ پندرہ ہزار روپیہ

اور مکانات وصیتی فضلو بیگم صاحبہ سات ہزار روپیہ پر فروخت کرکے یہ روپیہ جدید عمارت مین صرف کیے جائین اِس بنا پر عمارت قدیم دار العلوم پندرہ ہزار روپیہ مین ۱۰ مارچ ۱۳ء کو فروخت ہوئی اور مکانات وصیتی فضلو بیگم صاحبہ بجائے سات ہزار روپیہ کے ۱۴ء مین بارہ ہزار روپیہ کو فروخت کیے گئے۔

ترتیب دستور العمل جدید ندوۃ العلماء | مسودہ دستور العمل جدید مرتبہ سب کمیٹی حسب تجویز جلسۂ انتظامیہ بتاریخ ۲۰ مئی ۱۴ء بغرض حصول عام رائے اخبارات مین شائع کیا گیا اور اراکین انتظامیہ ندوۃ العلما کی خدمت مین بھی بھیجا گیا اور اگست ۱۴ء تک رایون کے بھیجنے کا انتہائی وقت مقرر کیا گیا مگر سوائے اراکین انتظامیہ کے اور کسیکی کوئی رائے یا ترمیم نہین آئی اور بعد گذرنے اِس میعاد کے سکرٹری صاحب انجمن اصلاح نے ایک ماہ کی مجھ سے اور توسیع چاہی جس کو مین نے نہایت خوشی سے منظور کرکے سکرٹری صاحب اصلاح کو اسکی اطلاع دی اور اخبارون مین بھی اعلان کردیا مگر یہ میعاد بھی گذر گئی اور کوئی مشورہ کسی طرف سے موصول نہین ہوا اور بعد گذرنے اِس دوسری میعاد کے ۲۴ دسمبر ۱۴ء کو ایک جدید مسودہ دستور العمل کا کمیٹی اصلاح کی طرف سے موصول ہوا جس کے بعد مین نے دونون دستور العمل کے مسودے سلکٹ کمیٹی کے سپرد کردیے اور اُس نے بعد غور و فکر کے مناسب ترمیمین کردین الحمد للہ کہ بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۵ء حسب قرارداد باہمی ۔ ممبر کمیٹی اصلاح اور ۔ اراکین انتظامی نے باہم ایک اجلاس کرکے اُمور متنازعہ کا مشورہ کرکے صلح کرلی اور جلسہ انتظامی اپریل ۱۵ء کے مرتبہ دستور العمل کو منظور کرکے مشتہر کرنے کا حکم دیدیا۔

مشکلات کار | اگر آپ حضرات کے سامنے اُن مشکلات کا اجمالی طور سے تذکرہ نہ کیا جائے جنمین جدید انتظام کے بعد سے ارکان انتظامیہ مبتلا رہے ہین تو رپورٹ ہذا بالکل نامکمل

رہیگی اور نہ بغیر اس کے آپ حضرات اُن کامون کے متعلق جو موجودہ کارکن جماعت نے تھوڑے یا بہت کیئے ہین اچھی یا بڑی رائے قائم فرما سکتے ہین۔

حضرات؛ جلسہائے انتظامیہ (۱۸-۱۹-۲۰) جولائی ۱۳ء کو جدید انتظام قائم ہوا اور ۲۵ جولائی ۱۳ء سے ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کی مخالفت و تنقائص کا اعلان اشتہارات وغیرہ مین شروع ہوگیا جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ ایک طرف تو ناواقف حضرات مشکوک ہونے لگے دوسری طرف موجودہ اراکین کو جنکی تمامتر کوششین اور قوتین اندرونی اصلاحات پر صرف ہونی چاہیئے تھین وہ خارجی اثرات کے بچاؤ مین ہی صرف ہوئین اور یہ لوگ خدا پر بھروسہ کرکے اِن آفتون کا حزم و استقلال کے ساتھ برابر مقابلہ کرتے رہے کہ اسٹرایک کا ناگوار واقعہ پیش آیا آپ حضرات خود اندازہ فرمائین کہ ایسی حالت مین جبکہ دارالعلوم کا قدیم مکان فروخت ہوچکا تھا اور **دارالعلوم** کرایہ کے مکان مین تھا طلبہ کے قیام وغیرہ کا انتظام بھی کرایہ کے متفرق مکانون مین تھا دفتر و کتب خانہ بھی علیحدہ علیحدہ کرایہ کے مکانات مین تھے اِن مشکلات اور پریشانیون کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر معمولی مصارف کی افزونی جدید عمارت دارالعلوم کی عدم تیاری بدنظمیون کا شور و غل، مسلمانون کے دلون کو غیر مطمئن کیئے ہوئے تھا ایسے وقت مین اسٹرایک کا کیسا خراب اثر پڑ سکتا تھا اِن وجوہ سے لازمی طور پر یہ نتائج پیدا ہوئے کہ قومی چندے جسکی رفتار عرصے سے سُست تھی تقریباً بالکل بند ہوگئے ریاست عالیہ بھوپال اور رامپور نے اپنی امدادین ملتوی فرمائین برٹش گورنمنٹ کی طرف سے بھی غیر معمولی طور پر **ندوۃ العلماء** اور اُس کے انتظامات کے متعلق دیکھ بھال شروع ہوگئی چنانچہ پہلی مرتبہ انسپکٹر صاحب تعلیمات صوبہ متحدہ نے دارالعلوم اور دفتر ندوۃ العلماء کا جو کہ وہ کرایہ کے مکانون مین تھے معائنہ فرمایا اور یہ ریمارک کیا کہ اگر دارالعلوم ایسے مکان اور ایسی

حالت مین رہا جو اسوقت ہی تو غیر محدود مدّت تک گورنمنٹ کی امداد قائم نہین رہ سکتی،
جلد سے جلد مکان تبدیل کرنا چاہیئے،

مگر ہمکو گورنمنٹ عالیہ کے بیحد شکرگذار ہین کہ وہ برابر ندوۃ العلماء کے صحیح حالات
،ضروریات دریافت فرماتی رہی اور اپنی بیش بہا امداد کو موقوف نہین فرمایا۔ اسٹرایک سے طلبہ
کی تعداد جو ایک سو سے زیادہ تھی صرف تیس رہگئی،

اِن تمام واقعات کے اصل اسباب اور وجوہ سے اِس موقع پر بحث نہین کرون گا۔
اور نہ ان کے اظہار سے اسوقت کیسکی شکایت مقصود ہی بلکہ صرف یہ دکھانا مقصود ہی کہ
موجودہ ارکان نے جس وقت سے اپنے ہاتھ مین کام لیا اُن کو کن کن مشکلات کا سامنا
رہا اور کیا کیا مصیبتین اُن کو برداشت کرنا پڑین،

مگر خداوند تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہی کہ اُس کے فضل وکرم سے ہمکو اِن تمام مشکلات
پر رفتہ رفتہ غالب آگئے اور اسٹرایک رفع ہوجانے کے بعد سے طلبہ کی تعداد مین اضافہ ہوتا
گیا اور بجائے تیس طالب علم کے ۹۰ طالب علم اسوقت دارالعلوم مین زیر تعلیم ہین اور
برابر درخواستین داخلہ کی آرہی ہین مگر جگہ کی تنگی اور وظائف کی قلت کے سبب سے درخواستین
نامنظور کرنا پڑتی ہین جب دارالعلوم شہر مین تھا تو طلبہ کے قیام کے واسطے کرایہ کے مکانات
بھی لیتے تھے اگرچہ اسمین بھی بیحد دقت ہوتی تھی مگر یہان سوائے عمارت دارالعلوم کے
اور کوئی دوسرا مکان نہین یہان تک کہ اس کے قرب وجوار مین اساتذہ کے قیام کے واسطے
بھی مکانات نہین ملتے اور اِس وجہ سے وہ شہر مین رہتے ہین اور روزانہ اسقدر طویل مسافت
کی زحمت کو وہ برداشت کرتے ہین لہذا مین آپ حضرات سے پرزور الفاظ مین درخواست
کرتا ہون کہ دارالعلوم کی تکمیل اور دارالاقامہ کی تعمیر کی طرف جلد سے جلد اپنی توجہ مبذول

فرمائین تاکہ یہ دشواریان رفع ہوجائین۔ اور ہر شخص دارالعلوم سے آسانی کے ساتھ فائدہ اُٹھا سکے۔

کتب خانہ | ندوۃ العلماء کا کتب خانہ بھی ذکر کے قابل ہی جسمین دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہی اور یہ ندوۃ العلماء کا بہترین سرمایہ ہی مکان کے نہونیکی وجہ سے یہ کرایہ کے مکان مین ابھی تک شہر مین ہی گو اسوقت عارضی طور پر اس کے لیے یہان جگہ نکالی جائے گی لیکن وہ کتب خانہ کے لیئے موزون اور مناسب نہوگی اِس لئے ضرورت اِس امر کی ہی کہ اس کے لئے مستقل مکان بنوایا جائے اور ایسی صورت مین اسکی عمدہ ترتیب اور پوری حفاظت ہوسکتی ہی ۱۳۱۲ھ کو کتب خانہ مین کل ۱۲۱۰۵ جلدین مختلف علوم و فنون کی کتابون کی تھین ۱۳۱۳ھ سے ۱۳۱۵ھ تک چالیس مختلف ضروری کتابون کا اضافہ ہوا۔

معائنہ دارالعلوم وندوۃ العلماء بمنجانب کانفرنس۔ | مین نہایت امتنان اور شکرگذاری کے ساتھ مولوی ادریس احمد صاحب بی۔ اے جنرل سپرنٹنڈنٹ مسلم یونیورسٹی وقائم مقام اسسٹنٹ سکرٹری مدرسۃ العلوم علیگڈھ۔ جناب سید عبدالباقی صاحب ایم اے ممبر سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس و جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی۔ اے بی ایل سابق ڈپٹی کمشنر پوٹ محل (برار) کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون کہ اِن حضرات نے حسب ایمائے حضور سرکار عالیہ فرمانروائے ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا علی گڈھ کانفرنس کی طرف سے دارالعلوم مین تشریف لاکر نہایت صداقت سے تمام واقعات کی تحقیقات اور دارالعلوم وحسابات کا معائنہ فرمایا اور ایک مفصل رپورٹ حسابات و تعلیم انگریزی اور عام حالت دارالعلوم کے بابت لکھی۔

اور یہ رپورٹ جناب صاحبزادۂ آفتاب احمد خان صاحب اسسٹنٹ سکرٹری کانفرنس

کی خدمت مین پیش کی صاجزادہ صاحب ممدوح نے اس رپورٹ پر ایک مفصل ریمارک فرماکر حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کے سرکار مین پیش کی۔

جناب صاجزادہ صاحب ممدوح کا مین بیحد شکر گذار ہون اور دارالعلوم ہمیشہ اُن کا ممنون احسان رہے گا کہ جنکی مزید تصریح اور اطمینانی حالت ظاہر کرنے سے حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نے اپنے شاہی عطیہ کے اجرا کا فرمان صادر فرمایا جو ندوۃ العلماء کو مستقل طور سے ڈھائی سو روپیہ ماہوار مرحمت فرماتی تھین معائنہ کی مفصل مطبوعہ رپورٹ آپکی خدمت مین پیش کیجاتی ہے۔

معائنۂ دارالعلوم منجانب صاحبڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ بالقابہ

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ، مسٹر جا پلنگ بالقابہ نے بھی دارالعلوم کا معائنہ فرمایا جن الفاظ مین جناب ممدوح نے دارالعلوم کی عام حالت تحریر فرمائی ہے وہ اجمالاً اُنھین الفاظ مین مندرجۂ ذیل ہے اسکو صاحب انسپکٹر لکھنؤ کی رپورٹ سے ملاکر آپ حضرات اندازہ فرما سکتے ہین کہ اُسوقت دارالعلوم کی کیا حالت تھی اور اَب کیا ہے۔

خلاصۂ رپورٹ معائنۂ دارالعلوم صاحبڈپٹی کمشنر صاحب بہادر بالقابہ

مجھے اطمینان ہے کہ اب انتظام دارالعلوم قابل اطمینان اشخاص کے ہاتھون مین ہے، اب اس امر کا خوف نہین کہ آئندہ کسی قسم کے نزاعی اثرات پیدا ہون میرے علم ویقین مین مدرسہ کی موجودہ کمیٹی دل وجان سے اپنے مجوزہ اغراض کی تکمیل مین کوشان ہے یہ اغراض بہت زیادہ قابل تعریف ہین قدیم تعلیم کے ساتھ ساتھ نئی تعلیم کی تحصیل ایک ایسا خیال ہے جس سے ہمکو پوری ہمدردی کرنا چاہیئے اسمین بہت کامیابی ہوچکی ہے اور

آئندہ بہت کچھ اسکی اُمید ہی باوجودیکہ حال کی نزاع نے بہت کچھ نقصان پہونچایا۔
سردست مدرسہ کی خاص ملکیت مین اسکی شاندار عمارت ہی جسکی تقریباً تکمیل ہوچکی ہی اور اُس کے اہم ضروریات حسب ذیل ہین۔

(۱) سرمایہ برائے تکمیل عمارت و بورڈنگ۔

(۲) سرمایہ مستقل۔

دارالعلوم وندوۃ العلما کی مالی حالت

مالی حالت کا صحیح اندازہ فرمانے کے واسطے یہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اسکی گذشتہ اور موجودہ حالت دونون کو آپ کے سامنے بیان کرون قبل انتظام جدید اوسط ماہوار دارالعلوم وندۃ العلما کی آمدنی الساعہ ۵ تھی اور خرچ اوسط ماہوار الساعہ ۵ تھا اور بعد انتظام جدید کے اگست ۱۳ء سے دسمبر ۱۴ء تک اوسط ماہوار آمدنی ساعہ ۵ (۱۸۰۱۱) اور خرچ اوسط ماہوار لما یہ ۵ (۱۹۰۱۱) رہا اور خدا کے فضل سے سہ ماہی ۱۵ء مین اوسط ماہوار آنی الساعہ ۵ اور خرچ الساعہ ۵ ہے خدا کا احسان ہے کہ جو مشکلات میرے زمانے مین پیش آئین میرے ہی وقت مین اُن کا خاتمہ بھی ہوگیا اور آج مین اُسکو ایسی حالت مین آپ کے سامنے پیش کر رہا ہون کہ پہلے زمانے کے قریب قریب ہے۔

انتقال اراکین وغیرہ

اس دو سال کے درمیان مین مین جو عظیم نقصان ندوۃ العلما کو ہمارے قدیم ارکان واحباب شمس العلما علامہ شبلی نعمانی) مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی۔ حکیم حافظ محمد عبدالولی صاحب لکھنوی اور دارالعلوم کے شفیق اور لائق اُستاد مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے انتقال سے پہونچا ہی اُسکا نہایت رنج وافسوس کے ساتھ اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہون اور مستدعی ہون کہ آپ سب حضرات مرحومین کے واسطے دعائے مغفرت فرمائین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۵

مذکورۂ بالا رپورٹ کے ختم ہونے پر محترم صدر کی طرف سے پہلا رزولیوشن حسب ذیل الفاظ مین پیش کیا گیا جو بالاتفاق پاس ہوا۔

"اس جلسہ ندوۃ العلماء کی رائے مین ہم مسلمان باشندگان ہند کو جو گورنمنٹ برطانیہ کے زیر سایہ آزادی و امن و امان سے زندگی بسر کر رہے ہین، لازم ہی کہ برطانیہ کے ساتھ موجودہ جنگ کے متعلق اپنے وفادارانہ طریق عمل کو قائم رکھین اور جس اطمینان و سکون کے ساتھ اب تک زندگی بسر کرتے رہے ہین، اسکو اپنا نصب العین بنائے رکھین"

اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری سابق معتمد مال ندوۃ العلماء نے دوسرا رزولیوشن علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال خلد اللہ ملکہا کے شکریہ کے متعلق پیش کیا، جس کے الفاظ حسب ذیل ہین،

ندوۃ العلماء کا یہ جلسہ علیا حضرت سرکار عالیہ بھوپال اظلم اللہ ملکہا کی فیاضانہ امداد کی بحالی پر دلی شکر کا اظہار کرتا ہی"

مولانا ناظر حسن صاحب مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ نے اسکی تائید فرمائی اور رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

بعد ازان مولانا مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری اسٹیج پر تشریف لائے اور مندرجۂ ذیل رزولیوشن نہایت موثر طریقہ سے پیش کیا،

"یہ جلسہ جناب شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی وفات پر دلی حزن و ملال ظاہر کرکے اسکا اعتراف کرتا ہی کہ ممدوح نے عرصہ دراز تک بڑے ایثار کے ساتھ اغراض ندوۃ العلماء کی کامیابی کے واسطے بیش بہا خدمات انجام دیے ہین اُن کے لیے دعاے مغفرت اور اُن کے پس ماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے،

اس رزولیوشن کو پیش کرتے وقت مولانا ممدوح نے ایک تاسف انگیز و معنی خیز تقریر فرمائی جسمین علامۂ شبلی مرحوم و مغفور کے ذوق علمی، خدمات ملی، اور ایثار نفس کی متعدد مثالین پیش کین بعدازان جناب مولوی اعجاز علی صاحب ایس کاکوری نے اسکی تائید فرمائی، اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا،

آج کے اجلاس مین ناظم صاحب ندوۃ العلماء نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے جس معائنہ کا ذکر کیا ہو اسکی مفصل رپورٹ حسب ذیل ہے،

رپوٹ معائنہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

واقع ۱۳-۱۴-اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

حسب ایما

ہز ہائنس حضور سرکار عالیہ فرمانروائے ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا

بذریعہ

کمیشن آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڈھ

نقل معائنہ حسابات ندوۃ العلماء لکھنؤ

بعالیخدمت جناب آنریبل حائنٹ سکرٹری صاحب آل انڈیا محمڈن اینگلو اورینٹل کانفرنس علیگڈھ

جناب والا۔

حسب ہدایت مین نے ندوۃ العلماء لکھنؤ کے حسابات بہ معیت جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب

بی اے۔ بی ایل سابق ڈپٹی کمشنر پوٹمحل برار۔ مولوی ادریس احمد صاحب بی اے۔ جنرل سپرنٹنڈنٹ یونی ورسٹی ایسوسی ایشن وقائمقام اسسٹنٹ سکرٹری مدرسۃ العلوم علی گڈھ معائنہ کیے اولاً جو نقد روپیہ جناب ناظم صاحب کی تحویل مین تھا اُسکی پڑتال کی اور صحیح پایا۔ پھر جو روپیہ الہ آباد بنک لمیٹڈ شاخ لکھنؤ مین تھا اُسکا اندراج پاس بک مین دیکھا اس کے بعد روزنامچہ یعنی سیاہہ نقدی جو ناظم صاحب کی تحویل مین ہی اُسکی رقومات آمد و خرچ کا معائنہ من ابتدا یکم اپریل ۱۹۱۳ء لغایت ۳۱۔ اگست ۱۹۱۳ء رسیدات و پرچہ ہائے ارسال سے کیا اور اُنکو درست و ٹھیک پایا کہین کہین خفیف رقوم کے حکم دہانید پر معتمد صاحب صیغۂ مال کے دستخط ہونا باقی رہ گئے تھے محرر کو ہدایت کردی ہے کہ ان پر دستخط کرائے اور آئندہ سے کوئی خفیف سے خفیف رقم بھی بغیر دستخطی حکم کے ادا نہ ہونے پائے۔ دو چرس کی ترتیب تاریخ وار ہے یعنی ہر تاریخ کی آمد اور اس تاریخ کا خرچ معہ تمام کاغذات متعلقہ کے ایک ایک فائل مین علیحدہ مرتب ہے میری رائے ہی۔ کہ تمام کاغذات ایک بڑی فائل مین جو بصورت کتاب ہو چسپان کردیے جائین۔ حاجت مند طلبہ کو جو وظیفہ دارالعلوم سے ملتا ہی وہ مصارف خوراک کے لیئے محرر صاحب دارالاقامہ کو ادا کردیا جاتا ہی۔ اور محرر صاحب کی رسید لے لی جاتی ہی۔ مین نے ان رسیدات کو کافی نہ سمجھا بلکہ کتاب حسابات دارالاقامہ کو بھی منگا کر دیکھ لیا کہ وہان رقوم ٹھیک ٹھیک درج ہین اور تنقید کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک کہ اطمینان اُن کے صحیح مصرف کا نہ کرلیا۔ اسی طرح جو رقم معتمد صاحب تعمیرات کو ادا کی گئی ہین اُن کو بھی بخوبی دیکھ لیا کہ تعمیرات کے روزنامچے یعنی کیش بک مین درج ہوئی ہین اور پھر اُن کے مصرف کو دیکھ لیا۔ تعمیر کا حساب سرسری طور پر دیکھ سکا اس کے ساتھ کھاتا بھی ہی مگر چونکہ بیلنس شیٹ یعنی فرد باقیات و اخراجات اس وقت سامنے نہ تھی اس لیے اسکا مقابلہ نہ ہو سکا معلوم ہوا ہی

کہ ایسا حساب پریس مین گیا ہوا ہی۔ اور عنقریب معتمد صاحب تعمیرات کی طرف سے شائع ہوگا،
تعمیرات کے حسابات کے بارے مین چند ہدایتین دینا ضروری سمجھتا ہون اور اِس بارے
مین جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب سے استصواب کرلیا گیا ہے،

(۱) روزنامچہ تعمیرات یعنی بلڈنگ کیش بک مین بعض رقوم بالا بالا جمع ہوکر خرچ ہوئی
ہین اور وہ ناظم صاحب کے سیاہہ نقد مین نہین پائی جاتی ہین ہماری مشترکہ رائے ہے،
کہ تمام ایسے رقوم جو بالا بالا بتمد تعمیرات صیغۂ تعمیرات کو وصول ہوکر خرچ ہوگئی ہین۔ یکجائی یا
تفصیلاً اب جناب ناظم صاحب کے سیاہہ مین درج کرکے معتمد تعمیرات کے نام خرچ مین ڈالدیجائین
اور اُن کی کتاب کے صفحے کا حوالہ دیدیا جائے۔ اور آئندہ سے کوئی رقم خواہ کیسی ہی خفیف
کیون نہ ہو بالا بالا سیاہہ تعمیرات مین درج نہ ہو بلکہ اول ناظم صاحب کے سیاہہ نقد مین جمع ہو،
اس کارروائی کے نہ ہونے سے یہ نتیجہ پیدا ہوسکتا ہی۔ کہ ناظم صاحب کے یہان سے جو نقشجات
آمد و خرچ مرتب ہون گے بسبب ایسی فروگذاشت کے پورے طور پر صحیح نہین ہوسکتے۔

(۲) حساب تعمیرات مین بڑی رقوم۔ دستگردان۔ کی ہین یعنی ضرورتاً معتمد صاحب
تعمیرات نے اپنے پاس سے رقوم بطور قرض کے دے دی ہین۔ اور پھر جب کبھی چند
موعود ادا ہوا اُس سے یا کسی اور صورت سے آورد ہوئی ہے تو دستگردان کی رقوم خرچ مین ڈالکر
روپیہ واپس لے لیا گیا ہی۔ ان اُمور کی باضابطہ اطلاع مجلس انتظامی کو وقتاً فوقتاً ہونا چاہیئے
اور اگر ضرورت پیش آئے تو ایک خاص مقدار تک قرض لینے کی منظوری مجلس انتظامی
سے حاصل کرلی جائے۔

(۳) سالانہ موازنہ فرد باقیات یعنی بیلنس شیٹ و بجٹ تعمیرات کا لغایت ۳۱ مارچ
طیار کیا جائے اور مجلس انتظامی کی منظوری کے واسطے پیش ہو۔ ممبر صاحب انچارج تعمیرات سے

معلوم ہوا کہ اِس قسم کی ایک فرد حساب زیر طبع ہو۔

(۴) تعمیرات کے حساب آڈٹ ہونا چاہیئے اور اسکی جانچ کے واسطے ایسا ماہر فن ہونا چاہیئے کہ جو تعمیرات کے تخمینون اور لاگت و نرخ وغیرہ سے بخوبی واقف ہو محض آمد و خرچ کا دیکھ لینا اور اسکی طرف سے اطمینان کر لینا کافی نہین ہو۔ بلکہ یہ دیکھ لیا جائے کہ جو عمارت تیار ہو چکی ہو اسکے مقابلہ مین جو خرچ ہوا ہو آیا وہ خرچ ٹھیک ہے یا نہین۔ معلوم ہوا ہو کہ میر عاشق حسین صاحب انجینیر کا تقرر بنا بر جانچ حسابات صیغۂ تعمیرات منظور ہوا ہو۔ اور اِس بارے مین اُن سے مراسلت ہو رہی ہے۔

(۵) کتب خانہ کا کھاتہ علیحدہ ہونا چاہیئے جس سے کہ تمام آمد و خرچ کتب خانہ کا حساب یکجائی معلوم ہو سکے اسی طرح جو فرد باقیات یعنی بجٹ کتب خانہ کا تیار ہو اُس کے ساتھ تعداد کتب بھی درج ہونا چاہیئے۔ اِس کھاتہ مین کتب خانہ کی آمد ہر قسم کی خواہ چندے سے ہو خواہ فروخت کتب سے ہو درج ہونا چاہیئے۔ اخراجات مین تنخواہ ملازمین۔ کرایہ مکان مصارف جلدی بندی خریداری کتب درج ہونا چاہیئے۔

(۶) ناظم صاحب دارالعلوم و معتمد صاحب صیغۂ تعمیرات کا یہ عذر معقول ہے کہ ترتیب حساب کے بارہ مین جس طرح اپنی رائے مین مناسب سمجھتے ہین۔ اسی طرح پر حساب کی ترتیب رکھی جاتی ہو۔ ہماری رائے ہو۔ کہ ایک مسودہ دستور العمل حسابات کا تیار کر لیا جائے۔ اور بعد منظوری جلسہ انتظامیہ صیغہ جات تعمیرات و مال کو ہدایت کر دی جائے کہ اُن قواعد کے بموجب کتاب حسابات مکمل رکھین۔

(۷) گوشوارہ آمد و خرچ کا ماہ بماہ رسالہ ندوہ مین بطور ضمیمہ کے شائع ہونا چاہیئے تاکہ معطیان چندہ کو جلد جلد اطلاع وصولیابی چندہ کی ہوتی رہے۔

کیفیت معائنہ آمد و خرچ ندوۃ العلماء

بجٹ ۱۹۱۴-۱۵ء کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مستقل آمدنی ندوۃ العلماء کی جن کا مصرف تعلیم دینی یا دُنیوی ہی اسطرح پر ہے۔

(۱) گرانٹ ان ایڈ یعنی عطیہ گورنمنٹ ممالک متحدہ	سالانہ	(۶۰۰۰)
(۲) عطیہ سرکار عالیہ ریاست بھوپال خلداللہ ملکہا۔	〃	(۳۰۰۰)
(۳) عطیہ ہز ہائنس نواب صاحب بہادر ریاست رامپور دام ملکہ	〃	(۵۰۰)
(۴) عطیہ ہز ہائنس سر آغا خان بہادر	〃	(۵۰۰)
(۵) عطیہ آنریبل سر راجہ تصدق رسول خانصاحب بہادر تعلقہ دار جہانگیر آباد	〃	(۶۰۰)
(۶) آمدنی از وقف شیخ قادر بخش صاحب مرحوم[1]	〃	(۱۰۰)
(۷) کرایہ مکان واقعہ للت پور۔	〃	(۱۵)
(۸) کرایہ مکانات واقع لال باغ لکھنؤ۔	〃	(۳۳۶)

میزان ۱۱۰۵۱ روپیہ

انمیں سے نمبر ۸ کی آمدنی جاتی رہی ہی۔ اس لیئے کہ مکان فروخت ہو گیا۔ پس مستقل آمدنی سالانہ دس ہزار سات سو پندرہ روپیہ ہوئی اس کے مقابل مین جو خرچ محض تعلیم دینی و دنیوی کا ہوتا ہی۔ وہ اسطرح پر ہے۔

(۱) تنخواہ عہدہ داران تعلیم دنیوی عربی و انگریزی یعنی تنخواہ پرنسپل و پروفیسران و ہڈ ماسٹر

---

[1] اکثر دو سو روپیہ سالانہ آتے ہین چونکہ اسمرتبہ بدفعات آمدنی ہوئی اس لیئے یہان پر صرف اسی قدر درج ہوا اور بقیہ سو روپیہ بعد کو آیا ہی۔ لہذا اسکو دو سو سمجھنا چاہیئے۔ ناظم ندوۃ العلماء

وسکنڈ ماسٹر وغیرہ سالانہ (۹۱۲۰)

(۲) تنخواہ عہدہ داران صیغۂ تعلیم دینی یعنی تنخواہ مفسر فقیہ متکلم وقاری وغیرہ سالانہ (۳۶۶۰)

(۳) تنخواہ محرر وچپراسیان ودنبکھ قلی وسائر خرچ دفتر ؍؍ (۱۴۴۸)

(۴) اخراجات متفرقات مثل طبع پرچہ جات امتحان انعام طلبہ سامان نشست ومرمت سامان وغیرہ۔ سالانہ (۱۷۵۲)

میزان (۱۵۹۸۰) روپیہ

اس سے معلوم ہوا کہ اخراجات تعلیم آمدنی سے بہت بڑھے ہوئے ہین یہ کمی چندون سے پوری کیجاتی ہی جو بذریعہ وکلاء جلسہ سالانہ جمع ہوتے ہین۔ مگر ایسی غیر مستقل آمدنی ایک ایسی بڑی اور مفید تعلیم گاہ کے مستقل اخراجات کے واسطے کافی نہین۔ فقط۔

دستخط

سید عبد الباقی رجسٹرار مدرسۃ العلوم علیگڈھ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

مجھے عام طور پر اس رائے سے اتفاق ہے لیکن صیغۂ تعمیرات کے مصارف کا ہم لوگ مطلق اطمینان نہین کرسکے اور جس حساب کی سالانہ تنقیح یعنی آوٹ نہ ہو اُسپر رائے قائم کرنا خلاف عقل ہے۔

دستخط

نظام الدین حسن

منقح حسابات ندوۃ العلماء

نقل معائنہ دار العلوم ندوۃ العلماء

بعالیخدمت جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب آنریری جائنٹ سکرٹری کانفرنس

جناب والا۔

حسب ارشاد مین نے معیت جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی اے بی ایل و سید عبد الباقی صاحب ایم اے ممبران سنٹرل محمڈن نگ کمیٹی آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس دار العلوم ندوۃ العلماء کا ۱۲ و ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو معائنہ کیا۔

مقصد یہ دار العلوم انجمن ندوۃ العلماء کی سرپرستی مین سولہ سال سے قائم ہی۔ اور اس درسگاہ کا مقصد علوم عربیہ متداولہ کے ساتھ ساتھ مسلمان طلبا کو انگریزی تعلیم دینا ہی۔

درجہ بندی بلحاظ درجہ بندی دار العلوم آٹھ جماعتونمین منقسم ہی۔ ہر جماعت مین طلبا ایک سال تعلیم پاتے ہین اور اس طرح آٹھ سال مین مروجہ علوم عربیہ کا نصاب ختم ہوجاتا ہی۔ اور ساتھ ہی طلبا مین انگریزی اسکولون کی آٹھوین جماعت کی معیار تک انگریزی اور ریاضی کی لیاقت پیدا ہوجاتی ہی اس جماعت بندی کی ممتاز خصوصیت یہ ہے کہ یہ جماعت بندی صرف عربی تعلیم ہی کے لحاظ سے نہین ہی بلکہ انگریزی تعلیم کے لحاظ سے بھی یہی جماعت بندی کارآمد ہی۔ جماعت بندی کی اس کیسانیت سے جماعت بندی کے جو فوائد ہین وہ اس درس گاہ کو بآسانی حاصل ہین۔ مگر دوران سال مین بعض مستثنیات بھی پیش آجاتے ہین مثلاً ایک جدید امید وار داخلہ جو عربی لیاقت کے اعتبار سے چھٹی یا ساتوین جماعت مین شامل ہونے کے قابل ہی۔ انگریزی اور حساب سے ناواقف ہوتا ہی ایسے بیرونی امیدوارون کے لیئے ایک اسپشل (مخصوص) انتظام موجود ہی۔ وہ یہ کہ جو طالب العلم اپنی عربی جماعت کے ساتھ انگریزی نہین پڑھ سکتا اسکو وہ

انگریزی ماسٹر تعلیم دیتا ہی جو اُس گھنٹے مین فارغ ہو یعنی ٹائم ٹیبل مین اُس کا وقت خالی ہو، ایسی مثالین بہت کم ہین۔ اور موجودہ اسٹاف اِس انتظام کو بغیر وقت کے چلا سکتا ہی۔ ایک زبان کی واقفیت دوسری زبان کے سیکھنے مین بہت کارآمد ہوتی ہی۔ اور جیسا کہ موقع پر جانچ سے معلوم ہوا دارالعلوم کے طلبا اوسط رفتار کی بہ نسبت انگریزی مین ضروری واقفیت جلد پیدا کر لیتے ہین کسی کسی جماعت مین ایک یا دو طالب العلم انگریزی سے مستثنیٰ ہین۔

اوقات تعلیم روزانہ اوقات تعلیم ۴۵-۴۵ منٹ کے چھ پیریڈ (Period) پر منقسم ہین، ان مین سے چار پیریڈ روزانہ عربی تعلیم کے لیے محفوظ ہین اور دو پیریڈ روزانہ انگریزی و ریاضی کی تعلیم کے واسطے مقرر ہین۔ چونکہ آٹھ جماعتون کیلئے عربی کے آٹھ اُستاد و انگریزی کے چار ماسٹر ہین اسلیے معمولاً ہر ہر ماسٹر کو چار چار پیریڈ کام کرنا پڑتا ہی خاص حالت مین انگریزی کے اُستاد خالی اوقات مین اُن طلبا کو پڑھاتے ہین۔ جو درجہ بندی مین شامل نہین ہو سکتے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

تعلیم معیار انگریزی اور حساب دوسری جماعت سے سکھانا شروع ہوتا ہی۔ آٹھوین جماعت مین ایک طرف عربی کا مقررہ نصاب ختم ہوتا ہی اور دوسری طرف انگریزی و ریاضی مین انگریزی مڈل کے معیار کی قابلیت طلبہ مین پیدا ہو جاتی ہی۔ اب تک انگریزی کے ساتھ صرف حساب (ارتھمیٹک) کی تعلیم کا اہتمام تھا۔ مگر اب ارتھمیٹک کے علاوہ الجبرا اور اقلیدس کی تعلیم کا نہایت مفید اضافہ کر دیا گیا ہی۔ آٹھوین جماعت کے بعد علوم عربیہ مین اعلیٰ دستگاہ حاصل کرنے کی غرض سے ایک ایک درجہ تکمیل کا بھی قائم ہی اور طلبا کو اختیار ہی کہ وہ تکمیل علوم عربیہ کے ساتھ ساتھ دو سال کے دوران مین انگریزی ریاضی اور تاریخ جغرافیہ مین انٹرنس (میٹرک) کے لیے اپنے آپ کو تیار کرین ایسی تیاری بلحاظ اسباب موجودہ کوئی مشکل

کام نہین ہے،

منشاء معائنہ اس معائنہ مین خاص کر دارالعلوم کے حساب کی پڑتال عام حالت کی دیکھ بھال اور انگریزی تعلیم کی جانچ مدنظر تھی۔

چنانچہ حسابات کے متعلق رپوٹ جُداگانہ پیش کی جاتی ہی۔ بحیثیت موجودہ درسگاہ کی حالت قابل اطمینان نظر آئی یہ دارالعلوم قوم کی مفید خدمت انجام دے رہا ہی۔ اسوقت ستر طلبا حسب ذیل دارالعلوم مین زیر تعلیم ہین۔

نام درجہ	تعداد طلبہ درج رجسٹر	تعداد طلبہ حاضر وقت معائنہ	نام درجہ	تعداد طلبہ درج رجسٹر	تعداد طلبہ حاضر وقت معائنہ
اول	۷	۵	پنجم	۹	۸
دوم	۸	۵	ششم	۱۰	۸
سوم	۱۰	۹	مفتم	۷	۷
چہارم	۱۳	۸	ہشتم	۶	۶

درجہ تکمیل مین اسوقت صرف ایک طالب العلم مولوی محمد اکرم صاحب ہین اور ایک طالب العلم (احمد اللہ صاحب) صرف ادب پڑھنے کی غرض سے دارالعلوم مین داخل ہین۔ افسوس ہی کہ درجہ تکمیل اور درجہ ہشتم مین اسوقت کوئی انگریزی خوان طالب علم نہ تھے۔ اُمید ہی کہ آئندہ امتحان کے بعد درجہ وار ترقی کے موقع پر یہ ناگوار کمی رفع ہوجائے گی ساتوین جماعت کا انگریزی مین مین نے امتحان لیا طلبا چھوٹے بڑے فقرون کا انگریزی مین بہت اچھا ترجمہ کرتے تھے اور عربی زبان کی کافی واقفیت کا یہ نتیجہ پایا کہ ذرا سے اشارہ پر طلبا اپنی غلطی پر خود ہی متنبہ ہوجاتے تھے اور خود ہی اپنی غلطی کی فوراً اصلاح کرتے تھے۔ انگریزی مین ساتوین جماعت کے طلبا کی لیاقت انگریزی اسکولون کی ساتوین جماعت کے

طلبا کی اوسط لیاقت سے کم نہ تھی باقی ماندہ سب جماعتون کا بھی مین نے انگریزی و ریاضی مین امتحان لیا۔ طلبا سے انگریزی کتاب پڑھوا کر سنی۔ انگریزی سے اُردو ترجمہ مین طلبا بالکل بے تکلف تھے۔ البتہ اُردو فقرون کے انگریزی ترجمہ کرنے کا ربط نسبتاً کم پایا گیا۔ گرامر (صرف نحو) اور پارزنگ (ترکیب نحوی) طلبا کو اچھی طرح سمجھائی گئی ہی انگریزی کتاب پڑھنے کا لہجہ اصلاح طلب ہے انگریزی کتاب پڑھے اور بولنے کے لہجہ مین کوئی تفاوت نہ ہونا چاہیئے، حساب الجبرا اور اقلیدس کیطرف طلبا کی کافی توجہ پائی گئی سوالون کے جواب قریب قریب سب نے صحیح بتلائے الجبرا اور اقلیدس کی ابھی ابتدا ہوئی ہی مگر طلبا کو ان نئے مضمونون سے پوری دلچسپی ہی مین نے اقلیدس الجبرا کے متعلق سوالات تختہ سیاہ پر طلبا سے حل کرائے کلیات اخذ کرائے جن کو طلبا نے آسانی سے بتلایا اور انگریزی زبان مین اپنے بتلائے ہوئے کلیات کو ادا کیا اور یہ اچھی خاصی "تعریفات" تھین۔ اس تفصیل سے صرف یہ مقصد ہی کہ اس دارالعلوم مین انگریزی اساتذہ کے زیر تعلیم طلبا معمولی اسکولون کے طلبا سے بلحاظ استعداد بہتر پائے گئے۔

دارالعلوم ریکگنائزڈ نہین ہی دارالعلوم چونکہ خاص قسم کی اسلامی درسگاہ ہے اور اسکا مقصد بھی خاص ہی اس لیئے وہ سررشتہ تعلیم کے قواعد کی پوری پابندی نہین کر سکتا لہذا وہ مروجہ معنون مین ریکگنائزڈ (Recognised) نہین ہی با این ہمہ دارالعلوم کو گورنمنٹ سے معقول امداد ملتی ہی اور اسطرح یہ دارالعلوم ایک (مانوی کانگسڈ ایڈ ڈانسی ٹیوشن ہی

تعلیمی فیس طلبا سے کسی قسم کی تعلیمی فیس نہین لی جاتی بلکہ حاجت مند طلبا کو چھ چھ روپے ماہوار کی شرح سے اسوقت بیس امدادی وظائف دیئے جاتے ہین جو اُن کی

خوراک کے لیے باورچی خانہ کی آمدنی مین براہ راست جمع ہو جاتے ہین۔

عمارت دارالعلوم دارالعلوم ایک اقامتی درسگاہ ہی یعنی طلبا عموماً دارالعلوم کے بورڈنگ ہوس مین مقیم رہتے ہین کچھ عرصہ قبل انجمن ندوہ اور دارالعلوم دونون کرایہ کے مکانون مین تھے۔ اب ندوہ کی اپنی عمارت کے بعض حصے تیار ہو جانے پر دارالعلوم اپنی ذاتی عمارت مین منتقل ہو گیا ہی۔ ندوہ کی عمارت نہایت شاندار پیمانہ پر تیار ہو رہی ہی۔ اس کے گرد و پیش فرحت بخش مناظر ہین عدم تکمیل تعمیر کی وجہ سے ہنوز گنجائش کم ہے بہت سے کمرے ہنوز ناتمام ہین۔ لہذا طلبا آرام سے نہین رہ سکتے۔ اور تعلیم کے اوقات مین تعمیر کا سلسلہ روزمرہ جاری رہنے سے بوجہ شور و غل تعلیم مین بھی ضرور حرج ہوتا ہی قلت فنڈ کی وجہ سے باقی ماندہ تعمیر کی رفتار سست ہی اور سخت ضرورت ہی کہ اکابر قوم یا کوئی مربی تعلیم معقول مالی امداد دیکر ندوہ کی شاندار عمارت کو جلد مکمل کرنے کا انتظام کریں۔

فرنیچر دارالعلوم کے فرنیچر مین ۱۹ کرسیان ۲۲ بنچ معہ ڈیسک اور نو سادہ نچین اور چھ میزین شامل ہین بنچ اور کرسیان موجودہ ضرورت کے لیے کافی ہین مگر جماعتون اور دفتر کے لیے کم سے چار میزون کی اسوقت اور ضرورت ہی۔

تعلیمی سامان تعلیمی سامان مین صرف پانچ بلیک بورڈ (تختہ سیاہ) ہین اور کچھ نہین چونکہ ماہرین فن تعلیم کا قول ہی کہ (تختہ سیاہ ہی) ہر درسگاہ کی روح روان ہوتا ہی۔ اس لیے کم سے کم ہر جماعت کے لیے ایک ایک تختہ سیاہ ہونا لازمی ہی جو ہر وقت جماعت مین موجود رہے۔ دوران تعلیم مین بلیک بورڈ (تختہ سیاہ) کے استعمال پر بہت اصرار ہونا چاہیے

---

۱ میز ہر جب ضرورت بعد معائنہ پوری کر دی گئین۔

۲ اسوقت بلیک بورڈ (تختہ سیاہ) ۹ ہین یعنی ہر جماعت مین ایک تختہ موجود ہی یہ کمی معائنہ کے بعد پوری کر دیگئی۔

اور گو جغرافیہ تاریخ کی تعلیم باقاعدہ نصاب مین داخل نہین ہی مگر عالم کے روزمرہ کے واقعات سے طلبا کو آگاہ کرتے رہنا تعلیمی اسٹاف کا فرض ہی اور اس فرض کے ادا کرنے کے لیے نقشون کا استعمال ناگزیر ہی۔ طلبا کو جغرافیہ سے آشنا کرنے کی غرض سے جغرافیائی اصطلاحات کا نقشہ دینا کا اور پانچون براعظم کے نقشے دارالعلوم مین ہونا ضروری ہین۔

کتب خانہ دارالعلوم کے متعلق ایک نہایت قیمتی کتب خانہ ہی جو بوجہ عدم تکمیل عمارت دارالعلوم ابھی شہر مین ہی۔ لہذا اُس کے معائنہ کا موقعہ نہین ملا۔ کتب خانہ سے اسٹاف اور طلبا پورے طور پر اُس وقت مستفید ہوسکین گے جب کہ کتب خانہ دارالعلوم کی جدید عمارت مین منتقل ہوجائے۔

رجسٹر دارالعلوم مین حسب ذیل رجسٹر ملاحظہ ہوئے (۱) رجسٹر داخلہ (۲) عام رجسٹر حاضری طلبا (۳) جماعت وار رجسٹر حاضری طلبا (۴) رجسٹر نتائج امتحانات (۵) آرڈر بک جسمین مہتمم صاحب (پرنسپل) کی طرف سے احکام و ہدایات درج ہوتے ہین (۶) اسی طرح آرڈر بک ہڈ ماسٹر صاحب کی جُداگانہ ہی (۷) رجسٹر برآورد تنخواہ ملازمین (۸) رجسٹر تقسیم تنخواہ (۹) رجسٹر نقل درخواست ہائے رخصت مدرسین معہ نقل احکام (۱۰) رجسٹر معائنہ (۱۱) رجسٹر خط کتابت (۱۲) اسٹاک بک رجسٹر[۵۲] حاضری اساتذہ کے اضافہ کی ضرورت ہی جو پرنسپل صاحب اور ہڈ ماسٹر صاحب کے کمرے مین رہین اور اُسمین اساتذہ کو وقت آمد اور وقت رخصت روزانہ درج کرنا چاہیئے اور اس رجسٹر کی پرنسپل صاحب اور ہڈ ماسٹر صاحب روزانہ نگرانی فرمایا کرین۔ رجسٹر داخلہ مین تاریخ ہائے داخلہ ۱۹۱۲ء سے تو صحیح طور پر درج ہین مگر اس سے پیشتر تاریخون کی

---

[۵۱] چونکہ اسوقت تک دارالعلوم زیر تعمیر ہی اسلئے گرد و غبار سے ہر مہینہ مین نقشہ کے خراب ہونیکا احتمال تھا اسواسطے نقشے نہین لگوائے گئے۔ بعد تکمیل عمارت کے اسکا انتظام کردیا جائے گا۔ [۵۲] رجسٹر حاضری مدرسین موجود ہی

تقدیم و تاخیر کا سلسلہ درہم برہم ہو۔ رجسٹر حاضری مین ایک جگہ رجسٹر کو چاقو سے چھیلا گیا ہے یہ عمل ہرگز روا رکھنے کے قابل نہین رجسٹر رخصت مین کہین کہین ہندسہ بدلا گیا ہو یہ جائز نہین۔ ہندسہ یا رقم کو پھیلنے یا بدلنے کے بجاے سرخی سے کاٹ کر مطلوبہ ہندسہ یا رقم لکھنا چاہیے اور تبدیلی کے مقام پر مختصر دستخط افسر ذمہ دار کے ہونے چاہئین۔ رجسٹر نتیجہ امتحانات ۱۹۱۳ء مین سال ہفتم کے طلبا کو رعائتی ترقی دینا درج ہو لیکن اگر یہ عایت بے وجہ تھی تو بے محل استعمال ہوئی اور اگر اسکی کوئی وجہ تھی تو درج ہونی چاہیے تھی رجسٹر حاضری جماعت دار ناقص ہو اسمین ہر طالب علم کے نام کی سامنے کئی کئی حاضریون کے اندراج کی جگہ چھوٹی ہوئی ہو تاکہ ایک ہی رجسٹر مین کئی استاد ایک درجہ کے طلبا کی حاضری درج کر سکین مگر اس سے یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ کس استاد کے وقت مین فلان فلان طالب علم غیر حاضر رہے۔ لہذا رجسٹر حاضری ہر جماعت کے متعلق ہر استاد کے علیحدہ علیحدہ ہونے چاہئین۔

دارالعلوم کا اسٹاف حسب ذیل ہے

نمبر شمار	نام	عہدہ	میعاد ملازمت	عمر تخمیناً	تنخواہ	کیفیت
۱	مولوی ناظر حسن صاحب دیوبندی	فقیہ اول	تازہ تقرر ہوا ہے	-	۱۵۰	مہتمم دارالعلوم (پرنسپل) کی جگہ خالی ہے فقیہ اول انچارج ہین
۲	مولوی شیخ محمد صاحب عرب	ادیب	پانچ سال	۵۵ سال	۱۵۰	بھوپال مین مدرس رہچکے ہین
۳	مولوی سید علی زینبی صاحب	نائب ادیب	۰ سال	۴۰ سال	۶۰	
۴	مولوی شبلی صاحب	فقیہ دوم	۰ سال	۳۰ سال	۴۰	
۵	مولوی محمد یوسف صاحب انصاری	مدرس	۴ سال	۲۵ سال	۴۰	سند یافتہ درجہ تکمیل زبدۃ العلماء
۶	مولوی محمد یوسف صاحب	مدرس منطق فلسفہ	۴ سال	۳۰ سال		〃 〃 〃

نمبر شمار	نام	عہدہ	میعاد ملازمت	عمر تخمیناً	تنخواہ	کیفیت
۷	مولوی فضل الرحمٰن صاحب	مدرس صرف و نحو	۸ سال	۳۰ سال	۵۰	فارغ التحصیل ندوۃ العلماء
۸	مولوی محمد صفدر علی صاحب	مدرس فارسی	ایک سال	۶۰ سال	۵۰	
۹	مسٹر وحید الحسن صاحب بی اے ایل ٹی	ہڈ ماسٹر	جدید تقرر	۲۵ سال	۱۲۰	ٹرینڈ گریجوایٹ ہین بریلی میں پڑھا چکے ہین۔
۱۰	مسٹر محمد ظہیر صاحب بی اے۔	سکنڈ ماسٹر	″	۲۳ سال	۵۰	گریجوائٹ ہین۔
۱۱	مسٹر محمد ادریس احمد صاحب	تھرڈ ماسٹر	″	۲۶ سال	۵۰	انٹرمیڈیٹ پاس ہین مشن اسکول میں ٹیچر رہ چکے ہین
۱۲	مسٹر عبد الجلیل صاحب	فورتھ ماسٹر	۸ سال	۲۵ سال	۵۰	انٹرمیڈیٹ پاس ہین ٹرینڈ ہین انگریزی ہین تعلیم پائی ہے ہمیشہ ٹیچر رہتے ہین یا ضی پڑھاتے ہین

دار العلوم کی موجودہ ضرورت کے لیے یہ اسٹاف کافی ہے البتہ انتظامی امور کی کافی نگرانی کے لیئے مہتمم کا عہدہ جس قدر جلد پُر ہو سکے بہتر ہوگا۔ درجہ تکمیل کے طلبا اگر آئندہ انٹرنس کی تیاری کرنا چاہین گے تو اُس حالت مین انگریزی اسٹاف مین اضافہ کی ضرورت ہوگی۔

نتائج امتحان سنہ ۱۹۱۴ء کے سالانہ امتحان کے وقت ۸۰ طلبا درج رجسٹر تھے، شریک امتحان ہوئے اور منجملہ ۱۷ کے ۵۵ اُمیدوار کامیاب ہوئے، فیصدی کامیابی کی ترجبری نہین ہے مگر اسمین ترقی کی بہت گنجائش ہے جو طلبا شریک امتحان نہون اُن کو ترقی درجہ سے محروم رہنا چاہیئے نیز درجہ کی ترقی کے لیئے انگریزی و ریاضی مین کامیابی کی شرط لازمی ہونا چاہیئے ورنہ جماعت بندی پر بلکہ دار العلوم کے مقصد پر بُرا اثر پڑے گا۔

ورزش کھیل دار العلوم کے طلبا ہاکی کھیلتے ہین اور کھیل کے وقت اساتذہ مین سے ایک صاحب بالالتزام نگران ہوتے ہین۔

طلبا کی سوسائٹی طلبا کی ایک سوسائٹی موسوم بہ "الاصلاح" قائم ہے جس مین مباحثے اور تقریرین

لہ امتحان مین کامیابی جب ہی ہوتی ہے جب کہ انگریزی و ریاضی کے نمبر بھی قابل کامیابی ہون اسکا التزام ہمیشہ سے ہے۔

ہوتی ہین۔ اس سوسائٹی کا ایک اپنا مختصر سا کتب خانہ موسوم بہ "دار المعلومات" ہی جسمین اخبارات بھی آتے ہین۔

قیام فیس طعام و ڈسپلن

دار العلوم سے ملحق بورڈنگ ہوس ہین طلبا مقیم ہین رہنے کا طریقہ ستھرا اور پسندیدہ پایا گیا۔ ڈسپلن کی حالت قابل اطمینان ہی طلبا کو جماعت اور مسجد اور قیام گاہ مین برابر مودب پایا اُستادون کا ان پر خاص اثر ہی۔ ہر طالب علم سے کھانے کی فیس (۲) ماہوار لی جاتی ہی جس کے عوض کھانے کے علاوہ طلبا کو روشنی بھی دیجاتی ہی مصارف ظروف بھی اسی مین شامل ہین کھانے کا انتظام بورڈنگ ہوس کی طرف سے ہوتا ہی اور دو وقتہ طلبا کو گوشت روٹی اور دال ملتی ہی کبھی کبھی چاول بھی دیئے جاتے ہین امتحاناً کھانا منگا کر دیکھا گیا اُسمین کوئی نقص نہ تھا بورڈنگ ہوس مین ایک اُستاد مستقل طور پر سکونت پزیر ہین مگر ضرورت ہی کہ ایک مولوی اور ایک ماسٹر بورڈنگ ہوس مین رہین تاکہ مطالعہ کے وقت طلبا کو عربی اور انگریزی دونون زبانون مین یکسان مدد مل سکے۔

نصاب تعلیم

عربی نصاب اسوقت زیر بحث نہین۔ انگریزی نصاب مجوزہ ہڈ ماسٹر صاحب اسوقت ملاحظہ ہوا۔ اسمین کوئی بات قابل اعتراض نہین ہی ہر درجہ کے لئے ایک ریڈر۔ صرف نحو عبارت نویسی اور ریاضی کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ اور منشا نصاب انگریزی اسکولون کے مڈل کلاس کے معیار تک طلبا کو انگریزی اور ریاضی کی تعلیم دینا ہی۔ گر دار العلوم کے خاص حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے انگریزی تعلیم کی کامیابی کا دارومدار اُستاد کی شخصی قابلیت اور سوز و نیت پر ہے طلبا کی عربی استعداد سے بہت کچھ نفع اُٹھایا جا سکتا ہی۔ ہڈ ماسٹر صاحب کے نصاب کا عملی تجربہ جبتک کم سے کم سال بھر تک نہ ہوئے کوئی کارآمد رائے اُسکے متعلق نہین دیجا سکتی۔

طبی امداد

افسوس ہی کہ دار الاقامہ مین طلبا کیواسطے کوئی طبی امداد کا طریقہ معین نہین ہی کچھ نہ کچھ

انتظام فوری ضرور تون کے لیے ہونا ضرور ہی۔

مشورے اور ہدایات معائنہ کے وقت عربی انگریزی کے درجہ وار نصاب تعلیم اور ٹائم ٹیبل موجود تھے مگر انگریزی کا استاد وار ٹائم ٹیبل مرتب نہ تھا پرنسپل صاحب کے دفتر مین عربی تعلیم کا درجہ وار اور اُستاد وار نصاب تعلیم اور ٹائم ٹیبل مکمل آویزان رہنے چاہین اسیطرح انگریزی تعلیم کا مکمل نصاب اور ٹائم ٹیبل ہڈماسٹر صاحب کے کمرہ مین آویزان ہونا ضروری ہی۔ اور ہر درجہ مین اُس درجہ کا سال بھر کا نصاب تعلیم اور ہفتہ بھر کے سبقون کی تقسیم معہ اُستادونکے نامونکے آویزان رہے تاکہ ہر شخص کو داخلہ کے وقت یہ معلوم ہوسکے کہ اِس کلاس مین اسوقت کون سے اُستاد کو کیا مضمون پڑھانا ہے۔

کارنامہ اس صوبہ کے سرشتہ تعلیم کے زیر ہدایت انگریزی مدرسین مین ڈائریان (روزنامچہ) مروج ہین۔ یہ روزنامچہ ہر کتاب کے لیے اُستاد کو علیحدہ علیحدہ رکھنا پڑتا ہی اس روزنامچہ کے شروع مین ہر مدرس کو لکھنا پڑتا ہی کہ وہ اِس کتاب کو کینکر پڑہائیگا (اپنا طریقہ تعلیم درج کرنا ہوتا ہی) نیز یہ لکھنا ہوتا ہی کہ فلان ہفتہ مین مین اسقدر سبق فلان صفحہ سے فلان صفحہ تک ہوئے یہ روزنامچہ نہایت مفید ثابت ہوا ہی یہ گویا اساتذہ کا کارنامہ ہی جس سے روزانہ درسون کا پتہ معلوم ہوسکتا ہی ہڈماسٹر صاحب اگر یہ ڈائریان دارالعلوم کے اساتذہ کیلیے خرید لین اور اُنکی خانہ پُری کی خوب نگرانی رکھین تو اساتذہ مین چستی اور تعلیم مین نمایان ترقی محسوس ہوگی سرکاری انسپکٹر کے معائنہ کے وقت یہ روزنامچہ اُسکے پورے اطمینان اور خوشنودی کا باعث ہونگے۔

سرکاری اسکولون مین ہر اُستاد کو ہر کتاب کے متعلق ایک نوٹ بک بھی رکھنی ہوتی ہے جسمین روزانہ اسباق کی مشکلات کا حل درج ہوتا ہی (مثلاً مشکل الفاظ عبارات اور محاورات کے معنی وغیرہ) یہ نوٹ بک استاد کی تیاری کی علامت ہی کہ اُس نے درس کے لیے اپنے آپ کو تیار کرلیا جو کچھ اس نوٹ بک مین درج ہوتا ہی اُستاد موقعہ موقعہ پر تختۂ سیاہ پر لکھتا ہی اور طلبا اپنی اپنی کاپیون مین وہ بہت کچھ نقل کرلیتے ہین اِس طرح طلبا کی کاپیون مین گویا استاد کی نوٹ بک خود بخود نقل ہو جاتی ہے

ایسا کرنے سے اُستاد کو وقت پر سوچنے اور غور کرنے کی ضرورت باقی نہین رہتی انگریزی ماسٹرون کو ایسی نوٹ بک ضرور رکھنا چاہیئے۔

ہڈماسٹر صاحب کو ایک کانفیڈینشل نوٹ بک (لاگ بک) رکھنا بہتر ہے ہڈماسٹر کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرصت کے گھنٹہ مین دوسری جماعتونمین جاکر ماسٹرونکا طرز تعلیم جانچتا رہے اور اُنکی کارروائی زیر نظر رکھے ایسے معائنون کے وقت جو نقائص نظر آئین اُنکو کلاس مین برملا ظاہر نہ کیا جائے بلکہ جو کچھ ہدایات کرنے کی ہو اس نوٹ بک مین درج کرکے اُستاد متعلق کے پاس بھیجدینا چاہیئے تاکہ وہ دیکھکر دستخط اطلاعیابی کردے یہ عملی طریقہ ہے اساتذہ کو فن تعلیم کی تربیت دینے کا چونکہ ہڈماسٹر صاحب دارالعلوم ٹرینڈ اور سند یافتہ ہین وہ اساتذہ اور دارالعلوم کو اس طریقہ سے بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین۔

دستخط

ادریس احمد

۱۶۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

۵۔ نومبر سنہ ۱۹۱۴ء روز پنجشنبہ

عام طور پر مجھکو رائے مذکور الصدر سے بالکل اتفاق ہے لیکن پرنسپل یعنی مدرس اعلیٰ موجود نہ تھے اور ہڈماسٹر یعنی افسر مدرسین اُس روز ہی تشریف لائے تھے لہذا انتظام موجودہ کی نسبت مین رائے قائم نہ کرسکا کارنامہ مدرسین روزانہ مرتب ہوا اور سالانہ و سہ ماہی امتحانات کے نتائج ہر درجہ کے معائنہ کرائے جائین تو نسبت تعلیم کی رائے قائم کرنا آسان ہو۔

دستخط

نظام الدین حسن

منقح تعلیم ندوۃ العلما لکھنؤ

نقل خط نوشتہ آنریبل جائنٹ سکرٹری کانفرنس

بنام

میر منصب علی صاحب فنانشل سکرٹری بھوپال

جناب من تسلیم۔

جناب کے والا نامہ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۴ء کے ذریعے سے سرکار عالیہ مدظلہا العالی نے کارگزاران آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جو ہدایت اُن قومی تعلیم گاہون کے معائنہ کے متعلق فرمائی تھی جنکو سرکار عالیہ کے خزانے سے مالی امداد ملتی ہو اُسکی تعمیل مین جو کچھ کیا گیا اُسکو ذیل مین عرض کرنے کی اجازت چاہتا ہون۔

جس زمانے مین سرکار عالیہ کا مذکور الصدر حکمنامہ پہونچا تھا چونکہ اسوقت ندوۃ العلما لکھنؤ کے معاملات خاص توجہ کے مستحق تھے اس لیے اوّل اُس کے معائنہ کا انتظام کیا گیا چنانچہ کانفرنس کیطرف سے اصحاب ذیل اس خدمت کے لیے مقرر کیے گئے۔

(۱) جناب والا مولوی نظام الدین حسن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ وکیل لکھنؤ۔

(۲) جناب سید عبد الباقی صاحب رجسٹرار محمڈن کالج علی گڈھ۔

(۳) جناب مولوی ادریس احمد صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ دفتر محوزۂ مسلم یونیورسٹی۔

ہر سہ صاحبان نے ۱۲۔ اور ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کو بمقام لکھنؤ معائنہ کیا۔ اُسوقت صرف تین اُمور کے متعلق جانچ کیگئی۔ حسابات انگریزی تعلیم اور عالم حالت۔ حسابات کے متعلق

سید عبد الباقی صاحب نے مفصل رپورٹ مرتب کی ہو اور انگریزی تعلیم اور عام حالت کی نسبت مولوی ادریس احمد صاحب نے رپورٹ تحریر کی ہو ان دونون رپورٹون پر جناب والا مولوی نظام الدین حسن نے اپنے نوٹ تحریر فرمائے ہین دونون رپورٹون اور مولوی صاحب موصوف کے نوٹونکی صحیح نقول ہم رشتہ عریضہ ہذا ہین اور اصل دفتر مین موجود ہین۔

حسابات اور انگریزی تعلیم اور عام حالت کے متعلق چونکہ مذکورۂ بالا رپورٹون مین ایک حد تک مفصل کیفیت موجود ہو اس لئے مجکو زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہین ہو البتہ چند اُمور کی نسبت اپنی رائے کو ذیل مین پیش کرتا ہون۔

بعد پوری جانچ کے ندوہ کے حسابات کی نسبت رجسٹرار صاحب نے عام طور پر اپنا اطمینان ظاہر فرمایا ہو اور مولوی نظام الدین حسن صاحب نے اتفاق کیا ہو جزوی اور فروعی فروگذاشتین پائی گئین۔ اُن کی نسبت رجسٹرار صاحب نے ضروری مشورے دیئے ہین۔ اُمید ہو کہ اُنپر توجہ ہوگی اس سے پیشتر ندوۃ العلماء کے حسابات کا معائنہ اس زمانہ کے آوٹ کے طریقون کے مطابق نہین ہوا اسلئے اس قسم کی فروگذاشتون کا ہونا کوئی تعجب کی بات نہین۔ مگر حسابات کی عام حالت رجسٹرار صاحب کی رپورٹ سے بالکل قابل اطمینان پائی جاتی ہو البتہ تعمیرات کے حسابات کا معائنہ نہین کرایا گیا اسکی نسبت رجسٹرار صاحب اور مولوی نظام الدین حسن صاحب دونون نے اپنی رپورٹون مین نوٹ کیا ہو کہ تعمیرات کے فنڈ مین جسقدر روپیہ موجود ہونا چاہیئے اُسکی نسبت رجسٹرار صاحب کو جانچ نہین کرائی گئی یعنی جہان کہین روپیہ جمع ہو اُسکی رسید وغیرہ نہین دکھلائی گئی معائنہ کے بعد مین نے ناظم صاحب اور معتمد صاحب کو کئی بار لکھا کہ جس شکل مین اور جس جگہ روپیہ جمع ہو اُسکی نسبت حسب قاعدہ رسید وغیرہ کا حوالہ دیا جائے جو آخری خط ناظم صاحب کا آیا اُس کے ساتھ چھپے ہوئے حسابات کی ایک نقل موصول ہوئی مطبوعہ حسابات کے موافق تعمیرات کی مد مین بقایا ۵ روپے ۹ پائی باقی دکھلائے گئے ہین

ناظم صاحب نے تحریر فرمایا ہو کہ یہ رقم بنک آف بنگال مین ندوہ بلڈنگ کاؤنٹ کے نام سے مولوی احتشام علی صاحب کی معرفت جمع ہو۔ بنک مین جو روپیہ جمع ہوتا ہو اُس کے متعلق رسید یا پاس بک جمع کرنے والے کے پاس رہتی ہو ایسی حالت مین ذمہ دار افسران کو چاہیئے تھا کہ معائنہ کے وقت اِس قسم کی رسید یا پاس بک جسٹرار صاحب کو دکھلاتے کم از کم یہ ضرور چاہیئے تھا کہ معائنہ کے بعد جب کئی مرتبہ اس رقم کی بابت دریافت کیا گیا تو بنک کا اِس مضمون کا خط کہ اسقدر روپیہ فلان مد مین جمع ہو بھیجدیا جاتا جیسا کہ ناظم صاحب نے اطلاع دی ہو کہ یہ رقم بنک مین جمع ہو۔ ہوگی۔ لیکن چونکہ کانفرنس کے معائنہ کے وقت یا اُس کے بعد اسوقت تک کوئی ایسا کاغذ نہین دکھلایا گیا جو آڈٹ مین قابل پیرائی ہو اس لیئے موجودہ اطلاع کی حالت مین حسابات کے اس حصہ کی نسبت اس معائنہ مین کوئی قطعی رائے نہین دی جاسکتی۔ حساب کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو کہ ندوہ کی مستقل آمدنی ۱۲۰۰ ہے اور خرچ ۱۸۰۰ ہے اِس سے ظاہر ہو کہ ایک اوّل درجے کے ہائی اسکول کی جسقدر آمدنی ہونا چاہیئے اسقدر بھی اِس قومی دار العلوم کی مستقل آمدنی نہین ہو اور جسقدر آمدنی ہو اس سے خرچ زیادہ ہو جو چندون کے ذریعہ سے پورا کیا جاتا ہو اسمین یہ امر بھی خاص توجہ کے لائق ہو کہ اس آمدنی مین سب سے بڑی رقم گورنمنٹ عالیہ کی ہو اور اس کے بعد سرکار عالیہ کی یعنی چھ ہزار گورنمنٹ کی اور تین ہزار سرکار عالیہ کی اگر ان رقوم کو علیحدہ کردیا جائے۔

تو صرف دو ہزار اکیاون روپیہ رہ جاتے ہین۔ باقی دو ہزار کی رقم مین پانچسو ہز ہائنس نواب صاحب رامپور کی اور پانچسو ہز ہائنس آغا خان صاحب کی اور چھسو راجہ سر تصدق رسول خان صاحب کی یعنی سولہسو روپیہ ہین۔ اس سے ظاہر ہو کہ ندوۃ العلماء مین جو کچھ مستقل آمدنی ہو وہ صرف گورنمنٹ رؤسا اور تعلقداروں کی بدولت ہے ورنہ کچھ بھی نہین۔ جو بزرگ اس قومی دار العلوم کے قدردان اور بہی خواہ ہین۔ یہ امر اور حالت اُنکی خاص توجہ کے قابل ہو۔

تعلیمی اور انتظامی حالت کے متعلق مولوی ادریس احمد صاحب نے مفصل رپورٹ مرتب کی ہو

جو قابل ملاحظہ ہی اسمین اول یہ امر قابل لحاظ ہی کہ کتب خانہ دار العلوم سے دو رفاصلہ پر شہر مین ہی دوسری بات قابل ذکر یہ ہی کہ درجۂ تکمیل مین صرف ایک طالب علم ہی اور تیسری چیز جو قابل توجہ ہی وہ یہ ہی کہ طلبا کے علاج کے لیے کوئی مستقل انتظام نہین ہی لیکن تحقیقات پر غالبًا معلوم ہوگا کہ سب سے بڑی وجہ ان نقائص کی یہ ہی کہ آمدنی کافی نہین ہی۔

سرکار عالی کے تعمیل ارشاد مین کانفرنس سے موجودہ حالت مین جو کچھ ہوسکا وہ کیا گیا جو کچھ حالت ہی اسکی لحاظ سے اسکی اشد ضرورت ہی کہ ندوۃ العلماء کی مالی امداد کی جائے اور چند لائق اور ملکر کام کرنیوالے قومی خادم لکھنؤ مین رکھکر اس مقصد کی تکمیل مین ساعی اور مصروف ہون۔ فقط

دستخط

آفتاب احمد

نقل مراسلہ جناب منشی سید منصب علیصاحب فنانشل سکرٹری ریاست بھوپال

موصولہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۵ء

منجانب منصب علی فنانشل سکرٹری ریاست بھوپال

بخدمت ناظم صاحب ندوۃ العلماء

جناب من۔ السلام علیکم۔ بجواب مراسلہ سامی مورخہ ۲۰۔ دسمبر ۱۹۱۴ء گذارش ہی کہ جو عطیہ چندہ بابت دار العلوم ندوۃ العلماء ریاست ہذا سے دیا جاتا تھا اور تا اصلاح بند کردیا گیا تھا بدستور جاری کردیا گیا ہی دفتر محاسبی کو اجرا وارسال چندہ مقررہ کی نسبت ہدایت کردیگئی ہی وصول فرماکر رسید سے مطلع فرمائیے۔

جناب کا خیر اندیش

منصب علی فنانشل سکرٹری۔

دوسرا اجلاس

۴-اپریل یوم یکشنبہ کو حسب معمول تلاوت کلام مجید کے بعد شروع ہوا، اولاً جناب حکیم محمد عبدالرشید صاحب نے چوتھا زرد یوشن حسب ذیل الفاظ مین پیش کیا،

"یہ جلسہ مولوی عبدالحی صاحب وکیل چندوسی اور حکیم حافظ عبدالولی صاحب لکھنوی اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء کی وفات پر اپنے دلی افسوس کے اظہار کے ساتھ ان کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے اور اُن کے پس ماندگان کے ساتھ اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے"

مولانا حاجی سید ظہور الاسلام صاحب نے تائید فرمائی اور رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا

اب مولانا سید **سلیمان** صاحب ندوی اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ نے ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد اور اُسکی اہمیت و ضرورت پر ایک مبسوط و پرمعنی تقریر کی جو غیر معمولی توجہ اور اطمینان سے سُنی گئی،

تقریر جناب مولانا مولوی سید سلیمان صاحب ندوی

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

جناب رئیس مجلس! و دیگر حاضرین!!

اسوقت جس موضوعِ سخن پر مجھے کچھ کہنا ہے، آج ۲۰ برس ہوئے کہ وہ مسلمانون کے سامنے ایک دردانگیز داستان کیطرح بار بار دُہرایا گیا ہے، نطق و لفظ کے تماشا بین عجب نہین کہ گھبرا اُٹھین، لیکن دردآشنا دلون نے ہر بار اُس سے نیا لطف اُٹھایا ہے،

ذوقِ نظر بہ لذتِ کاوش نمی رسد داغم ازین کہ دل نتوان کرد دیدہ را،

حاضرین اگر اسوقت بھی سراپا دل ہون تو اُمید ہے کہ یہ حکایت مکرر ناگوار نہ گذرے گی،

حضرات! دارالعلوم کی ضرورت اور اُسکے فوائد پر ایک مبسوط تقریر، ندوہ کے ہر سالانہ جلسہ کا ایک جزو رہی ہے، اس اجلاس سے پہلے ہر جلسہ مین جن بزرگون نے اس موضوع پر تقریرین کین، وہ دلائل، واقعات، شواہد، اور جامعیت مین یقیناً بے نظیر تھین، لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ خود دارالعلوم کا آغوش پروردہ آج اپنی ضرورت کا آپ اعلان کرتا ہے۔

زمانہ کے انقلاب و رحوادث کے تسلسل نے آج جو مشکلات ہمارے سامنے پیدا کردیے ہین، اُنمین سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ لائق توجہ "مذہب اور مذہبی علوم کی بقاؤ حفاظت" کا مسئلہ ہے مسلمان آج اعتراضات اور حملون کے آماجگاہ ہین، لوگ کہتے ہین ہاتھ بچاؤ کہ بغیر اسکے کسب و تحصیل محال ہے، پاؤن بچاؤ کہ بے پاؤن میدان مین تگا پو ناممکن ہے، لیکن مین کہتا ہون کہ سینہ بچاؤ کہ اُسمین دل ہے، جو زندگی کا گھر ہے، قومیت اسلامیہ کا دل کیا ہے؟ مذہب ہے، تمام دُنیا کی قومون مین مذہب قومیت ہے، لیکن مسلمانونمین قومیت مذہب ہے، اگر یہ شیرازہ بکھرا تو قومیت اسلامیہ کے اوراق خزان دیدہ ایک ایک کرکے جھڑ جائین گے۔

یہ روئے سخن اُنکی طرف تھا جو خود "مذہب اور مذہبی علوم کی بقاؤ حفاظت" کی ضرورت کے قائل نہین، لیکن جو لوگ اس حد تک ہمارے ساتھ ہین، اُن سے سوال ہے کہ اگر یہ ضروری ہے تو اب تک مسلمانونکی طرف سے اسکے لیے کیا تدبیر عمل مین آئی؟ کیا ہماری انگریزی درسگاہونکے وسیع ایوان، کیا ہماری مذہبی تعلیمگاہون کے تنگ و تاریک حجرے، کوئی جواب دے سکتے ہین۔

کلا ثم کلا۔

ہندوستان جب انقلاب کی کشاکش مین تھا، چند روشن ضمیر بزرگونے موقع کی نزاکت اور اہمیت کو سمجھا، وہ اُٹھے، اور آواز دی، آواز ایسی شیرین اور دلپسند تھی کہ ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے اُسکے جواب مین لبیک کی صدائین آئین، ندوہ کی مجلس مرتب ہوئی، علمائے ہند جنکا مشغلہ

اسوقت صرف نزاع وکشاکش باہمی تھا خواب سے چونکے محبت اور ہمدردی کے ساتھ ایکدوسرے کیطرف بڑھے اور بالآخر قوم کے تمام امراض کا علاج دارالعلوم قرار پایا۔

ہمنے کہا ہی کہ ہم اُس زخم کا علاج نہین چاہتے جو ہاتھ مین ہی اُس زخم کا علاج نہین چاہتے جو پاؤن مین ہی اُس زخم کا علاج چاہتے ہین جو دلمین ہی حضرت رسالت پناہ نے فرمایا ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب (حدیث) ہمارے قومی جسم کا دل علما کی جماعت ہی اگر یہ درست ہی تو ہمارے جسم کے دوسرے آبلے خود بخود درست ہوجائینگے مسلمان ۱۳۳۲ سے دُنیا مین ہین اُنکی سیزدہ صدسالہ زندگی صحیح مذہب عظیم الشان کارنامون مسلسل حکومتون متعدد علوم وفنون اعلیٰ تمدن ومعاشرت قومی اخلاق اور خصائص موروثی کا مجموعہ ہی مسلمانونکی آئندہ زندگی کا مفہوم کیا ہی؟ یہ ہی موجودہ ضروریات ومقتضیات کی مطابقت کے ساتھ اپنی قومیت کے قدیم اجزا کی حفاظت ونگہداشت کہ اگر یہ اجزا نکل گئے تو بقیہ اجزائے قومیت مسلمانون کے نہون گے بلکہ کسی ایک اور نئی جنس قومی کے،

حضرات! اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو صرف تخیل نہین ہی وہ عمل کا طالب ہی اور عمل اسکی حقیقت کا ایک جزء ہی پھر عمل سے وہ صرف مخصوص طریقۂ عبادت وپرستش کو مراد نہین لیتا بلکہ ایک انسان کی زندگی کے وہ تمام ترکام جو اُسکی زندگی کے لوازم ہین اسکے احاطہ مین داخل ہین اِس بنا پر وہ اپنے پیروؤن سے ایک مخصوص طریقۂ زندگی کا طالب ہے اور اس لیئے اُسکو ایسے کارکن کی ضرورت ہی جو لوگونکو اُنکی زندگی کے ہر شعبہ مین مشورہ دے سکے وہ اخلاق بھی ہی تمدن بھی ہی علم بھی ہی حکومت بھی ہی اصلاح بھی ہی اور آخراً مذہب بھی ہی اس بنا پر اُس کے متبعین کے لیے ایسے راہبر مطلوب ہین جو ان تمام شعبون مین قوم کی رہبری کرسکین ضرورت کے ہر موقع کو پہچان سکین اصلاح وہدایت کی ہر صنف مین چراغ راہ بن سکین،

یہ تشریح اگر صحیح ہو اور یقیناً صحیح ہو تو کیا ایسے علما اسلام کی رہبری کر سکتے ہین جو فقہ و معقولات کے چند ابواب کے سوا دنیا اور دُنیا کے تمام شعبون سے قطعاً بے خبر اور غافل ہون، جو تمدن کا صحیح مفہوم نہ جانتے ہون جو اخلاق کا کوئی نمونہ نہ رکھتے ہون، جو ذوق علم و فن سے نا آشنا ہون، جو مقتضیات حال سے ناواقف ہون، جو سیاسیات کی گرہ کشائی سے عاجز ہون،

حضرات! آج مسلمانونکی سیکڑون ضرورتین ہین لیکن مذہبی ضروریات کے بالائی قشر کے سوا انکو کس ضرورت کے اتمام و تکمیل کا احساس ہی، آج قوم کو تعلیم کی ضرورت ہی، تعلیم ہمیشہ سے علما کے ہاتھ مین رہی ہی، لیکن تعلیم کی اشاعت و ضرورت کی آواز آج کسکی زبان و دہن سے بلند ہوتی ہی، اسکی ضرورت کا وعظ مسجد کے منبر سے قوم سن رہی ہی، یا کانفرنس کے پلیٹ فارم سے عام اسلامی یونیورسٹی کی تحریک پیدا ہوئی، لیکن کس نے پیدا کی، ٹرکی ٹوپی کے جھبونے، یا عمامون کے شملون نے آج مسلمانونکو اصلاح رسوم و تمدن کی ضرورت ہی لیکن اس ضرورت کے لیے مجلس کس نے بنائی آج ہر تحریک کس کے قلب و لسان کی حرکت ہی، اسکا نتیجہ یہ ہی کہ ہمارے اعضاے قومی کا سب سے معطل، سب سے بیکار، سب سے ناکارہ وہی حصہ ہی، جس کو سب سے زیادہ عامل سب سے زیادہ باکار اور سب سے زیادہ کارآمد ہونا چاہیئے تھا،

آج علما قوم مین کوئی پایہ نہین رکھتے اُن کے لئے عزت کا کوئی درجہ نہین ہی، اُنکی آواز کو ملک مین کوئی سماعت حاصل نہین ہی، حالانکہ یہ وہی گروہ ہی جسکا سند فقر تخت شاہی کا ہمپایہ تھا، جس کا دلق پارینہ، قبائے ناز و غرور سے ممتاز تھا، جسکی آواز کے سامنے ملک کی ہر آواز پست تھی،

حضرات! آخر اس انقلاب حال کے کیا اسباب ہین؟ بوضوح تمام ظاہر ہین، وہ قوم کی کس خدمت کے سزاوار ہین، وہ قوم کی کس تحریک کے لیے آمادۂ اعانت ہین، وہ قوم کی زندگی کے کس مقصد کو سمجھ سکتے ہین، وہ قوم کی کس ضرورت و مصلحت سے واقف ہین، ایسی حالت مین وہ قوم سے کس خدمت

کا معاوضہ اور صلہ چاہتے ہین؟ ہمکو ایسے علما کی ضرورت ہی کہ قوم کی زمام اپنے ہاتھ مین لے سکین، وہ ہر قومی تحریک کے بانی ہون، وہ ہر قومی ضرورت و مصلحت کے واقفکار ہون، وہ قوم کے حقیقی و عملی رہبر ہون، اس موجودہ کشمکش مین وہ صحیح ہدایت و ارشاد کر سکین،

حضرات! آپ نے دیکھا ہوگا، اور افسوس ہوا ہوگا کہ اسکول کا ہر بچہ آج کس دریدہ دہنی اور گستاخ طبعی سے، مذہب، علوم مذہبی، بلکہ علوم عربی کی تحقیر کرتا ہی، علما کے ادب و احترام کو اُس نے فراموش کر دیا ہی، اُنکی عظمت کا تخیل دل سے محو ہو گیا، مولوی، اور جاہل کا مفہوم تقریباً اُس کے ذہن مین ایک ہے، یہ گمراہی ہی، اور سچ ہی کہ یہ گمراہی ہی، لیکن اسکا ذمہ دار کون ہی؟ وہ اسکول کا بچہ ہی یا کالج کا اسٹوڈنٹ ہی، اُس کے آس پاس علوم و فنون کا ڈھیر ہی وہ ایسے پروفیسرونکی صحبت مین رہتا ہی جو علوم کے انتہائی رفتار تک پہونچ چکے ہین، اُسکے سامنے دُنیا کا ایک ایک گوشہ ہی، وہ قدرت و قوانین قدرت کا ماہر ہی وہ ہر انسانی علم کی واقفیت کا دعویدار ہی، دوسرے طرف اُنکو وہ علما نظر آتے ہین جو ایک ریشم کے کیڑے کیطرح اپنے گھر سے باہر کی خبر نہین رکھتے، وہ علوم انسانی کے نام سے بھی واقف نہین وہ خود اپنے ملک کے جغرافیہ سے آگاہ نہین، وہ موجودہ دُنیا کی ہیئت سے عاجز ہین اس حالت مین اگر وہ ان کو عزت کا مستحق نہین سمجھتا تو کیا وہ حق بجانب نہین ہی، ایک وہ زمانہ تھا جب علما ہی علوم و فنون کے مالک تھے، دُنیا کی کنجی اُنھین کے ہاتھ مین تھی، دنیا کا گوشہ گوشہ اُنکے پائے بادیہ پیما کے نیچے تھا، علم کی تلاش و جستجو مین ہزارون میل کی مسافت طے کر کے وہ اُندلس سے بغداد اور بغداد سے اندلس چلتے تھے، علم و حکمت کے شہسوار اُن کے بازوؤن مین لگے تھے، نتیجہ یہ تھا کہ ایک طرف منبر تو دوسری طرف تخت شاہی اُن کے لیے جھک جاتے تھے۔

حضرات! اگر ہماری قوم مین ایسے علما پیدا ہون، جو مذہبی علوم کی واقفیت و مہارت کے ساتھ تمام جدید علوم مین بھی عام افراد تعلیم جدید کے ہم پایہ ہون تو کوئی سبب نہین ہی کہ وہ قوم

ہین عزت کے لائق نہون' اور وہ مُلک کا سب سے بہتر طبقہ نہون' آہ! کسقدر افسوس کی بات ہو کہ ہماری جہالت و کمزوری خود ہمارے مذہب کی عظمت و وقار کو کھو رہی ہو' خدا فرماتا ہو کہ ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا خدایا ہمکو کفار کے لیے فتنہ نہ بنا' یعنی ہماری حالت ایسی نہ بنا کہ کفار ہمکو دیکھکر کہین کہ کیا اسلام ایسا ہی نمونہ ہین اور ہمکو دیکھکر خود ہمارے اسلام سے پھر جائین' حق ہو کہ ہم کہین ربنا لا تجعلنا فتنة للناس خدایا ہمکو دنیا کیلئے فتنہ نہ بنانا' کہ دنیا کی متمدن و صاحب علم قومین دیکھکر کہین کہ کیا یہ تعلیم اسلامی کے نمونے ہین؟ کیا یہ جہالت و بے دانشی کا صنم خانہ اسلام کا کعبہ ہو؟

حضرات! ہماری مذہبی تعلیم کے نقص کا تمامتر ذمہ دار ہمارے مدارس دینیہ کا نصاب تعلیم ہو ان مدارس کا مایۂ امتیاز جو فنون تھے' علم کے بازار مین اس جنس کا سد کی مانگ نہین' علوم کی دو قسمین ہین علوم آلیہ اور علوم مقصودہ' علوم آلیہ کا کام صرف یہ ہو کہ وہ علوم مقصودہ کی تحصیل مین معین ہون' ورنہ ہماری کوشش کا اصل و حقیقی مرکز علوم مقصودہ ہونا چاہیئے' لیکن چالیس پچاس برس سے جو نصاب زیر عمل ہو بدبختی سے اُسکا بڑا حصہ علوم آلیہ ہین' صرف و نحو علوم آلیہ ہین' انکا مقصد صرف زبان کے حصول مین سہولت اور کلام کی تصحیح ہو' لیکن یہ دعوی کیا جا سکتا ہو کہ صرف و نحو کی تکمیل کے بعد عربی طلبہ عربی زبان پر کوئی قدرت نہین رکھتے ہین' ادب مین چند کتابین متنبی' حماسہ' سبعہ معلقہ پڑہائی جاتی ہین' لیکن حاشا کہ ان کے رٹ لینے کے بعد عربیت کا مذاق بھی پیدا ہوتا ہو' سبب یہ ہو کہ انسان کو روزمرہ زندگی مین نظم سے زیادہ نثر کی حاجت پڑتی ہو اور اُسکا کوئی نمونہ طلبہ کے سامنے نہین ہوتا' رہ سہ کے ایک ابو القاسم حریری کے مقامات ہین' جسمین بندھے ہوے فقرے تکلف اور تصنع کے بندوں نجیر مین جکڑے ہوے ادا ہوتے ہین' ضرورت ہو کہ نصاب تعلیم مین عربی نثر کی ایسی کتابین ہون' جن مین روزمرہ' محاورہ' اور

بے تکلف و بے تصنع، روان زبان استعمال کیگئی ہو، جسمین ہر قسم کے مقصود آجاتے ہون، ایسی کتابین جاحظ ابوہلال عسکری، ابن اثیر، عبدالقاہر جرجانی، ابن قدامہ، ثعالبی، ابن خلدون وغیرہ کی تصنیفات ہین،

ایک اور بات جسپر مجکو ہمیشہ ہنسی آتی ہو وہ فن معانی وبیان و بدیع کی تعلیم ہو ان فنون کی تعلیم سے مقصد فصاحت و بلاغت کی تحصیل ہو، لیکن ان کتابون سے جو اس غرض سے پڑھائی جاتی ہین، کبھی بھی یہ مقصد حاصل نہین ہوتا ہمارے یہان خود کتابون مین لکھا ہو کہ بدیع کا درجہ معانی وبیان کے بعد ہو لیکن تحریری کا تنہا نمونہ جو طالبعلم کے سامنے ہوتا ہو وہ بدیع کی وقعت ہمیشہ اُنکی آنکھون مین بڑھا دیتا ہو اسلیے بہت کم آپ ایسے علما پائینگے، جو سلیس و بامحاورہ اور روان عربی عبارت کو پسند کرسکتے ہین، وہ ہمیشہ قافیہ بندی، صنائع لفظی، تجنیس و تضاد وغیرہ کو معراج بلاغت سمجھتے ہین، اور حضرات ایہ چیزین ایک صاحب مذاق سخندان کی ملت مین بدعات ہین، اس نقص کا ذمہ دار بھی ہمارا نصاب تعلیم ہو کہ سامنے نمونہ نہین، مختصر معانی اور مطول بیشک منطقی حدود کے ساتھ فن معانی وبیان کی بہترین کتابین ہین، لیکن انکی مثال بعینہ ایک عالم بے عمل کی ہو، یہ کتابین منطقی حدود و دلائل و تقسیم کے ساتھ مسائل کو خوبی سے بیان کرتی ہین لیکن انکی عبارت خود معیار بلاغت سے گھٹکر ہو، اُن کی عبارت اور منطق وفلسفہ کی عام بے مزہ اور پھیکی بلکہ غیر فصیح عبارت مین کوئی فرق نہین ہوتا، ایسی کتابین کیا فصاحت بلاغت اور مذاق ادب کا جوہر پیدا کرسکتی ہین، نصاب مین ایسی کتابین چاہئین جو علماً تعلیم و تشریح مسائل کے ساتھ عملاً خود بھی معیار کے مطابق ہون، کہ اُن کے پڑھنے سے خود بخود عملی طور پر سے مذاق درست ہوجائے، مثلاً دلائل الاعجاز، اسرار البلاغۃ، مثل السائر کتاب الصناعتین وغیرہ یہ کتابین دارالعلوم کے نصاب مین داخل ہین اور بحمداللہ ان سے وہ فوائد حاصل ہوئے ہین جو مختصر معانی کے سیکڑون بار اور مطول کے ہزارون بار پڑھنے سے حاصل نہین ہوسکتے، اور اسوقت اعلان ہو کہ آپ حضرات

مین سے جسکا جی چاہے امتحان کرلے ۔

حضرات! یہ تو صرف ایک علم کے متعلق بحث تھی، منطق و فلسفہ کا کیا حال ہی؛ منطق ایک ایسا مکمل علم ہی جسمین تغیر و تکمیل کی اب حاجت نہین، گو اب یورپ مین منطق کا جو نظام قرار پایا ہی، استقرار کو جس حد تک اہمیت دیگئی ہی، وہ بالکل ایک حیثیت سے صحیح ہی لیکن اصل منطق ریاضی کیطرح تکذیب البطال کی چیز نہین ہی، منطق کا مقصد یہ ہی کہ انسان کا دماغ دلائل کی صحت کا امتحان کرسکے باقی مباحث اِسی مقصد کے فروع ہین، یہ مقصد کہان تک حاصل ہوتا ہی؛ نتیجہ عملی تو یہ ہی کہ ایک منطق خوان عربی طالب العلم ایک غیر منطق خوان عربی طالب العلم سے زیادہ کج بحث اور کج دماغ ہوتا ہی ٹھیک اُس طرح جسطرح موجودہ نصاب کی ادبی کتابین مذاق زباندانی کو برباد کردیتی ہین اسی طرح موجودہ طرز تعلیم منطق دماغ کی صحیح الخیالی اور راست فہمی کو نیست و نابود کردیتی ہی، سبب یہ ہی کہ ہمارے موجودہ نصاب مین منطق کی جو کتابین داخل ہین وہ بجائے اسکے کہ صحیح اور سلجھے ہوئے طریقہ سے مسائل کو بیان کرین، ہمیشہ وقت آفرینی، ژولیدہ بیانی اور اشکال پسندی سے مسائل کو بیان کرتی ہین نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ ابتدا سے عربی کا طالب العلم ژولیدہ بیان، مناظرہ پسند، متعصب الرائے اور خود پسند ہوجاتا ہی وہ ہمیشہ اپنا مقصود ایسی عبارت مین اور ایسے دلائل سے ثابت کرتا ہی جسکا سمجھنا مشکل ہوتا ہی، اور اُسکا نصب العین صرف یہ ہوتا ہی کہ فریق کی زبان بند کردے، اور بس! اس بنا پر بجائے اسکے کہ منطق سے طالب العلم کا دماغ درست ہو اور زیادہ خراب ہوجاتا ہی، اور عجب نہین کہ اسی سبب سے ہمارے علما زیادہ جنگجو اور نزاع پسند ہوتے ہین ۔

حضرات! ضرورت ہی کہ ان کتابون کی جگہ پر ایسی کتابین منطق کی نصاب مین داخل ہون جو سہل و آسان اور واضح طریقہ سے سیدھی سیدھی عبارت مین اصل فن کے مسائل کو بیان کرین مثلاً ابن سینا کی منطق الشرقیین، غزالی کی محک النظر، یا ایک دوسرے مصنف کی کتاب بصائر نصیریہ

حضرات! ہماری تعلیم کا سب سے بڑا جز **فلسفہ** ہی، اور وہ اسطرح ضروری اور لازم غیر منفک ہو گیا ہی کہ ممکن ہی کہ عربی کا طالب العلم تفسیر کا صرف ایک ہی صفحہ یا ایک ہی پارہ تمام عمر مین پڑھے لیکن فلسفہ کی تعلیم مین دو تین سال صرف کیے بغیر کوئی مستند عالم نہین ہو سکتا، ایک وہ زمانہ تھا کہ فلسفہ پڑھنا گناہ اور زندقہ تھا، **امام شافعی** اور **ابن حنبل** وغیرہ نے اس پر فتوے دیے، یا **امام غزالی** کے بعد سے یہ حال ہی کہ یہی فلسفہ کی کتابین ہین جنمین بیسیون مسئلے حقیقت مین کفر و زندقہ ہین تاہم ہماری بڑی بڑی مذہبی درسگاہون مین زور و شور سے اسکی حقیقت صحت پر دلیلین قائم کی جاتی ہین اور متکلمین اسلام کی علانیہ ہنسی اڑائی جاتی ہین،

گر تو قرآن برین نمط خوانی ۔۔۔ بہ بری رونق مسلمانی

پھر تعجب ہے کہ آج فلسفہ جدیدہ سے یہی لوگ نفرت کلی ظاہر کرتے ہین، اور بغیر پڑھے ہوئے اسکے ہر مسئلے کی تردید و تغلیط کے لیے ہمہ تن طیار ہی **حضرۃ الاستاد** نے خوب فرمایا ہی کہ "فارابی بننے سے پہلے غزالی بننا حماقت ہی" حقیقت مین پہلے فلسفہ **فارابی** کیطرح پڑھو پھر **غزالی** کیطرح کلام بناؤ، ورنہ بغیر اسکے ہر کوشش تمسخر ہی،

حاضرین! آپ کو حیرت ہوگی کہ نہ فلسفہ قدیمہ اسلام کا جز ہی اور نہ فلسفہ جدیدہ، نہ یہ میراث ہی نہ وہ، پھر کیا سبب ہی کہ فلسفہ یونانی کے ساتھ ہمکو وہ شغف ہے کہ اُسکا ایک نقطہ بھی مٹ جائے تو ہمکو دلی افسوس و رنج ہوتا ہی حقیقت مین گو ہنسی کی بات ہی لیکن ہمارے مخدوم مولانا شاہ **سلیمان** صاحب نے خوب فرمایا کہ ایک پرانی لٹھیا بھی کسیکے پاس مدت تک ہاتھ مین رہتی ہی تو اُسکے بھی گم ہو جانیکا افسوس ہوتا ہی پھر یہ فلسفۂ یونانی صدہا سال سے ان کے دماغون مین جاگزین ہی، اُسکا چھٹنا کیون ناگوار خاطر نہو، لیکن اے حاضرین! اُن پرانی لٹھیون والون کی خدمت مین التماس ہی کہ یورپ سے بنی بنائی نہایت عمدہ خوبصورت اور مضبوط چھڑیان آگئی ہین، جایئے اب انکو خریدیے (قہقہہ)

تعجب ہو کہ فلسفہ قدیمہ کن مسائل سے عبارت ہو؟ فلسفہ کی تعریف یہ ہو کہ "کائنات کی اشیاء کا علم بقدر طاقت بشری" لیکن سوال یہ ہو کہ اِس فلسفہ سے کائنات کی کن اشیاء کا ہمکو علم ہوتا ہے، دقیق اور مخفی قوی کے علم کو جانے دو کیا، سکو پڑھکر ہمکو زمین کا علم ہوتا ہو؟ کیا پہاڑ کا علم ہوتا ہو کیا نباتات کا علم ہوتا ہو؟ کیا معدنیات کا علم ہوتا ہو کیا اجسام کا علم ہوتا ہو؟ کیا چاند سورج اور ستارون کا علم ہوتا ہو کیا قوانین فطرت کا علم ہوتا ہو؟ ہیولیٰ، صورت، زمان، مکان، حیز اسی قسم کی چند مرعوب کن اصطلاحین ہین اور انکا ایک جال پھیلا ہوا ہو، اور انسان اسمین گرفتار ہو، ہمکو وہ فلسفہ پڑھنا چاہیئے جسمین فرضیات کی بجاے واقعیات کا علم ہو اور جس سے حقیقت مین ہم کائنات کے اسرار سے واقف ہون،

حضرات! اب تک ہمنے جو کچھ بیان کیا ہو اُس سے قطع نظر کر لیجیے، عربی مدارس کا دوسرا نام مذہبی مدارس ہو، انکی تاسیس و بنا کی اصل غرض قرآن مجید، حدیث شریف، فقہ و کلام وغیرہ علوم دینیہ کی تعلیم ہو، یہ تمام علمائے کرام ہمارے سامنے ہین، جن مین سے اکثر بڑے بڑے مدرسون کے مدرسین اور بانی ہین، یہ خود شہادت دے سکتے ہین کہ ان کے مدارس مین جو نصاب تعلیم ہو دیگر علوم دنیوی کے مقابلے مین اِن علوم دینیہ کا کیا پایہ ہو عام مدارس کو چھوڑ کر خاص مذہبی مدرسون سے سوال ہو کہ کیا وہ قرآن مجید کا باقاعدہ درس دیتے ہین، جسمین باقاعدہ قرآن مجید کے مطالب و حقائق پڑھائے جاتے ہون، تفسیر کا جو حصہ زیر درس ہو کیا وہ سورۂ بقرہ سے جو تمام قرآن کا بیسواں حصہ ہوگا آگے بڑھتا ہو؟ جلالین کامل کا شاذ نام لیا جائے جو اکثر مدارس مین پوری پڑھائی جاتی ہو، لیکن اُسکی ناتمامی اور اختصار کا یہ حال ہو کہ عجب نہین کہ قرآن کی اصل عبارت اور تفسیر کے الفاظ برابر ہون، کیا قرآن مجید کے مشکلات صرف و نحو پر اُنکو عبور ہو، قرآن مجید کی فقہ سے واقفیت ہو، ہمارے علما ہدایہ سے مسائل لکھدین گے، لیکن خود قرآن جو اصل دین اور مخرج علوم ہو کیا اُس سے بھی واقف ہین، قرآن مجید کا علم کلام کیا ہو؟ شرح عقائد نسفی پڑھانے والون سے پوچھتا ہون کہ وہ

اُس سے آگاہ ہین، قرآن مجید مین فصاحت و بلاغت کی کیا کیا مثالین ہین کیا اُنکو یاد ہین؟ اور ہان پوچھتا ہون کہ قرآن مجید مین اخلاق و معاشرت اور تمدن کے قواعد ہین کیا انکی تشریح اُن کے مدارس مین کیگئی ہی، حیف! حیف!!

حدیث شریف کی تعلیم آپ دعوی کرینگے کہ بہت سے مدارس مین زور شور سے ہوتی ہی لیکن مین عرض کرونگا کہ ہان زور شور سے ہوتی ہی لیکن یہ سارا زور صرف اِس مسئلہ پر ہی کہ حدیث کا ہر مکررہ فلان جماعت کے اجتہاد اور مذہب کے مطابق ہی، حاشا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلیے نہین آئے تھے کہ وہ کسی خاص جماعت کا اجتہاد اور مذہب دُنیا کو سکھائین وہ ایک عام تعلیم وہ ایک عام ارشاد وہ ایک عام ہدایت لیکر مبعوث ہوئے تھے، کیا حدیث کی تدریس کے وقت یہ بھی مدنظر رہتا ہی کہ آنحضرت صلعم ایک پیغمبر کی حیثیت سے جو تعلیم و ارشاد پیش کرتے ہین، وہ کہان تک دُنیا کے فوز و فلاح کے لیئے ضروری ہی، آپ دُنیا کو اخلاق کی کیا تعلیم دیتے ہین، احادیث مین غلطی سے جو قابل اعتراض واقعات مذکور سمجھے جاتے ہین کیا اُنکی تلاش کی جاتی ہی، آنحضرت کی سیرت مبارک پر احادیث کا کیا اثر ہے اسکی جستجو ہوتی ہی، مصنفین کتب صحاح، رواۃ حدیث اور دیگر رجال متعلقین حدیث کی تاریخ سے ہمکو واقفیت ہوتی ہی، آج اس صف مین کتنے علما ہین جو بخاری، مسلم، ترمذی کا نام وہ روزانہ اپنی زبان سے ادا کرتے ہین، کیا وہ اُن کے اصلی نام و نسب و حالات اور تصنیف کی تاریخ و خصوصیات سے آگاہ ہین؟

یہ تو مصنفین ہین، رواۃ مین سلیمان، شعبہ، زہری، مکحول، نافع، سالم، قاسم، ابن معین، اوزاعی، مدینی وغیرہم کبار رجال ہین کیا ان کے حالات کی واقفیت مین طلبائے حدیث کی زندگی کا کوئی حصہ گذرتا ہی؟ سب سے بڑی بات یہ ہی کہ حدیث کی کتابین تنہا عبادات کی کتابین نہین ہین، وہ اسلام کی اجتماعی، سیاسی، اخلاقی، قانونی کتابین ہین کیا حدیث شریف کی تعلیم مین یہ حیثیتین مدنظر ہوتی ہین؟

حضرات! اب علم کلام کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہون، علم کلام پہلے اُس فن کا نام تھا جسمین اعتقادات مذہبی کو عقلی دلائل سے مستحکم کیا جاتا تھا، لیکن اے حاضرین اب علم کلام کا دائرہ اس سے زیادہ وسیع ہوگیا ہی، اب وہ نام ہی ہر اُس مسئلہ کو دلائل عقلی سے مستحکم کرنیکا جسکو مذہب اپنی جانب منسوب کرتا ہی، اب مذہب پر اعتراضات اعتقادات کی حیثیت سے جسقدر کیئے جاتے ہین اُنسے کہین زیادہ وہ اعتراضات ہین جو معاشرت و تمدن کے لحاظ سے کیئے جاتے ہین، عبادات کے ایک ایک جزء کو قرین عقل و پر فوائد دکھانا اب علم کلام ہی، نکاح، طلاق، غلامی، سود جزیہ کب علم کلام کا حصہ تھا، اب اِن تمام تمدنی و اقتصادی چیزون سے واقفیت متکلم کا فرض ہی، تاریخ اسلام کا ایک ایک نقطہ اب علم کلام کے دائرہ مین ہی، حضرت سرور کائنات کی سیرت مبارک کا ایک ایک واقعہ اب علم کلام کا ایک ایک مبسوط باب ہی، اب ضرورت ہی کہ ہمارے طلبا جو ایک متکلم کی حیثیت سے میدان مین کھڑے ہون وہ نہ صرف یونانی فلسفہ کے چند پارینہ مسائل کے حافظ ہون، بلکہ وہ سائنٹسٹ ہون اسٹرانومر ہون، مورخ ہون، ایکانومسٹ ہون، اور تقریباً ہر فن سے آشنا ہون،

اے حضرات! یہ ڈیفنس (دفاع) کے ہتھیار تھے، دوسرے مذاہب کے مقابلے مین حملہ آور ہونا، اب تک متکلم کا فرض نہ تھا، اب ضروری ہی کہ جو اسلام کی حمایت کیلیئے کھڑا ہوتا ہی جسطرح وہ بچاؤ کے پہلو جانتا ہو وہ حملہ کے وار بھی جانتا ہو، وہ یہودیت سے واقف ہو، وہ مجوسیت سے واقف ہو، وہ عیسائیت سے واقف ہو، وہ ہندوؤن کے مذہب سے واقف ہو، اِس بنا پر اب صرف قرآن پڑھنا متکلم کے لیے کافی نہین ہی تورات زند اُستا، انجیل، اور وید پڑھنا بھی ضروری ہی!

سائنس اور فلسفہ جدیدہ کے مقابلے مین جو متکلم کا فرض ہی وہ اِس سے بھی زیادہ اہم ہی، مین فلسفۂ جدیدہ و قدیمہ پر اسوقت ریویو نہین کرتا، بلکہ صرف یہ کہنا چاہتا ہون اور اُمید ہی کہ حاضرین اِس فرق کو اچھی طرح سمجھین گے کہ فلسفۂ قدیمہ مخاطب کی زبان کو بند کرتا ہی دل کو بند نہین کرتا، فلسفہ

جدیدہ صرف دل کو بند کرتا ہی زبان کی پروا نہین کرتا، یہ بالکل ممکن کہ ایک متشکک فی الدین کے دل مین ایک زخم (شک) تم فلسفہ قدیمہ کے پرپیچ استدلال سے اُسکی زبان بند کردو لیکن قلب کو تسکین نہین دے سکتے، لاجرم دل کا زخم بڑھے گا، اور ایک دن تمام جسم کو ہمہ تن ناسور کردیگا علمائے کرام! دل کی خبر لو زبان کی بند کشاد سے کیا فائدہ؟ تسلیم ہو کہ وہ تمھارے مسکل الفہم اور چیستاں اعتراض پر خاموش ہوجائے لیکن کیا اِس سے قلب مین اطمینان پیدا ہوا جو ایمان کا عنصر حقیقی ہے؛

متکلم کا فرض ہی کہ مذہب پر جو اعتراضات واقع ہوتے ہین اُنکو دور کرے، آج مذہب کا سب سے بڑا دشمن "جدید فلسفہ" ہی لیکن اس حملہ آور کے حملون کو قدیم فلسفہ سے روکنا توپ کے گولہ کو تلوار سے روکنا ہی، سب سے پہلے ہمکو خود اعتراضات سے واقف ہونا چاہیئے، اور اُس کے لیئے علوم جدیدہ سے واقفیت لازم، اسکے بعد وہ وقت آئے گا، جب ہم خود یورپ کے بنے ہوئے ہتھیار وںسے یورپ کی فوج کا مقابلہ کرسکین گے، ہم کو تسلیم ہو کہ اسلام ایک مضبوط و مستحکم اور رویین دز، و قلعہ ہی لیکن آؤ کہ اسلام کے لیئے ہم آج جدید طرز کے قلعے بنائین کہ وہ دشمنون کے جدید ہتھیار وںسے بھی امن پائے،

حضرات! اسوقت کی صحبت دراز ہوتی جاتی ہی، اور شاید آپ مین سے اکثر صاحب کتابھی گئے ہون، لیکن اگر مین ایک اور ضرورت کی طرف آپ کو توجہ نہ دلاؤنگا تو یقیناً اپنے جرم کا مجکو مسلمین اعتراف کرنا پڑے گا، ہم سب کا اعتقاد ہی کہ اسلام ایک عالمگیر اور عمومی مذہب ہے، اُسکو دنیا کے ہر گوشہ مین پھیلنا ہی، اُسکو ہر ملک و ملت کے سامنے پیش ہونا ہی، اُسکو ہر زبان مین ادا ہونا ہی، لیکن یہ فرض کس کا ہی؟ کیا علمائے کرام کا نہین ہی؟ لیکن کیا افسوس کے قابل یہ امر نہین کہ انگلینڈ مین اشاعت اسلام کا کام کون انجام دے رہا ہی، کوئی عربی خوان نہین! کوئی عالم نہین! کوئی ہماری

جماعت کا ممبر نہین ! ایک انگریزی دان ! ایک گریجویٹ ! ایک باہر کا آدمی !

کامل اس فرقۂ زہاد سے اُٹھا نہ کوئی ✤ کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

حضرات ! یہ امر ایسا عقلاً ہو کہ اسلام کی ہر ملک و زبان مین اشاعت فرض ہو کہ حق کی آواز ہر جگہ گونجے قرآن کہتا ہو وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین تو اے وارثین پیغمبر ! تم نے اس رحمت عالم کو دُنیا کے کس کس حصہ مین پہونچایا، خدا کہتا ہو انا ارسلناک کافۃ للناس اے حامیین علم نبوی ! تمنے یہ رسالت کہان تک ادا کی، اگر یہ سچ ہو کہ اسلام کو ہر ملک و زبان مین روشناسی کرنا اور قرآن کی آواز ہر گوشہ مین پہونچانا فرض ہو تو یقیناً اسکے دوسرے معنی یہ ہونگے، کہ تمام دُنیا کی قومون مین پھرنا، تمام دُنیا کے ملکون مین جانا، تمام دُنیا کی زبانون کو سیکھنا ہم پر فرض واجب ہو، پھر کہان ہین وہ علمائے کرام جو صرف ایک عربی زبان جان لینے کے بعد جس کے جاننے کے بھی یہ معنی ہین کہ وہ اُس زبان کی کتابین پڑھ لیتے ہین، لکھ بول نہین سکتے۔ تمام دُنیا کی زبانون سے اپنے کو مستغنی قرار دے چکے ہین، بلکہ غیر زبان کو سیکھنا وہ بدعت و حرام جانتے ہین، آج فارسی زبان وہ خوشی سے بولتے ہین، کیا یہ مجوس کی زبان نہین، وہ ہندوستان آکر ہندی اور بھاشا بولنے لگے کیا یہ غیر زبان نہین ؟ کیا انھین یاد نہین کہ خود آنحضرت نے زید کو عبرانی زبانی کی تعلیم دلائی تھی جو اہل کتاب کی زبان تھی، خدا فرماتا ہو وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ہم ہر پیغمبر کو اُسکی قوم کی زبان دیکر مبعوث کرتے ہین، آنحضرت صلعم تمام دُنیا کے لیے پیغمبر تھے وہ اپنی قوم عرب کو پیغام سنا گئے، اب اُنکے پیرو دُن کا فرض ہو کہ وہ تمام دُنیا کی زبانین سیکھین اور اپنے پیغمبر کے قرض کو جو اُن پر خود اُسی نے عائد کیا ہو مکمل کرین،

حضرات ! اسلام ایک بلند حوصلہ اور بلند نظر مذہب ہو جسکے لیے ایک مخصوص تربیت کی ضرورت ہو، جو اُس کے مقتدا ؤنمین بلندی حوصلہ، استغنائے طبع وسعت نظر پیدا کرے، وہ اخلاق عالیہ کے

بہترین نمونہ ہون، صفائی، پاکی، تنزہ، جو علماے سلف کی خاص صفت تھی۔ آج اُسکی سخت ضرورت ہو کہ بغیر اسکے انسان آج کسی سوسائٹی مین شریک نہین ہو سکتا، اسلام کا داعی جس کو ہر سوسائٹی مین پہونچنا چاہیئے اُسکو ان صفات سے کسقدر متصف ہونا چاہیئے۔ آپ مین سے ہر شخص سمجھ سکتا ہو، لیکن جو تربیت آج عربی خوان طلبہ کو مدارس مین حاصل ہوتی ہو کیا اُس سے اِس قسم کی بلند جو صلگی، استغنا، اور طہارت و تنزہ کا خیال پیدا ہو سکتا ہو؟ اسکی دلیل مشاہدہ ہو،

حضرات! ہمنے آپکے سامنے جس قسم کے علماء کی، جس قسم کے نصاب تعلیم کی، جس قسم کی تربیت کی ضرورت پیش کی ہو کیا وہ حقیقی نہین؟ کیا ان اصلاحات کی حاجت نہین؟ آپ اسوقت جس ایوانِ عمارت مین ہین وہ وہی اصلاحی درسگاہ ہو جسکا اساس بنا اِن اصلاحات کے ساتھ اس قسم کے علما پیدا کرنا ہو، ہم سب کو خداوند جل وعلا کا سپاس گذار ہونا چاہیئے کہ اُس نے ہم مسلمانونمین ایک ایسی جماعت پیدا کی جس نے قوم کے اصلی مرض کی تشخیص کی اور اُسکا علاج کیا، دارالعلوم سپاہیون کی ایسی جماعت پیدا کرتا ہو جو موجودہ میدان مین کام آسکین، وہ ایسے طبیب طیار کرتا ہو جو موجودہ امراض مین کارآمد ہو سکتے ہین، دارالعلوم نے ابتک جو کچھ کیا وہ حقیقت مین لائق صد شکر ہو، ایک وہ زمانہ تھا جب اصلاح کی آواز کفر کے ہم معنی تھی، جب اُسکے لیئے تکفیر کے فتوے جاری کیئے گئے، جب اُنکو بدعتی کہا گیا، لیکن آج بیس برس کے بعد وہ آواز نامانوس نہین رہی، دیوبند کے عظیم الشان درسگاہ مین اصلاح ہوتی ہو ہم خوش ہین کہ دارالعلوم کام کر رہا ہو، فرنگی محل مین انگریزی اور بعض علوم جدیدہ داخل کیئے جاتے ہین ہم مسرور ہین کہ دارالعلوم اپنا فرض ادا کر رہا ہو، حیدرآباد مین نئے اُصول پر عربی درسگاہ قائم کی جاتی ہو، ہم محظوظ ہین کہ دارالعلوم کی تکمیل ہو رہی ہے، ہندوستان سے باہر نیل کی وادی مین ازہر کی یونیورسٹی صدائے اصلاح بلند کرتی ہو، اور مصر کی ممتاز مذہبی جماعت دارالعلم والارشاد کی بنیاد ڈالتی ہو، اور اعلان کرتی ہو کہ علمائے ندوہ کا

طرز ہمارے لیئے چراغ راہ ہی، باسفورس کے ساحل پر قسطنطنیہ کے گنبد صدائے اصلاح سے لرزان ہین ندوۃ العلماء کی آواز اُسکی فضا مین گونجتی ہی، روس کی حکومت مین جدید طرز پر عربی مدارس بن رہے ہین، کیا یہ ندوہ کی کامیابی نہین؟ کیا یہ دار العلوم کے مقاصد کی تکمیل نہین، ندوہ اور دار العلوم کا صرف وہی کام نہین ہی جو اُسکے احاطۂ عمارت مین ظہور پذیر ہو، وہ تمام کام ندوہ اور اُسکے دار العلوم ہی کا کام ہی جو اصلاح کے نام سے دُنیا کے ہر عربی اور مذہبی مدرسہ مین رونما ہوتا ہم ندوہ اور دار العلوم نے جو کچھ کیا ہی وہ کم ہی اور جو کچھ انکو کرنا ہی وہ بہت زیادہ ہی، وما توفیقی الا باللہ وھو حسبی ونعم الوکیل

مولانا سید سلیمان کی تقریر کے بعد پانچوان رزولیوشن تکمیل عمارت کے متعلق مولانا ناظر حسن صاحب نے پیش کیا،

"اس جلسہ کی رائے مین تکمیل عمارت دار العلوم وتعمیر دولاقامہ دار العلوم کی آئندہ ترقی و کامیابی کیلئے بہت ضروری ہی، اور تمام مسلمانونکو اُن کے لیے فراہمی سرمایہ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

مولوی مسعود علی صاحب قدوائی ندوی نے حسب ذیل موثر و پُرجوش الفاظ مین اسکی تائید کی اور یہ رزولیوشن نہایت جوش و مسرت سے پاس کیا گیا،

تقریر مولوی مسعود علی صاحب قدوائی ندوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! اسوقت میرے متعلق یہ خدمت کیگئی ہی کہ مین اُس رزولیوشن کی تائید کرون

جس کو ابھی جناب مولانا ناظر حسن صاحب مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ نے آپ حضرات کے سامنے پیش کیا ہے" ہر تحریک کی تائید مین اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ اُسکی ضرورت کے اثبات مین نہایت قوی اور زور دار دلائل و براہین پیش کیے جائین، لیکن الحمد للہ کہ یہ تحریک محتاج دلیل نہین"

اسوقت آپ کے سامنے اسی جلسہ مین طلبائے دار العلوم کی کافی تعداد موجود ہے، آپ ان سے انکی تکالیف کو جنکو یہ غریب آئے دن برداشت کرتے رہتے ہین خود دریافت فرما سکتے ہین، ان کے علاوہ آپ کے سامنے دار العلوم کی موجودہ عمارت ہے جسکو دیکھکر آپ خود اندازہ فرما سکتے ہین کہ اسمین دار الاقامہ کی کس قدر ضرورت ہے،

حضرات ارکان ندوہ نیز آپ و جملہ مسلمانان ہندوستان کے لیے یہ امر کس قدر شرمناک ہے کہ دار العلوم ندوۃ العلما جسکی شہرت و ضرورت اسوقت ہندوستان کے حدود سے متجاوز ہوکر دیگر ممالک اسلامی تک مین پہنچ چکی ہے یہان تک کہ مصر کے مشہور فاضل علامہ رشید رضا اڈیٹر المنار نے دعوت و الارشاد قائم کرتے وقت صرف اسی درسگاہ اعظم کے مقاصد و نصاب کو پیش نظر رکھا، اُسکی ظاہری شان و شوکت یہ ہے کہ اُسکی ملکیت مین صرف ایک ۳۲ بیگھہ کا غیر آباد رقبۂ زمین، ایک نامکمل و ناتمام عمارت اور ایک غیر سقف مسجد ہے، جو اپنے رہنے والونکو گرمیونکی شدید لو اور دھوپ، برسات کی سخت بارش و ژالہ باری سے نہ بچا سکے۔

حضرات! کیا آپ نے اس امر پر بھی غور فرمایا ہے کہ دار العلوم ندوۃ العلما نے فیضرسانی بھی اپنے سر لے رکھی ہے کہ تعلیم کے ساتھ مسلمان بچونکی تربیت و مذہبی نگرانی بھی یہان کیجائیگی، لیکن آپ حضرات مین جنکو مذہبی نظام تعلیم پر غور کرنیکا موقع ملا ہے وہ بخوبی اندازہ کرسکتے ہین کہ دار الاقامہ و مسجد اس غرض کیلئے کس قدر ضروری شے ہے، یہ سُنکر آپ سخت متحیر ہونگے کہ احاطہ دار العلوم مین

کوئی مسجد نہین، بلکہ طلبائے دارالعلوم ایک اینٹ اور چونے کے چبوترے پر پنج وقتہ فریضۂ نماز ادا کرتے ہین، بدقت اب اسقدر ہوسکا ہی کہ کافی مدت گذرنے کے بعد اُس چبوترے پر ایک معمولی چھپر کھڑا کردیا گیا ہی جو آپ کو اسوقت نظر آرہا ہی، کیا اس حالت کے دیکھنے کے بعد بھی آپ اس امر کے منتظر ہین کہ مین اس رزولیوشن کی تائید مین آپ کے سامنے اِن واقعات کے علاوہ دلائل و براہین پیش کرون،

حضرات، غالبًا یہ سوال آپ کے دل مین ضرور پیدا ہوا ہوگا کہ اِس قسم کا رونا بارہا ہمارے سامنے رویا جاچکا ہی، لیکن اسکے جواب مین مین ادب کے ساتھ یہ کہنے کی جرأت کرون گا کہ اسکے جواب وہ صرف وہ کارکنان دارالعلوم ندوۃ العلماء ہین جنھون نے اب تک اسکے لیے عملًا کچھ نہین کیا، لیکن حضرات اب جواب طلبی کچھ زیادہ مفید نہوگی، بلکہ ضرورت اس بات کی ہی کہ آئندہ اس امر کی کوشش کیجائے کہ اب یہ تحریک بہت جلد عملی صورت اختیار کرلے اور اسکے لیے مین حضرات ارکان ونیز آپ حضرات کے سامنے ایک اسکیم پیش کرنا چاہتا ہون، چونکہ اسکے لیے ضرورت ہی کہ مین خود اسپر کاربند ہون، اسلیئے سب سے پہلے مین یہ ظاہر کردینا ضروری سمجھتا ہون کہ ہر سال کے کچھ مہینے مین بخوشی اس کام کیلئے دینے کو طیار ہون، جس کا ثبوت مین اپنی گذشتہ زندگی مین دیچکا ہون، اور اب اِس امر کے ظاہر کرنے مین مجھے کچھ بھی پس وپیش نہین ہی کہ فرزندان دارالعلوم مین ایک معقول تعداد ایسے اشخاص کی موجود ہی جو بخوشی آپ کو اس کام مین مدد دے گی، بشرطیکہ آپ اُن کو اس قسم کے علمی خدمات کا موقع دین،

حضرات چونکہ آپ اکثر قومی کامونمین شرکت فرمایا کرتے ہین اس لیے آپ اِس سے بخوبی واقف ہون گے کہ ہندوستانمین خدا کے فضل سے اب اسقدر کام چھڑ گئے ہین (اور چھڑنے چاہئین) کہ بڑے بڑے شہرون سے چندہ ملنا سخت دشوار ہوگیا ہی کیونکہ تقریبًا ہر شہر مین

ایسے مقامی کام موجود ہین جنکی وجہ سے اُس شہر سے چندہ وصول کرنا درحقیقت اُس ضروری کام کو دریردہ نقصان پہونچانا ہی، اس لیئے اب اس امر کی سخت ضرورت ہی کہ ہم شہرونکی چار دیواری سے نکلکر دیہاتونمین قدم رکھین اور وہان سے اپنے ضروریات کے لیے چندہ جمع کرین چنانچہ مین آپ کے سامنے اسوقت بعض ایسے مقامات کے نام پیش کرتا ہون، جہان اگر کوشش کیجائے تو ہماری موجودہ ضروریات بآسانی پورے ہوسکتی ہین، جسسے مین نے انجمن طلبائے قدیم کی خدمت اپنے ذمہ لی ہی اور اس تعلق سے طلبائے دارالعلوم سے جو اطراف ہند مین پھیلے ہوئے ہین خط و کتابت کا موقع ملا ہی مین نے اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا ہی کہ اُن طلبا سے کیونکر ندوہ کی ترقی و تکمیل کیلئے عملی خدمت لیجا سکتی ہی، اور اُنکی اس خدمت کیلئے کون کون سے مرکز ایسے قرار دیئے جاسکتے ہین جہان کے مسلمانونکی اعانت سے ندوہ کو اسطرح فوائد پہونچین کہ دوسرے مقامی کامون کو ذراسی ٹھیس بھی نہ لگنے پائے،

حضرات یہ ہماری اور آپ دونون کی خوش قسمتی ہی کہ ندوہ کے طلبا دیہات مین قصبات مین بڑے بڑے شہرون مین پھیلے ہوئے ہین اور وہانکی پبلک پر اچھا خاصہ اثر رکھتے ہین مثال کے طور پر مین اپنے دوست مولوی حبیب الزمان خان صاحب ندوی کا نام لیتا ہون جو ریاست حیدرآباد کے منصبدار ہین اور اُن کے ذریعے سے مجکو وہان سے بہت کچھ فوائد کی توقع ہی اُنکی ندوہ کے ساتھ دلچسپی و شغف اسی سے ظاہر ہو کہ وہ اتنی دور و دراز مسافت طے کرکے جلسہ کی شرکت کی غرض سے تشریف لائے ہین،

اسی سلسلہ مین مجکو مولوی عبدالرحمن صاحب رنگونی کا نام بھی لینا چاہئے جو رنگون کے ایک مشہور تاجر ہین اور ندوہ کے معاملات کے ساتھ ایک محبت آمیز جوش رکھتے ہین، اسیطرح مدراس، سیلون، پشاور وغیرہ کے اطراف مین بھی متعدد تعلیم یافتگان ندوہ موجود ہین جو ندوہ

کی عملی خدمت کیلئے طیار ہین ایسی حالت مین اگر ہم اپنی کوششون کا دائرہ وسیع کرنا چاہین تو اُسکے حلقہ مین بڑے بڑے شہرون سے لیکر چھوٹے چھوٹے دیہات تک آسکتے ہین اور ندوہ کی مناسبی گھر گھر ہوسکتی ہی، انجمن طلبائے قدیم کے قائم کرنیکا، مقصد یہی تھا کہ ندوہ کا دائرہ وسیع کیا جاے، ایک سال کی کوشش مین زنجیر کی تمام کڑیان باہم ملگئی ہین اور اب ذراسی جنبش سے سب مین حرکت پیدا ہوسکتی ہی، یہ اہم مدت سے میرے پیش نظر تھی، اور مین چاہتا ہون کہ دارالاقامہ کی تعمیر مین اس سے فائدہ اُٹھایا جاے، اس بنا پر اس رزولیوشن کو عملی صورت مین لانے کے لیئے میرے نزدیک یہ نہایت ضروری ہی کہ ارکان ندوہ کی ایک کمیٹی قائم کیجاے جو فراہمی چندہ کیلئے عملی کوشش کرے، اگر آپ نے اِس قسم کی باضابطہ کام کرنیوالی ایک کمیٹی قائم کرلی تو تعلیم یافتگان ندوہ بھی اُسمین معقول مدد دینگے اور میرے خیال مین چند تعمیر بورڈنگ وصول کرنے کیلئے سرو ست رنگون، مدراس، سیلون، حیدرآباد اور اُس کے اطراف زیادہ موزون ہین کیونکہ مین نے اس عرصہ مین یہان کے بعض بااثر حضرات سے ندوی طلبا کے ذریعہ سے خط وکتابت کی ہی جس سے مجھے کافی توقع ہی کہ یہان ہمارے تحریک بآسانی کامیاب ہوسکتی ہی۔

مولوی مسعود علی صاحب ندوی کی تقریر کے بعد جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید محمد علی حسن خان بالقابہ نے ایک مختصر تقریر کرتے ہوئے چھٹا رزولیوشن حسب ذیل الفاظ مین پیش کیا،

"اس جلسہ کی رائے مین شمس العلما، مولانا شبلی نعمانی مرحوم کی ایک یادگار احاطۂ دارالعلوم مین قائم ہونا مناسب ہے اور اُس کے لیے بہترین شکل یہ ہوگی کہ ایک عمارت کتب خانہ کیلئے تیار کیجاے اور اُسکے واسطے ملک سے خاص طور پر اعانت کی درخواست کیجاے"

جناب ملا عبدالباسط صاحب خلف جناب مُلا عبدالقیوم صاحب مرحوم نے اِسکی

تائید کی اور مولوی سید سلیمان صاحب ندوی نے بطور تائید مزید علامہ مرحوم کی یادگار اور کتب خانہ کی ضرورت پر حسب ذیل مفصل تقریر کی، اور یہ رزولیوشن عام تائید سے پاس ہوا،

تقریر تحریک تعمیر کتبخانہ بیادگار مولانا شبلی نعمانی

بسم اللہ الحیی الذی لا یموت

حضرات! مین اسوقت کیا کہنے کو ہون! کل تک جو تمام قومی اور علمی تحریکون کا بانی تھا، مین آج خود اُنکی یادگار کی تحریک کے لیے کھڑا ہوا ہون، امام الہند حضرت علامہ شبلی نعمانی برّد اللہ مضجعہ جنکی زندگی کا ایک ایک لمحہ علم وملت کیخدمت کیلئے وقف تھا، پانچ مہینے ہوے کہ اُنھون نے سرائے فانی کو وداع کہا، مرحوم نے جس ذوق وشوق اور قلبی ولولہ اور جذبہ کے ساتھ ندوہ کی خدمت کی اُسکی تفصیل اُن کے خدمات کی تحقیر ہے!!

ہندوستان کو آخر زمانہ مین ایک خادم ملت عطا کیا گیا تھا، وہ آیا اور آقاے اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامونکی خدمت کی، اور آخر اسی خدمت مین جان دی اور جس طرح دی کہ نام اقدس زبان پر تھا،

بچہ ناز رفتہ باشد زہمان نیاز مندے ۔۔۔ کہ بوقت جان سپردن ببرش رسیدہ باشی

دوستو! وہ ہمہ تن علم تھا، سوتا تھا تو اُسکا بالین دبستر کتابون کا انبار ہوتا تھا، وہ خلوت مین تنہا رہتا تھا، لیکن تنہا نہ تھا کہ سینکڑون بصورت خاموش ومعنی گویا دوست اُسکے ہمنشین ہوتے تھے،

وخیر جلیس فی الزمان کتاب

دوستو! اُسنے اپنی تصنیفات سے ہمارے دلون کو روشن کیا ہے، ہم اُسکی یادگار کہان بنائین دل مین! اُسکا دل کہان رہتا تھا؟ کتابونمین؟ کتابون کا گھر کہان ہی؟ کتبخانہ ہم کتبخانہ کی عمارت بناتے ہین کہ وہ اُسکی روح کا مسکن ہی! مسجدین خدا کا گھر ہین، کیا خدا کی روح وہان رہتی ہی؟ نہین! اُسکی محبت وہان رہتی ہی، ہمارا کتبخانہ بھی اُسکی محبت کا گھر ہوگا

ندوہ کا کتبخانہ ہندوستان کا ایک نادر کتبخانہ ہی، اسکی جمع وترتیب، کتابونکی خریداری مختلف ذرائع سے تحصیل اپنے ذاتی کتبخانہ کی بہم سے مولانائے مرحوم نے اسکے ساتھ بے انتہا دلچسپی لی تھی ندوہ مین اُنھون نے جو خدمات انجام دیے، کتبخانہ اُن سب مین سب سے اوپر صف مین ہی، اُنکے زمانۂ قیام مین کتبخانہ پہلے سے تقریبًا دوچند ہوگیا، ہر مہینہ مین مختلف طریقون سے کتابونکی نئی خریداری کرتے تھے، دوستون کے کتبخانے بسحر وافسون اُٹھالاتے تھے، خود مجھے دارالعلوم کے قیام کے زمانہ مین، ندوہ کے تمام صیغون مین سے سب سے زیادہ کتبخانہ سے دلچسپی رہی ہی اگر استکبار نہ سمجھا جائے تو اظہار واقعہ کیلئے کہتا ہون، کہ کتبخانہ کے لیے مولانا روح تھے تو مین ہاتھ تھا، سکندر نواز جنگ، عماد الملک، عماد جنگ، حسام الملک علی حسن خان وغیرہ کے تمام کتبخانے میرے ہاتھ سے ندوہ مین داخل ہوئے ہین، اور اُسکے لیے مین نے حیدرآباد وبانکی پور وغیرہ کے سفر کیے ہین، مولانا کے عہد کی تمام کتابین میرے ہی ذریعہ کی خریداری سے دفتر مین داخل ہوسکی ہین، اس لیے بے موقع نہوگا اگر اسکے لیے ایک بہت بڑی تحریک بھی میری ہی زبان سے انجام پائے،

بزرگان واحباب! ہم مین سے کون ہی جو اس محسن کی شکرگذاری کیلئے آمادہ نہین؟ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ لیکن خود غرض انسان کی نفس پرستی دیکھیے کہ دوسرون کے شکریہ کیلئے بھی وہی طریقہ اختیار کرتا ہی جو خود اُسکی ذاتی منفعت اور فائدہ کی

راہ ہو، ندوہ کے احاطہ مین ایک کتبخانہ کی تعمیر سے ہم مولانائے مرحوم کے احسانات کا شکریہ ادا کرتے ہین؟ یا اپنے لیئے مولانا کی وفات کے بعد بھی اُن سے ایک نیا احسان مانگتے ہین! لیکن اسکے سوا مسافر دار الفنا، دار البقا کے باشندہ کے لیے کیا تحفہ نذر کرسکتا ہو؟ پروردگار مرنے والے کے لیئے چند اوراق کا مجموعہ جس کو کتبخانہ کہتے ہین، اور اُسکے لیے ایک اینٹ اور پتھر کا گھر قبول کر حاضرین! دست سوال دراز کرو کہ یہ تحریک بار آور ہو، اور قوم کو خدا اس یادگار کی تعمیر کے لیے توفیق عطا کرے،

حضرات! اذراس فصل وصل کو دیکھیے کہ ندوہ کالجہ سہان ہو لیکن کتبخانہ یہان سے دو میل پر واقع ہو "کشتی در فرنگ و ملّاح در چین" عربی خوان طلبہ کی علمی دریوزہ گری اور فقر کا ایک راز یہ بھی ہو کہ جس درسگاہ مین وہ پڑھتے ہین اُس کے احاطہ مین کوئی وسیع کتبخانہ نہین ہوتا عموماً مانگے تانگے کی یا بمشکل خریداری کی چند درسی کتابین ہوتی ہین جو اُنکی علمی ہستی کی کائنات ہو، کہین کتبخانہ ہوتا بھی ہو تو اُس خزانے پر ایک سانپ بیٹھا ہوتا ہو (مہتمم) جو عام طلبہ کا وہان گذر بھی نہین ہونے دیتا، **دار العلوم** کی کامیابی اور اس کے فرزندون کی وسیع نظری، استغنائے علمی، اور شوق مطالعہ اسی کتبخانہ کا نتیجہ ہو، لیکن اس حالت مین کہ "کشتی در فرنگ و ملّاح در چین" کی مثل صادق ہو، دار العلوم کی قدیم کامیابی کو کسقدر نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہو؟

حاضرین اس تحریک کی ضرورت و اہمیت اس درجہ عیان ہو کہ مزید گفتگو کی حاجت نہین، مولانائے مرحوم نے ندوہ اور دار العلوم کے احاطہ مین جو عظیم الشان اُمور انجام دیے، استحقاق تو یہ تھا کہ اُن کا مدفن اسی احاطہ مین ہوتا، لیکن یہ مقدر نہ تھا، اَب آئے کہ اُنکی یاد اور احسانات کا مدفن یہان بنائین جس کا نام کتبخانہ ہو،

بعد از وفات تربتِ ما در زمین مجو
در سینہائے مردم عارف مزار ماست

آب گیارہ بج چکے تھے اس لیئے صاحب صدر نے اجلاس برخاست کیا،

سہ پہر کو جلسہ عام تھا جسمین ہر شخص شریک ہو سکتا تھا اسوقت مولانا احمد علی صاحب محدث میرٹھی نے وعظ بیان کیا اور بعد نماز مغرب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری نے اپنے دلکش و طرب انگیز وعظ سے سامعین کو محظوظ کیا،

تیسرا اجلاس

صدر جناب خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی۔آئی۔ای۔

۵۔اپریل روز دوشنبہ کو ندوۃ العلماء کا تیسرا اجلاس زیر صدارت عالیجناب خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل بھاولپور شروع ہوا تلاوت قرآن مجید کے بعد دار العلوم کے ایک طالب علم ابو الجلال صاحب نے فارسی نظم پڑھی بعد ازان جناب ملا عبد الباسط صاحب حیدر آبادی نے سالانہ رزولیوشن حسب ذیل الفاظ مین پیش کیا،

"مولانا مولوی محمد خلیل الرحمان صاحب کے انتخاب نظامت کو جو بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۱۳ء مین مجلس انتظامیہ نے کیا تھا یہ جلسہ منظور کرتا ہے اور اپنی نظامت کے زمانہ مین مولانا موصوف نے جو خدمات کیے ہین اُن کا شکریہ ادا کرتا ہے اور ماہ جولائی کے بعد کے لیے مجلس انتظامی منعقدہ ۲ ماہ حال مین جو انتخاب مولانا مولوی حکیم سید عبد الحی صاحب کا بطور ناظم ہوا ہے اس کو تکمیلاً منظور کرتا ہے"

نواب سید محمد علی حسن خان بالقابہ نے اسکی تائید کی اور رزولیوشن جلسہ مین منظور کیا گیا،

اسکے بعد ابو یمسات عبد الشکور صاحب متعلم دار العلوم نے حسب ذیل ترکیب بند پڑھکر سنایا

ترکیب بند

ایکه در بزم جهان بهر تماشا آئی
با هزار آرزو و شوق و تمنا آئی

ایکه از عالم امکان ز سر ناز و غرور
بهر نظاره این گنبد خضرا آئی

گه بلطف و طرب از خانه بطرز مستان
بر در میکده با ساغر و مینا آئی

گاه تنگ آمده از غلغله صوفی و شیخ
از در صومعه رو کرده بصحرا آئی

پی این گاه گهی از پی آن می تازی
حیف باشد که نه از بهر مواسا آئی

تا به بینی که درین بزم چه برگست و چه ساز
گاه گه باز خرامی و چند ارا آئی

حالت شرع به بینی که چه سامان دارد
مانگوئیم بغر بتکده ما آئی

طرح انداخته نو، کار و گر بست طراز
خود به بینی و به بازیگه دنیا آئی

هان بگوئی که چنان عزت اسلام کجا
ابتدایش که چنان بود سرانجام کجا

خود به بینی که چسان خانه ویران بودست
این مپرسی که چه طور و بچه عنوان بودست

قدمے رنجه کن در حرم شرع بیا
ایکه پرسی که چه سازست و چه سامان بودست

علما بی خبرانند ز حال ملت
مشتعل در حرمش آتش سوزان بودست

فرقه ها ساخته کندند بنائے توحید
همه شیرازه اوراق - پریشان بودست

داشته اند پس پشت و لیکن ز زبان
همه گویند مرا کار بقرآن بودست

چون تو بے بهره ز اسباب جهانی چه شود
گر تو گوئی پدرم زاده سلطان بودست

گرچه بودیم گرانمایه و لیکن اکنون
مایه ذلت و افلاس فراوان بودست

اُمرا ست بدو تکمه ها مے خوابند — آن ندانند چه تقلیب بدوران بودست
آن یکے بے خبر و این دگرے ست بخواب — قوتِ بازوئے اسلام زایشان بودست
بحر طوفان زدهٔ و کشتی ما در گرداب — دوستان هیچ نه بینند چه طغیان بودست

کشتی شرع نه بینی که بگرداب اُفتاد
ناخدا بے خبر و کار به سیلاب اُفتاد

ایکه پرسید زما باعثِ خونباری ما — خود به بینید که چونست دل افگاری ما
خوار گشتیم و تبه بے سر و سامان گشتیم — تا کجا اے فلک این ذلت واین خواری ما
ایکه با عیش و تنعم گذرد شام و پگاه — گاه پرسید که چونست و چرا زاری ما
داغ بر داغ نهد حادثهٔ دهر و لے — آنچنانست که بد غفلت و سرشاری ما
ما که غافل زجهانیم و بدانیم هشیار — چه بود خواب همین ست چو بیداری ما
چرخ پیش و پسِ ما سنگ بلاے بارد — لیک خفتست بغفلت گده هشیاری ما
پیش ازین زینتِ ما بود کلاه و افسر — لیکن اکنون زسر انداخت نگونساری ما
جلوه افروزِ جهان بود ضیاے اسلام — گشت تاریک حریمش زسیه کاری ما
کار عالم همه بر طرزِ دگر یافت طراز — وقت سخت ست وهمانست سبکباری ما

همتت هست اگر خیز و که وقت ست همین
پیش سهل ست بسے منزل سخت ست همین

گرچه در دست تو آئینِ جهانبانی نیست — گرچه بر فرق ترا افسرِ خاقانی نیست
گرچه دانیم ترا اصولتِ اسکندر نیست — گرچه دانیم ترا تختِ سلیمانی نیست
گرچه دانیم که در کیسهٔ بے مایهٔ تو — سیم و گنجینهٔ زر هیچ فراوانی نیست

پیشِ تو حالِ دل خویش شویم عرضه گذار — حاش لله که سودائے غزلخوانی نیست
چشم بکشاؤ و مے چند نظر کن بجهان — برهمان طور کنون گردش دورانی نیست
رفت برباد همه دولت شرع و ملت — لیک در خاطرِ تو هیچ پریشانی نیست
جذبهٔ ملت و آن غیرت دین ست کجا — حال دین ست تبه، هیچ پشیمانی نیست
آن بنا شد که حسودانِ تو گاهے گویند — که براوراقِ جهان نقش مسلمانی نیست
حال فرداست هویدا ز نشانِ امروز — سرِ مرموز مثال خطِ پیشانی نیست
چشم بکشاؤ سوئے حالتِ دین کن نظرے — خیز و برخیز که این وقت تن آسانی نیست
راست ست اینکه ترا ملک و زر و دولت نیست — لیک دانم چنان بے سر و سامانی نیست

قوتِ نشو و نما چون شود از نم پیدا
قطره قطره چو کنی جمع شود یم پیدا

ای که پرسی که درین بزم چه سامان باشد — که درین باخته جام مے و سندان باشد
تو برین کالبدِ خاک اگر مینازی — سخن اینجا همه از کالبد و جان باشد
عالمے هست دگر گر نظرت پنهانست — سخن اینجا همه از عالمِ امکان باشد
عالمے هست ببالا ز ره عجز و نیاز — عقل و هوش و خرد آنجا همه حیران باشد
تو بفرمودهٔ عقل و خرد خود نازی — سخن اینجا همه از آیتِ قرآن باشد
از عالم همه در گفتهٔ حق باید جست — تو چه دانی که چه پیدا و چه پنهان باشد
تا چه نازی تو برا قوالِ حکیمانِ جهان — سخن اینجا همه از خشم رسولان باشد
در بدر بهرِ علاج تنِ خود مے باشے — صحت اینجا همه از علت ایمان باشد
باده گر خواهی بیا از قدح نه وه بنوش — که پے تشنه لبان چشمهٔ حیوان باشد

چارہ ارجوئی زامراض ہم ازندوہ بجو　　دردہا راکہ تو داری ہمہ درمان باشد

شمس خاموش شود دست دعا بردار

سخت گشتہ دراز و قلمت سحر نگار

اے خدائے دوجہان صاحب لطف عمیم　　ایکہ ذات تو غفور ست و رحیم ست و کریم

گونہ گون بازی قدرت بنمائی ہر دم　　گاہ برطرز حدوث و گہے برطرز قدیم

سبزہ روئیدگی و شاخ نوئے یابد　　جان از قدرت خود میدمی در عظم رمیم

برامید یکہ تو لاتقنطوا خود فرمودی　　خط طغرائے صحف کردہ رحمٰن و رحیم

حاضر درگہ تو ایم بیک مایہ اُمید　　طالب ملک و گہر ایم نہ جنات نعیم

تاج جمشید بامتخت کیان نیز مدہ　　ما نخواہیم زر و مال، نہ تاج و دیہیم

آرزو نیست کہ ما فر سکندر طلبیم　　ہوس ما ست نہ گنجینہ لعل و زر و سیم

چشم داریم ز درگاہ تو ہر شام و پگاہ

کہ بما یک نظر انداز بصد لطف نگاہ

مندرجہ بالا ترکیب بند کے ختم ہونے پر مولوی احمد اللہ صاحب متعلم درجہ تکمیل نے عربی میں تقریر کی اور مولانا شیخ محمد صاحب عرب پروفیسر دارالعلوم ندوہ نے حسب ذیل عربی قصیدہ پڑھکر سنایا:

قصیدہ

رحم القوام اعتد الاقدار حکی الفا　　فصار قلبا لبانات الحمی الفا

یھوی مفازلہ الالحاظ وھو علی　　حد المھند منھا لم یخف تلفا

وھکذا بدع الاقدام صاحبہ　　حلیف عزہ یجوب الید معتسفا

فيا فوادى وقيت الباس كن حذرًا ... من ان تحملنى ما يقتضى اسفًا
واستفت قلبك فى حكم الغرام اذا ... ما كنت مدعيًا بالحب معترفًا
وان تسلنى عن الاحزان ما فعلت ... فانت ادرى ومن ذاق الهوى عرفًا
ناشدتك الله اذ كنت الولوع فلا ... تستبيك جفنى وكم اشكو جوى وجفا
فكن حريصًا على الصبر الجميل تنل ... صفو الليالى باوقات اللقا وكفى
وان كبا بك طرف الحظ وازدحمت ... خطوب دهر بها ريح الاسى عصفا
فانهض الى ندوة تحيا النفوس بها ... ناهيك من محفل بالعلم قد وكفا
صدر المحافل لا تحصى مآثرها ... كنز الفضائل كم ابدت لنا تحفا
احيت بتدبيرها الاوطان فانتظمت ... ارجاؤها نظم عقد الدر مؤتلفا
جاءت بشائرها بالصلح مفصحة ... فقلت مستبشرا اكرم به خلفا
فالصلح خير وخير الناس طالبه ... والله فى الذكر قد اثنى بما سلفا
فلا تزال بها الاوطان راقية ... اوج المعالى سراة قادة شرفا
ولا تزال بها فى حظوة وزحًا ... تبدى طوالعها فى عزة طرفا
فهى المبشر بالاقبال طالعها ... فكل ذى مظهر من بحرها اغترفا
عن منتهى مدحها الافكار قاصرة ... لكن نظلى عليها بالثنا عرفا
فى كل عام توافينا عوائدها ... باليمن والامن والتوفيق حيث صفا
فيا اولى العلم حثو الناس قاطبة ... لاجل تعميرها المبقى لهم شرفا
ويا اولى المال والجاه العريض لكم ... هذا الندى ندى يشتى الغرفا
يبقى ويذهب ما تعطون من نشب ... ذكر جميل على هام السماك ضفا

کونوا لندوتکم عونا علی زمنٍ ۔۔۔ اودت مکارمہ بل صُیّرت ھدفا
لاتحسبوا تلفا ما تعمرون بہ ۔۔۔ دار العلوم بلی یا نعمہ خلفا
لازالت امدحھا والشعر یشھد لی ۔۔۔ والنظم ابلغ فی المعنی لمن وصفا
ھذا وطلابھا یرجون خیر رجیً ۔۔۔ منکم اولوا العز والفضل الذی وکفا
قوموا علی قدم واستبدلوا ابدا ۔۔۔ عن بذلکم فی جنان الخلد وغرفا
فاللہ عونکم فی کل معضلۃٍ ۔۔۔ وحسبنا اللہ مما قد عنی وکفا
والشکر للدولۃ العظمی اذ منحت ۔۔۔ مکارما جمۃ حزتم بھا شرفا
فالشاہ جارج لازالت عواطفہ ۔۔۔ علی رعیتہ کالغیث اذ وکفا
بخل الحسین بنظم الدر قد ھتفا ۔۔۔ من بحر ندوتکم قد جاء مغترفا
ثم الصلاۃ علی المختار من مضرٍ ۔۔۔ وآلہ واصحب والاتباع والخلفا
ماسح مزن وما ناحت مطوقۃ ۔۔۔ تثیر صبّا لبانات الحمی آلفا

ناظم عقدھا وناسج بردھا ابو خلیل محمد بن حسین الانصاری

مدرس دار العلوم ندوہ لکھنؤ عفا اللہ عنہ

اس کے بعد متعدد علماء نے تقریرین کین جو قلمبند نہین ہوسکین آخر مین میر عاشق حسین صاحب سابق انجنیر ریاست بھاولپور نے آڈٹ رپورٹ متعلق تعمیر دار العلوم پیش کی۔

آج کے اجلاس مین جناب صاحب کمشنر بہادر اور جناب صاحبڈپٹی کمشنر بہادر لکھنؤ بھی تشریف لائے، مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی آنریری سکرٹری استقبالیہ کمیٹی نے جلسہ کیطرف سے شکریہ ادا کیا، اور دوران تقریرین یہ ظاہر کیا کہ ہمارے درمیان جو اختلاف تھا وہ رفع ہوگیا، اور اب دونون فریق باہم ملکر کام کررہے ہین اس پر دونون صاحبون نے اظہار مسرت

فرمایا، اس اجلاس مین بعض معزز طلبائے قدیم کی تحریک اور دیگر اصحاب کی تائید سے تعمیر مسجد کی تجویز بھی پیش کیگئی جسکا عام طور پر نہایت خوشی سے خیر مقدم کیا گیا، اور اسیوقت عام چندہ شروع ہوگیا جس کا معقول حصہ فوراً وصول ہوگیا اور موعودہ رقمین بھی وصول ہو رہی ہین، اِس تحریک کے بعد ندوہ کا تیسرا اجلاس محترم صدر کی آخری تقریر پر ختم ہوا،

مسجد کا سنگِ اساس

اجلاس برخاست ہونیکے بعد ارکان انتظامی، علماء اور مقامی معززین کی موجودگی مین مسجد کا سنگِ اساس نصب کیا گیا اور تمام حاضرین نے تکمیل مسجد کے لیے دعائے خیر و برکت مانگی، ہمکو اُمید ہے کہ تمام مسلمان نہایت فیاضی سے تعمیر مسجد مین حصہ لین گے، تاکہ ندوہ کی ضرورت و شان کے لائق ایک وسیع و شاندار مسجد تعمیر ہو سکے،

چوتھا اجلاس

صدر جناب مولانا مولوی ناظر حسن صاحب

۲ بجے سہ پہر کو چوتھا اجلاس زیر صدارت جناب مولانا ناظر حسن صاحب منعقد ہوا، تلاوت قرآن شریف کے بعد جناب مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب نے نہایت خلوص و محبت سے اِن مہمانون کا شکریہ ادا کیا جو دور و دراز مقامات سے زحمت سفر گوارا فرما کر اجلاس ندوہ کی شرکت کے لیے تشریف لائے اور اپنا گران مایہ وقت اِس قومی مجلس کی خدمت و اعانت مین صرف کیا، مولانا ممدوح کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے اِسکی تائید کی،

مولوی سید ظہور احمد صاحب وکیل نے اُن اصحاب کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے مجلس استقبالی کے مہمات اُمور مین حصہ لیکر شبانہ روز نہایت محنت و مستعدی سے اجلاس سالانہ کے خدمات مین اپنا وقت صرف کیا، مولانا سید ظہور الاسلام صاحب نے اِسکی تائید فرمائی،

آخر مین مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری نے صدر کے شکریہ کی تجویز پیش کی مولوی عبدالرحیم صاحب ریواڑی نے تائید کی اور اجلاس عام کی طرف سے صدر انجمن کا شکریہ ادا کیا گیا، بعدازان محترم صدر کی اختتامی تقریر پر نہایت سکون و سادگی سے ندوہ کا سالانہ اجلاس ختم ہو گیا،

ارکان ندوہ اور طلبائے قدیم

۵- اپریل ۱۹۱۵ء کو دار العلوم ندوہ کے طلبائے قدیم نے ارکان ندوۃ العلماء اور علماء کرام کو ٹی پارٹی کے لیئے مدعو کیا ہال کے متصل ایک وسیع کمرہ مین ہر قسم کے فواکہات اور مٹھائیان ترتیب و قرینہ سے چُنی ہوئی تھین اور طلبائے قدیم معزز مہمانونکی آمد کے منتظر تھے، نماز عصر کے بعد ارکان ندوہ، علماء اور دیگر معززین کمرہ مین تشریف لائے اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ پر لطف صحبت جاری رہی، پارٹی کے ختم ہونے پر مولانا سید سلیمان صاحب ندوی نے ایک برمحل تقریر کی پہلے آپ نے ارکان کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد آپ نے واضح طور پر بتایا کہ طلبائے قدیم ارکان سے کیا توقعات رکھتے ہین؟ ندوہ سے انکی کیسی کیسی اُمیدین وابستہ ہین؟ آپنے معزز ارکان کو مخاطب کرکے نہایت جوش سے بیان کیا کہ آپ لوگ ہمکو ندوہ کے لیے کام کرنے کا موقع دیجیئے اگر آپ اِس عمارت کے معمار ہین تو ہمکو کم از کم مزدوری کے لیے قبول کیجیئے کیونکہ ہم کام کرنا چاہتے ہین، اور ہمنے ندوہ کے لیے ایثار و نفس کشی کی متعدد مثالین خود یہان رہکر قائم کی ہین، دنیوی جاہ و حشمت اور اُل و دولت

کی تمنائین ہمارے دلمین نہین ہین، ہم اگرچہ خاک نشین ہین لیکن اپنے اندر خدمت قومی کا ایک جذبہ رکھتے ہین، اس بناء پر نہایت ادب سے ہمارا یہ مطالبہ ہی کہ ہمکو اپنے کام مین شریک کیجیئے، یہ مؤثر و پرجوش تقریر دیر تک جاری رہی۔ جس کے ختم ہونے پر جناب مولانا حبیب الرحمان خان صاحب شروانی رکن انتظامی نے ارکان ندوۃ العلماء کی طرف سے اس کا جواب دیا آپ نے بیان فرمایا کہ "ہم طلبائے قدیم کے ان پاکیزہ خیالات کی قدر کرتے ہین اور ان کے خدمات کو مسرت سے قبول کرنے کے لیئے تیار ہین۔ اسکے بعد آپ نے طلبا، قدیم کو متعدد نصیحتین کین اور فرمایا کہ دنیوی جاہ و جلال معیار عزت نہین ہی اس لیے آپ کو اُن لوگون پر رشک نہین کرنا چاہیئے جو قصر امارت مین اپنی زندگیان بسر کرتے ہین، اور جنکی شاندار دنیوی زندگی لوگون کو مرعوب کر دیتی ہی بلکہ آپ کو ایسی عزت حاصل کرنی چاہیئے کہ آپ بوریا نشین ہوکر ہماری قوم کے سرتاج ہون اور تمام دُنیا آپ کی عزت کرنے پر مجبور ہو مولانا ممدوح کی پوری تقریر نہایت پرمغز اور مفید معلومات سے لبریز تھی، جو نہایت خاموشی و سکون سے سُنی گئی، مولانا حبیب الرحمان خان کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کھڑے ہوئے اور طلبائے قدیم کو مخاطب کرکے ایک مختصر لیکن پُر درد اور معنی خیز تقریر کی جس مین آپنے بتایا کہ اسوقت مذہب کے لیے کس قسم کے خدمات کی ضرورت ہی؟ آخر مین آپ نے مذہبی خدمات کے لیے ثبات و استقامت اور عزم و استقلال کی ضرورت ظاہر کی اور فرمایا کہ طلبائے دار العلوم کو ہمیشہ خالص مذہبی و علمی خدمات مین منہمک رہنا چاہیئے، اَب چونکہ مغرب کا وقت آگیا تھا، اس لیے یہ پُر لطف صحبت ختم کر دی گئی، لیکن اس کی خوشگوار یادگار اب تک ہمارے دلون مین باقی ہے"۔

تکمیل عمارت کی عملی تجویز

ندوۃ العلماء کے موجودہ مسائل مین سب سے زیادہ مہتم بالشان مسئلہ تعمیر دار الاقامہ کا ہی، اگرچہ بجائے خود تکمیل عمارت جدید، تعمیر کتب خانہ اور مسجد کی ضرورت بھی نہایت شدت سے محسوس ہو رہی ہی لیکن دار الاقامہ (بورڈنگ) ایسی چیز ہی جس کے بغیر دار العلوم کا تمام نظام بالکل نامکمل حالت مین ہی، اس لئے کارکنان ندوہ کو قدم قدم پر مشکلات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے، دار العلوم کی جدید عمارت شہر سے بعید فاصلہ پر ہی، یہان نہ تو طلبہ کے لیئے کرایہ کے مکانات حاصل کیئے جاسکتے ہین، نہ کوئی عارضی انتظام معقول پیمانہ پر ہو سکتا ہی، اگر طلبہ کو بطور خود شہر مین رہنے کی اجازت دی جائے تو قطع نظر اس کے کہ یہ طریقہ کہان تک ان کے لیے زحمت و دشواری کا باعث ہوگا۔ دار الاقامہ کی تربیت و باقاعدہ نظام سے جو فائدہ مدنظر ہی وہ ہمیشہ کے لیے مفقود ہو جائے گا۔ اس بنا پر خود ارکان ندوہ بھی تکمیل و توسیع عمارت کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہین، چنانچہ اجلاس سالانہ کے بعد ۶۔ اپریل کو بعد مغرب اسی غرض سے ایک صحبت مشورہ نواب سید محمد علی حسن خان بالقابہ کے مکان پر منعقدہ ہوئی علاوہ مقامی اصحاب کے مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی اور مولانا ابوالکلام آزاد بھی شریک مشورہ تھے سردست ۲۵ کمرون کی اشد ضرورت ظاہر کیگئی، موجودہ ارکان نے وعدہ کیا کہ وہ ایک ایک کمرہ کی تعمیر کے لیے ہزار ہزار روپیہ دو ماہ کے اندر جمع کر دین گے، مولوی مسعود علی صاحب قدوائی ندوی نے ظاہر کیا کہ طلبائے قدیم بھی ایک کمرہ کی تعمیر کیلیئے مقررہ رقم فراہم کر دینے کا اعلان کرتے ہین، مولانا حبیب الرحمان خان شروانی نے خاص طور پر اس اسکیم سے دلچسپی ظاہر کی آپ نے فرمایا کہ وہ اس تجویز کی توسیع و تکمیل کے لیئے ندوہ کے

تمام معاونین سے برابر خط وکتابت جاری رکھین گے، لہذا ہمکو اُمید کرنا چاہیئے کہ یہ تحریک انشاءاللہ بارآور و کامیاب ہوگی،

اجلاس سالانہ کے نتائج پر ایک تبصرہ

اب تک یہ سوال بحث طلب ہو کہ ندوہ کا چودھوان سالانہ اجلاس کامیاب ہا یا ناکامیاب ہم اپنے فرض سے قاصر رہین گے اگر اس سوال کو اسطرح بحث طلب چھوڑ کر خاموش ہو جائین،

اس سوال کے حل کرنے کے لیئے سب سے پہلے ہمکو گرد و پیش کے واقعات اور ندوہ کے گذشتہ دور کشمکش کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے اُس وقت البتہ توقع کیجا سکتی ہو کہ ہم کسی صحیح نتیجہ تک پہونچ سکین،

حقیقت یہ ہو کہ کسی قومی جلسہ کی بے رونقی و ناکامیابی کے جس قدر اسباب ہو سکتے ہین وہ سب بدقسمتی سے اِس دفعہ ندوہ کے سالانہ اجلاس کے موقع پر جمع تھے،

(۱) مثلاً جنگ و قحط کے عالمگیر نتائج کسی طرح نظر انداز کرنیکے قابل نہین ہین یہ ناممکن تھا کہ ندوہ اِس اثر سے متاثر نہوتا جبکہ ہندوستان کے تمام قومی کامون مین نمایان افسردگی محسوس ہو رہی ہو، چند دن کی رفتار رُک گئی ہو اور کسی موقع پر بھی عام مستعدی و سرگرمی کی علامتین نظر نہین آتین،

(۲) اِس کے علاوہ یہ امر بھی قابل لحاظ ہو کہ اختلاف باہمی نے ایک بڑی تک ملک مین ندوہ کی طرف سے بے چینی پیدا کردی تھی اور یہ توقع مفقود ہو چکی تھی کہ ندوہ کی اسکیم پر آئندہ صلح و آشتی سے عمل کیا جا سکے گا، خود سالانہ جلسہ کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ ایک میدان دار و گیر ہوگا، جہان فریقانہ جذبات منظر عام پر نمایان ہون گے اور دلون کا غبار برق غضب

بنکر ہمارے خرمن اُمید کو خاک سیاہ کر دے گا، یہ خیال تھا جس نے لوگونمین نفرت و بے اعتمادی کی اسپرٹ پیدا کر دی تھی، بلکہ حقیقت یہ ہو کہ ندوہ کے ساتھ جو توقعات وابستہ تھے اِن کا خاتمہ ہو چکا تھا، اس حالت مین کیونکر توقع کی جا سکتی تھی کہ مُلک کے سربرآوردہ اصحاب ندوہ کے ہنگامہ مین حصہ لینے کے لیئے اجلاس سالانہ مین شریک ہون گے، البتہ اگر صلح کا اعلان کسی قدر پہلے ملک مین شائع ہو جاتا تو اجلاس کی حالت مین ایک خوشگوار تبدیلی محسوس ہوتی،

(۳) سب سے بڑھکر جلسہ کی بیرونقی کا باعث مسلم یونیورسٹی علی گڈھ، اور انجمن حمایت اسلام کا سالانہ جلسہ تھا، مسلم یونیورسٹی کے بعض اہم معاملات سے مسلمانون کو جو تعلق ہو اسکے لحاظ سے اِس جلسہ مین شرکت ضروری تھی اسیطرح زندہ دلان پنجاب اپنی مقامی انجمن کے سالانہ جلسہ کی وجہ سے لکھنؤ نہ آسکے، ورنہ یقیناً پنجاب و ممالک متحدہ کے بکثرت مہمان شریک ہوتے،

غرض اِس دفعہ متعدد اسباب ناکامی کے جمع ہو گئے تھے، لیکن باایں ہمہ ندوہ کا سالانہ جلسہ ہماری توقع سے بڑھکر کامیاب رہا، جلسہ مین کلکتہ، بمبئی، رنگون، مدراس، اور حیدرآباد تک کے مہمان موجود تھے، اِس سے بھی قطع نظر سب سے زیادہ وقیع کامیابی یہ ہو کہ بحمد اللہ ہمارا باہمی اختلاف رفع ہو گیا، اور اب فریقین ایک دوسرے سے ملکر کام کرنے پر آمادہ ہین، یہ وہ کامیابی ہو جو ندوہ کو اپنے گذشتہ ایام حیات مین غالباً کبھی نصیب نہین ہوئی،

ندوۃ العلماء کا مستقبل

اب چونکہ ندوۃ العلماء کے تمام اختلافات کا خاتمہ ہو چکا ہو، باہمی کش مکش رفع ہو چکی ہو، اس لیے مسلمانان ہند کا فرض ہو کہ وہ پورے عزم و حوصلہ سے کام لیکر ایک دفعہ ندوہ کی ترقی و اعانت کے لیے بھی مستعد ہو جائین، ندوہ کے لیے کام کرنے کا اصلی وقت اب آیا ہو، ہمارا فرض ہے

کہ اِس فرصت جلیلہ کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرین، خصوصًا جن اصحاب نے معاملات ندوہ مین فریقانہ حیثیت سے حصہ لیا تھا، اُن کو سب سے پہلے وقت و موقع کی اہمیت محسوس کرنا چاہیئے، ورنہ یہ خیال کیا جائے گا کہ اُن کی مخالفت و موافقت شخصی اغراض پر مبنی تھی،

اعتذار

افسوس ہی کہ اِس دفعہ اجلاس سالانہ کے موقع پر بعض تقریرین قلمبند نہ سکین، اجلاس کے بعد معزز مقررین کیخدمت مین درخواست کیگئی کہ وہ اپنی تقریرین قلمبند کرکے مرحمت فرمائین تاکہ روداد سالانہ مین درج ہوسکین لیکن اسمین بھی کامیابی نہین ہوئی، اسلیئے ہم مفصل تقریرون کے شائع کرنے سے معذور ہین، لیکن قریبًا تمام تقریرون کا ماحصل روداد مین درج کردیا گیا ہے،

تعمیر دارالعلوم کے متعلق جناب سید عاشق حسین انجنیر نے جو رپورٹ مرتب کی ہی وہ بھی ابھی تک موصول نہین ہوئی، اگر روداد مرتب ہونیسے پہلے سید صاحب موصوف نے رپورٹ بھیجدی، تو بطور ضمیمہ روداد کے ساتھ شامل کردیجائیگی، ورنہ علیحدہ چھاپکر شائع کیجائیگی، چونکہ روداد کا جلد شائع ہونا ضروری ہی، اس لیئے رپورٹ کے انتظار مین مزید توقف نہین کیا جاسکتا،

ندوۃ العلماء اور دارالعلوم کا سالانہ حساب یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء سے ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء تک اس روداد کے ساتھ شامل کردیا گیا ہی، چونکہ مفصل حساب ماہ بماہ رسالہ الندوہ مین شائع ہوتا رہتا ہی، اس لیئے چندہ دہندگان کے اسمائے گرامی قلم انداز کرکے صرف آمد و صرف کا گوشوارہ شائع کیا جاتا ہی، جو اصحاب ندوۃ العلماء کے مداخل و مصارف کا مفصل حساب دیکھنا چاہین وہ رسالہ الندوہ ملاحظہ فرمایا کرین،

خاکسار محمد اکرام اللہ خان ندوی ایڈیٹر رسالہ الندوہ

ندوۃ العلماء

لکھنؤ

یکم ستمبر سنہ ۱۹۱۵ء

ضروری قواعد داخلہ وغیرہ دارالعلوم ندوۃ العلماء

۱۔ دارالعلوم مین درجۂ فضیلت کی تعلیم کی مدت آٹھ سال ہی جسکو کامیابی کے ساتھ پورا کرنے پر فضیلت کی سند دیجاویگی

۲۔ اس درجے مین علوم ذیل پڑھائے جائینگے،

تفسیر حدیث۔ فقہ اُصولین فرائض معانی بیان بدیع۔ انشاء عروض۔ قوانی منطق۔ فلسفہ مناظرہ کلام صرف نحو حساب ہندسہ۔ تاریخ زبان انگریزی بطور زبان ثانی۔

۳۔ انگریزی سے کوئی طالب علم مستثنیٰ نہین ہوسکتا جب تک کہ مجلس دارالعلوم کسی کو مستثنیٰ نکرے

۴۔ دارالعلوم کے درجۂ تکمیل کی ہر شاخ کیلئے تعلیم کی مدت دو برس مقرر ہی جس کو کامیابی کے ساتھ پورا کرنے پر تکمیل کی سند دیجائے گی،

اسوقت مدارج تکمیل تین ہین

۵۔ (۱) تکمیل دینیات جسمین تفسیر حدیث فقہ واُصول کی اعلیٰ درجے کی کتابین داخل ہین،

۶۔ (۲) تکمیل کلام جسمین منطق فلسفہ الہیات اور کلام کی اعلیٰ درجے کی کتابین داخل ہین،

۷۔ (۳) تکمیل ادب جسمین ادب وانشاء کی کتابین اور نظم ونثر کی مشق شامل ہی،

داخلہ طلبہ

۸۔ (۱) دارالعلوم کے درجۂ عربی کی اوّل جماعت مین وہ طلبہ لیئے جائینگے جن کا سن پندرہ برس سے زائد نہو اور جو طلبہ دوسرے یا تیسرے سال یا متوسط درجے مین داخل ہونے کی لیاقت رکھتے ہون گے اُنکی عمر کا لحاظ اُنکی ختم شدہ خواندگی کے معیار سے کیا جائیگا مگر خاص حالتون مین بمنظوری ناظم اِس قاعدہ سے کسی کو مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے،

۹۔ (۲) فارسی کے درجہ مین وہ طالب العلم لیا جاوے گا جسکی عمر ۱۴ برس سے زیادہ نہو،

۱۰۔ (۳) ہر ایک اُمیدوار کو دار العلوم کے چھپے ہوئے فارم پر درخواست لکھنا اور اُس فارم کی خانہ پری کرنی ہوگی،

۱۱۔ (۴) مندرجۂ بالا درخواست مہتمم کے پاس پیش ہوگی پھر مہتمم بذات خود یا کسی دوسرے مدرس کے ذریعے سے اُمیدوار کی لیاقت کا امتحان لے گا۔ اِس امتحان مین اُمیدوار لائق ثابت ہوا تو اُس کی درخواست منظور کی جائے گی اور وہ باقاعدہ جماعت مین داخل کر لیا جائے گا، منظوری کے بعد اُمیدوار کو اپنی درخواست محرر دار العلوم کے حوالے کرنا ہوگا تاکہ وہ باقاعدہ اُسکا نام رجسٹر داخلہ نیز درجے کے رجسٹر نمبر مین درج کرے،

۱۲۔ (۵) ہر طالب العلم کو بوقت داخل ہونے کے دو روپیہ فیس داخلہ دینی ہوگی اگر کسی طالب العلم کا نام غیر حاضری وغیرہ کی وجہ سے خارج ہو گیا ہو یا کر دیا گیا ہو تو دوبارہ بہ ادائے فیس داخل ہو سکے گا۔ (بجز ایسی صورت کے وہ ممنوع الادخال کیا گیا ہو،)

حاضری دار العلوم

۱۳۔ (۶) ہر طالب العلم پر فرض ہوگا کہ وہ روزمرہ بلا ناغہ درجہ مین ہر اُستاد کے پاس تعلیم حاصل کرنیکے لیئے حاضر ہو،

۱۴۔ (۷) اگر کوئی طالب العلم حاضری سے معذور ہو تو اُسکو درخواست رخصت مہتمم دار العلوم کی خدمت مین پیش کرنا چاہیئے درخواست پر اتالیق دار الاقامہ کی (اگر طالب العلم دار الاقامہ مین رہتا ہو) ورنہ اُسکے سرپرست کی تصدیق ہونی چاہیئے مہتمم بعد منظوری درخواست رخصت کو محرر دار العلوم کے پاس درج رجسٹر کرنے اور فائل مین رکھنے کو بھیجدے گا،

۱۵۔ (۸) ایسی رخصت جو ایک دن سے کم کی ہو ہر درجہ کا اُستاد بھی اگر مناسب سمجھے دے سکتا ہے

اور ایسی رخصت کیلئے درخواست کی ضرورت نہین ہی مگر اُستاد کو اُسکی اطلاع محرر دارالعلوم کو دینا لازمی ہوگی،

۱۶- (۹) ہر اُستاد کو رجسٹر حاضری مین صرف حاضری یا غیر حاضری درج کرنا چاہیئے رخصت کا اندراج بذریعہ درخواستون کے محرر دارالعلوم جنرل رجسٹر مین کریگا اور رجسٹر حاضری کے خانہ کیفیت مین لکھدیگا کہ یہ غیر حاضری بذریعۂ رخصت کے ہے،

۱۷- (۱۰) کسی اُستاد کو اجازت نہین ہے کہ وہ خود کسی طالب العلم کا نام رجسٹر حاضری مین درج کرے بلکہ تمام طلبہ درجہ کے نام محرر رجسٹر و نہین درج کرے گا،

۱۸- (۱۱) کسی اُستاد کو اجازت نہین کہ وہ درجہ مین کسی ایسے طالب العلم کو بیٹھنے دے جس کا نام رجسٹر مین درج نہ ہوا ہو،

۱۹- (۱۲) محرر دارالعلوم روزمرہ آخر گھنٹہ مین تمام رجسٹرہاے حاضری درجونمین سے منگا کر جنرل رجسٹر مین حاضری و غیر حاضری معہ تصریح رخصت کے درج کرے گا،

۲۰- (۱۳) مہینہ کے ختم پر محرر دارالعلوم طلبہ کی فہرست تیار کرے گا جو اپنے درجہ مین بلا حصول رخصت غیر حاضر رہے ہین اور (۶) پرت کا ایک دن قرار دیکر ہر طالب علم کی یومیہ غیر حاضری پر ایک آنہ کے حساب سے جرمانہ قائم کرکے مہتمم کی منظوری سے جرمانہ وصول کرے گا،

۲۱- (۱۴) پندرہ روز متواتر غیر حاضری پر طالب العلم کا نام دارالعلوم سے خارج کردیا جائے گا۔

۲۲- (۱۵) جو طالب العلم اکثر غیر حاضر رہتا ہو یا جسکا چال چلن خراب ہو یا عدول حکمی یا گستاخی کرے اُس کو مہتمم فہمائش و تنبیہ کرے گا اگر موثر نہو تو اختیار ہے کہ نام خارج کردے اور اگر ضرورت سمجھے تو وہ ممنوع الادخال بھی کرسکتا ہے،

۲۳- (۱۶) جس طالب العلم کا نام دارالعلوم سے خارج ہوگا وہ دارالاقامہ سے فوراً

خارج کردیا جائے گا،

قیام دارالاقامہ

۲۴- (۱۷) دارالاقامہ مین رہنے والے طلباوہی ہون گے جنکی عمر دس برس سے کم نہو۔

۲۵- (۱۸) مستطیع طلبہ سے بابت اخراجات خوردونوش کے سات روپیہ ماہوار لیئے جائین گے اگر کوئی طالب العلم یا مدرس یہ خواہش کرے گا کہ وہ ایک وقت دارالاقامہ مین کھانا کھاوے تو نصف فیس لیکر اُسکی یہ خواہش پوری کیجاوے گی،

۲۶- (۱۹) کوئی طالب العلم مستطیع اپنی خدمت کیواسطے اُس شخص کو دارالاقامہ مین رکھ سکتا ہی جس کو مہتمم منظور کرے ہر وقت مہتمم کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے ایسے خدمتگار کو موقوف کرکے دوسرا مقرر کردے۔ ایسے خدمتگار کو دارالاقامہ سے کھانا مل سکتا ہی بشرطیکہ تین روپیہ آٹھ آنہ ماہوار منجانب طالب العلم ادا کیا جائے۔

۲۷- (۲۰) ہر طالب العلم کے سرپرست کو اُس طالب العلم کی بابت جو دارالاقامہ مین داخل ہوگا سات روپیہ بابت داخلہ کے اور سات روپیہ مصارف ماہ روان پیشگی داخل کرنا ہوگا، اور آئندہ ہر مہینے کی ۲۵ تاریخ تک فیس ماہ آئندہ مہتمم کے پاس بھیجنا ہوگی جسکی رسید مہتمم مع مختصر حالات (جسمانی وتعلیمی طالب العلم کے) فرستندہ فیس کے پاس بھیجدیگا، داخلہ کی رقم دارالاقامہ چھوڑنے پر بشرطیکہ چھوڑنے والے پر کسی رقم کا مطالبہ باقی نہو واپس کردیجائیگی، اگر کسی طالب علم کی فیس بجائے مدت مقررہ بالا کے آخر ماہ تک بھی نہ داخل ہوگی تو اُسکا نام دارالاقامہ سے خارج کردیا جائے گا،

۲۸- (۲۱) دارالاقامہ سے غیر حاضری کے بابت کچھ مجرا نہین دیا جائیگا لیکن باقاعدہ اطلاع دیکر جانے کی صورت مین جب کہ یہ جانا ایک ہفتہ یا اِس سے زائد کیلئے ہو غیر حاضری کا فرض

مجرے دیا جائے گا، مگر پھر بھی دو روپیہ ماہوار کے حساب سے ایام غیر حاضری کی فیس لیجائیگی تاوقتیکہ وہ خود علیحدہ ہو جائے یا اُسکا نام خارج کر دیا جاوے۔

۲۹- (۲۲) ہر طالب العلم کو سالانہ امتحان (یعنی شعبان) کی فیس دار الاقامہ کے ساتھ تین روپیہ فیس تعطیل بھی داخل کرنا لازم ہوگی ورنہ شریک امتحان نہ کیا جاویگا۔

۳۰- (۲۳) غیر مستطیع طلبا کے مربیونکو ایک تحریر دینا ہوگی کہ طالب العلم قبل پورا کرنے تعلیم ہشت سالہ اور اگر تکمیل مین داخل ہوگا تو بلا پورا کیے تعلیم درجہ تکمیل کے بغیر کسی انتہی مجبوری کے جس کو مجلس دار العلوم تسلیم کرلے مدرسہ نہ چھوڑیگا اگر ایسا کریگا یا کسی اسٹرائک وغیرہ مین شریک ہوگا تو ہم تمام اُن اخراجات و وظائف کے جو اُس کو اُس وقت تک ملے ہونگے ذمہ دار ادا کرینگے ہون گے۔

۳۱- (۲۴) دار الاقامہ مین سوائے پرنسپل و نگران (مہتمم دار الاقامہ) یا اُس کے مددگار کے اگر ضرورت ہو غیر شخص نہین رہ سکتا البتہ پرنسپل اور مہتمم دار الاقامہ اور اُسکے مددگار ایک ایک اپنا عزیز اپنے پاس رکھ سکتے ہین بشرطیکہ اُن کے کھانے کا انتظام بھی اُنھین کے ساتھ ہو یعنی وہ اپنا اور اُن کا کھانا علیحدہ اپنے اہتمام سے انتظام کرین یا دونون بادلے فیس دار الاقامہ سے کھاوین البتہ کوئی مہمان طلبہ یا مدرسین مقیم دار الاقامہ کا باجازت مہتمم دار الاقامہ یا پرنسپل قیام کر سکتا ہو مدت قیام کسی حالت مین ایک ہفتہ سے زیادہ نہین ہو سکے گی ایسے مہمان کو دار الاقامہ سے کھانا بادلے ۲ روقت مل سکے گا۔ مہمان کے کھانے کا صرفہ نقد داخل کرنا ہوگا کسی کے حساب مین شامل نہ کیا جاویگا۔

۳۲- (۲۵) طلبہ دار الاقامہ ایک جگہ کھانا کھائین گے اور کھانے کے وقت ایک اُستاد نگران موجود رہیگا۔ باجازت نگران کسی وقت بضرورت کھانا جائے سکونت پر بھیجا جا سکتا ہو غذا عموماً گوشت

روٹی ترکاری دال چاول ہوگی؛

۳۳- (۲۶) طلبہ دارالاقامہ کو کسی وقت دارالاقامہ سے باہر جانا بدون اجازت اپنے نگران کے جائز نہین اسکی خلاف ورزی پر نگران تنبیہ کریگا اگر موثر نہو تو پرنسپل کو رپورٹ کریگا۔ پرنسپل کو سزائے جرمانہ وغیرہ یہان تک کہ اخراج کا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اختیار ہوگا۔

نگران جب کسی طالب العلم کو باہر جانے کی اجازت دے تو طالب کو ایک تحریری ٹکٹ دے گا جس مین لکھا ہوگا کہ فلان طالب العلم کو فلان وقت سے فلان وقت تک باہر جانیکی اجازت دیجاتی ہے جو بعد واپسی نگران کو واپس کردیا جاوے گا عموماً طلبہ کو بغرض تفریح بپابندی دفعہ ہذا جمعہ کو بعد جمعہ اجازت دیجائیگی مگر کسی ضرورت کی وجہ سے جو نگران کے نزدیک ضروری ہو ہر وقت اجازت دیجا سکتی ہے،

۳۴- (۲۷) کسی طالب علم کو علاوہ دارالمعلومات کے کسی اخبار یا رسالے کے منگانے کی اجازت نہین ہے۔ البتہ دارالمعلومات مین اخبارات و رسائل بعد منظوری نگران کے منگائے جا سکتے ہین،

(۲۸) دارالمعلومات شبانہ روز مقفل رہیگا اور اُسکی کنجی نگران یا جس کو وہ مقرر کرے اُسکے پاس رہیگی اور اوقات مدرسہ کے لحاظ سے جو وقت نگران مقرر کیا کرے گا۔ دو گھنٹہ کیلئے دارالمعلومات کھلا کرے گا مگر تمام انتظامات دارالمعلومات کے اور اُسکا چندہ خرید و فروخت طلبہ کے اختیارات مین ہوگا،

۳۵- (۲۹) ہر طالب العلم پر فرض ہوگا کہ اتالیق کے احکام کی اطاعت کرے،

۳۶- (۳۰) اتالیق کو بحیثیت نگرانی اختیارات ذیل ہونگے طلبہ کو بلا اجازت باہر جانیسے روکنا۔ شب کے وقت کسی طالب العلم کو دوسرے طالب العلم کے کمرے مین نہ جانے دینا۔

ایسے مجمع کو منتشر کرنا جس سے دیگر طلبہ کا نقصان ہو یا کسی دوسری مضرت کا اندیشہ ہو یا خلاف تہذیب و متانت ہو۔ طلبہ کی باہمی خفیف نزاعات کا مناسب فیصلہ رہائش کے لیے کمروں کی تقسیم، مناسب موقعوں پر کمروں کی تبدیل۔

رہائش کے متعلق طلبہ کی شکایات کا انتظام اس کے علاوہ تمام وہ امور جن کے انتظامات کی ضرورت ہو۔

۳۷۔ (۳۱) ہر طالب العلم کو نماز جماعت سے پڑھنا ضروری ہے اس کے لیے مہتمم و نگران کو حاضری لینے اور تنبیہ کرنے کا اختیار ہے۔

طلبہ کا غیر شرعی وضع بنانا جرم قابل مواخذہ ہے اگر باوجود تاکید و تنبیہ کے ترک نکرے تو مہتمم کو اختیار ہے کہ اسکو دارالاقامہ اور دارالعلوم سے خارج کردے۔

۳۸۔ (۳۲) نماز عصر طلبہ احاطہ کے اندر کھیلا کریں گے جب تک نماز مغرب کے لیے وضو کی گھنٹی نہ کھیل جاری رکھ سکتے ہیں گھنٹی ہونے کے ساتھ ہی فوراً کھیل بند کردیا جاویگا۔ کھیل کے وقت ایک استاد کا موجود رہنا ضروری ہے کھیل کا انتظام ہیڈ ماسٹر کے متعلق ہوگا یا جس کے وہ سپرد کرے۔

۳۹ (۳۳) طلبہ کے دارالاقامہ کے اوقات کی تقسیم حسب ذیل ہوگی:

صبح نماز کے بعد آدھا گھنٹہ تلاوت قرآن مجید،

بعد عصر ایک گھنٹہ یا زائد مغرب تک جسمانی ورزش،

مدرسہ کی حاضری چھ گھنٹہ،

مطالعہ و سبق انگریزی کے لیے دو گھنٹہ،

مطالعہ و سبق عربی کے لیے چار گھنٹہ،

باقی سونا آرام کرنا نماز وقت پر پڑھنا،

امتحانات

۴۰۔ (۳۴) ہر مہینے مین ایک امتحان تحریری ہوگا جو خود اساتذہ لیا کرینگے اور سالانہ امتحان مین چار پرچہ تحریری اور ایک پرچہ تقریری ہوگا سالانہ امتحان کے واسطے پانچوین جماعت تک کے طلبہ کا امتحان خود اساتذہ دارالعلوم لیا کرینگے مگر کوئی اُستاد اُس کتاب کا ممتحن نہوگا جو سال امتحان مین اسکے زیر تعلیم رہی ہو، لیکن سال ششم اور اس سے اوپر کی جماعتون کے امتحان کیواسطے عموماً مشاہیر علماء ہندوستان مین سے انتخاب کیے جائینگے،

۴۱۔ (۳۵) کسی امتحان مین کامیابی کے واسطے ضرور ہے کہ ہر پرچہ مین کم از کم ۳۳ فیصدی نمبر حاصل ہون اور تقریری امتحان مین بھی یہی شرط ضروری ہوگی،

۴۲۔ (۳۶) ایسے طالب العلم کو جسکی حاضری ۷۵ فیصدی سے کم ہو یا ماہواری امتحانات مین قابل شرکت نہو تو اُسکو شرکت کی اجازت نہ دیجائے گی،

جو طالب العلم بلا کسی ایسے عذر کے جسکو پرنسپل نے قبول کر لیا ہو شریک امتحان سالانہ نہوگا تو اُسکا نام دارالعلوم سے خارج کر دیا جائے گا،

وظائف

۴۳۔ (۳۷) ہر سال اتنے وظیفہ جتنے بجٹ مین منظور ہوئے ہون حسب شرائط مندرجہ بجٹ پرنسپل بمشورہ ناظم مقرر کر سکے گا،

کسی ناکام امتحان طالب العلم کو نہ وظیفہ دیا جائیگا نہ جاری رکھا جاویگا،

مکالمہ ومباحثہ

۴۴۔ (۳۸) ہر مہینے مدرسین مین سے کوئی مدرس علمی یا مذہبی مضمون پر محققانہ لکچر دا سپیچ دینگے جسمین

عموماً طلبہ و مدرسین حاضر ہونگے

ہر جمعہ کو طلبہ کی مجلس مکالمہ منعقد ہوگی جسمین وہ کسی ایسے مضمون پر تقریر کرین گے یا لکھی ہوئی تحریر سُنائین گے جو پہلے سے اُنکو بتلا دیا گیا ہوگا اور اُسمین کم سے کم ایک اُستاد موجود رہے گا جو اُن کی غلطیون کو نوٹ کرتا رہے گا اور آخر مین اپنی تقریر مین اُن کی فروگذاشتون کو بیان کردے گا،

تعلیمی اوقات

۴۶۔ (۳۹) تعلیم کا وقت پورے پانچ گھنٹے ہوگا جو چھ حصونمین تقسیم کیا جائیگا ہر حصہ پچاس منٹ کا ہوگا اور ان پانچ گھنٹون کے علاوہ ایک گھنٹہ ظہر کے وقت نماز کی چھٹی ہوگی جبکہ مدرسہ دس بجے سے ہوگا ممکن ہے کہ کسی مدرس کا کوئی گھنٹہ خالی ہو جائے لیکن کسی کو یہ جائز نہین کہ وہ اوقات معینہ درس مین غیر حاضر ہو یا اگر اُس کے سپرد کوئی کام تحریر یا درس کا مہتمم کرے تو وہ عذر کرے،

۴۷۔ (۴۰) تعلیمی گھنٹون کے تعین و تشخیص پرنسپل کے اختیار مین ہوگی لیکن یہ ضرور ہے کہ کسی کو اصلی پانچ گھنٹے سے زیادہ وقت تک تعلیم دینے پر مجبور نہین کرے گا،

۴۸۔ (۴۱) مدرسین ادب اسباق ادب کو نیچم جماعت سے اوپر عربی زبان مین پڑھاوین گے بلا سخت ضرورت اُردو لفظ استعمال نکرین گے اور اُسکا لحاظ رکھین گے کہ طلبہ مین عربی بولنے اور لکھنے کی مہارت پیدا ہو،

تعطیلات

عید الضحیٰ	محرم	بارہ وفات	شب برات	رمضان شریف	سالگرہ ملک معظم	تخت نشینی ہندوستان
۵ یوم	۲ یوم	یک یوم	۲ یوم	۴۰ یوم	یک یوم	یک یوم
۹ یوم تک	۹ و ۱۰ محرم	۱۲ ربیع الاول	۱۴ و ۱۵ شعبان	۲۰ شعبان سے ۵ شوال تک	۴ جون یا جو مقرر ہو	۱۲ دسمبر

تفصیل نصاب دارالعلوم

سال اوّل

شمارہ	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم
۱	میزان	نورالایمان	مشق تصریف	دروس الادب حصہ اوّل	خوشخطی	حساب تا تقسیم
۲	〃	〃	〃	〃	〃	مفرد مع عبارتی
۳	منشعب	〃	〃	〃	〃	سوالات
۴	〃	پنج گنج و زبدہ کامل	نحو میر مع ہدایۃ عامل و خلاصہ معہ ترکیب	〃	〃	〃
۵	صرف میر	〃	〃	〃	〃	〃
۶	〃	〃	〃	〃	مشق تعلیل و صنیع	〃
۷	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃

سال دوم

شمارہ	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم
۱	شرح ماۃ عامل	کبریٰ	علم الصیغہ	دروس الادب حصہ دوم	حساب	انگریزی
۲	〃	〃	〃	〃	جمع مرکب تفریق مرکب	〃
۳	〃	〃	〃	〃	تقسیم مرکب	〃
۴	ہدایۃ النحو کامل	〃	〃	〃	ذوالضعات اقل مع	〃
۵	〃	〃	〃	〃	عبارتی سوالات	〃
۶	〃	تسہیل التہذیب	ربع آخر پارہ عم مع ترکیب و ترجمہ	〃	〃	〃
۷	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃

سال سوم

شمارہ	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم
۱	قدوری عبادات وکتاب النکاح تاعتاق	الفیہ	شرح تہذیب	اخوان الصفا اول	حساب	انگریزی
۲	〃	〃	〃	〃	کسور عام مع عبارتی	〃
۳	〃	〃	〃	〃	سوالات وکسور عشاریہ	〃
۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۶	دیوان ابی العتاہیہ تا قافیۃ الحاء	مجموع الادباختم مربع	〃	〃	〃	〃
۷	〃	〃	سراجی	〃	〃	〃
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃

سال چہارم

شمارہ	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم
۱	شرح وقایہ ربع اول	قطبی باستثنائے مختلطات	مختصر المعانی فن معانی	حماسہ باب الادب ونسیب واطلا	حساب تجارت وسود مفرد ومرکب وارلعہ۔	انگریزی
۲	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۳	〃	〃	〃	〃	واقلیدس مقالہ اولے	〃
۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۶	تاریخ دول العرب	〃		〃	〃	〃
۷	از زمان نبوت	〃	محیط الدائرہ	〃	〃	〃
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃

سال پنجم

شمارہ	اوّل	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم
۱	ہدیہ سعیدیہ کامل	نور الانوار کامل	تشریح وقایہ ربع ثانی	حماسہ باب الحماسہ	حساب	انگریزی
۲	〃	〃	〃	〃	جغرافیہ گاٹما	〃
۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۶	〃	〃	دیوان متنبی	مجمل نظر بر جغرافیہ عالم	〃	〃
۷	لباب الاشارات	〃	〃	وشرح نفحات جغرافیہ	〃	〃
۸	الہیات	〃	〃	〃	〃	〃
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃

سال ششم

شمارہ	اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم
۱	مشکوٰۃ شریف جلد اول	تفسیر جلالین کامل	ہدایہ جلد رابع	مقامات حریری ۲۵ مقامہ واملا	انگریزی	انگریزی
۲	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۶	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۷	〃	〃	سالم اصول امین	〃	〃	〃
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃

سال ہفتم

شمارہ	اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	
۱	مشکوٰۃ شریف جدید شاہی	دلائل الاعجاز	ہدایہ جلد ثالث	سبعہ معلقہ ملا	انگریزی	انگریزی	دلائل الاعجاز تا صفحہ ۲۰۰ و از ۲۲۰ تا ۲۵۷ و از ۳۴۵ تا ۳۷۰ مطبوعہ مصر مطبعۃ المنار۔
۲	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۶	〃	شرح مطالع	〃	〃	〃	〃	
۷	کشف الادلہ	〃	〃	〃	〃	〃	
۸	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۹	〃	〃	〃	〃	〃	〃	

سال ہشتم

شمارہ	اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم	ششم	
۱	بیضاوی شریف سورہ بقرہ	حمداللہ	ترمذی مع رسالہ اصول حدیث جرجانی	حجۃ اللہ البالغہ جلد اول دالا	انگریزی	انگریزی	حجۃ اللہ البالغہ کے ساتھ ملا ہفتہ میں دو بار ہوگا
۲	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۳	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۴	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۵	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۶	〃	〃	〃	〃	〃	〃	
۷	〃	شرح نخبۃ الفکر	〃	〃	〃	〃	
۸	الفوز الکبیر	〃	〃	〃	〃	〃	

درجۂ تکمیل حدیث وتفسیر

صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ سنن ابن ماجہ۔ سنن ابی داؤد۔ سنن نسائی۔ مقدمہ ابن صلاح تفسیر کشاف سورۂ بقر۔ اشعار اتقان متعلقہ غریب القرآن۔ تفسیر نیشاپوری برائے مطالعہ شرح معانی الآثار جلد اول برائے مطالعہ۔ تفسیر اتقان برائے مطالعہ۔

درجۂ تکمیل فقہ واصول فقہ

درمختار۔ الاشباہ والنظائر۔ فقہ ابن رشد۔ حجۃ اللہ البالغہ حصہ دوم۔ توضیح وتلویح تا مقدمات اربع۔ مسلم الثبوت۔ کشف الاسرار بزدوی جلد اول۔

درجۂ تکمیل ادب

کتاب الصناعتین۔ کتاب العمدہ اسرار البلاغۃ دیوان بابغہ۔ دیوان امرالقیس دیوان عروۃ بن الورد۔ رسائل بدیع الزمان۔ مطول تا مانا قلت۔ خطابت وکتابت۔

درجۂ تکمیل فلسفہ ومنطق وکلام

شمس بازغہ تا بحث زمان۔ الہیات شرح حکمۃ العین۔ الہیات شرح مقاصد۔ شرح حکمۃ الاشراق۔ تہافۃ الفلاسفہ للامام الغزالی وابن رشد۔ رسائل اربعہ امام غزالی۔ الدروس الادلیہ۔ ہیئت جدیدہ۔

نصاب انگریزی و ریاضی دارالعلوم لکھنؤ

نمبر شمار	انگریزی	تیز خواندگی	کمپوزیشن	گرامر	ترجمہ	ریاضی	کیفیت
درجۂ آفاسی	نقشہ حروف تہجی	نلسن پرائمر	.	.		گنتی و پہاڑے از جمع تا تقسیم مفروضہ زبانی سوالات	
درجۂ اول	لانگ مینس انگلشن ریڈنگ بک فار فرسٹ ایر	نصف اول لانگ مینس ریڈنگ بک فار فرسٹ ایر	تختۂ سیاہ پر تحریری مشق	.		از جمع مرکب تا تقسیم مرکب مع سوالات عبارتی بمقصد مرعیہ	اول دو جو نین انگریزی ڈائرکٹ میتھڈ سے تعلیم دیجائیگی اور تعلیم زیادہ تر تقریری ہوگی۔
درجۂ دوم	نصف آخر لانگ مینس ریڈنگ بک فار فرسٹ ایر لانگ مینس ریڈنگ بک فار سکنڈ ایر	.	خوشخبری اکسرسائز بک اٹکنگ	.		اعظم دو وم ضحاف اقل	
درجۂ سوم	نلسن ریڈر نمبر ۲	لے پر دو بوائے گریس ڈارلنگ	ہفتہ وار زبانی	گرامٹیکل پرائمر	ہفتہ میں دو مرتبہ	کسور عام و کسور اعشاریہ مع متوالی	ہندسے انگریزی میں ہونا چاہئے۔
درجۂ چہارم	نلسن ریڈر نمبر ۳	لے پر دو بوائے گریس ڈارلنگ اور اسی قسم کی دو ہان کتابیں۔	″	مینول گرامر	″	تجارت سود بفرد ابعہ بہت کتابہ متعلق کام خاص وقت میں دقت اور فاصلہ جذر مکعب متی کا ما قیمت نقد۔ سود مرکب	
درجۂ پنجم	پیرز نیو پیرو ز ریڈر	ماہین کن دسٹوبا دی سیلف کمپوزیشن الدین جونیر اسٹوری سیریز	ہفتہ میں دو بار	″	اسپیلنگ	خبر اکبر کی پہاجا بیڑی بی ہا الینڈ بلون ہفتہ میں دوبار ارتھمیٹک پر کے قواعد کا آموختہ۔	اخبار تین چار دن مفرد قاعدہ جانبری تنک تک انگریزی میں تعلیم ہونا چاہئے۔
درجۂ ششم	پیرز نیو پیرو ز ریڈر	گلیوس بوائز چنٹ آف ولیس (جونیر اسٹوری سیریز)	″	نسفیلڈ گرامر حصہ ۳ و ۴	″	سمپل ایکیوسیشن متوازی الاضلاع نسبت اور متناسب	
درجۂ ہفتم	لانگ مینس انگلش ریڈنگ بک فار انڈین اسٹوڈنٹ	کونٹائن ڈورڈیا کوئی دوسری کتاب موافق رائے استاد۔	استاد کی رائے	مذکورہ بالا	اوکھڑا رانسلیشن	اجزاء تین مقسوم علیہ اعظم و اضعاف اقل کمپوزیشن	
درجۂ ہشتم	لانگ مینس انگلش ریڈنگ بک فار انڈین اسٹوڈنٹ نمبر ۲ یا پیٹر کمپوزیشن کورس	لانگ مینس کلاس بکس آف لٹریچر	″	″	اوکھڑا رانسلیشن یا کسی اخبار کی عبارت	جیامٹری ہائی اسٹون اشکال ثبانی و عملی	

برآورد تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	زمانہ کارکردگی یا بقایا	کیفیت
۱	محمد علی محرر مال	۳۰	۱۰ ماہ ۱۵ یوم ۱۰/۱۳ پائے	
۲	مولوی سید عبد الغفور صاحب محرر مراسلات	۳۰	۱۲ ماہ ۱۱	چونکہ محرر مال بیمار تھا اسلئے محرر ہذا کو ۱۸ یوم کا معاوضہ بابت کارکردگی محرر مال کے حساب سے ماہوار دیا گیا۔
۳	چپراسی ندوۃ العلماء	۷	۱۱ ماہ ۱۱ یوم ۲/۲ پائے	
۴	چپراسی ہنگامی۔	۷	۲۴ یوم ستمبر سے ۱۹۱۴ء تک بر صاحب ۹ پائے	
	میزان کل	۷۴	۱۲ ماہ ۱۲/۱ پائے	

برآورد تنخواہ ملازمین وکلائے ندوۃ العلماء از یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	زمانہ کارکردگی یا بقایا	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب وکیل ندوۃ العلماء	۱۵۰	۱۲ ماہ ۱۵۰	
۲	مولوی عبد الحق صاحب وکیل ندوۃ العلماء	۳۰	۱۰ ماہ ۱۷ یوم ۱۳/۷ پائے	
۳	مولوی عبد العلیم خانصاحب وکیل ندوۃ العلماء	۳۰	یکمہ ۱۷ یوم ۱۳/۱۰ پائے	
	میزان کل	۲۱۰	۱۲ ماہ ۱۶/۱ پائے	

برآورد تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ ماہواری یا کارکردگی	میزان کل	کیفیت
۱	منشی محمد عارف الزمان صاحب ناظر کتبخانہ	۴۰	۱۲ ماہ ۴۸۰	
۲	منشی محمد خلیق الزمان صاحب مددگار ناظر کتبخانہ	۳۰	۱۲ ماہ ۳۶۰	
۳	باقر بیگ فراش کتبخانہ	۷	۱۲ ماہ ۸۴	
	میزان کل		سالانہ ۹۲۴	

نقشہ سالانہ تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ از اپریل سنہ ۱۹۱۴ء تا ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

نمبر شمار	نام ملازمین دارالعلوم	شرح تنخواہ ماہانہ	ایام کارکردگی	میزان کل تنخواہ سالانہ	کیفیت
۱	شمس العلماء مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم	۱۲۵	یکماہ ۰ یوم	۱۲۵ ۰ ۰	
۲	سید سعید الدین احمد صاحب بی اے قائم مقام ہیڈ ماسٹر	۱۲۰	۶ ماہ ۱ یوم	۷۲ ۴ ۵ پا	
۳	مولانا شیخ محمد صاحب عرب ادیب	۱۰۰	گیارہ ماہ ۱۶ یوم	۱۱۰ ۸ ۸ پا	
۴	مولانا میر عبدالکریم صاحب مرحوم فقیہ اول	۱۲۰	یکماہ ۱۹ یوم	۱۴۰ ۱۰ ۰ پا	
۵	سید پیارے صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر	۷۰	۳ ماہ ۲۶ یوم	۲۴۰ ۰ ۰	
۶	مولوی سید علی صاحب زینبی ادیب	۵۰	یکسال ۰ ماہ	۶۰۰ ۰ ۰	
۷	مولوی محمد شبلی صاحب فقیہ دوم	۵۰	〃	〃	
۸	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس منطق	۱۲۵	۱۱ ماہ ۲۵ یوم	۱۴۰ ۱۲ ۰ پا	
۹	مولوی شبلی صاحب متعلم تمام مقام مدرس عربی	۴۰	۶ ماہ	۲۴۰ ۰ ۰	

نمبر شمار	نام ملازمین دارالعلوم	شرح تنخواہ ماہانہ	ایام کارکردگی	میزان کل تنخواہ واجبہ	کیفیت
۱۰	مولوی حافظ محمد یوسف صاحب انصاری قائم مقام مدرس عربی	۵۰	۱۱ ماہ ۲۰ یوم	۴۵ ۱۳ پائی	
۱۱	مولوی محمد خلیل صاحب عرب قائم مقام ادیب	للعہ	۱۱ یوم	للعہ ۳ ۱ پائی	
۱۲	مولوی محمد قمرالدین صاحب مدرس عربی	۵۰	۶ ماہ	لعہ	
۱۳	ماسٹر سید عبدالجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	۴۰	یکسال	مالعہ ۱۱	
۱۴	مولوی صفدر علیخان صاحب مدرس فارسی	۵۰	۱۰ ماہ ۱/۲ ۲۱ یوم	۵۰ ۱۲	
۱۵	منشی سید علیحسن صاحب محرر دارالعلوم	۴۰	۳ ماہ	۱۲ لعہ	
۱۶	ممتاز علی چپراسی دارالعلوم	۷	۷ ماہ ۱۰ یوم	۵۰ ۱۰ پائی	
۱۷	احسانعلی چپراسی دارالعلوم	۷	یکسال	۸۴	
۱۸	شفیع بخش چپراسی دارالعلوم	۷	۱۱ ماہ ۲۷ یوم	لعہ ۱۲ ۷ پائی	
۱۹	منشی فدا حسین صاحب مدرس ریاضی	۵۰	یکسال	مالعہ	
۲۰	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس عربی	۵۰	〃	مالعہ	
۲۱	چپراسیان ہنگامی بابت ماہ اپریل و مئی ۱۹۱۴ء سنہ فصلی	معہ	۰	۵۰ ۴	
۲۲	منشی دین محمد صاحب تھرڈ ماسٹر	۴۰	۳۰ یوم	لاعہ ۳	
۲۳	منشی محمد ظہیر صاحب سکنڈ ماسٹر	۵۰	۵ ماہ ۳۰ یوم	مالعہ	یکم جنوری ۱۹۱۴ء سے تنخواہ ۵۰ سے ۶۰ ہوا
۲۴	شیخ جمال احمد صاحب قائم مقام مدرس فارسی	۵۰	یکماہ ۵ یوم	۵۰ ۱۰ پائی	
۲۵	مولوی ناظر حسن صاحب فقیہ اول	مار	۲۸ یوم ۱۸ اکتوبر نومبر	لعہ ۱۱ ۶ پائی	
۲۶	منشی وحید الحسن صاحب بی اے ایل ٹی ہیڈ ماسٹر	مار	۴ ماہ ۱۹ یوم	۵۰ ۴ ۸ پائی	
۲۷	منشی ادریس الدین احمد صاحب تھرڈ ماسٹر	۴۰	۴ ماہ ۱۹ یوم	۵۰ ۱۵	
	میزان کل	+	+		

نقشہ آمدنی دارالعلوم وندوۃ العلماء من ابتدا لے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء لغایت ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

		بقایا
	۱	
	۲	
	۳	پراونشل گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ
	۴	سرکار عالیہ ذالیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا
	۵	سرکار رامپور خلد اللہ ملکہ
	۶	عطیہ سالانہ سر آغا خان بالقابہ
	۷	وظائف طلبار
	۸	انعام تفسیر و حدیث
	۹	چندہ تکمیل عمارت
	۱۰	کرایہ مکانات وصیتی لکھنؤ بیع شدہ
	۱۱	قیمت فروخت مکان وصیتی لال باغ لکھنؤ
	۱۲	آمدنی جائداد موقوفہ شاہجہانپور
	۱۳	کرایہ مکان موقوفہ للت پور ضلع جھانسی
	۱۴	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہٗ
	۱۵	چندہ عام اغراض
	۱۶	چندہ رکنیت
	۱۷	زکوٰۃ
	۱۸	فروخت کتب کتب خانہ
	۱۹	یتیم خانہ اسلامیہ کانپور
	۲۰	واپسی متفرقات
	۲۱	رسالہ الندوہ
	۲۲	امانت
	۲۳	از سرمایہ محفوظ دستگردان بابت مصارف جلسہ سالانہ
	۲۴	واپسی ایڈوانس
	۲۵	واپسی ڈاک
	۲۶	میزان کل
	۲۷	

نقشہ صرف دارالعلوم وندوۃ العلماء من ابتدائے یکم اپریل سنہ ۱۹۱۴ء الی اختتام ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

سمہ ۹۰۸/	تنخواہ ملازمین دارالعلوم	الامعہ ۱۶۱/	تنخواہ وکلاء
الامعہ ۱۱/	وظائف طلباء غیر مستطیع	سامعہ ۱۰۰/	تنخواہ ملازمین کتب خانہ
ماعہ ۲۱۰/	لگان آراضی نزول واقع مکارم نگر ملبہ تنگ	معہ ۱۶۰/	جلد بندی کتب خانہ
۶/	ڈاک دارالعلوم	مالہ ۱۰۰/	کرایہ مکان کتب خانہ
ماسعہ ۸۰/	متفرقات سائر خرچ دارالعلوم	مالہ ۹۰/	ڈاک ندوۃ العلماء
للہ لہ ۲۰/	طبع پرچہ امتحان وغیرہ دارالعلوم	معہ ۶۱۳/	متفرقات وسائر خرچ ندوۃ العلماء
لہ ۱۲۰/	انتقال مدرسہ دارالعلوم	مالہ ۱۰۰/	طبع ندوۃ العلماء
امالہ ۶۱۴۰/	خرید فرنیچر دارالعلوم	سعہ ۱۰۰/	خرید فرنیچر ندوۃ العلماء
مامہ ۱۰۰/	مصارف مکانات حویلی لال باغ لکھنؤ	صمالہ ۱۲۰/	سفر خرچ وکلاء
سعہ ۱۳۰/	مصارف مسجد حویلی لال باغ لکھنؤ	للہ ۱۰۰/	سفر خرچ عہدہ داران وملازمین
الہ ۱۰۰/	مصارف متعلقہ وقف کرنال	لہ ۹۰/	مہمانداری ارکان ندوۃ العلماء
سعہ ۱۰۰/	تعمیر باورچی خانہ	سعہ ۱۰۰/	کرایہ مکان دفتر
حسہ ۱۰۰/	مصارف نقشہ تعمیر بورڈنگ	معہ ۹۰/	مصارف جلسہ سالانہ
لمعہ ۳۰۴/	کرایہ مکان بورڈنگ دارالعلوم	سامعہ ۱۰۰/	مصارف رسالہ الندوہ
۱	خلیم محمدیہ صاحبیہ دارالتعلیم [illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱۰۰/	مصارف اوقاف شاہجہانپور	[illegible]	سفر خرچ ارکان ندوہ
۵	ایڈوانس مہتمم دارالعلوم بنام خرچ طلباء	مالہ ۱۳۰/	رقم حساب طلب بطور ایڈوانس
سمہ ۱۰۰/	بنا بر تعمیر عمارت دارالعلوم حساب طلب	سامعہ ۱۰۰/	امانت
سامعہ ۱۲۰/	تنخواہ ملازمین ندوہ	للوط ۱۰۰/	میزانکل صرف

ما عدا مبلغ الزمن سہارنپوری ناظم ندوۃ العلماء

محمد علی محرر مال

باقی تحویل ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

تحویل دفتر ۱۰۰/

سمہ لمالہ ۹۰۸/

نقشہ آمدنی ندوۃ العلماء و دارالعلوم من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۵ء لغایت ۳۱ اگست ۱۹۱۵ء

تعلیم دارالعلوم

۱	پراونشل گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ من ابتداء مارچ تا جولائی ۱۹۱۵ء	۱۰۰ ۰ ۰
۲	سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا من ابتداء مارچ تا جولائی ۱۹۱۵ء	۱۰۰ ۰ ۰
۳	اوقاف شاہجہانپور بذریعہ ٹھیکہ۔	۵۰ ۰ ۰
۴	کرایہ دوکان چندوسی ضلع مرادآباد۔	۵ ۰ ۰
۵	کرایہ اوقاف حاجی شیخ قادر بخش صاحب مرحوم بذریعہ متولیان اوقاف۔	۱۰ ۰ ۰
		۲۶۵ ۰ ۰

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
	چندہ مسجد دارالعلوم		۵	جناب شاہ محمد خان صاحب جنرل مرچنٹ لکھنؤ	۵۰ ۰ ۰
۱	جناب مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب سہارنپوری ناظم ندوۃ العلماء	۱۰ ۰ ۰	۶	جناب مولانا محمد حبیب الرحمان خان صاحب رئیس حبیب گنج ضلع علی گڈھ۔	۵۰ ۰ ۰
۲	جناب مولوی عبداللہ جان صاحب رئیس و وکیل سہارنپور۔	۵۰ ۰ ۰	۷	جناب ڈاکٹر ناظرالدین حسن صاحب بیرسٹر لکھنؤ	۲۵ ۰ ۰
			۸	جناب مولوی مشتاق حسین صاحب	۱۰ ۰ ۰
۳	جناب حافظ عبدالصمد صاحب خلف الرشید حافظ عبدالرزاق صاحب جرامین آباد لکھنؤ	۱۰ ۰ ۰	۹	جناب مولوی عبدالوحید صاحب ندوی	۱۰ ۰ ۰
			۱۰	جناب مولانا ظہورالاسلام صاحب فتحپوری سہسوہ	۵ ۰ ۰
۴	جناب مولوی حبیب الزمان خان صاحب رئیس پاقر زئی شاہ جہان پور	۵۰ ۰ ۰	۱۱	جناب نہال احمد صاحب۔	۵ ۰ ۰
			۱۲	گمنام۔	۵ ۰ ۰

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۳	جناب مولانا احمد علی صاحب محدث میرٹھ	عہ
۱۴	جناب مولوی سید عبد الغفور صاحب ندوی بہاری	عہ
۱۵	جناب تجمل حسین صاحب شاہجہانپور	عہ
۱۶	جناب مشتاز حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ	صہ
۱۷	جناب الدہ ماجدہ منشی مشیر الزمان صاحب لاٹوش روڈ۔ لکھنؤ	ے
۱۸	منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ مسٹر محمد وسیم صاحب بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ	صہ
۱۹	جناب مولوی حکیم تمیز الدین صاحب ندوی صدر بازار کیمپ انبالہ	عہ
۲۰	جناب مولانا ناظر حسین صاحب دیوبندی مدرس مدرسہ عالیہ۔ کلکتہ	صہ
۲۱	جناب مولانا مولوی محمد عبد اللہ صاحب انصاری ناظم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ	صہ
۲۲	جناب مولوی منظور النبی صاحب سہارنپوری تاجر لٹھ	صہ
۲۳	جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب فسر تصریفات ریاست بہاولپور	۱۰

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۴	جناب منشی عبد الغفور خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر کاندھلہ ضلع مظفر نگر۔	عہ
۲۵	جناب عبد اللہ خان صاحب خلف مولوی عبد العلیم خان صاحب سابق وکیل ندوہ	عہ
۲۶	جناب منشی برکت آلہی خان صاحب مختار عام میرٹھ بنک کاندھلہ ضلع مظفر نگر	عہ
۲۷	جناب منشی انعام اللہ صاحب محلہ حکیمان آگرہ	عہ
۲۸	جناب فضل امام خان صاحب رئیس پتوڑہ قائم گنج ضلع فرخ آباد۔	عہ
۲۹	جناب محمد نظیر علیخان صاحب رسالدار ہجر بہادر محلہ تپورہ قائم گنج فرخ آباد	عہ
۳۰	جناب منشی عبد العزیز صاحب تحصیلدار پنشنر ہری پربت متصل جیل کلان آگرہ۔	عہ
۳۱	جناب منشی اشفاق علیصاحب سوریندرا شوگر فیکٹری آگرہ	عہ
۳۲	جناب حکیم محمد حیات خان صاحب رئیس دیلوی محلہ کوچہ حکیمان آگرہ	عہ
۳۳	جناب منشی محمد نبی داد خان صاحب وزیر خانصاحب مالک سورندرا شوگر فیکٹری آگرہ	عہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳۴	جناب نواب خان صاحب نواب ینڈ شوفیکٹری سبزی منڈی آگرہ	عہ	۸	جناب مولوی محمد احمد صاحب وکیل عثمان آباد	عہ کلدار
			۹	جناب مولوی غلام جیلانی صاحب وکیل ؍	عہ حالی
۳۵	جناب عبدالشکور خان صاحب سب انسپکٹر کاندھلہ ضلع مظفر نگر	عہ	۱۰	جناب مولوی شفیع الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ؍	عہ کلدار
			۱۱	جناب مسٹر ناگوراؤ صاحب ناظر عدالت ؍	عہ حالی
۳۶	جناب دختر صاحبہ مولوی عبدالعلیم خانصاحب وکیل ندوہ	عہ	۱۲	جناب مسٹر موجنگ راؤ صاحب ؍	عہ ؍
			۱۳	جناب مولوی عبدالحمید صاحب داروغہ صیغہ دار ؍	عہ ؍
۳۷	جناب احمد شریف صاحب سوداگر اشوفیکٹری آگرہ	۴	۱۴	جناب مسٹر ٹیکہ راؤ صاحب اینوری ؍	عہ ؍
	میزان کل	۱۴۱۱	۱۵	جناب مسٹر گوبند رنگیر راؤ صاحب ؍	عہ ؍
	تعمیر بورڈنگ دارالعلوم		۱۶	جناب مولوی حفاظت علی صاحب سررشتہ دار ؍	عہ ؍
۱	جناب مولوی سید زین العابدین صاحب تعلقدار اول عثمان آباد حضور نظام دکن	عہ حالی	۱۷	جناب مسٹر رامچندر راؤ صاحب وکیل ؍	عہ کلدار
			۱۸	جناب مولوی محمد عثمان صاحب ؍	عہ حالی
۲	جناب مولوی علی الدین حسن صاحب ناظم عدالت دیوانی و جوائنٹ مجسٹریٹ عثمان آباد	عہ کلدار	۱۹	جناب مولوی عظیم الدین صاحب ؍	عہ کلدار
			۲۰	جناب سید عبدالحمید صاحب قاضی ؍	عہ حالی
۳	جناب مولوی سید سردار علیخان صاحب منصرم	عہ حالی	۲۱	جناب مولوی غلام جیلانی صاحب شائخ ؍	عہ ؍
۴	جناب محمد اسحاق صاحب وکیل عثمان آباد	عہ حالی	۲۲	جناب مسٹر سلوت رگراؤ تعدی پولیس ؍	عہ ؍
۵	جناب مولوی تاج محمد صاحب وکیل ؍	عہ حالی	۲۳	جناب مسٹر چند صاحب ساہوکار ؍	عہ کلدار
۶	جناب مسٹر گراؤ صاحب پیشکار ؍	عہ ؍	۲۴	جناب مسٹر کیشو راؤ صاحب نائب محافظ دفتر ؍	عہ
۷	جناب مسٹر واسدیو راؤ صاحب وکیل ؍	عہ ؍	۲۵	جناب غلام نبی صاحب ضبطی کارکن ؍	عہ ؍

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲۶	جناب علی صاحب جوادی سوداگر عثمان آباد	۵ کلدار
۲۷	جناب وینونا تھ راؤ صاحب نقلیوس ؍	۵ حالے
	میزان کل	۵۰ ۱۴
	وظائف طلبائے غیر مستطیع	
۱	جناب آغا غلام احمد صاحب کلامی مُیس کالج روڈ منڈل کولار گولڈ فیلڈ	۵۰
۲	جناب مولانا حبیب الرحمان خان صاحب شروانی	۵

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳	جناب لاوی حاجی سید مرتضیٰ صاحب چنا پٹن مدراس	۵
	میزان کل	۵۰
	انعام تفسیر و حدیث	
۱	جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب ڈپٹی تحصیلدار رخصتی مقیم گورکھپور	۵۰

عام اغراض ندوۃ العلماء

۱	عطیہ ماہوار سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ من ابتدائے اردے بہشت سنہ ۱۳۲۴ف الٰہی لغایت شہریور سنہ ۱۳۲۴ف الٰہی۔	۱۲ ۱۰۰

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۲	جناب تاج الدین صاحب فیض آباد	۱۰
۳	جناب جی ایم سید عثمان صاحب سوداگر ریشم چین پٹن ریاست میسور	۱۰ ماہ
۴	جناب امبور مسلم تھوہ مالاگی عبدالرحمن صاحب و پٹیل و مولوی قاسم صاحب	۱۰ ماہ
۵	جناب الہیہ صاحبہ نواب عابد حسین خانصاحب لبائے اسٹریٹ دبلور۔	۵۰

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶	جناب محمد علیصاحب میجر بولیس آفسر دیلور	۵۰
۷	جناب حکیم محمد ظہیر صاحب خان اسٹریٹ دیلور	۵۰
۸	جناب ارپوتھی شمس الدین صاحب لبائے اسٹریٹ دیلور	۵۰
۹	جناب مرزا عابد علیصاحب رئیس میع آباد ضلع لکھنؤ	۱۰
۱۰	جناب عبدالرؤف صاحب ؍ ؍ ؍	۵
۱۱	جناب بشیر احمد خان صاحب ؍ ؍ ؍	۱۰
۱۲	جناب مولوی عبدالباسط صاحب سنیدیہ ضلع ہردوئی	۱۰

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۱۳	جناب چودھری عبدالودود صاحب سنبھلی ضلع مرادآباد	عار
۱۴	جناب چودھری قبول احمد صاحب ،	عار
۱۵	جناب مولوی اسحٰق خان صاحب ، ،	عار
۱۶	جناب حاجی عبدالقادر صاحب شاہجہانپور	عار
۱۷	جناب مولوی محمد لطافت علیخاں صاحب فتحگنج ،	عار
۱۸	جناب محمد مبین خان صاحب محلہ خلیل ،	عار
۱۹	جناب ملک میر حسن خانصاحب ، ،	عار
۲۰	جناب محمد احمد خان صاحب ، ،	عار
۲۱	نامعلوم الاسم	عار
۲۲	،	عار
۲۳	جناب قربان احمد صاحب وکیل بارہ بنکی	عار
۲۴	جناب نواب علی صاحب بی اے۔ وکیل۔ ،	عار
۲۵	جناب شیخ نعیم اللہ صاحب محلہ نکی نواب گنج	عار
۲۶	جناب نعمت اللہ صاحب وکیل فیض آباد	عار
۲۷	جناب عبدالحکیم صاحب مرچنٹ ،	عار
۲۸	جناب محمد خالق صاحب وکیل ،	عار
۲۹	جناب اشتیاق احمد صاحب بردولی ضلع بارہ بنکی	عار
۳۰	جناب قاضی اکرام احمد صاحب سترکھ ،	عار

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳۱	جناب راجہ تصدق رسول خان صاحب بالقابہ ریاست جہانگیرآباد ضلع بارہ بنکی	عار
۳۲	گنام از ٹانڈہ فیض آباد	عار
۳۳ ۳۴	جناب مولوی ریاست حسین صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ لے بریلی	عار
۳۵	جناب کوٹ صاحب ،	عار
۳۶	جناب شیخ یوسف صاحب تاجر ،	عار
۳۷	جناب اکرام اللہ صاحب ،	عار
۳۸	جناب سید علی اصغر صاحب زیدی	عار
۳۹	جناب صغیر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر پیلی بھیت	عار
۴۰	جناب امیر حسن صاحب ، بنارس	عار
۴۱	نامعلوم الاسم	عار
۴۲	جناب محمد احمد صاحب محلہ مہمند شاہجہانپور	عار
۴۳	جناب خورشید علی صاحب پروفیسر کوئنس کالج بنارس	عار
۴۴	جناب حافظ عبدالرحیم صاحب مختار بنارس	عار
۴۵	جناب کوتوال صاحب شہر بنارس	عار
۴۶	جناب حاجی حافظ اسمٰعیل صاحب مدن پورہ ،	عار
۴۷	نامعلوم الاسم معرفت محمد فاروق رلے بریلی	عار

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴۸	جناب میرزا رضا علی صاحب فتحپور ہسوہ	عا	۶۶	جناب سید عبدالحق صاحب مدراسی کالج علیگڈھ	عا
۴۹	جناب عبدالسبحان صاحب 〃	عا	۶۷	جناب حکیم عبدالحمید صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ	عا
۵۰	جناب سید عنایت حسین صاحب وکیل 〃	عا	۶۸	جناب عطاء الملک صاحب ساکن ملیح آباد ضلع 〃	عا
۵۱	جناب شاہ اظہار عالم صاحب 〃	عا	۶۹	جناب سید محمد اسمٰعیل صاحب - ہمیرپور	عا
۵۲	جناب خواجہ احمد صاحب وکیل کانپور	عا	۷۰	جناب محمود علیصاحب بارہ بنکی	عا
۵۳	جناب حافظ ابو سعید خانصاحب مطبع نظامی 〃	۷	۷۱	جناب بسم اللہ خان صاحب بنارس	عا
۵۴	معرفت جناب شیخ ضیاء الدین صاحب تاجر بانس منڈی 〃	عا	۷۲	جناب مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے وکیل لکھنؤ	عا
۵۵	جناب حافظ محمد حلیم صاحب تاجر چرم و زیری مجسٹریٹ 〃	۵۰	۷۳	جناب منشی ابرار حسن صاحب بی اے ملازم جودھپور	عا
۵۶	جناب مولوی محمد یعقوب خانصاحب قندھاری بازار لکھنؤ	عا	۷۴	جناب خیرات علی صاحب امین الدولہ پارک 〃	عا
۵۷	جناب نظار الحق صاحب سب رجسٹرار 〃	عا	۷۵	جناب حافظ عبدالحق صاحب 〃 〃	عا
۵۸	جناب سید عطاء اللہ صاحب مدراسی کالج علیگڈھ	عا	۷۶	جناب شیخ ناصر علیصاحب ملازم جودھپور 〃	عا
۵۹	جناب سید عنایت اللہ صاحب 〃	عا	۷۷	جناب عبداللطیف صاحب امین آباد 〃	عا
۶۰	جناب ریاض الدین صاحب لکھنؤ	عا	۷۸	جناب شیخ اولاد حسین صاحب یحییٰ گنج 〃	عا
۶۱	جناب صاحبزادگان سید ظہور احمد صاحب بی اے وکیل 〃	للعہ	۷۹	جناب شیخ عبدالعزیز صاحب باغ قاضی 〃	عا
۶۲	جناب قاضی خادم حسین صاحب وکیل 〃	عا	۸۰	جناب منشی شیخ عبدالحمید صاحب مختار 〃 〃	عا
۶۳	جناب محمود علیصاحب رانی کرہ 〃	عا	۸۱	جناب حافظ مسیتا صاحب تاجر گوٹہ صحبتیا لمنع 〃	عا
۶۴	جناب محمد اسمٰعیل صاحب صدر بازار 〃	عا	۸۲	جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر چوک 〃	عا
۶۵	جناب حافظ احمد حسین صاحب 〃	عا	۸۳	جناب محمد اکبر صاحب ولد چودھری محمد حسین صاحب پنشنر کلکٹر فیض آباد	عا

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۸۴	جناب منشی التفات احمد صاحب ساکن نظام پور۔	عار
۸۵	جناب خواجہ قطب الدین احمد صاحب مالک مطبع نامی لکھنؤ	عار
۸۶	جناب شیخ فخر الدین صاحب مالک فخر المطابع	عار
۸۷	جناب منشی صدیق حسن صاحب۔ لکھنؤ	عار
۸۸	جناب منشی فقیر محمد خان صاحب 〃	عار
۸۹	جناب حافظ کریم اللہ صاحب 〃	عار
۹۰	جناب شیخ کریم اللہ صاحب 〃	عار
۹۱	جناب بابو عبد الحق صاحب 〃	عار
۹۲	جناب حکیم عبد الحسیب صاحب دریا آبادی 〃	عار
۹۳	جناب حکیم محمد عبد الحکیم صاحب جھوائی ٹولہ 〃	عار
۹۴	جناب منشی محرم علی صاحب جگور	عار
۹۵	جناب خواجہ حمید الدین صاحب 〃	عار
۹۶	جناب نواب اختر حسین خان صاحب 〃	عار
۹۷	جناب نواب سید شمس الحسن خانصاحب 〃	عار
۹۸	جناب نواب سید انور حسن صاحب 〃	عار
۹۹	جناب نواب مقتدی خانصاحب لکھنؤ	عار
۱۰۰	جناب خلیل احمد صاحب تلوچن بازار بنارس	عار
۱۰۱	جناب مولوی مقبول عالم صاحب وکیل بچھاٹک شیخ سلیم بنارس	عار
۱۰۲	جناب مولوی رفیع اللہ صاحب وکیل محلہ مدیسر بنارس	عار
۱۰۳	جناب عبد العلیم صاحب 〃 〃	عار
۱۰۴	جناب مولوی عبد الواحد صاحب 〃 〃	عار
۱۰۵	جناب مولوی وصی اللہ صاحب وکیل 〃 〃	عار
۱۰۶	جناب کوتوال صاحب رائے بریلی	عار
۱۰	جناب تفضل حسین صاحب 〃	عار
۱۰۸	جناب عبد الغفار صاحب 〃	عار
۱۰۹	جناب وجاہ الدین صاحب پرتاپگڈھ	عار
۱۱۰	جناب شیخ نور محمد صاحب رائے بریلی	۸ عار
۱۱۱	جناب حکیم عبد العلیم صاحب۔ لکھنؤ	
	میزان کل	۱۱۱۱ عار ۲

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳	جناب شیخ الہ دیا صاحب دہلوی سوداگر انارکلی لاہور	صر

چندہ رکنیت ندوۃ العلماء

۱	جناب مولوی محمد ایوب صاحب وکیل لکھنؤ	صر
۲	جناب منشی حکیم الدین صاحب 〃 〃	صر

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم	نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۴	جناب محمد نسیم صاحب بی اے۔ وکیل ہائیکورٹ وایڈوکیٹ۔ لکھنؤ	صہ	۱۸	جناب حکیم میر عارف علیہ الرحمہ برہان خان سٹریٹ دیوبند	صہ
۵	جناب مولوی اعجاز علیہ الرحمہ رئیس کاکوری ضلع "	صہ	۱۹	جناب منشی عبد الغنی صاحب بی اے لیکچرار پولیس ٹریننگ سکول دیوبند	صہ
۶	جناب منشی محمد احتشام علیہ الرحمہ " "	صہ	۲۰	جناب محمد علیخاں صاحب تعلقدار ملیح آباد ضلع لکھنؤ	صہ
۷	جناب مولوی عبد الباسط صاحب رئیس حیدرآباد دکن	صہ	۲۱	جناب ڈاکٹر عبد الکریم صاحب "	صہ
۸	جناب مولوی حبیب الزماں خاں صاحب رئیس باقرزئی شاہجہانپور	صہ	۲۲	جناب مولوی محمد یونس خان صاحب "	صہ
۹	جناب مولانا محمد خلیل الرحمان صاحب ناظم ندوۃ العلماء	صہ	۲۳	جناب چودھری صفدر حسین خاں صاحب "	صہ
۱۰	جناب مولوی منظور النبی صاحب قاضی محلہ سہارنپور	صہ	۲۴	جناب منشی التفات رسول صاحب تعلقدار و آنریری مجسٹریٹ سندیلہ ضلع ہردوئی	صہ
۱۱	جناب مولوی رشید الدین صاحب اعظم گڈھی	صہ	۲۵	جناب طفیل احمد خاں صاحب شاہجہانپور	صہ
۱۲	جناب میرزا مصطفےٰ بیگ صاحب "	صہ	۲۶	جناب مولوی ریاض الدین صاحب وکیل محلہ مہند "	صہ
۱۳	جناب عبد الحکیم صاحب "	صہ	۲۷	جناب حافظ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل " "	صہ
۱۴	جناب میرزا محمد سلیم صاحب میونسپل کمشنر "	صہ	۲۸	جناب مولوی عبد الرافع صاحب محلہ تارین "	صہ
۱۵	جناب مولوی محمد حبیب الرحمان صاحب شروانی رئیس حبیب گنج ضلع علیگڈھ	صہ	۲۹	جناب محمد عبد الرزاق صاحب محلہ نگینہ چوپال "	صہ
۱۶	جناب شیخ کمال الدین صاحب چونا پر ٹھیکہ دار ریواڑی ضلع گوڑگاؤں	صہ	۳۰	جناب خان بہادر منشی تجمل حسین خاں صاحب "	صہ
۱۷	جناب شیخ کرم الٰہی صاحب تاجر دن نارنول	صہ	۳۱	جناب مولوی محمد مطیع اللہ صاحب محلہ نگینہ چوپال "	صہ
			۳۲	جناب صبیح الدین میاں صاحب محلہ لکڑہ "	صہ
			۳۳	جناب محبوب علی میاں صاحب " "	صہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۳۴	جناب قدرت اللہ خان صاحب قدر نخیل محلہ شاہجہانپور	صہ
۳۵	جناب حاجی سعید خلف صاحب محلہ بہادر گنج	صہ
۳۶	جناب چودھری رشید الدین صاحب محلہ بیسارہ بنکی	صہ
۳۷	جناب محمد اسمٰعیل صاحب وکیل فیض آباد	صہ
۳۸	جناب محمد امتیاز علی صاحب وکیل	صہ
۳۹	جناب سرفراز احمد صاحب ولی ضلع بارہ بنکی	صہ
۴۰	جناب محمد علیصاحب حلوائی	صہ
۴۱	جناب قاضی وحید الدین صاحب شہر کہنہ	صہ
۴۲	جناب مغفور احمد صاحب جہانگیر آباد	صہ
۴۳	جناب منصرم صاحب ٹانڈہ ضلع فیض آباد	صہ
۴۴	جناب خان بہادر محمد باقر خان صاحب ڈپٹی کلکٹر ریٹائرڈ بریلی	صہ
۴۵	جناب نواب خوب علیصاحب برادر خورد جناب مہاراجہ صاحب چندہ پور ضلع رائے بریلی	صہ
۴۶	جناب سراج احمد صاحب تعلقہ دار	صہ
۴۷	جناب خان بہادر ممتاز علیصاحب بی اے	صہ
۴۸	جناب شیخ شہاب الدین صاحب وکیل	صہ
۴۹	جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پرتاگڈھ	صہ
۵۰	جناب حافظ محمد حلیم صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ کانپور	صہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۵۱	جناب حافظ محمد ہاشم صاحب تاجر	کانپور صہ
۵۲	جناب قاضی نذیر احمد صاحب وکیل	اناؤ صہ
۵۳	جناب شیخ برکت اللہ صاحب ٹیس	〃 صہ
۵۴	جناب نیاز احمد خان صاحب	فتحپور صہ
۵۵	جناب عبد الرشید خان صاحب	〃 صہ
۵۶	جناب غلام مصطفےٰ خان صاحب	〃 صہ
۵۷	جناب مدح خان صاحب	〃 صہ
۵۸	جناب شیخ ثناء الدین صاحب تاجر چرم کانپور	صہ
۵۹	جناب عابد علیخان صاحب ولد رضمان علیخان صاحب	صہ
	حاطہ خام فقیر محمد خان	لکھنؤ
۶۰	جناب سید عبد الحکیم صاحب خلف سید محمود علیصاحب	صہ
	براگاؤں ضلع بارہ بنکی	
۶۱	جناب چودھری محمد حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	صہ
۶۲	جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ	صہ
۶۳	جناب شیخ عبد القادر صاحب جیلانی سنبٹ مونٹ مدراس	صہ
۶۴	جناب سید عبد الواحد صاحب ظہور وارڈ	
	مدرسۃ العلوم علیگڈھ	صہ
۶۵	جناب مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل - لکھنؤ	صہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۶۶	جناب حافظ عبدالصمد صاحب امین آباد پارک لکھنؤ	صہ
۶۷	جناب سید ریاض الحسن صاحب مانڈہ فیض آباد	صہ
۶۸	جناب صدیق احمد صاحب انجمن ہند قیصر باغ لکھنؤ	صہ
۶۹	جناب شیخ عبدالحمید صاحب رئیس ہوشیارپور	صہ
۷۰	جناب سید شہنشاہ حسین صاحب لکھنؤ	صہ
۷۱	جناب منشی محمود علیخان صاحب سوداگر امین آباد	صہ
۷۲	جناب حافظ معین الدین صاحب	صہ
۷۳	جناب بابو منصور علیخان صاحب اسٹیشن ماسٹر لاگو دوگ	صہ
۷۴	جناب محمد کامل صاحب معرفت جناب شیخ فیض بخش صاحب تاجر چکن	صہ
۷۵	جناب میر محمد حسین و لد امیر حسین صاحب جان تمباکو چوک	صہ
۷۶	جناب غفور بخش عرف کیرت سنگھ صاحب کھیہ پور ضلع بارہ بنکی	صہ
۷۷	جناب ڈپٹی نہال الدین صاحب آہنی پل لکھنؤ	صہ
۷۸	نامعلوم الاسم بذریعہ منشی محمد احتشام صاحب پیش	صہ
۷۹	جناب سید حفیظ الدین حیدر صاحب موضع سکرہجا ڈاکخانہ پن پن ضلع پٹنہ	صہ
۸۰	جناب حکیم محمد عبدالرشید صاحب جھوائی ٹولہ لکھنؤ	صہ
۸۱	جناب حاجی بخش الٰہی صاحب سی آئی ای دہلی	صہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی چندہ عطا کنندگان	رقم
۸۲	جناب سمام الملک صفی الدولہ نواب	
۸۳	محمد علی حسن خان صاحب بہادر لکھنؤ	صہ
۸۴	جناب خواجہ رشید الدین صاحب لال باغ روڈ بمبئی	صہ
	میزان کل	الحاصل

زکوٰۃ

۱	جناب سید مشتاق حسین صاحب رئیس باغ میر صاحب جے پور	۶
۲	جناب عبداللہ صاحب جمعدار کور نمبر ۱۶ پشاور	۷
۳	جناب شیخ شہاب الدین احمد صاحب وکیل ایٹ بریلی	۱۵
۴	جناب داؤد عارف بہام صاحب رئیس سول گجوڈاسٹریٹ رنگون	۱۵
	میزان کل	الحاصل

امانت

۱	جناب مولوی محمد دین صاحب چیف جج وڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ریاست بھاولپور	الحاصل
۲	جناب مولوی مسعود علی صاحب قادری بہیارہ ضلع بارہ بنکی	۳
۳	جناب سید عبدالرحمن صاحب مکیہ شاہ علیم اللہ ایٹ بریلی	۱۲
۴	جناب مولوی منظور النبی صاحب سہارنپور تاجر لٹھ دہلی	۱۵
	میزان کل	الحاصل

از سرمایۂ محفوظہ فنڈ

۱	بذریعۂ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب بیس وامین ندوہ بنا بر مصارف مقدمہ وقف کرنال	الف
۲	بنا برادائے گی قرضۂ بورڈنگ	۱۱۱۱ ۳ ر ۹ پا
	میزان کل	۱۱۱۱ ۳ ر ۹ پا

نقشہ مصارف تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلما لکھنؤ من ابتدائے ماہ مارچ ۱۹۱۵ء لغایت ۳۱ جولائی ۱۹۱۵ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان	کیفیت
۱	محمد علی محرر مال	۳۰ ر ۵ ماہ	۵ ماہ	۱۵۰	
۲	مولوی سید عبد الغفور صاحب محرر مراسلات	۴۰ ر ۰ ر	۵ ر	۲۰۰	
۳	حسین علی چپراسی	۷ ر ۱۰ ر ۰ ر	۴ ماہ	۴۰	یکم جون ۱۹۱۵ء سے ۴ ماہوار کا اضافہ ہوا
۴	پیر بخش چپراسی	۷ ر ۰ ر یکماہ			یکم جولائی ۱۹۱۵ء سے عارضی طور پر تقرر ہوا۔
	میزان کل			۱۵۰ ۲۴۰	

نقشہ مصارف تنخواہ ملازمین کتبخانہ ندوۃ العلما لکھنؤ من ابتدائے ماہ مارچ ۱۹۱۵ء لغایت ۳۱ جولائی ۱۹۱۵ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	میزان
۱	منشی محمد عارف الزمان صاحب ناظر کتبخانہ	۴۰ ر ۵ ماہ	۵ ماہ	۲۰۰
۲	منشی محمد خلیق الزمان صاحب مددگار ناظر کتبخانہ	۳۰ ر ۰ ر	۵ ر	۱۵۰
۳	باقر بیگ فراش کتبخانہ	۷ ر ۰ ر	۵ ر	۳۵
	میزان کل			۳۸۵

نقشہ مصارف تنخواہ ملازمین و وکلائے ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۵ء الغایت ۳۱ جولائی ۱۹۱۵ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ ایام کارکردگی	میزان	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شاملوی وکیل اوّل ندوۃ العلماء	۵۰۰ ماہ ۵	۲۵۰	
۲	مولوی عبدالعلیم صاحب خانصاحب وکیل دوم ندوۃ العلماء	۳۰۰ ماہ ۴ و ۱۵ یوم جولائی تک	۱۳۳/۶/۶	
	میزان کل		۳۸۳/۶/۶	

نقشہ مصارف تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من ابتدائے اپریل ۱۹۱۵ء الغایت جولائی ۱۹۱۵ء

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ ایام کارکردگی	میزان	کیفیت
۱	مولانا محمد شبلی صاحب مدرس و انچارج مہتمم دارالعلوم	۱۲۰۰ ماہ ۵	۵۰۰	۳ اپریل ۱۹۱۵ء سے انکا ۱۰۰ ماہوار اضافہ ہوا
۲	منشی وحید الحسن صاحب بی اے ایل ٹی ہیڈ ماسٹر	۱۰۰ ماہ ۵	۴۱۶/۵/۴	۱۰۰ ماہوار
۳	مولانا شیخ محمد صاحب عرب ادیب اول	۱۲۰ ماہ ۵	۵۰۰	۱۰۰ ماہوار
۴	مولوی سید علیصاحب ادیب دوم	۸۰ ماہ ۵	۳۳۳/۴/۴	
۵	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس منطق	۱۰۰ ماہ ۵	۴۱۶/۵/۴	
۶	مولوی حافظ محمد یوسف صاحب انصاری	۱۰۰ ماہ ۴ و ۲۰ یوم	۴۱۶/۵/۴	۳ اپریل ۱۹۱۵ء سے انکا ۱۰۰ ماہوار اضافہ ہوا
۷	مولوی حافظ فضل الرحمان صاحب مدرس	۸۰ ماہ ۵	۳۳۳/۴/۴	
۸	مولوی صفدر علی صاحب مدرس فارسی	۱۰۰ ماہ ۵	۴۱۶/۵/۴	
۹	منشی محمد ظہیر صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر	۱۰۰ ماہ ۵	۴۱۶/۵/۴	
۱۰	منشی محمد ادریس صاحب مرحوم	۱۰۰ ماہ ۳ و ۱۵ یوم	۳۱۲/۱۲/۱۲	۱۸ مئی ۱۹۱۵ء کو آپکا انتقال ہو گیا۔

نمبر شمار	نام ملازمین	شرح تنخواہ یا کارگذاری	میزان	کیفیت
۱۱	مولوی سید عبد الجلیل صاحب فورتھ ماسٹر	۵۰ ماہ ۵	۵۰	
۱۲	منشی فدا حسین صاحب محرر دار العلوم	۴۰ ″	۴۰	
۱۳	شفیع بخش دربان	۷ یکماہ ۱۶ یوم	۳ بعد ۳ پا	مستعفی ہو گیا۔
۱۴	احسان علی چپراسی	۷ ″ ۱۰ یوم	۲ پا	
۱۵	غلام محمد چپراسی	۷ ۳ ماہ ۱۴ یوم	۵۰ ۹ ۱۲ پا	۱۷-اپریل سے مقرر ہوا۔
۱۶	یعقوب علی چپراسی	۷ ″ ″	۵۰ ۱۲ ۱۲ پا	″
۱۷	منشی محمد بشیر صاحب قائم مقام تھرڈ ماسٹر	۴۰ یوم ۱۵ یوم جون	۵۰ ۱۲ ۱۴ پا	۲۵ مئی ۱۵ء سے ۱۵ جون ۱۵ء تک عارضی تقرر ہوا
	میزان کل		۱۰۰ ۸ ۴ پائی	

نقشہ آمد و صرف ندوۃ العلماء و دار العلوم من ابتدائے تعلیم ماہ اپریل ۱۹۱۵ء تا آخر اغایت ماہ اگست ۱۹۱۵ء

آمد

۱۰۰۰	تنخواہ ملازمین دار العلوم
۱۰۰۰	وظائف طلبائے غیر مستطیع
۱۰۰۰	متفرقات و سائر خرچ دار العلوم
۱۰۰۰	خرید کتب درسیہ
۱۰۰۰	مصارف تعمیر مسجد
۱۰۰۰	مصارف تعمیر دار الاقامہ
۱۰۰۰	تنخواہ ملازمین و کرایہ مکان دفتر و کتبخانہ
۱۰۰۰	مقدمہ وقف کرنال
۱۰۰۰	مصارف اوقات شاہجہانپور
۱۰۰۰	ادائیگی قرضہ دار الاقامہ
۱۰۰۰	طبع پرچہ امتحان دار العلوم
۱۰۰۰	تنخواہ ملازمین دفتر ندوۃ العلماء
۱۰۰۰	تنخواہ ملازمین وکلاء
۱۰۰۰	سفر خرچ وکلاء
۱۰۰۰	طبع کاغذات ندوۃ العلماء
۱۰۰۰	ڈاک ندوۃ العلماء
۱۰۰۰	متفرقات و سائر خرچ ندوۃ العلماء
۱۰۰۰	زکوٰۃ یتیمخانہ کانپور
۱۰۰۰	مہمانداری
۱۰۰۰	مصارف جلسہ سالانہ ندوۃ العلماء
۱۰۰۰	مصارف شاد و تنخواہ اڈیٹر رسالہ الندوہ
۱۰۰۰	ایڈوانس حساب طلب
۱۰۰۰	میزان کل

۱۰۰۰	تحویل دفتر	
۱۰۰۰	تحویل بنکان بنک	
۱۰۰۰		

صرف

۱۰۰۰	تعلیم دار العلوم
۱۰۰۰	وظائف طلبائے غیر مستطیع
۱۰۰۰	چندہ تعمیر مسجد
۱۰۰۰	چندہ تعمیر دار الاقامہ
۱۰۰۰	انعام تفسیر و حدیث
۱۰۰۰	از سرمایہ محفوظ بذریعہ جناب منشی محمد احتشام علی صاحب امین
۱۰۰۰	امانت
۱۰۰۰	چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء
۱۰۰۰	چندہ رکنیت
۱۰۰۰	زکوٰۃ
۱۰۰۰	واپسی محصولڈاک
۱۰۰۰	واپسی رقم ایڈوانس
۱۰۰۰	بابت قیمت رسالہ الندوہ
۱۰۰۰	میزان کل مع بقایا سال گذشتہ

بقایا

فہرست ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ

صوبۂ متحدہ آگرہ واودھ

(الف) عالم

۱ مولانا حکیم سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء۔
۲ مولانا محمد خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری۔
۳ مولانا حکیم سید ظہور الاسلام صاحب فتحپور رہسوہ
۴ مولانا احمد علی صاحب محدث میرٹھ۔
۵ مولانا حبیب الرحمان خاں صاحب شروانی رئیس بھیکن پور ضلع علیگڈھ
۶ شمس العلماء خان بہادر مولوی شاہ ابوالخیر صاحب فضیحی غازیپور۔
۷ مولوی اعجاز علی صاحب رئیس کاکوری۔
۸ مولوی ابوبکر محمد شبیث صاحب جونپور۔
۹ مولوی احمد زمان خاں صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ شاہجہانپور
۱۰ مولوی حاجی محمد یونس خاں صاحب رئیس دتاولی ضلع علیگڈھ

(ب) غیر عالم

۱ منشی محمد احتشام علیخاں صاحب رئیس کاکوری
۲ آنریبل راجہ تصدق رسول صاحب کے سی ایس آئی راجہ جہانگیرآباد (اودھ)
۳ مولوی محمد نسیم صاحب ایڈوکیٹ لکھنؤ۔
۴ منشی محمد اظہر علی صاحب وکیل و آنریری جوائنٹ سکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھنؤ
۵ شیخ شبیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹرایٹ لا لکھنؤ
۶ مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی لکھنؤ
۷ حافظ محمد حلیم خاں صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ کانپور۔
۸ نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب آنریری سکرٹری محمڈن کالج علیگڈھ
۹ شیخ محمد اسماعیل صاحب رئیس فیض آباد
۱۰ ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹرایٹ لا پی ایچ ڈی لکھنؤ
۱۱ حکیم محمد عبدالرشید صاحب لکھنؤ
۱۲ صفی الدولہ حسام الملک نواب محمد سید علیحسین خاں صاحب لکھنؤ۔

پنجاب

(الف) عالم

۱ مولانا قاری عبدالسلام صاحب انصاری پانی پت
۲ مولوی شاہ نظام الدین صاحب جیجھری
۳ مولوی عبدالرحیم صاحب ریواڑی۔
۴ مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیارپوری

(ب) غیر عالم

۱	خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرتسر
۲	بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم و آنریری مجسٹریٹ امرتسر
۳	مرزا محمد مظفر اللہ خاں صاحب پنشنر کمشنر و ڈسٹرکٹ سسشن جج و رئیس زیارت

دہلی

عالم

۱	شمس العلماء مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی دہلی
۲	شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد "
۳	مولوی سیف الرحمان صاحب مدرس مدرسۂ فتحپوری "

بنگال

عالم

۱	مولانا محمد حفیظ اللہ صاحب مدرس اعلیٰ مدرسۂ سرکاری ڈہاکہ
۲	مولوی ناظر حسن صاحب مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ۔

بہار

(الف) عالم

۱	مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب چشتی قادری پھلواری
۲	مولانا سید محمد علی صاحب سابق ناظم ندوۃ العلماء مونگیر

(ب) غیر عالم

۱	آنریبل جسٹس سید شرف الدین صاحب جج ہائی کورٹ کلکتہ

مدراس

(الف) عالم

۱	مولانا عبد السبحان صاحب تاجر و رئیس مدراس

ب غیر عالم

۲	نواب غلام احمد صاحب کلامی کارومنڈل گیٹ مدراس

ریاست

(الف) عالم

۱	مولوی حمید الدین صاحب پرنسپل دار العلوم حیدر آباد دکن
۲	ملا عبد الباسط صاحب حیدر آباد دکن۔
۳	مولوی سید محمد صاحب کالپی اوجین
۴	خان بہادر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل آف ایجنسی ریاست بھاولپور۔
۵	مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسۂ عالیہ ریاست رامپور
۶	مولوی محمد یحییٰ صاحب مفتی ریاست بھوپال۔

(ب) غیر عالم

۱	مولوی محمد دین صاحب چیف جج و ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات ریاست بھاولپور۔
۲	مفتی محمد انوار الحق صاحب ایم اے۔ ڈائرکٹر سررشتہ تعلیمات ریاست بھوپال۔

اعلان

ناظرین والاتمکین سے مخفی نرہے کہ ہمارے **شاہی پریس لکھنؤ** محلہ نواب گنج مین خدا کے فضل سے ہر قسم کی چھپائی کا کام سیاہ۔ رنگین اور میلان کا عمدہ سے عمدہ ٹھیک وعدہ اور وقت پر لائق پسند شائقین چھپ سکتا ہی اور حتی الامکان کفایت کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہی۔ ایک مرتبہ معمولی سا کام چھپوانیسے ہمارے قول کی تصدیق ہوسکتی ہی۔ جن صاحبون کو ہمارے مطبع کی چھپائی اور نمونہ وغیرہ دیکھنا ہو وہ رسالۂ **الندوہ** ملاحظہ فرمائین۔ جو ہر ماہ مین چھپ کر شائع ہوتا ہی امید کہ ناظرین وقت ضرورت اِس مطبع کو فراموش نہ فرمائین گے۔

المشتہر

عابد علیخان منیجر و پرنٹر مطبع شاہی محلۂ نواب گنج لکھنؤ

کیا آپ نے ملاحظہ نہین کیا؟

ہندوستان کا مشہور علمی، تاریخی، و مذہبی رسالہ الندوہ دس سال سے مجلس ندوۃ العلماء کی طرف سے شائع ہو رہا ہے اگر آپ نے اب تک ملاحظہ نہین فرمایا تو ایک پرچہ بطور نمونہ طلب کیجیے،

الندوہ کسی خاص شخص کی ملکیت نہین بلکہ مجلس ندوۃ العلماء اسکو شائع کرتی ہے اِس لحاظ سے اِس رسالہ کی اعانت درحقیقت مذہبی علوم و فنون، اور ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد کی اعانت ہے، وہ کون مسلمان ہے جس کو ندوۃ العلماء جیسی مشہور مجلس کی اعانت مین تامل ہو سکتا ہے؟

اگر آپ مذہبی و علمی خدمات کی قدر کرتے ہین،

اگر آپ دارالعلوم کے علمی و مذہبی کارنامون سے واقف ہونا چاہتے، ہین

اگر آپ ندوۃ العلماء کے مشہور و معروف دارالعلوم کے حالات دریافت کرنا چاہتے ہین،

اگر آپ دارالعلوم کے ماہانہ مداخل و مصارف ملاحظہ فرمانا چاہتے ہین،

اگر آپ ندوۃ العلماء کے معزز ارکان، اور تعلیم یافتہ اصحاب سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہین

غرض اگر آپ کو ندوۃ العلماء کے اغراض و مقاصد اور اُسکے دارالعلوم سے ہمدردی و دلچسپی ہو تو رسالہ الندوہ ملاحظہ کیجیے قیمت سالانہ عجائب مع محصول ڈاک۔

محمد اکرام اللہ خان ندوی ایڈیٹر رسالہ الندوہ۔
دفتر ندوۃ العلماء،
لکھنؤ۔

۳۷۸۵۵ ندوۃ جزء ۱۲

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔